آصف اللغات

جامع الفاظ مفرده و مرکبه و اصطلاحی و استعمال فارسی و امثال و مقولهای عجم ملتزم باسناد

متقدمین و متاخرین و معاصرین عجم و برای هر یک لفظ ترجمه بامحاوره

زبان اردو مع اسناد کلام زباندانان ہند

جلد یازدهم

مؤلفه خان بهادر شمس العلما نواب عزیز جنگ بهادر وظیفه یاب حسن خدمت ملازمت علمی

سرکار آصفیه

در سنه ۱۳۲۶ هجری مطابق سنه ۱۳۱۷ فصلی

مطبوعه مطبع عزیز المطابع حیدرآباد دکن

اعزاز و شکرانہ اعزاز



اعزاز (۱) میں اپنی اس تالیف کی اعلیٰ کامیابی پر خداوند کریم کا شکرگزار ہوں اور یہ بات میرے لئے باعث افتخار ہے کہ اسکا نام میرے آقائے ولی نعمت حضور پُرنور بندگانعالی متعالی مدظلہ العالی کے مبارک تخلص کو اپنے سر پر لئے ہوئے ہے اور اسکا آغاز آپ ہی کی مبارک جوبلی چہل سالہ کی تقریب میں ہوا۔

(۲) میں ہزاکسلنسی لارڈ منٹو بالقابہم گورنر جنرل ہند کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آپ نے براہ عنایت مجھکو اجازت عطا فرمائی کہ میں اس کتاب کا ڈیڈی کیشن آپکے نام نامی سے کروں۔

صاحب رزیڈنٹ حیدرآباد بذریعہ مراسلہ نشان (۴۲۵۸) مورخہ ۲۴ جون ۱۹۰۹ء مجھکو [illegible] کا شکریہ ادا کرتے ہیں کہ آپنے اُن کو ایسی عالمانہ تالیف میں [illegible]

[illegible] ہزاکسلنسی ویسرائے موصوف کا دل سے شکرگزار ہوں کہ آ[illegible]

یہ حکم فرمایا کہ مؤلف کو اس کتاب کی ہر ایک جلد پر جس جس طرح وہ شائع ہوتی جاے پانسو روپیہ کا آنریریم (صلہ تالیف) عطا کیا جاے۔

(۴) میں اپنے آقاے ولی نعمت اعلیحضرت والی سلطنت دکن حضور پر نور سرکار نظام ادام اللہ اقبالہ کا شکریہ بجان و دل ادا کرتا ہوں کہ سرکار ممدوح نے حکم فرمایا کہ سلطنت آصفیہ کے شاہی خزانہ سے بھی مؤلف کو اس کتاب کی ہر ایک جلد پر جس جس طرح وہ شائع ہوتی جاے سات سو اسی روپیہ کی امداد عطا کی جاے۔

(۵) حیدرآباد کے امراے عظام سے جناب نواب فخرالملک بہادر معین المہام تعلیمات و عدالت و کوتوالی و امور عامہ کی علم دوستی کا بھی شکرگزار ہوں کہ آپ نے اپنے خانگی خزانہ سے اس تالیف کی ہر ایک جلد پر سو روپیہ کا اعزازی انعام مقرر فرمایا۔

شکریہ عملی | (۶) اگرچہ اس کتاب کی ہر ایک جلد کے پانسو نسخوں کی طبع کا حقیقی صرفہ بقدر الملک ۵ سکۂ عثمانیہ اور معاونین بالقابہم کی امداد کا مجموعہ بھی اسی کے قریب قریب ہے۔ لیکن محض اس خیال سے کہ پبلک کو نفع پہنچے میں نے جملہ نسخہاے مطبوعہ کو بلا لحاظ اپنے نفع کے مع حق تالیف کتاب بلا کسی معاوضہ کے پبلک لائبریریز۔ مدارس اور بعض شائقین و معاونین زبان فارسی کے لئے وقف کر دیا ہے۔ معزز ناظرین کتاب پر روشن ہے کہ یہ ۲۸ جلد کی کتاب ہے اور مؤلف کی ضعیفی کی وجہ سے کمال اہتمام کے ساتھ سال بھر میں ایک اور کبھی دو جلدیں شائع ہوتی ہیں اور بظاہر مجھکو صرف خداوند کریم سے توقع ہے کہ میں اس کتاب کی تکمیل اپنی باقی ماندہ عمر میں کر سکوں۔ وھو علی کل شئ قدیر۔

پبلک کا فدائی

احمد عبدالعزیز۔ نائطی

(خان بہادر شمس العلما نواب عزیز جنگ بہادر)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ علی احسانہ کہ بفضل عمیمش دوازدہمی جلد این کتاب را باختتام رسانند و اندرین روزہا صحت ما خیلے خوب ماند۔

موسم سرمارومی نماید۔ خدائش بخیر بگذارد۔ چشم از معزز ناظرین این کتاب کہ دعاے خیر کنند۔

خادم شما
عزیز جنگ
مؤلف

ال کہ بداں تجارت کنند. مؤلف عرض کند کہ فارسیان بمعنی سرمایہ و مال و اسباب استعمال ایں می کنند۔
عدہ خود با تاے دراز می نویسند و با مصادر خود ہم مرکب می کنند کہ در ملحقات می آید. (اردو) بضاعت
ل آصفیہ عربی۔ اسم مؤنث پونجی۔ سرمایہ۔

بضاعت آوردن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر ایں کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض کند حاصل کردن بضاعت و باخود آوردن است (سعدی شیرازی ؎) بضاعت نیاوردم الا امید ✤ خدایا ز عفوم مکن ناامید ✤ (اردو) بضاعت حاصل کرنا۔ اپنے ساتھ لانا۔

بضاعت بردن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر ایں کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض کند بضاعت باخود بردن و حاصل کردنش (سعدی شیراز ؎) بہشت آں ستاند کہ طاعت برد ✤ ز انقد سایہ بضاعت برد ✤ (اردو) بضاعت حاصل کرنا۔ اپنے ساتھ لیجانا۔

بضاعت داشتن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر ایں کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ صاحب بضاعت بودن و بضاعت باخود داشتن (حافظ شیراز ؎) چو تو کیمیا فروشی نظری بحال ما کن ✤ کہ بضاعتی نداریم و فگندہ ایم دامی ✤ (اردو) سرمایہ رکھنا۔ صاحب بضاعت ہونا۔ سرمایہ دار ہونا۔

بضاعت ساختن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر ایں کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ بمعنی بضاعت قرار دادن است (حافظ شیراز ؎) قناعت را بضاعت ساز و می سوز ✤ دریں دور غنا در بی نوائی ✤ (اردو) بضاعت قرار دینا۔

بضاعت یافتن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر ایں کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ بضاعت حاصل کردن است (جمال اصفہانی ؎) زلفت از دنیا بضاعت ہای زیبا یافتہ ✤

لعلت از شکر حلاو تہای فائق ساختہ (اردو) بضاعت حاصل کرنا۔ مال و دولت پانا۔

موحّدہ با طای حطی

بط بقول برہان بفتح اوّل وسکون ثانی کنایہ از صراحی شراب کہ بصورت مرغابی ساختہ۔ صاحب جا
ہمزبانش صاحب سوار السبیل گوید کہ معرّب است بمعنی بتّ کہ در فارسی زبان نوعی از مرغابی است
مؤلّف عرض کند کہ چون بطرا کہ معرّب بتّ فارسی است فارسیان نظر بہ شباہتش نام صراحی شر
قرار دادند۔ استعارہ ایست نہ کنایہ۔ مخفی مباد کہ نظر بر اعتبار صاحب جامع کہ از اہل زبان است ہمین
تسلیم کردہ ایم و چندانکہ از نظر ما گذشت وبگوش ما خورد (بطی و بادہ و شراب) بمعنی صراحی شراب
استعمال مجرّد بط بمعنی صراحی می یافتہ نہ شد (اردو) شراب کی صراحی۔ مؤنّث۔

(الف) بطاق ابروی کسی جام کشیدن و درکشیدن	مصاً	خوردن و جام کشیدن مستعمل۔ صاحب بحر نسبت ۵
(ب) بطاق ابروی کسی ساغر خوردن	حی صطلا	وارستہ و بر (و) گوید کہ مرادف (ز) بمعنی بیاد کس
(ج) بطاق ابروی کسی ساغر زدن	وارستہ	شراب خوردن۔ و این نقل خان آرزو است کہ
(د) بطاق ابروی کسی ساغر کشیدن	ذیل	چراغ ہدایت ذکر (د و ز) بہ ہمین معنی کردہ مؤلف
(ه) بطاق ابروی کسی کار کردن	(ه)	عرض کند کہ وارستہ خوب کاری کرد کہ (ه) را بالف
(و) بطاق ابروی کسی می خوردن	گوید کہ	عام قائم نمود کہ (الف تا د و ز) ہمہ دا
(ز) بطاق ابروی کسی می زدن	بیادا	آنند۔ فارسیان چون کاری بیاد کسی کنند می گوین

کار کردن است و بہ این نقل نگارش اینقدر را اضافہ کند این کار بطاق ابروی فلان کردیم یعنی بیاد او ا
کہ اگر از شراب زدن [illegible] بمعنی [illegible] ساغر [illegible] باشد یا کاری دیگر۔ بہار و بحر و خان آرزو

همه بتخصیص اکتفا کردند و وارسته تعمیم خوشی قائم کرد۔
(طالب آملی۔ الف ۵) در مسجد بیم و طاعت میخانه
شغل ماست + جامی بطاق ابروی محراب می کشیم + (ظهوری
الف ۵) بطاق ابروش چون در کشم جام و بسبز غلطم +
بدوش خود امام شهر در محراب انداز د + (محمد قلی سلیم ب ۵)
آنم که می به نغمهٔ زنجیری خورم + ساغر بطاق ابروی شمشیر
می خورم + (وله ۔ ج ۵) زاهد امشب تا سحر با ما شراب
ناب زد + ساغری هر دم بطاق ابروی محراب زد + (محمد
سعید اشرف د ۵) خوش آنکه مست نشینم برابر
رویت + کشم چو چشم تو ساغر بطاق ابرویت + (وله ۔
ه ۵) باشد بطاق ابرو در کار عالیش + هر کس بهر
کجا که کند کسب اعتبار + مخفی مباد که محققین بالا هین قدر
اسناد استعمال این یافتند که نقلش بالا گذشت و هر یکی
مطابق ذوق خود مصدری ازان قائم کرد ۔ ما نا وارسته
از تحقیق ذوقی دارد که مصدر قائم کرده اش یعنی (ه)
بر همه اسناد شامل است و بحر و بهار که نقلش برداشتند
نقصانی نکردند که مصدر قائم کردهٔ وارسته را پسند بدید

انا خان آرزو که بر (د و ش) قناعت کرد و (ه)
را ترک فرمود تعجب خیز است می پرسیم ازو که اگر تعمیم
وارسته را نمی پسندی و تخصیص خود را درست
میدانی چرا الف تا د قائم نکردی که اسناد استعمالش
پیش تست و (د و ش) را چرا قائم کردی که سندش
نداری و به تصدیق ادعای خود سند (ج) را
نقل کرده جز این نیست که می خواهی لفظی تازه پیدا
کسی تا در موضوع چراغ هدایت داخل شود
و ایجاد بنده را نمی پسندی اگرچه گنده باشد آفرین
بر وارسته و تتبعاتش (اردو) کسی کی یاد میں
کوئی کام کرنا جیسے بعض یوروپین مخاطب سے
یہ کہکر شراب کا پیالہ اپنے لبوں سے لگاتے ہیں کہ
(آپکی سلامتی کا پیالہ ہے) اسی طرح عجم میں یہ دستور ہے
کہ پیالہ شراب کو یہ کہکر لبوں سے لگاتے ہیں کہ معشوق
کے طاق ابرو کی یاد میں پیتا ہوں یا یہ کام اسکے
طاق ابرو میں کرتا ہوں)۔

بطاق افتادن چشم کسی مصدر اصطلاحی

بقول خان آرزو در چراغ ہدایت وقت اخیر و جنگنا کہ آدمی را قریب بمرگ باشد (تاثیر ؎) از تنگ گل بر بستر از درد فراق افتادہ است ؛ الا ہم بیمار تو چشمش بطاق افتادہ است ؛ مؤلف عرض کند کہ چوں بیمار صاحب فراش و قریب المرگ شود چشمانش بسوی سقف و ظاہر معلوم شود کہ او طاقی را می بیند کہ بالای سر اوست از ہمین عادت این مصدر اصطلاحی قائم شد کنایہ باشد از (قریب المرگ شدن کسی) و ہمین است معنی مصدری ہر دو محققین بالا تعریف خوشی نکردند کہ معنی مصدری را شاید (اردو) آنکھیں پتھرا جانا - بقول امیر حالت نزع میں آنکھوں کا اسطرح کھلا رہجانا کہ ان میں نہ نور باقی رہے نہ حس و حرکت گویا پتھر ہوگئیں (قلق ؎) آنکھیں پتھرائیں ڈھلگیا منکا ؛ بندھگئی ہچکی لگ گیا گھرا ؛ -

بطاق بلند گذاشتن | مصدر اصطلاحی بقول بہار و آنندراج نقل نگار بمعنی فراموش کردن (عبداللطیف خان تنہا ؎) گذاشت کار شکست بنای عہد ترا ؛ قضا بطاق بلندی ز شیشہ دل ما ؛ مؤلف عرض کند کہ عادت است چون چیزی را بطاق غیر بلند گذارند و ہمیشہ پیش نظر می باشد فراموش نمی شود برخلاف آن اگر بطاق بلند گذارند چشم بر وی نیفتد و فراموش [illegible] این مصدر اصطلاحی قائم شد و کنایہ است و از قیاس (اردو) طاق پر رکھنا - بقول آصفیہ بھولنا طاق نسیاں پر رکھنا - دیکھو از یاد دادن

بطاق بلند نہادن | مصدر اصطلاحی مرادف (بطاق بلند گذاشتن) کہ گذشت (ظہوری ؎) آوازۂ کرشمہ خواب فروشست ؛ از ابروی بطاق بلندی نہادہ شد ؛ (اردو) دیکھو بطاق بلند گذاشتن

بطاق چرخ رساندن | مصدر اصطلاحی بقول بہار مبالغہ در رفعت و بلندیست (علی خراسانی ؎) بطبع قافیہ سنجان کہ در معارج نظم ؛ بطاق چرخ رسانیدہ اند اہل را ؛ صاحبان آنند و مجمع نقل نگارش مؤلف عرض کند کہ کنایہ است بمعنی رسانیدن بمرتبہ اعلیٰ ترین

عجب است از محققین بالا کہ تسامح بہار را کہ در عرض معنی است ظاہر نمی کنند۔ بہار بطرزی کہ تعریف این کردہ است شایان مصدر نباشد و حاصل بالمصدر راست مخفی مباد کہ از سند علی خراسانی رسانیدن پیداست عیبی ندارد کہ رساندن و رسانیدن ہر دو یکی است (اردو) آسمان پر پہنچا دینا۔ بقول امیر سربلند کرنا۔ عزت دینا۔ تعریف میں مبالغہ ہے (داغ ؎) مری افتادگی نے آسمان پر مجھ کو پہنچایا ✿ زمیں پر وہ نہ ٹھہرے جو تمہارے خاک پا ٹھہرے ✿ (آتش ؎) آسمان پر حسن نے پہنچا دیا دلدار کو ✿ دھوپ سائے کو کیا سورج کیا رخسار کو ✿۔

بطاق خانہ بودن چشم مصدر اصطلاحی۔ بقول بہار عبارت از انحالت کہ آدمی مشرف بر مرگ شود و چشم بر دیوار خانہ دلدار و لسوی آسمان چشم باز ماند (رکنای مسیح ؎) بطاق خانہ از ان چشم باشدم دم نزع ✿ کہ طاق خانۂ من چشم بر سرای تو لبست ✿ صاحب بحر فرماید کہ مرادف (بطاق افتادن چشم کسی) است۔ صاحب انند نقل نگار بہار **مؤلف** عرض کند کہ باصراحت ماخذ بہار را انکار کردہ ایم و درینجا اینقدر قابل صراحت کہ سند رکنای مسیح استعمال آنست کہ (بطاق خانہ باشیدن چشم) قائم شود و بابودن ہم درست بلکہ بودن بہتر از باشیدن و متعارف ولیکن سند بالا برای بودن نباشد (اردو) دیکھو۔ بطاق اُفتادن چشم۔

بطالت بقول صاحب بول چال بقول معاصرین عجم یوم تعطیل **مؤلف** عرض کند کہ لغت عرب است بقول منتخب بفتحتین بمعنی معطّل و بیکار شدن پس فارسیان روزی را بدین اسم موسوم کردند کہ ملازمین را منجانب حکومت رخصت از کار باشد برای راحت۔ مخفی مباد کہ فارسیان بقاعدۂ خود تای مدوّرہ را۔ دراز می نویسند پس جا دارد کہ ما این را باین تصرف خفیف لفظی و معنوی مفرّس گوئیم (اردو) تعطیل بقول آصفیہ۔ عربی۔ اسم مؤنث۔ بیکاری۔ چھُٹّی۔ یوم الرّاحت۔

بطانہ بقول صاحب تحقیق الاصطلاحات بکسر اوّل استر ہر چیز چراکہ باطن ابرہ می باشد خلاف ظہارہ و فرماید کہ در ہند باطن دستار را بالفتح گویند **مؤلف** عرض کند کہ ما از معاصرین عجم ہم شنیدہ ایم کہ آستر دستار یعنی زیر پیچ را بَطَانہ گویند و اگر سند استعمال بدست آید توانیم گفت کہ مفرس است و بمعنی عام باعراب اوّل الذکر لغت عربست صاحب منتخب ذکر این کردہ است (اردو) بَطَانہ ۔ بقول آصفیہ ۔ عربی ۔ اسم مذکر ۔ بھرتی ۔ بھراو ۔ تہ پیچ ۔ زیر پیچ ۔ وہ کپڑا جو پگڑی کے نیچے لپیٹتے ہیں ۔

بطِ بادہ اصطلاح ۔ بقول بہار صراحی کہ بصورت بط سازند و شراب دران کنند صاحب انند نقل نگار ویش **مؤلف** عرض کند کہ مرکب اضافی است (صائب ؔ) نشئہ بادۂ توحید بران رند حلال ٭ کہ بطِ بادہ کم از مرغ حرم نشناسد ٭ (اردو) دیکھو بط ۔

بطبا نچہ روی خود سرخ می دارد مقولہ ۔ بقول بہار یعنی در عین حزن و اندوہ مسرور و شادمان می باشد تا موجب شماتت اعدا نشود صاحب بحر ہمین قدر گوید کہ در عین اندوہ ۔ شاد می باشد ہمہ محققین فارسی زبان و زباندان ازین ساکت بادی این بہار و انند و بحر ویش نقل نگار **مؤلف** عرض کند کہ بدون سند استعمال اعتبار را نشاید کہ معاصرین عجم بر زبان ندارند و خیال ما متفق کہ استعمال این مقولہ بجز کسی البتہ درست باشد کہ دور اندیش نباشد و خطا بر خطا کند و از پا لغزی خود آگاہ شدہ بعد از وقت نادم و دست خود بر خسار سیلی زند ولیکن ظاہرا خود را سرخرو نماید اعنی کسی کہ خود را بہ ظاہر معقول ظاہر کند و در حقیقت نامعقول باشد فارسیان بحق او گویند ۔ ؏ ہمچنانا برسرخروئی این نامعقول نگنیم کہ طبانچہ بگلہ خود زدہ است (اردو) بناوٹے سرور ۔ دکن میں اس شخص کو کہتے ہیں جسکا دل مغموم ہے اور ظاہر میں اپنے آپ کو خوش دکھلاتا ہے ۔ اسی کے لئے کہتے ہیں " دل میں نڈھال ۔ گلے لال لال " اور ہمارے معنوں کے لحاظ سے دکن میں کہتے ہیں " یہ تو توبہ کی سرخروئی ہے " یعنی اپنے کئے پر خوب پچھتایا اور توبہ کیا ہے اور اپنے گلوں

پر طمانچے رسید کئے ہیں اسی وجہ سے گلے لال لال نظر آتے ہیں۔

بُطر بقول بول چال ور ہنما بحوالۂ زبان معاصرین عجم وسفرنامۂ ناصر الدین شاہ قاجار بالضم مرادف بُطری بمعنی شیشہ و فرماید کہ (بطری مشروبات) شیشۂ شراب را گویند **مؤلف** عرض کند کہ ماشاء اللہ ابنای وطن فارس لغت زبان خود را الوداع گفتہ خوب مفرسی پیدا کردند کہ مبدل باٹل انگلیسی است و در املائش۔ بی۔ او۔ ٹی۔ ٹی۔ ایل۔ ای۔ باشد کہ الف حذف شد و تای ہندی ہمچوں تای فوقانی بدل کردند بہ طای حطی و لام بدل شد بہ رای مہملہ چنانکہ ستبر و سطبر و الوند و اروند و ضمۂ اول بمناسب حرف (او) کہ در لغت انگلیسی است یکی از معاصرین عجم گفت کہ معاصرین عرب در محاورۂ جدید خود ایں معرب را استعمال می کنند و ما از ایشان گرفتہ ایم۔ بندہ عرض کرد کہ اگر ہمین است بہ ہر دو آفرین است کہ سوقیان جاہل بہ بے خبری از محاورۂ زبان محاورہ آفرینی کردند و خاصان کاہل بہ بی غوری از نتیجۂ آں پیروی شان (اردو) بوتل۔ بقول آصفیہ (انگریزی باٹل سے) اسم مذکر۔ شیشہ ایک قسم کا ولایتی کانچ کا ظرف جسمیں شراب وغیرہ آتی ہے۔

(الف) **بطرح دادن** مصادر اصطلاحی۔ خان آرزو

(ب) **بطرح فروختن** در چراغ ہدایت ذکر (ب) کرد و ذیلہ بر وارش بہار الف را ہم آورد و گوید کہ ہر دو عبارت از فروختن جنس بزور بر رعایا یا نوکران خود و این از جہت بسیاری جنس مذکور یا از جہت تباہ شدن آں بود لہذا اجناسی را کہ حکام بدکانداران می دہند و بتدریج از انہا زر قیمت بوصول رسانند مال طرح و مال طرحی گویند۔

(صائب الف) منکہ صد خونین جگر را داغ سینۂ ام بطرح ٭ می کنم در یوزۂ داغ ایں زماں از لالہ ہا ٭ (طاہر وحید ب) اسیر آں گل رعنا کہ لعل میگونش ٭ شکر بطرح فروشد ز تلخی دشنام ٭ صاحبان اسند دیگر نقل بگارش **مؤلف** عرض کند کہ کسی ازین ہمہ محققین لطف محاورہ را نیافتہ (طرح دادن جنس غلط) مصدر اصطلاحی است کہ اہل لغت ذکر (طرح دادن)

گروه اند وجنس را گذاشته ونمی دانند که این محاورهٔ
قائم شد برای جنس غلّه وآں کنایه است از فروختن
اجناس بجبر وزور حکومت بر تجّار که عاملان عجم می
کردند واین اصطلاحی است که تقاضای واقعات
تاریخی می کند۔ در زمانهٔ سلطنت عاملان مال از
کاشتکاران مالگزاری مطالبهٔ شاهی را نقدی نمی
گرفتند بلکه بقاعده که در هندی (بتائی) نام دارد
حصه از جنس مزروعه حاصل می کردند و باز همان
جنس مجتمعه را به تعیّن نرخی دل خواه بزور حکومت
بدست تجّار بازاری فروختند وهمین رسم بود در هندوستان
هم وهمین معاملهٔ جبر بیا در محاوره فرس (طرح
دادن جنس غلّه) می گویند وبتخفیف به حذف (جنس
غلّه هم) وهمین مصدر بمعنادهٔ اوّل هم مستعمل
شد و (ب) مرادفش مخفی مباد که طرح لغت عرب
است بالفتح بمعنی انداختن چنانکه (طرح بنا و
طرح اقامت وطرح قانون) پس عاملان دهیه
کز غلّه مالگزاری را بخانهٔ تجّاران بدون خواهش
شان انداخته زر قیمتش بدون رضای شان بزور حکومت
دل خواه خود وصول می کردند از بن رسم وعادت این
مصادر اصطلاحی بدین معنی مستعمل شد پس معنی لفظی
این بجبر فروختن است ومجازاً برای غیر غلّه هم
مستعمل شد (اردو) جبراً وزور حکومت سے کسی
چیز کو دینا اور فروخت کرنا۔

بطری اصطلاح۔ صاحب رهنما بحوالهٔ سفرنامهٔ
ناصرالدین شاه قاچار گوید که بمعنی شیشه و قرابه باشد
وهم او (بطری مشروبات) را بمعنی شیشهٔ شراب
آورده وصاحب روزنامه (بطری زیادی) را
بمعنی بسی از شیشه های شراب گفته حقیقت این
همین قدر است که بزیادت تحتانی آخره مزید علیه
بطر بالضم است که بجایش گذشت وصراحت ماخذ
هم همدر انجا ذکر پس معاصرین عجم این را مضاف
کردند بسوی مشروبات وعوض اضافت تحتانی را زیاده
کردند وهمین است در مرکب توصیفی (بطری زیادی)
هم دیگر هیچ صاحب بول چال هم ذکر این کرده و بحقیقت

ماخذی پی نبردہ۔ تسامح صاحب رہنما و روزنامہ باشد کہ
ترجمہ (بطری مشروبات) را شیشہ شراب نوشت و (بطری
زیادی) را بمعنی بسی از شیشہ ہای شراب۔ پس مشروبات
را بمعنی شراب گفتن کمی استعداد است و معاصرین عجم
با ما اتفاق کنند کہ در حقیقت خصوصیت با شراب نیست
بلکہ آبجوش و امثال آن ہم درین داخل (اردو) دیکھو بطر۔

بطریق بقول برہان و جامع و ہفت بکسر اوّل و ثالث و سکون تحتانی و قاف مجتہد ترسایان باشد و
زاہدی و صومعہ نشینی از ترسایان۔ این ہر سہ محققین کہ پابند لغات فرس اند این را فارسی داشند و صاحب
غیاث بذکر معنی اوّل بحوالہ صراح و کنز گوید کہ سردار فوج رومیان را گویند و صاحب مؤید این را بذیل
لغات عرب آوردہ بحوالہ صراح فرماید کہ معرّب است بمعنی مرد مبارز و بحوالہ شرفنامہ ذکر معنی اوّل کند و صاحب
اند این را لغت عرب گوید و صاحب منتخب ہم این را آوردہ فرماید کہ بالکسر سرہنگ و مرد مبارز و متکبّر و
حیلہ گر و مرغ فربہ و سرداری از سرداران روم کہ دہ ہزار مرد جنگی تحت حکم او باشد و فروتر از آن را ترخان نام
است کہ پنج ہزار کس بہ تحت او بود و فروتر از آن قومس کہ دو صد (دویست) کس بفرمان او و بطارقہ جمع این۔ صاحب
سوار السبیل ہم این را معرّب گفتہ از لغت یونانی (پاترکیوس) **مؤلف** عرض کند کہ فارسیان بمعنی اوّل الذکر
این را استعمال کردہ اند از بسکہ لغتی خاص در فارسی زبان برای این نداشتہ باشند و تصرّفی کہ در معنی حقیقی این
شدہ است بلحاظ آن مفرس ہم توان گفت (اردو) بطریق ترسایون کے مجتہد اور زاہد صومعہ نشین
ترسایان کو کہا گیا ہے۔ مذکّر۔

بطزر بقول اند بحوالہ فرہنگ فرنگ بفتح زای
معجمہ و رای مہملہ کنایہ از آفتاب **مؤلف** عرض کند کہ
اگرچہ موافق قیاس است ولیکن کنایہ لطیف نیست و نظر
بر سکوت معاصرین عجم و محققین فارسی زبان طالب
سند استعمال می باشیم (اردو) دیکھو آفتاب۔

بطسرخاب نمای اصطلاح۔ بقول صاحبان

جہانگیری و ناصری در ملحقات کنایہ از صراحی شراب صاحبان بحر و برہان و مؤیّد و ہفت واند ہم ذکر این کردہ اند مؤلّف عرض کند کہ مرکّب توصیفی وصفت این اسم فاعل ترکیبی کنایہ است خیلی لطیف کہ سرخاب شراب را ہم نام است و پرندۂ معروف را نیز معاصرین عجم بر زبان دارند (اردو) شراب کی صراحی جو بشکل بط بنائی جاتی ہے - مؤنّث -

بط سنگین اصطلاح - بقول بہار (۱) بطی کہ از سنگ سازند و در آب غرق نشود و فرماید کہ در ہندوستان شہرتی دارد و باستناد کلام خود از سراج المحققین (خان آرزو) سندی آرد کہ لقب عطا کردہ اوست سبحان آرزو (ب) نذر و ساغرم در عالم آب * روان ہمچون بط سنگین در آبست * مؤلّف عرض کند کہ چہ خوش اصطلاحی ایجاد کردۂ محقق ہند است کہ باستناد کلام ہندی نژادی در لغات فرس جا گرفتہ - معاصرین عجم (۲) (بط سنگی) ہمان صراحی بلورین را گویند کہ برای شراب بشکل بط سازند آنچہ در ہندوستان شہرت دارد (۳) بت بطی کہ از سنگ مرمر سازند و در چشمہ و حوض سر فوّارہ ہا قائم کنند کہ آب از سوراخ بالای سرش بلند می شود و از منقارش ہم می ریزد یکی از معاصرین عجم گفت کہ در فارس ہم اینچنین فوّارہ ساختہ می شود و (۴) بمعنی بطی کہ فربہ و دراز قد و وزنی باشد - پس سراج المحققین در کلام خود بط سنگین بمعنی چہارم آوردہ فرمودہ است و بلحاظ معنی دوم لطافتی پیدا کردہ و زلّہ بردارش بمقتضای ایجاد بندہ و اگرچہ گندہ) از کلامش معنی اوّل قائم کرد و بصفتی موصوفش کرد کہ خلاف عقل و نقل است یعنی گوید کہ بت بط سنگین در آب غرق نشود و ندانیم کہ این محال است - مدّعی چہ می سراید و از نغمۂ گواہش چہ آہنگ می برآید (اردو) (۱) پتھّر میں تراشی ہوئی بط جو بقول بہار پانی میں نہیں ڈوبتی مؤنّث (۲) بلور کی صراحی مؤنّث (۳) بط کی صورت جو مرمر میں تراش کر حوض میں قائم کرتے ہیں جسکے سر سے فوّارہ اڑتے ہیں مؤنّث (۴) وزنی بط جو بلند و بالا اور فربہ ہو - مؤنّث -

بط شراب | اصطلاح - بقول بہار بمعنی بط بادہ

بط صہبا | مؤلّف عرض کند کہ مرکّب اضافی
و موافق قیاس مرادف ہماں بط بادہ کہ بجایش گذشت
(اردو) دیکھو بط بادہ -

بطک | بقول برہان در ملحقات مصغر بط بمعنی (۱)
بط کوچک و (۲) صراحی شراب کہ بصورت بط ساختہ
باشند صاحب ہفت ذکر ہر دو معنی کردہ و صاحب انند
بحوالۂ فرہنگ فرنگ بر معنی دوم قانع - صاحب غیاث
گوید کہ صراحی کوچکی کہ برای شراب سازند مؤلّف عرض
کند کہ بط بمعنی خود است یعنی پرندۂ آبی و ہمین است
قاز در ترکی زبان کہ دراز گردن بود و آنچہ بقدر کمتر ازان
باشد آنرا فارسیان بطک گویند بکاف تصغیر و در ہندی
ہمین را بطخ نام است پس معنی اوّل حقیقی است و معنی
دوم را طالب سند استعمال می باشیم کہ معاصرین عجم
و محققین فارسی زبان و اہل زبان ازین ساکت معنی
بیان کردۂ صاحب غیاث متقاضی آنست کہ کاف
تصغیر برای کوچکی صراحی گیریم و ما با او اتّفاق
نداریم و اگر سند معنی دوم بدست آید توانیم گفت
کہ استعارہ باشد از صراحی شراب کہ خود ساخت
آن کوچک می باشد - بالجملہ بط بمعنی اوّل بقول
صاحب محیط بفارسی اردک و بہندی بدک و بتج
نامند و آن قسمتی از طیور آبیست گرم در دوم و خشک
در اوّل - گوشت آن غلیظ تر و ثقیل و نفّاخ
(اردو) (۱) بطخ بقول آصفیہ اردو - اسم مؤنّث
دیکھو بط اور آپ ہی نے انہیں معنوں میں
بطک کو اردو میں مستعمل لکھا ہے (۲) شراب کی
صراحی - مؤنّث -

بطمی | اصطلاح - بقول بہار و انند بش نقل نگار
ہماں بط بادہ کہ گذشت مؤلّف عرض کند
کہ مرکّب اضافی است (صائب) رنگ من کردہ
بال و پر عنقا پرواز بہ نیست ممکن کہ بہ پندیر بط
می باز آید * (اردو) دیکھو بط بادہ -

بطن پرست | اصطلاح - بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بالفتح و فتح ہای فارسی بمعنی شکم پرست ملحق

عرض کند کہ معاصرین عجم ساکت و محققین فارسی زبان پنبہ در دہان اگرچہ این مرادف شکم پرست است و لیکن بحالت موجود لغتی کہ از دو لغات فارسی مرکّب است بطن را عوض شکم آوردن بر خاطر گران می گذرد و خلاف محاورۂ زبان۔ بدون سند استعمال این را اصطلاح فارسی زبان ندانیم (اردو) شکم پرور شکم بندہ۔ بقول آصفیہ فارسی۔ بسیار خوار۔ تن تازہ رکھنے والا۔

موحّدہ با ظای معجمہ

بظہور آمدن استعمال۔ صاحب انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ گوید کہ (۱) بوقوع آمدن و (۲) بعمل آوردن مؤلف عرض کند کہ معنی دوم را غلط دانیم وای بر محقق فاضل کہ از مصدر لازم معنی متعدی پیدا کرد و بر قواعد فارسی غور نکرد (اردو) (۱) وقوع میں آنا (۲) عمل میں لانا۔

موحّدہ با عین مہملہ

بعالمی بطرف افتادہ اصطلاح بقول غیاث کنایہ از خود رای و خود پسند کہ نصیحت کسی نپذیرد صاحب بحر نقلش برداشت مؤلف عرض کند کہ قیاس این معنی را تسلیم کند و لیکن تا آنکہ سند استعمال پیش نشود۔ محاورۂ فارسیان ندانیم از اینکہ معاصرین عجم بر زبان ندارند و لیکن خیال شان اینست کہ این معنی غلط نباشد کہ از ترکیب الفاظ پیدا می شود یعنی کسی کہ از عالمی کنارہ کشیدہ۔ نا سخن شنود و خود رای و خود پسند باشد کنایہ لطیف نیست۔ صاحب انند ہمین را با موحّدہ ہفتم عوض کلمۂ بر می نویسد یعنی (بعالمی بطرف افتادہ) و حوالہ غیاث دہد و آنچہ غیاث نوشت بالا مذکور شد۔ پس تصرف انند متقاضی رنجیدہ است (اردو) خود پسند بقول آصفیہ۔ فارسی۔ اپنی کرنے والا۔ دوسرے کی رائے پر نہ چلنے والا۔ خود رائے۔

بعبث بقول بہار باء اول موحّدہ موصولہ از مفتوح و عین مہملہ و بای موحّدہ ہر دو مفتوح و بسکون ثای مثلثہ

مرادف عبث وهم او در ردیف عین مهمله گوید که عبث لغت
عرب است بفتحتین و در صراح و کنز بمعنی بازی آمده و فرماید
که فارسیان بمعنی بیهوده استعمال نمایند بمجاز و بمعنی هرزه
و بیفائده هم مؤلف عرض کند که لا والله عبث در
عربی زبان هم بمعنی بیفائده آمده چنانکه صاحب منتخب
ذکر این کرده ـ فارسیان تصرفی در معنی عبث نکرده اند
ولیکن بزیادت موحده در اولش مزید علیه آن را

بطور تفریس هم استعمال کرده اند (ناظم هروی
ـه) وجه یک جرعه می نشد حاصل * بعبث
خرقه را قبا کردم (طاهر وحید ـه) بی رخ تو
در دین من خواب حرام است * نتوان دید این خانه
خالی بعبث است * (درویش واله هروی ـه) مثال [illegible]
می و حج [illegible] بعبث * ز قسمت [illegible] بعبث * (اردو)
عبث بقول آصفیه عربی بیفائده بیهوده ـ [illegible]

بعث و نشر | بقول غیاث کنایه از روز قیامت چرا که دران وقت همه مردگان از زمین برانگیخته خواهند
شد و بهر طرف پراگنده خواهند گشت ـ صاحب بحر نقلش برداشت و صاحب آنند بحواله اش نگاشته مؤلف
عرض کند که از دو لغت عرب با واو عطف مرکب شده است مفرس را ماند تحقیق آنکه بعث لغت عرب
است بقول آنند بمعنی برانگیختن و برخیزانیدن ناقه را و زنده کردن و بیدار کردن و پراگنده نمودن و
(یوم البعث) بمحاوره عرب روز قیامت را نام است و نشر هم لغت عرب است بفتحتین بمعنی پراگنده
و پراگندگان جمع و مفرد هر دو آمده (کذا فی المنتخب) و بقول صاحب منتهی الارب بالفتح بمعنی زنده کردن
و زنده شدن و (یوم النشر) بمعنی روز قیامت هم ـ پس فارسیان درمیان هر دو واو عطف آورده این
مرکب را استعمال کنند (اردو) روز قیامت ـ مذکر ـ

بعد | بقول بهار ـ بالفتح بمعنی پس مقابل قبل ـ مؤلف عرض کند که محقق پابند لغت فرس خوش تلاشی
می کند و نمی داند که لغت عرب است بمعنی پس چیزی و در فارسی زبان کلمه پس موجود است مقابل پیش باشد که

دربار دوی شاہی از اہل زبان شنیدہ باشد۔ اگرچہ در فرہنگہای فرس ندیدہ اگر ہمچنین است راوی او معتبر است۔ اما راوی ما معتبر نیست (اردو) بعد بقول آصفیہ پس۔ پیچھے۔

بعد از رنج راحت است مثل۔ صاحبان خزینہ و امثال فارسی ذکر این کردہ از معنی و محل استعمال ساکت مؤلف عرض کند کہ فارسیان این مثل را باظہار نتیجۂ ہر محنت زنند کہ ہر محنتے را نتیجۂ خوش است یعنی صناع ہر پیشہ ور و ہر کس کہ در عالم کاری کند۔ اول زحمت محنتش بردارد و پس ازان معاوضہ اش ستاند (اردو) مگر ایسا موقعہ ہیں "اول رنج بعد از گنج" "محنت کرو راحت لو"

بعد از مرگ کی نکوش شد شدہ باشد مثل۔ صاحبان خزینہ و امثال فارسی ذکر این کردہ اند و معنی و محل استعمال پی نبردہ صاحب اللسان معنی مارا نفعی می بخشند۔ فارسیان در محلی کہ آنا نتیجہ پیدا باشد و در وقت بعجلت منفعت نباشد این مثل را زنند مقصود شان ہمین قدر است کہ پس ازان کہ من نا مم چہ کنند بجای من باشد (اردو) مگر یہی فارسی مثل مستعمل ہے نیز کہتے ہیں "نہ ہے ہم تو طوفاں کا کیا غم" "ہمارے بعد جو ستم چاہو کرلو" (ع) ہم ہی نہ رہے تو پھر بلا سے جو ہو "(ف) جب ہم نہ رہے تو ہمکو کیا ڈر جو ہونا ہے وہ ہو رہیگا +۔

بعد خرابی بصرہ مثل۔ صاحبان خزینہ و امثال فارسی و محبوب الامثال ذکر این کردہ از معنی و محل استعمال ساکت مؤلف عرض کند کہ این جزو مثلی است کہ فارسیان بحق ظالم نیز زنند (خانہ ظالم خراب بعد خرابی بصرہ) چون کسی از مرگ یا عزل حکومت ظالمی خبر دہد می گویند کہ (بعد خرابی بصرہ) یعنی اگر او از جور و ستم بصرہ را خراب کرد و پس ازان معزول و ہلاک شدہ چہ فائدہ (اردو) جب کسی ظالم کی موت یا کسی حکومت سے معزولی یا نقصان شدید کے بعد کوئی کامیابی ہے تو کہتے ہیں "جب چڑیاں چگ گئیں کھیت کا تاگیا" "کیا فائدہ ہوا جب شہر بیٹھ گیا تو ظالم دنیا

اٹھ گیا" نیز فارسی مثل کا کاملاً استعمال ہے۔

بعدل دادن چیزی | مصدر اصطلاحی بمعنی انجام عمل

دادن کہ گذشت وباشارہ این با نقل سند ہے [illegible] اٹھا کر دیا ہم

(اردو) کسی چیز کا بعدل دادن۔

بعدله | بقول مؤید در نسخه مطبوعه وقلمی بهر دو بضم [illegible] فتح سوم بمعنی دیوانه و دلزده **مؤلف** عرض کند که این لغت را بذیل لغات فرس جا داده است و دیگری از محققین فارسی زبان ذکر این نکرده و معاصرین ہم ساکت سند استعمال پیش نه شد و بغیر آن اعتبار را نشاید و معاصرین زر نوشته ہم ازین نابلد اند صاحب شمس این را لغت عربی به ہمین معنی گفته ولیکن لغات عرب ازین ساکت خیال ما ہمین قدر است که صاحب مؤید بضمن تائید فضلا امتحان شان می گیرد و بعرض لغت غلطی بپسند که چه می فرمایند۔ این است مآل تحقیق محققین بانام ونشان ونقل نگاری وتصحیف شان (اردو) دیوانه۔

بعدما | بقول بهار بمعنی پس ازان و فرماید که بعض برآنند که کلمهٔ ما درین ترکیب زائد است چنانچه در اینما و حیثما (اوحدالدین انوری [illegible]) حبذا بخت مساعد که سرو حضرت شاه ٭ مردمی کرد ودرهم داد پس از چندین گاه بعدما کز سر عشرت همه روز افگندی ٭ سخن رفتن ونا رفتن من در افواه ٭ **مؤلف** عرض کند که تصرف فارسیان است به تخفیف لفظ وقع از (از بعد ما وقع) یا بعد ما مضی وآنا نکه کلمهٔ ما را زائد دانند این را از قبیل اینما و حیثما دانند ذوق سخن ندارند - مای موصول است پس (اردو)

بعد اس کے۔

(الف) **بعدم بازدادن**	الف مصدر اصطلاحی
(ب) **بعدم بازده**	بقول بحر و بهار و شمس
(ج) **بعدم پازده**	نیست ونابود کردن

صاحبان هفت و مؤید ذکر (ب) می فرمایند که بمعنی نیست کن و صاحب شمس (ج) را بمعنی (ب) آورده **مؤلف** عرض کند که بی تحقیقی صاحب شمس این من الامس [illegible] مقصودش همان (ب) باشد که نکته [illegible] سوخته را ای فارسی کرد یا کاتب مطبع اور ا بعرض [illegible]

آوردبا بجاۓ الف مصدر نیست مرکب کہ معنی لفظی
آن چیزی راکہ از عدم بوجود آمدہ واپس دادن بعدم
وکنایہ باشد از نیست و نابود و معدوم کردن و (ب)
امر حاضرش ولیکن بدون سند استعمال قول مجوز بہار
و دیگر واسند نقل نگارم را کافی ندانیم کہ معاصرین عجم
بر زبان ندارند و محققین فارسی زبان نمی نگارند (اردو)
(الف) نیست و نابود کرنا (ب) نیست و نابود کر (ج)
نا قابل ترجمہ -

بعدم پیوستن | مصدر اصطلاحی - معدوم
شدن - (صائب ؎) استواری طمع از عمر کسی بیہدہ
کز وسر رشتۂ جانہا بعدم پیوستہ است (اردو)
معدوم ہونا -

(الف) **بعربدہ آمدن** | مصادر اصطلاحی -
(ب) **بعربدہ در آمدن** | (الف) بمعنی بدخوئی
جھگڑا کردن (ب) بہ معنی خود را ظاہر کردن و
عرض کردن و گفتن (ظہوری ؎) تا کے بیا بعربدہ
بر من سخن بساز * ببلای تو بصبر و تحمل حوالہ است *

(انوری ؎) گر عرصہ شطرنج بعرض تو در آید * دانی کہ پیادہ
چہ کند دعوی شاہی * (اردو) الف بدخوئی کرنا - لڑنا
جھگڑنا - (ب) اپنے آپ کو ظاہر کرنا - اپنی حقیقت دکھانا
عرض کرنا -

بعرض محنت آمدن | مصدر اصطلاحی - اظہار
محنت و مشقت کردن (ظہوری ؎) گر بعرض محنت
آیم عرض راحت می رود * خوش بساطی چیدہ غم از
رشک عشرت می رود * (اردو) محنت اور مشقت کو ظاہر کرنا

(الف) **بعرقان بدر بردن** | مصادر اصطلاحی -
(ب) **بعرقان بدر کردن** | (الف) بقول بہار
(ج) **بعرقان بیرون بردن** | در ملحقات را کنایہ
از سختی تحمل کردن ہر (۳) آنکہ از بہار حرف چیلو دارد
ایجاد [illegible] صاحب بحر بہر سہ مصادر گوید کہ بمعنی
تحمل کردن و دانستہ بہم لکنہ رسیدن و گذرانیدن جمع
پہلو دار از بنای جنس - صاحب جہانگیری در ملحقات
ذکر (ب) کرد (ظہوری ؎) جانی از آہن دلی اونگ
می بایدمرا * تا ز خواری بعرقان سخت بیرون بردنم *

وارستہ بذیل (برعالم عرفان زدن) ذکر (ج) کردہ گوید کہ
عمداً تحمّل کردن و دانستہ بہم گذرانیدن و فرماید کہ علامی فہامی
در اکبرنامہ بایں معنی آوردہ صاحب بہار نقلش برداشتہ و
صاحب انند حرف بحرف بہار نگاشتہ **مؤلف** عرض کند
کہ مصدر اصلی کہ باستناد کلام ظہوری قائم می شود (ج)
است و بس و الف و ب نتیجہ طبع آزمائی محققین باشد
کہ بیرون را بدر قرار دادند و بردن را کردن و بعرفان
را عبث درین اصطلاح داخل کردند مصدری کہ قابل
ذکر است (بیرون بردن) است و بس کہ بمعنی (۳) افشا
کردن باشد، شاعر گوید کہ دل من باز آہن است بس جان
من از سنگ باید یعنی آہن دلی را سخت جانی لازم است
و می فرماید کہ اینہمہ خواری خود را بوجہ معرفت افشا می
کنم و این کاریست سخت (انتہی) پس نمیدانیم کہ ہر
شش محققین بالا معنی اوّل الذکر را از کجا و بکدام قرینہ
پیدا کردند اگر معنی شعر را می فہمیدند پس قدر زحمت نمی
کشیدند (اردو) (۱) دیدہ و دانستہ تحمّل کرنا (۲) اپنی ہی
جنس کے پہلو دار تقریر کی برداشت کرنا (۳) افشا کرنا۔ فاش کرنا

مصادر اصطلاحی

(الف) بعشق کسی چراغ خواستن
(ب) بعشق کسی چراغ طلبیدن

بہار ذکر ہر دو کردہ گوید کہ ہنگامہ گیران ولایت در عین
گرمی ہنگامہ چون مردم را اشتغال کار بینند ورق گردانیدہ
بر سر گدائی آیند و گویند چراغ بعشق حضرات (محمد قلی سلیم
ج) درین مجلس فلک از مہر خورشید * گرفتہ کاسۂ دریوزہ
دست از مہ عید * بدریوزہ زہرہ زرین ایاغی * بعشق
شاہ میخواہد چراغی * (خواجہ آصفی ج) فتیلۂ شب
غم بہر داغ می طلبم * بعشق لالہ رخان یک چراغ
می طلبم * صاحب انند را نقل نگاری بہار پسند است
و تحقیقش از پی تحقیق صاحب بہار عجم بہرہ مند و صاحب
بحر عجم ہمین مصدر را بہ تقدّم و تاخر الفاظ (چراغ بعشق
کسی خواستن و طلبیدن) در ردیف جیم فارسی لاحق
قائم و بر نقل تعریف بہار این قدر اضافہ کرد کہ (نقد
خواستن گدایان از مردم) ہم و خان آرزو گوید (چراغ
ہدایت) - (چراغ خواستن) را نوشتہ می گوید کہ آنچہ گدایان
از مردم خواہند از عالم نقد چنانکہ در ہندوستان نیز

بعضی از گدایان از مردم چراغ خواهند (وحید ـ) چوب کمانا نیکه بخواهد از مردم چراغ * فیض از می در شب آدینه بخواهیم او. **مؤلف** عرض میکند که تعریف بهار در نقل نگارش معنی ندارد و حقیقت جریان را نشنیده می گذارد. و صراحت مرید خان آرزو در (چراغ هدایت) این مصادر اصطلاحی را روشن نمیکند از ینکه او از واقفیت تاریخی این خبر ندارد و از ینجاست که بحد بشناد و کلام وحید قرینی معنی این امی نگارد. بتحقیق ما (چراغ خواستن و طلبیدن) محاوره ایست معروف که (گدایان نقشبندی) بعجم دهند شمعی بدست. اشعار شیرین بر زبان. بدریوزه گری. خانه بخانه سیر می کنند و چراغ یعنی پول می طلبند و می گیرند و همین را در هندوستان چراغی نام است و معنی لفظی آن چیزی که منسوب بچراغ است یعنی چیزی که از برای مصارف چراغ به گدای نقشبند داده میشود پیجی نیست که چراغی بدین معنی استعمال عجم است که بر زبان هندیان مستعمل است و اصل (چراغ که درین مصادر مستعمل است) همین چراغی باشد که بدون نشانی باقی ماند.

پس فقیر نقشبند دریوزه گری نمی کند بلکه مصارف چراغ طلب می فرماید و چراغ در دست او برای رهنمائی رهروان است در شب تاریک و غیر مهتاب یکی از معاصرین عجم با ما گفت که بزمانه سلف در اقلیم فارس بسیاری از چراغ گیران در شب تاریک سیر کوچه و برزن می کردند و خانه بخانه اقل سکه رس یا چیزی از قسم غله وغیره ذالک بدریوزه می گرفتند. اهالی خانه بطوع و رغبت خود بدست اطفال چراغ پیش می کردند و آنها از دود چراغ یک نشانی بر نا صیه معطی بسر انگشت خود می زدند و می گفتند که "خانهٔ تو روشن باد" اهل شهر اینجور گدایان را گدایان شاهی می گفتند از ینکه دریوزه گری ایشان باعث رفاه خلق می بود که غربای راه رو را بواسطهٔ چراغ ایشان در رهروی مددی حاصل می شد و بعضی از رهروان اینها قدر را بطور قندیلچی تا خانهٔ خود می بردند و بمعاوضهٔ این خدمت چیزی آنها می دادند و وجود ایشان گویا برای رهنمائی بخلق بود که بمعاوضهٔ خدمت شکم پروری خود می کردند (تقریر خوش) چهل سال گذشت که مادر

حیدرآباد هم (نقشبندی عجمی) را دیده ایم که در شب تاریک
بخانهٔ ما می آمد و مخمس اشعار فارسی می خواند۔ چیزی از آن
یاد داریم و هدیهٔ ناظرین می کنیم (وهو هذا) میر محبوب علیخان
بادشاهِ نامدار * افضل و ناصر سکندر را نظام آصف شان *
خسرو و سپاه را دستور او سالار جنگ * یارب این شاه و
وزیر دولتش پاینده دار * رهنمای خلق و عالم شد
چراغ نقشبند * ما پرسیدیم از و که آغا این اشعار مال
تست گفت نخیر۔ میر محمد شفیع راست که هم درین محلهٔ دار الشفا
می ماند۔ و ما هم می دانستیم او را که یکی از عجمیان هند نژاد
بود (خدا لیش بیامرزد) خیلی طباع و شفیع تخلص می کرد۔ با
پرسیدیم از نقشبند که آغا درین مخمس نقشبند چه چیز است
فرمود نام قلندر دریوزه گری که بواسطه همین چراغ دریوزه گری
می کند که با طریقت نقشبندی تعلق دارد و بر ناصیهٔ کریمان
از دود این چراغ تیمناً و تبرکاً نقشبندی می کند از ینجا است
که او را نقشبند نام است (آمدیم بر سر مطلب) که (چراغ
خواستن) و (چراغ طلبیدن) مصدریست اصطلاحی
بمعنی دریوزه گری کردن بواسطه چراغ و چراغی خواستن
اعم ازینکه دریوزه گری در عشق کسی باشد یا غیر آن فقیر
است حقیقت این مصادر اصطلاحی که پرده از روی
واقعات تاریخیش برافگنده ایم و ماخذ این مصدر اصطلاحی
همان چراغی است که بالا گذشت حقیقت جویان بدانند
که تعریف محققین بالا چه بود و چه حقیقت این روی نمود
(ع) ببین تفاوت ره از کجاست تا بکجا (اردو)
کسی کے عشق میں چراغ ہاتھ میں لئے ہوئے بھیک
مانگنا۔ دکن میں ایسے فقیر کو نقشبند کہتے ہیں اور
صاحب آصفیہ نے چراغی پر لکھا ہے اسم مؤنث نذر
پیشکش۔ نذرانہ۔ وہ نذرانہ جو چراغ کے نیچے رکھ دیتے
ہیں وہ نقدی جو چراغ جلانے کے واسطے دیجاتی ہے

(الف) بعصا راه رفتن مور	مصادر اصطلاحی
(ب) بعصا راه رفتن موش	بقول بہار و عجم

انند کنایه از صعوبت راه و صعوبت کار که احتیاط
تمام در آن باید کرد (محسن تاثیر ؎) اندرین دشت که
موش بعصا راه رود * مصلحت نیست که نشمرده گذاری
پا را * خان آرزو و چراغ ذکر هر دو کرده گوید که ب

مشہور است مؤلّف عرض کند کہ چراسند استعمالش پیشش بکم و شہرت بر زبان معاصرین عجم کہ نیست و لغت را باستنا و کلام محسن معتبر دانیم حاصل اینست کہ راہی کہ ناہموار و خطرناک باشد رہروان عصا در دست گیرند و اوّل با عصا امتحان راہ کردہ قدم می گذارند تا واقعۂ پیش نیاید و این عادت ذوی العقول است و غیر ذوی العقول را بدین عادت منسوب کردن کنایہ (احتیاط با تمام قدم نہادن) است در راہی یا کاری پیش نیا است معنی این مصدر کہ ہر چہار محققین باالاتفاق خموشی نکردند قابل (اردو) کمال احتیاط سے قدم رکھنا۔ کسی راستے میں یا کسی کام میں۔

بعقل سنجیدن مصدر اصطلاحی۔ اندازہ کردن و دانستن بعقل است (انوری ؎) از بہر خدا یا مصاندیش ٭ وین معنی را بعقل بسنج ٭ (اردو) عقل سے اندازہ کرنا۔ سمجھنا۔

بعمل آوردن مصدر اصطلاحی۔ صاحب حصنا بجواب سفرنامہ ناصر الدین شاہ قاچار ذکر این کرد گوید کہ (۱) حاصل کردن است مثلاً درخت نشاندہ ثمرش حاصل کردن و صاحب بول چال بمعنی (۲) تیار کردن گوید مؤلّف عرض کند کہ (۳) بجا آوردن است چنانکہ می گویند۔ حکمش را بعمل آوردم یعنی تعمیل حکمش کردم (انوری ؎) ہر کرا فضل وی از شغل نماعزلے داد ٭ شحنۂ نفس نباتش در آرد بعمل ٭ معاصرین عجم ہم معنی سوم را پسندند موافق محاورہ دانند و ہر دو معنی اوّل الذکر را نقص تعریف محققین بالا خوانند (اردو) عمل کرنا۔ بقول آصفیہ۔ تعمیل کرنا۔ عمل میں لانا۔ کاربند ہونا۔ بجالانا۔

بعہدۂ کسی گذاشتن کاری مصدر اصطلاحی۔ بر ذمۂ کسی کردن است و سپردن کاری بکسی داو را ذمہ دار آن کردن (ظہوری ؎) شاید بہ پست در مداد اشود ہلاک ٭ این کار را بعہدۂ دار و گذاشتیم ٭ (اردو) کسی کے ذمہ کرنا۔ کسی کے سپرد کرنا۔ کسی کو کسی کام کا ذمہ دار بنانا۔

بعیار رسیدن طلا مصدر اصطلاحی۔ بقول

بہار کامل العیار بر آمدنش (ملک حمزہ المتخلص بغافل بابرادر خود ابوالفتح می گوید) بر خاطر خاطرت غباری نرسد ٭ از گفتۂ من ترا نقاری نرسد ٭ ہر چند طلای خاطرت را غش نیست ٭ بی زحمت آتش بعیاری نرسد ٭ مؤلف عرض کند کہ مقصود محقق بالا غیر از کامل العیار شدن و کامل العیاری طلا ثابت شدن نباشد (اردو) طلا کا کامل العیار ہونا۔ اس کا کھرا پن ظاہر اور ثابت ہونا۔

بعیب خود بینا باش | مقولہ۔ صاحبان مخزن بہار الامثال و امثال فارسی ذکر این کردہ از معنی و محل استعمال ساکت۔ مؤلف عرض کند کہ این مقولہ ایست کہ فارسیان بطریق موعظت و پند گویند مقصود آنست کہ چون از عیب خود آگاہ باشی بر اصلاح آن ہم بکوشی (اردو) اپنے عیب سے واقف ہو رہ۔ دکن میں کہتے ہیں "عیب سے خبردار سو بے عیب ہوتا ہے" یعنی جب کوئی اپنے عیب سے واقف ہوتا ہے تو اسکی اصلاح کرتا ہے۔

بعیب خویش راہ بردن | مصدر اصطلاحی۔ واقف شدن از عیب خود است (صائب) بعیب خویش اگر راہ بردی ای صائب ٭ بعیب جوئی مردم چہ کار داشتی ٭ (اردو) اپنے عیب سے واقف ہونا۔

بعینہ | بہار گوید کہ لفظ عربی است و در تشبیہات مستعمل و گاہی بالفظ گویا نیز آرند و گاہی بدون آن ہم استعمال یابد و فرماید کہ این خالی از غرابت نیست (مسیح کاشی) ہزار طعنہ زند گنج فطرتان کشتی ٭ تو ہیچ ٭ بعینہ رقم انتخاب مانانی (ملا طاہر فریدون) این جبہ سفیدان کہ سراپای یخ اند ٭ در صحبت کائنات بعینہ یخ اند ٭ از حلقہ نشینی ہمہ مست غرور ٭ امروز قوم بعینہ کاہای سنج اند ٭ صاحب غیاث می فرماید بکسر اول و نون بمعنی بحقیقت خود و ذات خود۔ صاحب آنند نقل نگار ہر دو این را لغت عرب گوید۔ مؤلف عرض کند کہ فارسیان استعمال این کنند بطریق حرف تشبیہ کلی برای بیان اینکہ مشبہ با مشبہ بہ ہیچ فرق نمیدارد۔ اگر با لفظ گویا مستعمل شود غیر از تکرار نباشد و بدون یا تجوز (خلیفہ) محقق این است کہ بجا یش می آید

(اردو) بعینہ بقول آصفیہ - عربی - ہو بہو - ہُو بہُو - ویسا ہی - عین بعین -

موحّدہ با غین معجمہ

بغ بقول جہانگیری باوّل مفتوح (۱) بمعنی گود (۲) نام بتی صاحبان رشیدی و برہان و ہفت ہم ذکر ہر دو معنی کردہ و صاحب جامع نسبت معنی دوم گوید کہ بمعنی بت است - صاحب ناصری می فرماید کہ مغاک یعنی زمین پست و گودالی و نام بتی نیز و صراحت مزید کند کہ گویند شہر بغداد کہ اوّل دیہی بودہ بنام ہمین بت موسوم شدہ مولف عرض کند کہ نقل قول کاملش بر بغداد کنیم کہ بہمہ متعلق بدوست خان آرزو در سراج ذکر ہر دو معنی بالا کردہ گوید کہ بمعنی اوّل مغ بمیم ہم آمدہ - پس بخیال ما بہر دو معنی اسم جامد فارسی قدیم است و آنچہ صاحب جامع نام بتی نگوید بلکہ بمعنی بت می نویسد نسبت آن عرض می شود کہ نظر باعتبارش کہ صاحب زبانست آنرا صحیح دانیم و جا دارد کہ بتی خاص را ہم بہمین اسم موسوم کردہ باشند بالجملہ آنچہ خیال ماست و معاصرین عجم پسندش کنند ہمین قدر است کہ اصل این مغ بمیم است بفتح اوّل و سکون ثانی بمعنی زردشت کہ بعربی مجوس خوانند و رود خانہ را ہم گویند و بضم اوّل آتش پرست را نامند پس فارسیان بر سبیل تبدیل میم را بموحدہ بدل کردند چنانکہ بغرم و بغزب و بغنوان و بہ بسوم پس بلحاظ ماخذ باید کہ بمعنی اوّل بالفتح خوانیم و بمعنی دوم بالضم ولیکن آنانکہ بمعنی دوم ہم بالفتح گفتہ اند تصرف محاورہ بیش نباشد (اردو) (۱) گڈھا - مذکر (۲) ایک بت کا نام تھا جس کی وجہ تسمیہ بغداد سے متعلق ہے - مذکر -

بغا بقول جہانگیری و رشیدی و برہان و ناصری و جامع و سراج و غیاث باوّل مفتوح ہیز و پشت پائی بودہ آنرا بتازی مخنث گویند - (کمال اسمٰعیل ؎) ہر کہ در کون خود بغا باشد ؛ و در کی بشہر ما باشد ؛ (حکیم سوزنی ؎) زن گفت این ملمان در کون ز بی بردہ ؛ این کیر ہر دو ریک و بدا ہم بغا بودہ ؛ (قلندران ؎)

دربان تو ای خواجه مراد وشش بغا گفت ۰ تنها نه مرا گفت و ترا گفت ۰ یا گفتا بشعر اجلہ بغا باشد ۰ انگه ۰ بهتی دوسه برخواند که این خواجه ما گفت ۰ و صاحب ناصری گوید که بعد از تتبع ظاهر شد که این لفظ عربیست و بکسر با آمده بمعنی زنا کردن و فرماید که این معنی با معنی ابیات موافقتی ندارد مؤلف عرض کند که آغا راست می گوئی که لغت عرب است بالکسر و صاحب منتخب هم بمعنی زنا کردن آورده مگر نشنیدانی که برای اہالت تو کسرهٔ اوّل را بالفتح بدل کرده مفرّس و بمعنی ہمیں استعمالش کرده اند چنانکه در کلام هر سه استادان فرس گذشت پس در ابیات فارسی زبان موافقت معنی زنا کردن چرا ای طلبی و توجه بسوی تفریس چه انکی کنی (اردو) بجنش کچھ الخ

بغا جاده اصطلاح - صاحب بول چال می فرماید که مرادف بغل براره یعنی راهی را گویند که سطح زمین را کنده درست کرده باشند مؤلف عرض کند که معنی لفظی این راه مخنث است و کنایه از راهی که از سطح زمین پست و عمیق باشد - موافق قیاس است - معاصرین عجم تصدیق این معنی کنند و گویند که در بعض مقامات بتجاذ سطح راه آنرا در عمق زمین قائم کنند - مخفی مباد که جاده لغت عرب است و بقول منتخب بتشدید دال راه بزرگ و شارع عام - معاصرین تفرّس انداز زبان این مرکب نکرده را داخل محاوره کرده اند عوض آنکه از راه عمیق کار گیرند (اردو) وه راسته اور سڑک جو سطح زمین سے پست ہے - مذکر -

بغار بقول صاحب روزنامه (بحواله سفرنامه ناصرالدین شاه قاجار) رودبار و حلق البحر - صاحب بول چال گوید که بضم اوّل و بزیادت واو بوغار هم بهمین معنی می آید و فرماید که لغت ترکی است مؤلف عرض کند که صاحب کنز که محقق ترکی زبان است این را به زای هوّز عوض رای مهملهٔ آخری آورده گوید که معنی این حلقوم و حنجره و خلیج هم و فرماید که بدون واو بضم اوّل هم آمده پس متحقق شد که فارسیان به تبدیل زای هوّز آخر به رای مهمله چنانکه برنغ و برنج مفرّس کرده اند چه (رودبار) با که اصطلاح فارسیان

همین معنی برد الوداع کردند و چون غفلت جزین نیست که معنی (رودبار) را خود فراموش کردند و محققین لغات فارسی زبان هم
اعتنا بسوی آن نکردند اگرچه مقامش درین کتاب دور و متعلق به ردیف رای مهمله می باشد ولیکن تحقیقش همینجا
لازم دانیم که به تحقیق ما خلیج و رودبار مرادف همین است صاحب برهان به (رودبار) نوشته که بمعنی جداول آب
در رودخانه های بزرگ است و جائی که دران رودخانهای بزرگ و بسیار جاری باشد و هم او به خلیج گوید که
بمعنی رودخانه و بحر عظیم و گویند که لغت عربیست و صاحب منتخب به خلیج فرماید که بالفتح شاخی از دریا و جوی
و صاحب ناصری می فرماید که نام چند جاست از قهستان و غیره و معنی اصل آن جائی که رود بسیار باشد و خان آرزو
و سراج می طرازد که بمعنی جائیکه رود بسیار باشد و نام بلوکی و فرماید که ظاهراً بسبب کثرت آبها بدین نام موسوم
شد. و صاحب سروری هم به جوی بزرگ قانع و صاحب جامع گوید که جائیکه در انجا رودخانه بسیار جاری بشود
بخیال ما هیچ یکی ازین محققین بحقیقت نرسید و ندانست که خلیج و رودبار هر دو یکی است و همین را ترکان بغاز
گویند و مترجمی که در (روزنامه) ترجمه این را در انگلیسی زبان چاپ نوشته سکندری خورد (خلیج فارس) را
در انگلیسی (پرشین گلف) گویند و گلف رودی عظیم را نام است که از قلزم برآمده و به آب دیگر داخل نشود
بلکه بشکل شاخی سربسته جاری باشد گویا حلقوم بحر است و همین است خلیج که صاحب منتخب آنرا شاخ دریا گفته
ازینجاست که ترکان برای آن بغاز نام نهادند که بمعنی حلقوم هم آمده و آنچه به (خلیج فارس) شهرت دارد تحقیقش
از جغرافیه همین است که از بحر فارس بشکل نهری یا جوئی جدا شده تا بدور می رود و به آب دیگر واصل نمی شود پس
معنی لفظی (رودبار) شان و شوکت رود دارنده که رود نباشد. اسم فاعل ترکیبی است مرکب با رود بمعنی
حقیقیش دریا بمعنی شان و شوکت که گذشت و بار [illegible]
([illegible]) [illegible] و کنایه از خلیج پس (خلیج فارس) را [illegible] (رودبار [illegible]) [illegible] (پرشین گلف)

ہمہ مرادف یکدیگر است وہمچنین است (خلیج عدن) و (خلیج تاتار) باجملہ محققین فارسی زبان از جغرافیۂ عالم تحقیق (خلیج فارس) یا خلیج عدن وتاتار نکردند کہ چہ چیز است و (رودبار) را مرادف خلیج ندانستند واز نزاکت معنی خلیج ہم خبر نداشتند نتیجہ ہمین غفلت است کہ معاصرین عجم بضرورت استعمال از لغت زبان خود بی خبرماندند وازلغت ترکی بغار برسبیل تفرس بغار را بہ راسے مہملہ آخرہ استعمال کردند صاحب روزنامہ کہ در ترجمہ آن رودبار وعلق آلبحر را نوشت احسان اوست کہ از لغت قدیمہ خبردار کرد (اردو) خلیج بقول آصفیہ عربی۔ اسم مؤنث کھاڑی یا وہ قطعۂ آب جو خشکی کو دور تک کاٹتا چلا گیا ہو جیسے خلیج بنگالہ وغیرہ۔ مؤلف عرض کرتا ہے کہ اس تعریف میں ہم اسقدر تبدیل کی ضرورت پاتے ہیں کہ سمندر سے جو شاخ نکلکر دور تک مثل ندی یا نہر کے خشکی کو کاٹتی ہوئی چلی جائے اسی کا نام خلیج ہے جیسے خلیج فارس اور عرف عام میں (خلیج بنگالہ) کی اصطلاح غلط ہے اس لئے کہ اس کا انگریزی ترجمہ (بنگال گلف) نہیں ہے بلکہ (بے آف بنگال) ہے جسکا صحیح ترجمہ (بنگالہ کے سمندر کا ٹکڑا) ہے جسکی شکل اور درازی مثل ندی یا نہر کے نہو پس صاحب آصفیہ نے لفظ خلیج کی مثال میں (خلیج بنگالہ) کی جو مثال لکھی ہے وہ غلط ہے بلکہ خلیج فارس اور خلیج تاتار اور خلیج عدن اس کی مثال ہے۔

بغارت بردن استعمال بمعنی بردن بیغما وغارت کردن است (انوری ے) بغارت بردغمزت یک جہاں دل ۔ بست راگوکہ آخر ترکتاز است ۔ (اردو) غارت کرنا دیکھو بردن غارۃ۔

بغارت شدن استعمال لازم مصدر گزشتہ (انوری ے) جان تو داد نقش را حالی ۔ وال بغارت شدہ باز اورد ۔ (اردو) غارت ہونا بقول آصفیہ۔ لٹنا۔ تاراج ہونا۔ تباہ وبرباد ہونا۔

بغار دارائل اصطلاح۔ بقول رہنما بحوالہ سفرنامہ ناصرالدین شاہ قاچار (دریاچۂ) با سفیر سر

نام است که در قسطنطنیه واقع **مؤلف** عرض کند که مؤلف گمنام سکندری خورده است آنچه شاه در روزنامچه
خود ذکر (بغاز دار دانیل) فرموده مقصودِ بمشی از (درّهٔ دانیال) است که آنهم همدر انجا واقع که در انگلیسی زبان
آنرا (ڈارڈنلس) گویند و از جغرافیهای ترک معلوم می شود که (الف) (ڈارڈنلس) و (ب) (باسفورس) هر دو
لغت جداگانهٔ انگلیسی زبان و دو نهر جداگانه را نام است یعنی (الف) نهریست که قلزم (ایجین) را که بعضے
آنرا بحر ایجین هم گویند و در مغرب ترکی واقع است با قلزم مارموره که در شمال ترک واقع ، واصل کند و بست
چار فرسخ درازی دارد و (ب) نهری دیگر که قلزم مارموره را با بحر اسود وصل کند (درّهٔ دانیال) گویند که این
درّه را دانیال پیغمبر درست کرد و ازینجاست که آنرا بترکیب اضافی منسوب به وکردند و بقول محققین انگلیسی
موسوم است بنام (ڈارڈنس) شهزاده که از سلاطین روم بود و حالا ترکان آنرا (بحر سفید بوغاسی) نامند
و آنچه در انگلیسی زبان این را (ڈارڈنلس) نام است گویند که دران هم نام پیغمبر دانیال را دخل است که
همین پیغمبر را نصاری (ڈانیل) گویند به دال هندی (والله اعلم بحقیقة الحال) بالجمله معاصرین عجم
از زبان خود (درّهٔ دانیال) را داخل محاورهٔ حال نکردند بلکه عوض درّه ـ لفظ بغاز را مجازاً بمعنی نهر گرفتند
(اگرچه بمعنی آن خلیج است چنانکه بجایش گذشت) و پس ازان مرکب کردند با (دار دانل) که معرب (ڈارڈنل)
انگلیسی است به تبدیل هر دو دال هندی با دال مهمله و زیادت الف بعد دال دوم ـ عوض فتحه پس (بغاز
دار دانل) مرکب اضافی است و در محاورهٔ معاصرین عجم بدون اضافت مستعمل ـ این است حقیقت این لغت
جدید که صاحب رهنما حقیقت جویان فارسی زبان را به ترکستان برد ـ وای برین مصلحان زبان که (درّهٔ
دانیال) را که لغت خوشی و مرکب اضافی بقاعدهٔ فارسی بوده ترک کرده تفریس مکرر را در محاورهٔ خود جا دادند
و همین حال فریاد می کند و این نتیجه کم التفاتی و بیخبری عجمیان بر زبان خود است و بس (دارد و) درّهٔ دانیال

مذکر۔ ایک نہر ہے قسطنطنیہ کی جو پہاڑوں میں سے گزری ہے اور بحر ایجین اور مارمورہ کو باہم ملاتی ہے جس کی درازی ۲۷ میل ہے۔ صاحب انسائیکلوپیڈیا نے لکھا ہے (دو پہاڑوں کے درمیان سے گزرتی ہے جن پر دو قلعے واقع ہیں ایک کا نام (ڈارڈنس) ہے جو ایک رومی شہزادے سے موسوم ہے۔ اور دوسرے کا نام (ابیدس) دونوں ناموں کو ملا کر اس نہر کا نام (ڈارڈنلس) رکھ دیا گیا۔ ترکی میں اسکو (بحر سفید بوغاسی) کہتے ہیں) بعض لوگ اسکو دانیال پیغمبر کا بنایا ہوا درہ کہتے ہیں اور ہند میں یہی مشہور ہے (واللہ اعلم)۔

بغاز | بقول سروری بغین معجمہ بروزن براز (۱) چوبی باشد کہ درودگران در حین شگافتن چوب در رخنہ آن نہند (شمس فخری ؎) عدو شکاری کر وست و باز خصمش ﷲ کند بہ تیشۂ نجّار حادثات بغاز ﷲ و فرماید کہ (۲) چوبی را نیز گویند کہ کفشگران در پیش قالب نہند بجہت اندام کفش صاحب برہان ذکر ہر دو معنی کردہ می فرماید کہ بروزن طراز است و بجای حرف ثانی فا ہم آمدہ صاحب غیاث صراحت کند کہ بکسر اوّل است و ذکر معنی اوّل گوید کہ بہ رای مہملہ عوض زای معجمہ ہم بنظر آمد صاحب ناصری بکسر اوّل صراحت مزید کند کہ کفشگران برای کشادہ شدن کفش این را میان کفش و قالب می گذارند و درودگران بوقت ارّہ کشیدن تا شگاف باز بہم نیاید و زود شگافتہ شود (؎) ثنا از ہیچ نائیم و چون ثنا ازیم خشک ﷲ خار ہا داریم چون نوک بغاز ﷲ و بقول بعض گوید کہ بیای تازی مفتوح و فا و رای مہملہ صحیح باشد و فرماید کہ ایشان غلط کردہ اند چہ بازای معجمہ صحیح است کہ شمس فخری با قوافی زا آوردہ۔ صاحب جامع گوید کہ بہ بای فارسی ہم آمد کہ می آید و بروزن پیاز باشد۔ صاحب رہنما بحوالہ سفرنامۂ ناصر الدّین شاہ قاچار می طراز د کہ (۳) نام نہری است و صاحب برہان ذیل بای فارسی می فرماید کہ صاحب مؤیّد بہ رای مہملۂ آخر بروزن ہزار آوردہ مؤلّف عرض کند کہ غاز بقول برہان در فارسی زبان بمعنی شگاف و (باز شدہ) می آید پس چیزی کہ بوقت ارّہ کشی در شگاف

چوب گذارند آنرا فارسیان با موقده که افاده معنی دور کند. بغاز نام کردند و معنی لفظی این چیزی که در شگاف آن بست
پس این کنایه است و معنی دوم مجاز آن که چیزی که در خلای کفش پس قالب گذارند آنرا هم به همین اسم
موسوم کردند و آنچه به بای فارسی می آید مبدل این چنانکه اسب و اسپ و آنانکه به رای مهمله عوض زای هوز
نوشته اند سکندری خورده اند و چاوار که انها غار را و باخذ این چاوار [illegible] شگاف کرده است ولیکن بود
(بغاز به زای هوز) بمعنی شگاف ضرورت ندارد که بغار را وهم در شگاف کرده [illegible] نسبت معنی سوم عرض
می شود که محقق پی تحقیق خلیج را نهر گفته و این بمعنی خلیج لغت ترکی زبان است که صراحت کافی بر بغار کرده ایم
[illegible] به رای مهمله آخر گذشت. خان آرزو در سراج (بغاز) به بای فارسی و رای مهمله در آخر عوض زای هوز بمعنی
اوّل و دوم آورده و درین ردیف مرقومه این لغت [illegible] کرده چیزی نیست که [illegible] خبر است و ترک
این لغت درین ردیف [illegible] است و آنچه صاحب [illegible] این [illegible] دوم عوض غین
معجمه [illegible] آخر آید [illegible] است که [illegible] این است که غین
معجمه بدل شده به قاف چنانکه غلیو و قلیو و زای هوز بدل شد به رای مهمله چنانکه [illegible] آنکه یک اولیا
آورده اند [illegible] که موقده [illegible] که افاده معنی [illegible]
کفش برای آنست که چون کفش قالب [illegible]
کروی شود اردو [illegible]
چوب [illegible] (۲) [illegible]
پر سانچہ آسانی کے [illegible] خارج ہو سکے (۳) دیکھو بغار.

بغامه [illegible]

بیابانی و صاحب ناصری فرماید که آن از جنس اهرمن و دیو حیوانیست که در بیابانها مسافران را براه خطا برده
هلاک کند (حافظ) دور است سرآب درین بادیه هشدار * تا غول بیابان نفریبد بسرابت * صاحب
انندنقل نگارش و صاحب شمس (بغامه و بغانه) هر دو را بدین معنی لغت عرب گوید و صاحب انند صراحت
کند که فارسی است صاحب منتخب و دیگر لغات عرب ازین لغت ساکت و صاحب مؤید بحواله فرهنگ علی بیگی
(بغانه) را بنون عوض میم به همین معنی آورده که بجایش می آید و در نسخه های دیگرش عوض بغانه - بنون) (بغانه)
به میم چارم نوشته - آن مطبوعه مطبع نولکشور است و این نسخ قلمی مؤلف عرض کند که سند ناصری خلاف
موضوع اوست که تحقیق بغامه کند و سند غول بیابانی پیش می کند - عجبی نیست که همان شیطان (یا دیو حیوانی) او را
از راه برد غنیمت است که نمرد ورنه این گرانمایه نسخه اش را از کجا می یافتیم خدایش بیامرزد - بالجمله اتّفاق محقّقین
پابند فارسی زبان سیما ناصری و سروری و جامع و برهان که هر سه اوّل الذّکر از اهل زبان اند این را
اسم جامد فارسی زبان قرار می دهد و سکوت محقّقین عرب مؤیّد آن و لیکن وضع لغت تقاضای آن می کند که
ترکی دانیم و لیکن محقّقین ترکی ذکر این نکرده اند الّا یکی از معاصرین ترک گوید که بغانه بنون چارم بر زبان ما
به همین معنی مستعمل است و لیکن ما این را لغت زبان خود ندانیم عجبی نیست که فارسی باشد (تقریر کلامه) و ظاهر
است که ذکر بغانه بنون غیر از مؤیّد مطبوعه صاحب شمس دیگری از محقّقین فارسی زبان نکرده خیال ما این است
که بغانه بنون اصل است و بغامه به میم مبدّلش چنانکه کمین و کمیم و پان و پام اکثری از محقّقین لغت
مبدّل له را جا نمی دهند و لغت اصلی را می گذارند - و همین است صورت حال این لغت و بغانه مرکّب است از
بغان که مبدّل مغان است و های نسبت بمعنی چیزی که منسوب با آتش پرستان است یعنی دیو آتش نما و حقیقت
غول بیابانی که فارسیان بقول برهان آنرا (دیو غول) و (دیو غولی) هم گویند همین قدر است که شب در دشت ها

ویران گلوله های آتشین از دور می نماید که حرکت کنند در هوا - راه روان با تمیز آبادی نزدیک شوند و هیچ نیابند
جز آن غلوله های متحرک و خوف زده می شوند و شیطان و دیو آتشی خیال می کنند و محققین حال آن را غیر از فوسفو
رس یا فصفوروس که لغت لاطینی یا یونانی است و قسمتی از مادهٔ آتشین که در استخوان حیوانات پیدا میشود چیزی
دیگر نمی دانند و چون این ماده از استخوان حیوانات مرده جدا میشود و در هوا مثل شعله حرکت می کند و بالاخره هوا
او را می برد پس همین است غول بیابانی که صاحب ناصری از جنس اهرمن و دیو حیوانی خیال فرموده - آنچه
مسافران را هلاک می کند خوف بیچارگان ناواقف از حقیقت است که در عالم تنهائی به عقیدت ناصری دیو و
شیطان را مقابل خود می دانند و بخوفش بیمار و هلاک می شوند و آنکه مسافران را بقول ناصری براه خطا برده
اندیشه و خوف شان است که از دور این مشعل ها را جماعه دزدان یا همون (چه سوخته شیطان) خیال
کرده بالاراده راه راست را گذاشته می گذرند و راه منزل را فراموش می کنند - یکی از معاصرین گفت که در مضافات
ایران مسافر بودم در شب بی مهتاب می رفتم براه و خبردار بودم که منزل مقصود بسمت راست است لیکن راه را
نمی نگرم که از دور دو سه چراغ روشن دیدم و غرق تحیر شدم و نیک دیدم گفتم که غیر از منزل مقصود مشعلی در
راه نیست یقین کردم که شمع ساربانان می آید کناره کشیدیم از راه و تیز و تند می رفتم قریب منزل رسیدیم و بسمت
دست راست باز آثار چراغ ها از دور به نظر آمد مطمئن شدم که الحمد لله فائز بمقام مقصود شدم هرگاه قریب آن
رسیدیم دیدم که دخمهٔ آتش پرستان است و آگاه بودم که این دخمه از منزل مقصود من دو فرسخ مسافت دارد
لیکن از مشعلهایش که سر مشهود حیران شدم و خیال کردم که کسی از پارسیان مرده و دستوران قوم نعش او را
آورده اند تا در دخمه بسپارند - پس با اراده اینکه شریک شان شوم بالای دخمه رفتم - چون کسی را نیافتم و
مشعل ها هم روشن نا دیده پریشان شدم و افتان و خیزان بمنزل مقصود خود رسیدم و با یاران خود ذکر آن

واقعه که در دم رشتنی می کردند و گفتند که ارواح کافران مرده آهرمن شده دیگر هیچ (انتهی کلامه) بنده عرض میکنم که این همان آهرمن بود که صاحب ناصری ذکرش کرده و آن همان مشعلها بود که از فسفر رویها استخوان های نعشهای دخمه در هوا روشن بوده و تا آنکه بیچاره مسافر داخل دخمه شد. هوا او را ببرد و مسافر جاهل اگر قوی القلب نمی بود می شنیدیم که بمرد - این است حقیقت این لغت (بغامه) که همه محققین با نام و نشان حق تحقیق را ادا نکردند و خان آرزو در سراج اللغات ذکر این مشعل شیطانی را در زیاده از یک سطر نه نوشت (اردو) غول بیابان بقول آصفیه - فارسی - اسم مذکر - چھلاوا - اگیا بیتال - دیو بیابان - بھوت - پریت - جن - شیطان (آتش ۵) میری وحشت نے چراغ راه جو سمجھا اسے ٭ آنکھ دکھلا کے مجھے غول بیابان رہ گیا ٭

بغانوش بقول انند بحواله فرهنگ فرنگ بفتح اول وضم نون اسپ تیز گام و خوش قدم را گویند دیگری از محققین فارسی زبان ذکر این نکرد معلوم میشود که این مرکب است از لفظ بغا که در عربی زبان بالفتح بمعنی خواستن است و بعضے بالضم گفته اند پس فارسیان آنرا بمعنی حاصل بالمصدر گرفتند یعنی خواهش و نوش بمعنی خورد است که اسم مصدر و حاصل بالمصدر نوشیدن باشد چنانکه (خورد و نوش) پس معنی لفظی این (خواهش خورد و نوش) است و اسپ خوش قدم و تیز گام را کنایه گفتند که سواریش خواهش خورد و نوش پیدا کند و اشتهای طعام افزاید - بدون سند استعمال این را تسلیم نکنیم که معاصرین عجم و محققین اهل زبان با دین ساکت و صاحبان تحقیق هند نژاد هم ذکر این نکرده اند (اردو) قدم باز اور تیز گام - گھوڑا - مذکر -

بغامه بقول مؤید همان بغامه که بمعنی غوش بغوش گذشت اصل است و آن مبدل ازین چنانکه پام و بان و تخجیم و تخبین و اشاره این بمعنی اینجا کرده ایم و صراحت باخته ایم که ایرانیا (اردو) دیکھو بغامه -

بغبغو بقول رهنما بحواله سفرنامه ناصر الدین شاه قاجار آواز کبوتر را گویند چنانکه هندیان غٹرغوں غٹرغوں

عرض کند که اگر آوازش را ماخذ این گیریم صدای بغبغو نمی براید البته آواز غٹرغوں پیدا می شود ولیکن پیش
محاوره مجال دم زدن نیست و این محاوره معاصرین عجم است باشد که کبوتر شیرازی در آنجا همین آواز کند
(اردو) غٹرغوں بقول آصفیہ اسم مؤنث۔ کبوتر کے بولنے اور گونجنے کی آواز آپ فرماتے ہیں کہ لکھنؤ والے
غٹرغوں بولتے ہیں۔

بغتاف | بقول اَنند بحوالہ فرہنگ فرنگ بالفتح (۱) تیرپیس درد و (۲) قفل و (۳) بمعنی دستبند و پای بند
کودک گہوارگی که بعربی آنرا قماط خوانند۔ دیگری از محققین فارسی زبان ذکر این نکرد صاحب منتخب بہ قماط
گوید که بالکسر خرقه که دست و پای کودک بآن بندند و در گہواره خوابانند **مؤلف** عرض کند که غیر مرکب دائم
جامد فارسی قدیم می نماید معاصرین عجم بر زبان ندارند۔ بدون سند استعمال تسلیمش نکنیم (اردو) (۱) دیکھو
بیکل (۲) قفل مذکر (۳) وہ کپڑا جس سے کہ بچے کے ہاتھ اور پاؤں باندھ کر گہوارے میں سلاتے ہیں۔ مذکر۔

بغتاق | بقول برہان با تای قرشت بروزن چخماق (۱) کلاه را گویند و (۲) بمعنی فرجی هم و فرماید که بمعنی
دوم بجای فوقانی طای حطی هم آمده صاحب جامع همزبانش صاحب هفت بر ذکر معنی اول قانع و گوید که
بدینمعنی با طای حطی هم از نظر گذشت۔ خان آرزو در سراج بغطاق را بطا عوض غشاء بمعنی کلاه نوشته و بغلطاق
را بمعنی بغلبند و کلاه و بحوالہ تحفه بمعنی فرجی هم آورده گوید که کلام مجد عصار ازینمعنی ابا می کند (ع) بغرقش
سرفرازی کرد بغطاق + و فرماید که ازینجا معلوم میشود که بغتاق بہ فوقانی لغت علیحده است بمعنی مذکور و فرماید
که چون طا و قاف در فارسی نیست زبان دیگر باشد (انتہی) **مؤلف** عرض کند که فرجی در فارسی زبان بالفتح
نوعی از قبای بی بند است که کشاده باشد از پیش و بعضے [illegible] پوشند و بنا نکه
صاحب غیاث بحوالہ آئین اکبری نوشته) پس بغتاق مخفف [illegible] (بغلطاق) است و بغلطاق ترکی

از بغل و طاق بغل بمعنی اوست و طاق در عربی زبان بقول منتخب بمعنی محراب و نوعی از جامہا پس فارسیان کلاہ
کنایۃً محراب بغل گفتند کہ ہیئت مجموعی این مشابہ بغل است و شکل محراب و بلحاظ معنی دوم طاق کہ بالاند گو
شد آن جامۂ مخصوص را ہم کہ فرجی نام دارد (طاق بغل) نام نہادند یعنی ملبوسی کہ ہمچو بغل کشادہ می باشد و
تکمہ و بند ندارد و پس ازان فارسیان این مرکب مفرس را بہ تبدیل طای حطی بہ فوقانی بغلتاق کردند و پس ازان
بحذف لام بغطاق و بغتاق شد۔ اینست حقیقت این لغت و بغطاق و بغلتاق و بغلطاق خان آرزو
باستناد کلام مجد عصار طرفہ منطقے پیش کردہ می پرسیم ازو کہ اگر در کلام مجد عصار بغطاق بمعنی کلاہ باشد دلیل
آن نیست کہ بمعنی فرجی نباشد سند پیش کردۂ تو برای معنی کلاہ است و بس و برای معنی فرجی قول جامع سندے
را ماند کہ محقق عجمی مرتبۂ بلند دارد و از سخن سنج عجم۔ فقاتل (اردو) (۱) ٹوپی۔ مؤنث (۲) ایک مخصوص لباس
جس میں بند اور بٹن نہیں ہوتے۔ جیسے عبا اور شایہ جو عربوں کا ایک لباس ہے اور ترکوں نے سینہ پر
ایک بٹن قائم کرکے چوغہ بنا لیا ہے۔ صاحب آصفیہ نے چوغہ پر فرمایا ہے کہ (ترکی) عبا اور عبا پر فرماتے
ہیں ایک عربی پوشاک کا نام۔ جُبّہ۔ چُغہ۔ **مؤلف** عرض کرتا ہے کہ آپ نے تسامح فرمایا ہے عبا اور چُغہ
آگے سے کُھلا ہوتا ہے اور جُبّہ سلا ہوا مثل قمیص کے۔ پس جُبّہ اور عبا میں بہت بڑا فرق ہے۔ البتہ عبا اور
چوغہ قریب قریب ایک ہیں اس قدر فرق کے ساتھ کہ عبا کو گلے کے پاس صرف ایک بٹن ہوتا ہے اور اسی کو
اہل مکہ شایہ بھی کہتے ہیں اور چوغی کا بٹن سینہ پر ہوتا ہے۔ عبا کا رواج عرب اور عجم دونوں میں ہے اور چوغہ
زیادہ تر افغانستان اور ترک میں مستعمل ہے۔

بغچہ | بقول شمس بمعنی (۱) جامہ و جامۂ سبز رنگ و فرماید کہ لغت فارسی است و صاحب اننڈ بحوالۂ
غیاث گوید کہ بالضم (۲) جامہ بند معروف را گویند و لغت ترکی است صاحب فدائی کہ از علمای معاصرین عجم

بود میفرماید کہ پارچہ ایست باندازہ یک گز چار گوش کہ رخت را دران می بندند و چون بستہ شود (بغچہ بستہ) می گویند **مؤلّف** عرض کند کہ لغت ترکی زبان (بوغچہ) بہ واو است بمعنی جامہ پیچ چنانکہ صاحب لغات ترکی ذکرش کردہ و صاحب کنز ہم و بغجہ بدون واو با جیم عربی معرب آنست چنانکہ صاحب سوار السّبیل آوردہ و بغچہ بحذف واو با جیم فارسی۔ مفرّسش چنانکہ پیش ہست از ینجاست کہ صاحب فدائی این را بلغات فارسی جا دادہ **(اردو)** (۱) کپڑا یا سبز کپڑا۔ مذکر (۲) بوغبند۔ بقول آصفیہ۔ فارسی۔ اسم مذکر۔ وہ سہرا سیا ہوا کپڑا جسمیں توشک یا زیر بانده کر رکھتے ہیں۔ گٹھڑی کا کپڑا۔ بندہنا۔ گٹھڑی ہماری رائے میں یہ بقچہ کا ترجمہ نہیں ہے دکن میں بقچہ اُس مربع کپڑے کا نام ہے جسمیں عمدہ پوشاک لپیٹ کر محفوظ کرتے ہیں صاحب آصفیہ نے اسکو ترک فرمایا

بغچہ کش اصطلاح۔ بقول بہار بفتح کاف تازی خدمتگاری کہ جامہا را با خود گرفتہ در جلو رود و فرماید کہ آنرا در عرف حال توشکچی گویند (میر خسرو ے) خاص درگاہ ز دیوان بارہ شد کسو بغچہ کش و چتردار ٭ صاحبان بحر و انند را نقل نگاری پسند است **مؤلّف** عرض کند کہ توشک لغت ترکی است و بقول صاحب لغات ترکی فرش و نہالی را گویند و توشکچی خادمی کہ با آقای خود کہ مہمان کسی شود توشک و فرش با او برد و بغچہ کش خادمی را نام است کہ ملبوسات را در بغچہ محفوظ کردہ با او می باشد پس ہر دو را مرادف یکدیگر دانستن درست از نازک خیالی محققین بالا **(اردو)** بقچہ بردار اس شخص کو کہہ سکتے ہیں جو ملبوسات کا بقچہ سر پر لئے ہوئے جاتا ہے

بغداد بقول سروری بالفتح (۱) نام شہری مشہور و (۲) نام خطی از خطوط جام جم (خاقانی ے) دجلہ دجلہ خط بغداد جام ٭ می دہید و از کسان آرید یاد ٭ صاحب رشیدی نسبت معنی اوّل بحوالہ اصمعی می فرماید کہ ترجمہ (عطیۃ الصنم) است در اصل دیہی بود کہ بنام آن بت آباد کردہ بودند و بقول بعض گویند کہ در اصل (باغ داد) بود بمعنی جای داد رسی نوشیروان و نسبت معنی دوم فرماید کہ (خط بغداد) گویندش صاحب برہان

گوید که شهریست از عراق عرب و بر وجه تسمیه آخر الذکر قانع و نسبت معنی دوم می فرماید که نام خطه دوم است از جام
جمشید و نیز (۳) کنایه از شکم۔ صاحب جامع نسبت معنی اوّل می فرماید که این باغی بود که نوشیروان هفته وار
یکبار دران باغ دادخواهی می کرد و ذکر معنی سوم هم کرده از معنی دوم ساکت۔ صاحب غیاث بذکر معنی اوّل
ذکر معنی سوم بحواله شرح گلگشتی کرده گوید که بمعنی اصطلاح لوطیان است و بحواله مصطلحات می طرازد که (۴)
بمعنی کهنه و خراب و (۵) کنایه از پیاله شراب که پر و مالامال باشد۔ صاحب مؤیّد بذیل لغات فارسی ذکر معنی
اوّل کرده فرماید که شهریست آبادان کرده۔ امیر المؤمنین منصور بن علی بن عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنهم که
شصت هزار گرمابه داشت و بیش از آبادانی او را (باغ داد) گفتندی از آنکه که نوشیروان هر هفته دران
باغ مظلومان را بانصاف رسانیدی و چون انجا شهر بنا کردند الف را ساقط کردند۔ صاحب ناصری بذیل بغ
ذکر این کرده و بذکر وجه تسمیهٔ اوّل الذکر نسبت وجه تسمیهٔ دوم گوید که پیروان مزدک را که اختراع در دین یزدانیان
کرده بود و غالب گشته نوشیروان دران باغ باکابر اهل آن مذهب بردار کشید لاجرم بباغ داد مشهور شد و فرماید
که اکنون از مشاهیر بلاد است در کنار رود دجله که اکنون بدجله مشهور است۔ در زمان بنی عباس بنهایت
آبادی رسیده و درین ایام جمعیت آنجا تخمیناً بهشتاد هزار کس می رسد و بانی آن ابو منصور دوانقی (انوری
ــ) خوشا نواحی بغداد جای فضل و هنر ٭ که کس نشان ندهد در جهان چنان کشور ٭ و نسبت معنی دوم می
فرماید که (خط بغداد) است نه بغداد چنانکه سلمان گفته (ــ) روز عید است و لب دجله و ایام بهار ٭ ای سپهر
کشتی می تا خط بغداد بیار ٭ مؤلّف عرض کند که بغ بالفتح در ترکی زبان بدون الف بمعنی باغ آمده و در
رسم الخط بالای آن الف خرد هم می نویسند که علامت فتح باشد چنانکه صاحب کنز نوشته پس جا دارد که بوجه تسمیهٔ
آخر الذکر ترکان این را بدون الف بغد غین معجمه (بغداد) گفته باشند و به زبان فارسی هم مستعمل شد و جا دارد

کہ تیغ را مخفف باغ گیریم وجہ ترکیب اضافی فارسی علم داریم ولیکن استعمال این بدون اضافت تعیین است و معنی دوم را در مجمع بلفظ بغداد تسلیم نکنیم۔ صاحب سروری سندی که از خاقانی پیش کرده دران هم از خط بغداد است نه مجمع بغداد و سکوت صاحب جامع از معنی دوم وجه اجتناب ناصری نسبت (خط بغداد) مقتضی آن که تسامح سروری دیدہ‌اند هردو دانیم که ذکر معنی دوم درینجا کرده‌اند و معنی سوم استعاره باشد که شکم را بنام شهری نام زد کردند۔ قول صاحب جامع اعتبار را شاید که صاحب زبانست (تسلیم ع) عجب نبود که بغداد خراب است و از همین است (بغداد خراب و کهنه) که بجایش می آید که حصر حقش هم نجا کنیم که اتفاقی صاحب غیاث که معنی چهارم نوشت و حواله داد بر مصطلحات و صاحب مصطلحات یعنی وارسته بجز (بغداد را بمعنی کهنه خراب نه نوشت۔ بلکه (بغداد خراب و کهنه) را کنایه قرار داد که بجایش می آید و برای معنی پنجم بیان کرده‌اش هم مطالب سند استعمال می باشد و بدون آن تسلیمش نکنیم معلوم شود که از کلام خاقانی سکندر می خورده است۔

(اردو) (۱) بغداد مذکر۔ ایک مشہور شہر کا نام۔ (۲) جام جمشید کے ایک خط کو صاحب سروری نے بغداد کہا ہے۔ مذکر۔ (۳) شکم۔ دیکھو شکم۔ (۴) کہنہ۔ خراب۔ (۵) شراب کا پیالہ جو بھرا ہوا ہو۔ مذکر۔

بغداد خالی | اصطلاح۔ بقول بہار مرادف (بغداد خراب و کہنہ) (۱) کنایہ از ساغر خالی و (۲) شکم خالی و فرماید که این مقابل (بغداد معمور) است۔ صاحب مجمع می فرماید که (۳) گرسنگی و خلوی معده و نسبت معنی اول می گوید که ساغر خالی از شراب باشد۔ صاحب غیاث نقل نویس بہار و صاحب جہانگیری در ملحقات بذکر

معنی دوم گوید که (۳) گرسنه باشد خیال می کنیم که معنی دوم را بدون اضافت می خواهد خان آرزو در سراج نقل معنی اول و دوم کرده۔ مؤلف عرض کند که اگرچه موافق قیاس است که (شکم و ساغر خالی) را بغداد خالی گویند چنانکه بغداد [illegible] شکم و ساغر گذشت ولیکن این کنایه را بدون سند استعمال تسلیم

نه کنیم که معاصرین عجم ازین ساکت و محققین صاحب زبان
ذکر این نکرده اند و تحقیق پسندان هند نژاد و سندی نیاورده
و معنی سوم و چهارم را غلط دانیم که بلحاظ لفظ هم درست
نیست و سند استعمال هم ندارد (اردو) (۱) خالی ساغر خالی
پیاله. مذکر (۲) وه پیٹ جو خالی ہو۔ مذکر (۳) بھوک مؤنث (۴) بھوکا

بغداد خراب اصطلاح - بقول سروری در ملحقات[1]
کنایه از شکم خالی و گرسنه (سحق ـــ) بغداد خراب از
خراسان ⁂ معمور کنم بنام بورک ⁂ صاحب جهانگیری هم
در ملحقات این را مرادف (بغداد خالی) گفته و صاحب
ناصری هم در ملحقات خان آرزو در سراج بذکر معنی اوّل
(۲) ساغر خالی هم نوشته وارسته گوید که بمعنی (۳) گرسنگی
و خلوی معده صاحب بحر نقل وارسته کند در معنی سوم
و ذکر معنی دوم هم فرموده و صاحب مؤید بر معنی اوّل
قانع و صاحب برهان ذکر هر سه معانی کرده مؤلف
عرض کند که ما بر لفظ بغداد بمعنی شکم را استعارةً تسلیم کرده
ایم و معنی ساغر را بدون سند قبول نکرده ایم همانا این
ترکیب توصیفی است و معنی اوّل موافق قیاس و معنی دوم
را بدون سند استعمال تسلیم نه کنیم که محققین اهل زبان
چنانکه در معنی پنجم بغداد سکوت ورزیده اند همچنان
درینجا هم و طبع آزمائی وارسته نسبت معنی سوم خلاف
لفظ و سند. اگرچه او همین معنی را از سند محمد قلی سلیم پیدا
کرده است که در قطعه نوشته (ـــ) چو شد چشم خلیفه
گرسنه ⁂ عجب نبود که بغدادش خراب است
ولیکن سندش تردید آن می کند و حق آنست که این
سند لفظ بغداد است بمعنی شکم و (بغداد خراب) از
حاصل نمی شود چنانکه از کلام سحق اطعمه که بالا گذشت
حیف است از صاحب بحر استاد فارسی زبان ما که
اتباعش کرده و ما از اتباعش معافی می خواهیم (اردو)
(۱) وه پیٹ جو خالی ہے۔ مذکر (۲) خالی ساغر۔ مذکر
بھوکے خلوِ معده۔ مذکر۔

بغداد کهنه اصطلاح - بقول وارسته کنایه از گرسنگی
و خلو معده (ظهوری ـــ) این شکم کاشتین و رم
کرده است ⁂ از ورم باز باد و رم کرده است ⁂ هیچگه از
طعام سیر نیدی ⁂ حال بغداد کهنه پرسیدی ⁂ صاحب بحر

ہمزبانش و بمعنی دوم (بغداد خراب) ہم مرادفش گفته بہار این را مرادف (بغداد خراب) بمعنی اوّل و دوّمش گوید که گذشت **مؤلّف** عرض کند که وارسته درینجا هم سکندری خورد و استاد ما صاحب بحر اعتنا بدان نکرد و هرچه بر (بغداد خراب) نوشته ایم درینجا هم کار آید مرکّب توصیفی است و سند ظهوری بکار وارسته نمی خورد پس ادعای او باطل و این مرادف (بغداد خراب) است بمعنی اوّل و دوّمش و معنی دوم را خواهان سند استعمال می باشیم (اردو) دیکھو بغداد خراب کے پہلے اور دوسرے معنے۔

(الف) **بغداد معمور**	اصطلاح - الف بقول
(ب) **بغداد معموره**	وارسته (۱) سیری

شکم و صاحبان بحر و مؤیّد با او و بقول مؤیّد (۲) پری ساغر هم و بقول انند بحواله فرهنگ فرنگ (۳) مقابل (بغداد خالی) و مقصود ش جز این نیست که شکم پُر یا شد مقابلِ نفت وارسته و بحواله شرفنامه گوید که سیرابی **مؤلّف** عرض کند که از گذشته دوشدم سیری بود و سیرابی بالای آن صاحب برهان در ملحقات بذکر معنی اوّل گوید که سیراب بودن هم - داستان برهمه محققین با نام و نشان غیر از (انند فرهنگ فرنگ خوان) که خود را سلامت داشته است نمیدانم که آیا اینها قواعد فارسی می دانند می پرسیم از ایشان که آیا این را مرکّب توصیفی نمی خوانند - معنی بیان کرده شان از (معموری بغداد) البته پیدا می شود و نه از (بغداد معمور و معموره) و آنانکه بر سیری سیرابی را اضافه کرده اند و آنکه سیراب بودن را در معنی این داخل کرده است بهرا از فارسی زبان ندارد و قواعد فارسی را بطاق نسیان می سپارد (اردو) (۱) سیری - مؤنث (۲) پیالہ کی پُری مؤنث (۳) دیکھو بغداد خراب کے پہلے معنے جس کا یہ مقابل ہے یعنی بھرا ہوا پیٹ - مذکر -

بغدان | بقول مؤیّد بذیل لغات فرس بالفتح لغتی است در بغداد و از (بغدیدن) بقولش بالفتح ساختن به سودن و سوده کردن که می آید محقق مباد که (الف) در اکثر نسخ قلمی و مطبوعه مؤیّد یافته میشود و (بغدیدن)

مخصوص است بانسخهٔ مطبوعهٔ منشی نولکشور و صاحب شمس نقل بردارش بدین اضافه که (بغدان) را لغت عربی گوید و (بغدیدن) را فارسی و همه نسخ قلمی مؤیّد از (بغدیدن) خالی مؤلّف عرض کند که کجا بیند فضلا که برای تائید شان صاحب مؤیّد الفضلا آفریده است و اگر از تعریفش سوال کنند به بغداد بروند همه راستها معلوم خواهد شد محقّقین فارسی زبان ازین ساکت و معاصرین عجم رشخندی بر محقّق می زنند و ما بتائید مؤیّد عرض می کنیم که اگر (بغدیدن) را صحیح دانیم (بغدان) بقاعدهٔ فارسی اسم حال است ولیکن (بغدیدن) را تسلیم کردن محال که این مال مطبع نولکشور است و مصدر (بسغدیدن) را که با موحّده و سین مهمله و غین معجمه به همین معنی گذشت بحذف سین قائم کرده است و این بلای دیگر است بحق لغات فارسی زبان که صاحبان مطبع هم بضمن طبع کتب دست تالیف دراز می کنند ولیکن طبع شمس اللغات قبل اوست و نقل این دران جزین نیست که الزام این تصحیف متعلّق به وست و بیچاره نولکشور برای تکمیل نسخهٔ مؤیّد الفضلا این لغت را داخل آن کرده باشد و ندانسته باشد که این کار مطابع نیست بالجمله (بغدیدن) اضافهٔ محقّق بی تحقیق است که تحریفاتش اظهر من الشمس و ابین من الامس - ما صفحهٔ این کتاب را درین در و سری بدینوجه سیاه کردیم که حقیقت جویان از بربادی لغات فارسی زبان خبردار شوند و برای لغت (بغدان) به بغداد نروند یکی از فاضلان که مؤیّد مؤیّد بود با ما گفت که خیال داریم که خاقانی بغداد را در کلام خود بغدان نظم کرده است و دال مهمله بنون بدل میشود چنانکه نموده و نمونه مؤلّف می گوید که عربان بغداد را بغدان می گویند که معرّب باشد صاحب محیط المحیط ذکر این کرده اگر فارسیان در نظم خود همین بغدان را استعمال کرده باشند نتوان گفت که لغت فارسی است (اردو) ناقابل ترجمه -

بغلی | بقول شمس لغت فارسی است بکسر با و سکون غین معجمه بمعنی سازواری و مرد ساخته و مستعد برای کار و نیز ایزد

محققین فارسی زبان و معاصرین عجم ازین ساکت **مؤلّف** عرض کند کہ بدون سند استعمال مجرّد قول شمس نظر بہ بی تحقیقیش اعتبار را نشاید (اردو) سازداری مستعدی کسی دینی کام کے لئے۔ مؤنّث۔

بغدی | بقول شمس (۱) یعنی گندم و فرماید کہ لغت فارسی است و بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ لغت فارسی بمعنی (۲) شتر اوّل قسم کہ بہتر باشد **مؤلّف** عرض کند کہ شتران و گندم بغدادی شہرت دارند عجبی نیست کہ این مخفف (بغدادی) باشد کہ الف و دال حذف شدہ این طبع آزمائی ماست معاصرین عجم دست بر گوشِ خود گذارند و بر زبان ندارند و محققین فارسی زبان دست بر دہان (اردو) (۱) گیہوں۔ بقول آصفیہ ہندی۔ اسم مذکّر۔ گندم۔ کنک۔ سنسکرت۔ دیکھو (اگ) (۲) بغدادی اونٹ۔ نرگہ جوانٹوں کے اقسام میں عمدہ قسم سمجھی جاتی ہے۔

بغدیدن | ہمانکہ بذیل (بغدان) گذشت و بحث کافی ہم آنجا کردہ ایم (اردو) ناقابل ترجمہ۔

بغرا | بقول بہر و رشیدی (۱) نام آشی است معروف و (۲) نام یکی از پادشاہان (بسحق اطعمہ) بجو قلیہ در صحن بغرا ارادہ کہ چو بینگی یعنی بیندگی است ۂ (شاعر ۲) قراخان و ایلک چو بغرا گذشت ۂ تو گوئی کہ بادی بصحرا گذشت ۂ نسبت معنی اوّل بحوالۂ فرہنگ گوید کہ واضع آش بغراخان بود و بغرا خانی می گفتندش و بمرور ایّام خانی را حذف کردند و نسبت معنی دوم بحوالۂ اوست می فرماید کہ بادشاہ خوارزم بود و نیز گویند کہ (۳) بمعنی کلنگ پیشرو کلنگان و (۴) بالفتح خوک نر را نامند کہ گراز نیز گویند۔ صاحب جہانگیری بمعنی اوّل با اوّل مضموم لغت ترکی گوید کہ واضع آن یکی از شاہان ترک بود کہ بنام او موسوم شد و ذکر معنی چہارم ہم کردہ و صاحب رشیدی ذکر معنی اوّل و سوم و چہارم بالضم کردہ [illegible] بوزن بغرا کہ ہر چہار معنی نسبت معنی سوم صراحت مزید کند کہ کلنگی را نام است کہ در وقت پرواز پیشاپیش ہمہ کلنگہا باشد و در دو صاحب ناصری ہر چہار معنی را بیان کردہ نسبت معنی دوم فرماید کہ بہ حال [illegible] صاحب جامع ہم ذکر چہار

معنی فرموده - وبهار بمعنی اوّل آورده می گوید که بغرائی فروشنده آنرا مانند (سیفی ے) از غم بغرائیم سرزد برد داغ درون به هر چه در دیگست باکفگیر می آید برون به خان آرزو در سراج گوید که آنانکه بمعنی سوم وچهارم بالضّم گفته اند خطاست وبفتح صحیح است وبمعنی اوّل بالضّم لغت ترکی است نه فارسی **مؤلّف** عرض کند که بدان ای برادر آنچه لغت ترکی است بوغرا است که بقول صاحب لغات ترکی بادشاه خوارزم را نام بود فارسیان واو را حذف کرده بالضّم خوانده اند وبمعنی اوّل ودوم مفرّس است وبمعنی سوم هم بسبیل مجاز تفریس باشد که از (عادت کلنگان در پرواز) می کشاید که یکی از آنها که پیش از جماعت خود پرواز کند افسری را ماند وهمین عادت در خنازیر دیده شد که خنزیری بزرگ پیش گلّه رهنمائی میکند پس بمعنی چهارم هم مفرّس ومجاز معنی دوم دانیم اکنون می پرسیم که بمعنی سوم وچهارم بالفتح چرا وبچه حجّت ماخذ این می خواهد که بهر چهار معنی بالضّم خوانیم وآنانکه بالضّم نوشته اند شاید از ماخذ خبردارند ومعاصرین عجم بر اانند که تصرّف فارسیان در اعراب سوم وچهارم برای فرق در معنی اوّل ودوم است البتّه این وجهی است وباتّباع محاورهٔ زبان تسلیم کنیم ولیکن آنانکه بدو معنی آخرالذّکر هم مضموم خوانده اند خطا نکرده اند (اردو) (۱) بغرا ایک مخصوص آش ہے جس کا موجد بغراخان بادشاہ خوارزم تھا (مؤنّث) ترکی میں اس بادشاہ کا نام بوغراخان تھا - فارسیوں نے بسبیل تفریس واو کو حذف کرکے بُغرا کہا (۲) انہیں بوغراخاں کو بہ تخفیف فارسیوں نے بغرا کہا ہے مذکّر - (۳) کلنگ جو اپنی ٹکڑی کے آگے آگے پرواز کرتا ہے - مذکّر - جسکو اہل دکن کلنگوں کا بادشاہ کہتے ہیں (۴) سُور جو اپنی جماعت کے آگے آگے رہتا ہے - (مذکّر) جسکو دکن میں سوّروں کا سردار - بڑا سوّر کہتے ہیں -

بغراخانی اصطلاح - بقول رشیدی بهاء بغرا بمعنی اوّل است که گذشت آن مخفف این باشد **مؤلّف** عرض کند که درست نمی فرماید - تحتانی در آخر این برای نسبت است وبس (اردو) بغراخانی -

مؤنث - اس آش کا نام ہے جسکو بوغرا خان بادشاہ
خوارزم نے ایجاد کیا تھا - دیکھو بغرا کے پہلے معنے -

بغرقاش | صاحب ہفت گوید کہ بفتحتین آشی
است مانند کفگیر کہ بدان بغرا می کشند - و صاحب
برہان و ملحقات ہمین لغت را بہ تای قرشت عوض
قاف بہ ہمین معنی آوردہ می فرماید کہ ترکی است
مؤلف عرض کند کہ لغت بغرا کہ بجایش گذشت
داخل این است بہ تخفیف الف و وضع لغت تقاضا
آن می کند کہ ترکی دانیم ولیکن صاحبان کنز و لغات
ترکی ہر دو از (بغرتاش) و (بغرقاش) ساکت و
شکی نیست کہ مرکب است امّا ہیچ نسبت با معنی تاش
یا قاش ندارد (چہ در فارسی و چہ در ترکی) لیکن ہمین قدر
متحقق است کہ فارسی نیست چراکہ خود بوغرا مال
ترکی زبان است تسامح صاحب ہفت می نماید کہ
این را در لغات فارسی زبان جا داد و در لفظ قاش
با صاحب ملحقات برہان اختلاف کرد - معاصرین
عجم تک از لغت بے خبر و دیگر محققین فارسی زبان
ساکت - بدون سند استعمال تسلیم نہ کنیم (اردو)
مثل کفگیر کے ایک آلہ جس سے آش بغرا دیگ سے نکالتے

بغشور | بقول رشیدی و برہان بالفتح دہی است
میان سرخس و ہرات و فرماید کہ معنی ترکیبی این مغاک
شور و زمین آن دیہہ شورہ زار است صاحب ناصری
می فرماید کہ نام شہریست و در آنجا مغاکی است با اندک
آبی شور کہ بعربی (حفرہ مالح) توان گفت و منسوب
بدان شہر را بغوی گویند و از آنجاست صاحب
مصابیح و شرح السنہ کہ دو کتاب معروف است -
خان آرزو در سراج ذکر این بزیادت ہای ہوّز در
آخر (بغشورہ) کردہ بہ تسلیم نسخ فرماید کہ صاحب برہان
معنی ترکیبی آن کو آب شور گفتہ و این بُعدی دارد
(انتہی کلامہ) مؤلف عرض کند کہ [illegible]
شیخنا ناصری را کہ از اہل آن ملک است ندیدہ باشی
کہ این دہی نیست بلکہ شہری است بدون با موحدہ
شد بوجہ مغاکی کہ با اندک آب شور است و تلخ بمعنی
گو آب بجایش گذشت - پس بقول برہان ترکیب ہست

بعید دانی وقریب را بعید می خوانی۔ تسامح برہان باشد که شهری را چه نوشت و درین تسامح با صاحب برہان شریک می باشی بزیادت ہای ہوّز که خلاف اصل است پس وجه تسمیه بیان کردهٔ برہان از صراحت ناصری ترتیب دارد و از قیاس و بُعدی که می پنداری شبه است و سوا (اردو) بغشور ایک شہر ہے سرخس اور ہرات کے مابین جس میں آب شور کا ایک کنواں ہے جس کے نام سے یہ شہر مشہور ہوا کچھ عجب نہیں کہ اس میں شور کی کان ہو۔ (مذکّر)

بغطاق بقول سروری بدل بغلطاق ہمان بغتاق است که بتای فوقانی بجایش گذشت و نیز با کاف تازی معجمه عوض غین ہم آمده (صاحب مظہر و شنتری ع) چو سر کشش یافت از بالا بغلطاق ٭ بفرقش سرفرازی کرد بغطاق ٭ صاحبان جهانگیری و برہان ہم ذکر این کرده اند (سلمان ساوجی س) اگر نه ترک فلک پیش تو کمر بندد ٭ قبا بجای کُله بر سرش نهد بغطاق ٭ خان آرزو در سراج بمعنی کلاه قانع مؤلّف عرض کند که بحقیقت این لغت بر (بغتاق) عرض کرده ایم که به فوقانی سوم گذشت و دریجا نظر بر اعتبار صاحب سروری همین قدر کافی است که انچه به خای معجمه عوض غین معجمه گذشت مبدّل این چنانکه چرخ و چرخ (اردو) دیکھو بغتاق۔

بغل بقول برہان و ہفت بفتح اوّل و سکون ثانی و لام (۱) نام یہودی بود ضرّابی و اورا راس البغلی ہم می گفتند صاحب جامع بذکر معنی بالا گوید که (۲) معروف صاحب اند بمعنی اوّل۔ لغت عربی گفته می فرمایا که راس البغل ضرّابی بود از عجم که درہم شرعی را سکّه زد بنا برین آنرا (درہم بغلی) گویند۔ صاحب منتخب ہم ذکر معنی اوّل می کند۔ صاحب آصفی نیز نسبت معنی دوم بر معروف قانع مؤلّف عرض کند که عجب است از محققین لغات فرس یعنی سروری و جهانگیری و ناصری و رشیدی و سراج و بہار و برہان و آنندراج بغیر ہم که معنی دوم را که در اصل معنی اوّل لغت فارسی است ترک کرده اند و آنانکه نوشته اند به لفظ معروف

قناعت کرده اند صاحب کنز که محقق ترکی زبانست این را بمعنی اربعا عربی۔ لغت فارسی گفته و بتحقیق ما هم لغت فارسی است بفتحتین موضعی از جسم بالائی انسان زیر دوش پائین مفصل دست و شانه اسم جامد فارسی است و بزبان معاصرین عجم مستعمل و بمعنی اوّل شک نیست که لغت عربست (اردو) (۱) ایک یہودی کا نام جو عجمی تھا جس نے شرعی درہموں کو مسکوک کیا (۲) بغل۔ بقول آصفیہ۔ فارسی۔ اسم مؤنث۔ شانہ کے نیچے کا حصہ

بغل باز کردن | استعمال بمعنی حقیقی کشادن هر دو دست است برای معانقه۔ فارسیان استعمال این بر موقع صلح می کنند که هر که با کسی صلح می کند معانقه با او کند و در بغلش گیرد که علامت اتفاق باهمی است چنانکه (بغل آشتی باز کردن) (ظهوری ؎) دل بامید دگر سینه صفائی گردید ٭ بغلی باز کند سینه صفائی آید ٭ (وله ؎) هرگز بغل آشتی باز نکردی ٭ کی بود که با صلح ترا جنگ نبود است ٭ (اردو) دونوں ہاتھ معانقہ کے لئے کھولنا۔

(الف) بغل براره | اصطلاح۔ صاحب

(ب) بغل براه | بول چال نسبت الف بحوالهٔ محاورهٔ معاصرین عجم گوید که بغل جادّه را گویند۔ یعنی راهی که برای اتحاد سطح راه در عمق زمین درست کنند صاحب رهنما بحوالهٔ سفرنامهٔ ناصر الدین شاه قاچار نسبت (ب) گوید که راهی که زمین هر دو طرفش بلند باشد مؤلّف عرض کند که تعریف هر دو محققین یکی است و اختلاف لفظی الف و ب نتیجه بی تحقیقی محقق اوّل و اغلب که غلطی کتابت باشد که (براه) را (براره) نوشت و معاصرین عجم تصدیق (ب) کنند و (الف) را غلط دانند و (بغل جادّه) هم همان (ب) باشد نه (الف) بالجمله معنی لفظی این بغلی که براه قائم شده است یعنی بوجه بلندی زمین از راه هر دو طرفش از بلندی خود بغلها پیدا کرده (اردو) (الف و ب) وہ سڑک جو اتحاد سطح کے لئے عمق میں واقع ہو۔ اور اس کی دونوں جانب کی زمین بلند ہو۔ مؤنث۔

بغل کسی را کشادن | استعمال۔ مرادف (بغل باز

کردن) کہ گذشت (ظہوری ۵) شاہد کام بغل بردل
من گو مکشا ٭ عشق آمد ہوس بوس وکنار آخر شد ٭
(اردو) دیکھو بغل باز کردن)۔

بغلبہ | بقول روزنامہ بحوالہ سفرنامہ ناصر الدین شاہ
قاچار بجبر مؤلّف عرض کند کہ موافق قیاس است۔ فارسیان
در محاورۂ خود مے گویند کہ "بغلبہ این کار از و
گرفتیم" یعنی بجبر (اردو) غلبہ کے ساتھ۔ جبر کے ساتھ

بغلتاق | صاحبان جامع و ناصری و برہان ذکر این
کردہ اند ہمان است کہ بر بغتاق بہ معنی اوّل و دوم
مذکور و صراحت ماخذ و اشارۂ این ہم ہمدر انجا کردہ
ایم۔ صاحب برہان (۳) معنی برگستوان درینجا زیادہ
کردہ است و برگستوان بجایش گذشت و صاحب ناصری
ہم ذکر این معنی کردہ می فرماید کہ عثمان بخاری (۴) بمعنی
گریبان ہم آوردہ (سے) طلسم جاہ تحتشب گشتہ نقاو
بغلتاقش ٭ وگرنہ چون برآید ماہ چندین از گریبانش ٭
وگوید کہ اگرچہ این لغت پارسی نیست ولیکن چون
در شعر فارسی آمدہ مرقوم گشت مؤلّف عرض کند
کہ بر (بغتاق) دو معنی گذشت و برای معنی سوم
اگر سندے استعمال پیش شود مجاز معنی دوم بغتاق نیم
وانچہ صاحب ناصری بسند عثمان بخاری بمعنی
گریبان نقل کردہ بہ معنی شعر غور نفرمودہ عثمان
بخاری درکلام خود بغلتاق بمعنی دوم بغتاق
آوردہ یعنی فرجی پس تا آنکہ سندے دیگر برای این
معنی پیش نشود تسلیمش نہ کنیم از ینکہ خود صاحب
ناصری کہ از اہل زبانست مطمئن نیست (اردو)
دیکھو بغتاق کے دونوں معنے (۳) دیکھو برگستوان
(۴) گریبان۔ مذکر۔

(الف) **بغل تری** | اصطلاح۔ بقول سروری
در ملحقات کنایہ از خجلت و طیرگی (نزاری ۵)
مدّعیان را بغل تری بدہم من ٭ بہ صفتی کز مسام
شان بچکد خوی ٭ صاحب جہانگیری ہم در ملحقات
خود این را بہمین معنی آوردہ و صاحبان برہان
و سراج و بہار و بحر و مؤیّد ہم ذکر این کردہ اند
صاحب جامع این را بمعنی شناخت نوشتہ مؤلّف

عرض کند که چون انسان از خجلت آب آب
شود زیاده تر اثر آن در بغل باشد زود پید اگرچه
ندامت کم باشد۔ از همین عادت این اصطلاح
قائم شد و تحتانی آخره مصدریست۔ مخفی مباد
که از سند بالا مصدر ....

(ب) بغل تری دادن | بمعنی خجل کردن

پیداست (اردو) الف۔ خجالت۔ شرمندگی
مؤنث۔ (ب) شرمنده کرنا۔ خجل کرنا۔ امیر نے
(آب آب کرنا) پر فرمایا ہے شرمنده اور خفیف کرنا۔
دیکھو بشیر نشاندن کے تیسرے معنے۔

بغل زدن | مصدر اصطلاحی۔ بقول بہاری
و جہانگیری (در ملحقات) و بقول برہان کنایه از شادی
کردن (مولوی معنوی) تو نخواهم جست کمتر
زن بغل چه جست انصافم نیم جست از بغل چه صبا
بحری فرماید که مرادف (بغلک زدن) که می آید بمعنی
خوشی کردن از روی استهزا بر کسی صاحب جامع گوید
که مرادف (بغل تری) دهد و بقولش شماتت کردن

بهار بذکر معنی بالا فرماید که بعضے بمعنی مسخره شدن نوشته
اند و بعضے بمعنی کنایه کردن ولیکن تحقیق همانست که
صاحب بحر ذکرش کرد۔ مرادف بغلک زدن۔ خان
آرزو در سراج (بغل زدن) را بمعنی (بغلک
زدن) آورده مؤلف عرض کند که ما این طرز
تشنیع بیهوده انسان تر است [illegible] (بغلک زدن)
برسیم و اینجا اشاره (بغل تر دادن) کنیم۔ وجه آنست
که او در (بغلک زدن) را بجای دیگر نوشته حقیقت
این است که در هند و عجم رسم است که چون مسرور
شوند هر دو بغل را حرکت دهند یعنی کشاده و بسته
کنند و این علامت خوشحالی و خوش وقتی است و
این حرکت مخصوص با شماتت نیست بلکه عام است
[illegible] شماتت هم معاصرین عجم با تعریف
با اتفاق [illegible] اگر سند مولوی معنوی برای
مجرد شماتت بدست آمد لازم نیست که در تعریف
این تعمیم را بگذاریم و (بغلک زدن) مزید علیه این
است بزیادت کاف تصغیر که درین حرکت بغل را

بسیار بازی کنند (اردو) بغلیں بجانا۔ بقول آصفیہ کسی کی برائی پر خوش ہونا۔ شماتت کرنا اور خوشی میں اُچھلنا کودنا (حالی ؎) رحمت ہے خدا کی یہ عزیزوں کی جماعت ؛ پر اسکی خوشی میں ابھی بغلیں نہ بجاؤ ؛

بغلتاق صاحبان سروری و (جہانگیری در ملحقات) و برہان و سراج و تحقیق الاصطلاحات و ہفت و مؤید ذکر این کردہ اند و این ہمانست کہ ما حقیقت این را بر بغلتاق نوشتہ ایم و صراحت ماخذ ہم ہمدر انجا کردہ ایم (اردو) دیکھو بغلتاق۔

بغل غنچہ اصطلاح۔ مرکب اضافی است کہ بغل غنچہ ۔ غنچہ باشد۔ فارسیان غنچہ را بہ بغل تشبیہ داد ہ اند کہ چون بغل بند می باشد و ہم بکشاید (صائب ؎) حیرت نکرد در بغل غنچہ بوی گل ؛ زنجیر پارہ می کند از آرزوی گل ؛ مخفی مباد کہ درین شعر از بغل غنچہ داخل غنچہ و نفس غنچہ مراد است (اردو) دیکھو شگفتہ۔ صاحب آصفیہ نے غنچہ کا بھی ذکر کیا ہے جدا۔ وہ بھی مستعمل ہے مذکر۔ آپ فرماتے ہیں کہ یہ لفظ دراصل گنجہ ۔ گنجیدن کا حاصل بالمصدر گنجیدگی سے ماخوذ ہے چونکہ غنچہ کی پنکھڑیاں باہم پیوستہ اور لپٹی ہوتی ہیں۔ لہذا کاف فارسی کو حسب قاعدہ غین معجمہ سے اور جیم عربی کو جیم فارسی سے بدلکر غنچہ کہنے لگے

بغلق بقول غیاث بدون حوالہ کتابی بالفتح (۱) نام طائری و (۲) مجازاً بمعنی تیر نیز آمدہ مؤلف عرض کند کہ ما پایہ تحقیق صاحب غیاث را بلند ندانیم و اکثر حوالہ ہای او را غلط یافتہ ایم و بدین لغت صراحت کامل در معنی اوّل نکردہ کہ بچہ اسطہ آن تحقیق مزید می کردیم و حوالہ ماخذ ہم متروک داد و از صراحت زبان ساکت می گوید کہ مال کدام زبانست۔ محققین فارسی زبان ذکر این نکردہ اند و صاحب جامع ہم در مفردات طب ذکر این طائر نکردہ و در لغات عربی و ترکی ہم یافتہ نشود اگرچہ [illegible]

ولیکن معاصرین ترک عجم دست بر گوش می نہند پس بدون سند استعمال ہر دو معنے را تسلیم نہ کنیم (اردو) (۱) ایک پرندے کا نام۔ مذکر (۲) تیر۔ مذکر۔

بغلکت بقول سروری بر وزن کپنک آماسیکہ در زیر بغل پیدا می شود و چرک کند۔ صاحب جہانگیری گوید کہ گرہی باشد کہ در زیر بغل مردم بہم رسد و بعد در پختہ شود و چرک کند صاحبان رشیدی و غیاث و ناصری و جامع دانند ذکر این کردہ اند و صاحبان برہان و ناصری می فرمایند کہ این را عروسک نیز خوانند و بر عروسک این معنی را ترک کردہ اند خان آرزو در سراج در تعریف این مشتق با محققین بالا و اینقدر اضافہ می کند کہ کاف دریجا برای نسبت است **مؤلف** عرض کند کہ باشد کہ ماخذ این آلتی باشد کہ موافق قیاس است (اردو) دکن میں اس مرض کا نام بغل بلّی ہے۔ مؤنث۔ افسوس ہے کہ محاورۂ اردو میں اس کا نام معلوم نہو سکا بہرحال یہ ایک مرض ہے جو بغل میں ایک گوٹی شکل میں ظاہر ہوتا ہے۔ مذکر۔

بغلک زدن مصدر اصطلاحی۔ صاحبان بحر و بہار عجم و سراج ذکر این با (بغل زدن) کردہ مرادفش گویند و صاحبان برہان و مؤید ہم این را آوردہ **مؤلف** عرض کند کہ ما حقیقت این ہمانجا بیان کردہ ایم بصراحت ماخذ (ملک قمی ـــ) شاہ مہرگان کشادہ کمر * بغلک می زند بغرور دمن * (اردو) دیکھو بغل زدن۔

(الف) **بغل کشادن** | مصادر اصطلاحی۔
(ب) **بغل کشودن** | الف بقول صاحب بحر و ملحقات برہان بمعنی (۱) ورزش کردن و (۲) امتحان نمودن و (۳) غلبہ خود ظاہر کردن و مستعد شدن بہ کاری۔ صاحب شمس بمعنی (۴) وداع کردن قانع و خان آرزو در سراج متفق با شمس (ظہوری ــ) رخصت از داغ یافت سینہ

تنگ * بغلی گر به و کشاد چه غم * بهار نسبت (ب) بر معروف قانع و فرماید که در کلام نظامی کنایه از دست دراز کردن بر حریف است (ش) بران روسی افگند مرکب چو باد * به تیغ آزمائی بغل برکشاد * و فرماید که کنایه از وداع کردن هم. صاحب انند نقل نگارش و نسبت الف بدیل (ب) گوید که (۵) بمعنی روان گشتن (طغرا۔ نثر) شقائق چمن بخشش چون بطرف کوه سلیمان بغل کشاده دلچه بنفشه آن سرزمین را پاپچه حسن پری دست داده ؛؛ مؤلف عرض کند که (الف و ب) هر دو یکی است که (کشادن و کشودن) هر دو مرادف یکدیگر است که صراحتش بجای خودش کنیم و معنی لفظی این واکردن بغل برای معانقه ـهم ازینکه در اوّل ملاقات باشد یا در وقت وداع و آنچه (بغل برکسی کشادن) گذشت همین است و بسب و آنچه کنایه از معنی اوّل است ازینکه در حالت ورزش دست ها را بلند کنند و بغل کشاده میشود و کنایه از معنی دوم نظر بر رسمی که چون مشتریان عبید مال زیر پیچ را امتحان کنند اوّل بغلش کشا شید و بدست امتحان کنند که گاهی از امراض داخل بغل نباشد که بسیاری از امراض را گره بغل نشانش می دهد و کنایه معنی سوم ازین قائم شد که شخصی که مستعد بر کاری شود و غلبه خود ظاهر کند دست های خود باز کند و بغلها می کشاید و دست راست خود بر کتف چپ می زند و این علامت آمادگی کار و اظهار غلبه باشد و کنایه معنی چهارم ازین رسم و عادت درست است که بر وقت رخصت کسی را در بغل گیرند بطور معانقه و چون بغل ها باز کنند بهمان حالتی که دست ها باز بلند می باشد می گویند که خدا حافظ و فی امان الله پس او از بغل جدا میشود و راه خود می گیرد ـ آنچه بهار در معنی (ب) دست دراز کردن نوشته مقصودش همین معنی سوم الف است و سندی که از کلام نظامی پیش کرده است برای (بغل برکشادن) است نه برای (بغل کشودن) حیف است که به موضع خود توجه نه نگاشت و هرچه بدست آمد نگاشت و آنچه

صاحب انند لبسند نثر ظغرا معنی پنجم را قائم کردہ است تسامح اوست کہ سندش متعلّق بہ معنی سوم العشا بایشد فتأمّل ۔ پس آنانکہ این را (۲) مراد شد (بغل برکسی کشادن) ندانستہ اند سکندری خوردہ اند (ظہوری کی ملک) بغل برمن کشودہ عیش ظاہر + در آغوشم پنہان خویشم (اردو) (۱) ورزش کرنا (۲) زور آزمائی کرنا (۳) غلبہ ظاہر کرنا کسی کام پر مستعد ہونا (۴) وداع کرنا۔ رخصت کرنا۔ (۵) روانہ ہونا (۶) دیکھو بغل برکسی کشادن۔

بغل گرفتن | مصدر اصطلاحی۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلّف عرض کند کہ حاصل بالمصدر ہمین است (بغل گیری) کہ بمعنی معانقہ بجائیش می آید و اصل این (بغل گرفتن) بمعنی معانقہ کردن باشد (اردو) بغلگیر ہونا۔ بقول آصفیہ گلے لگنا۔ چپٹ کر ملنا۔ ہم آغوش ہونا۔ معانقہ کرنا۔

بغل گشادن | مصدر اصطلاحی بقول انتخاب برہان ہماں (بغل کشادن) کہ بکاف عربی گذشت مؤلّف عرض کند کہ آنانکہ در مصدر (کشادن) کاف فارسی استعمال می کنند تصفیہ آن با مصدر (کشادن وگشادن) تعلّق دارد۔ ہمہ را انجا گذشتیم و اینجا ہمین قدر بحثے است متعلّق باسندش (اردو) دیکھو بغل کشادن۔

بغل گیر | اصطلاح۔ بقول صاحب فرہنگ فرنگی کہ از علمای معاصر بودہ بمعنی معانقہ مؤلّف عرض کند کہ آغا ای معاصر ما ترک کردی کہ بغلگیری بمعنی معانقہ می آید و این یا اسم فاعل یا مفعول ترکیبی است بمعنی معانقہ کنندہ یا کردہ شدہ قواعد فارسی زبان کہ دال شما است و از شما یاد کردہ ایم اجازت نمی دہد کہ بخلاف آن روشم و تسلیم نشاید کہ چنین خیال فرمودہ اید (اردو) معانقہ کرنے والا یا کیا ہوا۔

بغل گیری | اصطلاح۔ بقول بہار (۱) معانقہ و (۲) نام داویست از کشتی بہار بہ معنی اوّل ثانی (ظہوری کی ملک) بہ بیرہ گیری بادہ تا سبو بغل گیری

آتش و آب را ﴿ (طالب کلیم لہ) باز عہد آمد بغل گیری
جدا می کنم ﴿ از کجا یاری چو او خون گرم پیدا می کنم ﴿
صاحب غیاث بدون حوالہ ذکر معنی دوم کرد و معنی
اول را گذاشت۔ صاحب انند نقل بر دار بہار۔ خان
آرزو در سراج گوید کہ ہمدیگر را در آغوش گرفتن است
(ظہوری ﴿) خاطر تنگ کشاید بغل گیری تنگ ما
قطرہ تا غوطہ زد در دل دریا شگفت ﴿ مولف
عرض کند کہ اگر خان آرزو عوض معنی مصدری بہ
معانقہ قناعت می کرد یا صراحت حاصل بالمصدر
می فرمود خوب بود حیف است کہ بر نزاکت تعریف
کہ لازمہ تحقیق است اعتنا نکرد (بغل گرفتن)
مصدری کہ گذشتہ صراحت با ختلاف ہمہ را اینجا
کردہ ایم و اشارۂ این ہم ہمانجا کہ حاصل بالمصدر
آمدنست و بس و معنی دوم خلاف قیاس نیست
کہ کشتی گیران بغلگیری می کنند بہ جہت معاصرت
بہم گویند کہ چون دو کشتی گیر باہم بصورت معانقہ
می چسپند فارسیان گویند کہ چہ خوش (بغل گیری)
است و این استعمال بمعنی حقیقی است طنز او [illegible]
تا آنکہ قرینہ کشتی نباشد از مجرد (بغل گیری) معنی
دوم پیدا نمی شود بر خلاف آن معنی اول بدون
قرینہ ہم (اردو) (۱) بغلگیری۔ مؤنث۔ اردو
میں معانقہ کے لیے استعمال کر سکتے ہیں۔ صاحب
آصفیہ نے (بغلگیر ہونا) کو (معانقہ کرنا) کے
معنوں میں لکھا ہے لیکن بغل گیری کو ترک کیا ہے
اور اردو میں بغلگیری معانقہ میں مستعمل ہے (۲) کشتی بازوں کا
باہم لپٹ جانا (حاصل بالمصدر کے معنوں میں)۔

بغل تری | اصطلاح۔ بقول شمس بکتابت نون
چہارم تجالت مؤلف عرض کند کہ وای بر محقق
بی تحقیق کہ (بغل تری) را کہ بہ فوقانی چہارم گذشت
گذاشت و نون را عوض فوقانی نقل کردہ و در سلک
ردیف نگاشت و این دلیل است کہ کاتب بلیغ
یک نقطۂ فوقانی را کم کرد و محقق بی تحقیق مرتکب
تصحیف است بہ بی خبری (اردو) دیکھو بغل گری

(الف) **بغلتار** | (ب) بقول برہان بروزن

(ب) **بغلنقاز** سنگ انداز با قاف پرند
ایست ابلق پای وگردنی دراز و منقاری پهن دارد
وگوشت او حلال است وفرماید که بجای حرف ثانی
قاف وبجای حرف آخر رای قرشت هم بنظر آمده
صاحب جامع بر مرغ ابلق و دراز پا وگردن قانع
صاحبان هفت واشند نقل نگار برهان صاحب
مؤیدی فرماید که جانوریست بزرگ و فربه که گوشت
او بغایت لطیف میشود و بر بقنقار (به قاف دوم
و بحذف لام و رای مهمله آخر عوض زای انقوز) هم
نقل همین معنی کرده معلوم میشود که حذف لام تصرف
مطبع نولکشور است که در دیگر نسخ قلمی (بقلنقار)
نوشته وخان آرزو در سراج گوید که پرندیست ابلق
گردن وپای دراز و پهن منقار و فرماید که ظاهرا
مرکب معلوم می شود یا ترکی الاصل و هم او گوید که
بقلنقار بجای زای معجمه رای مهمله گفته اند و اصح اصلی
ثنا ماند. صاحب محیط ذکر الف وب نکرد و بر مجرد
قاز گوید که لغت عربیست و فارسی این قاز بغین
عوض قاف وکاف نوعی از مرغابی است بزرگتر از اردک
گرم وتر وغلیظ تر از اردک وافعال وخواص آن نیز
مانند آن و روغن آن محلل و مفتح و جهت ریاح
ونفض واستسقا ودرد مفاصل شربا وضمادا نافع
مؤلف عرض کند که حقیقت اردک بر بطک مذکور
که گرم در دوم وخشک در اول است. و به تحقیق بغلنقاز
قسمیست از قاز که بزرگ تر از انست در قد وقامت
واکثر ابلق بنظر می آید فارسیان آنرا بترکیب بغل با
قاز مرکب و مفرس کرده اند. بغل بمعنی استر لغت
عربیست (هکذا فی المنتخب) وقاز لغت ترکیست
(هکذا فی لغات ترکی) و صاحب انند هم آنرا ترکی
نوشته بالجمله نون بعد لغت بغل زائد که فارسیان
در بعض لغات همچنین کرده اند چنانکه جانا وجانان - بام
وبادام - پس مجموعه آن (بغلن قاز) شد و انچه
بقاف عوض غین می آید مبدلش چنانکه عراقیان چناغ را
چناق گویند. آروغ را آروق - وانچه به رای مهمله عوض
زای معجمه می آید هم مبدل این چنانکه بیغ و بزغ

پس معنی لفظی (بغلنقاز) (آستر قازان) وکنایه از قاز بزرگ است وبس یکی از معاصرین عجم خوب گفت که فارسیان چیزی را که کلانیست وفربهی آن بیان کردن می خواهند اوّل آن لفظ عربی آرند چنانکه (خریط) پس عجمیان عربی الاصل عوض (خریط) (بغل قاز) گفتند وسوقیان عجم برای سهولت تلفّظ بزیادت نون (بغلنقاز) استعمال کردند واختلافی که در تعریف واقع است هیچ که عموماً قاز اکثر بزرگ قدمی باشد وپایش اصلاً ابلق نباشد بلکه عموماً سرخ مائل برنگ زرد وانچه خان آرزو (الف) مائی اصل پندارد وقاعده تبدیل را یا و نمارد وترکی الاصل گفتنش هم خطاست ازینجاست که محققین حسینان ومعاصرین شان هر دو ازین ساکت ونظر بر لغت قاز این را مرکّب گفتن بسیار آسان ولیکن مشان تحقیقش تقاضای آن می کند ومی فرماید که چنین است وچنان وانچه صاحب محیط قاز را لغت عرب نگاشت توجه بسوی لغات ترکی نگماشت وازانکه به تحقیق ما (بغلنقار) قسمی از قاز است ما طبیعت و خواهش را از قاز نوشته ایم وبرای تکمیلش اشاره (ربط) کرده ایم این است حقیقت این که همه محققین بالائی به حقیقتش نبرده اند حاصل اینست که این مفرس است وبس (اردو) بڑے قد کا ابلق قاز جو اکثر تالابوں میں پایا جاتا ہے جسکو اہل دکن اسکی کلانیت کی وجہ سے جنگلی قاز کہتے ہیں - تذکرہ صاحب آصفیہ نے قاز پر جو کچھ فرمایا ہے ہم نے اسکی نقل آردک پر کی ہے۔

بغل واکردن مصدر اصطلاحی - مرادف بغل کشادن است برای معانقه اعم ازینکه بهر ملاقات باشد یا رخصت (ظهوری ؎) دعوی اتّحاد ظهوری خلاف نیست ٭ به خویش واکنم بغل او را ببر کشیم ٭ (اردو) دیکھو بغل بازکردن -

بغلهای کوه اصطلاح - صاحب روزنامه بحواله سفرنامهٔ ناصرالدّین شاه قاجار گوید که معنی دامن کوه است مؤلّف عرض می کند که درعرض معنی بر الفاظ اصطلاح غور نکند این جمع است

بمعنی بیان کردہ اش واحد۔ تحقیق طلبان این را محاورۂ فارسی ندانند بلکہ فارسیان دامن کوہ را بغل کوہ گویند۔ و بغل ہای کوہ کنایہ از دامن ہای کوہ باشد یعنی زمین ہر دو طرف کوہ کہ بغلش را ماند (اردو) پہاڑ کے دونوں پہلو کی زمین۔ مؤنث (دامن کوہ) بمعنی واحد اردو میں مستعمل ہے بقول آصفیہ۔ فارسی اسم مذکر۔ پہاڑ کے نیچے کی صحرا۔ اسکی جمع پہاڑ کے دامن۔ مذکر۔

(الف) بغلۂ جادّہ	اصطلاح۔ صاحب رہنمائے
(ب) بغلۂ کشتی	سفر نامۂ ناصر الدین شاہ
(ج) بغلۂ کوہ	قاچار نسبت الف گوید کہ

ہمان (بغل براہ) است کہ گذشت و نسبت (ب) می فرماید کہ حصّہ یک طرف کشتی و صاحب بول چال گوید کہ بمعنی سر دیوار کشتی (یعنی حصّۂ بالائی یا دیوار کشتی کہ برای حفظ سیر کنندگانش می سازند) وصاحب رہنما نسبت (ج) گوید کہ بغل کوہ باشد کہ برابغلہای کوہ۔ ذکرش گذشت) صاحب بول چال ہم ذکر این کردہ **مؤلف** عرض کند کہ درین ہر سہ لغت بغلہ بمعنی بغل است و ہای ہوز آخرہ زائد و ہر سہ مرکب اضافی است و الف موافق قیاس و مرادف (بغل براہ) کہ بالا گذشت و (ب) بمعنی آخرش ہم خلاف قیاس نیست کہ در ہر دو جانب کشتی سر دیوارش بغلی پیدا کند۔ و طرز بیان رہنما خوب نباشد از ینجاست از نقص بیانش اختلاف در معنی قائم می شود۔ طرز بیان صاحب بول چال بہتر از رہنما است (اردو) (الف) دیکھو (بغل براہ) (ب) کشتی کی وہ مختصر دیوار جو اسکی دونوں جانب بناتے ہیں تاکہ اسپر رہنے والے پانی میں گر نہ پڑیں یعنی کشتی کی منڈیر۔ مؤنث (ج) دیکھو بغلہای کوہ جس پر بغل کوہ کا ترجمہ لکھا گیا ہے۔

بغلی | بقول وارستہ (۱) چیزی کہ در بغل گنجد (۲) بمعنی کوچک آرند (والہ ہروی لہ) یا رہم سر قد و ہم بغلی مطلوب است + روز ہم گاہ بلند است و کسی کوتاہ است + بہار گوید کہ معنی اوّل حقیقی و معنی

دوم مجاز آن و نقل ہمین سند کردہ۔ صاحب غیاث فرماید
کہ (۳) کنایہ از قرآن کوچک تقطیع کہ آنرا بسفر در بغل
توان داشت۔ صاحب انند نقل نگار بہار و غیاث
مؤلف عرض کند کہ معنی اوّل موافق قیاس است
کہ یای نسبت بر لفظ بغل زیادہ کردہ اند و معنی لفظی
این چیزی کہ منسوب بہ بغل است ہیچ ضرورت ندارد
کہ گنجیدن را داخل معنی کنیم و برای معنی دوم و سوم
طالب سند استعمال می باشیم کہ محققین اہل زبان ازین
ساکت و معاصرین عجم بر زبان ندارند و مدّعیان
این ہر دو معنی۔ ہند نژاد۔ انچہ وارستہ سند والہ
ہروی را برای معنی بیان کردہ خود آوردہ و انچہ بہار
و انند نقل نگار نقلش بر داشتہ ہیچ یکی ازینہا معنی
شعر را نفہمیدہ است ہرچہ کردہ اند ہمین قدر است
کہ باستناد ہمین یک شعر (بغلی) را قائم کردند و معنی
دوم را بحدّ فہم خود از ہمین یک شعر پیدا کردند و ازینکہ
از معنی سند بی خبر بودند در عرض معنی سکندری خوردند
مخفی مباد کہ (ہم بغل) بمعنی رفیق و محبی است کہ
دست بہ بغل سیر کند یا در بغل بیاید و بگنجد۔ از
قبیل (ہم سفر و امثال آن) پس والہ ہروی
درین شعر بزیادت یای مصدری معروف استعمال
(ہم بغلی) بمعنی مصدری کردہ گوید کہ یار من سرو قد
است یعنی بلند و بالا مثل سرو و ما را (ہم بغلی)
او مطلوب است یعنی از نزاکت صلاحیت آن
پیدا کند کہ در بغل ما بیاید و بگنجد و این حاصل نمی
شود تا آنکہ یار ما با وجود بلند قدی نازک و مختصر
ہم نباشد چنانکہ خورشید فلک کہ در وقت عروج
بلندی دارد و بعد زوال کوتہی پس (ہم بغلی) بمعنی
نزاکت و اختصار است نہ مجرّد (بغلی) اگر باعتبار
لفظ (ہم) کہ در مصرع اوّل دو جا واقع است
(بغلی) را لغت خاص قرار دہیم تا آنکہ کنایہ از ان
نازک و (صلاحیت در بغل گنجیدن دارندہ)
نگیریم معنی شعر لطف خیز نباشد فتامّل (اردو)
(۱) وہ چیز جو بغل سے منسوب ہو جیسے (بغلی تکیہ
(بغلی گھونسا) (۲) چھوٹی سی چیز جو بغل میں سما جائے

اور ہمارے معنوں کے لحاظ سے (داہم نجلی) (بغل میں
آنا) محاورہ بالمصدر بمعنی بغل میں سلا جانے کی صلاحیت
مؤنث (۳) چھوٹی تقطیع کا کلام اللہ۔ مذکر۔

بغماز بقول انند بحوالہ فرہنگ فرنگ بالضم
در فارسی زبان (۱) بمعنی قالب خشت و (۲) دائرہ
و فرماید کہ بمعنی اوّل بادای حطی ہم آمدہ صاحب
فدائی کہ از علمای معاصرین عجم بود گوید کہ بر وزن
ہمراز۔ گرداگرد ہر جا و ہر چیز را گویند مؤلف
عرض کند کہ اسم جامد فارسی زبانست بمعنی دوم
و با عتماد صاحب فدائی کہ صاحب زبانست
معنی دوم را تسلیم کنیم و نسبت معنی اوّل اگر سند
استعمال بدست آید توانیم گفت کہ مجاز معنی دوم
است کہ قالب خشت ہم گرداگرد خشت می باشد
وقتی کہ گل سرشتہ را درمیان قالب نہند مخفی
مبادا کہ اگر سند استعمال این بہ دای حطی آخر عوض زای ہوز
بدست آید توانیم گفت کہ مبدل این است چنانکہ بزغ و
بدغ۔ واضح باد کہ نظر بر لغت معرّب (بغمہ) کہ بقول
صاحب سوار السبیل بمعنی گردن بند و گلو بند ماخوذ
از (بوغماق) ترکی است توانیم گفت کہ فارسیان
از لغت (بغمہ) ہای ہوز را بالف بدل کردند چنانکہ خامہ
و خاما و ہنگامہ و ہنگاما۔ و زای ہوز را در آخرش
زیادہ کردند چنانکہ کشاور و کشاورز و این لغت
منفرس را بہر دو معنی بالا استعمال کردند کہ من وجہ
با معنی گردن بند تعلقی دارد بر سبیل مجاز کہ گلو بند
ہم گرداگرد گردن باشد و قالب خشت ہم گرداگرد
خشت۔ معاصرین عجم ہم این توجیہہ را پسند می
کنند (اردو) (۱) اینٹ بنانے کا سانچہ۔ قالب
مذکر۔ (۲) ہر چیز اور ہر جگہ کی اطراف۔

بغند بقول سروری بفتح با و غین معجمہ و سکون نون۔ کنارہای کیمخت کہ غرغن نیز گویند (سوزنی
ے) روز ہیجا از سر چابک سواری بر دری ٭ از بر خش وران اسپ خصم کیمخت و بغند ٭ صاحب جہانگیری
پوست غیر کیمخت را بغند گوید و فرماید کہ غرغنہ و غرغن ہم گویندش (ولہ ے) در حملہ از نکاور دشمن

جدا کنند با کیمخت را بنا بر چشش مهره ازلغند به صاحبان رشیدی و برهان و ناصری و سراج و مؤیّد هم زبان اند
صاحب جامع برمرادف غرغن و غرغنده قانع مؤلّف عرض کند که اصل این برغند بود که غیر کیمخت مشتق
ازماخذ او ست یعنی کیمخت بقول برهان پوست کفل را نام است (خیلی سخت و کلفت) و برغند پوست
بر و آغوش را گویند که بسیار نرم می باشد مرکّب است از لفظ بر بمعنی حقیقتش و غند که بالضم بقول برهان
بمعنی گرد کرده شده و جمع آمده مخفّف غنده که به همین معنی می آید و از همین است لغت مرکّب
(غنده رود) و معنی لفظی (برغند) چیزے که جمع کرده شده از بر اسپ و چاروایان دیگر و کنایه از پوست
بر و بغل چاروایان۔ پس اعراب صحیحش فتح اوّل و ضم غین معجمه و بغند مخفّف آن بحذف رای مهمله
چنانکه بار و با و غرغند که می آید مبدّل همان برغند که موحّده بدل شده به غین معجمه و همین است
مشتق اوّل این تبدیل که از نظر ما گذشت و مخفّف آن غرغن بحذف دال مهمله چنانکه بدتر و بتر این
است حقیقت این لغت که ادعیان ماخذ ازان بیخبر اند و صاحب سروری در تعریف این تسامح کرده
یا در اصل نسخه سروری (پوست کنار و رای کیمخت) باشد و کاتبش همچون (خر علیه صعقا) که به مناسبت
خر موسیٰ را علیه کرد (کنارهای کیمخت) نوشت بیچاره ندانسته باشد که مقصود مؤلّف چیست والله
اعلم بحقیقة الحال (اردو) چارپایوں کے بر و بغل کا پوست جو نہایت نرم ہوتا ہے۔ بر
خلاف کیمخت کے جو پٹھوں کا سخت پوست ہے۔ مذکّر۔

بغوی صاحب رشیدی ذیل بغشور گوید که نسبت به بغشور بغوی گویند و صاحب انند فرماید که به کسر واو و تشدید تحتانی لغت عرب است باشندۀ شهر بغشور را نام و خلاف قیاس مؤلّف عرض کند که ما بر لغت بغشور اشاره این کرده ایم و درینجا صراحت کامل کنیم که منسوب به بغشور را بقاعدۀ عربی

وفارسی (بغشوری) توان گفت نه بغوی ولیکن صاحب منتخب بذیل بغشور ذکر این کرده (محی السنه بغوی صاحب مصابیح وشرح السنه) را بسند آورده وصراحت می‌کند که منشأ الیاء از علمای شهر بغشور بود و به همین نسبت او را بغوی گویند (انتهی کلامه) اندرین صورت بغوی مخفف بغشوری باشد بحذف شین معجمه وراء مهمله باقی حال لغت عرب نیست بلکه معرب است از بنکه بغشور مرکب فارسی زبانست چنانکه صراحت ماخذش همه را انجا مذکور و آنچه صاحب منتخب بغشور را معرب کوشور گفته این تسامح او است

که کوشور نام شهری نیست بلکه بغشور مقامی است در فارسی زبان که گذشت و عجبی نیست که عربان صاحب مصابیح را بغوی لقب کرده باشند از لغت عرب بغو که بالفتح نزد عربی بمعنی نگریستن بتامل (کذا فی المنتهی الارب) بمقصود اینکه بغوی نسبت بسوی شهر بغشور نباشد والله اعلم بحقیقة الحال (اردو) شہر بغشور کے رہنے والے کو محاورہ عرب میں بغوی کہتے ہیں اور فارسیوں نے بھی اس کا استعمال کیا ہے۔

(الف) بغیاز
(ب) بغیازی

الف بقول سروری بغین معجمه و یای حطی بوزن (۱) انباز شاگردانه باشد (شمس فخری ـ) بهر طریق که خواهی همیشه مال دهد بخشش و بصله خیر و صدقه و بغیاز دهد و فرماید که بغیاز و برمتاز نیز بهمین معنی آمده صاحب جهانگیری فرماید که با اول مفتوح و ثانی زده رزی که استاد در عوض کار بشاگرد بدهد آنرا شاگردانه نیز گویند و (۲) مژده را گویند و (ب) بمعنی (۱) مژدگانی. صاحب رشیدی بهمین معنی [illegible] معنی الف نسبت معنی اولش صراحت می‌کند که آن رسیست اندک که [illegible] استاد

بشاگرد دهد و فرماید که الف (۳) بمعنی شیرینی یا بهای شیرینی که در وقت جامهٔ نو پوشیدن تقسیم کنند
و فرماید که برای جمله نیز آمده و نسبت (ب) ذکر بمعنی بالا گوید که (۲) بمعنی شاگردانه هم آمده صاحب
ناصری باتفاق برهان می فرماید که [illegible] هم مرادف (ب) باشد صاحب جامع ذکر که هر سه معنی لغت
نسبت (ب) بمعنی اول قانع خان آرزو در سراج قول رشیدی را که نقل جهانگیری است نسبت
تعریف معنی اول الف غلط داند و گوید که نیست که بعد از اجرت استاد بشاگرد دهد و آنچه برهان
این را برای جمله هم آورده آن را هم غلط پندارد و فرماید که در معنی اول (ب) هم تأمل است
مؤلف عرض کند که غلط و خطا و تأمل این هر سه لفظ ما به تحقیق خان آرزوست که بدون تحقیق
و برهان استعمالش می کند و این از شان محققین خیلی بعید است هرچه او نسبت این لغت نوشته
بی دلیل و بی تحقیق و صراحتش اینست که ظاهر الف لغت ترکی زبان معلوم می شود ولیکن سکوت
صاحبان کنز و لغات ترکی و معاصرین ترک اجازت آن نمی دهد که این را لغت ترکی دانیم و نظر بر
اعتبار صاحبان جامع و ناصری و سروری که اهل زبانند این را لغت فارسی زبان دانیم مرکب از
بغ که مخفف باغ است و باز بمعنی شگفتگی که بجایش می آید. پس معنی لفظی این ترکیب اضافی باغ
شگفتگی و کنایه از زر معین که استادان اطفال مکتب نشین را از مشاهرهٔ خود می دهند برای میوه
خوری و بهای شیرینی و معنی دوم مجاز آن و هم برین قیاس معنی سومش که صدقه جامهٔ نو پوشیدن
هم باعتبار نتیجه قرین معنی اول است یعنی این پول صدقه [illegible]
چنانکه بهای شیرینی برای اطفال و (ب) بزیادت یای نسبت [illegible]
[illegible]

وانچه بفا عوض موحّده می آید مبدّل این چنانکه زبان وزفان وانچه به رای مهمله عوض زای هوّز باشد هم مبدّل این چنانکه برزغ و برزغ وصراحت ماخذ برنغاز همانجا کرده ایم که من حیث الماخذ تعلّق ازین ندارد این است حقیقت این لغت وماخذش که محقّق اکبرآبادی آن را بر غلط و خطا و تاءمّل گذاشت وحق آنست که از حقیقت خبر نداشت وتوجّه خود را به تحقیق این نگماشت وانچه صاحبان رشیدی وجهانگیری در تعریف معنی اوّل الف اشاره بمعنی معاوضه کار کرده اند سکندری نخورده اند بلکه موافق حقیقت است که از استادها که تعلیم قرآن مجید می کرد تصدیق این حاصل است واین بنیاز معاوضه آنست که کودکان بعد ختم ماه والدین خود را برای مشاهدهٔ استاد تقاضائی کنند تا مشاهره باستادان زود حاصل می شود واین تقاضا محض برای بنیاز خود است پس چرا معاوضه کار نباشد عجبی نیست که خان آرزو را اتّفاق حصول بنیاز از استاد خود دست نداد تا معلوم می فرمود که تعریف صاحبان جهانگیری ورشیدی غلط نیست (اردو) (الف) (۱) دیکھو برسغاز (۲) خوشخبری دیکھو ایتوک (۳) وہ صدقہ جو امرا نئے لباس کے استعمال کے دن فقرا کو دیتے ہیں۔ مذکر۔ (ب) (۱) وہ انعام یا معاوضہ جو مژدہ رسان کو دیا جاتا ہے۔ مذکر (۲) دیکھو الف کے پہلے معنے —

موحّدہ بافا

بف بقول جہانگیری باوّل مفتوح بثانی زدہ مرادف بفتری (۱) چوبی باشد که جولاهگان و نساجان جامه را چون ببافند آنرا حرکت دهند تا تارها پهلوی هم واقع شود و آنرا دفته و دفتین نیز خوانند حکیم سوزنی ـه زان بیرک جولاهه بف خارهٔ بد باف ⁂ فی نی دو پسر ماند نگویم که دو خر ماند ⁂ صاحبان رشیدی وبرهان وسراج هم ذکر این کرده اند صاحب جامع فرماید که (۲) کارگاه جولاهگان و دفتین

ایشان صاحب ناصری فرماید که افراز جولاهگان وآن مخفّف باف و بافته و بافت است چنانکه زربفته و زربفت ۔ بافته ایست معروف که ابریشم را بازر بافند و بر تصدیق قول خود از حکیم اسدی سند ها براے زربفت و گهربفت آورده که نقلش درینجا خارج از بحث است مؤلّف عرض کند که صاحب ناصری بتحقیق لغت زبان خود سکندری خورده و به ماخذ پی نبرده جزین نیست که این اسم جامد فارسی زبانست و آله را نام است که مثل شانه برتار قائم و هر یک تار در هر یک دندانه اش داخل می باشد هرگاه بافنده پود را داخل تار کند یکبار این شانه را حرکت می دهد تا پود با تار بپیوندد و با پود گذشته بچسپد فارسیان از همین (بفت) مصادر بافتن و بافیدن را وضع کرده اند که بجایش گذشت و اشارهٔ این هم در آنجا کرده ایم که چگونه وضع کرده اند واسم مصادر مذکور که باف است مزید علیه همین بفت باشد و ماخذی دیگر هم بنظر می آید که صراحت آن بر بفتری کنیم که می آید صاحب ناصری که اهل زبانست سکندری خورد که این را مخفّف باف گفت و حقیقت برعکس آنست و غلط کرد که این را مخفّف بافته و بافت نوشت و تمثیلی از زربفته و زربفت داد هیچ تعلّق از بفت ندارد که (زربفت و زربفته) اسم مفعول ترکیبی است بقاعدهٔ فارسی متعلّق بمصدر بافتن و ماخذ مرادفات این را بجایش عرض کنیم (اردو) (۱) دیکھو باف کے تیسرے معنے (۲) کارگا ۔ دیکھو بفتری کے دوسرے معنے ۔

بقار بقول برهان بروزن هزار (۱) چوبی باشد که کفش دوزان مابین کفش و قالب گذارند و (۲) دروگران بوقت شگافتن چوب بر رخنهٔ آن نهند صاحب ناصری فرماید که همان معنی بغار است که مرقوم شد و همانا بغار که اکنون گویند تصحیف آنست صاحب جامع گوید که ظاهرا تصحیف بغاز است کما هو مؤلّف عرض کند که صاحب جامع که اهل زبانست سکندری خورد که این را تصحیف بغاز

دانست وازماخذ این خبر نداشت که صراحت آن بر
بغاز کرده ایم و نظر بر ماخذ این را مبدّل بغاز دانیم
پس لغتی که به تبدیل حروف موافق قیاس مبدّل
مستعمل شده آنرا تصحیف گفتن درست نباشد (اردو)
دیکھو بغاز کے پہلے اور دوسرے معنے۔

بغار بقول صاحب ہفت بکسر اوّل بازای ہوّز
آخره بمعنی بغاز که به رای مهمله گذشت۔ دیگر
کسی از محققین ذکر این نکرد **مؤلف** عرض کند که مبدّل
همان بغاز که بجای خودش گذشت و صراحت
ماخذ هم همدر آنجا مذکور و ذکر تبدیل غین معجمه
بفا هم همدر آنجا کرده ایم ولیکن تا آنکه سند
استعمال این پیش نشود این لغت مبدّله را تسلیم نکنیم
که همه محققین اهل زبان و معاصرین عجم سکوت ورزیده اند
(اردو) دیکھو بغاز کے پہلے اور دوسرے معنے اور (بغار)

(۲۷۴)

بفت مخفّف همان بافت که بجای خودش گذشت و اشاره این هم همدر آنجا مذکور که چگونه تخفیف
داده یافت چو بافت مخفّف بافته و بافته اسم مفعول بافتن و استعمال این بدون ترکیب با اسمی نمیشود چنانکه
زربفت (اردو) بُنا ہوا۔

بفتری بقول سروری بفتح با و تای قرشت و
سکون فا (۱) بمعنی همان بفت که بجایش گذشت
و آنرا (کفتری) هم گویند و آفراز هم (خسروانی
۵) کارگاه نطق را طبعش چو نساجی کند * لفظ
نسیج تار و معنی پود و کلکش بفتری * صاحبان
جهانگیری و رشیدی و ناصری و سراج هم ذکر آن
کرده اند صاحبان برهان و جامع و مؤید و غیاث
نیز بمعنی بالایی فرمایند که (۲) کارگاه جولاهی را نیز
گفته اند **مؤلف** عرض کند که اگر این را متعلق به
بفت دانیم لازم می آید که سه حرف آخره را زائد گیریم
و این خوش نمی نماید اگرچه ما بر لغت بفت آنرا اسم جامد فارسی
زبان دانسته ایم ولیکن درینجا نظر بر لغت (کفتری)
که بالا مذکور می توانیم قیاس کرد که اصل لغت همان
کفتری باشد و آن مرکب است از لفت کفت که

بکاف عربی مفتوح بمعنی شگاف و اسم مصدر کفتیدن
است که بجای خود می آید فارسیان رای مهمله
بروزیاده کردند که افاده معنی نسبت کند چنانکه
انگشت و انگشتر پس معنی لفظی کفتر منسوب بشگاف
وکنایه از شانهٔ جولاهگان که شگافها دارد و بزیادت
یای نسبت بروکارگاه را نام نهادند که منسوب بکفتر
است و بفتری مبدل آنست که کاف بموحده بدل
شود چنانکه کوشاسب و بوشاسب اندرین صورت
بفترا بمعنی اول محقق و انیم و جا دارد که فارسیان
مجرد بفت را که مبدل کفت است برای این آله شگاف
نام کرده باشند که کفت هم بمعنی شگاف می آید با بمعنی
معنی دوم اینک تحقیقی است و معنی اول بسبیل
مجاز که یکی از اجزای آن را هم موسوم کردند
به همان و اصل لغت بفتر را ترک کردند بنا
وقتی از ماخذ - (اردو) (۱) دیکھو بفت (۲) کارگاه
بقول آصفیه فارسی - اسم مذکر - جولاہوں کے کپڑا بننے کا گڑھا -

(الف) بفچ — (الف) بقول سروری بفتح با و سکون فا (۱) کف دهان و خیو که از دهان مردم وقت
(ب) بفچ — تکلم پاشیده شود - و بقول شمس فخری گوید که (۲) کسی را نام است که در وقت تکلم آب
از دهانش پاشیده شود شمس فخری ؎ شتک می رفت و آب از دیده می ریخت * چنانکه آب از
دهان وقت سخن بفچ * صاحب جهانگیری بر (ب) ذکر معنی اول کرده الف و معنی دومش را ترک
کرد (وله ؎) ستم راه عدم پرسان همی رفت * فروهشته زبیمش چون شتر بفچ * شتک می رفت و
آب از دیده می ریخت * چنانکه از دهان وقت سخن بفچ * صاحب رشیدی ذکر (ب) بمعنی اول
می کند و بذکر معنی دوم گوید که آنانکه معنی دوم را درست دانند در مصرع دوم سند اول لفظ آب را
حذف کنند و فرماید که این اصح است از جهة روایت شعر فخری بمؤلف نقائص الفنون نیز [illegible]
معنی آورده اما مشهور و مسطور در فرهنگها معنی اول است بنا بر آن در جهانگیری مصرع فخری را چنانکه

خوانم به یکی نظیر فخری بر معنی ثانی است که مؤلّف نفائس آورده (انتهی) صاحب برهان بذکر (الف)
و بذیل آن ذکر (ب) کرده به تصدیق هر دو معنی بالا گوید که (۳) دهانی را هم نامند که دائما آب از آن
ریزد و (۴) لب سطبر پیدا هم که از قهر و خشم فرو هشته باشد صاحب ناصری بذکر (ب) بر معنی اوّل و
چهارم قانع و صاحب جامع الکتفا بر معنی اوّل و دوم کرده الف و ب هر دو را صحیح داند۔ صاحب
مؤیّد بذکر الف بحوالۂ لسان الشعرا معنی اوّل را ذکر کند و نسبت معنی چهارم می فرماید که لب شتر
را نام است که از خشم فرو هشته باشد و بحوالۂ مؤیّد الفوائد (ب) را صحیح داند۔ خان آرزو در سراج
بذکر (ب) معنی اوّل را اصل داند و معنی دوم را مجاز آن۔ مؤلّف عرض کند که بی غوری محقّقین
است که یکی سند شمس فخری را برای (الف) آرد به نقل (الف) و دیگری از همان سند استناد
(ب) بنقلش می کند۔ و ستم این است که یکی از همان یک شعر بزیادت لفظ آب در مصرع ثانی
سند معنی دوم می گیرد و دیگری بحذف آن شاهد معنی اوّل قرار می دهد۔ به تحقیق ما نظر بر کثرت اقوال
محقّقین اصل لغت فارسی زبان به جیم فارسی است و آنانکه بجیم عربی آورده اند مبدّلش باشد چنانکه
کاچ و کاج۔ معاصرین عجم با ما اتّفاق کنند و گویند که در لغتی که جیم عربی و فارسی هر دو آمده لغتی را
اصل دانیم که بجیم فارسی است ما لا عرض میشود نسبت معنی که سند معنی اوّل و دوم همان یک شعر
اوّل شمس فخری است که بدون زیادت لفظ آب در مصرع ثانیش معنی اوّل راست و بزیادت لفظ
آب معنی دوم را و ذوق زبان اجازت نمی دهد که لفظ آب را حذف کنیم و در لفظ چنانکه باشباع کاف
آخره را دراز کشیم که مخل فصاحت و شایان کلام استاد سخن نیست پس ما این سند را متعلق به معنی
دوم دانیم و باتّفاق همان آنند و معنی اوّل را اصل و معنی دوم را مجازش خوانیم و کثرت اتّفاق محقّقین

الزبان بمعنی اوّل هم متقاضی همین است وبس۔ و معنی سوم را بدون سند استعمال تسلیم نکنیم که هم
محققین زباندان یعنی سروری و ناصری و جامع ترکش کرده اند وغیر از برهان دیگری از محققین
فارسی زبان ذکرش نکرد و حق آنست که همین ماخوذ است از معنی دوم و حقیقتهٔ هر دو یکی است
حالا عرض می شود نسبت معنی چهارم که شعر اوّل سند دوم (پیش کردهٔ جهانگیری) متعلق بدوست
اگرچه جهانگیری ذکر این معنی نکرد لیکن تنها سست است و گواهش چیست که باقی حال از معنی
سوم لبی مراد است که همچون شتر فروهشته باشد و آب از وی ریزد۔ که در انسانان هم هیچ خلقت
بنظر گذشت و ضرورت آن نیست که این را به خشم و قهر مخصوص دانیم چنانکه صاحب برهان نوشته
یا به بیم و ترس چنانکه شمس فخری در کلام خود آورده و ضرورت اینهم نیست که این قسم لب را مخصوص
به سطبری کنیم چنانکه قول برهان است و اینهم خوب نباشد که لب شتر را بدین اسم مخصوص کنیم چنانکه
صاحب مؤید برای تائید فضلا می کند که سند شمس فخری بداهتاً تردید آن می نماید و در کلامش وجود لفظ
شتر با لفظ بلنج متقاضی آنست که بلنج را مطلق دانیم برای حیوان مطلق۔ که حیوان ناطق هم در آن
داخل است و عجب نیست که مطبع نولکشور سطبر را شتر نقل کرده باشد که در دیگر نسخ قلمی مؤید ستبر به تای
فوقانی است و برای تحریف مطبع۔ زیادت نقطه ابیش نیست حاصل اینست که معنی چهارم را نظر بسند
استاد سخن تسلیم کنیم بدین تعریف که لب آویخته و فروهشته را نام است که آب از وی ریزد و مثل شتر (اردو)
(۱) وہ لعاب یا تھوک جو بعض انسانوں کے منہ سے تکلّم کے وقت اڑتا ہے۔ مذکّر (۲) وہ شخص جس کے
منہ سے تکلّم کے وقت لعاب یا تھوک اڑے۔ مذکّر۔ (۳) وہ منہ جس سے ہمیشہ لعاب بہتا ہو۔ مذکّر (۴)
وہ لب زیریں جو لٹکا ہوا ہو جس سے لعاب بہتا ہو۔ جیسے اونٹ کا ہونٹ۔ مذکّر۔

بغنجم بقول سروری بفا و خا بروزن شبنم (۱) بمعنی بسیار (منجیک ؎) بدان ماند بنفشه بر لب جوی *
که بر آتش نهی گوگرد بغنجم * (کمال اسمعیل ؎) گه مناظره با کوه اگر سخن رانی * ز اعتراض تو بغنجم شود
معید صدا * و (۲) ازاری باشد که نثار چینان بر چه ها بندند تا نثار بدان از هوا یابند (عنصری ؎)
بسکه از گرد کردن بغنجم * نه شکر چید هیچکس نه درم * صاحبان جهانگیری و برهان و جامع و هفت ذکر
هر دو معنی کرده اند. صاحب رشیدی بذکر معنی اول می فرماید که بمعنی دوم فغنجم است نه بغنجم و بای بغنجم
زائد است و ایشان از اصل کلمه پنداشته اند. صاحب ناصری بذکر هر دو معنی گوید که در شعر حکیم عنصری
(که بالا مذکور شد) فغنجم بتحقیق بحذف بای زائد است و فرماید که بعضی بتاء قرشت تغنجم نیز گفته اند که
تصحیف است و افصح پغنجم ببای فارسی است. خان آرزو در سراج بذکر هر دو معنی بحوالهٔ شمسی گوید که سند
عنصری (که بالا مذکور شد) برای معنی اول مناسب است و دلالت بر معنی ثانی ندارد و خیال خود ظاهر
می کند که این سهو قوسی باشد چه با وجود آوردن فغنجم بدون بای تازی بمعنی مذکور بغنجم را درین باب
آوردن خطاست و نیز میتوان گفت که فغنجم و بغنجم را که بمعنی نثار چین گفته اند سند آن همین شعر
عنصری است و در آن معنی بسیار که از شعر منجیک غیر آن درست نمی شود بی تکلف راست می آید
پس اگر برای معنی نثار چین دیگر شعر استادی پیدا شود می تواند شد و الا احتیاج گفتن این معنی نیست
و شعر شمس فخری که در سند لفظ (فغنجم) آورده اند هرگز سند نمی تواند شد. چه آنکه او در ذیل لغت نویسان
است. پس شعر خودش چطور درست شود (الخ) و هم او بذیل پغنجم (بای فارسی) می فرماید که آنکه
بفوقانی خوانده اند تصحیف است و هم او بر (فغنجم - بفا) می نویسد که بتحقیق چادری که بهم کنند تا میوه
و نثار بر زمین نه افتد و فرماید که تخصیص بچادر نثار چینان خطاست نیز فرماید که پغنجم که ببای فارسی

بفا بدل شده تفخم شد مؤلف عرض کند که شک نیست که تخم به بای فارسی اصل است و قول ناصری که
از اهل زبانست اعتبار را شاید و تخم که بفا می آید مبدل آن چنانکه سپید و سفید و آنچه بفوقانی می آید
البته محل نظر است که تبدیل بای فارسی یا فا با فوقانی بنظر نیامده ولیکن نظر باعتماد محققین که فکر
تخم هم بجایش کرده اند توانیم قیاس کرد که بای فارسی بدل شد بموحده چنانکه پتیاره و بتیاره و پیا
ازان موحده بدل شد به فوقانی چنانکه بکوب و تکوب و تکوت وجادارد که همین لغت تخم را مثل تبدیل
بای فارسی به فوقانی گیریم باری حاصل پخم به بای فارسی اسم جامد فارسی زبانست و تخم و تخم مبدل لیکن
مبدل گفتنش خوشتر ازانست که تصحیف نام نهیم عرض تصحیف چیست انگونیم که تخم به فوقانی هم اسم
جامد است و بس بالجمله موحده در لغت بتخم زائد است و هر دو معنی این را باعتبار صاحبان برهان
و جامع و ناصری تسلیم کنیم و شمس فخری هم اهل زبانست که خان آرزو ذکر قولش کرده ولیکن قول خان
آرزو را تسلیم نه کنیم که (اگر صاحب زبانی محقق زبان خود باشد سند اشعار او بنگارش نمی خود و) این
کلیه ایست که برای محققین هند نژاد قائم کرده اند یعنی اگر محقق هند نژاد تعریف لفظی بدون
حواله محقق معتبر نه کند و بسند آن کلام خود پیش کند در خور اعتبار نباشد چرا که او صاحب زبان
نیست و اشعار او برای تحقیق لغت فارسی زبان مستند نمیتوان شد مثلاً خان آرزو که صاحب
سراج اللغت است اگر در تعریف لغت فارسی زبان بدون حواله لغات معتبره از کلام خود سند آرد
اعتبار را نشاید بر خلاف آن محققین صاحب زبان مثل سروری و ناصری و جامع و شمس فخری هیچا
که در تحقیق زبان خود از محاوره زبان و کلام خویش که عین محاوره را ماند تمثیل پیش کنند آنچه صاحب
ناصری از برای لغت (تخم بدون موحده) کلام عنصری را که بالا ذکر شده سند می گیرد و سکندری می خورد

اگر در مصرع اوّلش موحّده را بمعنی سببیت گیریم باید که بر مصدر (کردن) که ما قبل آنست یای وحدت یا شین ضمیر زائد کنیم والّا معنی شعر خبط می شود و باقی نمی ماند و مجرّد اضافت مصدر (کردن) خلاف قواعد است واگر از اضافت کار نگیریم وزن شعر درست نمی شود حاصل این ست که محقق زباندان بر معنی شعر غور نکرد و ورنه مرتکب خطای فاش نمی شد فتأمّل (اردو) (۱) بهت (۲) وه جهولنا جو فقرا لانبے بانس پر قائم کرکے بالاخانوں یا فیل نشینوں سے اسکے ذریعہ سے بھیک مانگتے ہیں۔ اور شئے معطیہ کو اسی جھولنے کے ذریعے سے حاصل کرتے ہیں۔ مذکر۔ دکن میں اسکو بھیک کی چھتری کہتے ہیں یہ اس بنیاد پر ہے کہ فقرا اس جھولنے کو چھتری کے مشابہ بناتے ہیں اور پھر اسکو الٹ کر اسکے نیچے ایک طویل بانس قائم کرتے ہیں۔

بفدا کردن مصدر اصطلاحی - بهار گوید که مرادف فدا کر بباید. صاحب آنند نقل نگارش و سند هر دو از میر خسرو (ست) من برضای خویشتن جان بفدای می کنم چه منّت تست گر دهی تن برضای چون منی چه مؤلف عرض کند که (جان فدا کردن) و بزیادت موحّده اوّل (جان بفدای کسی کردن) هر دو یکی است بهار در نقل شعر غلطی لفظی کرد یعنی تو را نی نوشته با ستناد شعر عوض (جان بفدای کسی کردن) را (بفدا کردن) قائم کرد ذوق محاوره نداشت و مصدر غلط نگاشت و آنچه این مصدر را مرادف فدا گوید هم غلطی او ست (اردو) فدا کرنا۔ نثار کرنا۔

بقرباش بقول شمس بفتح یکم و دوم (۱) مجنی زدن و (۲) بقول بعض آلتی است بچه بغ کشیدن مؤلف عرض کند که محققین فارس زبان و معاصرین عجم از این لغت ساکت و معنی اوّل که مصدریست صحیح مناسبت بالفظ ندارد

ومعنی دوم بیان کرده اش لغو محض - بفرا بمعانی خودش گذشت و فرتاش بدون موحّده در فارسی زبان بمعنی وجودمی آید که مقابل عدم است - جز این نباشد که همان (بغرقاش) که به غین معجمه عوض فا بمعنی دوم گذشت بتصرّف کاتب (بفرتاش) قائم شد و بعضی آنرا هم عوض قاف به فوقانی نوشته اند وما همه را اینجا بدون سند استعمال آنرا تسلیم نکرده ایم و در سینجا این قدر کافی است که معنی اوّل لغو است ومعنی دوم بدون سند استعمال اعتبار را نشاید که محقق بی تحقیق اعتباری ندارد (اردو) (۱) ناقابل ترجمہ لغو (۲) دیکھو بغرقاش -

بفرزندی برداشتن (مصدر اصطلاحی) بقول بہار به پسر خواندگی گرفتن (صائب ؎) چرخ آنروز که گهواره زینیم بر داشت ❊ پدر عشق بفرزندی خویشم برداشت ❊ (عرفی ؎) در کارگه عدل تو از بس هنر آموخت ❊ عدل تو بفرزندی برداشت ستم را ❊ صاحب اننداندنقل نگار بہار مؤلف عرض کند که همان که بدل بر داشتن بفرزندی گذشت (اردو) دیکھو برداشتن بفرزندی -

بفرک همان بآتن که بجایش گذشت وبقول محیط لغت فارسی بآتن همین بفرک است باشاره این هند را انجا کرده ایم محققین فارسی زبان این را ترک کرده اند وغیر صاحب محیط (بذیل موز) دیگر ذکر این نکرده وبقول خزینه در ترکی هم این را موز گویند واکثر اهل لغت (باینداسنه متعدده) فارسی این را ترک کرده اند (چنانکه صاحب خزینه ونفائس) وبعربی زبان طلح وموز هردو آمده ومحققین لغات اردو یعنی صاحب نفائس وفرهنگ آصفیه کیلا را لغت زبان هندی دانند وصاحب منتخب که محقق لغات عرب در زبان فارسی است در ترجمهٔ موز ذکر کیلا می کند وصاحب برهان برکیله صراحت می فرماید که اسم موز است در هندی وصاحب برهان موز را لغت فارسی دانسته

صاحب ناصری ذکر موز کردہ گوید کہ کیلہ را نام است و صراحت کند کہ موز لغت عرب و انہم صراحت
می فرماید کہ این میوۂ ہند است و خان آرزو برموز بحوالۂ قوسی گوید کہ چون میوہ مذکور در مصر و یمن
و ہند می شود و در ایران و توران نمیشود بنا بر علیہ فارسی نباشد۔ نیز گوید کہ بعضی موز را عربی دانسته
و صاحب محیط بر موز بذکر بفرک گوید کہ در ایران ہم اندکی یافتہ می شود و بر حاشیۂ کتاب باشارۂ
نسخہ بفرک را بہ نون عوض موحّدۂ اوّل و طای حطّی عوض فا نطرک نوشتہ و ناطر در عربی بقول
باغبان را نام است و صاحب انند نسبت نطر گوید کہ لغت عرب بمعنی باغبان [illegible] نتیجہ
اینہمہ جگر کاوی آنست کہ اسم موز در فارسی زبان متحقق نشد و ہیچ سراغ بفرک [illegible] کتب لغات
فرس یافتہ نمیشود و محققین فارسی زبان نطرک را ہم ترک کردہ اند و [illegible] اگر
بر اعتماد صاحب محیط کہ محقق مفردات طب و پابند لغات است غیر اہم [illegible] دانیم
توانیم قیاس کرد کہ مفرس است کہ فارسیان بر لغت نطر عربی کاف زائد (چنانکہ [illegible])
یا کاف تصغیر (چنانکہ مردک) زیادہ کردہ باشند و معنی لفظی این باغبانی کوچک۔ و کنایہ از موز کہ
آنانکہ در خانۂ خود خانہ باغ ندارند یک دو درخت موز را قائم کنند نظر بسہولت کاشت واللہ
اعلم بحقیقۃ الحال اگرچہ بسیاری ازین بیان بار دیف ہای آئندہ تعلّق می داشت ولیکن
ذکر آن ہمہ رینجا برای تحقیق این لغت پسندیدیم (اردو) دیکھو بان۔

بفرمان بودن مصدر اصطلاحی۔ بقول بحر مطیع بودن۔ مؤلف عرض کند کہ موافق قیاس است و معاصرین عجم بر زبان دارند (اردو) فرمانبرداری کرنا (دیکھو بردن فرمان)

بفرمان رفتن مصدر اصطلاحی۔ اطاعت کردن و مطیع بودن مرادف مصدر گذشتہ

(انوری ب) در تماشا گاہ نقش ازلی ترتیب حسن ✽ با در فرمان روائی ہم بفرمان می رود ✽ (اردو) دیکھو بردن فرمان۔

بفرمان گردیدن | مصدر اصطلاحی۔ مرادف مصدر گذشتہ (صائب ب) سلیمان وار گر سازی ہوا از زیر دست خود ✽ نگین چون حلقۂ خاتم بفرمان تو می گردد ✽ (اردو) دیکھو بردن فرمان۔

(الف) **بفروخت آمدن** | مصادر اصطلاحی

(ب) **بفروش رفتن** | صاحب بحر ہر دو را بمعنی فروختہ شدن آوردہ۔ صاحب روزنامچہ الٰہ باد سفرنامہ ناصر الدین شاہ قاچار (بفروش رفت) را بمعنی فروختہ شد نوشتہ کہ ماضی مطلق (ب) و حالا بزبان معاصرین عجم است و الف متروک (اردو) الف و ب۔ بکنا۔ بقول آصفیہ فروخت ہونا (بک جانا) بقولہ فروخت ہو جانا۔

(الف) **بفریاد آمدن** | مصادر اصطلاحی

(ب) **بفریاد آوردن** | الف بمعنی فریاد کردن است و ب متعدی آن ہر دو موافق قیاس (انوری الف ب) بفریاد آمدم اینجا بفریاد ✽ مگر شاہ جہان دادم دہد داد ✽ (صائب ب) بلند آوازہ ساز و شور عاشق عشق سرکش را ✽ بفریاد آورد مشتے تنک دریای آتش را ✽ (اردو) (الف) فریاد کرنا۔ بقول آصفیہ غل مچانا۔ شور کرنا۔ آہ و بکا کرنا۔ داد چاہنا۔ (ب) الف کا متعدی کسی کو شور اور بکا اور داد خواہی پر آمادہ کرنا۔

(الف) **بفریاد خود رسیدن** | مصادر اصطلاحی

(ب) **بفریاد رسیدن** | خان آرزو در چراغ نسبت (الف) گوید کہ بداد خود رسیدن است (وحید ب) عاشق بداد خویش ز بیداد خود رسید ✽ از زندگی گذشت بفریاد خود رسید ✽ صاحب بحر نقل نگارش و صاحب انند بذکر (ب) فرماید کہ بداد رسیدن (ظہوری ب) کشادہ ہمت رندان بسر رسد روزی بفریاد م ✽ اگر در صحبت زہاد گاہے بندی گردم ✽ (صائب ج) ای کہ سازِ خلق

بفریاد من برس ۵۰ زان پیشتر که کار من از
کار بگذرد ۵۰ مؤلف عرض کند که (ب) کافی
بود و خان آرزو (الف) را برای تکمیل رسالهٔ
چراغ ہدایت قائم کرده و در دیباچه می نگارد که
لغاتی که در دیگر کتب نبود درین کتاب جمع کرده‌ایم
می‌پرسیم از و که لفظ آفور را در (الف) بچه خصوصیت
قائم کرده و خود هم داخل کسی باشد و اصل این
هر دو مصادر (بفریاد کسی رسیدن) است و بس
پس (ب) کافی بود و ضرورت نداشت که (الف) را
قائم کند (اردو) (الف) اپنی فریاد کو پہنچنا۔ (ب)
فریاد کو پہنچنا۔ بقول آصفیہ دادرسی کرنا۔ انصاف
کرنا۔ فریاد سننا۔ نیاؤ کرنا۔

مهمله یافته نشده مؤلف عرض کند که ضرورت نداشت
که این را در باب موحده قائم کند که موحده اول
زائد است و فرستید مضارع مصدر فرستن که بجایش
می آید و صاحب بحر عجم هم ذکرش کرده و این جمع
آنست الغیاث از صاحب غیاث که از مصدر
فرستن خبر ندارد و صاحب انند فریسند نقل نگاری
را بجا می آرد۔ فارسیان گویند که ۵۰ نقل نویس را
عقل نباشد ۵۰ حقیقت فرستادن و فرستن و فرستیدن
را بجایش عرض کنیم و درینجا همین قدر کافی است
که مضارع فرستن فرسد بود فارسیان برای سهولت
تلفظ بزیادت تحتانی قبل سین فریسد کردند۔
چنانکه بست را بیست (اردو) بھیجنا کا مضارع

بفریسند | صاحب غیاث گوید و صاحب انند بھیجے اور اسکی جمع بھیجیں۔
بدستانش می پیوندد که این لفظ غلط است و بفرستند
صحیح۔ چه مصدرش فرستادن است۔ پس
زیاده کردن یای تحتانی بعد رای مهمله وجهی ندارد

(الف) بفسان دادن تیغ و خنجر و مثال آن	مصادر	
(ب) بفسان کردن تیغ	"	اصطلاحی
(ج) بفسان کشیدن تیغ	"	بقول بحر

و مثالها که تحتانی فوقانی نبود درین لفظ از بهر... تیز کردن تیغ و مانند آن مؤلف عرض کند که موافق

یا خنجر وغیرہ کو پتھر چٹانا ۔ دیکھو بہ سنگ راندن ۔	قیاس است معاصرین عجم تسلیم می کنند (اردو) تلوار

بفش | بقول جہانگیری با اوّل مفتوح و ثانی زدہ بمعنی شکوہ و عظمت وکرّ و فر و فرماید کہ بوش ہم بہمین معنی آمدہ (حکیم سنائی ؎) پختہ او حسرت طلب گل شان ٭ سوختہ زاتش وفا دل شان ٭ باد بفشی برای حرمت فرع ٭ با عوام و بہانہ شان بر شرع (ولہ ؎) بدین باد بفش و سرورِیش گوئی ٭ سنائی نیم بوعلی سیم جوئی ٭ صاحب رشیدی گوید کہ بمعنی (اوش و بوش) یعنی کرّ و فر۔ صاحبان برہان و ناصری و جامع ذکر این کردہ اند ۔ خان آرزو در سراج چہ خوش تحقیقے کردہ می فرماید کہ ظاہر ا مبدّل بوش است و بر بوش می فرماید کہ بضمّ اوّل وکسر واو بمعنی تقدیر و ہستی و تحقیق خود ظاہر می کند کہ شین برای نسبت است و بمجاز برای تقدیر استعمال یافتہ و فرماید کہ بفتح اوّل و سکون دوم بمعنی کرّ و فر و خود نمائی **مؤلّف** عرض کند کہ ما بر (اوش و بوش) کہ بمعنی کرّ و فر گذشت صراحت کردہ ایم کہ آن مبدّل (ہوش و بوش) است و ہوش و بوش ہر دو بمعنی کرّ و فر اسم جامد فارسی زبان و حقیقت بوش ہمین قدر است کہ معنی حقیقی آن ہستی و قدرت داشتن و مجازش کرّ و فر مصدر باشیدن باشد بہ سبیل تبدیل و تحقیق کالمش بجای خودش کنیم و اصل لغت زیر تحقیق واو بدل شدہ بہ فا چنانکہ دام و فام پس این مبدّل بوش باشد و بس (اردو) دیکھو اوش و بوش ۔

بفکین | بقول برہان با کاف بر وزن قزوین بلغت زند و پازند کوشک و بالاخانہ صاحب جہانگیری در ملحقات بمعنی کوشک قانع صاحب ناصری ہم ذکر این کردہ **مؤلّف** عرض کند کہ کوشک بمعنی بنای بلند بجایش می آید و جز این نیست کہ این اسم جامد فارسی قدیم است و بس (اردو) بلند عمارت مؤنّث ۔ بالاخانہ ۔ دیکھو (بالاخانہ) ۔

بفلان چیز برداشتن مقوله - بهار گوید که ای برابر آن چیز پیداشت بر قیاس (بفرزندی برداشتن) (میرزا طاهر وحید ے) سوختم از هجر آن نامهربان یاور نداشت * بود گوئی درد سنگینم بکاهی بر نداشت * **مؤلف** عرض کند که (برداشتن بچیزی) بمعنی حقیقی چیزی را از چیزی دفع و دور کردن است و همین معنی حقیقی ازین شعر پیداست یعنی شاعر گوید که درد سنگینے مرا بود ولیکن یار ما بمقدار کاهی آن را دفع نکرد و هیچ همدردی ما نکرد - مخفی مباد که (برداشتن بفرزندی) هیچ تعلق از معنی حقیقی ندارد بلکه متعلق است بمعنی بست و هشتم برداشتن که مجاز نیست و ذکرش بجای خویش گذشت - حیف است از بهار که این مقوله را باستناد کلام طاهر وحید قائم کرد و اصلا بر معنی شعر غور نکرد - حق آنست که قیام این مقوله ضرورت نداشت و زحمت بیجا برداشت **(اردو)** نا قابل ترجمه -

بفلان گفته نرسی مقوله - بقول وارسته (یعنی این همه عظیم الشانی و بر کار خود سواری که فلانه که سرامد عصر است او را گفته بمن نرسی) (سعیدا اشرف ے) گدای نشئه جام تو نشئه های دگر * هزار بار بتاک گفته نرسی * صاحب بحر و بهار و وارسته را نقل نگار **مؤلف** عرض کند که وارسته بر محقق مصطلحات که مقوله تصنیف کرده است و بر معنی شعر غور نکرد شاعر خطاب بیار گوید که همه نشئه های عالم محتاج نشئه جام تو می باشد و تو بارها بتاک گفته که با نشئه جام برابر نشوی) هیچ درین شعر قابل بیان است لفظ (نرسی) که معنی طلب مضارع منفی و بمعنی لفظی اوست و مراد از آن برابر و مقابل نشوی، و صراحت این معنی مجازی بر مصدر (رسیدن) می آید - هیچ ضرورت نبود که این مقوله ازین شعر پیدا کنند و ضرورت نداشت که در ردیف موحده این را جا دهند **(اردو)** دیکھو بپیدان

بفم | بقول سروری بکسر با و فتح فا بمعنی (۱) دلتنگ و فرومانده صاحب جهانگیری باتفاق معنی بیان کرده سروری می فرماید که بالفتح و فَرَم نیز بهمین معنی می آید صاحب رشیدی همزبانش و بقول صاحب برهان بفتح اوّل و سکون ثانی بمعنی (۲) اندوه و دلگیری هم و فرماید که بفتح ثانی هم آمده و صاحبان ناصری و جامع همزبانش خان آرزو در سراج نقل نگار سروری و برهان در اعراب و معانی متفق صاحب محیط بر فَرَم گوید که دوائی است زنان برای تنگی فرج مستعمل دارند و او برخلاف آئین خود از صراحت مزید سکوت ورزید و نمی گوید که مال کدام زبان است و از خواص و طبیعتش هم ذکری نکرد و اسم آن در دیگر السنه هم ننوشت صاحب انند فَرَم و فرمته هر دو را بدین معنی لغت عرب گفته و صاحب برهان این را مرادف بَفَم بمعنی دوای مذکور هم لغت فارسی دانسته ذکرش بجای خودش کرد و صاحب منتخب بَرَم را بفتحتین لغت عرب گوید بمعنی ملال و دلتنگی و دانهٔ انگور که بسیار کوچک می باشد (الخ) مؤلف عرض کند که زنان هند و عجم همین دانهٔ قسم خاص انگور را می سایند و سفوف آن داخل فرج می کنند تا تنگی پیدا شود و از عمل قابضه پس معلوم شد که فارسیان از همین بَرَم عربی لغت فَرَم را بتبدیل موحّده بفا چنانکه زبان ورفان مفرس کردند و بهر دو معنی یعنی دلتنگی و دوای مذکور استعمال کردند و معنی اوّل حقیقی و معنی آخر مجاز آن و شک نیست که لغت زیر تحقیق هم مبدّل بَرَم عربی است که فارسیان رای مهمله را بدل کردند بفا اگرچه این قسم تبدیل پیش ازین از نظر ما نگذشت ولیکن عیبی ندارد که همین یک لغت را سند آن قسم تبدیل گیریم و فَرَم که می آید بالضم هیچ تعلّق ندارد و تصفیهٔ اختلافات اعراب بوجه آنکه سند استعمال پیش نشد جز این نیست که باعتبار صاحبان ناصری و جامع و سروری که از اهل زبانند اعراب بیان کردهٔ شان را صحیح پنداریم و باعتبار ماخذ بفتحتین باشد که اصلش (بَرَم) است این است تحقیق ما این جا

ست کہ خان آرزو از ماخذش سکوت ورزیدہ و بر قرم می فرماید کہ از صراح وغیرہ بدین معنی عربی معلوم می شود
از برم عربی خبر ندارد و عجبی نیست کہ عربان ہم برم را بسبیل تبدیل قرم کردہ باشند۔ (اردو) (۱) حاجت
تک آیا ہوا۔ بتنگ (۲) اندوہ بقول آصفیہ فارسی۔ اسم مذکر غم۔ الم۔ رنج۔ فکر۔ تردد۔ تشویش مصیبت

بفنج | بقول سروری بفا و نون بوزن شنج ماری کہ در باغہا باشد و گزندنہ رساند۔ (شمس فخری ؎)
عا و مدح ادرا ورد خود ساز * کہ افعی باتو باشد کم ز بفنج * صاحب برہان فرماید کہ نوعی از مار است و
ری ہم گزند بمردم نرساند صاحبان ناصری و جامع ہمزبانش خان آرزو در سراج بحوالۂ طوسی با معنی
بیان کردۂ سروری متفق و گوید کہ در جہانگیری یتغنج بہ فتح تحتانی و سکون غین و فوقانی مفتوح و جیم
بدون نون یتغج ہم می آید مؤلف عرض کند کہ این ہر سہ لغت را با عربی و ترکی ہیچ تعلق نمی نماید
ظاہرا لغت فارسی قدیم معلوم می شود کہ معاصرین عجم ہم بر زبان ندارند و این قسم ماررا مید انند
باقی حال لغت اوّل اصل باشد و دوم مخفّف آن بحذف نون چنانکہ ایشان و ایشا و لغت
سوم بحث ہم مبدّل و مخفّف کہ از لغت اوّل تحتانی بدل شد بہ موحّدہ چنانکہ بالیوس و بالبوس و
غین معجمہ بدل شد بفا چنانکہ غلیو و فلیو و فوقانی را حذف کردند چنانکہ راست و راس و آنچہ بعض
صاحبان تحقیق قسم مار و خنفش را جدا می کنند تسامح شان می نماید۔ یعنی این ہمان قسم
است کہ گزند نمی رساند مخفی مباد کہ (فنج) ہم بہ ہمین معنی می آید و آن مخفّف این باشد بحذف
موحّدہ (اردو) بفنج سانپ کی ایک قسم ہے جو باغوں میں رہتا ہے اور بے ضرر ہے۔ مذکر۔

موحّدہ با قاف

بق | بقول غیاث بالفتح و تشدید قاف بمعنی پشّہ و فرماید کہ در فارسی بضرورت نظم بہ تخفیف مستعمل

صاحب انند نقل نگارش۔ صاحب منتخب که محقق عربی زبانست ذکراین کرده **مؤلّف** عرض کند که ما
این را به تخفیف مفروس دانیم (انوری ؎) گهی ذلیل کند قوم فیل را از طیر ÷ گهی هلاکت نمرود را گمارد
بق ÷ (اردو) پشّه بقول آصفیه فارسی۔ اسم مذکر۔ مچهّر۔ ڈانس۔

بقّال بقول خان آرزو در چراغ هدایت بمعنی فروشندهٔ غلّه چنانکه در هندوستان شهرت دارد
و فرماید که بعضے گویند که بدین‌معنی بدال است و فارسیان کسی را گویند که میوه و انار و به کردگان و پنیر فروشد
(وحید ؎) چگویم ز بقّال صاحب جمال ÷ ازان خط سبز و ازان رنگ لال ÷ اسیران براطراف فرش
از شهر دوده ÷ نمد پوش گرد کلفت چو به ÷ ازان بی مروّت دل پر کله ÷ چو انگور شد خوشهٔ آمله ÷ ز
مژگان شوخش دل مرد پیر ÷ ز سوراخ غربال همچون پنیر ÷ و بالآخر می فرماید که از مثنوی مولوی معنوی
بمعنی عطّار معلوم می شود و اهل کشمیر شخصے را که سود و سودا کند استعمال کنند (انتهی) زلّه بردارش بهار نقل
عبارت سراج المحقّقین کرده بدین صراحت مزید که بدّال را لغت صحیح داند و برای سند بیان آخرین
سراج المحقّقین نقل کلام مولوی معنوی می فرماید (؎) بود بقّالی وا ورا طوطی ÷ خوشنوا و سبز و گویا طوطی ÷
صاحب انند به نقل عبارت بهار این را لغت عربی گوید و صاحب شمس گوید که تره و دانه فروش و عامه
تره فروش را گویند۔ صاحب منتخب فرماید که لغت عرب است بالفتح و تشدید قاف بمعنی تره فروش
و عام غلّه فروش **مؤلّف** عرض کند که فارسیان لغت عرب را استعمال کرده اند همان معانی لغوی
و تصرّفی دران نکرده اند و از غلّه فروشی انکار نمی کنند و هر دو سند وحید و مولوی معنوی هم این لغت را
مخصوص نمی کند با میوه فروشی و خطای خان آرزوست که بر بعض اشعار غور نکرده و معنی بدون سند
تصرّف فرمود و جز این نیست که قلّت معلومات اوست معاصرین عجم هم بقّال را بر زبان دارند و میوه

فروش را بقّال نمی گویند ۔ نمی دانیم که خان آرزو برای زینت چراغ ہدایت به تطویل تعریف حقیقت جویان را چرا بظلمات می برد (اردو) بقّال بقول آصفیه ۔ عربی ۔ اسم مذکّر ۔ لغوی معنے کنجڑا ۔ اصطلاحی معنے ۔ مودی ۔ بنیا ۔ پرچونیا ۔

(الف) **بقالب ریختن** مصادر اصطلاحی ۔ صاحب

(ب) **بقالب زدن** بحر نسبت (الف) گوید که بمعنی مہیّا کردن است و نسبت (ب) فرماید که مرادف برقالب زدن مؤلّف عرض کند که ما بر (برقالب زدن) صراحت کافی کرده ایم که اعادهٔ آن درینجا طول کلام است (اردو) دیکھو برقالب ریختن

بقاول بقول انند بحوالهٔ فرہنگ فرنگستان فارسی است بفتح اوّل و چہارم که بکاول را گویند یعنی داروغهٔ مطبخ مؤلّف عرض کند که معاصر عجم بر زبان ندارند و محقّقین فارسی زبان ساکت و بکاول بجایش می آید و نسبت آن درینجا ہمین قدر کافی است که آن لغت ترکی زبان است و بقول صاحب غنات ترکی بمعنی چاشنی گیر که ہمان داروغهٔ مطبخ ہا اسم اصطلاحی است اگر سند استعمال

این بقاف عوض کاف پیش شود توانیم گفت که مبدّل بکاول است و مفرّس که کاف بقاف بدل می شود چنانکه گذشت (اردو) دیکھیے بکاول

بقائم ریختن مصدر اصطلاحی ۔ بقول وارسته (۱) جنگ ناکرده عاجز آمدن و فرماید که اصطلاح شطرنج بازان (۲) بازی حریف و مہرہا وا زراه عجز مہرہا از دست ریختن و گفتن که بازی قائم است چه دران وقت گویند " فلانی بقائم ریخت " و فرماید که تہوری در رسالهٔ خوان خلیل در صفت بازی گنجفه گوید (ے) چون بہ پیش بازی انگیزد بہ صفت بر وار بقائمی ریزد ٭ بہار نقل وارسته بر داشته برای معنی اوّل اسناد ذیل پیش کرده (نظامی ے) تا بوارگی در خراسان گریخته ٭ اوزان قائم وی ابنا برنخیت ٭ (وله ے) بجهر شنا انتخیان انتخیانیان

بقائم رنجیت لیلی با جمالش چه عجب است از هجر کاو
هم به نقل وارسته اکتفا فرموده. صاحبان انند و
غیاث نقل نگار بهار مؤلف عرض کند که همه
محققین بالا از بازی شطرنج خبر ندارند از ینجاست
که در تعریف این صراحت کافی نکرده اند. مخفی مباد
که در بازی شطرنج یکی مات است و دیگرے برد و
سومش قائم. مات لغت عرب است ماضی مطلق
از مصدر موت بمعنی بمرد و در اصطلاح شطرنج
بازان ختم بازی به حکومت. فارسیان این را بزبان
خود برد گویند که مخفف (بازی برد) است یعنی
کامیاب شد ولیکن خبر ندارند که برد مثل مات فتح
حاکمانه نیست بلکه چیزی است که صراحتش بجایش
کرده ایم که بازی شطرنج بقواعدش ناقابل بازیدن
می‌شود و هم این را گویند "بازی برابر شد" و سوم
قائم و این حالتی را نامند که چون زید شاه مقابل را
شاه دهد (شاه دادن را کشت دادن هم گویند) و
شاه برای نقل مقام صرف یک خانه دارد و زید آن

نقل مقام می‌کند و کشت را دفع می‌سازد. ولیکن
زید باز او را کشت می‌دهد و شاه بدفع کشت بخانهٔ
اولین می‌آید که غیر آن خانهٔ دیگری برای نقل
مقام ندارد. و پس ازان زید باز کشت می‌دهد
و شاه همچنان بخانهٔ خالی می‌آید تا آنکه سلسلهٔ
این کشت منقطع نمی‌شود الی یوم القیامة. اگرچه
زید اختیار دارد که ازین کشت دادن باز آید و
مهرهٔ دیگر را ببازد ولیکن هرگاه بازی او به نسبت
مقابل ضعیف باشد این کشت را نمی‌گذارد و
غنیمت پندارد. پس مقابل آن مهره‌های بیکار
را که در دست می‌دارد می‌ریزد و می‌گوید که بازی
قائم شد یعنی بدون جنگ با و هزیمت روی نمود
همین را فارسیان (بقائم رنجیت) گویند و (بازی
قائم) هم. و مراد از (بازی قائم) همین است که از
طرز عمل که بالا ذکر شد یعنی از کشت زید و نقل
مقام شاه بازی ختم نمی‌شود و قائم می‌باشد الی
یوم القیامة. همین قدر است حقیقت معنی

دوم و معنی اوّل مجازآن در جنگ (اردو) (۱) لڑائی نہ کر کے عاجز آنا اور صلح کر لینا (۲) شطرنج	میں بازی قائم ہونا یعنی بغیر مات کے بازی ختم ہونا۔ افسوس ہے کہ صاحب آصفیہ نے (بازی قائم) یا (بازی قائم ہونا) کو ترک فرمایا ہے

بق بق صاحب انند بذیل بق می فرماید کہ بسیار بق بق کردن۔ محققین فارسی زبان ازین ساکت۔ **مؤلف** عرض کند کہ انوری در قصائد استعمال این کردہ است (ے) صفت کفر بشعر از تو درا فزود چنانکہ بق بق از فاضلی وطنطنہ از خاقانی ؛ مخفی مباد کہ بخ بخ بہ خای معجمہ کلمۂ تحسین ولغت عرب است کہ بجای خروش گذشت وآں را ہیچ تعلق با این نیست وبعض محققین اردو بک بک رابمعنی ہرزہ سرائی آوردہ می فرمایند کہ اصل این در عربی (بق بق) است ودر فارسی کاوکاو وصاحب برہان (کاوکاو) رابمعنی تجسس وتفتیش آوردہ وصاحب محیط در عربی زبان بق رابمعنی زیادہ گفتن نوشتہ وصاحب سراج بق را بہ تشدید بمعنی بسیار گو آوردہ۔ پس جز این نیست کہ فارسیان ہمین لغت عرب راکہ بمعنی عام است برای بیہودہ گوئی خاص کردہ اند بہ صورت مفرس توانیم گفت (اردو) بک بک بقول آصفیہ ہندی اسم۔ مؤنث۔ بکواس۔ ہرزہ سرائی۔ زٹڑ۔ بڑبڑ۔ جھک۔ آپ ہی نے فرمایا ہے کہ عربی میں بق بق۔ فارسی میں کاوکاو۔ مگر ہماری تحقیق میں بک بک کا ترجمہ عربی میں بق بق اور فارسی میں کاوکاو نہیں ہے جیسا کہ اوپر بیان ہوا۔

بقتدو بقول رہنما بحوالۂ سفرنامۂ ناصرالدین شاہ قاچار پیروی کردن **مؤلف** عرض کند کہ طرز بیان محقق گمنام در غلط انداز ومقصودش غیر از پیروی نباشد کہ حاصل بالمصدر است معلوم می شود کہ معاصرین عجم از اقتدا ء عربی این را مفرس کردہ اند بحذف الف وزیادت موحدہ در اوّلش و تبدیل الف آخر بواو چنانکہ تاغ و توغ (اردو) پیروی۔ دیکھو اقتدا۔

بقچیہ | بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ لغت فارسی است بالضّم بمعنی بستہ خورد و صاحب سرواراصل این را معرب بوغچہ ترکی گفتہ بمعنی پلوندہ مؤلّف عرض کند کہ جز این نیست کہ بمبدل بغچہ باشد کہ بجایش گذشت و صراحت کافی ہمدر انجا کردہ ایم غین معجمہ بدل شد بقاف چنانکہ آروغ و آروق (اردو) دیکھو بغچہ

بقدر مال باشد سرگرانی | مثل - صاحبان خزینہ و امثال فارسی ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلّف عرض کند کہ مقولہ ایست فارسیان این را بحق مالداران استعمال می کنند. مقصد اینست کہ مالداران سرگرانی دارند و مفلسان آسانی و ہمین مقصود صراحت این ہم می کند کہ سرگرانی مالداران بہ انداز مال است یعنی اغنیا را بسیار سرگرانی است و متوسطین را متوسط (اردو) دکن میں کہتے ہیں '' جیسے دولت ویسی مصیبت '' یہ قریب قریب اسی فارسی مقولہ کا ترجمہ ہے بعض اہل دکن کہتے ہیں '' جیسا مال ویسا جنجال ''

بقدر یک سنگ | اصطلاح - بقول صاحب وزنامہ بحوالۂ سفرنامۂ ناصر الدین شاہ قاچار - بمقدار گردش آسیا مؤلّف عرض کند کہ جز این نیست کہ سنگ را بمعنی آسیا استعمال کردہ اند و مجرّد سنگ بمعنی آسیا از نظر ما نگذشت صراحت کامل سنگ بجایش می آید (اردو) بمقدار چکّی کی گردش کے

بقراط | بقول ملحقات برہان نام طبیبی است کامل و ماہر و حاذق صاحب غیاث گوید کہ بالفتح باشد - صاحب انند می فرماید کہ حکیمی بود دہریہ انیس و جلیس سکندر و عالم را قدیم می گفت و مخلوق نمی دانست و برخلاف عادت خود صراحت نکرد کہ این لغت کدام زبان است - صاحب مؤیّد این را بذیل لغات عرب جا دادہ - فارسیان در کلام خود استعمال این کردہ اند (انوری) مشابہ بقراط قضا یک حرکت یافت ؛ شریان حسود تو و شریان بقرا ؛ صاحب فرہنگ آصفیہ کہ محقق زبان اردو ست این را لغت یونانی گوید (اردو) بقراط بقول آصفیہ - یونانی - اسم مذکر (صحیح بفتح موحّدہ) اور

زبان زد خاص و عام بضم موحدہ) جس شخص نے فن طب سے بخل اٹھا کر اسے عام کر دیا یہی بقراط طبیب ہے۔ آپ فرماتے ہیں کہ اس کے زمانہ کی نسبت اختلاف ہے۔ روضۃ الصفا والا لکھتا ہے کہ بقراط اور ذی مقراطیس یہ دونوں بہمن و اسفندیار کے زمانہ میں تھے۔ دیگر مورخ بیان کرتے ہیں کہ بقراط سکندر رومی سے سو برس پہلے گزرا ہے تاریخ الحکما والے نے ارسطاطالیس کے بعد اس کا ذکر کر کے لکھا ہے کہ بقراط بن رافیس اسقلینوس ثانی کے شاگردوں میں اور ان کی اولاد میں ہے جس شخص نے اوّل فن طب وضع کر کے اپنی اولاد کو وصیت کی کہ غیروں اور پردیسیوں کو یہ علم ہرگز ہرگز نہ سکھانا تاکہ ہمارے خاندان کی بات بنی رہے وہ یہی اسقلینوس تھا۔ اس حکیم کی رائے اس فن میں صرف تجربہ پر موقوف تھی اس کے بعد حکیم نوس نے تجربہ کو خطا سمجھ کر اس میں قیاس کو شامل کیا ۱۱۷ سال تک اطبا نے اس کی پیروی کی جب برمانیدس طبیب کا زمانہ آیا تو اس نے تجربہ میں خطا ثابت کر کے تنہا قیاس پر عمل شروع کیا جب یہ مر گیا تو اس کے شاگردوں میں اختلاف رائے ہوا بعض نے تجربہ کو پسند اور قیاس کو خارج کیا بعض نے تجربہ اور قیاس دونوں کو باطل سمجھا اور کہا کہ طب حیلوں کا نام ہے۔ چنانچہ افلاطون کے زمانہ تک یہی حال رہا۔ مگر جب بقراط نے تجربہ اور قیاس کو بچشم غور دیکھ کر اس امر کا تصفیہ کیا تو دونوں کو لازم و ملزوم پایا۔ اور کہا کہ تجربہ قیاس کے بغیر خطرناک ہے۔ اور قیاس تجربہ بغیر مستلزم ہلاکت۔ غرض اس نے لازمی طور پر قیاس کو شامل تجربہ کر دیا اور ان تینوں طبیبوں کی کتابوں کو جلا دینے کا حکم دیا۔ ہاں متقدمین کی وہ کتابیں جو تجربہ اور قیاس پر مبنی تھیں انہیں برابر جاری اور قابل اعتماد رکھا۔ بلکہ جب اسقلینوس اور اس کے شاگرد جو اس مسئلہ میں بقراط کے مخالف تھے اس دنیا سے چل بسے تو اس نے طبابت کا

اجلاس فرمایا اس کے وقت میں صنعت طب نے بڑا زور پکڑا۔ جب وقت اس نے دیکھا کہ پردیسیوں
اور بیگانوں کی خیانت کے سبب اس فن میں نقصان اور ضعف آتا چلا ہے تو تمام مسائل طبی کو کتابی
طور پر جمع کرکے پردیسیوں ـ اجنبیوں اور عام لوگوں کو اجازت دیدی اور اولاد کو وصیت کردی کہ
اصحاب ذکا و فطانت سے ہرگز ہرگز اس فن کے بتانے میں دریغ و مضائقہ نہ کرنا چنانچہ بقراط
کی اسی رائے صائب و فکر جمیل کی برکت سے یہ شریف فن خلق اللہ میں پھیل گیا۔ بقراط حکیم کم
رفتار۔ کم خواب۔ کم گو اور اکثر روزہ دار تھا۔ ہر وقت سر جھکائے رکھتا اور بے سوچے کوئی بات نہ
کہتا۔ ۹۵ برس زندہ رہا۔ سولہ برس تحصیل علم میں ۷۹ سال تصنیف و تدریس و عبادات
الٰہی میں صرف کئے۔ اس حکیم نے پانچ فقروں میں ساری طب ختم کردی۔ چنانچہ وہ کہتا ہے کہ
اگر مادہ فاسد سر میں ہو تو غرغرہ کرائیں اور جو معدہ میں ہو تو قے۔ علیٰ ہذا اگر خاص معدے کے نیچے ہو تو
مسہل دیں اور جو جلد میں ہو تو عرق یعنی پسینہ لیں اور عروق یعنی رگوں میں پایا جائے تو فصد کھلوائیں
اسی کا قول ہے کہ چار چیزیں فوراً باصرہ کو نقصان پہنچاتی ہیں۔ گرم کھانا کھانا۔ جلتا پانی سر
پر ڈالنا۔ سورج کو تکتے رہنا۔ دشمن کی جانب نظر کرنا۔ یہی کہتا ہے کہ تین چیزیں آدمی کو دبلا
کرتی ہیں۔ نہار منہ پانی پینا۔ سخت زمین پر سونا۔ پکار پکار بہت بولنا۔ اسی کا قول ہے۔ چار
چیزوں سے بدن خراب ہوتا ہے۔ نہار منہ حمام سے۔ خالی یا بھرے معدے جماع سے۔ خشک گوشت
کھانا اور نہار منہ پانی پینا بھی یہی اثر رکھتا ہے۔ بیمار کو جس چیز کی رغبت ہو اس کا دینا بغیر
رغبت کی چیز کے کھلانے سے بہتر ہے۔ ایک دفعہ بہمن بن اسفندیار نے بقراط کو بڑے اشتیاق سے
بلایا۔ ہزار اشرفیاں بھیجیں اور کہا کہ یہ لیجئے اور تشریف لائیے۔ مگر بقراط نے [illegible] اشرفیاں واپس کر دیں

اور یہ جواب دیا کہ میں علم و فضل کو مال کے عوض بیچنے والا نہیں ہوں۔

بقراول حرف زدن مصدر اصطلاحی۔

خان آرزو در چراغ ہدایت گوید کہ باحتیاط سخن گفتن است۔ صاحبان بحر و بہار و انند نقش پیش بر داشتہ اند مؤلف عرض کند کہ قراول بجای می آید و در ینجا ہمین قدر کافی ست کہ لغت ترکی زبان۔ و بقول صاحب لغات ترکی فوجے کہ برای جنگ بہ کمانی تعین شود۔ پس شک نیست کہ حرف زدن باین جماعت تقاضای احتیاط می کند و لیکن محققین اہل زبان مثل ناصری و سروری و جامع ازین ساکت و دیگر اہل لغت ہم ذکر این نکردہ اند و معاصرین عجم ہم بزبان ندارند نمی دانیم کہ خان آرزو این مصدر اصطلاحی را از کجا پیدا کردہ و ہیچ اشارۂ ماخذ نکردہ۔ بدون سند استعمال تسلیم نکنیم کہ ہر چہار محققین بالا چنزاد اند (اردو) احتیاط سے بات کرنا۔

(ب) بقراول می رود (الف) بقول بول چال بمعنی نشانہ قائم کردن و (ب) بقول رہنما بحوالۂ سفرنامۂ ناصر الدین شاہ قاجار۔ بر نشانہ می رود۔ صاحب بول چال (قراول رفتن) را ہم مرادف الف نوشتہ۔ صاحب رہنما بر (قراول رفتہ) می فرماید کہ (نشانہ قائم کردہ) پس معلوم شد کہ در تعریف ب تسامح کردہ است و صراحت خوشی نکردہ بالجملہ موحّدہ در اوّل این زائد حالا سخن درین است کہ ب را بقول صاحب رہنما مقولہ دانیم یا (الف) را بقول بول چال مصدر اصطلاحی۔ معاصرین عجم (الف) را بر زبان ندارند یعنی استعمال دیگر مشتقات مصدر (بقراول رفتن یا قراول رفتن) غیر از حال نمی کنند۔ استعمال الف را درست ندانیم و ب را مقولہ خوانیم مخفی مباد کہ قراول لغت ترکی زبانست و ما بر مصدر گذشتہ صراحتش کردہ ایم و معنی لفظی (الف) رفتن بجائی کہ برای

بقراول رفتن مصدر اصطلاحی۔

جنگ متعین است وبمجاز قائم کردن نشانہ کہ کنایہ ایست (اردو) الف سیدھا باندھنا - بقول آصفیہ نشست لگانا۔ نشانہ باندھنا (ب) نشانہ باندھتا ہے -

(الف) **بقربان رفتن** | مصادر اصطلاحی - خان

(ب) **بقربان سر رفتن** | آرزو در چراغ بذکر (الف) گوید کہ معروف ومشہور است و فرماید کہ مرادف (بقربان گردیدن) کہ می آید - ذلّہ بردارش بہار بذکر الف ہیچ نہ نوشت و (معروف ومشہور) استاد خود را ہم ترک کرد و صاحب بحر می فرماید کہ نثار شدن است وبس و (ب) بقول مجدد بہار صاحب انند نقل نگار اوست مرادف (الف) مؤلف عرض کند کہ اگرچہ معنی بیان کردۂ بحر موافق قیاس است لیکن استعمال این بدون موحّدہ یافتہ ایم کہ معاصرین عجم بر زبان دارند و با موحّدہ زائد استعمال ہر دو را مشتاق سندی باشیم کہ ہر چہار محققین بالا ہند نژاد و محققین اہل زبان یعنی سروری و ناصری و جامع و برہان ذکر این نکردہ اند و معاصرین عجم بر زبان ندارند (اردو) (الف وب) قربان ہونا -

(الف) **بقربان سر گشتن** | مصادر اصطلاحی -

(ب) **بقربان گردیدن** | بہار گوید کہ الف مرادف (بقربان رفتن) است (حکیم شفائی ؎)

چکنم مرہم تدبیر بدل بر دگری ٭ کہ بقربان سر زخم دگری گردد ٭ خان آرزو در چراغ بذکر (ب) گوید کہ معروف (وحید ؎) شنیدم گفتۂ جانان چہ می گردد وحید اینجا ٭ چہ می گردد بقربان تو می گردد بقربانت ٭ صاحب بحر ہم ذکر ب کردہ می فرماید کہ بمعنی نثار شدن است صاحب انند نقل نگار ہمہ مؤلف عرض کند کہ (گردیدن یا گشتن بقربان سر کسی یا کسی) بمعنی اطراف کسی گشت وطواف کردن است وکنایہ از نثار شدن (اردو) دیکھو بقربان رفتن۔

بقلم آب خوردن | مصدر اصطلاحی -

بقول بہار کنایہ از آب بسیار کم خوردن (صائب ؎) قانع بہ دستبوس شدن زان جہان حسن ٭ از

بحر تشنہ را بقلم آب خوردن است ۞ صاحب انند
نقل نگارش مؤلف عرض کند معنی حقیقی این
خبر می دہد از آئین و دستور عجم کہ در زمانۂ سلف
بیمار را کہ صاحب فراش می بود و بوجہ ضعف
یارای نشست و برخاست نمی داشت آب بہ نی
و قلم بحلق می رسانیدند۔ چنانکہ درین روزہا بہ
پیالۂ ناوچہ دار و بعض بیماران از عرض زبان
و حلق کہ صاحب فراش شوند بوسیلۂ ہمان نی
و قلم آب می خورند و ظاہر است کہ بمقابلۂ آبخورہ
ازین طرز عمل آب کمی بحلق میرسد و خوردہ میشود
پس از ہمین رسم و عادت این محاورہ قرار یافتہ و
مبالغۂ بہار کہ لفظ بسیار را داخل معنی کردہ است
ضرورت ندارد (اردو) پانی بہت کم۔ اور کم پینا۔

بقلم آمدن مصدر اصطلاحی۔ بمعنی نوشتہ
شدن و مرقوم شدن مجہول (بقلم دادن و بقلم
رفتن) است کہ می آید۔ معاصرین عجم بر زبان دارند
و بقلم ہم می آید (اردو) لکھا جانا بقلم دادن کا مجہول

بقلم باز دادن مصدر اصطلاحی۔ بقول بہار
خط بطلان کشیدن بر چیزی۔ صاحب انند نقل نگارش
و بقول بحر محو کردن مؤلف عرض کند کہ بحث
این بر (باز دادن بقلم) گذشت (اردو) دیکھو
باز دادن بقلم۔

(الف) **بقلم دادن** مصدر اصطلاحی الف
(ب) **بقلم رفتن** و ج بقول وارستہ
(ج) **بقلم گرفتن** کنایہ از نوشتن

(شفیع اثر ب) وارستہ و رشید و انیس شاہد آ بقلم با
پیش چشم تو کہ غارتگر ایمان است ۞ از انتقا
در ہجو نگاری ب) ہر دو بسیار نفیس است نزد ام
کا قول بود این کہ را بقلم گیریم و این را گوییم ۞ بہار
وارستہ را نقل نگار صاحبان انند و بحر ہم ذکر این
کردہ اند مؤلف عرض کند کہ موافق قیاس
است و (بقلم رفتن) ہم محاورۂ عجم است بمعنی
نوشتہ شدن مرادف بقلم آمدن کہ گذشت و
معاصرین عجم ہم بر زبان دارند از ینجاست کہ ما بجا

قائم کرده ایم و بتقلم آورده ایم (اردو) الف وج
لکھنا (ب) لکھا جانا۔

(الف) بقلنقار | اصطلاح۔ صاحب جہانگیری
(ب) بقلنقاز | در ملحقات ذکر (الف) کرده

گوید که نام جانوریست کبود رنگ و ابلق که گردن و
پایش دراز باشد و بچین و گوشتش حلال است و

فرماید که لغت ترکی است۔ صاحب سروری بذکر (ب) فرماید
که منقار این جانور هم پهن می باشد۔ صاحب ملحقات
برهان هم (ب) آورده۔ مؤلف عرض کند که ما بجای بغلنقار به
کرده ایم که به غین معجمه عوض قاف گذشت و همان اصل است
و این مبدّل آن که غین معجمه بدل شد بقاف و الف مبدّل (ب) باشد
و ذکر تبدیل ما هم بعبرا ماخذش همدر آنجا مذکور شد (اردو) دیکھیے بغلنقار

بقم | بقول ملحقات برهان (۱) بفتح بای ابجد و قاف و سکون میم چوبی باشد سرخ که بدان چیزها رنگ
کنند و (۲) بضم اوّل و قاف اہل چین درخت داتوره را گویند که عوام تاتوله خوانند۔ خوردن قدری
ازان مستی آورد۔ صاحب جامع هم باش۔ صاحب رشیدی گوید که بقم بفتحتین و به کاف عربی که می
آید لغت فارسی است بمعنی اوّل الذکر و این معرّب آن۔ صاحب غیاث می فرماید که بمعنی اوّل
لغت عرب است بتشدید قاف کذا فی القاموس و فرماید که فارسیان به تخفیف استعمال
کنند و هندی آن تبیطه۔ صاحب انند بذکر هر دو معنی این را لغت عرب گوید و صراحت کند که
آنچه به کاف عوض قاف لغت فارسی است بمعنی اوّل است و بس و نسبت معنی دوم می فرماید
که درخت جوز ماثل را نام است۔ صاحب سوار السبیل هم این را معرّب بکم فارسی گوید مؤلف عرض
کند که معنی دوم از موضوع ما خارج است و لغت بقم هم که عربی بودن آن متحقّق و آنچه بکاف می آید
اسم جامد فارسی زبان و این ها نسبت که طبیعت و خواص آن بردارن پیش گذشت و اشاره
این هم همدرآنجا کرده ایم کم التفاتی۔ صاحب ملحقات برهان است که این را در لغات فارسی جا داده

وجه این چنین نباشد که فارسیان استعمال این لغت معرب هم کرده اند چنانکه انوری (ت) زرشک
اشک بداندیش تو برنگ بقم ✤ زرنج روی بد آموز تو نظیر زریر ✤ (وله ے) رنگ ساو با سل چون ثمر
بقم ✤ پایه باری زرد چون رنگ زریر ✤ مخفی مباد که خیال ما این است که انوری بکاف عربی بسند
زبان خود را نوشته باشد کاتبین تصحیف پسند یا ملایان تصحیح مطابع بنا را تقیت لغت فارسی
عربی را بجایش نشاند باشند و محققین سند جوئی بوثیقه چنین استعمال را پناه ما هم اخت فارسی خیال
کردند از پنجاست که صاحب اقتضای ایشان برخلاف مستند شده این را جا داد - والله اعلم بحقیقة

(اردو) (۱) دیکھو ارن بیشر (۲) خارج از موضوع -

بغلتقار بقول مؤید همان بغلتقار که بزیادت لام بجایش گذشت و ما حقیقت این را همدرانجا ذکر کرده ایم صاحب هفت هم ذکر این کرده معلوم میشود که از مؤید الفضلا نقل آنرا برداشته بالجمله این مبدل و مخفف آن است وبس (اردو) دیکھو بغلتقار -

موحده باکاف عربی

بک بقول سروری بفتح اول (۱) وزغ باشد که بتازی ضفدع گویند (شمس فخری ے) کسیکه چون
سرطان با تو کج رود بشکن ✤ بسنگ پشت تنش چون با کسی فکن چون بک ✤ صاحب جهانگیری ؟
فرماید که همین وزغ را چغز و مکل نیز گویند (کمال غیاث ے) از مرغ تا بماهی و از مور تا ملخ
از مار تا بعقرب و از نحل تا به بک ✤ روزی خوران خوان ببر از نعمت تو اند ✤ هر گوشه کرمی نگر
صد هزار لک ✤ (اسحق اطعمه ے) کاشتن برنج و بودن آن درمیان آب و گل و صحبتش با وزغ
لاک پشت گوید ے) بسر بازیش به پای وزغت ✤ نه پی بک و صحبت لاک پشت ✤ صاحبان بر

وناصری وجامع ورشیدی وسراج ہم ذکر این کردہ اند۔ وصاحب ناصری گوید کہ غوک را نام است
ووک بہ واو عوض موحّدہ ہم می آید مؤلّف عرض کند کہ صراحت غوک بر بزغ گذشت واشارہ
این نام ہم در انجا موجود وچنین نباشد کہ این اسم جامد فارسی است ووک کہ می آید مبدّل این
ہمچون آب وآو (اردو) دیکھو بزغ کے پہلے معنے۔

(۲) بک۔ بقول سروری بضم بای موحّدہ بمعنی رخسار کہ در حالت باد کردن بر چیزی در دمش پر و برآمدہ
شود (بلور بہای جامی ؎) تا زنغمت زنیم پر از باد کن بخت ؛ گرنہ تپانچہ باز خوری توزنا بہ بک ؛
صاحبان جہانگیری وبرہان وناصری وجامع ورشیدی وسراج ہم ذکر این کردہ گویند کہ بمعنی رخسار
وروی آمدہ مؤلّف عرض کند کہ این مجاز معنی سوم می نماید کہ رخسار پر از باد ہم کوزہ را ماند وانچہ
بمعنی مطلق رخسار و روی گفتہ اند مجاز مجاز باشد یکی از معاصرین عجم می گوید کہ بق بالضم آوازی است
کہ چون بر رخسار پر از باد زنند پیدا می شود فارسیان بہ تبدیل قاف با کاف (چنانکہ تریاق وتریاک)
این را نام کردند برای رخسار پر از باد۔ بر سبیل مجاز وبرای رخسار و روی ہم مستعمل شد بر سبیل مجاز ذو
معنی سوم ہم مجاز این واللہ اعلم بحقیقۃ الحال بای حال اسم جامد فارسی زبان است (اردو)
پھلا بھرا ہوا رخسار۔ مذکر۔ رخسار دیکھو آئینہ می گون۔

(۳) بک۔ بالضم بقول سروری نوعی از کوزہ۔ دہن تنگ شکم فراخ کہ تنگ نیز گویند رشیخ نزاری
؎) بک وخیک خالی ودہ دور پیش ؛ حریفان پریشان زاندازہ بیش ؛ صاحب جہانگیری
ہم ذکر این کردہ گوید کہ کوزہ دہن تنگ وکوتاہ گردن وپہن شکم ومدوّرہ۔ صاحبان برہان وناصری
وجامع ورشیدی وسراج ہم ذکر این کردہ اند۔ صاحب ناصری صراحت مزید کند کہ غلیانی سفالین

از جنس کوزہ و رقّای فارس متداول است و آنرا نیز غلیان پک نام است مؤلّف عرض کند کہ
اگر ایں را اصل قرار دہیم با اسم جامد بمعنی دوم مجاز ایں باشد۔ چنانکہ اشارہ ایں ہم در اینجا کردہ ایم
واگر معنی دوم را حقیقی پنداریم۔ چنانکہ بعض معاصرین عجم گویند ایں مجاز آں باشد (اردو) ایک
صراحی کا نام جس کا منھ تنگ اور پیٹ بڑا اور گردن کوتاہ ہوتی ہے۔ مؤنّث۔

(۴) پک۔ بقول سروری بالضّم بمعنی مطرقۂ عظیم کہ آہنگراں و امثال آں بدو دست کار فرمایند
مؤلّف عرض کند کہ صاحب منتخب مطرقہ را بالکسر بمعنی چکش آہنگراں گوید و چکش بقول برہان
افزاری باشد زرگراں و آہنگراں را و صاحب غیاث بہ مطرقہ صراحت می فرماید کہ پتک و چکش کہ
بہندی ہتھوڑا و گھن نام دارد و پک بہ بای فارسی ہم بہ ہمیں معنی می آید چنانکہ [illegible] کہ آں مخفّف
پتک باشد کہ اصل است و ایں مبدّل پک کہ بای فارسی بدل شد بعربی چنانکہ [illegible] (اردو)
گھن۔ بقول آصفیہ ہندی مذکّر۔ [illegible] بہت بڑا ہتھوڑا۔ پتک۔ مطرقہ [illegible] دونوں ہاتھوں سے
پکڑ کر لوہار لوگ گرم لوہے پر ضرب [illegible] (۵) [illegible] لوہار
ہاتھ تلوار کا پڑتا ہے کہ گھن پڑتا ہے۔

(۵) پک۔ بقول برہان بفتح اول بمعنی گرزگاہ [illegible] و صاحب سراج بحوالۂ برہان ذکر
ایں کردہ اند مؤلّف عرض کند کہ حیف است کہ صاحبان [illegible] ایں تحقیق خود
را ننوشتہ اند و بحوالۂ برہان ذکر ایں کردہ اند معاصرین عجم ساکت [illegible] کہ [illegible] بمعنی ششم
دانیم کہ از دشت بیابان ایں معنی فارسی ما پیدا کردہ اند (اردو) [illegible] گرزگاہ
[illegible] مذکّر۔

(۶) بَک - بالفتح بقول برہان وجامع بمعنی جنگل و بیشہ - صاحبان ناصری وسراج بحوالۂ برہان ذکر این کردہ اند مؤلّف عرض کند کہ اسم جامد فارسی زبان دانیم باعتبار جامع کہ صاحب زبان است وماخوذ از پَک کہ بہ بای فارسی بمعنی ہر چیز ناہموار می آید بای فارسی را بہ عربی بدل کردند چنانکہ اَسپ واَسب وبرای دشت وبیابان استعمال کردند - معاصرین عجم بر زبان ندارند - وجا دارد کہ فارسیان لغت ترکی را کہ بقول صاحب لغات ترکی بالضم بہمین معنی آمدہ استعمال کردہ باشند بہ تصرف در اعراب اندرین صورت مفرس توانیم گفت (اردو) جنگل دیکھو اغریوس -

(۷) بَک - بالفتح بقول برہان وجامع نام شہریست در ما وراء النہر صاحب سراج ذکر این بحوالۂ برہان کردہ مؤلّف عرض کند کہ وجہ تسمیۂ این معلوم نشد جا دارد کہ یکی از ہمہ معانی بَک داخل وجہ تسمیہ باشد وباشد کہ متعلق بہ معنی ششم باشد کہ درمیان دشت وبیابان واقع باشد تعریف جغرافیائی این شہر محقق نشد (اردو) بک ایک شہر کا نام ہے جو ماوراء النہر میں واقع ہے - مذکر -

(۸) بَک - بالفتح بقول برہان وجامع خیار دشتی - خان آرزو در سراج بحوالۂ قوسی وبرہان ذکر این کردہ وصاحب محیط بر بَک ذکر این نکردہ وبہ خیار ہر چہ نوشتہ است بہ (انرنگ) و (بادرنگ) گذشت ودر انجا اشارہ این نیست جا دارد کہ فارسیان خیار دشتی را بہ این اسم موسوم کردہ باشند - نظیرہ معنی ششم بَک - (اردو) جنگلی کھیرا - مذکر -

(۹) بُک - بالضم بقول برہان بمعنی بی ہنر وبی عقل ودر نسخۂ دیگرش بی ہنری - صاحب جامع گوید کہ بمعنی بی عقلی وبی ہنری - خان آرزو در سراج بحوالۂ قوسی وبرہان گوید کہ بمعنی بی ہنری ورعنائی ہم آمدہ مؤلّف عرض کند کہ صاحب برہان ذکر رعنائی نکردہ رعنائی را ہیچ تعلق از

نیست اگر سند استعمال پیش شود در غور آنست که معنی مستقل قائم کنیم ولیکن باین مجرد بیان خان آرزو را
معتبر نمادانیم و نظر بر اعتبار صاحب جامع که از اہل لسانست بی ہنری را معتبر دانیم۔ مخفی مباد که بکپ
بالفتح و بالضّم به بای فارسی بمعنی بی ہنر خود در است و خود پسندی آید و بزبان سنسکرت بقول
صاحب ساطع بالفتح بمعنی یاوه و بیہوده گوست پس قرین قیاس است که فارسیان این را به تصرّف
در اعراب بالضّم استعمال کردند برای بی ہنر و بسبیل مجاز بمعنی بی ہنری هم و آنچه به بای فارسی می
آید مبدّل این چنانکه تب و تپ (اردو) بی عقل۔ بی ہنر (بے ہنری) مؤنّث۔

(۱۰) بک۔ بالکسر بقول برہان و جامع بمعنی انگشت و زغال۔ خان آرزو در سراج بحواله توسی
و برہان ذکر این کرده مؤلّف عرض کند که به اعتبار صاحب جامع که از اہل زبانست اسم جامد
فارسی زبان دانیم (اردو) کوئلا۔ دیکھو انشتو کا نمبر (۱)۔

(۱۱) بک۔ بقول ناصری از بازیہای بچول نام یکی جبک و شکل دیگر را بک خوانند مؤلّف
عرض کند که غیر از ناصری دیگر کسی از محققین فارسی زبان ذکر این نکرد و تعریف بالا تسکین حقیقت جوبان
نمی کند حیف است از و که صراحت بچول و جبک بجایش نکرد و ابہام بیانش که بالا مذکور شد بہتر
از ترک نبود (اردو) بک۔ ایک کھیل کا نام ہے جسکی مزید صراحت معلوم نہو سکی۔ مذکّر۔

بکار صاحب روزنامه بحواله سفرنامهٔ ناصر الدین شاه قاجار گوید که اسٹیشن را گویند مؤلّف
عرض کند که اسٹیشن به تای ہندی لغت انگلیسی زبان است۔ منزلی را نامند که ریل دخانی دقیقه
چند برای مسافران قیام کند که در محاورهٔ معاصرین عرب محطّه نام دارد۔ مخفی مباد که بکار بفتح اوّل
... [illegible] ... تفریس این را

بمعنی اوّل الذّکر مخصوص کردہ باشند کہ مسافرین درین مقام تا مدت قیام آزاد می باشند واز کالسکۂ دخانی بیرون آمدہ رفع حاجات خود می کنند ورای این ہیچ ماخذ دیگر بخیال ما نمی آید۔ صراحت کامل بر استاسنہ گذشت کہ مفرس اسٹیشن است (اردو) اسٹیشن بقول آصفیہ۔ انگلش۔ اسم مذکّر۔ مقام۔ قیام گاہ۔ ٹھکانا مؤلّف عرض کرتا ہے کہ عام وخاص اوس خاص مقام کو کہتے ہیں جہاں سے ٹرین یعنی ریل روا ہوتی ہے یا درمیان راہ میں مسافرین کے اترنے یا سوار ہونے کے لئے ٹھہرتی ہے۔ دیکھو استاسنہ۔ استاسیون۔

بکار آب بودن مصدر اصطلاحی۔ بقول برہان کنایہ از دائم الخمر بودن است یعنی پیوستہ شراب خوردن صاحبان بحر وبہار وسراج وہفت ومؤیّد ہم ذکر این کردہ اند مؤلّف عرض کند کہ آب بمعنی شراب برمعنی نوزدہمش گذشت پس این مصدر اصطلاحی موافق قیاس است ولیکن حیف است کہ سند استعمال پیش نہ شد محقّقین اہل زبان ازین ساکت (اردو) دائم الخمر رہنا۔ صاحب آصفیہ نے دائم الخمر پر لکھا ہے۔ ہمیشہ شراب پینے والا۔ ہر وقت نشہ میں غرقاب رہنے والا۔

بکار آبی صاحب مؤیّد الفضلا بحوالۂ قنیہ گوید بافتح (۱) یعنی بشراب مشغولی و (۲) بالوقف یعنی بکار میوۂ آبی۔ آنچہ مذکور شد نقل عبارت کتاب مطبوعۂ مطبع نولکشور است ودر دیگر نسخ قلمی نسبت معنی دوم می نویسد کہ (بکار میوۂ آبی را) مؤلّف عرض کند کہ حق آنست کہ معنی اوّل موافق قیاس است کہ آب بمعنی شراب بر نشان نوزدہمش گذشت ومعنی لفظی این بکار شراب ہستی ومرادش ہمان کہ بالا مذکور شد ومعنی دوم را بدون سند استعمال تسلیم نکنیم کہ موافق قیاس نیست ومعاصرین عجم ہم بر زبان ندارند (اردو) (۱) تو شراب پینے میں مشغول ہے (۲) میوۂ آبی کی کاشت کر۔

(الف) بکار آمد صطلاح۔ (الف) بقول

(ب) بکار آمدن انند آنچہ بکار آید (نظامی

ے) ز تاریخ آں خسرو نامدار ؛ بکار آمد اینست کامد بکار ؛ مؤلّف عرض کند کہ (ب) مصدر الف است و الف (۱) ماضی مطلقش و سند ایں هم در کلام نظامی مذکور کہ بالا گذشت و (۲) اسم فاعل ترکیبی بمعنی کہ صاحب انند ذکرش کردہ و ایں داخل قاعدۂ سوم (اسم فاعل) ترکیبی است کہ بجایش گذشت یعنی دو اسم جامد ترکیب یافتہ شدہ افادہ معنی اسم فاعل کردند بکار و آمد تحقیق مباد کہ آمد اسم مصدر آمدن است کہ اسم جامد بمعنی ورود باشد۔ پس (کار آمد) اصل است و (بکار آمد) بزیادت موحّدہ در اوّلش مترادف آں و معنی لفظی (ب) (۱) مستعمل شدن درکار و (۲) کنایہ از مفید شدن (انوری ے) ہر چہ خوباں را بکار آید ز من ؛ در خط مشکیں بکار آوردہ ؛ (ظہوری ے) لب خشکی بکار می دارم ؛ شاید آید بکار زمزم ما ؛ (صائب ے) بکار بخیۂ زخمی نیامدم ہرگز ؛ ازیں چہ سود کہ ہموار رشتہ اندمرا ؛ (اردو) (الف) (۱) کار آمد ہوا (۲) کار آمد بقول آصفیہ مفید مطلب۔ فائدہ مند۔ (ب) (۱) مستعمل ہونا (۲) کار آمد ہونا۔ مفید ہونا۔

بکار آوردن مصدر اصطلاحی۔ متعدّی معنی حقیقی بکار آمدن کہ گذشت (انوری ے) ہر چہ خوباں را بکار آید ز حسن ؛ در خط مشکیں بکار آوردہ (اردو) کام میں لانا۔

بکار بردن مصدر اصطلاحی۔ بقول بہار (۱) در عمل آوردن (ظہوری ے) صیقل گریہ بکار بردہ ؛ کہ آئینہ بزنگ نہاد ؛ صاحب بحر می فرماید کہ بعمل آوردن و (۲) صرف کردن۔ صاحب فدائی کہ از علمای معاصرین عجم بود در فرہنگ خود گوید کہ خرچ و صرف و استعمال کردن است (ولہ ے) تا ملامت نمک بکار برد ؛ دل و جانی فگار می باید ؛ (ولہ ے) گریہ نالہ دوانی

بکار برم ؛ خندہ اندر دہان نمی گنجد ؛ مؤلّف عرض کند کہ موافق قیاس است (اردو) (۱) کام میں لانا (۲) خرچ کرنا۔ استعمال کرنا۔

بکار برگرفتن مصدر اصطلاحی۔ برداشتن و گرفتن بکاری (ظہوری ؎) ہر دم از شادی گر دل نمی پرد ؛ غمزہ اش نشتر بکاری برگرفت ؛ (اردو) کسی کام کے لئے اٹھانا۔ لینا۔

بکارت بردن مصدر اصطلاحی۔ بقول بہار و بحر و انند ازالۂ بکارت کردن مؤلّف عرض کند کہ بردن دریں جا بمعنی ہم اوست و اشارۂ این بہ (بردن بکارت) گذشت و سند استعمال ہم ہمدرا آنجا مذکور (اردو) دیکھو بردن بکارت۔

بکار خوردن مصدر اصطلاحی بمعنی بکار آمدن و مفید مطلب شدن صاحب آنندراج بحوالہ سفرنامۂ ناصر الدین شاہ قاچار کردہ و صاحب روزنامہ ہم ایں را آوردہ مؤلّف عرض کند کہ محاورۂ معاصرین عجم است و در کلام مستندین بنظر نیامد۔ صاحب بول چال ہم ہمیں مصدر را (بکار کسی خوردن) نوشتہ و بخیال ما ضرورت لفظ کسی نباشد (اردو) کام آنا۔ بقول آصفیہ کار آمد ہونا۔ مفید مطلب ہونا (ہوس ؎) بالیں پہ دم نزع وہ خود کام نہ آیا ؛ مرنا بھی مرا ہائے مرے کام نہ آیا ؛ ۔

بکار کسی کردن چیزی مصدر اصطلاحی بمعنی کسی استعمال کردن چیزی را۔ موافق قیاس است و معاصرین عجم ہم استعمال ایں کنند و بعضی یاں وا رند۔ قریب بمعنی بکار آوردن است کہ گذشت (صائب ؎) زبسکہ سنگ ملامت فلک بکارم کرد ؛ نہفتہ در جگر سنگ چون شرارم کرد ؛ (ولہ ؎) چہ بود ہستی فانی کہ نثار تو کنم ؛ این زر قلب چہ باشد کہ بکار تو کنم ؛ (اردو) کسی کے کام میں لانا۔ کسی کے لئے کسی چیز کو استعمال کرنا۔

بکار گرفتن چیزی را مصدر اصطلاحی۔ گرفتن چیزی در کار و استعمال کردن چیزی مراد

بکار آوردن کہ بجای خودش گذشت - قریب بمعنی حقیقی است (انوری ؎) تا بکاری در گرفتی تازگی ✤ تو گرفتی تازه در کار آمد است ✤ (اردو) کام میں لانا - بقول آصفیہ استعمال یا برتاؤ میں لانا (ثاقب ؎) لاتے زباں کو کام میں کرتے وہ ہم سے بات ✤ مجبور رہ گئے کہ سر سے دہاں نہ تھا ✤

بکار ماندن | مصدر اصطلاحی - مرادف بکار خوردن است کہ گذشت - معاصرین عجم استعمال این نمی کنند و بر زبان ندارند و از (بکار خوردن) بکاری گیرند (انوری ؎) بغمزہ چشم تو گفتش کہ گر تو داری وگرنہ ✤ من این ندانم و دانم بکار ہای کہ ماند ✤ (اردو) دیکھو بکار خوردن

بکار و بار در آمدن | مصدر اصطلاحی - مشغول بکار و بار خود شدن (ظہوری ؎) بسر است خواب با فسون فسانہ بگذارم ✤ بکار و بار در آیم بہانہ بگذارم (اردو) اپنے کار و بار میں مشغول ہونا ✤

بکاسہ و نمک محتاج شدن | مصدر اصطلاحی بقول بہار و آنند کنایہ از کمال نکبت و افلاس و بقول بحر کمال مفلس شدن مؤلف عرض کند کہ مقصود از محتاجی است و معنی بیان کردۂ صاحب بحر بہتر از بہار (شفیع اثر ؎) حسود را ز حسد بس ہمین قدر کہ بود ✤ بکاسہ و نمک چشم شور خود محتاج ✤ (اردو) کوڑی کوڑی کو تنگ یا حیران ہونا - بقول آصفیہ نہایت تنگدست ہونا - از حد تہی دست اور مفلس ہونا - ایک ایک پیسہ کے واسطے حیران و پریشان ہونا -

بکاغذ بردن | مصدر اصطلاحی - بقول بہار (۱) بعزت تمام بردن (شیخ شیراز ؎) نہ قندی کہ مردم بصد عزت خورند ✤ کہ ارباب معنی بکاغذ برند ✤ صاحب بحر بذکر معنی اوّل گوید کہ (۲) مسوّدہ را صاف کردن - صاحب ملحقات برہان بمعنی اوّل قانع - خان آرزو در سراج بذکر معنی اوّل گوید کہ بعزت تمام بردن چیزی بگران خریج صاحب مؤید

بذکر مضارع این می فرماید کہ در شرفنامہ بمعنی اوّل است
یعنی بعزت تمام برند و فرماید کہ اوّل بمعنی ترکیبی (در
کاغذ برند) است و این معنی لازمی است زیراکہ ہر چیز
عزیز باشد آنرا در کاغذ کردہ بسپرند (الخ) وہم او کلام
سعدی را کہ گذشت بسند خود آوردہ - صاحب شمس
کہ محقق بی تحقیقش نام نہادہ ایم بذکر معنی اوّل می فرماید
کہ (۳) کنایہ از کتاب بوستانست - مؤلف عرض می
کند کہ آفرین بر تلاش طبیعت و نفرین بر تحقیقش کہ
خوب کنایہ پیدا کردہ از بنکہ سند سعدی از کتاب بوستان
بدستش آمدہ حق آنست کہ معنی لفظی این (۴) نوشتن
بر کاغذ و قلمبند محفوظ کردن علم و فن در کتاب است و
انچہ صاحب بحر ذکر معنی دوم کردہ است مقصودش ہمین
باشد ولیکن تعریفش شکلے دیگر پیدا کردہ و آنرا بدون
سند استعمال تسلیم نکنیم و معنی اوّل کنایہ باشد نظر
بر عادت کہ چیز قیمتی را در کاغذ ملفوف کردہ محفوظش
کنند و ما سعدیکہ بہ کلام شیخ شیراز غور کردہ ایم استعمال
معنی چہارم کردہ است نہ اوّل و تائید این از فاعلش
پیدا است کہ (ارباب معنی است) بالجملہ معنی چہارم
اصل است و معنی اوّل مجاز آن و معنی دوم ناقابل
تسلیم و خلاف قیاس و معنی سوم لغو محض (اردو)
(۱) بہت عزت سے لیجانا (۲) مسوّدہ کا مبیضہ کرنا
(۳) کتاب بوستان - مؤنث (۴) کاغذ پر لکھ لیجانا
کسی مضمون کا قلمبند کرنا - محفوظ کرنا -

بکام باز رسیدن مصدر اصطلاحی - باز کامیاب
شدن (انوری ے) سپاس ایزد کاندر زوال
دولت و جاہ * بکام باز رسیدی بصدر و مسند و گاہ *
مؤلف عرض کند کہ (بکام رسیدن) بمعنی کامیاب
شدن بجایش می آید و کلمہ باز اعادہ خوش طالعی
می کند برای کسی کہ ناکام شود و باز کامیاب گردد
چنانکہ آب رفتہ بجو باز آمدن کہ بجایش گذشت
(اردو) پھر کامیاب ہونا -

بکام بودن مصدر اصطلاحی - بقول
بحر حسب دلخواہ بودن مؤلف عرض کند کہ
موافق قیاس است (انوری ے) ملکا مملکت

بکام تو باد ؎ ملک ہم نام تو بنام تو باد ؎ (اردو) بکام ہونا کہہ سکتے ہیں۔ حسب مراد ہونا۔

بکام درآمدن | مصدر اصطلاحی۔ کامیاب شدن (ظہوری ؎) زکام من نتراود حدیث شکر و شکایت ؎ اگر بکام درآیم وگرنہ کام برآید (اردو) کامیاب ہونا۔ بقول آصفیہ۔ مراد کو پہنچنا۔ مراد حاصل کرنا۔ مقصد پانا۔

بکام دل رسانیدن | مصدر اصطلاحی۔ [illegible] کامیاب کردن (انوری ؎) [illegible]

بختم بکام دل برسانید ؎ [illegible]

[illegible] (اردو) کامیاب کرنا۔ [illegible]

بکام دل نشستن | مصدر اصطلاحی۔ [illegible]

کامیاب شدن و بآرام و فراغ نشستن [illegible]

[illegible] بکام دل ؎ [illegible]

[illegible] (اردو) دیکھو بکام [illegible]

[illegible]

بکام دوستان باشیدن | مصدر [illegible]

(ب) بکام دوستان بودن | اصطلاحی (ب)

بقول بہار موافق تمنائے احباب بودن۔ و ازاں مراد از خوبی دولت و رفاہیت باشد۔ مؤلف عرض کند کہ تعریف خوش بکام و کنایہ باشد از موافق و مساعد بودن زمانہ با احباب) و [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] (اردو) [illegible] مساعد [illegible]

[illegible] | مصدر اصطلاحی۔ مراد [illegible]

[illegible] (انوری ؎) [illegible]

[illegible] دشمناں را [illegible]

[illegible] دل ساندیان

[illegible] مصدر اصطلاحی [illegible]

[illegible]

بکام نہنگ وعدہ است ہزار شناخت ﴿ ہلاک می کند

آخرہا ئے تو مرا ﴿ (انوری ﷺ) امروز چوں بکام سپہر

از نشاط آں ﴿ کا ﴿ از قضا شنید ہماں دید از

قدر ﴿ (اردو) کام بننا۔ بقول آصفیہ۔ کام

درست ہونا۔ ٹھیک ہونا۔ مراد بر آنا۔ کامیاب

ہونا۔ مقصد پورا ہونا۔ تمنا کا حاصل ہونا۔

بکام کسی درکشیدن مصدر اصطلاحی۔ مراد

(بکام کشیدن) کہ می آید بسند ایں از ظہوری

بہار انجا نگوید (اردو) دیکھو (بکام کشیدن)۔

بکام کسی دیدن مصدر اصطلاحی۔ بقول

بہار بحسب آرزوی و مدعای وی دیدن (ملا نظیر

نیشاپوری ﷺ) خود را بکام دشمن خود دید ہر کہ

او ﴿ با دوستان تغافل و دشمن نواز کرد ﴿ مؤلف

عرض کند از سندیکہ پیش کردہ بہار مصدر خود را

بکام کسی دیدن) پیدا است کہ کنایہ باشد از دیدن

شدن غیر یعنی غیر را کامیاب دیدن) تسامح آنکہ

کہ ایں مصدر را تعبیر قائم کرد و حق آنست کہ تعبیر

بیان این مصدر نبود (اردو) کسی اور کے آرزو

اور مدعا کے موافق دیکھنا۔ اور بہ اعتبار معنوں کے

لحاظ سے (غیر کا کامیاب ہونا) غیر کو کامیاب دیکھنا۔

بکام کشیدن مصدر اصطلاحی۔ بقول بہار

در کام ریختن صاحب اند نقل نگارش ظہوری

ﷺ) بنام تو صد شہد و شکر چشیدہ ﴿ ملا و شہد

بکام توکی درکشیدہ ﴿ مؤلف عرض کند کہ

موافق قیاس است ولیکن سند ش متعلق بمصدر

(بکام کسی درکشیدن) است کہ گذشت۔ البتہ

قول صائب سند ایں باشد آتشم (ﷺ) فریب

زندگی تلخ داد وایں مرا ﴿ زشکر کہ بطفلی مرا بکام

کشید ﴿ (اردو) حلق میں ٹپکانا۔ کھلانا۔ پلانا۔

بکام نشستن مصدر اصطلاحی۔ کامیاب

شدن (انوری ﷺ) بپارگاہ بزرگی نشست

باز بکام ﴿ جمال مجلس سلطان و بارگاہ وزیر ﴿

مؤلف عرض کند کہ از قبیل (بکام یافتن)

است مقصود از ایں غیر از کامیاب شدن نیست

وبلحاظ کلمۂ باز کہ داخل شدہ است اعادۂ خوش طالعی ظاہر می شود (اردو) دیکھو (بکام رسیدن)۔

بکام یافتن | مصدر اصطلاحی۔ موافق یافتن است (انوری ۔) آری گرت ببایم روزے بکام یابم ❊ ورنہ چنانکہ باشد زین روز در نہ کام ❊ (اردو) موافق پانا۔ کہہ سکتے ہیں۔

بکاول | بقول ملحقات برہان بضم واو وسکون لام۔ بزرگ وریش سفید مطبخ را گویند و فرماید کہ این لفظ ظاہرا در ہندوستان بسیار متعارف بہار گوید کہ در فرہنگ عبد اللہ بن علی توسی بضم با و واو بمعنی باورچی است ولیکن در ہندوستان بفتح ہر دو بمعنی داروغۂ مطبخ وکسی کہ اطعمہ را پیش امرا وسلاطین قسمت کند مستعمل۔ صاحب انند نقل نگارش صاحب مؤید بحوالۂ قنیہ ذکر این کردہ و ذیل لغات فارسی زبان آوردہ۔ خان آرزو در سراج بذکر اقوال بعض محققین می فرماید کہ آنچہ حالا در ہندوستان متعارف است داروغۂ مطبخ و باورچی خانہ ونیز کسی کہ اطعمہ را بحضور سلاطین وامرا قسمت کند **مؤلف** عرض کند کہ ما بر بقاول کہ بقاف عوض کاف عربی گذشت صراحت کردہ ایم کہ لغت ترکی است بمعنی داروغۂ مطبخ وآنچہ در ہند عوض این متعارف است (خانساماں) است وبس کہ مخفف خوانساماں باشد وہمین است ترجمۂ بقاول یا بکاول در فارسی زبان کہ انتظام متعلق مطبخ بدو ست وہمین را داروغۂ باورچی خانہ ہم گویند وہمین است کہ بسفرۂ سلاطین وامرا اغذیہ واطعمہ را پیش می کنند نہ تقسیم ولفظ بکاول اصلا در ہندوستان مستعمل نیست واہل ہند دار وغۂ باورچی خانہ وخانساماں باہم فرق می کنند کہ رتبۂ آخر الذکر از اوّل فائق است وآنکہ پیش امرا وسلاطین در وقت طعام حاضری باشد خوانساماں است نہ داروغۂ باورچی خانہ (اردو) خانساماں۔ بقول آصفیہ داروغہ۔ میر ساماں۔ صاحب لوگوں کو کھانا کھلانے والا۔ میز لگانے اور میز پر جانے والا ہولف

عرض کرتا ہے (داروغہ باورچیخانہ) بھی اردو میں مستعمل ہے۔ اور صاحب آصفیہ ہی نے (خوان سامان) پر فرمایا ہے کہ کھلانے پلانے کا سامان کرنے اور رکھنے والا۔ میرساماں۔ میربکاول۔ اسم مذکر۔

بکاہ بقول شمس بالفتح وقت ابداء و فرماید کہ بہ بای فارسی ہم آمد و دیگر کسی از محقّقین فارسی زبان ذکر این نکرد مؤلّف عرض کند کہ صراحت کافی در بای فارسی کنیم و درینجا ہمین قدر کافی است کہ بہ کاف عربی نیامد و معاصرین عجم ہم برزبان ندارند غیر از تسامح و بی تحقیقی صاحب شمس نباشد کہ در کاف عربی قائم کرد (اردو) دیکھو بگاہ۔

بکیر بقول برہان بفتح اوّل و بای ابجد و سکون ثانی و رای قرشت دوائیست کہ آنرا (خیار چنبر) گویند و در سہلات بکار برند و فرماید کہ بقول بعض این لغت ہندیست صاحبان ہفت و انند نقش برداشتہ صاحب محیط ذکر مستقل این نکرد و بہ (خیار شنبر) گوید کہ معرّب (خیار چنبر) فارسی و خرنوب ہندی است و در انگلیسی زبان کیشیا و بہندی املتاس و کرمالہ و آن ثمر درختی است کہ مغز آن گرم و تر در اوّل و گویند در دوم۔ محلّل و ملیّن برفق و مزیل زردی رنگ و باخاصیت مسکّن حدّت خون و ثوران است و منقّی عصب و محلّل جمیع اورام حارّہ و مسہل برفق و بخایہ حتّی زنان حاملہ و اطفال را مناسب و منافع بیشمار دارد (الخ) مؤلّف عرض کند کہ صاحب محیط بذیل اسمای ہندی ہم ذکر این نکرد و از محقّقین فارسی زبان غیر از ہفت و انند و برہان دیگری این را نہ نوشت و معاصرین عجم ہم برزبان ندارند اگر از اعتبار صاحب برہان کار گیریم اسم جامد فارسی زبان دانیم۔ مخفی مباد کہ کبر نام درختی است کہ اشارۂ آن بر باسوس گذشت عجبی نیست کہ فارسیان بزیادت موحّدہ در اوّلش برای این نام نہادہ باشند فطرۃ تعلّقی واللہ اعلم (اردو) املتاس بقول آصفیہ

ہندی - اسم مذکر - ایک درخت اور اس کے پھل کا نام - جس کا گودا مسہل میں دست لانے کے واسطے دیا جاتا ہے - مفرقابض - معتدل الحرارت -

بکبک | بقول شمس بالکسر بند انگشت و پاشنۂ پا کہ بتازیش عقب نامند و آنرا بَل و پَل نیز خوانند و صراحت کند کہ لغت فارسی است مؤلف عرض کند کہ غیر از شمس دیگر کسی از محققین فارسی زبان ذکر این نکرد و در ترکی و عربی و سنسکرت ہم نیافتیم معاصر ہیچ کس ہم از ہمین ساکت چرا چنین نباشد کہ محقق بے تحقیق از تحقیق کار نگرفت (اردو) پاشنہ - دیکھو بکر کے دوسرے معنی -

بکبکہ | بقول سروری بحوالہ شرفنامہ بدو کاف تازی و بای ابجد نیز [illegible] (۱) روغن کہ با کشک آمیختہ باشد صاحب برہان ذکر معنی اوّل فرماید کہ (۲) بمعنی فتنہ [illegible] و فساد کنندہ ہم صاحبان ناصری و انند و سراج ہم زبانش صاحب مؤید بحوالہ شرفنامہ [illegible] گوید کہ در لسان الشعرا بکبلہ مرقوم است و در ادات بکبلہ و بعض فرہنگ بکبایہ [illegible] بقول برہان دوغ خشک شدہ و بقول بعض [illegible] کہ آنرا از ماست می پزند و بقول بعض طعامی معروف مؤلف عرض کند کہ بکبک [illegible] بقول ساطع بیہودہ گوئی را گویند و خیالش آنکہ در عربی ہمین را بق بق گویند (انتہی) [illegible] کہ زبان [illegible] لغت سنسکرت را زبان بامی انتزاع [illegible] معنی دوم وضع کردہ باشند و [illegible] معنی اوّل ہم مستعمل شد واللہ اعلم بالصواب - (اردو) (۱) وہ گھی جس میں خشک [illegible] ہوا ہو - [illegible] غیر [illegible] مذکر (۲) انسان بقول آصفیہ - فتنہ انگیز - مفسد - جھگڑالو -

بکتاش | بقول [illegible] بفتح اوّل و ثانی [illegible] (۱) امر [illegible] و جلوہ کردن

یعنی بخرام و جلوه کن و (۲) نام یکی از پادشاهان خوارزم و گویند که باین معنی ترکی است و بکسر اوّل هم آمده
صاحب ناصری نسبت معنی دوم می فرماید که نام غلام حارث بن کعب قزوانی که رابعه بنت کعب (که زنی شاعره
بوده) با وی علاقه کرده حارث برادر رابعه که حکومت بلخ داشته پس از اطلاع خواهر خود را کشته و بکتاش
نیز حارث را کشته خود را نیز بر سر قبر رابعه بخنجر هلاک کرده و فرماید که این حکایت علی الاجمال در الهی نامه
شیخ عطار منظوم و گوید که نام مردی هم بوده از اهل خراسان. صاحب کمالات نفسانی و روحانی و در بلاد
روم با عثمان بک جدّ امجد سلاطین سلسلهٔ عثمانیه رابطه داشته طریقهٔ فقر بکتاشیه باو منسوب است
و (۳) بمعنی بزرگ طائفه (سعدی ے) چه خوش گفت بکتاش با خیل تاش ❊ چو دشمن خراشیدی ایمن
مباش ❊ و نسبت معنی اوّل گوید که بدین معنی ندیده‌ام صاحب جامع ذکر هر دو معنی کرده نسبت معنی دوم گوید که نام درویش
صاحب حالی که اکنون از سلسلهٔ او در پای تخت روم و کربلا محترم هستند. صاحب غیاث بقول بعض
می فرماید که بالکسر بکاف فارسی مرکّب است از لفظ بگ که مخفّف بیگ است بترکی بمعنی صاحب و امیر
تاش بمعنی غلام پس معنی مجموع صاحب غلامانست و می تواند که بمعنی خداوند هم باشد چه در ترکی تاش
و داش برای اشتراک آید و بقول مؤیّد در نسخهٔ (مطبوعهٔ مطبع منشی نولکشور) بامعنی اوّل و دوم (۳) بمعنی
بن گوش هم و دیگر نسخ متعدّدهٔ قلمی قانع به معنی دوم و متصل آن لفظ مستقل بناگوش نوشته که هیچ تعلق
ازین لغت ندارد (حیف از دست درازی مطبع) خان آرزو در سراج گوید که بمعنی دوم لغت ترکی است
و ذکر معنی اوّل هم کرده مؤلّف عرض کند که معنی اوّل لغویست که بکتاش را امر حاضر گفتن غیر از آن
ممکن نیست که بکتاشیدن یا وکتاشیدن یا بیای فارسی پکتاشیدن یا بدون موحّده کتاشیدن مصدری
باشد بمعنی خرامیدن و این مصادر را نیافتیم و صاحب ناصری هم که از اهل زبانست از معنی اوّل کناره

کردہ وصاحب جامع سکندری می خورد کہ در معنی اوّل با برہان اتفاق دارد وخان آرزو ہم غور نکرد ولی بحقیقت نبرد۔ حالا عرض می شود نسبت معنی دوم عجب نیست کہ لغت ترکی باشد ولیکن محققین ترکی زبان ازین ساکت (اردو) (۱) خراسان ہود (۲) بکتاش خوارزم کے ایک بادشاہ کا نام مذکر (۳) قبیلہ کا بزرگ (۴) ناقابل ترجمہ۔

بکتانوش | اصطلاح۔ بقول ملحقات برہان نام پیری کہ پادشاہ جنیان بود صاحب انند بحوالہ فرہنگ فرنگ این را لغت فارسی گوید صاحب شمس می طراز دکہ نام پری کہ بادشاہ بود وصاحب ہفت متفق با ملحقات برہان مؤلف عرض کند کہ وجہ تسمیہ تحقیق نشد وازینکہ (بکتاش) را لغت ترکی قرار دادہ اند این را ہم ترکی دانیم حیف است کہ تعریف مزید این معلوم نشد (اردو) جنات کے بادشاہ کا نام بکتانوش ہے۔ مذکر۔

بکتر | بقول سروری۔ بکاف فارسی قرشت بوزن چغفر (۱) پارہ ای آہن متصل کہ متحمل بر روی آن کشیدہ در روز جنگ پوشند (ابن شکور ے) بسر بر نہادہ ز مغفری * زپولاد کردہ بسر بکتری * صاحب قداتی کہ از علمای اساتذہ عجم بود در فرہنگ خود می فرماید کہ بگتر جامۂ جنگ است کہ از تختہ ہای آہن و پولاد ساختہ روز جنگ بالای تن وزیر جامۂ دیگری پوشند تا تن را از آسیب تیر و تیغ برہاند (۲) بحر بکتر است کہ ام مستقیم شہر بلخ باشد واز ہمین رود آبی را کہ جیحون است ارود بکتر نیز گفتہ اند مؤلف عرض کند کہ معنی اوّل اسم جامد فارسی زبان دانیم و صراحت ماخذ بر بگتر کنیم کہ بکاف فارسی می آید معنی دوم مبدل بختر بمعنی اوّلش کہ گذشت چنانکہ خمان وکمان صراحت مزید بر بگتر می آید کہ بکاف فارسی است (اردو) (۱) بکتر بقول آصفیہ فارسی۔ اسم مذکر۔ ایک قسم کی

زرہ جو لڑائی میں پہنتے ہیں۔ لوہے کی کڑیوں کا بنا ہوا جامہ مؤلّف عرض کرتا ہے کہ لوہے کی کڑیاں زرہ میں ہوتی ہیں اور فارسیوں نے بکتر میں لوہے کی تختوں کا ہونا بیان کیا ہے چونکہ یہ لفظ زبان فارسی کا ہے اسلئے اونہیں کا قول زیادہ قابل اعتبار ہے (۲) دیکھو بجتر۔

بکتوسان | بقول برہان و جامع باتای قرشت وسین سعفص بروزن محبوسان نام مردی بودہ دانا و فہمیدہ و عاقل و نام شاعری ہم صاحب ناصری بحوالۂ برہان ذکر این کردہ گوید کہ در فرہنگہا نیافتم صاحبان انند و مؤیّد این را لغت فارسی گویند و خان آرزو در سراج گوید کہ مرد دانا و شاعری اغلب کہ یکی باشد مؤلّف عرض کند کہ نظر بر طرز تعریف برہان و جامع اغلب کہ یکی نباشد۔ بخیال ما این ہم لغت ترکی می نماید چنانکہ بکتاش کہ بشین معجمہ متحقّق شد تبدیل شین معجمہ با مہملہ والف و نون زائد تا ن بزبان در فارسی آمدہ و از ینکہ عَلَم است وجہی نیست کہ آنرا ترکی دانیم و این را فارسی۔ البتہ میتوان گفت کہ نظر بہ تبدیل و زیادت این را مفرس گوئیم حیف است کہ محقّقین بالا از تعریف مزید کار نگرفتند و اینقدر اجمال تفوّق بر ترک ندارد (اردو) بکتوساں ایک مرد عاقل اور ایک شاعر کا عجمی نام ہے جس کی تعریف مزید افسوس ہے کہ معلوم نہ ہو سکی۔

بکتوسن | بقول مؤیّد بحوالۂ زفانگویا نام مرد۔ صاحب ملحقات برہان بر بکتوش ہم کہ بشین معجمہ عوض سین مہملہ و حذف نون است ہمین قدر تعریف کردہ و صاحب مؤیّد ذیل لغات فارسی این را آوردہ مؤلّف عرض کند کہ ہر دو محقّقین ازین اجمال بیان تضیع اوقات کردہ اند لب (اردو) بکتوسن ایک شخص کا نام ہے۔ مذکر۔

بکجا | بقول ملحقات برہان بکسر اوّل و خای نقطہ دار بالف کشیدہ حریر سادہ را گویند خان آرزو

در سراج گوید که تصحیف است صحیح به بیم باشد مؤلف عرض کند که اگر مجرد بیان صاحب ملحقات تسلیم
کنیم این را اسم جامد فارسی قدیم دانیم که حالا معاصرین عجم ازان بی خبر اند و وحل بمقولات خان آرزو
را غیر از شعار او هیچ ندانیم که تصرفی در زبان فارسی می کند و تکنا را به بیم بجایش نه نوشت و دیگر کسی
از محققین فارسی زبان هم ذکرش نکرده و محققین ترکی و عربی و سنسکرت هم ازاں ساکت پس می
پرسیم ازو که این تصحیح را از کجا یافتی و ماخذش چیست - الہام نباشد - چنانکه بر بعض لغات اشارہ
آن می کنی (اردو) سادہ ترین - مذکر -

بکر | بقول وارستہ (۱) دوشیزہ و فرماید که در بعضی بلاد که باکرہ استعمال یافتہ از مخترعات عوام است
و صحیح بکر و لا غیر و فرماید که ہذا من تدقیقات محقق الدین علی قوسی و بحوالہ فرہنگ اخلاق ناصری گوید که
اول ہر چیزی بہار گوید که بالکسر دوشیزہ و جمع آن ابکار و بحوالہ قوسی نقل عبارت وارستہ می کند و ذکر
معنی دوم ہم کردہ فرماید که از بعض مواقع بمعنی (۲) نازک و لطیف استفادہ میشود چنانکہ بادہ بکر تو
بکر سخن بکر مضمون بکر معنی بکر و نکتہ بکر (میر الہی رہ) نقل شیرین چہ کنی پستہ لب شور طلب با
زیرہ بکر مخواہ گر گرگ مستحل ☆ (حکیم زلالی رہ) چہ شمع ... شیرین عنان تاب ☆ ز سر جوش
شکر برداشت نقاب ☆ که شاید بشکند زان نخل نوشین ☆ خط بوسہ ہای بکر شیرین ☆ (میرزا عبد الغنی
قبول رہ) چنین که تنگ در برش امشب کشیدہ ام ☆ مضمون بکر اگر تواند بخواب بست ☆ (اسفر قطرت
رہ) معنی بکر نی اگر پیدا نشود مرد است چرخ ☆ مطلع خورشید مضمون بکر بستہ است ☆ (محسن تاثیر رہ)
معنی بکر اگر دختر رز نیست چرا ☆ شعر رنگین نامہ باشد ای ارباب سخن ☆ (خاقانی رہ) از نکتہ بکر دو ک
نامہ ☆ من سوی شکافم و تو سند ... ☆ مؤلف عرض کند که لغت عرب است و بقول منتخب معانی

اوّل الذکر و فارسیان استعمال این معنی اوّل ہیچ ترکیب فارسی کرده اند و معنی دوم پیدا کرده بہار بدون سند استعمال ہیچ۔ مخفی مباد که (باده بکر) از تشبیہات بکر است۔ چنانکه از کلام میر الہی پیدا است یعنی باده بکر۔ بکر باشد که بکر را به باده تشبیه داده اند یعنی از بکر ہم لطف و سروری پیدا میشود چنانکه از باده و (بوسۂ بکر) که در کلام حکیم زلالی است۔ مرکّب اضافی است فتأمّل و (مضمون بکر) که از کلام منیر پیدا است ہم مرکّب اضافی است و ہم برین قیاس (معنی بکر) که میرزا قدرت و محسن تاثیر در کلام خود آورده اند کنایه باشد از معنی دقیق که زود حل نشود و ہم چنین است (نکتۂ بکر) که از کلام خاقانی پیدا است بکر مراد است نکته را به تشبیه بکر آورده۔ و دیگر ہیچ و نظامی (بکر جان) بترکیب اضافی آورده و جان را به بکر تشبیه داده که بکر جان۔ جان باشد و (بکر سفتن) در ملحقات می آید و سند این ہم بتعریفش ہمدر انجا مذکور شود و بالجمله فارسیان در مجرّد لفظ بکر اینقدر تصرّف کرده اند که بمعنی بکارة استعمالش کرده اند از ینجاست که (معنی بکر) را کنایه قرار داده اند از معنی دقیق۔ و اضح باد که بکارة بلغت عرب بمعنی دوشیزگی آمده کذا فی المنتخب و بکر بمعنی مصدری نیست پس باکره که بر وزن تانیث فاعل است بقول اکثر در لغت عرب مستعمل نیست ولیکن صاحب محیط المحیط ذکرش کرده و بکر بمعنی بکارة در محاوره اردو ہم مستعمل بعضے از معاصرین برآنند که بکر بمعنی بکارة در فارسی نیامده و در ہر یک مرکّب فارسی زبان بکر بمعنی دوشیزه مستعمل است ما بخیال شان اتفاق نداریم و صراحتاً مزید در ملحقات می آید چنانکه (بکری) که بمعنی بکارت دارنده می آید و نظر بر تصرّف فارسیان که در معنی بکر کرده اند بکر را بمعنی بکارت مفرس دانیم (اردو)

بکر۔ بقول آصفیه۔ عربی۔ اسم مؤنث۔ دوشیزه۔ کنواری۔ دوشیزگی مؤلّف عرض کرتا ہے که بمعنی دوشیزگی اردو زبان کا استعمال ہے۔ عربی میں اسکے لیے (البکارة) کہتے ہیں۔

در سراج گوید کہ تصحیف است صحیح بہ میم باشد مؤلّف عرض کند کہ اگر مجرّد بیان صاحب ملحقات را تسلیم
کنیم این را اسم جامد فارسی قدیم دانیم کہ حالا معاصرین عجم ازاں بی خبر اند و دخل بمعقولات خان آرزو
را غیر از شعار او ہیچ ندانیم کہ تصرّفی در زبان فارسی می کند و تکمار را بہ میم بجائیش نہ نوشت و دیگر کسی
از محققین فارسی زبان ہم ذکرش نکردہ و محققین ترکی و عربی و سنسکرت ہم ازاں ساکت پس می
پرسیم ازو کہ این تصحیح را از کجا یافتی و ماخذش چیست - الہام نباشد - چنانکہ بر بعض لغات اشارہ
آں می کنی (اردو) سادہ حریر - مذکّر -

بکر بقول وارستہ (۱) دوشیزہ و فرماید کہ در بعضی بلاد کہ باکرہ استعمال یافتہ از مخترعات عوام است
و صحیح بکر و لا غیر و فرماید کہ ہذا من تدقیقات مجد الدین علی توسی و بحوالۂ فرہنگ اخلاق ناصری گوید کہ
اوّل ہر چیزی بہار گوید کہ بالکسر دوشیزہ و جمع آں ابکار و بحوالۂ توسی نقل عبارت وارستہ می کند و ذکر
معنی دوم ہم کردہ فرماید کہ از بعض مواقع بمعنی (۲) نازک و لطیف مستفاد میشود چنانکہ بادۂ بکر و نیٹو
بکر سخن بکر - مضمون بکر - معنی بکر و نکتہ بکر (میر الٰہی ؎) نقل شیرین چہ کنی پستہ لب شور طلب ⁂
بادۂ بکر نخواہد گزک مستعمل ⁂ (حکیم زلالی ؎) چو شد پردہ پرداز شیرین عناں تاب ⁂ ز سر جوش
شکر برداشت عتاب ⁂ کہ شاید شکستند زاں لعل نوشین ⁂ خمار بوسہ ہای بکر شیرین ⁂ (میرزا عبد الغنی
قبول ؎) چہ می کہ تنگ در برش امشب کشیدہ ام ⁂ مضمون بکر را کہ تواند بخواب بست ⁂ (معز فطرت
؎) معنی بکری اگر پیدا نشود مردا ست چرخ ⁂ مطلع خورشید مضمون مکرر بستہ است ⁂ (محسن تاثیر ؎)
معنی بکر اگر دختر رز نیست چرا ⁂ شعر رنگیں ہمہ جا بشد می ارباب سخن ⁂ (خاقانی ؎) از نکتہ بکر در نو
خامہ بد من موی شگافم و ترسند ازاں ⁂ مؤلّف عرض کند کہ لغت عرب است و بقول منتخب بمعانی

اوّل الذّکر و فارسیان استعمال این معنی اوّل بہ ترکیب فارسی کردہ اند و معنی دوم پیدا کردۂ بہار بدون
سند استعمال ہیچ مخفی مباد کہ (بادہ بکر) از تشبیہات بکر است ۔ چنانکہ از کلام میر الٰہی پیدا است یعنی
بادہ بکر ۔ بکر باشد کہ بکر را بہ بادہ تشبیہ دادہ اند یعنی از بکر ہم لطف و سروری پیدا میشود چنانکہ از بادہ
و (بوسۂ بکر) کہ در کلام حکیم زلالی است ۔ مرکّب اضافی است فتأمّل و (مضمون بکر) کہ از کلام منیر
پیدا است ہم مرکّب اضافی است و ہم برین قیاس (معنی بکر) کہ مستغنی از فطرت و محسن تاثیر در کلام خود
آوردہ اند کنایہ باشد از معنی دقیق کہ زود حل نشود و ہم چنین از (نکتۂ بکر) کہ از کلام خاقانی پیدا است
بکر مراد است نکتہ را بہ تشبیہ بکر آوردہ ۔ دیگر ہیچ و نظامی (بکر جان) بترکیب اضافی آوردہ و جان
را بہ بکر تشبیہ دادہ کہ بکر جان ۔ جان باشد و (بکر سفتن) در ملحقات می آید و سند این ہم با تعریفش
ہمدر انجا مذکور شود و با جملہ فارسیان در مجرّد لفظ بکر اینقدر تصرّف کردہ اند کہ بمعنی بکارۃ استعمالش کردہ
اند از ہمینجا است کہ (معنی بکر) را کنایہ قرار دادہ اند از معنی دقیق ۔ واضح باد کہ بکارۃ بلغت عرب بمعنی
دوشیزگی آمدہ کذا فی المنتخب و بکر بمعنی مصدری نیست بس باکرہ کہ بر وزن تانیث فاعل است
بقول اکثر در لغت عرب مستعمل نیست ولیکن صاحب محیط المحیط ذکرش کردہ و بکر بمعنی بکارۃ در محاورۂ اردو
ہم مستعمل بعضے از معاصرین برانند کہ بکر بمعنی بکارۃ در فارسی نیامدہ و در ہر یک مرکّب فارسی زبان بکر
بمعنی دوشیزہ مستعمل است ما با خیال شان اتّفاق نداریم و صراحتہ مزید در ملحقات می آید چنانکہ (بکری) کہ بمعنی
بکارت دارندہ می آید و نظر بر تصرّف فارسیان کہ در معنی بکر کردہ اند بکر را بمعنی بکارت مشترک دانیم (اردو)
بکر ۔ بقول آصفیہ ۔ عربی ۔ اسم مؤنّث ۔ دوشیزہ ۔ کنواری ۔ دوشیزگی مؤلّف عرض کرتا ہے کہ بمعنی
دوشیزگی اردو زبان کا استعمال ہے ۔ عربی میں اسکا صیغہ (البکارۃ) کہا ہے ۔

بکران | بقول رشیدی (۱) بالضم و فتح کاف
بمعنی تہ دیگی کہ بریان شدہ باشد مخفف (بنکراں)
کہ می آید۔ برہان گوید کہ بروزن نقصان برنج
و ہر چیز دیگر کہ در تہ دیگ طعام چسپیدہ و بریان
شدہ باشد۔ صاحب غیاث ایں را بالضم
بمعنی تہ دیگی آوردہ و صاحب انند نقل عبارت
صاحب ناصری کردہ کہ می آید۔ صاحب
ناصری نذکر بمعنی بالا گوید کہ (۲) بفتح اوّل و دوم
امر بکرانیدن ہم یعنی تراشیدن آں تہ دیگ و
فرماید کہ اصل ایں بنکراں است بضمّ اوّل یعنی
تراشیدہ بن دیگ۔ صاحب جامع ہمزبان برہان
خان آرزو در سراج بہ تعریف معنی اوّل گوید کہ
بروزن نقصان برنج وغیرہ بریان شدہ کہ تہ
دیگ بچسپد مؤلف عرض کند کہ بمعنی اوّل
متحقق است کہ مخفف بنکراں است کہ می آید و
نسبت معنی دوم عرض میشود کہ بکرانیدن یا بنکرانیدن
بکرانیدن بمعنی تراشیدن بنکراں نیامدہ پس کم التفاتی
صاحب ناصری است کہ ایں را امر بکرانیدن گفتہ
و خود او ہم بکرانیدن قائم نکردہ و دیگر محققین مصادر
و محققین اہل زبان مثل سروری و جامع و برہان
ہم ازیں مصدر ساکت پس بکران را امر حاضر
بکرانیدن گرفتن بدون وجود مصدر چگونہ درست
تواند شد۔ البتہ کرانیدن مصدریست متعدی کردن
کہ بجایش می آید و جا دارد کہ بزیادت موحّدہ مکسور
تدائمہ بکران را امر حاضرش دانیم و بہ تحقیق ما (۳)
بکران بالکسر جمع بکر است چنانکہ (بکران بہشت) و
(بکران چرخ) کہ می آید و الف و نون آخر برای
جمع (اردو) (۱) کھرچن بقول آصفیہ۔ ہندی
اسم مؤنث پکتے ہیں جو طعام یا کوئی اور چیز سرخ و
بریان ہو کر ہانڈی کے پیندی میں تہہ پڑ سا جم جاتا
ہے۔ تہ دیگ۔ تہ دیگی۔ تہ گیرہ۔ بنکراں۔ عربی میں
قرورہ (۲) کھرچن کو نکال کروا۔ کروانا کا امر حاضر
کرنا کا متعدی (۳) دوشیزہ لڑکیاں۔ مؤنث۔

بکران بہشت | اصطلاح۔ بقول جہانگیری

در ملحقات کنایه از حوران بہشت صاحب ناصری در ملحقات وصاحبان برہان و بحر و سراج هم ذکر این کرده اند مؤلّف عرض کند که الف و نون در بکران برای جمع و این مرکّب اضافی است بمعنی دوشیزگان بہشت و کنایه از حوران۔ (اردو) حوران بہشت کہہ سکتے ہیں۔ صاحب آصفیہ نے حور پر فرمایا ہے۔ عربی۔ اسم مؤنّث حورا کی جمع وہ گوری چِٹّی عورت جسکی آنکھ کی پتلی اور بال بہت سیاہ ہوں۔ فارسی اور اردو میں مفرد استعمال ہے۔ خوبصورت لڑکیاں۔ جو بہشت میں نیک آدمیوں کی بیویاں ہونگی (نظیر ع) ہمنے جو اسے دیکھا تو جانا کہ پری ہے ❊ پریوں نے جو دیکھا تو انہیں حور کی سوجھی ❊ ۔

بکران چرخ اصطلاح۔ بقول جہانگیری در ملحقات کنایه از ستارگان (خاقانی ع) صبح از صفت چو یوسف سینهٔ ترنج ❊ بکران چرخ دست بریده برابرش ❊ صاحب ناصری در ملحقات وصاحبان بحر و برہان و سراج و رشیدی و جامع هم ذکر این کرده اند مؤلّف عرض کند که مرکّب اضافی است و الف و نون جمع در آخر بکر و معنی لفظی این دوشیزگان چرخ و کنایه از ستارگان (اردو) ستارے۔ ستارہ کی جمع۔ ستارہ کا بیان دارزن زریں) پر ہوا ہے۔

بکران کشیدن مصدر اصطلاحی۔ بقول سفرنگ بشرح ہفتاد و سومی فقرهٔ دستانیر آسمانی بمعنی زاباد و خشوران و خشور بفتح موحّده و کسر کاف بمعنی بانجام رسیدن و منتہی گردیدن مؤلّف عرض کند که موافق قیاس است (اردو) انتہا کو پہنچنا۔ ختم ہونا

(الف) **بکراهی** (ب) **بکرائی** الف۔ بقول رشیدی مرادف بکرہی بالفتح میوه ایست شیریں از نارنج کوچکتر و از لیمو بزرگتر در ولایت ایک بپشتی انکاره بسیار صاحب جامع بر (ب) گوید که

(بکروی) بہ واو عوض ہای ہوز ہم مرادف این است۔ صاحبان سروری و جہانگیری و ناصری و برہان و سراج ہم ذکر (ب) کردہ۔ صاحب محیط بر (ب) می فرماید کہ در فارسی زبان نام لیموی شیرین است و بر لیموی شیرین گوید کہ بفارسی بکرائی و بہندی امرت پھل نام دارد سرد و تر و در منافع بسیار ضعیف تر از لیموی ترش۔ امّا مضر عصب نیست و مفرّح زیادہ و برا امرت پھل ہم نویسد کہ لیموی شیرین است نزد اہل ہند بسیار سرد و گران و دافع باد و ورم اعضا و فزایندۂ رنگ رو و برافروزندہ او و مقوّی و دافع ماندگی و مصلح آن زیرۂ سفید و عسل مؤلّف عرض کند کہ (ب) اصل است۔ بقول معاصرین عجم و اسم جامد فارسی زبان و الف مبدّلش چنانکہ رو ینہ آمد و روہینہ آمد و آنچہ بواو عوض ہای ہوز بحذف الف می آید مبدّل و مخفّف (الف) چنانکہ اوسہ و اوسو و آنچہ (الف) بتخفیف الف می آید مخفّفش (اردو) دکن میں میٹھا لیمو کہتے ہیں جو لیموسے قد میں بڑا اور شیرین ہوتا ہے۔ مذکر۔

بکر پوشیدہ خزان اصطلاح۔ بقول جامع کنایہ از شراب انگوری و شرابی کہ از آن نخوردہ باشند مؤلّف عرض کند کہ غیر از جامع دیگر کسی از محققین فارسی زبان ذکر این نکرد۔ باتباع صاحب جامع کہ از اہل زبان است تسلیم کنیم و کنایۂ لطیف است و معنی لفظی این دوشیزۂ کہ خزان ازو مخفی است و خزان بقول برہان خزیدن و با آہستگی بجای رفتن و زرد شدن گیاہ و درخت۔ پس دوشیزۂ کہ خزان ازو مخفی است کنایہ باشد از شراب انگوری کہ انگور را افشردہ درست کردہ اند و ازالۂ او پنہان است مقصود آنست کہ این بظاہر دوشیزہ است و لیکن خزان او مخفی است (اردو) انگوری شراب یا وہ شراب جس کا کوئی حصّہ پیا نہیں گیا۔ مؤنث۔

بکر پوشیدہ روی | اصطلاح - بقول جہانگیری (در ملحقات) کنایہ از شرابی باشد کہ او را ہنوز از خم نیاوردہ باشند صاحبان رشیدی و برہان و ناصری و جامع و بحر و سراج و مؤید ہم ذکر این کردہ اند مؤلف عرض کند کہ بکر درینجا بمعنی حقیقی دوشیزہ باشد و (پوشیدہ روی) صفت آن و این مرکب توصیفی کنایۂ از شرابی است کہ در خم مخفی۔ موافق قیاس است و بس (اردو) وہ شراب جو خم میں سربستہ اور محفوظ ہو جو استعمال میں نہ آئی ہو۔ مؤنث۔

بکر تراشی | اصطلاح - بقول وارستہ (۱) امر تازہ اختراع کردن (طالب کلیم ؎) معنی بکر تراشی چہ بود کوہ کنی ٭ نامۂ فکرم از اندیشۂ فرہاد نشد ٭ خان آرزو در (چراغ ہدایت) می فرماید کہ (۲) معنی تازہ پیدا کردن و از ہمان سند استنباط کند کہ گذشت۔ صاحب بحر نقل ہر دو معنی کردہ بہار بمعنی اول قانع بدین صراحت مزید کہ کنایہ از ایجاد کردن امری عجیب و غریب است مؤلف عرض کند کہ بکر درینجا بمعنی بکارت است چنانکہ بر لفظ بکر صراحت کردہ ایم کہ تصرف فارسیان در معنی لغت عرب است و مجموعاً حاصل بالمصدر (بکر تراشیدن) کہ معنی لفظی این ازالۂ بکارت کردن و بکر تراشی بمعنی (۳) ازالۂ بکارت و (۴) کنایہ باشد از کار دقیق را انجام آوردن چنانکہ کوہ کندن و از ہمین معنی عام محققین بالا معنی اول را پیدا کردہ اند و تصدیق تحقیق ما از کلام طالب کلیم می شود کہ بالا گذشت و ہمین یک شعر ساختۂ محققین است۔ بعض معاصرین ہند نژاد بکر را درین مرکب بمعنی دوشیزہ می گیرند و ما را اختلاف است (اردو) (۱) کسی تازہ بات کا اختراع کرنا (۲) تازہ معنی پیدا کرنا (۳) ازالۂ بکارت کرنا (۴) دقیق اور مشکل کام کرنا۔ یہ حاصل بالمصدر۔

بکر سفتن | مصدر اصطلاحی۔ استعارہ

این مصدر مرکّب از کلام نظامی است (و هو ہذا
ے) سخن گفتن و بکر جان سفتن است ٭ نه هر کس
سزای سخن گفتن است ٭ بعض معاصرین عربی
دان ازین شعر نظامی مصدر (بکر جان سفتن)
پیدا می کنند و (بکر جان) را مرکّب اضافی بمعنی
(دوشیزۂ جان) می گیرند که جان باشد باضافت
تشبیهی **مؤلّف** عرض کند که لفظ جان را
داخل اصطلاح کردن غیر ازین نیست که حلقۂ
وسعت زبان را تنگ کنند چنانکه عادت معاصرین
است (بکر سفتن) مصدریست - واضح که پیدا
می شود از همین کلام نظامی و مرادف (بکر
تراشیدن) است که بر (بکر تراشی) گذشت
معنی لفظی این (۱) ازالۂ بکارت باشد و لازم
که بکر را بمعنی بکارت گیریم - چنانکه ذکرش بر لفظ
بکر گذشت و (۲) کنایه باشد از کار دقیق
مشکل کردن دیگر هیچ (اردو) (۱) ازالۂ بکارت
کرنا (۲) دقیق یا مشکل کام کرنا - دیکھو (بکر تراشی)

بکرسی نشاندن | مصدر اصطلاحی - همان
(برکرسی نشاندن) که گذشت (اردو) دیکھو
(برکرسی نشاندن) -

بکر فکر | اصطلاح - بقول خان آرزو در سراج
نکتۂ خوب و بدیع که دست زدۂ طبع دیگری نباشد
مؤلّف عرض کند مرکّب اضافی است باضافت
تشبیهی کنایه از فکر دقیق و نازک که بکر درینجا بمعنی
بکارت است چنانکه بر لفظ بکر گذشت از قبیل (بکر
جان) که ذکرش بر (بکر سفتن) کرده ایم (اردو)
دقیق اور نازک فکر -

بکر مشّاطۂ خزاں | اصطلاح - بقول جهانگیری
در ملحقات (۱) کنایه از می انگوری - صاحب ناصری
در ملحقات می فرماید که (۲) کنایه از شراب صاف
است (خاقانی ے) طفل مشیمۂ رزان بکر مشّاطۂ
خزان ٭ حاملۂ بهاران باد عقیم آذری ٭ صاحب
رشیدی گوید که (۳) شرابی که هنوز از ان نخورده باشند
صاحب برهان ذکر معنی اوّل و سوم کرده صاحب بحر

ہمزبانش خان آرزو و در سراج بمعنی سوم قانع - صاحب شمس بتصرف لفظی چنانکہ عادت اوست (بکر مناظر خزاں) را آوردہ - گوید کہ مرادف این است - جز این نیست کہ مشاطہ را مناظر نقل کردہ وپی بحقیقت نبرد مؤلف عرض کند کہ در اینجا بکر بمعنی دوشیزہ باشد و (مشاطہ خزاں) مرکب اضافی وصفت دوشیزہ - مخفی مباد کہ مشیمہ بقول منتخب پردہ را گویند کہ در وبچہ می باشد و با بچہ از شکم بیرون می آید بمعنی سوم قرین بقیاس است (اردو) (۱) انگوری شراب مؤنث (۲) شراب صاف مؤنث (۳) وہ شراب جو خم میں محفوظ ہے جس میں سے خرچ نہوئی ہو - مؤنث -

بکر نگاہ اصطلاح - بقول وارستہ معشوقہ کہ ہنوز دلربائی نیاموختہ باشد (باقر کاشی ۵)
تا زم بلطف بکر نگاہی کہ در خیال ؛ چشمش نکردہ غارت یک خانماں ہنوز ؛ صاحبان بحر و بہار و غیاث و انند ہمزبانش مؤلف عرض کند کہ بکر در اینجا بمعنی دوشیزہ و (دوشیزہ نگاہ) اسم فاعل ترکیبی بمعنی شرمگیں کہ نگاہ دوشیزہ ہمیشہ شرمگیں می باشد و دیگر ہیچ تعریف محققین حاصل آنست و زائد از ضرورت (اردو) شرمگین - صاحب آصفیہ نے اس کو ترک کیا ہے لیکن شرمگیں اردو میں مستعمل ہے وہ شخص جو شرمندہ ہو جس کی آنکھ میں شرم ہو (شرمیلا) بقول آصفیہ شرما و یا شرمالو - شرمندہ - شرمگیں -

بکروی بقول جہانگیری و برہان و مؤید جامع و ہفت و سراج و انند بالفتح ہماں بکرائی کہ گذشت و اشارہ ایں ہم ہمدر اینجا کردہ ایم صاحب جہانگیری سند ایں از فردوسی آوردہ (ـــ۵) بخانہ درون بود با بکروی ؛ نہادہ برش سیب و نار و بہی ؛ (اردو) دیکھو بکرائی -

بکرھی بقول جامع و رشیدی ہماں بکرائی کہ گذشت و اشارہ ایں ہم ہمدر اینجا کردہ ایم و صراحت ما ہم ہمدر اینجا (اردو) دیکھو بکرائی -

بکری بہار بذکر این از معنی ساکت و صاحب اننداج بحوالۂ فرہنگ فرنگ گوید که بالفتح بمعنی مست (مرزا فطرت ؎) باز خم باده پر سخانه شد * دختر رز بکری پیاله شد * مؤلف عرض کند که بمعنی مست اصلا نیست و بدون تعلق لفظی معنی قائم کردن شایان محققین نباشد - بکری بیای نسبت معروف بکارت دارنده از قبیل سودائی و کنایه از مرغوب و مقبول که دوشیزهٔ بکر دارنده مرغوب و مقبول می باشد شاعر گوید که خم باده باز پر سخانه شد یعنی پر شد از شراب و شراب در خم آمد - مخفی مباد که فارسیان شراب را بسبیل مجاز پری نامند و دختر رز یعنی شراب محجوب پیاله شد یعنی ساغر مشتاق است که شراب از خم داخل ساغر شود و واضح باد که اگر بکر را بمعنی دوشیزه گیریم ترکیبش با تحتانی درست نمی شود و هیچ معنی ندارد همین یک مرکب است که تائید و تصفیه خیال ما می کند (چنانکه بر لفظ بکر اشاره پیش کرده ام) که فارسیان بسبیل تفریس بکر را بمعنی بکارت استعمال کرده اند فتامل (اردو) مشتاق -

بکسم بقول خان آرزو در سراج بضم و سین مهمله مفتوح پارچه گوشت مؤلف عرض کند که همه محققین فارسی زبان و معاصرین عجم ازین ساکت و بر زبان معاصرین تکه گوشت است مخفی مباد که همین لغت به های هوز آخره عوض رای مهمله می آید عجیبی نیست که تسامح خان آرزو یا غلطی کاتب این را به رای مهمله آخر قائم کرد اگر سند استعمال این بدست آید توانیم قیاس کرد که این مبدل آن باشد چنانکه هوبه و هوبر - (اردو) تکا بقول آصفیه - اردو - اسم مذکر اسکی فارسی تکه - گوشت کا ٹکڑا - پارچه گوشت -

بکسل بقول شمس بالفتح بمعنی (۱) تری و نم و (۲) خبر نیکی صراحت کند که لغت فارسی زبان است

مؤلف عرض کند کہ ہمہ محققین فارسی زبان ازین ساکت سند استعمال پیش نشد معاصرین عجم برزبان ندارند مجرد قول صاحب شمس اعتبار را نشاید (اردو) (۱) تری۔ بقول آصفیہ فارسی۔ اسم مؤنث۔ خشکی کے خلاف سیل۔ نمی۔ رطوبت (۲) خوشخبری۔ مؤنث۔

بکسمات | بقول سروری بالفتح نوعی از نان (بسحق اطعمہ) توز بکسمات و حلوا بجازہ بند محمل + کہ بدین جمازہ بتوان سفر حجاز کردن + صاحب جہانگیری می فرماید کہ با اول مفتوح و بثانی زدہ وسین مفتوح نانی است کہ آنرا مربع بریدہ می پزند و در ریسمانہا بکشند و مسافران بر و بحر بجہت توشہ بدارند۔ صاحبان رشیدی و سراج و مؤید ہم ذکر این کردہ اند۔ صاحب محیط کہ محقق مفردات طب است خلاف موضوع خود می فرماید کہ لغت فارسی است و معرب این بقسماط نوعی از کوک است کہ در تنور می پزند مؤلف عرض کند کہ ماخذ این ہیچ محقق نشد ربطا ہر مرکب می نماید ولیکن ترکیبش ہیچ محقق نمی شود ہمین کہ پکسمد بہ بای فارسی وبدال مہملہ آخر لغت یونان است بہ این ہیئت قسم نانی کہ در سفر بکار آید عجیب نیست کہ فارسیان بتبدیل بای فارسی بموحدہ چنانکہ (تپ و تب) و دال مہلہ بہ فوقانی چنانکہ (رزدشت و زرتشت) ورنہ با یای الف سیان ہم و فوقانی بکسمات کردند و بقول سرار و منتہی معرب این بقسماط و بکسماد و بکسماط ہرسہ آمدہ (اردو) بکسمات۔ فارسی میں ایک خاص قسم کی روٹی کا نام ہے جو توشہ سفر کے لئے پکائی جاتی ہے جسکو ایک ڈوری میں پرو کر ساتھ رکھتے ہیں۔ مؤنث۔

بکسماست | بقول شمس بابا و سین مہملہ ہر دو مفتوح بحوالہ منتجری نام حلوا ئیست مؤلف عرض کند کہ ہنگیسی از محققین فارسی زبان ذکر این نکرد و سند استعمال پیش نشد خیال ما می رسد

که محقّق بی تحقیق همان لغت بجسمات را بی تحقیقی بزیادت سین و دم نوشت و در معنی اختلافی که واقع است نتیجه کم التفاتی باشد یا تسامح تنخیری بالجمله قیاس غالب است که این لغت تازه نیست غیر لغت گذشته (اردو) دیکھو بجسمات ۔

بجسه بقول جهانگیری با اوّل مضموم و ثانی زده پاره پاره گوشت را نام است ، صاحبان رشیدی و برهان و ناصری و جامع هم ذکر این کرده اند و همین لغت را خان آرزو در سراج به رای مهمله آخره عرض های هوّز نوشته مؤلّف عرض کند که ما خیال خود را همه جا ظاهر کرده ایم و در ینجا همین قدر کافی است که اسم جامد فارسی قدیم باشد ۔ معاصرین عجم بر زبان ندارند و عوضش این تکه گوشت را استعمال می کنند (اردو) دیکھو بجسه ۔

بجسی چیزی کردن مصدر اصطلاحی ۔ بقول بهار مرادف (بر کسی چیزی کردن) بمعنی قرار دادن و مخصوص گردانیدن کاری بخود یا بدیگری صاحب انند نقل نگارش **مؤلّف** عرض کند که ما این را خلاف محاوره دانیم حیف است که سند استعمال پیش نکرده مجرّد از عایش با آئین گریش اعتبار را نشاید معاصرین عجم بر زبان ندارند و محقّقین فارسی زبان ازین ساکت (اردو) کسی پر کوئی کام مخصوص کرنا اور قرار دینا ۔

بجسیغنه بقول شمس بضمّ با و یای پارسی قطع کرده و گسسته **مؤلّف** عرض کند که محقّق کوتاه نظر ندانست که مصدر گسیختن که بجایش می آید اصل این است و این بزیادت موحّده در اوّل ماضی مطلق اوست با های آخره که افادهٔ معنی مفعولی کند ضرورت نداشت که این را بصورت اسم جامدی قائم کنند ۔ شامل است بر همه معانی مفعولی مصدر گسیختن و مقصودش از یای فارسی غیر از یای مجهول نباشد

وبای مجہول را یای فارسی گفتن ایجاد بندہ باشد اگرچہ گندہ (اردو) بکھیگنجن یہ اس کا اسم مفعول ہے

بکسی رسیدن مصدر اصطلاحی۔ بقول بحر برابر و ہم چشم او گردیدن مؤلّف عرض کند کہ حیف است کہ سند استعمال پیش نکرد معنی حقیقی این (۱) واصل شدن و رسیدن بکسے و بخدمت کسی و بقرینۂ بیان (۲) رسیدن بمرتبۂ کسی ہم۔ دیگر محققین فارسی زبان ذکر این نکردہ اند و معاصرین عجم بر زبان ندارند (اردو) کسی کے برابر اور مساوی ہونا (۱) کسی تک پہنچنا (۲) کسی کے مرتبہ کو پہنچنا۔

بکسی زبان داشتن مصدر اصطلاحی۔ بقول جہانگیری در ملحقات (۱) کنایہ از آنست کہ خود را از و داند (ظہوری ؎) این کہ در دوش بلبم لطف نہانی دارد ٭ آگہم با لب من نالہ زبانی دارد ٭ صاحب رشیدی بذکر معنی اوّل گوید کہ (۲) راز دار او بودن ہم۔ خان آرزو و سراج با رشیدی متفق مؤلّف عرض کند کہ از سند ظہوری (با کسی زبان داشتن) پیدا است کہ بجایش گذشت و از سندی کہ در پیش پیش شد واضح میشود کہ این را مصدر عام قرار دادن بہ خصوصیت زبان درست نیست اگر تخصیص مقصود باشد (بالب زبان داشتن نالہ) بمعنی با لب ہم کلام بودن و محبت داشتن نالہ قائم کنیم و اگر تعمیم مقصود باشد (باکسی چیزی داشتن) بمعنی تعلق باکسی داشتن ولیکن بخیال ما تخصیص بہتر از تعمیم است۔ مخفی مباد کہ (زبان داشتن نالہ بالب) بمعنی حقیقی صاحب زبان بودن نالہ بواسطۂ لب از ہمین سند پیدا است فتأمل ہر دو معانی بیان کردہ محققین بالا بخاطر ما نمی چسپد (اردو) (۱) اپنے آپ کو کسی اور خیال کا کرنا۔ ظاہر کرنا (۲) کسی کا راز دار ہونا۔

بکسی سپردن مصدر اصطلاحی۔ بقول بہار اعتماد داشتن چیزی را بخود یا بدیگری صاحب انند نقل نگارش (مخلص کاشی ؎) بود شہرہ دنیا و بی اعتباری ٭ چرا اینقدر ہا با و سپاری

مؤلف عرض کند کہ طرز بیان بہار درست نیست اعتماد بکسی کردہ کار و بار خود باو تفویض کردن است و بس (اردو) کسی پر سونپنا کسی پر بھروسا کرنا کسی پر اعتماد کرنا۔ صاحب آصفیہ نے (کسی پر تکیہ کرنا) کو انہیں معنوں میں لکھا ہے۔

بکشتن دادن | مصدر اصطلاحی۔ پیروانے جان نکردن و بدست مرگ دادن و حوالہ مرگ کردن (ظہوری ے) خویش را ناحق بکشتن دادہ بود ہم از فراق ۔ الحذر زین فکر باطل الحذر ہر با گیرہ (اردو) مرنے دینا۔ جان کی حفاظت نہ کرنا۔

(الف) بکشتی خوردن
(ب) بکشتی می خورد

مقولہ (ب) بکسر موحدہ و سکون رای مہملہ۔ بقول صاحب روزنامہ بحوالہ سفرنامۂ ناصرالدین شاہ قاجار بمعنی - می افتاد بکشتی - ماضی استمراری (بکشتی خوردن) کہ بہ الف قائم کردہ ایم بمعنی مبادا کہ خوردن بمعنی ملاقی شدن می آید پس ملاقی شدن بکشتی با معیت سوار شدن و افتادن بکشتی است۔ با بجملہ (ب) باعتبار محاورۂ معاصرین عجم مقولہ را مانند والا نیست کہ استعمال دیگر مشتقات الف بر سبیل قیاس کنیم الا بوجود سند استعمال (اردو) (الف) کشتی میں پڑنا۔ سوار ہونا (ب) کشتی میں سوار ہوتا تھا۔

بکشمہ | بقول سروری و انند و برہان بکاف و شین معجمہ بوزن پردہ۔ ریشی باشد کہ بر گردن و شکم پیدا آید و بعربی تکمہ خوانند۔ صاحب جامع گوید کہ مراد از ریش۔ زخم است۔ صاحب جہانگیری ذکر این کردہ مؤلف عرض کند کہ دیگر محققین فارسی زبان ازین ساکت و معاصرین عجم ہم بر زبان ندارند ولیکن باعتماد صاحب سروری و جامع کہ محقق اہل زبانند این را اسم جامد فارسی تحقیق شدہ ہم ولیکن با کمال عربی تعلق ندارد (اردو) وہ زخم جو گردن یا پیٹ پر ظاہر ہو کسی مرض کی وجہ سے)۔

(الف) بکف آمدن — مصدر اصطلاحی ۔ (الف) برای معنی دوم و سوم مشتاق سند مائیم که از

(ب) بکف آوردن — بقول بحر بمعنی بدست آمدن — محققین اہل زبان کسی ذکر این نکرد ۔ و معاصر

(ب) بقولش بمعنی (۱) بدست آوردن و (۲) تصرف نمودن و (۳) ظاہر کردن ۔ صاحب لطائف بر ہان ذکر ہر سہ معنی (ب) کردہ ۔ بہار بمعنی اول (ب) قانع و صاحب انند نقل نگارش (عبد الحسین کاشانی عارف تخلص ــ) گدائی دل پی آرزو شہنشاہی است ٭ گر این نگین بکف آوردہ سلیمان باش ٭ (انوری ــ) گردون بکفایت بکف آورد کابش ٭ آری چہ عجب کسب شرف کار کفا ست (ظہوری ــ) بہ رخ غمکشان کشد گرسہ ترا نہای تر ٭ غصہ گر آورد بکف دامن ہای ہای ساہ (انوری ــ) بہ ذرہ وجود رساند خدنگ خویش ٭ شست شہاب گر بکف آرد کمان تو ٭ صاحب مؤید الفضلا ذکر معنی مطلق (ب) بمعنی اولش کردہ گوید کہ بمعنی سوم ہم آمدہ مؤلف گذارش عرض کند کہ ہر قدر سند داد مؤلفا (ب) بکف آمدن از معنی اول (ب) متحقق شدہ فریب استعمال الف ہم از نظر ما گذشت و از معاصر عجم ہم نشنیدیم اگرچہ موافق قیاس است اردو میں (الف) ہاتھ آنا ۔ دیکھو بدست آمدن (ب) (۱) حاصل کرنا (۲) تصرف کرنا (۳) ظاہر کرنا ۔

بکف برنہادن جام — مصدر اصطلاحی ۔ بدست گرفتن جام (انوری ــ) مست از دم در آمد و وش آن مہ تمام ٭ دیر گرفتہ چنگ و بکف برنہادہ جام ٭ (اردو) ساغر ہاتھ میں لینا ۔

بکف تیغ گرفتن — مصدر اصطلاحی ۔ تیغ بدست (انوری ــ) برق در نظارہ رو الماس گشت چیز آن چارہ ندید ٭ چون بکف تیغ زد اندر و لب جام گرفت ٭ (اردو) تلوار ہاتھ میں لینا ۔

بکف داشتن چیزی — مصدر اصطلاحی ۔ داشتن چیزی بدست و در قبضہ (ظہوری ــ) جزو و کلی دانشت [illegible] بکف ٭ بر دل [illegible]

ہیچ بخورد دم و تیغ + (ولہ) در ہیچ تو آنچہ دل بکف داشت بدر یں بود کہ در مراد دادیم + (اردو) ہاتھ میں رکھنا۔ قبضہ میں رکھنا۔

بکف کردن مصدر اصطلاحی۔ بقول بہار و آنند۔ مرادف معنی اوّل (بکف آوردن) کہ گذشت مؤلف عرض کند کہ موافق قیاس است (میر معزی) بودی تو موصل کہ ہی لشکر حصت + گفتند کہ گردیم خراسان بکف آسان + (اردو) دیکھو بکف آوردن کے پہلے معنے۔

بکف گرفتن مصدر اصطلاحی۔ بقول بہار و آنند مرادف معنی اوّل بکف آوردن کہ گذشت مؤلف عرض کند کہ موافق قیاس است (حسین سنائی) آں دُرد لب رسیشم کہ چوں گیرم بکف تیغ دعا + آسماں بہر شفاعت سرنہد بر پای من + (اردو) دیکھو بکف آوردن کے پہلے معنے

بک لک صاحب ناصری گوید کہ بضم اوّل و رابع کہ لام باشد از اتباع است ہمچوں خان ومان وتار ومار بمعنی (۱) ناہموار و درشت و (۲) بی عقل و بی ہنر و فرماید کہ آنرا (لک وبک) نیز گویند و فرماید کہ بمعنی بی مغز و میانہ تہی ہم و (۳) مخفف پتک آہنگراں ہم (شمس فخری) جہاں چو خاک تست دریں عرصۂ ملکت + چرا نگو بید دانا بہ تہمت بکلک + مؤلف عرض کند کہ ہمین لغت بہ واو عطف بیان بک ولک می آید و نظر باعتماد صاحب ناصری کہ از اہل زبانست۔ محاورۂ فارسی زبان ایم و نسبت معنی سوم مشتاق سندمی باشیم کہ معاصرین عجم انکار کنند و تسامح صاحب ناصری و آنند مخفی مباد کہ آنچہ صاحب ناصری ضم ثالث را رابع نوشتہ تسامح اوست و آنچہ مثال خان ومان و تار ومار می دہد برای بک ولک است کہ می آید در ینجا باید کہ از تار ومار و خانمان کار گیریم و این اسم جامد فارسی زبان است و بس (اردو) (۱) ناہموار۔ بقول آصفیہ اونچا نیچا۔ غیر مسطح ناموافق۔ ... بیہودہ۔ نااہل (احسان) کہیئے کیا کیوں طفل اشک اپنے گلے کے ہار ہیں + اس

زمانے کے تو کچھ لڑکے بھی ناہموار ہیں ؛ (۲) بے عقل و بے ہنر (۳) دیکھو پتنگ۔

بکم | بقول سروری ہمان بقم کہ گذشت (شاعر فرزدق ؎) ہر کہ در دنیا شود قانع بکم ؛ سیخ رو باشد بعقبیٰ چون بکم ؛ صاحب جہانگیری ذکر این کردہ است گوید کہ معرب این بقم است صاحبان برہان و جامع این را مرادف بقم گویند و ما صراحت کامل بر بقم کردہ ایم ۔ صاحبان ناصری و رشیدی و سراج ہم ذکر این کردہ اند (اردو) دیکھو بقم و ارتن ؛ بقم

بکماز | بقول شمس بکسر اوّل بمعنی مہمانی ۔ صاحب دری و پہلوی ہم ذکر این کردہ مؤلف عرض کند کہ دیگر محققین فارسی زبان ازین ساکت و لیکن قیاس می خواہد کہ این مرکب باشد با یای نسبت و دکمان کہ بفتحتین اوّل نام ثانی شہر است (کذا فی البرہان) جا دارد کہ فارسیان جیم را بہ زای ہوّز بدل کردند چنانکہ پیچیدن و چوزہ و این مرکب را بمعنی بالا استعمال کردند۔ لغت فارسی قدیم باشد تحقیق است کہ در سند استعمال پیش نہ شد معاصرین عجم بر زبان ندارند و مہمانی را استعمال کنند (اردو) مہمانی بقول آصفیہ ۔ فارسی ۔ اسم مؤنث ۔ مہمانداری ۔ ضیافت ۔ دعوت ۔ تواضع (آغا ؎) استخوان تک نہ سمجھے ہم گئے پانی ہو کر ؛ ہڈیاں ہوں تو سگ یار کی مہمانی ہو ؛

بکماں | بقول شمس آہنی چم دوزان کہ بدان خط کشند مؤلف عرض کند کہ دیگر کسی از محققین فارسی زبان ذکر این نکرد۔ معاصرین عجم بہ زبان ندارند۔ اگر سند استعمال پیش شود اسم جامد فارسی زبان خوانیم و بدون سند استعمال صحت بیان صاحب شمس را معتبر ندانیم (اردو) وہ آہنی آلہ جس سے چم دوز چمڑے پر جدول کھینچتے ہیں۔ مذکر۔

بکند کشیدن	مصدر اصطلاحی ۔ بہار ذکر این	بہ معروف قانع و نقل نگارش (مانند) ہمزبانش

مؤلف عرض کند که چیزی را بکمند کشیدن معنی حقیقی است و کمند لغت فارسی زبان مبدل کمند رسنی باشد یا چرمی که بوسیلهٔ آن چیزی را از بلندی بکشند و بواسطهٔ آن بر بلندی دیوار و خانه می رسند۔ اکثر محققین این را ترک کرده اند۔ صراحت کامل بکاوش کنیم (اردو) کمند سے کسی چیز کو کھینچنا

(الف) بکنار آمدن	استعمال۔ (الف)
(ب) بکنار آوردن	بمعنی (۱) آمدن
(ج) بکنار بردن	در آغوش و (۲) کنا

از حاصل شدن مقصد و (۳) رسیدن بکنارهٔ دریا (انوری سلہ) تا همچو چنگ تو بکنارم نیایدی ٭ بودم چو زیر چنگ تو با نالهای زار ٭ و (ب) متعدی الف بهر سه معنی بالا (ظهوری سلہ) کشتی ساحلی خطر وارهٔ بکنار آورم میانی چند ٭ و (ج) بردن چیزی بکنارهٔ دریا (ظهوری سلہ) می برد زور گر به ام بکنار ٭ [illegible] را بازوی شناگر هست ٭ (اردو) (الف) (۱) آغوش میں آنا (۲) مقصد حاصل ہونا (۳) ساحل پر پہنچنا کنارے پر پہنچنا۔ (ب) (۱) آغوش میں لے لینا (دیکھو بر آوردن [illegible]) معنے (۲) مقصد حاصل کرانا (۳) [illegible] (ج) ساحل پر پہنچانا۔ کنارے پر لیجانا۔

بکند | بقول مؤید بمعنی آشیان۔ صاحب هفت این بفتح اوّل و دوم و کاف و نون زده آورده

مؤلف عرض کند که معاصرین عجم آشیان بر زبان دارند و دیگر محققین فارسی زبان ذکرا نکرده اند و معاصرین عجم ازین ساکت حیف هست که سند استعمال پیش نشد اگر درست آ توانیم قیاس کرد که فارسی قدیم باشد که حالا متروک است و [illegible] کنده و [illegible] اوّل زائد و این برای جانورانی باشد که خانهٔ خود زیر زمین کنند [illegible] کنند۔ [illegible] در [illegible] و فارسیان مجازاً بمعنی آشیان استعمال کرده باشند۔ قیاس [illegible]

(اردو) دیکھو آشیان -

بکن کردن | مصدر اصطلاحی - بقول ملحقات برہان (۱) آرد شدہ و بریان کردن و (۲) سفوف
خشک در دہن کردن صاحب بحر بحوالہ ملحقات گوید کہ آرد شدہ و بریان کردہ یعنی سفوف خشک را در
دہن کردن است مؤلف عرض کند کہ ملحقات برہان پیش ما است اختلافی کہ در تحریر واقع
است تا معنی بیش نباشد - اگرچہ دیگر ہمہ محققین فارسی زبان ازین مصدر اصطلاحی ساکت
ہمہ اند لیکن بعض از قدمای معاصرین عجم این را بکاف فارسی استعمال قدیم دانند و گویند
کہ اصل این پکنہ کردن بود بہ بای فارسی اول و دال مہملہ بعد نون - در زمانہ سلف فارسیان
از برای سفر نان را کہ پکنہ نام داشت ریزہ ریزہ ہمچون سفوف کردہ بطریق زاد راہ با خود
می داشتند و می خوردند و استعمال این سفوف را در محاورہ (پکنہ کردن) می گفتند و دال حذف
شدہ بکثرت استعمال انتہی ما ہیچ جا دارد کہ بای فارسی بدل شدہ بہ موحدہ چنانکہ اسپ و اسب
و دال مہملہ را حذف شدہ گیر دو معنی و وہم تخصیص مبتدل شدہ بہ تعمیم و آنچہ معنی اول تخمین شدہ
بریان است ... باشد باقی حال ہر دو معنی بالا را بدون سند استعمال تسلیم نکنیم کہ تبدیل لفظ
معنی متقاضی آنست ... صاحب ملحقات ہم ... ساکت محققین اہل زبان چیزی ثابت (اردو)
پھانکنا - بقول آصفیہ سفوف چیز کو ہتھیلی پر رکھ کر پھنکی لگانا کسی خشک چیز کو منہ کے اندر
ڈالنا ... (۲) خشک سفوف پھانکنا -

بکنک | بقول ... صاحب ... تازی ... گوسفند حیوان ... باشد
... بفتح اوّل ... فارسی ... نام ... عربی

جامع و ہفت و غیاث ہم ذکر این کردہ اند مؤلّف عرض کند کہ بہ اعتبار سما حیوان سرہ ہتی و ناصری و جامع کہ از اہل زبانند این را اسم جامد فارسی قدیم دانیم (اردو) دُم بریدہ حیوان دکن میں دُم کٹ اور دم بُریدہ بھی کہتے ہیں۔

بکن مکرمت لیاقت منت منہ

مقولہ صاحبان خزینہ و امثال فارسی این را بطور مثلی ذکر کردہ اند۔ مثل نباشد بلکہ مقولہ ایست بہ طریق موعظت۔ مقصود آنست اگر بہ کسی کرم و احسان کنی منت بر وی منہ و بر مسئول اظہارش مکن۔ (اردو) دکن میں کہتے ہیں " نیکی کر اور ظاہر نہ کر" "اس ہاتھ سے دے اُس ہاتھ کو خبر نہ دے"

بکواکب ستردہ

اصطلاح۔ بقول صاحب لطائف برہان لے بکواکب روشن گردانید چنانچہ (ع) زنگ ہوا را بکواکب سترد یعنی تاریکی ہوا را بہ روشنائی ستارگان محو کرد۔ صاحبان بحر و ہفت ہم ذکر این کردہ اند صاحب مؤید بکواکب تعمیہ ذکر معنی بالا کردہ برای تائید فضلای فرماید کہ دای بر ہمہ محققین و صد وای از مؤید۔ استناد ہم از ہمین یک مصرع بالا است کہ ازان (زنگ ستردن) بمعنی حقیقی است۔ تو ہمّت اخذ ہر چہار محققین قاصر اند کہ (بکواکب سترد) را ازین سند پیدا کردہ اند۔ ہیچ است و ہیچ و مصدر بالا بجای خودش می آید (اردو) ناقابل ترجمہ۔

بکوزہ فقاع تپاندہ است

مقولہ بہار گوید کہ یعنی راہ دخل بہ تقریب بستہ است و بمعنی گذارد کہ سر بہ دل کند و فرماید کہ اصلش از تدفین فقاع در کوزہ ماخوذ است و قبلی در مقام استفہام گویند کہ فلان چیز در کوزہ فقاع است کہ دست کسی تاب نمی رسد۔ حاصل کلام کہ حصول آن ممکن است نہ ممتنع۔ صاحب انند چہ بعض نقلش پرداختہ۔ مؤلف عرض کند کہ ازین بعض ترکیب است مؤلف عرض کند

هر دو هندنژاد و بدون سند استعمال اعتبار ندارند که
این مقوله اهل را محاورهٔ فارسی زبان قرار دهند
بگوش ما نخورد و معاصرین عجم ریشخندی کنند و محققین
فارسی زبان وست برهان - اعتبار را نشاید (اردو)
ناقابل ترجمہ -

بکوس | بقول مؤید که نسخهٔ مطبوعه مطبع نولکشور است
بمعنی قریب و در نسخهٔ قلمی این لغت را نیافتیم
و خیال ما قرین بقیاس است که کاتب مطبع
بلوس را که به لام می آید بکوس کرد و معنی فریب
و خدعه را باضافه یک نقطه قریب نوشت تصرف
لفظی و معنوی اهل مطبع حقیقت لغت را در پرده
خفا نشاند (اردو) دیکھو بلوس -

(الف) بکوک | (الف) بقول سروری و رشیدی بر وزن قبول (۱) نشانهٔ تیر باشد صاحب برهان
(ب) بکول | گوید که بفتح اول و ثانی بواو رسیده و بکاف زده نشانهٔ تیر که عربان آنرا هدف خوانند و
(۲) ظرف و جام شراب خوری و بقول بعض ظرفی که بصورت حیوانی ساخته باشند و بدان شراب
خورند و فرماید که باین معنی بجای کاف آخر لام هم بنظر آمده و صاحبان ناصری و جامع همزبانش - خان
آرزو در سراج ذکر هر دو نسبت معنی دوم گوید که صحیح بلوک است که بلام دوم بجای کاف اول می آید - مؤلف
عرض کند که کاف بدل می شود بلام چنانکه الکاک و الملاک پس معنی اول را با تتبع محققین صاحب
زبان اسم جامد دانیم و معنی دوم هم و آنچه به لام عوض کاف اول می آید مبدل این - و صاحب
ناصری که از اهل زبانست بکول را هم مبدل این گفته - پس بکوک اصل است و بلوک و بکول
هر دو مبدلش بمعنی دوم ازینجاست که ما (ب) را قائم کرده ایم و آنچه الف را اصل قرار داده ایم
مبنی بر همین قیاس است که اگر بلوک را اصل قرار دهیم بکوک و بکول را مبدلش گفتن مشکل است که
تبدیل لام بکاف بنظر نیامده (اردو) الف ب (۱) نشانه - دیکھو اندازه (۲) جام شراب مذکر بکا

مؤنث (ب) جام شراب مذکر۔

بکٰ وَ اُک | اصطلاح - بقول برہان بہ بحر بضم اول وچہارم (۱) بمعنی ناہموار و درشت و (۲) بمعنی بی عقلی و بی ہنری - صاحب جامع بر معنی اول قانع - مخفی مبادا کہ ہمین لغت بہ بدل واو ہفت ہم گذشت و صاحب ناصری دراینجا نسبت معنی دوم بی عقل و بی ہنر گفتہ - پس دریںجا نظر بر سکوت صاحب جامع کہ صاحب زبان است نسبت معنی دوم قول صاحب ناصری را معتبر دانیم چنانکہ بر (بکلک) مرقوم شد کہ صاحب ناصری محقق اہل زبان است و سندش کہ ہم در اینجا مذکور است تائید معنی بیان کردہ اش می کند - پس زیادت واو عطف مقتضی تبدیل معنی نباشد و معنی دوم را کہ مصدریت بدون وجود سند استعمال مجرد بر قول محققین ہند نزاد بر خلاف محققین اہل زبان تسلیم نکنیم (اردو) ۱ و ۲ دیکھو بکلک۔

(الف) بکونک
(ب) بکونہ | (الف) بقول جہانگیری مرادف بکونہ با اول مفتوح و ثانی مضموم و واو مجہول و نون ثانی مفتوح - شمشیر چوبین کہ آنرا بکونک نیز خوانند - صاحب رشیدی بہ نقل عبارتش گوید کہ بلونک بہ لام ہم آمدہ - صاحب برہان بر مجرد بیان معنی قانع و صاحب ناصری (ب) را ہم مرادف این گفتہ - صاحب جامع ہمزبانش - خان آرزو در سراج ذکر (الف و ب) می فرماید کہ بعضی بیونک و بیونک و بلونہ نیز گفتہ اند و اغلب کہ تصحیفات باشد - مؤلف عرض کند کہ ہمین معنی را لغت بلونک ہم بر وزن قرزنک می آید و تصحیف نباشد بلکہ تبدیل است و خان آرزو خبر ندا کہ اصل ہمہ بیونک بہ نون دوم و چہارم اسم جامد فارسی زبان است مرکب از موحدہ زائدہ و لغت عرب (یون) کہ قسمی است از شمشیر کہ بشکل ماہی بود و کاف تصغیر - پس نون دوم بہ لام

بدل شدہ بلونک شد چنانکہ نیلوفر و لیلوفر و پس ازاں لام بہ کاف بدل شدہ بکونک گردید چنانکہ
الماک و اکماک و ہمچنین کاف بہ ہای ہوّز بدل شدہ بکونہ و بلونہ شد چنانکہ پدوانک و پروانہ
و وسر (بلوندک) کہ می آید۔ دال مہملہ زائد باشد۔ چنانکہ شقتالو و شفتالو و اختلاف اعراب [illegible]
زبان است و بس (اردو) لکڑی کی تلوار جو بطور کھلونے کے بناتے ہیں۔ مؤنث۔

(الف) بکھان	صاحب ملحقات برہان نسبت الف و ب گوید کہ (۱) غلہ ایست کہ آنرا سنگ [illegible]
(ب) بکھامن	و سنگ شکنک خوانند صاحب ہفت نسبت الف فرماید کہ این ہمان [illegible] است

کہ بہندی کلتھی نام دارد صاحب شمس بر الف گوید کہ بالضم در فارسی زبان (۲) و وسخ را نام [illegible]
صاحب انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بر الف می فرماید کہ نوعی از غلہ و صاحب محیط ذکر مستقل این
نکردہ و بر کلتھی می فرماید کہ اسم ہندی حب القلت است و آنرا کلت و جکرک نیز گویند قسمی را
ازاں ہیچ بہ بای فارسی و جیم عربی گویند و این قسم را بعربی کاسر الحجر نامند و در سنسکرت کلتھا
و کالورنتم۔ بقول صاحب تذکرۃ الہند سرد در اوّل و لی بار طوبت ناقحہ و مزہ زمخت و [illegible]
ہنگام ہضم تلخ و سیاہ۔ منی بیفزاید و ضیق و پنیس و سرفہ و بواسیر را نافع و شکنندۂ سنگ
گردہ و مثانہ و منافع بیشمار دارد (الخ) و بر سنگ شکن حوالہ حب القلت و بر حب القلت می
فرماید کہ بیونانی اقونیا و نزد بعض عرب البلوس و بسریانی فلتا و عراقیان ماش ہندی گویند
و ذکر الف و ب نکرد محققین اہل زبان ازین ساکت مؤلف عرض کند کہ معاصرین [illegible] گویند
کہ عجب نیست کہ فارسی قدیم باشد و در محاورۂ حال ماش ہندی نام دارد و با آنکہ [illegible]
دانیم و الف مخفف آں و معنی دوم بیان کردہ شمس [illegible] (اردو) [illegible]

کلتھی۔ صاحب آصفیہ نے اسکو ترک کیا ہے۔ صاحب نفائس نے فرمایا ہے کہ ایک غلہ ہے جو ماش سے مشابہ ہے (مؤنث) (۲) دہی۔ مذکر۔ دیکھو ایدرن۔

بکھوجتان بقول سروری بحوالۂ شرفنامہ بفتح با وسکون کاف و واو و جیم تازی وضمّ ہا وبعد از جیم تای قرشت بمعنی خرپشتہ صاحبان جہانگیری ورشیدی وبرہان وناصری و جامع وسراج وانند وہفت ہم ذکر این کردہ اند وصاحب برہان صراحت مزید کند کہ آن ہر چیز درازیست کہ میانش بر آمدہ وبلند بود و دو طرفش بالیدہ وپست بود وصاحب مؤیّد ہم بحوالۂ شرفنامہ آوردہ وبحوالۂ لسان الشعرا دادات گوید کہ با خای معجمہ عوض جیم (بکھوختان) و در نسخۂ دیگرش اینقدر بیفزاید کہ در دستور (بکھوجتان) مرقوم است یعنی بعد کاف تا ست فرہنگشوری (بکھوجتان) بہ میم عوض فوقانی۔ صاحب شمس این را بہ نون عوض فوقانی (بکھوجنان) وبزیادت نون بعد واو (بکھون جنان) آوردہ این است حلیۂ تحقیق لغات فارسی وپایۂ تحقیق محققین وبربادی لغات فارسی زبان وسامان گمراہی حقیقت جویان۔ ما اتفاق صاحبان سروری وناصری وجامع را کہ ہر سہ از اہل زبانند معتبر دانیم واین را اسم جامد فارسی قدیم خوانیم۔ معاصرین عجم بر زبان ندارند وخرپشتہ را استعمال کنند (اردو) خرپشتہ فارسیوں نے اس دراز چیز کو کہا ہے جو درمیان میں بلند ہو اور اطراف میں پست۔ مذکر۔ ٹیلہ بقول آصفیہ ہندی اسم مذکر۔ ٹھیہ۔ پہاڑی پشتہ۔ گریوہ۔

بکسیارا / **بکسیا** بقول اسدی بحوالۂ دادات (ب) بکسر با وسکون کاف ویای حطی وسین مہملہ بمعنی تثلیث یعنی بارا تکرار ... و بحوالۂ تحفۃ السعادت می فرماید کہ بہای فارسی آوردہ بمعنی

وفرماید که در فرہنگ (الف) باضافہ با بمعنی بستہ کوچکی که بالا آیا بہ ہندو سربازی نیز گویند۔ صاحب فرہنگ جہانگیری بر (ب) بمعنی آخرہ سرکاری

را ذکر کردہ و ذکر (الف) نکردہ و صاحب رشیدی ذکر معنی (ب) بستہ کوچک را پشتہ کوچک نوشتہ و (سربازی

را سربانی) (حزین نیست که غلطی کتابت باشد) صاحب برہان ذکر (ب) بر بستہ کوچک قانع

و صاحبان جامع و ناصری و سراج ہمزبانش۔ صاحب مؤیّد گوید که تثلیث و گلیم است و صاحب

برہان بر تثلیث ہم ذکر بار کوچکی کردہ **مؤلف** عرض کند که (الف) را اسم جامد فارسی قدیم دانیم

و (ب) را مخفّفش فارسیان گلیم ہم بار بسری را گویند که در یک گلیم تواں بست و ہماں است تثلیث

معاصرین عجم بر زبان ندارند و بستہ کوچک را استعمال کنند (اردو) چھوٹا سا بستہ۔ مذکّر۔

موحّدہ با کاف فارسی

بَگ بقول انند بالفتح (۱) بمعنی غوک فرماید که با کاف تازی ہم گذشت و گوید که (۲) بالکسر

مخفّف بیگ است که در ترکی زبان امیر را نامند۔ صاحب بول چال ذکر معنی دوم کردہ فرماید

که مراد ونا بیگ و بی بمعنی خان زادہ و سردار زادہ **مؤلف** عرض کند که بمعنی اوّل مبدّل

بک بمعنی اوّل اوست۔ کاف عربی بدل شدہ بفارسی ہمچوں کند و گند و بمعنی دوم اگرچہ لغت ترکی

می نماید که معاصرین عجم استعمالش کنند ولیکن صاحب لغات ترکی ذکر ایں نکردہ و بیگ را بمعنی

امیر و بلند مرتبہ آوردہ و عجبی نیست که معاصرین عجم بحذف تحتانی بر سبیل تفریس استعمال بگ بمعنی

دوم کردہ باشند (اردو) (۱) دیکھو بک کے پہلے معنے (۲) امیر امیر زادہ۔ بلند مرتبہ۔

بَگاہ صاحب رشیدی گوید که مخفّف ایں بگه

باشد بمعنی (۱) بوقت (۲) زود و بر بیگاہ (بہ یائے

فارسی) صراحت کند که اصح بیای تازی است

صاحب ناصری فرماید که یعنی بوقت و (۳)

گاه سحر و صبح و (بیگاه) وقت غروب و شام
را گویند (حکیم فرخی ؎) بامدادان بگاه آمد
بار وی چو ماه ✤ آنکه آراسته زو گرد و بهر روز
سیاه ✤ بهار گوید که بالفتح معنی ترکیبی این
(بهم) بر وقت خود است و نیز بمعنی زود و شتاب
و فرماید که بیای فارسی بمعنی سحر و صبحدم
می آید ـ خان آرزو در سراج گوید که بگه
مخفّف آن بمعنی بوقت خود و چنانکه گویند
بگاه چیزی کرد یعنی بوقت برخاست و دمر
نکرد و این مجاز است و معنی دیگر زان اذا
مستفاد است ـ پس صاحب رشیدی که
این را در معانی حقیقت آورده خطا نموده
و مقابل این بیگاه بمعنی بی وقت ـ گاهی
بای موحّده را حذف کنند و گویند گاه و بیگاه
و هم او بر پگاه بیای فارسی بذکر قول رشیدی
می دارد که اغلب که بمعنی زود و بر وقت
بیای تازیست و بمعنی سحر و صبح بیای فارسی

چنانکه مشهور است و وجه اشتباه آنست که بیگاه
مقابل هر دو آمد پس بعضی را گمان شده که
پگاه هم یک لغت است و آن خطاست مؤلّف
عرض کند که معنی اوّل حقیقی بزیادت موحّده نهی
وقتست که موحّده هیچ معنی نمی کند چنانکه بگاه رازم
شیری و دلیری است ... یعنی وقت رزم
فارسیان استعمال این بدون موحّده بیشتر
کنند و بمعنی چهارم هم حقیقی یعنی بر وقت که
موحّده بمعنی بر آید چنانکه ... بر وقت اینکار
کردم ... یعنی وقت اینکار ... کرده گردش
و سند بیتی هم برای معنی چهارم است نه برای
معنی سوم ـ چنانکه ناصری خیال کرده و معنی
سوم را به اعتماد صاحب ناصری به بای عربی
تسلیم کنیم و مقابل این بیگاه بمعنی شام و غروب
آید این می کند و پگاه که به این معنی می آید
مبتذل این چنانکه تب و تپ طبع آزمائی خان آرزو
مبنی بر خیال اوست و قولش بمقابله صاحبان

چنیری نیست (اردو) (۱) وقت - مذکر - (۲) جلد	(۳) صبح - مؤنث - (۴) وقت پر -

بگتر | بقول جهانگیری نوعی از سلاح باشد که در روز جنگ پوشند - صاحب رشیدی گوید که جامه ایست که در روز جنگ می پوشند - گاهی از مخمل سازند و پارهای آهن متّصل بر روی آن کشند - صاحب برهان صراحت مزید کند که بر وزن کفتر آهنی چند است که بهم وصل کرده بر روی آن مخمل و زربفت و امثال آن کشند و در روزهای جنگ پوشند و بجتر کی قتلاو گویند - صاحب ناصری با همزبانش صاحبان جامع واننده دهفت و مؤیّد و غیاث هم ذکر این کرده اند - خان آرزو بذکر قول رشیدی و برهان قول برهان را صحیح پندارد و فرماید که آنچه در هندوستان بزره بکتر نامند درست نباشد **مؤلّف** عرض کند که حاشا که چنین باشد اهل هند زره و بکتر را دو قسم لباس دانند و بکتر را قسمی از زره پندارند - اصل این بخفتر بوده بای فارسی و خای معجمه مرکّب از پنج که معنی خوش می آید و تر بمعنی بسیار چنانکه بهتر فارسیان به تبدیل بای فارسی بموحّده چنانکه تپ و تب و خای معجمه با کاف عربی (چنانکه خان و کان) بکتر کردند و پس از آن کاف عربی در محاورهٔ زبان بدل شده بکاف فارسی چنانکه کند و گند و با کاف عربی هم مستعمل چنانکه بجایش گذشت معنی لفظی این بسیار خوب و کنایه از لباس جنگی که تعریفش بالا مذکور شد و حق آنست که این را اسلحه گفتن خطاست بلکه محافظ جسم است از ضرب اسلحه و برای زره باشد که از حلقه های آهن درست کرده می شود و قدره بالای آن بگتر می پوشند (اردو) دیکھو بکتر کے پہلے معنی -

بگلیتان | بقول انند بر وزن سگیتان بزبان فارسی - نام قوم از سلاطین ترک - صاحب غیاث محقّق اوّل این - مؤلّف عرض کند که دیگر محقّقین فارسی زبان و معاصرین ما هم از طلب

لغت ساکت و معنی لغت ہم نا قابل تسکین و اگر ایں متعلق بسلاطین ترک است۔ لغت ترک باشد نہ فارسی۔ صاحب کنز و لغات ترکی ہم ازیں ساکت جز ایں نباشد کہ نتیجہ بی تحقیقی غیاث است و صاحب انند نقل نگارش اعتبار را نشاید (اردو) سلاطین ترک سے ایک قوم کا نام بگتیان ہے۔ مذکر۔

بگدہ | بقول روزنامہ بحوالہ سفرنامۂ ناصر الدین شاہ قاچار نام پیش قبض کہ آنرا در ہندی کٹار گویند۔ صاحب رہنما بر قسمی از اسلحہ قانع۔ صاحب بول چال می فرماید بالضم ایں را در ہندی بغدہ نام است مؤلف عرض کند کہ بغدہ بالضم بقول صاحب فرہنگ آصفیہ در اردو زبان بمعنی پشت قصاب مستعمل کہ آنرا در دکن ساطور گویند کہ لغت عرب است و گویا ہم نامند کہ بوسیلۂ آں گوشت را قیمہ کنند و می فرماید کہ بغدہ لغت فارسی زبان است و بتحقیق مؤلف در فارسی نیامدہ۔ پس بخیال ما اعتبار صاحب روزنامہ زیادہ تر است از صاحبان رہنما و بول چال تسیم صاحب رہنما تردید روزنامہ نمی کند و اختلاف بیان بول چال ہیچ پس بتائید قول معاصرین بمعنی پیش قبض باشد۔ اگرچہ بگدہ بظاہر مبدل بغدہ معلوم می شود لیکن از لغات فرس و عرب و ترک حقیقت بغدہ دریافت نمی شود۔ پس ایں را بمعنی پیش قبض اسم جامد فارسی زبان دانیم (اردو) پیش قبض بقول آصفیہ۔ فارسی۔ اسم مذکر۔ خنجر۔ جمدھر۔ چھرا۔ کٹارہ۔ مؤلف عرض کرتا ہے کہ صاحب آصفیہ نے غضب کیا ہے کہ پیش قبض کی یہ تعریف کی ہے پیش قبض ایک خاص ہتھیار ہے جو خنجر اور دشنہ کے سوا ہے۔ جس کو دکن میں کٹار کہتے ہیں اور صاحب آصفیہ نے بھی کٹار پیش قبض کا ذکر کیا ہے (مذکر) لیکن اس کے ذیل میں بھی خنجر اور دشنہ کا ذکر کیا ہے جو ہماری رائے میں بے محل ہے۔

(الف) بگرد آمدن مصادر اصطلاحی (الف)
(ب) بگرد آوردن بقول بحر بفتح کاف فارسی
رونق بہم رسانیدن (صائب ہروی ے) جان
حزیں را وگر مژدۂ درد آمد است ؛ سلسلۂ عشق
ما بازہ بگرد آمد است ؛ وہم او بر (ب) می فرماید
کہ بفتح کاف فارسی بگردش آوردن۔ خان آرزو
در چراغ ہدایت بذکر معنی بالا سندی پیش می کند
(راقم ے) رسد چون نوبت ما جام می از جانبی چند ؛
بگرد آرد مگر گشتگی پیانۂ ما را ؛ بہار زلہ بردارش
و صاحب انند نقل نگارش مؤلف عرض کند
کہ درین ہر دو مصادر گرد بمعنی گردش است
وہمین است اسم مصدر (گردیدن) کہ بجایش
می آید و صاحب برہان گرد را بمعنی مصدری آوردہ
تسامح اوست کہ فرق در مصدر و حاصل بالمصدر
نکردہ بالجملہ الف بمعنی حقیقی (۱) آمدن بگردش است
و (۲) کنایہ باشد از افتادن در مصیبت و گردش
روزگار۔ سند بحر بکار ما نمی خورد۔ و معنی بیان
کردہ اش اصلا ازین سند پیدا نمی شود اگر سند
دیگر بدست آید آنرا معنی (۳) قرار دہیم و دیگری
از محققین فارسی زبان با او نیست و معاصرین عجم
ساکت و معنی (ب) حقیقی است و جا دارد کہ از ا
ہم معنی دوم یعنی (۲) مبتلای مصیبت کردن بیدا
کنیم کہ موافق قیاس است و معاصرین عجم بر زبان
دارند (اردو) (الف) (۱) گردش میں آنا۔ پھرنا
(۲) گردش میں آنا۔ بقول آصفیہ چکّر میں آنا۔
تباہی یا مصیبت میں پھنسنا (۳) رونق دار
ہونا۔ رونق حاصل کرنا (ب) (۱) گردش میں
لانا۔ پھرانا (۲) مصیبت میں گرفتار کرنا۔

بگرداست مقولہ۔ بقول وارستہ یعنی تباہ
و ضائع و برابر گرد و غبار است (طغرا ے) ہوا
از عکس گلہا سرخ و زرد است ؛ دل کشمیر در
پیشش بگرداست ؛ و فرماید کہ ڈل بفتح دال
تالابی است معروف در کشمیر۔ صاحبان بحر و
غیاث وانند ہمزبانش مؤلف عرض کند کہ

موافق قیاس است فارسیان استعمال ایں بجائے (ناہیچ است ولاشئی) کنند۔ موحّدہ دراوّل ایں زائد است۔ فارسیان بدون موحّدہ ہم استعمال ایں بہ ہمیں معنی می کنند بہار ایں را با مصدر (دیگر دریافتن) آوردہ (اردو) گرد ہے۔ بقول آصفیہ (اردو) (محاورہ) بی حقیقت ہے۔ بے اصل ہے۔ کچھ حقیقت نہیں رکھتا۔ ناچیز محض ہے ہیچ ہے۔ نقطہ مقابل نہیں ہے۔ ہمسری نہیں کرسکتا۔ ماند ہے۔ بے رونق ہے۔ تم ہم ہے۔ مات ہے۔ عاجز ہے۔ شرمندہ ہے۔ نادم ہے۔ (روشن ؎) دل کی تپش سے گرمی خورشید ہے سرد ہے ❊ سینہ اگر یہی ہے تو دوزخ بھی گرد ہے ❊ (میر تقی ؎) گرمی سے میری ابر کا ہنگامہ سرد ہے ❊ آنکھیں اگر یہی ہیں تو دریا بھی گرد ہے ❊ (امانت ؎) کیا منہ ہی اسکی رنگت سے کہ سونا سرد ہے ❊ سامنے جب آگئے تو پیار و در ہم گرد ہے ❊ (بعضوں نے لکھا ہے ؎) شمع رنگ میں تیرے ہے سحر تو ہے ❊ اک وہ تو کیا کہ خضر مرے آگے گرد ہے ❊

بگرد او نرسیدن

مصدر اصطلاحی۔ بقول صاحب تحقیق الاصطلاحات بادنی مرتبہ او نرسیدن (خالص اصفہانی ؎) آنچناں می رود زمن چشمش ❊ که بگرد پیش نمی رسد آن دولت ❊ آمد شتر کشید بدیدہ چون تیز رو بگذرد و دیس او گرد بلند بھی شود کہ دو انجا می آید چون بگرد او نرسید۔ تا بہ چیز و چہ رسد از ہمین است این مصدر مرادف نرسیدن (۱) نرسیدن کسی بکسی (۲) کنایہ از معنی اوّل اللغات با آنچہ بمعنی اصلی بگرد چیزی و کسی نرسیدن) است کہ نی آید ازاں و است نامہ ایں چہ استعمال مذکور شود (اردو) گرد کو نہ پہنچنا۔ گرد کو نہ لگنا۔ بقول آصفیہ (۱) کسی تیز رفتار جوان کے رستہ سے پیچھے رہ جانا کہ اسکی جو گرد چلنے میں اڑتی جاتی ہے اس تک بھی نہ پہنچنا۔ عاجز رہنا۔ تھک جانا پیچھے رہ جانا (۲) کچھ بھی مناسبت اور ہمسری نہ رکھ سکنا کسی طرح مقابل اور روکش نہ ہوسکنا۔ برابر نہ ہو

مقابلہ نہ کرسکنا۔ نقطہ مقابل نہ ہونا (سودا ؎) غرض وہ گرم عناں ہوکے جب چمکتا ہے ÷ نہیں پہنچتی ہے برق اسکی گردکو زنہار ÷

بگرد نبودن | مصدر اصطلاحی۔ بقول بحر بالفتح بمعنی نبودن بگردش۔ و دیگری از محققین فارسی زبان ذکر این نکرد مؤلف عرض کند که قریب بمعنی اوّل (بگرد آمدن) است مشتاق سند استعمال می باشیم که مجرّد قول محقق ہند نژاد تسلیم محاورہ را کفایت نمی کند و معاصرین عجم برزبان ندارند (اردو) گردش میں رہنا۔

بگرد چیزی گردیدن | مصدر اصطلاحی۔ طواف آن کردن و قربان چیزی گردیدن واطراف چیزی گردیدن (صائب ؎) بگرد تربت شوریدگان دلیر مگرد ÷ که این سینۂ خورشید را انار و سرد ÷ (ولہ ؎) چون فلاخن بگرد خویش مگرد ÷ ہر چہ بردل گران بود رہا کن ÷ مخفی مباد که فارسیان بگرد کسی را قربان شدن ہم گفتہ اند چنانکہ گذشت و دوم ... جاداردکہ (بگرد کسی گردیدن) ہم قائم کنیم (اردو) طواف کرنا۔ قربان ہونا۔ اطراف چیز

بگرد چیزی نرسیدن | مصدر اصطلاحی ہمان بگرد او نرسیدن است که گذشت بجا ذکر این کردہ و صاحب انند نقل نگارش مؤلف عرض کند که ما ہم در آنجا اشارۂ این ہم کردہ ایم (عبد اللطیف خان تنہا ؎) ہزار خندہ بگرد که ورقم نرسد ÷ بگو غنچہ چہ خود را بسته خرا کند ÷ (محسن تاثیر ؎) خوابیدہ سبزہ که بخط تو دیدہ ام ÷ صد مخمل و و خواب بگردش نمی رسد (اردو) دیکھو (بگرد او نرسیدن)۔

بگرد رسیدن | مصدر اصطلاحی۔ ترکیبی است بجا در ترتیب ہمین مصدر مثبت است که از آن (بگرد چیزی نرسیدن) قائم شدہ صراحت منفیش به (بگرد او نرسیدن) گذشت (انوری ؎) من بگرد تو کی رسم چون باد ورا ÷ ہم رو بہ تنہائی کند بہ گردی نرسد ÷ (ظہوری ؎) ظہور بگرد ہمدم گنجوا کم رسد ÷ بفرسنگ از خویش

بگر سیختم + (اردو) گر کو پہنچنا۔ دیکھو (بگرد او
ترسیدن) جس کا یہ ثبت ہے۔

(الف) **بگرد رفت** | مصدر اصطلاحی۔ وارستہ
(ب) **بگرد رفتن** | مذکر الف گوید کہ خراب
و تباہ شد (ظہوری ؎) ز داغ دل شدہ روشن
چراغ کوکب ما + بگرد رفت سحر پیش ظلمت
شب ما + (صائب ؎) خط غبار بوجہ حسن
تلاش کرد + اگر و سلسلۂ مشکبار رفت بگرد +
صاحب غیاث نقل نگارش۔ صاحب تحقیق الاصطلاحات
ذکر (ب) کردہ گوید کہ بمعنی بر باد شدن (صائب
؎) از خط حلاوت لب جانان بگرد رفت +
از جوش مور این شکرستان بگرد رفت + بہار
بر (ب) نقل معنی مصدری (الف) کردہ بہ تعین
اتباع وارستہ می کند (صائب ؎) ز رفتن
دل ترخاکسار رفت بگرد + بنای صبر و شکیب
قرار رفت بگرد + صاحب انند نقل بر نگارش
مؤلف عرض کند کہ الف اخص مطلق (ب)
و تعریف بیان کردہ صاحب تحقیق الاصطلاحات
بہتر از وارستہ و بہار کہ بر باد شدن بہتر از خراب و
تباہ شدن است اگرچہ نتیجہ ہر دو یکی است (اردو)
(الف) برباد ہوا (ب) برباد ہونا۔

بگرد سر رفتن | مصدر اصطلاحی۔ بقول
خان آرزو در چراغ ہدایت مرادف (بگرد سر
گردیدن) بمعنی قربان شدن (وحید ؎) گفتنی
نمی رود ز سر کوی ما وحید + او میرود بگرد سرت
چون نمیرود + و فرماید کہ اگر این معنی نبود ابہامے
کہ منظور شاعر در طرف لطف است از میان می رود
صاحبان بحر و بہار ہم ذکر این کردہ اند مؤلف
گوید کہ بجبہ ثانی موافق قیاس است و معنی حقیقی
این طواف کردن است و کنایہ از قربان و فدا
شدن کہ گشتن و گردیدن اطراف چیزی عمل آنست صاحب انند این
را (گرد سر فلان رفتن نوشتہ) بخیال ما لفظ کسی بہتر از فلان
است (اردو) قربان ہونا۔ بقول آصفیہ۔
تصدق ہونا۔ نثار ہونا۔ واری جانا۔ فدا ہونا

(عارف ؎) بیکار مرکے بھی تو نہ ہم خستہ تن ہوے ✤ قربان تیرے اے بت ناوک فگن ہوے ✤۔

(الف) بگرد سر گردیدن | مصادر اصطلاحی بقول
(ب) بگرد سر گشتن | صاحب بحر بکسر ثانی و بقول (خان آرزو در چراغ ذیل (بگرد سر رفتن) مرادفش سند استعمال پیش نہ شد۔ عجبی نمارد یمعاصرین عجم بر زبان دارند (اردو) قربان ہونا۔ دیکھو بگرد سر رفتن۔

بگردش | بقول روزنامہ بحوالہ سفرنامہ ناصر الدین شاہ قاچار بمعنی سیر و تفرج است مؤلف عرض کند کہ معاصرین عجم بفتح اوّل و دوم بر زبان دارند موافق قیاس است (اردو) سیر بقول آصفیہ۔ عربی۔ اسم مؤنث۔ گلگشت تفریح۔ (مومن ؎) مومن آؤ تمہیں بھی دکھلا دوں ✤ سیر بت خانہ میں خدائی کی ✤۔

بگردش آوردن | مصدر اصطلاحی بقول بہار (ذیل (بگرد آوردن) مرادف اوست حیف است کہ سند استعمال پیش نہ شد۔ موافق قیاس است معاصرین عجم بر زبان دارند (اردو) دیکھو بگرد آوردن۔

بگرد فلاں | اصطلاح۔ بہار ندکر این از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ بفتح اوّل و کسر دوم بمعنی قربان فلاں (ملّا فوقی یزدی ؎) سن بگرد جفتۂ نرم کلانش کرد صد ہا ✤ ریدہ صد رہ بر بروت آفتاب خاوری ✤ (اردو) اس کے قربان۔ اس پر فدا۔

بگرد فلاں چیزے رسیدن مشکل است | بقولہ بہار گوید واند بنالش می پوید کہ در ینجا لفظ مشکل بمعنی نفی است یعنی کمال و ورسیت از آں چیز (صائب ؎) منزل نقل مکان ماست اوج لامکاں ✤ آسمانہا را بگرد ما رسیدن مشکل است ✤ مؤلف عرض کند کہ ما بر (بگرد او نرسیدن) حقیقت این اصطلاح عرض کردہ ایم آنچہ بہار نسبت لفظ مشکل صراحت کند ہیچ

است که معنی لفظی این مشکل را ظاهر می کند در
برابری ونفی اصلا پیدا نمی شود محقق بیاد که
در نفی و مشکل فرقی است بیّن - فتأمل - ما سپاس
چون می خواهند که بمقابلۂ (الف) تفوّق (ب)
[illegible] نسبت (الف) این مقوله را استعمال
می کنند (اردو) یہ اسکی گرد کو نہیں پہنچ سکتا
یہ اس سے بہت پیچھے ہے -

بگرد فلاں رفتن | مصدر اصطلاحی - مولف
مانند بکسر کاف فارسی ہماں (بگرد سر [illegible]) که
گذشت (اردو) دیکھو بگرد سر رفتن -

بگردن فلاں | اصطلاح - بہار و انند نقل
نگارد بہر دو از معنے ساکت می فرمایند که اکثر استعمال
این بالفظ آمدن خون و منّت است و بغیر آں
نیز آمده حافظ شیرازی منکه سر در نیاورم به دو
کون + گردنم زیر بار منّت اوست + [illegible]
[illegible] بر [illegible] خون [illegible] است [illegible]
[illegible] بشود [illegible] گردن [illegible] است [illegible] [illegible]

ساقِ سیمین تو بلور مین است + گر غلط گفته
ام بگردن من + مولف عرض کند که در سند
خواجۂ شیراز (بگردن فلاں) مستعمل نیست بلکه
(زیر بار بودن گردن) است نمی دانیم که محقق
با نام و نشان ازچه قسم تحقیق می کند و جدا از موضوع
خود قائل - [illegible] [illegible] (بگردن) وار
سند [illegible] [illegible] بگردن [illegible] [illegible] است [illegible] [illegible]
[illegible] چیزی [illegible] دن کسی گردن [illegible] [illegible] او
گردن است و بس - [illegible] خون در آرستن
به گردن است استعمال این [illegible] دارد [illegible]
حاصل این است که بگردن کسی مستعمل شد بجای
ذمۂ کسی (اردو) فلاں کی گردن پر - فلاں کے ذمہ

بگردن گرفتن | مصدر اصطلاحی - بہار و
انند نقل نگار از تعریف این ساکت مولف
عرض کند که [illegible] (گردن چیزی) بمعنی اندا[ختن]
چیزی [illegible] گردن است (حافظ شیرازی) شنیده
ام که [illegible] را [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]

حافظ نمی کنی رسم ۔ (اردو) گردن میں ڈالنا۔ باندھنا

بگردون سرکشیدن | مصدر اصطلاحی۔ (۱) کنایہ از بلند شدن (۲) تفاخر و غرور کردن است (ظہوری ؎) نہ من خجلت بگردون سرکشم ۔ گر ظہوری پایہ دستی کرکشت ۔ معاصرین عجم تصدیق معنی دوم می کنند ہر دو موافق قیاس (اردو) (۱) بلند ہونا (۲) آسمان پر دماغ رہنا ۔ آسمان پر دماغ ہونا بقول امیر مغرور ہونا۔ فخر کرنا (سحر ؎) آسمان پہ دماغ یار رہا ۔ کبھی جھک کر وہ مہ لقا نہ ملا ۔ (امیر ؎) آسمان پر دماغ یار کا ہے ۔ خاکساروں پر التفات نہیں ۔

بگرس | بقول خان آرزو در چراغ ہدایت بکسر کاف فارسی و رای مہملہ مفتوح و سین مہملہ نوعی از سقرلاط خوب کہ آب دران کم اثر کند و از سقرلاط صراحت مزید کند کہ کلاہ بارانی ازان سازند (زکی ہمدانی ؎) بارگاہ طرب بادہ پرستان ابر است ۔ شفق بگرس و بارانی باران ابر است ۔ بہار گوید کہ کلاہ و بارانی ازان سازند (ولہ ؎) بس از داغ جگر ہر لالہ را ۔ کلاہ بگرس گلگون داوند ۔ صاحب انند نقل نگارش صاحب بول چال بحوالۂ معاصرین عجم گوید کہ بانات و ورخی را نام است کہ آنرا بابوست دو و رخہ ہم گویند مؤلف عرض کند کہ اسم جامد فارسی زبان است و بسیار مستعمل (اردو) ایک قسم کی دو رخی بانات جس سے بارانی ۔ ٹوپی بناتے ہیں جس میں پانی کا اثر نہیں ہوتا ۔

بگرہ بستن آب | مصدر اصطلاحی۔ کنایہ باشد از (۱) رونق آوردن در چیزی بہ تکلف و (۲) کار مشکل ترکردن معاصرین عجم معنی دوم را برزبان دارند و استعمال معنی اول در کلام متقدمین بنظر آمد (صائب ؎) تراکہ دست و دلی ہست قطرہ بفشان ۔ کہ چون گہر بگرہ بستہ اند آب مرا ۔ (اردو) (۱) کوشش کے ساتھ کسی چیز میں رونق پیدا کرنا (۲) بہت مشکل کام کرنا ۔

بگری | بقول ناصری بکسر اول و دوم و سوم امر است بگریہ کردن و فرماید کہ بحذف با گری نیز گویند

صاحب انند نقلش پرداشته (ریحانی طوسی ــه) بگری ای ابر و بخند ای برق و ای تند رپزار ؛ تا مگر باز این جهان آرند فرخ نوبهار ؛ مؤلّف عرض کند که گرییدن مصدریست که می آید و گری امر حاضرش بهر دو تحتانی آخره و این مزید علیه و مخفّف آں بزیادت موحّده در اوّل و حذف یک تحتانی از آخر- بعضے بر انند که مزید علیه امر حاضر گریستن است و نمی دانند که امر حاضرش گریس است - اندرینصورت باید که این را بحذف سین مهمله آخر گیریم و اصل آنست که فارسیان در محاورۀ خود استعمال امر حاضر گرییدن بیشتر می کنند- و محقّقین مصادر هند نژاد غور بر حقیقت نمی کنند (گریدن) مصدری نیامده که این را متعلّق بدو کنیم (اردو) رو- رونا کا امر حاضر-

(٣٥٠١) **بگریبان سر کشیدن** | مصدر اصطلاحی- (۱) بمعنی مخفی کردن سر بگریبان و (۲) غور و فکر کردن (صائب ــله) صائب زبرگ ریز بر فیض نوبهار ؛ چوں غنچه هر که سر بگریبان کشیده است ؛ (اردو) (۱) اپنے سر کو گریبان میں چھپانا (۲) گریبان میں منھ ڈالنا- بقول آصفیه سر جھکا کر تامّل کرنا- گردن جھکا کر غور کرنا- دیکھو بر آوردن سر بجیب -

بگرزاده | اصطلاح- بقول انند بحواله فرہنگ فرنگ بالکسر بمعنی امیرزاده و رئیس و شریف مؤلّف عرض کند که مرکّب است از ہماں بگ که گذشت (اردو) امیرزاده- مذکّر- رئیس- شریف-

(٣٥٠٢) **بگره مهتاب پیمودن** | مصدر اصطلاحی- کار بیکار و بیهوده و بی نتیجه کردن است که مهتاب را بگز پیمودن و از نتیجه آگاه شدن ممکن نیست (انوری ــه) خردان تیره شد الحق پس انگه گفت بامن هم ؛ بگز مهتاب پیمائی بگل خورشید اندائی ؛ (اردو) ہوا مٹھی میں بند کرنا (دیکھو آب بپرویز پیمودن) -

بگسل | (الف) (الف) بقول برہان بکھر

(ب) بگُسلانیدن اوّل وسین بی نقطه و
سکون ثانی ولام امر (برگسستن) واز هم جدا کردن
وفرماید که این لفظ را جائی استعمال کنند که ممکن بود
واین معنی در چیزهای دیگر بطریق حقیقت است
ودر انسان ومردمان بطریق مجاز یعنی ترک اختلاط
وآشنائی کن - صاحب ناصری هم ذکر این کرده
(منوچهری ؎ خطاب به اسپ خود گوید) بیابان
درنورد وکوه بگذار ؛ منازلها بکوب وراه بگسل ؛
(ناصر خسرو ؎) کشتی است جهان چو رفت رفتی تو ؛
ورمی نزدی طمع از او بگسل ؛ (وله ؎) حبل
ایزد حیدر است او را بگیر ؛ وز فلان وبو فلان
بگسل خیال ؛ وفرماید که معنی بریدن نیز در شواهد
بالا ثابت می شود وبمجاز معنی ترک اختلاط وآشنائی
کردن وصفت ترک کننده نیز آمده (ب) بقول
بحر بالکسر گسستن یعنی (۱) بریدن و (۲) از هم
جدا کردن و (۳) شکستن و (۴) سست گردانیدن
کامل التصریف ومضارع این بگسلاند مؤلف
عرض کند که بای اوّل زائد ولیکن گسلانیدن
بدون موحّده مستعمل نیست اگرچه موافق قیاس
است وگسلیدن به همین معانی می آید اگرچه لفظاً
لازم این معلوم می شود ولیکن آن هم مرادف
این است - قیاس تقاضای آن می کند که گسلانیدن
را بجایش قائم کنیم که اصلست واین مزید علیه آن
صراحت ماخذ این بر بسلانیدن گذشت - معنی
دوم اصل است ومعنی اوّل وسوم وچهارم
مجازش بالجمله الف امر حاضر (ب) شامل بر همه
معانی (ب) آنچه محقق اوّل الذکر الف را متعلق
به (برگسستن) داند غلط کرده است (اردو) الف
امر حاضر ہے (ب) کاٹ دے (ب) (۱) کاٹنا - (۲)
جدا کرنا (۳) توڑنا (۴) سست کرنا -

بگسیختن بقول شمس بضم با ویای فارسی
قطع کرده وگسسته مؤلف عرض کند که گسیختن
مصدریست که بجایش می آید مرادف بگسلانیدن
که گذشت صراحت ماخذش هم در آنجا کنیم در اینجا

ہمین قدر کافی است کہ گسیختہ اسم مفعول آنست باہمہ معانیش واین مزید علیہ آن بزیادت موحّدہ ورا توکش ضرورت نداشت کہ مثل اسم جامد این را قائم کنند (اردو) دیکھو گسیختن جو مرادف ہے بگسلانیدن کا یہ اسی کا اسم مفعول ہے۔

بگفتار آوردن استعمال۔ بمعنی حقیقی یعنی کسی را آمادہ گفتگو کردن (صائب ؎) ستیع صاحب سخن را بر سر کار آوردن غنچہ خاموش بلبل را بگفتار آوردن (اردو) بات کرنے پر آمادہ کرنا۔ کھلوانا۔

بگفتار رشتہ مغز از سر کنم
بگفت کسان مغز در سر کنم صاحب مؤید این را بطور مقولہ قائم کردہ گوید کہ یعنی بگفتار رشتہ سخن را سر کنم وبگفتار دیگران خاموش بمانم۔ این است در نسخہ مطبوعہ مطبع نولکشور ودر دیگر نسخ قلمی مؤید در مصرع اول بجای (مغز از سر کنم) (مغز را تر کنم) نوشتہ وہمین است اصل الفاظ شعر و

تصحیف مطبع نولکشور ولیکن این مقولہ نیست و ازین شعر قابل اخذ است (مغز تر کردن) و (مغز در سر کردن) واین ہر دو مصادر اصطلاحی بجایش می آید در ردیف میم وای بر صاحب مؤید کہ برای تائید فضلا از موضوع خود قدم بیرون می نہد واین را در ردیف موحّدہ می آورد ومقولہ نام نہد واز نقل شعر نظامی باخفای نام سخن می سراید۔ عجبی نیست کہ بضمن تائید فضلا امتحان شان می گیرد (اردو) ناقابل ترجمہ دیکھو (مغز را تر کردن) اور (مغز در سر کردن)

بگفتن آتش۔ دہن نمی سوزد مثل صاحبان خزینۃ الامثال وامثال فارسی ذکر این کردہ از معنی ومحل استعمال ساکت مؤلف عرض کند کہ فارسیان این مثل را بجائی زنند کہ مقصود شان از نقل سخن باشد یعنی چون کسی نظر بر قبح قولش احتراز کند می گویند کہ نقل کفر کفر نباشد (و) استعمال این مثل ہم می کنند

مقصود شان ہمین قدر است کہ اگر نام آتش بر زبان گیرند دہن نمی سوزد و اگر کفر کسی را نقل کنند ناقل آں کافر نمی شود (اردو) دکن میں (نقل کفر کفر نباشد) اوس موقع پر مستعمل ہے۔ جب کہ کوئی شخص کسی کے قول قبیح کا ذکر اپنی زبان سے کرنے میں تامل کرے۔

(الف) **بگل آفتاب اندودن** مصادر اصطلاحی

(ب) **بگل آفتاب پوشیدن** صاحبان شمس و مؤید و ہفت ذکر الف کردہ ۔ استعمال ب در کلام انوری یافتہ می شود کہ مرادف (الف) است و الف ہمان است کہ بر (آفتاب بگل اندودن) گذشت (انوری ے) لیکن بگل آفتاب چون پوشم ۔ چون پشت چو ماہ تو دو تا دارم ۔ (اردو) الف و ب۔ دیکھو آفتاب بگل اندودن۔

بگل برآوردن در مصدر اصطلاحی۔ بند کردن در بگل یا شہادہ (صائب ے) برا درند بر ونش در بہشت بگل ۔ میان ما و تو ہر کس حجاب می گیرد ۔ مؤلف عرض کند کہ (برآوردن در) بجایش گذشت و این متعلق است بہمان۔ (اردو) دروازہ مٹی سے بند کرنا۔

بگل خورشید اندودن مصدر اصطلاحی مرادف ہمان (بگل آفتاب اندودن) کہ گذشت و سند این بہ (بگل مہتاب پیمودن) گذشت (اردو) دیکھو آفتاب بگل اندودن۔

بگل خورشید پنہان کردن مصدر اصطلاحی مرادف مصدر گذشتہ (انوری ے) بر من از خورشید ہم پیدا تر است ۔ کان بگل خورشید پنہان می کنم ۔ (اردو) دیکھو آفتاب بگل اندودن۔

بگل در بندارد مقولہ ۔ بقول شمس یعنی بغالب بندارد و دیگری کنن از محققین فارسی عربیان ذکر این نکرد و بگل بمعنی قالب ہم نیامدہ۔

معاصرین عجم ہم بر زبان ندارند۔ پس بدون سند استعمال این را تسلیم نہ کنیم کہ محقق ہند نژاد و دائماً از پی تحقیقے کار می گیرد (اردو) قالب میں نہیں ہے۔ نہیں رکھتا ہے۔

(۱۵۹) **بگل رفتن پا** استعمال (۱) رفتن پای در گل بمعنی حقیقی و (۲) کنایہ از طاقت رفتار نماندن و معذور از رفتار شدن (صائب ؎) چون بگل رفت ترا پای بدل دست گذار ✤ این خنا نیست کہ شب بندی و بکشائی صبح ✤ (اردو) کیچڑ میں پھنسنا۔ بقول آصفیہ (۱) دلدل میں پھنسنا (۲) کسی مصیبت یا دقّت میں گھرنا (آتش ؎) مجھے دیوانے کی زنجیر سے آواز آتی ہے ✤ وہ کیچڑ میں پھنسا ہے جو ہے آب و گل کے زندان میں ✤۔

(۱۶۰) **بگل فرو شدن پای** مصدر اصطلاحی درماندن پای در گل و قوّت رفتار باقی نماندن و معذور شدن از رفتار۔ موافق قیاس است (صائب ؎) نمی روم بہ بہشت برون زخانۂ خویش ✤ بگل فرو شدہ پایم ز آستانۂ خویش ✤ (اردو) کیچڑ میں پاؤں پھنس جانا۔ چل نہ سکنا۔

(۱) **بگل گرفتن** مصدر اصطلاحی۔ بقول رشیدی بخس پوش کردن۔ صاحب برہان می فرماید کہ کنایہ از خس پوش کردن و مخفی نمودن است۔ صاحبان مؤیّد و ہفت و بحر و سراج ہم ذکر این کردہ اند و بعض ازانہا صراحت کسر اوّل ہم فرمودہ اند صاحب بحر.........

(۲) **بگل گرفتن مزار** را بہ ضمّ کاف فارسی ہم قائم کردہ گوید کہ بمعنی پوشیدن گور بہ گلہاست و صاحب شمس ذکر (بگل می گرفت) بمعنی ماضی استمراری نعت (۱) کردہ مؤلّف عرض کند کہ (بگل گرفتن چیزی) مصدر عام است و (بگل گرفتن مزار) مصدر خاص وارد فارسیان بتخصیص مزار است بہر دو اعراب (اردو) (۱) خس پوش کرنا۔ گھانس پھوس میں چھپانا۔

(۲) پھولوں میں چھپانا جیسے قبر کو پھولوں میں چھپانا۔

بگلو بستن | مصدر اصطلاحی۔ بقول بحر مرادف برگردن افگندن **مؤلف** عرض کند که مشتاق سندی باشیم که از زبان معاصرین عجم نشنیده‌ایم و دیگر محققین فارسی زبان ازین ساکت (اردو) دیکھو برگردن افگندن۔

بگم | بقول برہان و انند مرادف ہمان بجم که بکاف عربی گذشت۔ دیگر کسی از محققین فارسی زبان ذکر این نکرد **مؤلف** عرض کند که مبدل ہمان بجم است چنانکه کند و گند و صراحت ماخذ بر بقم کرده‌ایم که بقاف عوض کاف فارسی گذشت (اردو) دیکھو بقم کے پہلے معنے

بگمار | بقول سروری بکسر بامعنی مستولی کن (رشید وطواط ؎) بازگرداں ز حرب لشکر خویش؛ بردل از لہو لشکری بگمار؛ **مؤلف** عرض کند که امر حاضر مصدر گماردن است که بجای خورش می آید و محققین مصادر این را امر حاضر گماشتن قرار داده‌اند و صراحت کافی بجایش کنیم دریں جا ہمیں قدر کافی است که موحّده در اوّل این زائد و ضرورت نداشت که سروری این را بطور اسم جامد جا دہد گمان غالب است که او اسم جامد خیال کرد (اردو) دیکھو مصدر گماردن۔ یہ اسکا امر حاضر ہے

(الف) **بگماز** | بقول سروری باکاف فارسی و میم بروزن پرواز۔ (۱) شراب را گویند (فردوسی ؎) نوازنده چنگ در چنگ چنگ؛ ز دل برده بگماز چون زنگ رنگ؛ و فرماید که در فرہنگ بمعنی (۲) پیاله نیز آورده (اخسیکتی ؎) ای مہر ضیا بخش برآ از خاور؛ بگماز نشاط نوش بر روی قمر؛ (فردوسی ؎) تو با این سواران بس ارجمند؛ بیارای دل را به بگماز چند؛ و گوید که صاحب شرفنامه و میرزا ابراہیم بمعنی (۳) غم و اندوه و (۴) مہمانی آورده‌اند و این خلاف جمہور است۔ صاحب جہانگیری با اوّل مکسور و ثانی زده بذکر معنی اوّل و دوم گوید که (۵) بمعنی شراب خوردن ہم (فردوسی ؎) به بگماز بنشست پیروز شاه؛ ہمیدون بزرگان ایران

سپاه بد و فرماید که (بگماز کردن) کنایه از مجلس شراب داشتن است (فردوسی ے) یکی بزم سام انجمن ساز کرد بد سه روز اندران بزم بگماز کرد بد صاحب رشیدی بذکر معنی اوّل می فرماید که (بگماز چیند) بمعنی شراب چند عبارت از پیالۀ چند است و (بگماز کرد) یعنی بزم شراب داشت۔ صاحب برہان بالکسر ذکر ہمہ معانی کرده۔ صاحب ناصری بذکر جملہ معانی بالا معنی سوم وچہارم را بحوالۀ برہان نقل کند وصاحب جامع ذکر ہر پنج معانی بصراحت کند۔ صاحب مؤید (در نسخۀ مطبوعہ مطبع نولکشور) بذکر معنی اوّل وسوم وچہارم۔ بحوالۀ صاحب تفنیہ گوید (۶) نوعی از ابریشم کمینہ ہم کہ آنرا بوشہ نام است وقیل بمعانی شراب (الخ) ودر دیگر نسخ قلمی مؤید ذکر معنی ششم نیست بلکہ این معنی بعد لفظ بگماز بر (بلا بہ قز) نوشتہ۔ تصرّف مطبع نولکشور بیش نباشد کہ تبرک (بلا بہ قز) تعریفش را بذیل بگماز آورده۔ خان آرزو در سراج گوید کہ معنی اوّل حقیقی است وبمعنی مجازی شراب وپیالہ از عالم قہوه باشد کہ بمعنی قہوه خانہ مستعمل و (دو باده) و (سہ باده) بمعنی دو ظرف باده بطریق ذکر مظروف واراده ظرف۔ و فرماید کہ انچہ بمعنی شراب خوردن نوشتہ اند اراده ازان بزم شراب است وبس مؤلّف عرض کند کہ ہر پنج معانی را تسلیم کنیم باعتماد جامع کہ صاحب زبان است ومعنی اوّل را حقیقی دانیم بمعنی شراب واصل آن بخمار بود۔ مرکب از خمار عربی وبای بمعیت بمعنی چیزی کہ با او خمار است۔ کنایہ باشد از شراب۔ در محاورۀ زبان خای معجمہ باکاف فارسی بدل شده چنانکہ فرسخ و (فرسنگ بزیادت نون) ورای مہملہ بدل شد بہ زای ہوّز۔ چنانکہ برغ وبزغ۔ یکی از معاصرین عجم می فرماید کہ اسم جامد فارسی قدیم بہ زای فارسی (بگماژ) شنیده ایم (واللہ اعلم) باجملہ این بمعنی اوّل اسم جامد فارسی قدیم است ومعنی

دوم مجاز آن چنانکه خان آرزو تعریفش کرده و در کلام اخسیکتی بگماز بمعنی اوّل هم توان گرفت و در کلام فردوسی که بذیل معنی دوم نقل شده اگر بگماز را بدون اضافت خوانیم و چند را بمعنی چندے گیریم معنی اوّل هم درست میشود و معنی سوم هم مجاز معنی اوّل است که خمار شراب کم از غم واندوه نیست و معنی چهارم هم مجاز اوّل که اکثر در مهمانی بجز شراب می باشد ـ حالا عرض می شود نسبت معنی پنجم ـ از کلام فردوسی که به ذیل معنی پنجم منقول است مصدر اصطلاحی (به بگماز نشستن) مستعمل که بمعنی شراب خوردن و شراب نوشی کردن است و آنچه جهانگیری (بگماز کردن) را بمعنی مجلس شراب داشتن از کلام فردوسی پیدا کرده است هم درست نتیجه مصدر مرکّب است در محاورهٔ زبان بامجلس

(ب) بگماز کردن	بمعانیکه در اسناد بالاگذشت از ملحقات همین بگماز است ـ صاحبان برهان
(ج) بگماز نوشیدن	و هفت و سجر هم ذکر (ب) کرده اند (اردو) (الف) (۱) شراب ـ مؤنث

(۲) پیالهٔ شراب ـ جام شراب ـ ساغر شراب ـ مذکّر (۳) غم واندوه ـ مذکّر (۴) مهمانی ـ مؤنث (۵) شراب خواری ـ مؤنث (ب) محفل شراب قائم کرنا ـ (ج) شراب پینا ـ

بگند	بقول برهان بفتح اوّل و ثانی و سکون نون و دال ابجد بمعنی آشیان که جاو مکان مرغان

باشد ـ صاحبان ناصری و جامع و انند ذکر این کرده اند ـ صاحب سفرنگ بشرح فصل ششم فقره (نامه سوم شت شاه کلیو) این را لغت ژندجه پاژند بمعنی مطلق جا و مقام گفته مؤلف عرض میکند که تخصیص با آشیان مرغان مجاز آن باشد اسم جامد فارسی قدیم است و بس ـ مخفی مباد که صاحب برهان بر لفظ گند بکاف عربی بدون موحّده گوید که در ترکی زبان دبیه را گویند ـ صاحب کنز هم ذکر این کرده ـ پس عجبی نیست که فارسیان از همین لغت ترکی زبان کاف عربی را بفارسی بدل کرده

بزیادت موحّدہ منفرسی بدین معنی قرار دادہ باشند۔ صاحبان قواعد فارسی برای این تبدیل این
لفظ را بسند آوردہ اند (اردو) آشیان و آشیانہ بقول امیر آشیانہ سے مشتق معلوم ہوتا ہے جس کے
معنے ورہی ہیں پرند کا انڈا۔ مذکر۔ پرندوں کا گھر جسے گھونسلا کہتے ہیں (اس کا تفصیلی بیان آشیان پر گذرا)

بگنگ | بقول سروری بحوالۂ فرہنگ بہ کاف اوّل فارسی بر وزن مردک حیوانی دم بریدہ۔ صاحبان
بکنگ | برہان و ہفت و انند ذکر این کردہ اند و صاحبان ناصری و جہانگیری و جامع و رشیدی
این را بہر دو کاف فارسی آوردہ اند و خان آرزو گوید کہ آنچہ برہان این را بکسر اوّل بر وزن
درنگ آوردہ مصحف است مؤلف عرض کند کہ ہمین لغت بہر دو کاف عربی بجایش گذشت
جز این نیست کہ این مبدّل آن باشد کہ کاف عربی بفارسی بدل میشود چنانکہ کند و گند (اردو) دیکھو بکنک۔

بگنی | بقول سروری بفتح با و سکون کاف فارسی و کسر نون نوعی از شراب کہ آن را نبید خوانند
و استاد طیّان (ب) مست گشتم ز جرعۂ بگنی ٭ شد مزاجم ز بنگ مستغنی ٭ و فرماید کہ بجای فارسی
ہم آمدہ۔ صاحب جہانگیری می فرماید کہ شرابی است کہ از برنج و جو و ارزن و امثال آن سازند
و مولوی معنوی (ب) بخور بی قلقل و کوزہ سبوی گزینکشد رو زد ٭ نہ زانگور است و نہ شیرہ سہ از بگنی
شد از جسم ٭ صاحبان رشیدی و مصطلحات و برہان و بہار و ہفت و انند و ناصری و جامع و مؤید
و سراج ہم ذکر این کردہ اند مؤلف عرض کند کہ اصل این بگینی بودہ بہ یای فارسی بزیادت
تحتانی بعد کاف فارسی مرکب از بگین و یای نسبت۔ بگین بر وزن یقین بلغت ژند و پاژند ارزن
را نام است و آن غلہ ایست کہ گذشت پس معنی لفظی این منسوب بہ غلہ ارزن و کنایہ از شرابی
کہ از ارزن ساختہ میشود و آنچہ شراب ہای برنجی و جوی را ہم بہ ہمین اسم موسوم کردند مجاز است

وبس (اردو) ایک خاص قسم کی شراب جسکو عربی میں نبیذ کہتے ہیں جو کنگنی اور چاول اور جو سے بنائی جاتی ہے

بگوش آمدن مصدر اصطلاحی - بقول بہار مرادف (بگوش خوردن) یعنی شنیدہ شدن (میرزا جلال الدین اسیر شہرستانی ؎) نالۂ زنجیری آید بگوش ٭ آشنائی حلقہ بر درمی زند ٭ (نظامی ؎) عتاب عروساں نیاید بگوش ٭ صراحی تہی گشت و ساقی خموش ٭ (صائب ؎) زہر نوا دل عشاق کی بجوشش آید ٭ زعندلیب مگر نالۂ بگوش آید ٭ (ظہوری ؎) بساں مار بر خویش از غم ضحاک بپیچیدیم ٭ حکایت ہای اہل پند ہر گاہ بگوش آمد ٭ مؤلف عرض کند کہ موافق قیاس است (اردو) آواز کان میں آنا - بقول امیر مینائی (دینار نصیب ؎) تیشۂ فرہاد کی آواز آئی کان میں ٭ اس دل دیوانے نے جس سنگ پر پہلو کیا ٭ -

بگوش جان شنیدن مصدر اصطلاحی بتوجہ وبطوع ورغبت شنیدن (انوری ؎) ناز تو بطبع دل بدیدیم ٭ راز تو بگوش جان شنیدیم ٭ (اردو) جان و دل سے سننا - توجّہ کے ساتھ سننا -

بگوش خوردن مصدر اصطلاحی - بقول بہار مرادف بگوش آمدن کہ گذشت - صاحبان بحر وانند ہم ذکر این کردہ اند (حکیم زلالی ؎) چو این رازی بگوش غزنوی خورد ٭ سرش غوطہ بخون دل فرو برد ٭ مؤلف عرض کند کہ موافق قیاس است (اردو) دیکھو بگوش آمدن -

بگوش دل شنیدن مصدر اصطلاحی بقول بہار وانندش نقل نگار شنیدن بحسن عقیدت و خلوص و ارادت مؤلف عرض کند کہ مرادف (بگوش جان شنیدن) کہ گذشت (شیخ شیراز ؎) پند سعدی بگوش دل شنو ٭ رہ چنین است مرد باش و برو ٭ (اردو) دیکھو بگوش جان شنیدن -

بگوش رسانیدن مصدر اصطلاحی -

بقول بحر مرادف (بگوش زدن) بمعنی شنوانیدن مؤلّف عرض کند کہ کنایہ باشد از رسانیدن خبری بگوش۔ مرادف معنی اوّل (بگوش زدن) کہ می آید (اردو) سماعت تک پہنچانا۔ سنوانا۔

بگوش زدن | مصدر اصطلاحی۔ بقول بہار (۱) مرادف (بگوش کشیدن) بمعنی شنوانیدن (ملا فوقی یزدی ے) واعظ مزن بگوش من افسانہ بہشت ٭ کآواز این دہل بمن از دور میرسد ٭ (ولہ ے) مژدۂ عیسے بگوشم می زند دوران لیٔ ٭ باورم ناید کہ نبود ہیچ بر چیز اعتماد ٭ مؤلّف عرض کند کہ از معاصرین عجم بہ تحقیق پیوست کہ استعمال این (۲) اکثر بمعنی لازم است یعنی مرادف بگوش خوردن چنانکہ گویند ''این خبر بگوشم زدہ'' (اردو) (۱) دیکھو بگوش رسانیدن۔ (۲) دیکھو بگوش خوردن۔

بگوش کسی حلقہ کشیدن | مصدر اصطلاحی۔ جسید و غلام قرار دادنش (صائب ے) خط عذار تو خورشید را بدام کشید ٭ ز ہالہ حلقہ بگوش مہ تمام کشید ٭ (ظہوری ے) چہ حلقہ ہا کہ نہادست طرّہ بر سر ہم ٭ کجاست بخت کزو نہایتے بگوش کشم ٭ مؤلّف عرض کند کہ کنایہ ایست کہ مولایان سلف در گوش غلامان خود بر سبیل علامت غلامی حلقۂ از مس یا طلا یا نقرہ می کردند از ہمین عمل شان این اصطلاح قرار یافت (اردو) کسی کو اپنا غلام بنانا۔

(الف) بگوش کشیدن | مصدر اصطلاحی بقول بہار و انند مش نقل نگار مرادف بگوش زدن یعنی شنوانیدن (مخلص کاشی ے) حیف باشد پند گفتن با نصیحت ناشنو ٭ این دُرِ یکتا چرا باید بگوش کر کشید ٭ (حکیم زلالی ے) بگوشش عقد گوہری کشیدم ٭ چو باد صبح برگل می وزیدم ٭ (نعمت خان عالی ے) ز شعر خود غزلی تازہ بدہ عالی ٭ بایں بہانہ صدائی بگوش یار کشم ٭ (میر معصوم کاشی

ے) زبس ضعیف شدم در خزاں گلستاں را ✤ خود
بگوش صفیری کہ در بہار کشم ✤ مؤلف عرض
کند کہ ایں مصدر عام بمعنی (کردن در گوش)
باشد و بس اگر استعمال ایں بالفظ حلقہ شود معنی
خاص دارد چنانکہ در مصدر گذشتہ گذشت۔
و مخلص کاشی استعمال ایں مصدر عام باور کیا کردہ
است و معنی آں کشیدن گوہر در گوش است
و بس و ہمچنیں حکیم زلالی استعمال ایں کردہ است
البتہ ظہوری ....

(ب) **بگوش کشیدن حکایت** | را بمعنی
شنوانیدن حکایت آوردہ و ہمچنیں خان عالی.....

(ج) **بگوش کشیدن صدا** | را بمعنی شنوانیدن
و رساندن آواز بگوش استعمال کردہ است و
میر معصوم کاشی (کشیدن صفیر) بمعنی کردن
صفیر آوردہ پس صاحب التلیلی بہار است کہ
باستناد اینہمہ اشعار۔ امتیاز در معنی نمی کند و
نزاکت معنی را از دست می دہد۔ فتامل۔
(اردو) (الف) دیکھو بگوش زدن (ب)
حکایت سُنانا۔ (ج) سُنانا۔

بگوش ہوش شنیدن | مصدر اصطلاحی بقول
انند مرادف بگوش دل شنیدن کہ بجایش مذکور ظہوری
ے) بگوش ہوش شنیدم حکایت رخصت ✤ بیت
صبر نہادم سجل بیزاری ✤ مؤلف عرض کند
کہ اگرچہ بہار در مصرع اول (بگوش ہوش کشیدم)
نقل کردہ ولیکن عیبی ندارد کہ موافق قیاس است
و معاصرین عجم بر زبان دارند (اردو) دیکھو بگوش دل شنیدنا

بگہ | بقول رشیدی و انند و ناصری و سراج مرادف بگاہ
چنانکہ "بگہ خیزی کرد" یعنی بوقت برخاست و دیر نخیزید
مؤلف عرض کند کہ حقیقت (بگاہ) بجایش گذشت
جز ایں نیست کہ ایں مخفف آں است بحذف
الف چنانکہ راہ، رہ و ماہ، مہ (اردو)
دیکھو بگاہ۔

(الف) **بگامن** | (ب) بقول مؤید (در نسخہ مطبوعہ مطبع نولکشور) سنگ شکن را گویند

(ب) بگهان | که بهندی آن را گلهتی نام است و (ج) مرادف آن و در نسخهٔ قلمی بعوض

(ج) بگهیان | (ج) ذکر (الف) کرده بزیادت میم بعد الف و قبل از نون و صاحب انند در

(ج) تحتانی بعد های هوّز و قبل الف آورده ذکر (ب) هم کند و متّفق با نسخهٔ نولکشور است۔ صاحب محیط ذکر این نکرده و بر گلهتی هرچه نوشته است نقلش بر بگهان و بگهائن کرده ایم۔ یکی از معاصرین عجم گوید که ما (الف) را شنیده ایم که در فارسی قدیم حسب القلّت رامی گفتند و (ب) مخفّف آن باشد۔ مخفی مباد که صاحب مؤیّد الف و ب را ذیل لغات فرس آورده و (ج) نتیجه تصحیف مطبع نولکشور باشد و بس۔ بالجمله الف را اسم جامد فارسی قدیم دانیم و (ب) مخفّفش و (ج) چیزی نیست۔ مخفی مباد که بکهان و بکهاین به کاف عربی بهمین معنی گذشت پس (ب) را مبدّل بکهان دانیم یا آنرا مبدّل این که کاف فارسی بعربی و بالعکس آن بدل می شود چنانکه کند و گند و آنچه در (الف) میم عوض تحتانی قائم شده جا دارد که آنرا هم مبدّل بکهاین خیال کنیم که به کاف تازی مذکور شد۔ اندرینصورت تبدیل تحتانی با میم یا بالعکس آن خلاف قیاس می نماید که از نظر ما نگذشت و متّتبعین فارسی زبان هم ذکر این نکرده اند و از اینکه محقّقین زباندان ازین لغات سکوت ورزیده اند و صاحب مفردات طب هم ذکر این نکرده تحقیق مزید نسبت این لغت دشوار است۔ (اردو) دیکھو بکهان۔

بگیارق | بقول انند بالکسر و ضم رای مهمله لغت فارسی است (۱) نام امیر و (۲) بمعنی غلامان باید۔ صاحب۔ صاحب غیاث ذکر این بحوالهٔ لطائف اللغات کرده مؤلّف عرض کند که دیگر محقّقین فرس و اهل زبان ازین ساکت۔ معاصرین عجم هم بر زبان ندارند و معاصرین ترکی ایما

لغت ترکی زبان گویند۔ اگرچہ صاحبان کنز ولغات ترکی ذکر این نکردہ اند۔ ولیکن از ترکیب بلفظ بگ با یارق قیاس می خواہد کہ لغت ترکی باشد واللہ اعلم بحقیقۃ الحال (اردو) (۱) امیر۔ مذکر (۲) ایک مولی کے غلام۔ مذکر۔

(الف) بگیر آمدن
(ب) بگیر آوردن

مصادر اصطلاحی۔ (ب) بقول بہار بدست آوردن چنانچہ گویند " فلاں چیز بگیر آوردم یا فلاں شخص بگیرمن آمد" صاحب انند نقلش برداشتہ۔ اگرچہ دیگر محققین فارسی زبان ازین ساکت اند ولیکن معاصرین عجم برزبان دارند و (الف) بیشتر مستعمل کہ لازم این است چنانکہ از معاصرین عجم شنیدہ ایم گویند کہ " آں چیز بگیر من نیامد" یعنی بدست وحاصل نشد۔ مخفی مبادکہ (گرفت وگیر) حاصل بالمصدر گرفتن است کہ بجایش می آید ومصدر گرفتن مرکب از گرفت وعلامت مصدر تن باشد کہ صراحت کامل بجایش کنیم ومصدر (گیردن) اگرچہ متروک است ولیکن امر حاضرش گیر بر زبان ومحققین مصادر گیر را امر حاضر گرفتن دانستہ اند ولیکن نہ چنانست۔ بلکہ امر گیردن است کہ مرکب باشد از اسم مصدر گیر و علامت مصدر دن ومتعدی ہمین است گیرانیدن کہ بجایش می آید۔ معاصرین عجم ازہمین اسم مصدر گیر بمصدر مرکب (گیرآمدن) برزبان دارند و این ہر دو مصدر زیر بحث مزید علیہ است بزیادت موحّدہ در اوّلش ودگیر ودار) کہ بجایش می آید ازہمین لغت گیر است وبس۔ صراحت کامل ہریکی بجایش مذکور شود (اردو) (الف) قبضہ میں آنا۔ حاصل ہونا۔ ہاتھ آنا (ب) قبضہ میں لانا۔ حاصل کرنا۔

موحّدہ بالام

بل بقول سروری بکسر با (۱) بمعنی بہل وبگذار (حکیم سنائی ؎) بل تا کف پای تو ببوسیم ٭ انگار کہ مہر لالکائیم ٭ (شرف شفروہ ؎) مراگوئی بگو حال دل خویش ٭ دلت خونی شود بل تا نگوییم ٭ صاحب جہانگیری گوید کہ مخفف بہل است صاحب برہان ہم ذکر این کرد و صاحبان جامع وناصری سراج ہم این را آوردہ اند **مؤلّف** عرض کند کہ بلب این مصدر نیست کہ ہمہ اشتقاق ہم آید و امر حاضرش ہل ومزید علیہ آن بزیادت موحّدہ بہل و این مخفف آن است بحذف ہای ہوّز - قول سروری وناصری وجامع کہ از اہل زبانند اعتبار را شاید وموافق قیاس است (اردو) چھوڑدے ہلیدن کا امر حاضر -

(۲) بل - بقول جہانگیری وجامع با اوّل مضموم احمق ونادان کہ آنرا بتازی ابلہ گویند (مولوی معنوی ؎) من بلم خود را اگر زخمی زدم بر خود زدم ٭ در بطراری ربودم رخت طراری چہ شد ٭ **مؤلّف** عرض کند کہ بعض از معاصرین عجم گویند کہ مخفف بوالہوس است کہ فارسیان استعمالش کردہ اند ولغت فارسی زبان نیست ولیکن میتوانیم مفرس گفت - اگر از خیال شان کہ شگفتنی زائد دارد - قطع نظر ہم کنیم - باعتبار صاحب جامع کہ از اہل زبانست توانیم قیاس کرد کہ اسم جامد فارسی زبان است وجا دارد کہ مخفف ومفرس ابلہ گیریم کہ بقول منتخب لغت عرب است بالضم جمع ابلہ یعنی نادان ہا مخفف ومفرس ابلہ بای حال در تفریس این تا لطے منی نماید (اردو) نادان - احمق - مذکر -

(۳) بل - بقول جہانگیری وبرہان وجامع با اوّل مضموم بمعنی بسیار چنانکہ بلہوس وبلکامہ یعنی

بسیار هوس و بسیار کام صاحب رشیدی می فرماید که مفرد مستعمل نشده (رودگی ع) در پیش خود
آن هجر چو بلکامه نهم ٭ پروین ز سرشک دیده بر جامه نهم ٭ فرماید که بعضے گفته اند که صحیح
بوالهوس و بوالکامه است و این از باب کنیت است که در محاورات عرب مستعمل است بمعنی
ملازم شئی پس بوالهوس و بوالکامه کسی که ملازم هوس و کام خود باشد چنانکه عرب ابوتراب و
ابوالفضل و مانند آن گویند و مراد مقارنت و ملازمت تراب و فضل و مانند آن کنند. چنانکه
در فرهنگ سامانی گفته وحق آنست که در فرس این اعتبارات بعید است و در عربی صحیح. با آنکه
بلکلک و بلغاک و امثال آن که بیشتر می آید ازین است چه اعتبار کنیت در انها درست نیست
امّا بلغنده که در فرهنگ برای این معنی شاهد آورده درست نیست چه بلغنده بکسر باست منقّط
بیلغنده بمعنی بیند و خته چنانکه سامانی گفته که الغنده اندوخته و چون حرف با بدان مقارن
شود الف بیا بدل گردد (انتهی) صاحب ناصری هم متّفق با صراحت رشیدی. خان آرزو در
سراج بذکر قول رشیدی گوید که بوالهوس را فارسی شمردن خطاست زیرا که هوس در عربی بمعنی
عشق است و چون عشق ناپایدار و خام خصوصاً مجازی را از امراض سودائی و دماغی شمرده اند
آنرا هوس گویند و بنابران کیمیاگران را هوسی خوانند یعنی در جنون اندازهٔ مردم. و لهذا
بوالهوس بالف و لام دیده شده. هر جا دیده شد برسم الخط. بالکامه و غیره ابای تمام دارد
از توجیه بعضے مذکور هر چند الف و لام از راه تفنّن بعضی فارسیان عربی دان به الفاظ فارسی آورند
چنانچه استاد درویش واله هروی در مثنوی که مقابل تحفة العراقین خاقانی گفته گوید (ع)
تا مهر گشت نور افشان ٭ ذرا لخورشید شد خراسان ٭ و تصریحاً دیگر آنکه خورشید با الف

ولدن که علامت صیغهٔ تثنیه است آورده ونیز از متاخران نعمت خان عالی المخاطب به دانشمند خان
که در فضائل وکمالات وزبان دانی او هیچ کس را شک نیست گوید که (ب) گل مگر لاف انا البلبل
زده در گلشن ٭ بر سر دار خیال سر منصور کنم ٭ پس آنچه بعضے از متاخران برین مصرع میرزا عبدالقادر
بیدل مرحوم (ع) النّوید آفتاب عالم تاب ٭ اعتراض دارند از قلّت تدبّر است وبالآخر
فرماید که نزد مؤلّف فقیر چیزے دیگر مقرر است وآں آنست که این قسم تصرفات کیاب بر قادر
سخن که به پایه استادی رسد جائز است ونومشق را گو که عراقی یا خراسانی باشد درست نیست
(انتهی) مؤلّف عرض کند که صاحب جامع محقّق اہل زبان ومعتبر تر از خان آرزو است و
آنچه در بارهٔ زبان خود گفته اعتبارش کنیم وبُلْ را اسم جامد فارسی زبان دانیم وبلهوس را (بدون
واو بعد موحّده وبدون الف لام) فارسی دانیم وضرورت ندارد که با (بوالهوس) عربی مقابله
وبحثی کنیم که هیچ ضرورت دخل بمعقولات وطبع آزمائی بمقابلهٔ محاورهٔ اہل زبان نیست آنچه
خان آرزو نسبت بعض محاورات فرس (که بقاعدهٔ عرب الف لام بر وزیادہ کرده اند) بحثی کرده
ضرورت آں نیست که نسبت محاوره شان از قیاس کار گیریم۔ کتب لغت پابند ووابستهٔ زبان
است نه بالعکس این۔ اگر واله ہروی (ذوالخورشید من) نوشت تفنّن نباشد واگر خان عالی
(انا البلبل) گفت غلط نیست وآنچه خان آرزو این قسم استعمال را مخصوص استادان کند ودیگران
را از این قسم استعمال منع می فرماید نمی دانیم که طنبوره چه می سراید۔ ہرچه قابل لحاظ است همین
قدر که ما ورای الفاظ مستعملهٔ مذکورهٔ بالا بر بنیاد قیاس دیگر لغات عرب را باین تصرف استعمال
نکنیم ولیکن اگر (ذوالخورشید من) و (انا البلبل) را در کلام فارسی خود پسند بالا استعمال کنیم چنانچه

واین قسم استعمال را تفنن نام نہادن کار خان آرزو است او نمی داند کہ فارسیان در زبان خود بر سبیل تفریس در لغات عرب چقدر تصرف ہا کردہ اند (اردو) بہت ۔ دیکھو بسیار ۔

(۴) بل ۔ بقول برہان و جامع بفتح اوّل و سکون ثانی پاشنۂ پا ۔ صاحب ناصری ذکر این از فردوسی سند آوردہ (ت) دریغ آں بر و برز و بالای تو ٭ رکیب دراز و بل و پای تو ٭

خان آرزو در سراج ذکر قول برہان گوید کہ این خطاست و صحیح بدین معنی بہای فارسی است و فرماید کہ قوسی پگ بکاف فارسی بدین معنی آوردہ آن نیز تصحیف و صحیح بلام است مؤلف عرض کند کہ آنچہ بہ بای فارسی بدین معنی می آید بالکسر است عیبی ندارد کہ آنرا اسم جامد فارسی زبان گیریم واین را مبدّل آں چنانکہ تپ و تب و تبدیل اعراب نتیجہ لب ولہجۂ مقامی است ۔ و جا دارد کہ این را مخفّف معنی دوم بسل گوئیم بہ حذف سین مہملہ کہ بہ ہمین معنی گذشت و پل را کہ بہ بای فارسی می آید مبدّل این دانیم (اردو) پاشنہ دیکھو بسل کے دوسرے معنے

(۵) بل ۔ بقول برہان بفتح اوّل و سکون ثانی در عربی اثبات بعد اثبات مؤلف عرض کند کہ فارسیان استعمال این کنند و از ینکہ بدین معنی لفظے دیگر در فارسی زبان یافتہ نمیشود ذکر این داخل موضوع ماست و استعمال این با کاف ہم می شود یعنی بلکہ ۔ مخفی مبادکہ در فارسی زبان استعمال این برای تاکید اثبات می شود چنانکہ گویند " نہ ہمین قدر بل چنان و چنین " وصراحت مزید بلکہ بجایش کنیم (اردو) بلکہ بقول آصفیہ ۔ فارسی ۔ حرف ترقی و اضراب ۔ دیکھو بلکہ

(۶) بل ۔ بقول برہان بفتح اوّل و سکون ثانی نام میوہ ایست در ہندوستان شبیہ بہ بہ ایران و آنرا نار ہندی ہم گویند و بشیرازی بل شیرین و بعربی طرثوث و بقول بہمن میوہ کہ بہ بزرگی

آلوچہ باشد و درخت آں بدرخت نزد آلوی مانند صاحب جامع برمیوۂ ہند قانع و خان آرزو در سراج می فرماید کہ اغلب کہ ایں لفظ ہندی باشد لیکن در ہندی بیل بیای مجہول خوانند و می تواند کہ از عالم توافق زبان بود و قاعدۂ توافق آنست کہ لفظی کہ در ہر دو زبان آمدہ اگر مخصوص ہند باشد بی تکلّف آں لفظ ہند یست کہ فارسیاں نیز استعمال کردہ اند و اگر مخصوص نبود از عالم اشتراک زبان است و توافق لساں۔ (انتہیٰ) مؤلّف عرض کند کہ حقیقت اینست برمعنی اول ابل گذشت (اردو) دیکھو ابل کے پہلے معنے۔

بلا بقول خان آرزو در چراغ لفظ عربیست بمعنی معروف و فارسیان بمعنی (۱) بسیار نیز آرند چنانچہ (سلیم ع) طالع شہرت پروانہ بلا شد در عشق + ورنہ بی تابی دل از ہمہ کس می آید + بہار گوید کہ (۲) بالفتح زحمت و مکروہ۔ البتہ و بلیات جمع آں و فارسیان (۳) بمعنی امر غریب و کار بسیار عمدہ فوق الطاقتہ و (۴) ستم نیز استعمال کنند چنانچہ لفظ قیامت و ہمچنیں (چہ بلا) و (چہ قیامت) بہمیں معنی اما بمعنی سوم بالفظ کردن (مخفی مبادکہ در نسخۂ قدیم بہار ذکر معنی چہارم نیست) (باقر کاشی ع) نہ مجنوں داشت ایں ہمت نہ فرہاد + تکلّف برطرف باقر بلا کرد + و فرماید کہ بمعنی دوم بالفظ باریدن و برسر کسی آوردن و جنبیدن و ریختن و شدن و کشیدن مستعمل و با لفظ برچیدن و گرداندن کنایہ از دور کردن وی بود صاحب انند نقل نگارش مؤلّف عرض کند کہ استعمال ایں در ملحقات می آید و بہ تحقیق ما (۵) بہ موحّدۂ مکسور بمعنی بدون و بغیر است کہ موحّدہ برلای عربی زیادہ کردہ اند۔ چنانکہ بلا تاخیر و بلا تحاشی کہ می آید (اردو) (۱) بلا۔ بقول آصفیہ۔ صفت میں از حد نہایت (۲) مصیبت۔ آفت۔ مؤنّث۔ قہر غضب

مذکر۔ (۳) کلمۂ تعریف وتعجب۔ نہایت چست۔ چالاک آدمی۔ قیامت غضب جیسے وہ اس کام میں بلا ہے (۴) ستم۔ مذکر (۵) بلا۔ بقول آصفیہ۔ عربی۔ بغیر۔ سوا۔ بن (یہاں باے جارہ بمعنی معیت یا زائد ہے) جیسے بلا تردد۔ بلا تامل۔

بلا آمدن | استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ متعلق بمعنی دوم است یعنی نازل شدن بلا کسی (حزنی اصفہانی ؎) جاناں ز تو بر سرم بلائی آید ✤ وز تو بدلم تیر جفائی آید ✤ (اردو) بلا نازل ہونا۔

بلا آوردن | مصدر اصطلاحی۔ صاحب آصفی ذکر این از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ متعدی مصدر گذشتہ مصیبت آوردن برکسی و مبتلای مصیبت کردنش متعلق بمعنی دوم بلا (ظہوری ؎) صد بلا مرہم آردش بر سر ✤ زخم تیری کہ از نگاہ تو نیست ✤ (ولہ ؎) آن بلاہا ہمہ دل بر سر من می آرد ✤ بدرش می کنم از سینہ بجرات سوگند ✤ (اردو) بلا لانا۔ بلا نازل کرنا۔

بلا افتادن | مصدر اصطلاحی۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ مرادف بلا آمدن است کہ گذشت (اشرف مازندرانی ؎) سرمست بخونخواری چشمت افزود ✤ چون سیست شود ترک بلای افتد ✤ (اردو) دیکھو بلا آمدن۔

بلا اندوختن | مصدر اصطلاحی۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ فارسیان (عشق بلا اندوزم) گفتہ اند وازہمین استعمال شان۔ صاحب آصفی این مصدر را قائم کردہ است۔ بخیال ما تخصیص استعمال تیمیرا نمی پسند ومعنی لفظی این جمع کردن بلا مرادف (بلا آوردن) است وبس (شرف قزوینی ؎) عشق می گویم وجان میدہم ای وای کہ من ✤ چہ بلا عاشق این عشق بلا اندوزم ✤ متعلق بمعنی

دوم بلا باشد (اردو) دیکھو بلا آوردن ۔

بلا انگیختن مصدر اصطلاحی ۔ صاحب آصفی ذکر ایں کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ بمعنی مصیبت و بلا آوردن و برپا کردن آفت و مصیبت باشد متعلق بہ معنی دوم بلا (قاسمی گونا بادی ے) زطوق آں یکی پرچم آویختہ ٭ بلائی زہر سوی انگیختہ ٭ (اردو) بلا لانا ۔ آفت برپا کرنا

بلا باریدن مصدر اصطلاحی ۔ صاحب آصفی ذکر ایں کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ بمعنی نازل شدن بلا مرادف بلا آمدن است (کلیم ہمدانی ے) از در و دیوار می بارد بلا در راہ عشق ٭ یک سرا ہم پیش رو نا مد کہ طوفانی نداشت (اردو) بلا نازل ہونا ۔ دیکھو بلا آمدن ۔

بلا بالا اصطلاحی ۔ بقول بہار از اسمای محبوب است ۔ صاحب انند بحوالہ فرہنگ فرنگ ذکر ایں کردہ مؤلف عرض کند کہ متعلق بمعنی سوم بلا ۔ اسم فاعل ترکیبی است یعنی قدی بکمال غرابت و خوبی دارندہ ۔ اگرچہ موافق قیاس است و لیکن طالب سند استعمال می باشیم کہ از نظر ما نگذشت (اردو) معشوق کا نام جیسے سرو قد ۔ سرو قامت ۔

بلا بر آمدن مصدر اصطلاحی ۔ صاحب آصفی ذکر ایں کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ متعلق بہ معنی سوم بلاست (فیّاض لاہجی ے) فیّاض کہ سر حلقۂ رندان جہاں بود ٭ آخر چہ بلا زاہد مستور بر آمد ٭ (اردو) بلا کا ثابت ہونا نکلنا جیسے "فن سپہ گری میں وہ بلا کا مشّاق نکلا"

بلا برچیدن مصدر اصطلاحی ۔ بقول آصفی کنایہ از دور کردن آں (اشرف مازندرانی ے) رفتہ از گل چیدنش خاری بدست و سیر ود ٭ خار خار دل کہ برچیند بلای دست او ٭ مؤلف عرض کند کہ از ہمین سند اشرف (برچید کسی بلای دگری) ہم پیدا است (اردو) بلا دور کرنا ۔ اور ہمارے معنوں کے لحاظ سے کسی اور کی بلا اپنے سر لینا ۔

بلا بر سر آمدن استعمال ۔ مرادف بلا آمدن است

گذشت (ظهوری ؎) زدین بر سر من گرچه صد
بلا آمد ٭ گناه ها همه درگردن دل افتاد است ٭
(اردو) بلا سر پر آنا۔ دیکھو بلا آمدن۔

بلا بسر رسانیدن | مصدر اصطلاحی۔ مرادف
بلا آوردن است که گذشت (انوری ؎) هر چند
رسانید بلا ها بسر من ٭ یا رب مرسان هیچ بلائی بسر
او ٭ (اردو) دیکھو بلا آوردن۔

بلایه | بقول سروری بلام و بای دوم نیز تازی
بوزن فتاده (۱) زن نابکار و فحّاش (استاد کسائی
؎) کش بسنگ اندرفگن که کیر کسائی ٭ نیز نگاید کُس
زنان بلایه ٭ و فرماید که شیخ عطّار بجای بای دوم یای
حطّی آورده صاحب برہان گوید که بکسر اوّل بر وزن
گلایه بمعنی هرزه گوی و نابکار و فاسق و بدکاره و فحّاش
باشد و فرماید که این لفظ را بیشتر بر زنان اطلاق
کنند و (۲) بتضرّع و چاپلوسی سخن کردن را نیز گویند
و گوید که بعضے بمعنی اوّل بجای بای ابجد یای حطّی هم آورده
اند۔ صاحب ناصری بذکر معنی اوّل گوید که بمعنی دوم
بفتح باشد چه لابه بحذف با بمعنی عجز و انکسار
است (ع) بلابه گفتمش ای روز من چو زلف تو
تار ٭ صاحب جامع هم ذکر هر دو معنی کرده۔ خان
آرزو در سراج گوید که تحقیق آنست که بلایه به
تحتانی بوزن گرایه بمعنی هرزه و نابکار است
و زن بدکاره را برای همین گویند و به هر چیز ضایع
نیز اطلاق کنند و بمعنی دوم لابه است نه بلابه
مؤلّف عرض کند که صاحبان تحقیق که از
اهل زبان اند معنی اوّل را به موحّدهٔ چهارم تسلیم کنند
پس این را مبدّل بلایه دانیم که به تحتانی چهارم
می آید یا آنرا مبدّل این که تبدیل موحّده با تحتانی
آمده چنانکه بالبوس و بالیوس۔ قول سروری و
ناصری و جامع معتبر تر از خان آرزو ست وجهش
نباشد که های نسبت بر آخر لفظ بلای زیاده شد
که مزید علیه بلا است معنی لفظی این کسی که منسوب
به بلاست و کنایه از نابکار و فحّاش و شک نیست
که بمعنی دوم لابه اصل است و موحّده در اوّلش

زائد محققین بالا غور بر استعمالش نکرده اند و بلابه
را به موحّده اوّل اسم جامد دانسته اند (اردو) (۱)
فاحشه - بقول آصفیه عربی اسم مؤنث - بدکار
عورت - بیسوا - قحبه - چھنال (مؤنث) ذوق
ترے تو ہر گز نہ ملو نگا ساقی پہ کیونکہ و وفاحشہ
ہر ایک سے جا کہتی ہے پہ (۲) دیکھو لابہ -

بلابه قز | اصطلاح - بقول شمس در لغت فارسی
نوعی از ابریشم کمینه که آنرا پوشته گویند - و در
سکندری با دامه مؤلف عرض کند که غیر
از صاحب شمس دیگری از محققین فارسی
زبان ذکر این نکرد و معاصرین عجم بر زبان
ندارند با دامه بمعنی جنسی از ابریشم بر معنی آمیزش
گذشت و پوشته بمعنی مطلق پرده بجایش
می آید می دانیم که محقق بی تحقیق این معنی را از
کجا پیدا کرد و ماخذش چیست و قز بمعنی ابریشم
خام بر جایش بجایش می آید و معنی بلابه بجایش
گذشت - پس معنی ترکیبی این ابریشم خام نا بکار

وضائع اگرچه موافق قیاس است ولیکن بدون
سند استعمال اعتبار را نشاید - مخفی مباد که بعض
صاحبان لغت این را به تحتانی چهارم عوض
موحّده آورده اند چنانکه می آید اگر سند استعمال
این پیش شود این را مبدّل آن دانیم (اردو)
ایک ہلکے قسم کا ابریشم - مذکر -

(الف) بلا پروردن	مصادر اصطلاحی
(ب) بلا پرورده	صاحب انند ذکر

(الف) کرده از معنی ساکت و سند استعمال پیش
نکرد و بحواله بهار سندش ذکر (ب) می کند و
بهار بر (ب) گوید که مرادف (بلاجوی) از
اسمای معشوق است و در نسخه دیگرش از اسمای
عاشق و سندی پیش نکرد و صاحب انند نقل نگار
مؤلف عرض کند که (الف) بمعنی حقیقی
دفع بلا کردن و بلا را جا دادن و پروردن
بمعنی آن گرفت و برای معنی معشوق بیان کرده
بهار مشتاق سند استعمال می باشیم که از نظر ما

بگذشت و معاصرین عجم بر زبان ندارند۔ مجرّد قول
بہار اعتبار را نشاید و قول نقل نگارش بکار نیاید
(اردو) الف بلاکو پالنا (ب) بلا پرور عاشق اور
معشوق کا نام۔

(الف) بلا تاخیر | **(ب) بلا تحاشی** | استعمال۔ الف بکسر اوّل
بمعنی حقیقی بدون تاخیر و
بعجلت۔ صاحب یوسف سرّاج این را بہمین
معنی استعمال کردہ و (ب) بقول بحر بکسر اوّل و
شین معجمہ بی درنگ و بی اجتناب و بی بکسو شدن
و فرماید کہ بفتح شین معجمہ بجای یای تحتانی الف
آوردن تصرّف فارسیان است صاحبان
غیاث و آنند ذکر این گویند کہ بمعنی تصرّف
در املای تحاشا ہم شدہ کہ تحاشی را تحاشا کردند
مؤلف عرض کند کہ متعلق بمعنی پنجم بلا
(اردو) (الف) بلا تاخیر بمعنی بغیر تاخیر کیے [illegible]
کہہ سکتے ہیں۔ صاحب آصفیہ نے (بلا تامّل) کا [illegible]
فرمایا ہے۔ بمعنی بلا تامّل۔ جلد (ب) بے تحاشا
بقول آصفیہ مضطربانہ۔ بے تابانہ۔ جیسے
بے تحاشا بھاگنا۔ بے سوچے سمجھے۔ بے دھڑک
بلا تامّل۔ جیسے بے تحاشا اُٹھ بیٹھا۔

بلاج | بقول سروری بعد از موحّدہ لام بوزن علاج (۱) بوریائی کہ [illegible]
جہانگیری گوید کہ بالفتح (۲) لوخ را گویند و آن گیاہیست کہ ازان بوریا بافند۔ صاحب رشیدی
متفق با جہانگیری۔ صاحب برہان ذکر ہر دو معنی کند۔ بدین تعمیم کہ بمعنی اوّل را با [illegible]
نمی کند صاحبان ناصری و جامع ہم زبانش مؤلف عرض کند کہ صاحب [illegible]
نمی گفتہ بعضے از معاصرین عجم برانند کہ برگ درخت پلاژ را [illegible] بلاج کردہ [illegible]
سوز و سوج۔ ہمانا این موافق قیاس می نماید پای حال [illegible]
با تعمیم بیان کردہ۔ صاحبان زبان مجاز آن را (اردو) (۱) بوریا۔ بقول آصفیہ۔ [illegible]

چٹائی۔ حصیر (۲) درخت بلاز کا پتّا جس سے بوریے بنائے جاتے ہیں۔ مذکّر۔

بلاجستن مصدر اصطلاحی۔ صاحب آصفی ذکر ایں کردہ از معنی ساکت مؤلّف عرض کند کہ فارسیان (بلاجو) راکہ اسم فاعل ترکیبی است بصفت طبع استعمال کردہ اند۔ از ہمین استعمال محقق ہند نژاد ایں مصدر را قائم کردہ است اگرچہ موافق قیاس ولیکن استعمال دیگر مشتقات ایں از نظر ما نگذشت (ملّا جامی ؎) چشم زخوباں گلفشاں دل ہمدم آہ و فغاں ٭ طبع بلاجو ہچناں باشد بہ یشاں ألمم ٭ مخفی مباد کہ (بلاجو) بجای خود ش می آید (اردو) بلا سر پر لینا۔

بلاجنبیدن مصدر اصطلاحی۔ صاحب آصفی ذکر ایں کردہ از معنے ساکت مؤلّف عرض کند کہ حرکت کردن بلا یعنی بر سر آمدنش (ملّا قاسم کاشی ؎) چوں زلف تو از صبا بجنبد ٭ از ہر طرفی بلا بجنبد ٭ (اردو) بلا حرکت کرنا

دیکھو بلا آمدن و بر سر آمدن۔

بلاجوی اصطلاح۔ بقول بہار و انندش نقل نگار از اسمای معشوق است و در نسخۂ دیگرش از اسمای عاشق مؤلّف عرض کند کہ قیاس می خواہد کہ عاشق را بدیں اسم موسوم کنیم مشتاق سند استعمال می باشیم برای معشوق و ایں ہماں است کہ اشارۂ آں بر بلاجستن کردہ ایم۔ مخفی مباد کہ تحتانی آخرہ زائد باشد و (بلاجو) اسم فاعل ترکیبی و (جو) امر حاضر جوئیدن است وبس (اردو) بلاجو۔ اس شخص کو کہہ سکتے ہیں جو ہمیشہ نزول بلا کا خواہاں ہو یعنی عاشق۔ محاورۂ اردو میں بلاجو۔ معشوق کا نام نہیں ہے معشوق۔ مذکّر۔

(الف) **بلاچین** اصطلاح۔ بقول بہار و انندش نقل نگار۔ بمعنی فارسی کنایہ از صدقہ و قربانی (ملّا فوقی یزدی ؎) شکری شد لبا را تلف ٭ بلاچیں ٭ کہ حرفش بود ہچوں نام شیریں ٭ ...

عرض کند که اسم فاعل ترکیبی است بمعنی قربان شد قربانی
بهار بمعنی شعر در ترکیب لفظی غور نکرد و نقل نگارش راه
به پی نبرد مخفی مباد که از سند فوقی.........

(ب) **بلاچین شدن** بمعنی قربان و فدا شدن
پیدا است (اردو) الف قربان - مذکر - فدا - مؤنث
(ب) قربان ہونا - فدا ہونا -

بلا خواستن مصدر اصطلاحی - صاحب آصفی
ذکر این کرده از معنی ساکت مؤلف عرض کند که
مرادف (بلا بسر آمدن) که گذشت (خسرو ع)
بپوش آن خال را بہر خدا از دیدهٔ مردم * که کس
مرغ را غافل بلا از دانهٔ خبر دن * (اردو) دیکھو
بلا بسر آمدن -

بلا خواستن استعمال - صاحب آصفی ذکر این
کرده از معنی ساکت مؤلف عرض کند که خواستن
بلا کردن است بمعنی حقیقی (ابو الفرج رونی ع)
ای عشق بخویشتن بلا خواسته ام * آنگه که ترا
آرزو خواسته ام * (سعدی ع) الا تا نخواهی

بلا بر جسد * (اردو) بلا چاہنا -

بلاداشتن استعمال - صاحب آصفی ذکر این
کرده از معنی ساکت مؤلف عرض کند که عجیب و
غریب بودن و بمجاز مجاز اثر داشتن (حزین اصفهانی
ع) از کوهی غم آواز حزینے کشنیدی * نالیدن
دل بند ندانم چه بلا داشت * (اردو) بلا ہونا -
جیسے آواز تھی یا بلا تھی جس نے سنی بیخود ہوا گا

بلادر بقول سروری بحوالہ نسخهٔ میرزا (۱)
درختی مشهور و (۲) پیرایه عروسان که از زر سازند
و بحواله مؤید گوید که بمعنی زر بیت که عروس بر سر
بندد و (۳) نوعی از بار درخت هم (امیر خسرو
ع) بسته بلادر بهر و سر بلا * داده به بیهوشی
عالم صلا * و فرماید که (بلادور) باضافه واو
هم آمده - صاحب جهانگیری نکر (بلادر و
بلادور) با اوّل مفتوح و دال مضموم نکرده معنی
اوّل گوید که نام درختیست که در دواها بکار برند
و آنرا بهندی بھلاوہ و بھیله گویند و این وارد

در بلاد هندی شود و نسبت معنی دوم می فرماید که
زرینه و پیرایه باشد که زنان بپوشند. و بقول
بعض نام پیرایه که زنان بر سر بندند. صاحب
رشیدی همزبانش صاحب برهان. ذکر هر سه
معنی کرده اینقدر صراحت نسبت معنی سوم کند
که بارهاں درخت را نام است که ذکرش بر معنی
اوّل گذشت. صاحب ناصری باتّفاق برهان
(بلادور) را که بجایش می آید بمعنی دوم مخصوص
کرده. صاحب جامع هم ذکر هر سه معنی می فرماید
خان آرزو در سراج ذکر معنی سوم گوید که بار
درختی و فرماید که بعربی هم به همین معنی مشهور است
بریں تقدیر بوزن مساجد باید و گوید که در برهان
بوزن بهادر آورده. مؤیّد این است که بعضے
بلادور باضافه واو نیز به همین معنی آورده اند
و نیز نام پیرایه است که زنان بر سر بندند. ظاهراً
مشابهت به بلادر داشته باشد. و گوید که در برهان
بمعنی مطلق پیرایه آورده و آن خطاست (انتهی)

مؤلّف عرض کند که صاحب سوار السبیل این را
بمعنی سوم معرّب گفته. پس متحقّق که لغت عربی نباشد
و بقول محقّقین زباندان اعنی سروری و ناصری
و جامع و برهان لغت فارسی است بمعنی سوم. بعضی
از معاصرین عجم گویند که زنان عجم این بار درخت
را بر سراپای کسی تصدّق کنند که اندیشه زخم چشم
دارد و به عقیده شان ازین رسم بلا ایشان دور
می شود و ازینجا است که به (بلادور) موسوم شده و
بلادر بحذف واو مخفّف آن. پس معنی اوّل بجا
باشد که درخت بلادر را به بلادر موسوم کرده اند نه
معنی دوم هم قول معاصرین است که نقاب زر
که به روی عروس می اندازند مقصود از آن هم
همین قدر که نگاه ناظرین به چهرهٔ عروس نیفتد و
بلای چشم زخم از دور باشد و به همین وجه این
سربند موسوم شد به بلادور و بلادر بحذف واو
مخفّفش. مخفی مباد که حقیقت این معنی سوم هم
از قرار یا گذشت (اردو) (۱) بهلاوے کا درخت

مذکّر (۲) وہ مقنعہ جو دلہنوں کے منہ پر باندھا جاتا ہے۔
مذکّر۔ (۳) دیکھو انقر دیا۔

بلادری بقول ملحقات برہان (۱) نوعی از معجون
باشد کہ از بلادر ترتیب دہند۔ صاحبان ہفت و
مؤید ہم ذکر این کردہ اند و صاحب شمس گوید کہ بضم
دال مہملہ ہم آمدہ و (۲) شرابیکہ از بلادر سازند۔
صاحب ہفت این را بفتح اوّل وضمّ دال گوید
مؤلّف عرض کند کہ تحتانی آخرہ برای نسبت
است و بس۔ معاصرین عجم تصدیق ہر دو معنی
می کنند (اردو) بلادری (۱) معجون اور (۲) شراب
کی قسم ہے جو بلادر سے بنائی جاتی ہے۔ مؤنّث۔

بلادستہ اصطلاح۔ بقول شمس لغت فارسی
است (۱) بمعنی گندہ دہن شدن و (۲) گندگی خاطر
مؤلّف عرض کند کہ دیگر ہمہ محقّقین فارسی زبان
و معاصرین عجم ازین ساکت و موافق قیاس ہم نیست
جا دارد کہ بر (بلادست) ہای نسبت یا زائد گیریم اندرین صورت
ہم معنی بیان کردۂ صاحب شمس را با این تعلّقی نباشد
کہ گندگی دہن و پراگندگی خاطر را بلادست یا
بلادستہ گوئیم باقی حالی بدون سند استعمال اسم
جامد نشاید گوئیم (اردو) (۱) گندہ دہن۔ بقول
آصفیہ۔ فارسی۔ اسم مذکّر۔ وہ شخص جس کے منہ
سے بدبو آئے۔ شکنج۔ بہا ستور انتہی) پس گندہ
دہنی معنی اوّل کا ترجمہ ہے (۲) پریشانی زیرا گندگی
خاطر۔ مؤنّث۔

بلادچیپ اصطلاح۔ بمعنی بسیار دل چسپ
(ظہوری ؎) داغ از واد خالت چہ بلا دچیپ
است ؏ آہ از جلوۂ قدّت چہ بلا موزون است ؏
معلوم می شود کہ خان آرزو در چراغ ہدایت
معنی اوّل لفظ بلا از ہمین قسم استعمال قائم کردہ
است ولیکن بخیال ما این متعلّق بہ معنی سوم
بلا ہم فیتہ آن بسیار یعنی معنی لفظی این زچیپ
دل چسپ) یعنی بسیار دلچسپ باشد و ہمین
معنی باشد در (چہ بلا موزون) کہ دیگر مصرع
ہم ظہوریست (اردو) بلا کا دل چسپ یعنی

بہت دل چسپ ۔

بلادور صاحبان جہانگیری و رشیدی و برہان و سروری و ہفت و جامع ذکر این کردہ اند مؤلف عرض کند کہ ہمان (بلادُر) است کہ گذشت و صراحت ماخذ این ہم آنجا کردہ ایم کہ این اصل است و آن مخفف این (اردو) دیکھو بلادُر ۔

بلادہ بقول سروری بر وزن فتادہ فاسق و بدکار (شمس فخری ؎) چنان ایمن شد از عدلت کہ بر خاست ۞ زگیتی فتنۂ دشت و بلادہ ۞ (استاد رودکی ؎) ہر آن کریم کہ فرزند او بلادہ بود ۞ شگفت باشد اگر از گناہ سادہ بود ۞ و فرماید کہ در نسخۂ حلیمی بمعنی مفسد آمدہ صاحبان جہانگیری و رشیدی و جامع ہم ذکر این کردہ اند ۔ صاحب ناصری گوید کہ ہمان بلاہ است کہ مرقوم شد و صاحب برہان فرماید کہ بفتح اول و بکسر اول ہم آمدہ خان آرزو در سراج بذکر ہر دو اعراب بیان کردہ برہان می فرماید کہ لیکن بہای موحدہ بمعنی گذشت مؤلف عرض کند کہ مقصودش جز این نباشد کہ دال مہملہ عوض موحدہ را صحیح نداند و ما بہ اعتبار صاحب سروری و جامع و ناصری کہ از اہل زبانند این را مبدل آن دانیم کہ موحدہ بدل شد بدال چنانکہ بالان و دالان و آنچہ در اینجا تخصیص استعمال برای زنان در معنی اول است در ہنجا باقی نماند و صراحت ماخذش ہم اینجا کردہ ایم بالجملہ این مرادف و مبدلش بمعنی اول است بہ تعمیم کہ اشارۂ آن در اینجا ہم شد (اردو) فاسق بقول آصفیہ ۔ بدکار ۔ بدکردار زانی ۔ بدراہ ۔ گنہگار ۔ بدذات ۔

بلادیدن استعمال ۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ مبتلای گرفتار شدن است (اصفہانی ؎) در جلوہ گاہ دوست شفای فتادگان ۞ غیر از بلا ازان قد بالا چہ دیدہ اند ۞ (اردو) مبتلا

بلا ہونا - بلاءیں گرفتار ہونا -

بلاذوق بفتح اول بمعنی بسیار ذوق متعلق
بمعنی اول بلاست از قبیل (بلا دیکھیے) کہ حقیقت
این قسم استعمال ہمہ را انجا مذکور شد (ظہوری ؎) چہ بلاذوق
کہ در عشق و غریبی بود است * خاک غربت بسر عشرت
ہر جا وطنیست * (اردو) بلا کا ذوق - مذکر -

بلار بقول برہان بفتح اول بروزن بہار آذربویہ باشد و آن بیخ خاریست کہ اشنان گویند اگر
با سرکہ بسائید و بر داء الثعلب طلا کنند مفید باشد - صاحبان ناصری و جامع و ہفت دانند ہم ذکر
این کردہ اند و بلال ہم بدین معنی می آید چنانکہ صاحب جامع اشارۂ آن کردہ - خان آرزو در
سراج گوید کہ ہمان اشنان کہ گذشت **مؤلف** عرض کند کہ صراحت این بر اشنان کردہ ایم
و بر آذربویہ اشارۂ فلار گذشت کہ اسم این در عربی زبان است و این مبدل آن - چنانکہ فروزیدن
و بروزیدن و آنچہ بہ لام آخر عوض رای مہملہ می آید مبدل این چنانکہ چنار و چنال (اردو) دیکھیے
(آذربویہ) و (اشنان) -

بلارج بقول برہان بفتح اول و چہارم پرندہ
ایست کہ آنرا لگ لگ خوانند - صاحبان ناصری
و ہفت و جامع دانند ہم ذکر این کردہ اند - صاحب
سوار السبیل این را معرب گفتہ فرماید کہ اسم
این بہ یونانی پلارگوس است بفارسی لگ لگ
صاحب محیط گوید کہ اسم لقلق است و برلق لق
فرماید کہ معرب لگ لگ و بر لگ لگ گوید کہ اسم
فارسی از جملہ طیور معروفہ بزرگ جثہ کہ در اول
ربیع می آید - خوراک آن حشرات و خبائث -
گرم و خشک در آخر سوم و خوردن گوشت آن
جہت فالج و لقوہ و خدر و ریاح غلیظ و
برودت مستحکمہ در اعضا و ضعف باہ و جذام
و سموم گزندگان نافع (الخ) مؤلف عرض کند
کہ چندین نیست کہ فارسیان استعمال معرب کردہ اند

لغت فارسی نیست (اردو) لگ لگ ایک بڑی
ؤاسے شکرے پرند کا فارسی نام ہے جسکو عربی
میں لق لق کہتے ہیں۔ صاحب آصفیہ نے اسکا
ذکر نہیں کیا لیکن لقلقہ کے ذیل میں بطور حاشیہ
لکھا ہے کہ عربی میں لقلقہ لگلگ پرند کے زور
سے ساتھ بولنے کو کہتے ہیں۔

بلا رسیدن | استعمال۔ صاحب آصفی ذکر
این کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ
بمعنی حقیقی بر سر آمدن بلاست مرادف (بلا بر
سر آمدن) کہ گذشت (جمالی اصفہانی ے) بمن
نماند ہیچ بلائی ز رحمتی ٭ کز جور دور گنبد گردان
نمیرسد ٭ (اردو) بلا آنا۔ دیکھو بلا آمدن ۔

بلا رفتن | استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این
کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ دور
شدن بلا باشد (صائب ے) بطاقتی مکن
کہ بلای سیاہ خط ٭ از صد ہزار تیشت وا شد ولن
نمیرود ٭ صاحب آصفی بمعنی رحمت (تیشت وا شدن)
گوید کہ آیہ تبت یدا ابی لہب را برای دفع
بلا معکوس خواندن است (اردو) بلا جانا۔ بلا دفع ہونا

بلارک | بقول سروری (۱) نوعی است از
فولاد کہ بنہایت جوہر دار باشد (خلاق المعانی
ے) تیغ بلارک ارچہ ز گوہر تونگر است ٭ پیوستہ
ہم ز پہلوی کلک تو کند تراش ٭ و فرماید کہ (۲) بر
شمشیری کہ از فولاد ساختہ باشند نیز اطلاق
کنند (حکیم خاقانی ے) روشنہ آتشین بلارک
تست ٭ با وجود شگاف ناوک تست ٭ و
گوید کہ (۳) بمعنی جوہر تیغ ہم آمدہ (نظامی ے)
بلارک چنان تافت از روی تیغ ٭ کہ در شب
ستارہ ز تاریک میغ ٭ صاحب برہان ہم ذکر
ہر سہ معنی بالا کردہ۔ صاحب ناصری بذکر ہر سہ
معنی بالا می فرماید کہ بلالک بہ بای فارسی اول
و لام عوض رای مہملہ ہم بہمین معنی آمدہ۔ صاحب
جامع بذکر ہر سہ معنی بالا گوید کہ بجای رای مہملہ
ہم آمدہ یعنی (بلالک) مؤلف عرض کند کہ

بخیال ما (بلاک) بہ موحدہ و لام دوم عوض رای مہملہ اصل است۔ قلب (لاک بلا) مرکب از لاک کہ بقول برہان بمعنی صد ہزار است و بلا بجنبش و معنی لفظی این چیزی کہ صد ہزار بلا دارد و کنایہ از تیغ یعنی معنی دوم مطلقاً و معنی اول وسوم مجاز آن و آنچہ بہ بای فارسی و بہ تبدیل رای مہملہ بہ لام می آید مبدل آنست چنانکہ اسب و اسپ و چنار و چنال (اردو) (۱) فولاد کی ایک قسم جو نہایت جوہر دار ہوتی ہے جس کو فارسیوں نے بلارک کہا ہے مذکر۔ (۲) تلوار۔ مؤنث (۳) تلوار کا جوہر۔ مذکر۔

بلارنجیدن | مصدر اصطلاحی۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ مرادف (بلا آوردن) کہ گذشت (سعدی ؎) طمع کرد در مال بازارگان ؛ بلا رنجیت بر جان بیچارگان ؛ (اردو) دیکھو بلا آوردن

بلارہ | بقول جہانگیری مرادف بلال با اول مفتوح آذربویہ و آن بیخ خاریست۔ دیگر کسی از محققین اہل زبان غیر از جہانگیری ذکر این نکردہ مؤلف گوید کہ حقیقت ماخذ بہ بلار ذکر کردہ ایم کہ بہ رای مہملہ گذشت و جز این نیست کہ این مبدل آنست چنانکہ بہ رغ و بزغ (اردو) دیکھو بلار۔

بلازادن | مصدر اصطلاحی۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ پیدا شدن بلاست (شانی مشہدی ؎) من از بی مہری افلاک می نالم کہ روز و شب ؛ بلا ہای جوان زاید ز بطن مادران پیر ہمی ؛ (اردو) بلا پیدا ہونا۔

بلازدہ | اصطلاح۔ بقول انند بحوالہ فرہنگ فرنگ مصیبت زدہ و آفت رسیدہ دیگر کسی از محققین اہل زبان ذکر این نکردہ و معاصرین عجم بہ زبان دارند۔ خلاف قیاس نیست (اردو) بلا زدہ اس شخص کو کہتے ہیں

جو گرفتار بلا ہو۔

بلا زیر سر داشتن | مصدر اصطلاحی۔ ہمان (بلای زیر سر داشتن) است کہ می آید (اردو) دیکھو بلاے زیر سر داشتن۔

بلاژ | بقول جہانگیری مرادف بلاش کہ می آید با اوّل مکسور و در سروری لغتہ وبہ زای عجمی بمعنی بی سبب و بی جہت و بی تقریب (رپو ربہای جای ۔۔۔) بود

زاہد بلاژ شد فاسق چو امردی دید شد برو عاشق

صاحب رشیدی گوید کہ بالفتح وآوردن این لغت در ین باب مناسب نیست چہ بای بلاژ و بلاش جزو کلمہ نیست وصحیح لاش ولاژ است بمعنی لاش عبث و باطل و فرماید کہ در اکثر اوقات لاش با ما مذکور می شود چنانچہ صاحب فرہنگ سامانی بدان تصریح نمودہ وصاحب قاموس نیز آوردہ در معنی (بیہودہ وبیجا) کہ بپارسی آنرا (لاش وباش) گویند تا جیان ہمان وبامع ہم ذکر این کردہ اند خان آرزو در سراج گوید کہ لاش مبدل لاژ است ۔ تا چون بلاژ و بلاش اکثر با با استعمال شدہ در اینجا آوردہ اند لیکن تو سی معنی لاش کہ خرد و بی اعتبار نوشتہ ولاش ازین ماخوذ است می فرماید کہ بکسر اوّل خطاست چرا کہ صحیح فتح است (الخ) **مؤلف** عرض کند کہ کسے ازینہا پی بہ حقیقت ماخذ نبرد۔ لاش مبدل لاژ اصلا نیست چنانکہ ادّعای خان آرزو ست حقیقت اینست کہ بلاش بکسر موحدہ مخفّف (بہ لاشی) و بلا دربیخاست بکسر اوّل بمعنی چہارم اوست کہ بمعنی بدون و بغیر گذشت ومعنی (بہ لاشی) بی وجہ و بی سبب تحتانی آخرہ حذف شدہ بلاش قائم ماند و بلاژ بہ زای فارسی مبدل آن کہ شین معجمہ بہ زای فارسی و برعکس آن بدل می شود چنانکہ بشن و برژن و باژ گرنہ و باشگونہ و دیگرہ ہیچ نچہ خان آرزو و ادّعای فتح اوّل کند غلط است وانچہ رشیدی لاش را بمعنی عبث و باطل صحیح داند درست است وانچہ موحّدہ را جزو کلمہ نمیداند تسامح اوست مخفی مباد کہ لاش بمعنی ضائع وزبون و ہیچ می آید اصل آن ہم (لاشی) باشد ولاشہ ہم تعلق دارد از

ہماں (لاشی) کہ صراحت ہر کی بجایش کنیم (اردو) بے سبب۔ بے وجہ۔ ناحق۔ عبث۔ صاحب آصفیہ	نے ان سب کو ترک کیا ہے۔ اور عبث پر فرمایا ہے ناحق۔ بلا وجہ۔ دیکھو عبث۔

(الف) بلاس | بہار گوید کہ فراہانی علیہ الرحمہ در شرح این بیت (ب) خواستم گفتن کہ دست ونشی
او بحر است وکان ٭ عقل گفت این ہجو شد یا ہزل با من ہم بلاس ٭ آوردہ گوید کہ روزی شخصی
تقاضای قرضخواہان پیش یکی از آشنایان شکوہ کرد او گفت اگر من ترا ازین برہانم مکافات این چہ باشد
گفت فلان مبلغ از مال۔ گفت اگر خواہی خلاص شوی واز تقاضای قرضخواہان آزردہ نباشی خود را
بجنون شہرت دہ وہرچہ از تو سوال کنند در جواب آن ہیچ مگو الا بلاس آن شخص این نصیحت را
در گوش گرفتہ چون ناصح را وداع کرد یکی از قرضخواہان بدو رسیدہ سلام کرد وا و در جواب بلاس گفت
وہمبرین قیاس در جواب طلب قرض وسائر کلمات قرضخواہان بلاس می گفت تا آنکہ مابین ایشان
نزاع انجامیدہ بخانۂ قاضی رفتند۔ چون خصم دعوی خود بقاضی عرض کرد از وی پرسید کہ ترا در جواب
این دعوی چہ سخن است گفت بلاس وہمچنین در جواب قاضی ہماں گفت کہ در جواب خصم گفتہ بود
تا آنکہ قاضی حکم بجنون او کردہ خصم را لعن وتشنیع کرد کہ چرا دیوانہ را بمحکمہ من آوردہ القصہ آن
شخص بگفتن بلاس از کمند قرضخواہان خلاص شد چون ناصح خبر نجات او شنید بخدمت آمدہ گفت
چون نصیحت من بکار آمد بوعدہ وفا باید کرد او در جواب ناصح ہم بہ نصیحت او عمل نمود ناصح ازین معنی
بسیار آزردہ شد وگفت (ج) باہمہ کس بلاس وبا ما نیز ٭ الحال مثل است چون در مقام فریب کسی باشند
کہ او را فریب نتوان داد این مثل خوانند واز اشعار قدما چنین ظاہر می شود کہ بلاس بمعنی مکر وحیلہ
آمدہ (خلاق المعانی ب) کردہ اند از سپہ گری قومی ٭ باہمہ کس بلاس وبا ما نیز ٭ (انتہی)۔ (مولوی معنوی

ے) با ہنگاں پلاس کم باچو سنی بلاس ہم + خاصیک نہاں سنم راز زمن نہاں کنی + صاحب غیاث اشارہ قول بہار کردہ و صاحب اننداہ بنقل تعریف بہار ایں را لغت فارسی گوید و صاحب سواطع السبیل ایں را معرّب (پلاس) فارسی داند کہ بہ بای فارسی می آید و بقول منتخب در عربی بمعنی گلیم ۔ معرّب پلاس مؤلف عرض کند کہ ظاہرا استدل پلاس می نماند کہ بہ بای فارسی بقول برہان بمعنی مکر و حیلہ می آید و از سیکہ خدای ایں لغت ٹیک چند بہار است وغیر آں دیگری از محققین صاحب زبان ذکر ایں نکرد و مقلدینش در اعتبار ۔ زائد از بہار نیند ۔ خیال ما انست کہ بحذف نقطہ ہای بای فارسی ایں را بہای عربی نقل کردہ اند و در شرح فراہانی ہم غلطی کتابت راہ یافتہ باشد و در ہمہ اسناد بالا ہم بہ بای فارسی ۔ پس وجہی نیست کہ ایں را مستدل پلاس دانیم (چنانکہ تپ و تب) بالجملہ از کلام خلاق المعانی (ب بلاس کردن) بمعنی مکر و حیلہ و فریب کردن پیداست ۔ ما ایں را ہم بہ بای فارسی صحیح دانیم بالجملہ پلاس بہ بای فارسی اسم جامد فارسی زبان است صاحب کنز کہ محقق ترکی است صراحت کند کہ لغت فارسی است و صاحب لغات ترکی ساکت و در عربی غیر از معنی مذکورہ بالا نیامدہ ۔ بقول ساطع در سنسکرت بکسر اوّل بر وزن ہراس بمعنی بہجت و شادمانی و اطمینان است و آں ہیچ تعلق از یں ندارد حیف است کہ بہار مصرع مثلے را کہ بالا گذشت بجایش قائم نکرد و بضمن ایں جا داد کہ علی غیر محلہ باشد و ما ہم از ترکش سکندری خوردیم ۔ (اردو) مکر ۔ دیکھو اشکل ۔

بلاساختن استعمال ۔ صاحب آصفی ذکر ... ساکت مؤلف عرض کند ... بلاست رشنائی اصفہانی	ے) نگذرا ۔ روزگار ہم آسودہ بگذرد + یک عشوہ را بلای شکیب نماند سازد + (اردو) بلا قرار دینا ۔

بلاساغون | بقول سروری بلام و سین مهمله و غین
شهریست عظیم ورای شهر سیحون قریب بکاشغر (استاد
معزی ؎) رومیان بکیسر گریزند از خطر سوی خطا بقیصر
از بیم بلاسوی بلاساغون شود ۹ صاحب جهانگیری
در ملحقات گوید که شهریست از ترکستان که افراسیاب
آنرا دار الملک خود ساخته (حکیم قطران ؎) همیشه
باغ بلا باد جای دشمن او ۹ که نام اوست ز بغداد تا بلا
ساغون ۹ صاحب برهان همزبان سروری - صاحب
ناصری باتفاق تعریف جهانگیری گوید که این لغت
ترکی است که در اشعار شعرای فرس استعمال شد
و ترکان آنرا (قوبالیغ) خوانند - خان آرزو در
سراج می فرماید که در فارسی بودن این تردد است
مؤلف عرض کند که در محقق بودن کسی مارا هم
تردد که به نقل لغت حق تحقیق را ادا نمی کند و لقب
سراج المحققین قبول می فرماید نمی دانیم که زلّه بردارش
بهار چرا ازین لغت به بلاساغون گریخت یکی از
فضلای معاصرین عجم گفت که این مفرس است
فارسیان از لفظ بلا که بمعنی کثرت و عجب است و
ساغون که بترکی نیله گاو را گویند مرکب کرده
اند و از آنکه در نواحی این شهر نیله گاو بی حد و
حساب یافته می شد خود ترکان ورای اینش
که (قوبالیغ) بود (بلاسوغون) هم می گفتند
و در استعمال فارسیان واو به الف بدل شده -
(بلاساغون) مستعمل شد چنانکه وستاد استاد -
دیگر هیچ ندارد) بلاساغون - ترکستان کے
ایک شہر کا نام ہے - مذکر -

بلاسیدن | بقول انند بحواله فرهنگ فرنگ
بالفتح لغت فارسی است بمعنی افسرده شدن و
خشک گردیدن مؤلف عرض کند که دیگر کسی
از محققین مصادر فرس ذکر این نکرده معاصرین
عجم بر زبان ندارند اگر سند استعمال بنظر آید شاید هم
قیاس کرد که اصل این (بلا پسیدن) بود که تا بر
از معنی بالا - رای مهمله بکثرت استعمال [illegible] شده
دیگر هیچ ندارد) افسرده ہونا - خشک ہونا - سوکھنا

بلاسیوس بقول برہان بکسر اوّل و سین بی نقطہ و تحتانی بواو رسیده و بسین بی نقطہ دیگر زده بلغت یونانی چیزی است آبگینه مانند و آنرا در کنارهای دریاها یابند و بعربی زبد البحر خوانند. صاحبان هفت، و ناصری هم ذکرش کرده اند مؤلف عرض کند که جز این نیست که صاحب برهان این را از [illegible] لغت [illegible] ذکر کرده باشد که در فارسی زبان از برای این اسمی نباشد. صاحبان مفردات طب این را ترک کرده اند (اردو) یونانی میں بلاسیوس اور عربی میں زبد البحر اس چیز کو کہتے ہیں جو شیشے کی مانند دریا کے کناروں پر پائی جاتی ہے۔ مذکر۔

بلاش بقول سروری بحوالہ تحفہ (۱) نام یکی از ملوک و (۲) نام شهری است. صاحب جهانگیری گوید که (۳) مرادف بلاژ که گذشت صاحب رشیدی ذکر معنی سوم کرده و صاحب برهان نسبت معنی اوّل گوید که بمعنی اوّل نام پسر فیروز شاه که از ملوک عجم بود و او را سلطان ملک شاه هم می گفتند و ذکر معنی دوم گوید که معنی سوم بکسر اوّل است. صاحب ناصری ذکر معنی اوّل متفق با برهان و نسبت معنی [illegible] صراحت مزید کند که این شهر موسوم شد بنام بلاش [illegible] بلاش [illegible] نی شهر بود و آنرا [illegible] بلاش [illegible] مرشا جهان بوده است. صاحب جامع هم ذکر هر سه معنی کرده و خان آرزو در سراج نسبت معنی اوّل بحواله برهان می فرماید که گویا سهو است از کاتب و الا بطلان آن محتاج بیان نیست و نسبت معنی دوم بحواله اش فرماید که این نیز خطا است چه آن (بلاش گرد) است که دهی است از مضافات مرو بنا کردهٔ بلاش که برادر زاده نوشیروان بود و ذکر معنی سوم هر چه نوشته ما نقلش بر (بلاژ) کرده ایم و نیز فرماید که بلاش (۴) بمعنی مرد عارف است و صاحبان جامع و برهان هم ذکر معنی چهارم کرده اند مؤلف عرض کند که ما نفهمیدیم که در معنی اوّل چه سهو کاتب برهان است حیف است

از خان آرزو که آماده بطلان است و از صراحت ساکت و از بنکه اتفاق محققین اہل زبان است بامعنی اوّل را تسلیم کنیم و در عالم رویا مشتاق صراحت بطلان خان آرزو می باشیم و نسبت معنی دوم عرض می شود که صاحبان سروری و جامع از اہل لسان‌اند و ہر دو ذکر معنی دوم کرده اند و اعتماد شان بیشتر از خان آرزو ست۔ پس نظر بر اعتبار ہر دو محققین صاحب زبان بلاش را نام شہری تسلیم کنیم اگر شہر آباد کرده ملک بلاش را (بلاش کرد) نام باشد لازم نمی آید که شہرت آن به بلاش ہم نباشد۔ اختلاف خان آرزو شایان تحقیق اوست معاصرین عجم ہم با جامع و سروری اتفاق دارند و گویند که ہماں (بلاش کرد) را در محاوره بلاش می گویند۔ تکمیل این نیز (بلاش جرد) می آید۔ و آنچه خان آرزو نسبت معنی سوم نوشته با نقلش بذیل بلاژ کرده ایم و صراحت با خدشش ہم ہمدر انجا وجه تسمیه معنی چہارم جز این نباشد که مرد عارف را بر سبیل مجاز بلاش گفتند و این معنی متعلق به معنی اوّل است (اردو) (۱) فیروز شاہ کے فرزند کا نام بلاش تھا۔ مذکر (۲) اسی کے آباد کیے ہوئے ایک شہر کا نام بھی بلاش اور (بلاش کرد) مذکر (۳) دیکھو بلاژ (۴) مرد عارف۔ مذکر۔

بلاش جرد | اصطلاح۔ بقول سروری بسکون شین معجمہ و کسر جیم نام قریہ ایست بہ چہار فرسنگی مرو و آنرا ملک بلاش بن فیروز بنا کرد که یکی از ملوک فرس جاہلیت است صاحب برہان گوید که معرب (بلاش کرد) است **مؤلف** عرض کند که ہماں بلاش که بمعنی دومش گذشت که آغاز آبادیش بقول معاصرین عجم بصورت دیہی بود و چوں رو بترقی نہاد شہری شد و معروف است به (بلاش) بدون جرد یا کرد (اردو) دیکھو بلاش کے دوسرے معنے۔

بلاشدن | استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کرده او معنی ساکت۔ **مؤلف** عرض کند که بمعنی (۱) بلا واقع شدن و قرار یافتن است و (۲) غضب

شدن و ستم شدن (فغانی شیرازی ـــ) غمزهٔ پنهانش
آفت جاں کہ بود ٭ خندهٔ زیر لبش باز بلای کر شد ٭
(سلیم طہرانی ـــ) طالع شہرت پروانه بلا شد در عشق ٭
ورنه شیدائی دل از همه کس می آید ٭ (اردو) (۱) بلا
ہونا۔ بلا قرار پانا (۲) بلا ہونا۔ غضب ہونا۔

بلاش گرد اصطلاح۔ صاحب مؤید ایں را بہ
کاف فارسی آورده و کتابت صاحب رشیدی ہم
ہماں۔ مؤلف عرض کند که ہماں (بلاش گرد)
است که به کاف عربی ذکر معنی دوم بلاش گذشت
تسامح محققین بالاست که به کاف فارسی نقل کرده
اند معنی لفظی (بلاش گرد) آباد کرده ٔ ملک بلاش
و کنایه از شہری که ذکرش بر معنی دوم بلاش
گذشت۔ بعض معاصرین عجم بکاف فارسی ہم
بر زبان دارند و گویند که از مصدر گردانیدن
و گروانیدن است ولیکن علمای معاصر عجم
بکاف عربی صحیح پندارند و گویند که سوقیان عجم بنا بر تخفیف
از ماخذ بکاف فارسی ہم گویند با تحالِ اسم مفعول ترکیبی است
(اردو) دیکھو بلاش کے دوسرے معنے۔ مذکر۔

بلاغت کردن اصطلاح۔ بقول انند بحوالۂ بہار (۱) بمعنی بالغ شدن طفل (سعدی ـــ) چوں ریش
آمد و بلاغت کرد ٭ مردم آمیز و مہر جوئی بود ٭ در بہار عجم نیافتیم۔ مخفی مباد که بلاغة بقول منتخب بمعنی تیز
زبانی و رسیدن بمرتبه کمال در ایراد کلام و بلوغ بقول بحید مرد کی رسیدن کودک۔ صاحب انند بلاغة
را بمعنی جواں شدن ہم نوشته و صاحبان محیط المحیط و منتہی الارب و صراح بدیں معنی نیاورده۔ پس
نمی توانیم که این مصدر مرکب را بمعنی بالغ شدن گیریم و خیال ما اینست که سعدی علیه الرحمه ہم
بدیں معنی استعمال نکرده۔ می فرماید که ریش او چوں بر ریش آمد یعنی بالغ شد سخن بلیغ کرد۔ الحاصل بلاغت
کردن بتحقیق ما (۲) بمعنی سخن به بلاغت گفتن است و بس (اردو) (۱) بالغ ہونا (۲) بلاغت کے ساتھ بات کرنا۔

بلاغور اصطلاح۔ بقول ... شهری ... آنکه ... شهری متعلق باشد و از آں شهر با شاد

نداند که از کجاست **مؤلف** عرض کند که بدین معنی اسم فاعل ترکیبی دانیم و مشتاق سند استعمال باشیم از برای تخصیص این معنی که محققین اہل زبان و معاصرین عجم ازین ساکت و (۲) بکسر اوّل معنی عام دارد یعنی بدون غور متعلق به معنی چہارم بلا (اردو) (۱) وہ شخص جو اپنے وطن ہی میں رہتا ہو اور اسکو معلوم نہ ہو کہ اس کا وطن کونسا ہے۔ مذکر (۲) بلا غور کہہ سکتے ہیں یعنی بغیر غور کرنے کے۔ بے غور کئے۔

بلا فاصلہ اصطلاح۔ بقول بول چال بحوالہ معاصرین عجم متصل۔ صاحب ہفتا بحوالہ سفرنامہ ناصر الدین شاہ قاجار گوید که "بلا فاصلہ پیدا شد" یعنی متصل بنظر آمد۔ **مؤلف** عرض کند که موافق قیاس است و متعلق به معنی چہارم بلا که گذشت یعنی بدون فاصلہ پیاپے و بہم (اردو) لگاتار بقول آصفیہ اردو۔ پیاپے۔ پے درپے۔ برابر۔ متواتر۔ بہم بلافصل۔ علی الاتصال۔ متصل۔

بلاق بقول ملحقات برہان بروزن طلاق (۱) پاچہ ازار را گویند و (۲) بالضم در ہندی نام زیوری که در بینی می اندازند۔ صاحب مؤید بر معنی اوّل قانع و این را لغت فارسی گفته۔ صاحبان انند و غیاث نسبت معنی دوم گویند که لغت ترکی است یعنی حلقہ بینی که زیور زنان است و بقول انند (۳) بمعنی چشمہ آب نیز۔ در ترکی مستعمل۔ صاحب شمس بذکر معنی اوّل می فرماید که (۴) ریش فرج و گوید که بکسر با ہم آمدہ و بضم (۵) شاخ درخت و فرماید که بدین معنی ترکی است و صاحب سوار السبیل این را بمعنی ہزیرہ (معرب) گوید۔ **مؤلف** عرض کند که صاحب لغات ترکی تصدیق معنی سوم می کند و ذکر معنی دوم نکرده اگرچہ صاحب آصفیہ بمعنی دوم ہم لغت ترکی گوید ولیکن باعتبار صاحب لغات ترکی این را ہندی دانیم و تصدیق خیال ما از (لیل ساطع) می شود که این را لغت ہندی گفتہ و صراحت کند که در ہندی بودن این شک نیست باجملہ بمعنی اوّل لغت فارسی زبان مبدّل پالاق که بہ ہمین معنی گذشت

چنانکہ تَرغ و تَیغ و بمعنی دوم لغت ہندی می نماید ولیکن صاحب مؤیّد بذیل لغات ترکی این را بمعنی چاک و سوراخ و بینی و بشتر در بینی گفتہ و در نسخۂ مطبوعہ بعوض نشتر پردۂ بینی نوشتہ۔ پس خیال ما این است کہ ترکان سوراخی را بلاق گفتہ اند کہ در پردۂ بینی برای زیور کنند ہندیان ہماں زیور را بہ بلاق موسوم کردند و بمعنی سوم ترکی و بمعنی چہارم و پنجم بہ ثبات سند استعمال بہ تجزیہ بیان محقق اِلی اعتبار تسلیم نہ کنیم سیا معنی چہارم کہ لغتی می نماید (اردو) (۱) دیکھو بلاق (۲) دیکھو ... (۳) چشمہ۔ بقول آصفیہ۔ فارسی۔ اسم مذکر پانی کی سوت۔ سَیج۔ پانی جھرنے یا نکلنے کی جگہ۔ (۴) قابل ترجمہ (۵) شاخ درخت۔ مؤنث۔

بلا کردن اصطلاح۔ بقول وارستہ (۱) کنایہ از کار تعجب بظہور آوردن (باقر کاشی سے) مجنون داشت این ہمت نہ فرہاد ؛ تکلّف بر طرف باقر بلا کرد ؛ صاحب بحر نقل از برداشت۔ صاحب آصفی گوید کہ بمعنی کار عمدہ کردن مؤلف عرض کند کہ متعلق بمعنی اوّل و سوم لفظ بلا گذشت و مراد ازین کار تعجب خیز کردن است صاحب انند ہم ذکر ہمین کردہ و بہ تحقیق ما (۲) بلا قرار دادن ہم (فغانی شیرازی سے) خال نہادہ پیش لب زلف کشادہ گرد رخ ؛ کرد بلای عقل و دین دانہ و دام خویش را ؛ (اردو) (۱) ستم کرنا۔ بقول آصفیہ کوئی انوکھی اور عجیب بات کرنا (۲) بلا قرار دینا۔

(الف) بلاکش اصطلاح۔ بقول بہار العجم از اسمای معشوق۔ و در نسخۂ

(ب) بلاکشیدن

... اسمای عاشق۔ صاحب آصفی ذکر (ب) کردہ اند بمعنی ساکت۔ مؤلف عرض کند کہ (ب) بمعنی بتلا شدن ... و برداشت بلا کردن است بمعنی حقیقی (الف) (۱) اسم فاعل ترکیبی است بمعنی کسی کہ بلا می کشد و مبتلا و متحمل بلا می شود و (۲) کنایہ از عاشق و بقول بہار۔ چنانکہ بالا گذشت (۳) بمعنی معشوق ولیکن این معنی را بدون سند استعمال تسلیم نہ کنیم و ادای معنی برو کہ سند استعمال پیش نکرد و غور بر معنی ترکیبی نفرمود

موافق قیاس ہم نیست و معاصرین عجم ہم بدین معنی
بر زبان ندارند۔ طالب سند استعمال می باشیم (سعید
قمی ــہ) بلاکشان تو باخشم و جنگ ساختہ اند ؛
تو سخت باش کہ ما را ز سنگ ساختہ اند ؛ (ظہوری ــہ)
برای [illegible] بر دشنام خشم بلاکشان ؛ کردہ زسال
[illegible] شام فراق روز را ؛ (انوری ــہ) گر
بلاکشی می کشیم علیہم مکن ؛ کیں بلا آخر بکاری می کشیم ؛
(اردو) (الف) (۱) بلاکش بقول آصفیہ زحمت کش
آفت جھیلنے والا (۲) مؤلف کی رائے میں بلاکش
عاشق کو کہہ سکتے ہیں۔ مذکر (۳) معشوق مذکر (ب)
بلا میں مبتلا ہونا۔ بلا کا متحمل ہونا۔ بلاکش ہونا۔ بلا سر پر لینا۔

(الف) بلاگرداں اصطلاح۔ (الف) بقول
(ب) بلاگرداندن بہار بکاف فارسی کنایہ از
صدقہ و قربانی (صائب ــہ) بی بلاگرداں خطر دارد
زچشم شور حسن ؛ وای بر شمعی کہ از نظر پروانہا
صاحب بحر گوید کہ تصدق و قربان و فدا کردہ شدہ
صاحب انند ہمزبان بہار و صاحب غیاث متفق
با بحر و صاحب آصفی ذکر (ب) کردہ می فرماید کہ کنایہ
از دور کردن بلا بود (حافظ شیرازی ــہ) می سوزم
از فراقت رو از جفا بگرداں ؛ ہجران بلای ما شد
یارب بلا بگرداں ؛ مؤلف عرض کند کہ (ب)
مصدر ریست بمعنی واپس کردن بلا و دور کردنش
قریب بمعنی حقیقی و (الف) اسم فاعل ترکیبی و کنایہ
از معنی متذکرہ بالا کہ چیزی واپس و دور کنندہ
بلاست۔ صدقہ و قربانی باشد۔ پس صاحبان
غیاث و بحر تسامح کردہ اند کہ بر الف ذکر معنی مفعولی
کردہ اند۔ فتامّل۔ (اردو) (الف) بلاگرداں
بقول آصفیہ۔ فارسی۔ اسم مذکر۔ وہ شخص جو دوسرے
کی آفت اپنے اوپر لے لے۔ بلا دور کرنے والا۔
تصدق ہونے والا۔ قربان ہونے والا (انتہیٰ)
مؤلف عرض کرتا ہے کہ تصدق اور فدا کے
معنے میں بھی مستعمل ہوسکتا ہے۔ آپ ہی نے (بلاگرداں
ہونا) کا ذکر فرمایا ہے بمعنی تصدق ہونا۔ قربان ہونا
(ب) بلا کو واپس کرنا۔ دور کرنا۔ پھیر دینا۔

بلاگردیدن استعمال۔ صاحب آصفی ذکراین کرده ازمعنی ساکت۔ **مؤلف** عرض کند که بلا واقع شدن و بلاشدن و مصیبت شدن است (نعانی شیرازی ۵) بیشتر شد از نسیم وصل آن شوخ دلم ٭ بوی پیراهن بلا گردید یعقوب مرا ٭ مخفی مباد که گردیدن بمعنی شدن می آید (اردو) بلا ہونا مصیبت ہونا۔

بلاگماشتن برکسی استعمال۔ صاحب آصفی ذکراین کرده ازمعنی ساکت **مؤلف** عرض کند که بمعنی مبتلای بلاومصیبت کردن کسی را (سعدی شیرازی ۵) در انجا دانش بی تا بجاداشت ٭ نباید بلا بر سر کس گماشت (اردو) کسی کو مبتلاے مصیبت و بلا کرنا۔

بلال بقول سروری وجہانگیری وبرہان وناصری وجامع مرادف ہمان بلار که بجایش گذشت مولف عرض کند که این مبدل آن چنانکه اشاره این ہمدرانجاکرده ایم (اردو) دیکھو بلار۔

بلالانه صاحبان انند وغیاث می فرمایند که بالکسر بمعنی مانند بلال که چون حضرت بلال مردصالح و بی تکلف بودند پس از بلالانه مراد صالحانه و بی تکلفانه باشد **مؤلف** عرض کند که (انه) کلمه ایست برای اظہار لیاقت که بجایش گذشت۔ فارسیان استعمالش بر علم کرده اند چنانکه حاتمانه تا آنکه سند اہل زبان پیش نه شود مجرد قول غیاث واننداکافی ندانیم محققین صاحب زبان و معاصرین عجم ہردو ازین ساکت (اردو) مثل بلال کے۔

بلالک بقول برہان وہفت واننداہمان بلارک گذشت **مؤلف** عرض کند که این اصل است و آن مبدل این چنانکه اشاره این ہمدرانجا کرده ایم (اردو) دیکھو بلارک۔

بلاماندن استعمال۔ صاحب آصفی ذکراین کرده ازمعنی ساکت **مؤلف** عرض کند که باقی ماندن مصیبت و زحمت است (کمال اصفہانی ۵) بدین نماند ہیچ بلائی و زحمتی ٭ کز جور دور گنبد گردان نمی رسد

(اردو) مصیبت اور بلا رہنا جیسے "اب ہم پر کوئی مصیبت نہ رہی جو ہونا تھا ہو چکا" یعنی باقی نہ رہی

(۱) بلاموزون استعمال۔ از قبیل (بلادلچسپ)
(۲) بلاہشیار و (بلاذوق) است کہ بجایش گذشت (۱) بمعنی بسیار موزون و (۲) بسیار ہشیار سند (۱) بر (بلادلچسپ) گذشت و سند (۲) از ظہوری (ے) نگہ اہل نظر نیست معطل بجواب ٭ نرگسش با مستی چہ بلاہشیار است ٭ مخفی مباد کہ استعمال این در کلام فارسی اکثر با کلمۂ (چہ) دیدہ شد و گاہ بدون آن ہم (اردو) (۱) بلاکا موزون (۲) بلاکا ہشیار

بلای آسمانی استعمال۔ بقول بہار و انندش نقل نگار کنایہ از آفت بزرگ مرادف بلای سیاہ مؤلف عرض کند کہ مرکب اضافی و بمعنی حقیقی مصیبتے کہ بی اختیار پیش آید و دست خود نباشد و ہمین است (بلای ناگہانی) فارسیان (بلای آسمانی و سلطانی) بر زبان دارند بلای سلطانی مصیبتے را گویند کہ بعتاب ملک بر سر آید۔ صاحب عجم ہم بزبان دارند (اردو) آسمانی بلا بقول امیر ناگہانی مصیبت (آتش ے) بڑھے ایڑی سے چوٹی اس پری کی ٭ زمین پکڑے بلاے آسمانی ٭ (میر حسن ے) گری اسپہ جو آسمانی بلا ٭ دل اس نازنیں کا ہوا ہو چلا ٭ ۔

بلایافتن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض می کند کہ ابتلاے مصیبت و بلا شدن است (نعمت اللہ کرمانی ے) ہر کہ بہ لا در فتاد یافت بلای عظیم ٭ زود گذر تو ز لا تا نفتی در بلا ٭ مخفی مباد کہ نفتی مخفف نیفتی باشد و این از مصدر افتادن آن از مصدر فتادن (اردو) بلا میں پڑنا۔ بلا و مصیبت میں گرفتار ہونا ۔

بلای جان اصطلاح۔ بقول انند بحوالہ منظہر العجائب (۱) از اسمای محبوب مؤلف عرض کند کہ مرکب اضافی است (۲) بمعنی مصیبت جان یعنی مصیبتے کہ بر جان آید و این معنی حقیقی است و (۳) بمعنی مطلق زحمت و مصیبت شدید و ناگا

در مستعمل است. فارسیان گویند کہ اینکار بلای
جان نیست یعنی مصیبت عظیم بر من - معنی اول
بیان کردہ اند اگرچہ موافق قیاس است ولیکن
مشتاق سند استعمال می باشیم (اردو) (۱) مذکر
مذکر (۲) بلاے جان - وہ بلا و مصیبت جو کسی کی
جان پر آ جاے - مؤنث (۳) بلاے جان - ناقابل
اس مصیبت کو کہہ سکتے ہیں جو شدید ہو [illegible]
ناگوار تر - مؤنث -

کردہ و این کنایہ باشد از مخفی داشتن بلا و مصیبت
چنانکہ از سند بالا ظاہر است (اردو) بلا کو مخفی رکھنا
بلا کو چھپا رکھنا -

بلای سیاہ | اصطلاح - بقول برہان و جامع
[illegible] از تشویش و خلاف طبیعت و آزار باشد
صاحب ناصری در لغات ہمین معنی بیان کردہ برہان
[illegible] ناگزیر - بہار گوید کہ کنایہ
از آفت بزرگ است و صاحب انند این را مرادف

بلای زیر سر داشتن | مصدر اصطلاحی - بہار گفتہ (بلای آسمانی) گفتہ و خان آرزو در سراج [illegible]
فرماید کہ [illegible] رفتہ در سر بودن [illegible] عظیم [illegible] و فرماید کہ آنچہ برہان کنایہ از تشویش
صاحب انجای نویسد کہ مرادف (بلای زیر سر داشتن) [illegible] و خلاف طبیعت نوشتہ خطاست - صاحب [illegible]
واز محمد بیگ شوقی سندی آوردہ (ص ۵) شوقی [illegible] بلاے سخت باشد (صاحب ص ۵) ای کہ
کردہ ای بلا عشقت [illegible] دیدہ [illegible] گشتہ [illegible] باش [illegible] بلا ہای سیہ
دیدہ ما بلائی زیر سر دارد چو مؤلف عرض کند [illegible] مؤلف عرض کند کہ
کہ جا صاحب التیس از تعریف اصطلاحی [illegible] یعنی بلائی کہ سیاہ باشد و کنایہ از بلائی سخت
کہ [illegible] کند - مقام این مصدر اصطلاحی بودن [illegible] خان آرزو و ایرادی کہ بہ برہان
[illegible] و آنچہ صاحب ناصری

مصدری بیان کردہ آنہم درست نباشد۔ فارسیان
این را بہ تشبیہ زلف و چشم و خال محبوب استعمال می
کنند (اردو) کالی بلا۔ بقول آصفیہ۔ بلاے سیاہ۔
بلاے بد (انشا ؎) قسمیں تو ساری ہو چکیں باقی رہی
ہے اب ٭ کالی بلا کی غول بیابان کی قسم ٭ (رنگین
؎) اُفعی ہے شب ہے مشک ہے یا توتیا ہے یہ ٭
زلف سیہ ہے یا کوئی کالی بلا ہے یہ ٭ آفت بزرگ
و مصیبت سخت (ظفر ؎) لے سیہ بختی کہ دل زلف
سیہ میں پھنس گیا ٭ اب رہائی ہو چکی کالی بلا میں پھنس گیا ٭

بلای طویلہ بر سر میمون

مثل۔ صاحبان
خزینۃ الامثال فارسی و محبوب الامثال ذکر این کردہ
از معنی و محل استعمال ساکت مؤلف عرض کند
کہ عادت است کہ ہر بلا و بہتان بر آدم بی زبان
و مسکین می آید اگرچہ او بی قصور می باشد و گاہی
بسزای رسد از این کہ حمایت او کسی نمی کند و خود
او بارای تردید ندارد و مسکینی او را وقیع نکند۔
فارسیان در ہیچ محل این مثل را زنند مقصود آنست
کہ چنانکہ بوزینہ بوجہ بی زبانی و مسکینی در طویلہ مورد
اقسام سزا ہا می شود ہمچنان غریب بی زبان و مسکین
ہم۔ مخفی مباد کہ رسم است کہ بوزینہ را در طویلہ ہا
جا دہند و قریب اسپان بزنجیری یا رسنے متعلق
کنند۔ مقصود آن می باشد کہ از را تبہ اسپان
چیزی کہ در اصطبل بر زمین افتد آنرا بخورد و اصطبل
را صاف و پاک دارد از فرو ریختۂ راتب تا ماکیان
از برای آن قریب اسپ نیایند و نشود کہ پر و
بال ماکیان کہ مہلک اسپ است در کاہ و دانہ
شامل شود این است ضرورت بوزینہ در اصطبل
کہ ملحوظ خاطر می باشد ولیکن نقصانی دیگر اگر
در اصطبل بنظر آید دانما بلایش بر سر بوزینہ می
آید خیال می کنند کہ ہمین بوزینہ مرتکب اوست
و تعزیرش کنند و گاہی اسپ ہم با بیچارہ
لگد می زند۔ بالجملہ وجود این بی زبان در طویلہ
اگرچہ بمصالح ماست ولیکن او با وجود بی گناہی
اقسام تعزیر می کشد از ہمین عادت در فارسی زبان

این مثل قرار یافت (اردو) طویلہ کی بلا بندر کے
سر۔ بقول آصفیہ کہاوت یعنی ہر ایک بلا اور بہتان
آدم مسکین و بی زبان کے سر پڑتا ہے۔ قصور
کسی کا اور مارا کوئی جائے غریب پر سب کا زور چلتا ہے

بلای ناگہاں | استعمال۔ بلائے و مصیبتے کہ ناگفتہ
بی اطلاع بر سر آید (انوری ؎) آسیب غم تو
ہر کجا ہست ؛ دور از تو بلاے ناگہانست ؛ مؤلف
عرض کند کہ بزیادت یای نسبت ہم بر زبان معاصرین
عجم است یعنی (بلاے ناگہانی) (اردو) بلای ناگہانی
کہہ سکتے ہیں۔ وہ بلا اور مصیبت جو انسان کے
سر پر یکایک آئے جسکی اطلاع وہ پہلے سے نہ پائے
مؤنث۔ صاحب آصفیہ نے اسکو ترک فرمایا ہے لیکن
اہل زبان کی زبان ہے۔

بلایہ | صاحبان جہانگیری و رشیدی و مؤید و جامع
و ہفت دانند و برہان ذکر این کردہ اند و مرادف
(بلایہ) دانستہ اند کہ بہ موحدہ عوض تحتانی چہارم
گذشت و باشارۂ این ہمدر انجا کردہ ایم و صراحت
ماخذ ہم کہ این اصل است و آن مبدل این (شمس
فخری ؎) گر فلک مبغض علم زاد چہ شد ؛ از بلایہ
چہ زاد غیر خشک ؛ (فخر گرگانی ؎) بیابد بلایہ [illegible]
پلید بکنش را ؛ بلایہ کنندہ پیر بدمنش را ؛ [illegible]
جفت [illegible] اندیشہ یابی ؛ چرا دل برنالی بلایہ [illegible]
صاحب جہانگیری از ناصر خسرو [illegible]
کارہای چپ و بلایہ مکن ؛ [illegible]
کتاب ؛ مؤلف عرض کند کہ [illegible] شعر بلایہ
بہ موحدہ چہارم است کہ [illegible]
نقطہ را افزودہ ولا بہ با بای [illegible] است چنانکہ
صراحتش بر (بلایہ) گذشت۔ حاصل اینست کہ (بلایہ)
بمعنی اوّل است کہ ہمدر انجا گذشت و از معنی دوم
انکار داریم چنانکہ ہمدر انجا مذکور (اردو) دیکھو بلایہ

بلایہ قز | اصطلاح۔ صاحب [illegible] برہان
گوید کہ بفتح قاف و سکون زای ہوّز زنی از اہل [illegible]
کمینہ باشد۔ صاحبان ہفت و انند ہم ذکر این
کردہ اند مؤلف عرض کند کہ ذکر این بہ موحدہ

چہارم گذشت کہ قز ابریشم خام بد قماش را نام است و بلایہ با او مرکب شد۔ محققین اہل زبان ازین ساکت معاصرین عجم ہم زبان ندارند مشتاق سند استعمال می باشیم کہ محققین بالا صاحب زبان نیند (اردو) دیکھو بلابہ قز۔

بلب آب چکانیدن | مصدر اصطلاحی۔ ہمانست کہ در مہدودہ (آب بلب چکانیدن) گذشت (اردو)۔ (دیکھو آب بلب چکانیدن)۔

(الف) بلبان | ... بہار بالتحریک نام سازی است ... جب نوازند وہم او گوید کہ ....

(ب) بلبانی | آنکہ بلبان را نوازد (سیفی ؎)
شوخ بلبانی کہ بشیرینی جبانی بدکان شکر قند وحلا حست
بلبانی چو آزردہ شود جان من بیدل ازین غم چو گرہ
بلبان را بلبانست۔ برسانی چو صبا آنند نسبت الف

گوید کہ بہمین سبب آنرا بہندی (منہ چنگ) گویند وفرماید کہ صاحب کشف بلبان را بالفتح نوشتہ وشارحی کہ ثقہ ومعتبر است بلبان را بفتحتین بمعنی الغوزہ آوردہ۔ فرما کہ این لفظ در برہان ورشیدی یافتہ نشد۔ ہمین است قول صاحب غیاث کہ صاحب آنند نقل نگارا وست صاحب شمس ذکر الف کردہ مؤلف عرض کند کہ ہر دو ... قیاس است ویای نسبت در (ب) باشد (اردو) الف الغوزہ بقول آصفیہ۔ عربی۔ اسم مذکر۔ ایک قسم کی بانسری ہے جسکی جوڑی منہ میں رکھ کر بجاتے ہیں۔ اس کا رواج اکثر چرواہوں میں ہے (ب) الغوزہ نواز۔ وہ شخص جو الغوزہ بجائے۔

بلب جام گرفتن | مصدر اصطلاحی۔ کنایہ باشد از شراب خوردن سند این از انوری بر (رکیب تیغ گرفتن) گذشت موقوف قیاس است (اردو) لب کو ساغر لگانا۔ شراب پینا۔

بلبک | بقول جہانگیری باول مفتوح وبثانی زدہ مسکہ را گویند۔ مؤلف عرض کند کہ دیگری از محققین فارسی زبان ذکر این نکرد ومحققین اہل زبان ومعاصرین عجم ہم ساکت لغت عربی وترکی نیست ... مستند ... قول تسلیم نکنیم واگر ہست آنچہ ثقہ اہلیم قیاس کردیم فارسیان بہ ... کہ

افادہ معنی معیّت کند لفظ بس را مرکب کردہ اند و در آخرش کاف نسبت زیادہ کردند چنانکہ در زنان
سنگک) خان آرزو در چراغ ہدایت ذکر این قسم کاف کردہ۔ پس معنی لفظی این چیزی کہ منسوب
است بلب و کنایہ از چیزی کہ بلبش تواں خورد واللہ اعلم بحقیقۃ الحال غیر از اسم
جامد فارسی زبان نمی نماید صراحت مزید بر بلبکہ می آید و جا دارد کہ این را مخفف آن گیریم (اردو)
مکھن بقول آصفیہ ہندی۔ اسم مذکر۔ مسکہ۔ کچّا گھی۔ روغن تازہ۔ نونی گھی۔ بن تایا گھی۔ دہی
یا کچے دودھ سے نکالا ہوا گھی جسے تایا نہ ہو۔

بلبکہ صاحب رشیدی می فرماید کہ بفتح ہر دو
با مسکہ۔ صاحبان برہان و جامع و ہفت و سراج
دانند ذکر این نکردہ اند۔ صاحب ناصری بحوالہ
برہان ذکر این بفتح اوّل و بای ابجد و کاف و
سکون ثانی کردہ گوید کہ در فرہنگہا نیافتیم

مؤلف عرض کند کہ باعتبار صاحب جامع کہ
محقق الزبان است این را اسم جامد فارسی زبان دانیم
و ماخذ این ہمان است کہ بر (بلبک) مذکور شد۔ ہای
آخرہ زائد باشد و بس و بلبک کہ گذشت مخفف
این بحذف ہا (اردو) دیکھو بلبک۔

بلبل بہار گوید کہ مرغی است معروف کہ در ولایت می باشد و اینکہ در ہندوستان بدین اسم
موسوم است مرغی دیگر است و بلابل جمع آن و فرماید کہ آتش زبان۔ آتش نفس۔ آتش نوا۔ بلند صفیر
بیدرد۔ بیطالع۔ خوش آواز۔ خوش آہنگ۔ خوش ترانہ۔ خوش الحان۔ خوش گوے۔ خوش نغمہ
رنگین نوا۔ زار۔ شوخ زبان۔ شوریدہ۔ شیرین نفس۔ فرد نوا۔ محجوب۔ نوا پرداز۔ نواساز
[illegible] ہنگامہ طراز۔ از صفات اوست۔ صاحب انند صراحت کند کہ لغت عرب است و فارسی
[illegible] صاحب معانی دیگر ہم دارد۔ صاحب محیط گوید کہ بر وزن قلقل عندلیب را نام است و لغا

(ہزار داستان) و آن طائریست معروف بقدر گنجشک کوچک خوش شکل۔ سبز رنگ۔ و نزدیک سر آن سیاہ
و سفید و نیکو آواز و ملیح صورت ولہذا آنرا در خانہ ہا نگاہ می دارند و تربیت می نمایند۔ گرم و خشک در دوم
و سوم و گوشت آن تسخین قوی نماید و برای گرم مزاجان صلاحیت ندارد و باردمزاجان را نافع و چوں گوشت
آنرا با چشم سرطان در قطعہ جلد بستہ بر ذراع انسان بندند یا زیر تکیہ دارند منع خواب کند و بغایت مجرب
باد خصوصاً سفر سرش و بیضہ آن قوی تر درین باب و سرگین آن بسیار جالی و با قوت قابضہ و ضماد
آن جہت نیکوئی رخسار و ازالہ کلف و شعر زائد اجفان نافع و حمول آن جہت اسقاط جنین موثر و خاکستر
پر آن جہت التیام جراحات و آشامیدن خون گرما گرم آن جہت تصفیہ قصبہ ریہ و آواز مفید (انتہی)
مولف عرض کند کہ صاحب منتخب کہ محقق لغات عرب است ذکر این کردہ فارسیان استعمال این
کنند و بترکیب خود ہم استعمال کنند چنانکہ در ملحقات می آید۔ ہندیان این را در قفس کوچک نگاہ دارند
و بالای آن برقع کلفت اندازند تا داخل آن تیرگی شب باشد و تمیز در روز و شب نکنند و این طریق
عمل از برای آنست کہ شبانہ روز نغمہ رنگارنگ زنند و اما توی قفس قدری گل سرخ می اندازند و
سفوف گردہ و نخود در غذا ایش می دہند و ہر روز یک بار پردہ از قفس جدا کنند تا ہوای تازہ گیرد
و ملخ کوچک و کرم ہا داخل قفس اندازند گویند این قسم خورش پسند خاطرش و حافظ صحت اوست
فارسیان این را عاشق گل دانند۔ غزل فارسی از عشق بلبل با گل پر است۔ زاد و بوم این فارس
است (صائب ؎) بلبل ما از گرفتاری ندارد شکوہ ٭ خندہ گل می کند چاک قفس بر روی ما ٭ (اردو)
بلبل۔ بقول آصفیہ۔ عربی۔ اسم مذکر و مونث۔ ہزار داستان۔ دستان سرا۔ مرغ چمن۔ عندلیب۔ گلدم۔
مولف عرض کرتا ہے کہ گلدم ہندوستان کا بلبل ہے جو بلبل عجم کے سوا ہے۔

بلبل آمل | اصطلاح - بقول بحر و غیاث و انند
لقب طالب آملی است که شاعر مشہور بود مؤلف
عرض کند که مرکب اضافی است و آمل شہریست
که تعریفش در ممدوده گذشت و طالب از ہمان شہر
و نظر بر سخن سنجی او که در عالم مشہور است فارسیان
او را بدیں لقب ملقب کردند (ادری ع) بلبل
آمل لقب طالب است (اردو) بلبل آمل لقب
ہے طالب کا جو فارسی کا ایک مشہور شاعر گزرا ہے
جس کا کلام عاشقانہ بہت مشہور ہے - مذکر -

بلبلا مژدہ بہار بیار | مثل - ایں مثلی است
خبر بد بہ بوم شوم گذار | از کلام سعدی علیہ الرحمۃ
صاحبان خزینہ و گلدستہ ذکر ایں کردہ از معنی و محل
استعمال ساکت مؤلف عرض کند که فارسیان
چوں کسی را مخبر خبر بد می یابند از و تنفر کنند و ایں
مثل را می زنند و اکثر دریں محل مصرع ثانی را خوانند
[illegible] نیست که خبر بد نباید پیش کسی گفت که باعث
[illegible] شنیدن خبر بد می شود بخلاف کسی آں مژدہ رسانیدن
خوش می نماید و نقصانی نمی بخشد غیر از نفع بر خلاف آں
خبر بد که گاہی ازاں نقصان مخبر ہم می شود (اردو)
دکن میں کہتے ہیں "خبر کی لا برائی کو بھلا" اور یہ
فارسی مثل کا مصرع ثانی بھی دکن میں مستعمل ہے -

بلبلائی | صاحب مؤید بحوالہ شرفنامہ می فرماید که
[illegible] طعامی است ترکان را [illegible] بحوالہ رسالہ [illegible]
گوید که بمعنی حلوائی و فرماید که ایں لغت ترکی است
مؤلف عرض کند که [illegible] را بذیل لغات
فرس جا داد [illegible] بمعنی اول
فارسی است و بمعنی دوم ترکی [illegible] ایں را
بذیل لغات ترکی ہم جا دادہ بہ معنی حلوا [illegible]
می کند و صاحب ملحقات برہان بحوالہ مؤید ایں را
نقل کردہ و صاحب انند گوید که ترکی است و صاحب
ہفت ہم نقل مؤید کردہ و صاحب شمس ایں را لغت
فارسی گفتہ گوید که نام حلوائی و ایں مثل است که
(حلوای بلبلائی تا نخوری ندانی) و فرماید که گویند
نام طعام ترکان ہم مؤلف عرض کند که [illegible]

تصحیف و تحریف کہ لغت ترکی کہ بمعنی حلوائی است بلبلابی بہ تحتانی سوم و موحّدہ ششم باشد چنانکہ صاحب لغات ترکی آوردہ پس حقیقت معنی دوم بوضوح پیوست کہ متعلّق با لغت بلبلانی نیست نسبت معنی اوّل عرض میشود کہ کسی از محقّقین صاحب زبان یعنی سروری و جامع و ناصری و برہان ذکرانش نکردہ و معاصرین عجم ہم بر زبان ندارند و حق آنست کہ این را برای غذای بلبلان گفتن موافق قیاس است۔ در نسخ قلمی مؤیّد بضمّ یکم و سوّم نوشتہ و در نسخہ مطبوعہ بفتح یکی از معاصرین عجم عقدۂ این لغت را بواسطہ مثل بیان کردہ صاحب شمس غریب کشا و گفت کہ (حلوائی بلبلانی) ہمان حلوا را نام است کہ از سفید گردہ و نخود بریان بااندکی قند درست کنند۔ فارسیان چون کسی را بینند کہ ذوق نغمہ بلبل نمی بردارد و اعتنا بدنمی کند می گویند کہ (حلوای بلبلانی تا نخوری ندانی کہ نغمہ چہ چیز است) پس منتقح شد کہ بلبلانی ہمان حلوای بلبل را نام است و بعجم آنچہ در ترکی می سازند بلبلابی بہ تحتانی سوم کہ ہیچ تعلّق از بین ندارد ندارد و الحاصل بلبلانی لغت فارسی بمعنی حلوای بلبل است دیگر ہیچ۔ پس می پرسیم از صاحب مؤیّد کہ آیا ہمین است تائید فضلا و ای بر تو و تبعین تو کہ غیر از نقل نگاری کاری دیگر نمی کنند و دوم محقّقی خود سند ندارد (اردو) بلبلانی اس گوندے کا نام ہے جو بریاں گیہوں اور چنوں کے سفوف اور خفیف سی شکر کے ساتھ بناتے ہیں مذکر۔

بلبل بوستان مازاغ | اصطلاح۔ بقول ضمیمہ برہان کنایہ از حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ صاحب بحر کنایہ برا اشارہ نوشت و صاحب مؤیّد ہم زبان بحر و تتبّع است برہان۔ صاحبان ہفت و تقویت واشند ہم ذکر این کردہ اند و صاحب شمس بی تحقیق ذکر بمعنی بالا معنی بہشت را ہم اضافہ کردہ کہ نتیجہ بی تحقیقی اوست مؤلّف عرض کند کہ مازاغ البصر و ما طغی را فارسیان بتخفیف بعض الفاظ بوستانی تعبیر دادہ آنحضرت را بلبلش و بترکیب اضافی کنایہ لطیف از ذات با برکت

نبینا علیہ الصلوٰۃ والسلام (اردو) فارسیوں نے
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بلبل بوستان ما زاغ
کہا ہے۔ مذکر۔

بلبل چشم اصطلاح۔ بقول بحر و آنند۔ نوعی
از قماش۔ مؤلف عرض کند کہ قلب اضافت
چشم بلبل است کہ ہمین معنی می آید و از ینکہ بر این
قماش نقشی مثل چشم بلبلان می باشد موسوم شد بہ این
اسم مخفی مباد کہ معاصرین عجم (چشم بلبل) را بر زبان
دارند و استعمال (بلبل چشم) بہ ہمین معنی از نظر ما
نگذشت اگرچہ محققین ہند شاد و ذکر این کردہ اند
ولیکن محققین زباندان و معاصرین عجم ازین قلب
اضافت سکوت ورزیدہ اند ما ہم [illegible] را تحقیق زبان
فارسی ندانیم (اردو) چشم بلبل ایک کپڑے کا نام
ہے جس پر نقش و نگار مثل بلبل کی آنکھ کے ہوتا ہے۔ مذکر۔

بلبلستان اصطلاح۔ بقول بہار و آنند ش
معروف مؤلف عرض می کند کہ این لفظ
[illegible] شبستان است ولیکن فارسیان یکسر
سین مہملہ ہم استعمال این می کنند چنانکہ گلستان را ہم
(والہ ہروی ۔ے) طلسم دلربائی کردہ حسن اجزای
خوبی را ٭ زیک گل در قفس زان دادہ جا بلبلستانی را ٭
مخفی مباد کہ معنی لفظی این جائی کہ دران کثرت بلبلان
باشد مراد از چمن و باغ (اردو) فارسیوں نے باغ
کو بلبلستان کہا ہے۔ جیسے گلستان۔ مذکر۔

بلبل شدن اصطلاح۔ بقول وارستہ (۱) بہم
شور آمدن و (۲) عاشق شدن (سلیم ۔ے) سفلہ را
کی بتوان از لاف دولت منع کرد ٭ باغبان را چو
در چمن گل دید بلبل می شود ٭ (خان خالص ۔ے)
در فکر کہ غنچہ گشتہ باز ٭ گل کرد کہ بلبل تو گردم ٭ صاحب
بحر بہ معنی اول و دوم گوید کہ (۳) گویا شدن ہم
و فرماید کہ بلبل کردن متعدی این است کہ می آید
خان آرزو در چراغ ہدایت می فرماید کہ گویا شدن
برنگین بیانی است و سندی از برای این پیش نکرد
بہار ہر سہ معنی را ذکر کردہ (محمد قلی ۔ے) عاشق ٭
شکوہ خاموش از تغافل می شود ٭ طوطی از آئینہ [illegible]

رو دید بلبل میشود ۔ مؤلّف عرض می کند کہ موافق قیاس
است و بہر سہ معنی کنایہ باشد۔ مخفی مباد کہ سند معنی دوم
بکارش نمی خورد و متعلق است بہ (بلبل گردیدن) کہ
می آید۔ معاصرین عجم استعمال بلبل شدن بمعنی دوم
ہم می کنند۔ (اردو) (۱) شور پر آمادہ ہونا۔ شور کرنا (۲)
عاشق ہونا (۳) گویا ہونا۔ رنگین بیان ہونا۔

بلبل طنبور | اصطلاح۔ بقول بہار چوبکی کہ بر کاسۂ
طنبور گذارند و آنرا خرک و خر طنبور نیز گویند و فرماید کہ
اصل ہمین لفظ خر است اہل خرابات تغیر دادہ بلبل
نامیدہ اند و بہندی گھوڑج خوانند (ناظم ہروی ؎)
در مجلس مستان و گل افشانی ساقی ۔ صد رنگ فغاں
بلبل تصویر بر آورد ۔ و گوید کہ این استعارہ است
و می تواند کہ مراد از بلبل طنبور ذات طنبور باشد باضافت
مشبّہ بہ الی المشبّہ و ہذا ہو الاظہر۔ فاضل انند در
نقل نگاری بہار پابند مؤلّف عرض کند کہ بیچارہ
در نقل نگاری آنقدر مستغرق است کہ تحریف مطبع نولکشور
را ہم دریافت نمی کند تا بتحقیق چہ رسد در کلام ناظم
ہروی (بلبل تصویر) را جا دادن و برای (بلبل طنبور)
از و سند گرفتن بدان ماند کہ (ما چہ می گوئیم و طنبورہ
چہ می سراید) در نسخۂ دیگر بہار عجم کہ غیر مطبع نولکشور
است در کلام ناظم (بلبل طنبور) یافتیم و آن نقش
بلبل است کہ صنّاعان بر طنبور می کنند چنانکہ بر پردۂ
دیوار پس (بلبل طنبور) از قبیل (شیر قالین)
است و بس (مرکّب اضافی) بمعنی حقیقی نہ کنایہ
باشد و نہ استعارہ اگرچہ می توانیم کہ باضافت
تشبیہی طنبور را (بلبل طنبور) گوئیم کہ طنبور ہم مثل
بلبل شور می کند ولیکن فارسیان بلبل را در تشبیہات
طنبورہ نیاوردہ اند۔ پس معنی نقش بلبل بر طنبورہ
درست می نماید (اردو) وہ بلبل کی تصویر جو عجم
میں طنبورہ پر کھینچی جاتی ہے۔ مؤنّث۔ طنبورہ۔ مذکر۔

بلبل کردن | مصدر اصطلاحی۔ بقول وارستہ
متعدی بلبل شدن کہ گذشت (سلیم ؎) سوادِ
جوہر آئینہ بلبلش کردہ است ۔ وگرنہ طوطی ما گفتگو
نمی داند ۔ مؤلّف عرض کند کہ از ین سند معنی

بگفتار آوردن پیدا است۔ صاحب بحر ذکر این (دلیل
دلبل شدن) کرده و خان آرزو ہم در چراغ ہدایت
این را بمصدر مذکور آورده فرماید که گویا کردن
برنگین بیانی است وزلہ بردارش بہار ہم برہمین
یک معنی قانع و احتیاطش از ینکه سند استعمالش
بمعانی دیگر بدست نیامد ولیکن معاصرین عجم تصدیق
می کنند که بمعنی عاشق گردانیدن و بشور آوردن
ہم مستعمل (اردو) (۱) گفتگو میں لانا۔ بات کروانا
(۲) عاشق کرنا (۳) آمادہ شور کرنا۔

بلبلِ کُنج اصطلاح۔ خان آرزو در سراج فرماید
که بمعنی چغد است که جانوریست معروف از ان جہت
که مسکن چغد کنج است و ویرانه۔ صاحبان برہان
و ہفت این را بکسر لام و فتح کاف فارسی گویند
و صاحبان جامع و بحر ہم این را بکاف فارسی
نقل کرده اند ولیکن در حلیہ لفظ صراحت کاف
فارسی نکرده مؤلف عرض کند که کُنج به کاف
عربی مضموم بمعنی گوشه و ترا دسم و گنج به کاف فارسی
مفتوح بمعنی زر و گوہر که در زمین دفن باشد پس
این مرکب اضافی است و بلبل در ینجا بمعنی شور کننده
چنانکه (دلبل شدن) بمعنی شور کردن گذشت و بنجا ال
با کاف عربی صحیح باشد۔ چنانکه خان آرزو نقل کرده
ولیکن اتفاق دیگران با کاف فارسی خصوصاً جامع
و برہان اجازت نمی دہد که خلاف محاوره زبان رویم
اندرین صورت چاره جز ین نیست که (بلبل گنج)
را که بکاف فارسی می آید مبدل این دانیم چنانکه
کشتی و گشتی (اردو) چُغد۔ بقول آصفیہ۔ فارسی
اسم مذکر۔ اُلّو۔ بوم۔ ایک قسم کا چھوٹا الّو۔ آپ ہی
نے (چکوا چکوی) پر فرمایا ہے کہ (ہندی۔ اسم مؤنث
ایک جفت سرخاب۔ جفتک۔ چکاوک (دو آبی پرند
کے نام جو اکثر دریا کے کنارے رہتے ہیں) دن بھر
تو جوڑا ساتھ پھرتا ہے رات کو کہتے ہیں کہ ہر ایک
جدا جدا ہو جاتا ہے چنانچہ ہندی شاعروں نے
اسکا اکثر ذکر کیا ہے اور امیر خسرو نے بھی ایک مقام
پر ان کا حوالہ دیا ہے (انتہیٰ) مؤلف عرض کرتا

کہ جس پرند کو اہل دکن چکوا چکوی کہتے ہیں اسکو ہم نے
دیکھا ہے بے شک یہ جوڑے کا نام ہے دونوں رات
ہیں کسی درخت پر آتے ہیں اور ان کی آواز ان کے نام
کی سی ہوتی ہے۔ صورت مثل چغد کے مگر قد بہت چھوٹا
اہل دکن اس کے آنے اور آواز کرنے کو میمون خیال کرتے ہیں

بلبل گردیدن | مصدر اصطلاحی۔ ایں ہم لغت
کہ تعریفش بر (بلبل شدن) گذشت وسند اینہم ہمانجا
مذکور (اردو) دیکھو بلبل شدن۔

بلبل مزاج | اصطلاح۔ بقول بہار وانندش
نقل نگار مرادف (بلبل نوا) کہ می آید فرماید کہ ہر دو
معروف مؤلف عرض کند کہ اسم فاعل ترکیبی است
بمعنی کسی کہ طبیعت او مثل بلبل باشد (طالب آملی
ے) بدین بلبل مزاجی دارم آں غیرت کہ گر روزے ﴿
گل از بالم دمد لخت دل از منقار ریزم ﴿ (اردو)
بلبل کا سا مزاج رکھنے والا۔ بلبل مزاج بھی کہہ سکتے ہیں

(الف) **بلبل نفس** | اصطلاح۔ ہر دو مرادف یکدیگر
(ب) **بلبل نوا** | است بہار ذکر (ب) کردہ ﴿
معروف تابع مؤلف عرض کند کہ کسی کہ مثل
بلبل فغان وشور کند (خسرو الف ے) مطرب
بلبل نفس از نغمہ مست ﴿ وین غزلش بردہ بسی
دل ز دست ﴿ (مخلص کاشی ب ے) نوا پرداز
گر نبود صریر خامہ مخلص ﴿ کہ دیگر ہم سر
آورد بلبل نوا یا نرا ﴿ (اردو) الف و ب۔ بلبل
کا سا نغمہ وشور کرنے والا۔ بلبل آہنگ بھی کہہ سکتے
ہیں اور بلبل نوا بھی۔

بلبلہ | صاحب رشیدی ذیل بلبلی ذکر این کردہ
وصاحب برہان گوید کہ بفتح اول وثالث ولام
وسکون ثانی (۱) کوزہ اولہ دار را گویند و (۲)
بمعنی صدا و آواز صراحی و (۳) بمعنی اندوہ و
گرفتگی دل۔ صاحبان جامع و ہفت ہم ذکر این
کنند صاحب مؤید ذیل لغات فارسی ذکر این
کردہ می فرماید کہ بمعنی اول لغت عرب است و
بحوالۂ اداة و دستور ذکر معنی سوم ہم کردہ صاحب
انند این را لغت فارسی گوید بمعنی اول و دوم

اکتفا کنند (خاقانی ﷺ) در بہ بلبلہ قوا ق افتند *
کز دہاں آب احمر اندازد * (ولہ در صفت شراب
ﷺ) چوں ز دہاں بلبلہ در گلوی قدح چکد * عطسۂ
عنبریں د ہد مغز چمانہ از تری * صاحب منتخب ذکر
ایں بضم اوّل و دوم بمعنی اوّل کردہ می فرماید
کہ لغت عرب است مؤلف عرض کند کہ بمعنی
اوّل مفرس دانیم کہ فارسیاں تصرف در اعراب
کردہ اند و معنی دوم و سوم را باعتبار قول صاحب
جامع کہ صاحب زبان است معتبر دانیم و ماخذ معنی
دوم ہمیں است کہ آواز بلبل از صراحی می بر آید چنانچہ
قلقل و ہای ہوز آخرہ برای نسبت است و بمعنی
سوم اسم جامد فارسی زبان دانیم و دیگر ہیچ (اردو)
(۱) وہ صراحی جسکو ڈنڈی لگی ہو۔ مؤنث۔ دیکھو بالو
جس پر صراحی کا ذکر ہے۔ آپ ہی نے کوزہ پر فرمایا ہے
عربی اسم مذکر۔ دستی دار ظرف (۲) قلقل بقول
آصفیہ۔ عربی۔ اسم مؤنث۔ صراحی یا بوتل کے اندر
سے پانی خواہ شراب کے نکلنے کی آواز (ذوق ﷺ)
شور قلقل یہ کیوں ہے دختر رز * کیا کسی آشنا سے لڑتی
ہے * (۳) دیکھو اندوہ۔

بلبلی | بقول سروری (۱) قسمی از پوست کہ نازک
سازند و جانب درون آں را رنگ کنند چوں کدری
و بحوالۂ فرہنگ گوید کہ (۲) جنسے از زر و آلود (۳) بمعنی
شراب و (۴) بمعنی پیالہ (فردوسی ﷺ) یکی بلبلی سرخ
در جام زر * تہمتن بہ دی رواز ہ بجز روہ * (ولہ
ﷺ) تو ای می گسار از مے زابلی * بہ پیمای تا سر کی
بلبلی * و فرماید کہ در بیت اوّل اندکی تامل است
صاحبان جہانگیری و رشیدی و برہان و ناصری و
جامع و مؤید و انند و ہفت ذکر ہر چہار معانی کردہ اند
بہار ند کر معنی اوّل فرماید کہ (۵) نام جبہ مثل مشک
کہ جوش دادہ می فروشند (لا ادری ﷺ) آنکہ
بار غمش بدوش منست * گلرخ بلبلی فروش من است
خان آرزو در سراج گوید کہ بالضم شراب و ایں
مرکب است از بلبلہ کہ بمعنی کوزہ لولہ دار گذشت با
یای نسبت و فرماید کہ ایں نوع کلمات عربی باشند

نہ فارسی وگوید کہ بہ مجاز بمعنی پیالہ ہم و ذکر معنی اوّل
ہم کردہ و در چراغ ہدایت بذکر معنی اوّل ذکر معنی
دوم ہم فرمودہ از سند بہار کہ برای معنی پنجم مذکور شد
استنادی کند مؤلّف عرض کند کہ بمعنی اوّل منسوب
بہ بلبل است بہ بای نسبت و نظر بہ نزاکت و رنگینی این
چرم بدین نام موسوم شد۔ عجبی نیست کہ در رنگش نقش
بلبل یا چشمش کنند ماخذ این می خواہد کہ بالضّم خوانیم
وبمعنی دوم اسم جامد فارسی زبان است برای زرد آلو
کہ ذکرش بر (آلوی زرد) گذشت۔ یکی از معاصرین عجم
می گوید کہ چون بر درخت خشک شود بلبل برغبت می
خورد از ینجاست کہ فارسیان بیای نسبت این را
بلبلی گفتہ باشند ولیکن معاصرین عجم بہ زبان ندارند
زرد آلو را استعمال کنند نسبت معنی سوم و چہارم
ماخذ بیان کردہ خان آرزو قرین قیاس است
بہار معنی پنجم را چیز دیگر داند۔ ہمانست کہ بمعنی دوم
گذشت (اردو) (۱) ایک نازک پوست جسکے اندرونی
حصّہ میں رنگ کرتے ہیں۔ مذکّر۔ (۲) زرد آلو کی ایک قسم
مذکّر (۳) شراب مؤنّث (۴) پیالہ۔ مذکّر (۵) وہی نمبر (۲)

بلبن | بقول سروری بحوالۂ مؤید بفتح بای اوّل و دوم وسکون لام خرفہ را نام است کہ بعربی
بقلة الحمقا نامند۔ وفرماید کہ ظاہراً بکسر تین باید۔ صاحب رشیدی گوید کہ این را پرپہن ہم گویند و
فرماید کہ بخاطر می رسد کہ این لفظ پلپہن باشد بہر دو بای فارسی و زیادتی ہا چہ را را بلام بدل می کنند
صاحب برہان ذکر این کردہ و بقول جامع گیاہ خرفہ و صاحب ناصری متّفق با رشیدی۔ خان آرزو
در سراج بذکر قول رشیدی فرماید کہ در ترکی زبان لقب بادشاہ عادل باذل شجاع غیاث الدین
کہ از ممالک غوریہ بود و مدتی سلطنت ہندوستان باستقلال کرد۔ صاحب محیط ہر چہ بر خرفہ نوشتہ
نقلش بہ تجملہ گذشت ونسبت ماخذ این عجبی نیست کہ فارسیان پرپہن را کہ می آید بہ تبدیل و تخفیف
بلبن کردہ باشند۔ چنانکہ بخیال بعض محققین است بای فارسی بہ عربی بدل می شود چنانکہ تپ و تب

ورای مہملہ بہ لام چنانکہ چنار و چنال و ہای ہوز حذف ولیکن جا دارد کہ ایں را اصل دانیم و آں را مبدل و مزید علیہ ایں یا ہر دو را اسم جامد فارسی زبان دانیم (اردو) دیکھو بلجلہ۔

بلبوس بقول برہان بر وزن بلبوس (۱) نوعی از پیاز صحرائی باشد کہ آنرا در عربی بصل الزیر و بصل الذیب خوانند گرم و خشک است در دوم (۲) نوعی از خشخاش ہم کہ آنرا خشخاش زبدی گویند۔ صاحب جامع ذکر ایں کردہ۔ صاحب انند ایں را لغت فارسی گفتہ و صاحب محیط فرماید کہ ایں لغت یونانی است و فیطلون ہم گویند و بلبوس و بسریانی بلابس و بلغت فلمی بلبسا و بعربی بصل الذئب و بصل الزیر و بفارسی زیر و تلخہ پیاز و بترکی و آغ سوغانی و در طبرستان طرم نامند و آں پیاز صحرائیست از کہ تلخ و مائل بشیرینی و قبض۔ زعفرانی رنگ نزد اکثر گرم و خشک در اول سوم و نزد شیخ طبع آں قریب بطبع پیاز محقق۔ رتل۔ جالی بقوت و جاذب خون بظاہر جلد و منافع بسیار دارد (الخ) و بر (خشخاش زبدی) می فرماید کہ بیونانی بابلیس نامند گیاہی است بسیار سفید و شاخ گرم و تند و از جملہ سموم و مقی و مسہل و جہت تنقیہ دماغ و دفع بلغم و صرع مفید و گویند گرم و خشک در دوم و در اسہال آوردن فعل یتوعات دارد (الخ) **مؤلف** عرض کند کہ ایں لغت فارسی زبان نیست و محققین بالا لغت یونانی را کہ مخصوص برای معنی اول است بہ تسامح برای معنی دوم ہم قرار دادند و خیال نفرمودند کہ آں بابلیس در زبان یونان است (اردو) (۱) جنگلی پیاز مؤنث۔ (۲) خشخاش زبدی ایک سفید رنگ کی گھانس ہے۔ اسم مؤنث۔

بلت بقول مؤید مطبوعۂ نولکشور بذیل لغات فارسی بالفتح بر یدن و بتحتانی بر یدن شدن را

در دیگر نسخ قلمی یافته نمی‌شود. صاحب انند این را لغت عرب بمعانی بالا و غیر ذالک گوید مؤلّف
عرض کند که تصرّف مصنّفین مطبع نولکشور است که بسیاری ازین قسم کارها کرده اند و بر مؤلّف
کتاب تهمت بست (اردو) نا قابل ترجمہ ہے۔

بلتا | بقول ناصری (بتبدیل بتا) بکسر اوّل مرادفش که گذشت (ص) ع گفتنی بگو حال دل خویش ٭
دلت خون میشود بلتا نگوییم ٭ مؤلّف عرض کند که صراحت نکرد که این شعر از کدام است یعنی
ندارد که خود از اهل زبانست. مخفی مباد که بتا بمعنی بگذار بجایش مذکور شد. جا دارد که نظر بر اعتماد شعر
این را هم بمعنی بگذار گیریم و بقولش در بتا (بل تا) را مخفّف (بهل تا) گیریم که های هوّز حذف شده
(بل تا) باقی ماند اندرین صورت بهل از مصدر هلیدن امر حاضر است به بای موحّده در اوّلش
بمعنی بگذار و بل بالکسر مخفّفش. پس معنی بگذار از مجرّد بل پیدا شد و تا بمعنی تا که باقی ماند. اگر
(بلتا) را درین شعر بمعنی بگذار گیریم معنی شعر خبط می‌شود حیف است که محقّق اهل زبان اعتنا به
معنی سند نکرد. فتأمّل. دیگر کسی از محقّقین ذکر این نکرده (اردو) چھوڑ دے۔ تاکہ۔

بلقیس | بقول سروری و جهانگیری و رشیدی و جامع و سراج و هفت بر وزن [illegible] نام [illegible]
مؤلّف عرض کند که حیف ازین تحقیق هر شش محقّقین با نام و نشان که ترک این لغت بر این قسم
تحقیق تفوّق داشت هیچ صراحت نشد که لغت کدام زبان است و جا داده در لغات فرس [illegible]
لغت تقاضای آن می‌کند که این را لغت یونانی دانیم و خیال می‌کنیم که همان بالقیس است که
ذیل بالقیس ذکرش کرده ایم بلقیس نقل کرده اند این تحریف قیاسی است و بعد صاحب محیط که
محقّق [illegible] است ذکر این نکرده (اردو) [illegible] قیاس کے لحاظ سے دیکھو بلقیس کے [illegible]

بلج | بقول برہان بفتح اوّل وثانی وسکون جیم بلغت عرب غورۂ خرما را گویند یعنی خرمای نارس
وچون سبز باشد آنرا ولیع وحدال خوانند وچوں در غلاف باشد طلع گویند و فرماید کہ بضمّ اوّل ہم
بنظر آمدہ صاحب اسند این را بہ ہمین معنی با حای حُطّی عوض جیم گفتہ وصاحب منتخب ہم تصدیق آن
می کند **مؤلّف** عرض کند کہ ما این را بجیم آخر مفرس نمی دانیم از ینکہ صاحب برہان صراحت لغت
عرب کردہ وجیم را با وجود صراحتش صحیح ندانیم کہ لغت عرب با جیم آخر بدین معنی نیامدہ ۔پس جزین
نیست کہ تسامح اوست وذکر این لغت عرب در موضوع ما ازین داخل است کہ از برای این
لغتے در فارسی زبان نیافتیم وصاحب برہان ہم نیافتہ باشد کہ ذکرش کرد (**اردو**) غورۂ خرما یعنی وہ
خرما جو خام ہو ۔ مذکر۔

بلجفتن | بقول نوادر کہ محقّق مصادر است بوزن ومعنی الفختن **مؤلّف** عرض می کند کہ
دیگر کسی از محققین مصادر فرس ذکر این نکرد وما صراحت ماخذ ومعنی الفختن بجایش کردہ ایم صاحب
نوادر سند استعمال پیش نکرد وبجز قولش اعتبار را کفایت نمی کند کہ معاصرین عجم ہم برزبان ندارند
(**اردو**) دیکھو الفختن ۔

بلجیک | صاحب رہنما بحوالہ سفرنامہ ناصر الدین شاہ قاچار ذکر این کردہ گوید کہ معاصرین
عجم ملک بلجیم را بدین اسم موسوم کردہ اند **مؤلّف** عرض کند کہ میم را بدل کردند بہ کاف برخلاف
قیاس واین ملکی است در یورپ کہ در مشرق آن جرمن ولکسمبرگ است و در جنوب مغربش فرانس
(**اردو**) بلجیم ایک ملک ہے جو یورپ میں واقع ہے جسکے مشرق میں جرمن اور لکسمبرگ ہیں اور جنوب مغرب میں فرانس ہے

بلخ | بقول سروری (۱) اوانی شراب چوں صراحی وقرابہ و (۲) شہری کہ برامکہ ازانجا بودند ومفتوح العنوۃ

است وجیحون بر دوازده فرسنگی او گذرد و آنرا قبۃ الاسلام نیز گویند (حکیم سوزنی ـــه) بهای یاسمن و
جگرم فرست امروز ٭ که دوستیم در بلخ شراب داد ابوار ٭ صاحب جهانگیری هم ذکر هر دو معنی کرده گوید که بمعنی
دوم شهریست مشهور از خراسان و بمعنی اوّل کدوی که شراب دراں کنند ـ صاحبان رشیدی و برهان و ناصری
و جامع و هفت و انند و سراج و مؤیّد هم ذکر این بفتح اوّل و سکون ثانی کرده اند صاحب ناصری گوید که شهریست
مشهور از بناهای سلاطین قدیم عجم و سالها لهراسب و گشتاسب در انجا زیستند و در انجا آتشکده ساخته بودند
که نوبهار نام داشت و فرماید که چنانکه مرو را مرو شاهجهاں گویند ـ بلخ را بلخ بامیاں می گفتند (حکیم فرخی ـــه)
مرحبای بلخ بامی همره باد بهار ٭ از در نوشاد رفتی باز باغ نوبهار ٭ نوبهار بلخ را با چشم من قیمت نماند ٭
تا بهار کور کاناں پیش من بگشاد بار ٭ صاحب غیاث می فرماید که بمعنی دوم بفتحتین گفتن خطاست ـ صاحب مؤیّد
ایں را بذیل لغات فارسی آورده و صاحب انند هم بهر دو معنی لغت فارسی گفته (اردو) (۱) کدوے شراب
یعنی وه کدوے خشک جس میں شراب بھر کر پیتے ہیں ـ مذکّر (۲) بلخ ـ مذکّر خراسان کے ایک مشہور شہر کا نام
جس کو قبّۃ الاسلام بھی کہتے ہیں ـ

بلنجاست | بقول شمس لغت فارسی است بفتحتین هماں برانجاست که گذشت دیگر کسی از محقّقین فارسی
زباں ذکر ایں نکرد و آنچه بر برنجاست گذشت بلنجاست به نون بعد لام و جیم عربی بعد نون است معلوم
می شود که کاتب شمس هماں بلنجاست را بحذف نون و تبدیل جیم با خای معجمه بلخاست نوشت بگر بیچ (اردو) دیکھو بلنجاست

(الف) بلنج | الف ـ بقول ناصری بر وزن اعرج راج سیاه را گویند که قلیا باشد ـ صاحب جامع هم ذکر

(ب) بلنچ | ذکر ایں کرده گوید که در برهان با جیم فارسی آمده صاحب هفت هم به جیم عربی آورده و خان آرزو
در سراج با جیم فارسی نوشته ـ صاحبان برهان و سروری و جهانگیری و انند ایں را به جیم فارسی آورده اند و بمعنی

برہان صراحت مزید کند کہ بفتحتین ہم آمدہ صاحب محیط بہ بلجلج بہ لام دوم و جیم عربی سوم و لام چہارم و جیم
پنجم گوید کہ زاج سیاہ را نام است و بہ زاج اسود فرماید کہ زاج مطبوخ و بہ مطلق زاج می نویسد کہ معرب است
از زاک فارسی کہ آنرا بر ومی سنقریا و در انگلیسی سلفت آف برن و بہندی کسیس گویند و آں از معدنیات است
اقسام می باشد سفید و سرخ و سبز و زرد و سیاہ و ہر واحد از آنہا جدا جدا مسطور و نزد جالینوس قلقطار کہ
زاج زرد است و قلقدیس کہ زاج سفید است و زاج سوری کہ بسرخ است ہمہ رطوبت مائیہ کہ منعقد و منجمد
می گردد و ایں ہمہ در آب منطبخ منحل می شوند الا سوری کہ آں شدید التحجید و الانعقاد است اما و سبز در انعقاد
و انطباخ شدید تر از زرد و منقسم است بسہ قسم و ایں ہمہ ادویہ اعنی زاج احمر و قلقطار و زاج اخضر در
قوت خود جنس واحد اند و در لطافت و غلظ خود با مختلف و اغلظ آنہا زاج سرخ است و الطف آں زاج اخضر
و اما قلقطار میان ہر دو متوسط و بقول ارسطاطالیس جمیع اقسام زاجات قطع خون سائل از جراحات نماید
و نشف رطوبت و تجفیف آنہا کند (الخ) مؤلف عرض کند کہ بنظر محقق است کہ ایں لغت فارسی زبان نیست
و زاک سیاہ لغت فارسی است کہ می آید و بلجلج غالباً لغت یونانی است کہ فارسیان بحذف یک لام (چنانکہ تلتباق
و تبناق) و تبدیل جیم اوّل با خای معجمہ چنانکہ (اسفاناج و اسفاناخ) بہ تبدیل مفرّس استعمال کردہ اند و الفا
اصل است و رب) مبدلش کہ جیم عربی ہم بدل شدہ بہ جیم فارسی چنانکہ کاج و کاچ (اردو) کسیس بقول
آصفیہ ہندی۔ اسم مذکر۔ ایک قسم کی نہایت کسا و دار پھٹکری ہے جو لوہے اور گندھک کے پھونکنے سے تیار
ہوتی ہے اگر اسے آگ پر بھون کر فولاد پر ملیں تو اس پر جوہر نمایاں ہو جائیں۔ فارسی میں اسے زاک زرد و زاک
شتر دنداں۔ زاک سیاہ کہتے ہیں۔ تیسرے درجہ میں گرم و خشک۔ پس اس کا ترجمہ کالا کسیس ہے۔

بلخشن | بقول موارد بہ وزن و معنی الخشن کہ گذشت و دیگر کسی از محققین مصادر فرس ذکر ایں نکرد اگر

یں را بتدل وقلب بعض آں دانیم۔ تقلیب بعض البتہ درست می شود ولیکن تبدیل الف با موحدہ خلاف
قیاس صراحت ماخذش ہم را انجا کردہ ایم و در ینجا نظر بر سکوت محققین وسیا محققین مصادر جز این نگوئیم
کہ تصحیف موارد است وبس (اردو) دیکھو اشختن۔

بلخم | بقول سروری بلام وخای معجمہ بوزن مرہم فلاخن را گویند و فرماید کہ در نسخۂ میرزا سند این از مؤید الفضلا
است (ﮯ) گلہ بانان او نہند از قدرہ ؛ مہرہ مہرہ را چو سنگ در بلخم ؛ صاحب برہان صراحت می کند
کہ آن کفہ باشد کہ از ابریشم یا از پشم بافند و دو ریسمان بر دو طرف آن بگذارند و شاطران و شبانان
بدان سنگ اندازند۔ صاحبان جامع و ناصری و ہفت ہم ذکر این کردہ اند مؤلف عرض کند کہ اینرا
مبدل قلخم دانیم کہ بمعنی فلاخن می آید فا بدل شد بہ موحدہ چنانکہ زفان و زبان۔ معاصرین عجم تسلیم
کنند و فلاخن بر زبان دارند و فلاخان ہم بدین معنی آمدہ (اردو) گوپن یا گوپھن بقول آصفیہ اسم مذکر
گوپیا۔ فلاخن۔ ڈھیلوا۔ وہ رسّی کا بنا ہوا ہتھیار جس میں پتھر یا مٹی کے گولے رکھ کر جانوروں کو اڑاتے ہیں۔

بلخی | خان آرزو در سراج تبدیل استعارات ذکر اینرا
کردہ گوید کہ منسوب بہ بلخ بمعنی حقیقی و گاہی بر کوبیازہ
بلخی کہ تمثیل بہ ترکیبات ناشائستہ اطلاق کنند (خاقانی
در ہجو رشیدی وطواط گوید ﮯ) شنعت بلخی و صنعت
کبیر خوارزمی ؛ زبلخی آخر تفسیر این سخن دانی ؛ و فرمایا
کہ مراد از بلخی کوبیازہ بلخی است چنانکہ در موضع دیگر
فرماید در ہجو ہمان رشید وطواط (ﮯ) آنکہ چو سیر کوبہ
رازی بہ بانگ و نیست ؛ جز بہر وہ کوبیازہ بلخیت دستگاہ ؛
و گوید کہ این است تحقیق قوسی مؤلف عرض کند
کہ از طرز بیانش ہیچ نمی کشاید کہ مقصودش چیست غیر
از معنی حقیقی چیزی دیگر بفہم نمی آید۔ یکی از معاصرین عجم
می فرماید کہ (کوب یازہ) چکش آہنگری را گویند و آں
مطرقہ باشد و تصدیق این معنی از برہان ہم می شود
کہ می آید و رندان و لوطیان عجم کیر فاعل را بدین اسم

مند و خصوصاً (کو بپارۂ بلخی) برای لوطیان بلخ لقبا
ست و در عرف عام بچّۂ بلخی ہم بہمیں گفتہ میشود
بتم کلامہ) پس در شعر دوم خاقانی (کو بپارہ بلخی)
کنایہ باشد از آلۂ تناسل لوطیان بلخ و در شعر اوّل اشا
بلخی از ہماں کہ بالا مذکور شد (اردو) فارسیوں نے
آلۂ تناسل لوطیاں بلخ کا نام بلخی رکھا ہے - مذکر -

بلخم | بقول مؤیّد چیزی کہ بداں سنگ اندازند و آنرا
فلاخن نیز گویند مؤلّف عرض کند کہ دیگر کسی از
محقّقین فارسی زبان ذکر ایں نکردہ و ایں لغت آفرینش
مطبع منشی نولکشور است کہ ہماں (بلخم) را کہ بجایش
گذشت بزیادت تحتانی قائم کردہ و دیگر نسخ قلمی مؤیّد
ازیں ساکت و بعوض ایں ہماں لغت صحیح را
قائم کردہ اند (اردو) دیکھو بلخم -

بلخیہ | بقول ناصری مرضی است کہ آنرا آبلۂ فرنگ
و آتشک نام است - چوں در بلخ ظہور کرد منسوب شد
بدانجا (یوسفی طبیب ؎) بلخیہ ترا چو عارض بدنا کا
بیخ والمت بجان و دل بابد راہ ؂ باید کہ پس از تنقیہ

از صبر و اشق ؂ باسر کہ کنی ضماد در بنگیہ دگاہ مؤلّف
عرض کند کہ صاحب اکسیر اعظم ہم ذکر ایں کردہ گوید
کہ بثور مع قروح و خشکریشجات و سیلان زرداب آ
و آں از جنس سعفۂ رطبۂ خبیثہ ساعیہ بود و طعام
حوالی خود را بسبب فساد بخورد و در اکثر با آں خفقان
و غشی بود و گاہی بسبب گزیدن جانوری مثل پشّۂ خبیثہ
و رتیلا عارض شود و بسبب کثرت حدوث آں در
بلدۂ بلخ مسمّی بہ بلخیہ شد و ابو منصور گوید کہ بلخیہ قرحۂ
منبسط در لحم بود و آنرا عمق بسیار نباشد و شرائین را
متمدّد سازد و با آں تپ بود و چوں تفتیح یابد سوراخہا
و سرہا بسیار پیدا کرد و سبب او خون حاد و فاسد بود
و ابن الیاس گوید کہ بلخیہ از بثور ردیۂ خبیثۂ ساعیہ است
و حدوث او از اخلاط محترقۂ فاسدہ از صفرا و بلغم یا
سوداوی محترق بود و انطاکی گوید کہ بلخیہ بثور لیست
کہ اوّلاً ببلخ یافتہ شدہ - بعدہ مثل آبلۂ فرنگ منتقل
بہ بلاد دیگر گشتہ پس بداں موسوم ساختند و سبب
آں حرارت غریبی است کہ غریزی آنرا از قلب دفع

کردہ پس انچہ حوالی او از غشای اضلاع وصدر است قرحہ کند و ازین جہت غشی وخفقان باوی بود وگاہی اوراں حجاب صدر متاکل شود وقتل کند۔ پس ہر گاہ ذنجج سیاہ یا سرخ گردد علاج نہ پذیرد۔ پس بقول شیخ علاج جبش مثل علاج سعفہ ردی نمایند و انچہ خاص باین نفع کند طلا بگل ارمنی وسرکہ است بدوام حتی کہ آنرا خشک کند و ازاں قشرہا فرو افتد وبگوشت صحیح برسد و ازاں عفونت و فساد زائل کند ویا این دوا کہ قوی ومجرب شیخ است بکار برند۔ زرآوند مدحرج وزنگار واُشق ومُقل وخردل وزاج مساوی بروغن گندم وسرکہ واندک عسل مرہم ساختہ طلا کنند ویا بخراشند تا گوشت فاسد بزداید وچوں گوشت صحیح پدید آید بمرہمی کہ از دم الاخوین ومردہ سنگ کند و سفیدہ باشند جراحت را مندمل سازند (اردو) دیکھو آتشک کے تیسرے معنے۔

(الف) **بلد** بقول بہار وانند بالتحریک (۱) رہنما و (۲) واقف از چیزی چنانکہ گویند " من بلد فلانجا ہستم " وظاہرا بمعنی اوّل مجاز است چراکہ بدون وقوف رہنمائی نباشد (میرزا معز فطرت ل) بردہ از خود غم دزدیدہ نگاہش مارا ؛ بلدی نیست بغیر از رم آہو مارا ؛ صاحب تحقیق الاصطلاحات گوید کہ بمعنی راہبر است (شوکت بخاری ل) شور سودا بلد کوچہ تحقیقم شد ؛ تا دردل زرہ چاک گریبان رفتم ؛ صاحب رہنما بحوالۂ سفرنامۂ ناصر الدین شاہ قاچار گوید کہ بمعنی واقفکار است وہم او (بلدراہ) را بمعنی راہشناس آوردہ و (بلد راہ شدہ) را بمعنی رہبر شدہ نوشتہ۔ صاحب روزنامۂ این را بمعنی (۳) شہر آوردہ صاحب انندی فرماید کہ بمعنی اوّل و دوم لغت فارسی صاحب غیاث گوید کہ در عربی بمعنی شہر است ودر فارسی بمعنی راہبر وپیشوا صاحب منتخب گوید کہ بفتحتین در عربی بمعنی شہر است وبلدان بالضم جمع آں وبمعنی نشان کہ ابلاد جمع آنست۔ صاحب بول چال ....

(ب) **بلد جلو انداختن** بمعنی ہمراہ گرفتن رہبر آوردہ **مؤلف** عرض کند کہ صاحب کنز کہ محقق

لغات ترک است (بلدرک) را بمعنی معرفت و معروب و معلوم آورده - خیال ما این است که فارسیان از
همین لغت ترکی (الف) را مفرس کرده اند بمعنی دوم و معنی اوّل مجاز اوست چنانکه بهار گفته و بمعنی سوم
لغت عرب و (ب) از ملحقات الف (اردو) الف (۱) رہنما - دیکھو برنده کے تیسرے معنے (۲) واقفکار
کام سے واقف - کام جاننے والا - کارداں - آزموده کار - جہاں دیده - تجربہ کار - (۳) بلد بقول صاحب
آصفیہ - عربی - اسم مذکر - شہر (ب) رہبر کو ساتھ لینا -

بلدرچین بقول صاحب رہنما بحوالہ سفرنامۂ ناصر الدّین شاہ قاچار بمعنی کبک و تیہو صاحب روزنامہ
فرماید که (۱) تدرو (۲) کبک صاحب بول چال این را بجیم عربی نوشته می فرماید که بودنه را نام است
که خرد از تیہو و بزرگ از کبک می باشد مؤلّف عرض کند که بودنه بقول برہان خود تیہو را نام است
و بقول بعض شبیه به تیہو و کوچک تر از آن که بعربی سلوی خوانند - صاحب منتخب بر سلوی می فرماید که
مرغی است که آنرا آسمانی نیز گویند و بفارسی آں را بودنه خوانند - صاحب غیاث بر تذرو به ذال معجمہ
گوید که خروس صحرائی است و فرماید که به دال مہملہ نوشتن و خواندن و بمعنی کبک گفتن خطاست
بلکه مرغی است از جنس ماکیان که در بیشه استرآباد و مازندران بسیار و بغایت خوشرنگ بود مؤلّف
عرض کند که پریشان بیانی اینہا ستم است بر تحقیق جویاں - صاحب رہنما محقّق گمنام و صاحب بول چال
فائق تر از صاحب روزنامه نیست بنائً علیه قول صاحب روزنامه را معتبر دانسته تذرو و کبک را
ترجمۂ لغت زیر بحث می دانیم و جزیں نیست که (معاصرین زبان فراموش) این اسم مرکّب را از
لغات ترک گرفته اند چنانکه صاحب برہان به بستانی ذکر این به جیم عربی کرده می فرماید که بلدرچین لغت
ترکی است و این را بفارسی کرک نام است پس جیم عربی بدل شد بفارسی چنانکه جه جه و چه چه (ازمولف)

ایں را مفرس دانیم وہم صاحب برہان بر کرک ذکر ایں کند وگوید کہ لغت ترکی است امّا محققین ترکی ازیں
ساکت ۔ صاحب محیط بر تدرو گوید کہ اسم فارسی تدرج است و بہ تدرج می فرماید کہ بفتح فوقانی و دال مہملہ
معرّب تذرو فارسی است و بترکی قرقاول و در تنکابن و مازندراں تورنگ و بہندی لوا گویند و آں طائر
معروف ۔ خوشرنگ ۔ ملیح الشکل ۔ ملوّن منقّش ۔ شبیہ بدرّاج و ازاں کوچکتر و گوشت آں بہتر و طبع آں
گرم و در خشکی کمتر از درّاج و گویند گرم در دوم و خشک در اوّل بغایت لطیف و سریع الہضم و مولّد
خون صالح ۔ مقوی دماغ و فہم و رافع نسیان و وسواس خصوصاً کہ تا سہ روز متواتر کباب آنرا تناول
نمایند۔ و منافع بیشمار دارد (الخ) و بہ بٹیر بہ تای ہندی گوید کہ لغت ہندی است مرغی است معروف
بشکل قبج و ازاں خردتر ۔ گردن و دُم آں کوتاہ و بداں خطوط سیاہ و سفید و مردم برای جنگ و
بازی تربیت او می کنند مزاج آں گرم در اوّل اولی و خشک قلیہ و کباب او مفتّح سدد جگر و طحال و
گردہ و ہضم را نیک سازد و برای بواسیر ریحی و نفخ معدہ و انواع استسقا و ضعف جگر و ریزانیدن
سنگ گردہ و مثانہ و زلق الامعا مفید و منافع بسیار دارد (الخ) مخفی مبادکہ ہمین پرندہ را فارسیان
کبگ بہ کاف عربی اوّل و کاف فارسی دوم نامند و دو قسم می باشد یکی کبگ دری کہ بزرگتر و دیگری
غیر دری کہ کوچک تر می باشد و ہمین کوچک تر است کہ در ہندی آنرا بتیر نام است و قبج در عربی
ترجمہ (کبک دری) است (اردو) (۱) لوا بقول آصفیہ ۔ ہندی اسم مذکر ۔ ایک قسم کی بٹیر ایک
بٹیر سے مشابہ اور اس سے چھوٹا پرندہ جو نہایت لذیذ ہوتا اور اکثر جھاڑیوں میں رہتا ہے ۔ عربی
میں اُسے سلوی کہتے ہیں جسکے سبب سے مَنّ و سلوا مشہور ہوا ۔ فارسی میں وریج اور سمانی (۲) بٹیر ۔
بقول آصفیہ ہندی ۔ اسم مؤنث ۔ ایک کوے سے چھوٹا پرندہ ۔

بلدلہ بقول شمس لغت فارسی زبان است می فرماید کہ بالفتح آنکہ چسپاں باشد از حلقوم و سینۂ اسپ دیگر کسی از محققین فارسی زبان ذکر این نکرد و یکی از معاصرین عجم کہ صاحب اعتبار نیست می فرماید کہ طوقی چرمی را اہل فارس می نامند کہ در گردن اسپ اندازند و کالسکہ را بدان متعلق می کنند۔ بعض از معاصرین عجم گویند کہ ما ازین بی خبریم مؤلف عرض کند کہ اگر قول عجم اوّل الذکر را باور کنیم اسم جامد فارسی جدید دانیم و مینیہ۔ انیم کہ از کلام السنہ غیر این را مفرس کردہ اند (اردو) گھوڑے کی چرمی ہنسلی۔ مؤنث جو فارس میں ہوتی ہے جسکو گھوڑے کے گلے میں پہناتے ہیں اور جوتوں کا تعلق اسی سے رہتا ہے۔

بلدھ بقول برہان با دال ابجد وہای ہوز و حرکت غیر معلوم نام حوّا است کہ زن آدم علیہ السلام است صاحب جامع ہم ہمین قدر نوشتہ و صاحب انند ہم نقل این بر داشتہ این قدر صراحت مزید کند کہ لغت فارسی است مؤلف عرض کند کہ اگر لغت فارسی زبان است خیلی تعجب داریم از سکوت دیگر محققین فارسی زبان و از تحقیق مزید قاصریم (اردو) حوّا بقول آصفیہ۔ عربی اسم مؤنث بابا آدم کی بیوی کا نام۔ سب آدمیوں کی ماں۔ بنی آدم کی امّاں۔

بلدیت بقول رہنما بحوالہ سفرنامۂ ناصر الدین شاہ قاچار (۱) بمعنی راہ نمودن و (۲) شہریت و صاحب بول چال گوید کہ در محاورۂ حال (۳) واقفکاری و (دم) سررشتۂ حفظان صحت را نامند و صاحب روزنامہ برہنھونی قانع کہ بہترین تعریف معنی اوّل است مؤلف عرض کند کہ معاصرین عجم از ہمان لغت فارسی بلد کہ گذشت این را بمعنی حاصل بالمصدر استعمال کردہ اند و معنی چہارم اصطلاح معاصرین باشد کہ سررشتۂ حفظان صحت را بدین اسم موسوم کردند دیگر ہیچ و نسبت معنی دوم مخفی مبادا کہ بلد بمعنی شہر لغت عربی است چنانکہ ہمدر انجا اشارہ اش کردہ ایم (اردو) (۱) رہنمائی بقول آصفیہ ہادی

کا مرادف اور راہبری۔ بقولہ۔ اسم مؤنث۔ راہ نمائی
ہدایت (۲) شہریت بقولہ۔ اردو۔ اسم مؤنث۔ دہقانیت
کا نقیض آپ فرماتے ہیں کہ یہ لفظ غلط ہے کیونکہ عربی

کے قاعدے پر تائے مصدری لگا کر بنا لیا ہے (۳) واقفکاری
بقولہ۔ اُردو۔ اسم مؤنث شناسائی۔ کاروانی (۴) صفائی
کا سررشتہ۔ مذکر حفظان صحت کا سررشتہ۔ مذکر میونسپلٹی انگریزی مؤنث

(الف) بلرزنگ | بقول شمس بکسر تین و سکون رائے اوّل مہملہ و دوم معجمہ آنکہ در جامہ و ازار بند گرہ زنند کہ آنرا (فلرزنگ) نیز گویند (استاد ہے) آنرا ز دکان فرود آید چو بارہا پس بلرزنگش بدست اندر نہاں ؛ و فرمایند کہ ......

(ب) بلرزہ | مثلہ مؤلف عرض کند کہ دیگر کسی از محققین فارسی زبان ذکر این ہر دو لغت نکرد و معاصرین عجم ہم زبان ندارند و آنچہ در فا لغت فلرزنگ آمدہ بمعنی خوردنی و طعامی است کہ از مہمانی ہا برداشتہ بجای دیگر برند یکی از معاصرین عجم گفت کہ در ولایت رسم است کہ مہمانان چون از طعام سیر شوند باقیماندہ را در جامہ و ازار بند گرہ زنند و بخانہ می برند۔ پس جا دارد کہ این را مبدّل آن دانیم کہ فا بدل شد بہ موحّدہ۔ چنانکہ فروزیدن و بروزیدن و زفان و زبان معاصرین عجم ہم زبان ندارند و (ب) را بدون سند استعمال تسلیم نکنیم۔ صراحت ماخذ بر فلرزنگ کنیم (اُردو) وہ کھانا جو کھانے کے بعد بچ رہے اور مہمان اپنے دامن یا لنگ میں باندھکر گھر لیجاتے ہیں۔ مذکر۔

بلس | بقول سروری بضمّ با و لام (۱) عدس را گویند و صاحبان جہانگیری و رشیدی ہم ذکر این کردہ اند صاحب برہان ذکر معنی بالا گوید کہ بزیادت نون در آخر ہم بہ ہمین معنی می آید و بحوالہ صحاح الادویہ می فرماید کہ (۲) بمعنی تین ابیض کہ انجیر سفید باشد۔ صاحبان ناصری و جامع ہم زبانش مؤلف عرض کند کہ ما بہ استقرار حقیقت این غلط بیان کردہ ایم کہ اسم آن در ہمین بلبن بہ نون در آخر است و اسم فارسی این مرکب کہ می آید فارسیان بحذف نون آخر مفرساً استعمال این کردہ اند صاحب محیط (بلبن) را بنون آخر ذکر کردہ

وبقولش بلبس بدون نون آخر در لغت بہمن انجیر رہا ذکر انجیر بجایش کردہ ایم (اردو) (۱) دیکھو استرابد (۲) دیکھو انجیر

بلسان | بقول برہان بروزن سرطان نام درختی است مشہور در مصر گویند بعد از طلوع شعری نشتری که از آہن ساختہ باشند بر برگ آں درخت فرو برند و روغن ازاں رواں شود با پنبہ جمع کنند و بعضی گویند شیشہا در زیر برگی که نشتر زده اند بیاویزند و امتحان وی چنانست که قطرۂ بر شیر گاو چکانند بعد لمحۂ مانند دلمہ پنیر بستہ شود و بر آب چکانند بر ہم زنند آب مانند شیر سفید گردد و آنرا بعربی دهن البلسان خوانند و موضعی که درخت بلسان آنجاست باغ فرعون بوده است و آنرا عین الشمس خوانند و گویند که از معجزۂ عیسے علیہ السلام است و تخم آنرا حب البلسان نام است گرم و خشک در دوم کوفت و رعشہ را نافع و بیدانجیر ہم ہمیں است صاحب جامع ہم ہمین تذکرہ را باختصار نوشتہ صاحب سوار السبیل گوید که معرب بلسامن یونانی است که گلہای سفید دارد و در دواہا بکار آید صاحب محیط می فرماید که بیونانی بوسیموں و بلسامن نام درختی است مصری دو نوع است یکی را بشاہ نام و دیگری را فلس و روغن آں از نوع ثانی می گیرند و ایں در افعال بسیار ضعیف و بدل آں نمی تواند شد و بحوالہ کتب نصاری می نویسد که حضرت مریم یا مسیح علیہما السلام چوں گریخت و بمطریہ اقامت نمود نزدیک آں چاہی بود که پارچہای خود را دراں شستہ و آب آنرا ریخت و ازاں بلسان روئید - بالجملہ بہترین آں حب آنست و باندک تخدیر زبان را می سوزد و بوی روغن دراں ہم بود و روغن آں فی الحقیقت شیرہ است و آں مختلف الطبع و بقول شیخ عود آں گرم و خشک در دوم و حب آں ازاں اندک گرم تر و روغن آں گرم تر از ہر دو و بقول جالینوس بلسان مجفف و مسخن در درجۂ دوم و بسبب لطافت خود خوشبو و روغن آں در قوت الطف از نبات و منافع بیشمار دارد (ایم) **مؤلف** عرض کند که اگرچہ صاحب برہان آہین را بید انجیر گفتہ ولیکن بخیال ما در اصل بید انجیر است

کہ ذکرش بر باد انجیر گذشت و در انجا ہیچ اشارہ و علامتی از ین یافتہ نمیشود (اردو) بلسان ایک درخت ہے جس کے روغن سے اطبا ادویہ میں کام لیتے ہیں - مذکر -

بلست بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بکسر اوّل و دوم ہماں (بدست) کہ گذشت **مؤلّف** عرض کند کہ اگر سند استعمال بدست آید توانیم قیاس کرد کہ مبدّل آنست کہ دال مہملہ بہ لام بدل شدہ چنانکہ درشخ و لخ و ماخذش ہم در انجا مذکور (اردو) دیکھو بدست -

بلسک بقول سروری بفتح با و کسر لام و سکون سین مہملہ (۱) فراشتو باشد کہ بعربی خطّاف گویند و پرستک ہم صاحب رشیدی گوید کہ بکسر تین و سکون سین است بمعنی (۲) سیخ آہنیں کہ یک سر آں پہن سازند و آتش را از تنور بداں حرکت دہند و چوں نان ریزہ سوختہ بر تنور چسپیدہ باشد بداں تراشند و گاہ بر زیر تنور نہادہ برباں ازاں آویزند (فرخی ؎) در تنور و بیل باد اد شمنت چو از بلسک چپنیو آویختہ ؛ صاحب جہانگیری ہمزبان رشیدی - صاحب برہان بذکر معنی دوم گوید کہ (۳) سیخ کباب را نیز گویند و ذکر معنی اوّل ہم بفتح اوّل و ثانی کردہ فرماید کہ (۴) بضمّ اوّل و ثانی چوبی باشد یا سیخ گندہ کہ بداں بریاں در تنور آویزند - صاحب ناصری بذکر معنی سوم گوید کہ آنرا بلشک بضمّ اوّل نیز گفتہ اند کہ بداں بریاں در تنور آویزند فرماید کہ یکی از ین دو مصحّف - صاحب جامع بہر چہار معنے متّفق با برہان خان آرزو در سراج بمعنی دوم قانع **مؤلّف** عرض کند کہ بہر چہار معنی اسم جامد فارسی زبان است و آنچہ بمعنی سوم بہ شین معجمہ عوض سین مہملہ می آید مبدّل این چنانکہ کستی و کشتی (اردو) (۱) دیکھو افسرگر (۲) ایک آہنی سیخ جس کا ایک رخ پھیلا ہوا ہوتا ہے جس سے تنور میں مختلف کام لیتے ہیں مؤنث (۳) کباب کی سیخ مؤنث (۴) ایک موٹی سیخ جسکو چوبی دستہ ہوتا ہے جس کے ذریعہ سے قابل بریاں شئے کو تنور میں لگاتے ہیں - مؤنث -

بلسن بقول برهان مرادف معنی اوّل بلبس که بدون نون گذشت صاحبان هفت و انند همزبانش مؤلّف عرض کند که حقیقت این هم انجا بیان کرده ایم و صراحت ماخذ هم (اردو) دیکھو بلبس کے پہلے معنے

بلشک بقول برهان بضم اوّل و ثانی و سکون شین قرشت و کاف مرادف معنی چهارم بلسک که بسین مهمله گذشت صاحب جامع بر تصحیح برهان قانع صاحب رشیدی این را بکاف فارسی آورده گوید بضم با و لام و سکون شین معجمه سیخ کباب آهنین و بحوالهٔ نسخهٔ وفائی گوید که بکسر تین نیز بنظر رسیده و بحوالهٔ نسخهٔ میرزا و مؤید الفضلا فرماید که بکاف تازی هم و بحوالهٔ سامی فی الاسامی نوشته که بکسر با و لام و سکون سین مهمله نیز و بحوالهٔ ادات می طرازد که بضم با و لام و سکون سین مهمله چوبی که تابان بریان آویزند و سندی که از استاد فرخی آورده همان که بر (بلسک) گذشت مؤلّف عرض کند که این مبتدل بلسک باشد که با سین مهمله مذکور شد با هر سه معنی آخر الذکرش و اختلاف اعراب نتیجهٔ اختلاف لهجهٔ مقامی فارسیان است و تبدیل این قسم تبدیل هم انجا عرض کرده ایم (اردو) دیکھو بلسک کے معنے دوم سوم و چهارم

بلطان بقول صاحب هفت که پابند لغات فرس است بفتح اوّل و سکون لام و طای حطّی بالف کشیده و نون زده نام گیاهی است که در هند آن را چولائی نامند (کذا فی [illegible]) و صاحب انند این را لغت عرب گوید و صاحب مؤیّد این را ذیل لغات فارسی آورده صاحب محیط بر بلطاون حوالهٔ بقلهٔ یمانیه داده و بر بقلهٔ یمانیه فرماید که از قسم سفید بقلهٔ یهودیه نوشته اند و گویند که آن را بقلهٔ اعرابیه و بقلهٔ مائیه و پرپوز و جبر بوز و بلغت اهل سودان قسطانیقی و بیونانی بلطاون و اهل اندلس بلشطس و بفارسی سفید مرد و اهل بلخ تنج و اهل بخارا جرجان بورتی و بلغت تنکابن و طبرستان اشکانی و بسندی فانتهاری و بهندی چولائی گویند و نزد بعضی غیر از چولائی زیرا که چولائی حار است و این گیاهی است شبیه بکاسنی کوچک در شکل و بی طعم سرد تر در دوم - دیر هضم بطی الانحدار - خورش مطفی لهیب حرارت غریبه و ملیّن طبع و مرطّب بدن و قلیل الغذا نافع

دارد (انخ) مؤلف عرض کند کہ املای لغت ہم تقاضای کند کہ لغت یونانی دانیم و قول اسند و مؤید قابل نظر است اگر عربان بحذف واو معرب کردہ باشند بیتوان ولیکن اصلاً لغت فارسی نباشد کہ اہل زبان فرس درین لغت ساکت اند و مجرد قول مؤید چیزی نیست (اردو) بلطان یا بلطاون ایک قسم کا ساگ ہے جو کانسنی سے شبیہ ہوتا ہے اور دواؤں کے کام آتا ہے بعضوں نے اسکو چولائی کہا ہے۔ صاحب آصفیہ نے چولائی پر فرمایا ہے ہندی۔ اسم مؤنث ایک قسم کا ساگ جو سرخ یا سبز ہوتا ہے۔ لال ساگ۔

بلغار بقول رشیدی بالضم (۱) نام شہریست و فرماید کہ معنی ترکیبی این بسیار چہ غار دراں بسیار است و بقول بعضے فرماید کہ اصل این بن غار بود چوں سکندر بہ ظلمات می رفت اسباب و امتعہ زائدہ دراں جا گذاشتہ رفت بعد از آمدن او بمرور ایام شہری شدہ بود و بکثرت استعمال بلغار شد و بقول صاحب قاموس گوید کہ صحیح بلغر است و عامہ بلغار گویند و فرماید کہ (۲) بمعنی چرم ادیم چنانکہ مشہور است در کتب معتبرہ دیدہ نشد۔ صاحب برہان نسبت معنی اول می فرماید کہ نام شہریست نزدیک بہ ظلمات و آں در زمان سکندر بنا شدہ و ہوا ایش بغایت سرد و طوطی دراں شہر زندہ نمی ماند و بقول بعض نام ولایتے و شہر بلغار یکی از شہرہای آں ولایت و نسبت معنی دوم می فرماید کہ پوست ہای رنگین خوشبوی موج دار را گویند و آنرا تلاتین خوانند۔ صاحب جامع ہمزبانش۔ صاحب ناصری بذکر معنی اول فرماید کہ بترکستان واقع و بسردی ہوا معروف (خاقانی ــ ۵) عدہ بداں سامان شدہ کا قلیم ہا یکساں شدہ ٭ سنقر بہ ہندستاں شدہ طوطی بہ بلغار آمدہ ٭ حکیم ناصر خسرو بصفت ترکاں بلغاری و حسن ایشاں گفتہ (ــ۵) بروں آرند ترکا نرا ز بلغار ٭ برای پردۂ مردم دریدن ٭ و نسبت معنی دوم فرماید کہ اگر چہ در کتب معتبرہ دیدہ نشد ولیکن کاتبی بدیں معنی اشارتی کردہ و بہلہٴ از چرم کہ بازداراں در دست کنند آوردہ و بہ بلغار نسبت دادہ چنانکہ گفتہ اند (ع) بازداران تا بہ بہلۂ بلغار کل ٭ خان آرزو

وسراج گوید کہ لفظ غار عربی است۔ چنانکہ در کلام اللہ واقع شدہ۔ پس لفظ فارسی را مرکب از فارسی و عربی گفتن خطاست و تحقیق آنست کہ بلغار فارسی نیست و بمعنی دوم فرماید کہ در اشعار استادان آمدہ (کاتبی در قصیدہ ردیف گل گوید ۔) زہرہ ابریشم دہد از ساز تا دوزد سہیل ٭ بازداران ترا بر بہلۂ بلغار گل ٭ وفرماید کہ تو سی نیز بمعنی ادیم خوشبوی آوردہ۔ بہار ہم بمعنی اوّل ذکر ایں کردہ وصاحبان ہفت واند و مؤید ہم مؤلف عرض کند کہ شک نیست کہ لغت ترکی است معاصرین ترک تصدیق ایں می کنند و مقامش ہم در ترکستان و گویند کہ چرم بلغار در جہان شہرہ است می شود کہ بلغاری نام دارد و بتخفیف تحتانی ہم گویندش (اردو)
(۱) بلغار ترکستان میں ایک شہر کا نام ہے۔ مذکر (۲) اسی شہر کے دباغت کئے ہوئے چمڑے کو بھی بلغار کہتے ہیں مذکر

(الف) **بلغاق** صاحب برہان نسبت الف گوید کہ معرب (ب) و بر (ب) فرماید کہ با کاف بر وزن مشتاق
(ب) **بلغاک** شور و غوغای بسیار را گویند چہ بل بمعنی بسیار و غاک بمعنی شور و غوغا می آید۔ صاحب سروری بذکر ہر دو از امیر خسرو سند آوردہ (ع) بگیتی گشت بلغاکے پدیدار ٭ کہ مردم در زمیں در رفت چوں مار ٭ (ابن یمین ع) مرا چوں زلف تو تشویش از آن است ٭ کہ چشمت در جہاں افگند بلغاک ٭ صاحبان جہانگیری و ناصری و جامع و ہفت واند و مؤید ہم ذکر (ب) کردہ اند۔ خان آرزو در سراج فرماید کہ غاک در اصل آواز زاغ را گویند و غاق معرب آنست و بلغاک بمعنی شور و آواز بسیار و بمجاز (۲) فتنہ و آشوب مستعمل و اینکہ غاک را بمعنی شور و فتنہ نوشتہ اند سندی می خواہد و از ہمین است ....

(ج) **بلغاکیاں** بضم (۱) غوغا کنندگاں و (۲) متفنیان صاحب رشیدی بذیل (ب) ذکر ایں ہم کردہ گوید کہ در تاریخ فیروز شاہی استعمال ایں مکرر است مؤلف عرض کند کہ خان آرزو ہم فہمیدہ اند کہ ایں محل آن نیست کہ بحث غاک در ینجا کنیم و برای تسکین محقق ہمیں قدر کافی است کہ چوں غاک را

بمعنی آواز زاغ تسلیم می کند مجاز آں شور است و مجاز مجازش فتنہ و نسبت سندش منتظر باشد کہ بعد تلاش
وشانہ در ردیف غین معجمہ پرسیم و تسکینش کنیم سبحان اللہ چہ تازہ تحقیقے برای ایں لغت ترکیب کردہ کہ ہمت غاک را
دریںجا آوردہ (اردو) الف وب (۱) بہت شور اور غوغا۔ مذکر (۲) فتنہ و فساد۔ مذکر (ج) (۱) شور و غوغا
کرنے والے (۲) فتنہ و فساد کرنے والے۔ مذکر۔

بلغچہ | بقول شمس لغت فارسی است بالکسر معنی فرو بردن لقمہ بگلو و بگرسی از محققین صاحب زبان ذکرش
نکرد و معاصرین عجم بر زبان ندارند مؤلف عرض کند کہ بلغچیدن با مزید علیہ آں بلغچیدن بنیاد است مؤلف
در اولش اگر مصدری بمعنی فرو بردن لقمہ بہ گلو می بود ایں را حاصل بالمصدرش خیال می کردیم و چوں
ایں ہر دو مصادر نیامد چارہ جز ایں نیست کہ مجرد قول شمس را بدون سند استعمال کافی ندانیم کہ بی تحقیقے
او در اکثر لغات بنظر آمد (اردو) لقمہ نگلنا کا حاصل بالمصدر۔

(الف) **بلغدہ** بقول برہان الف بضم اول و ثالث
(ب) **بلغدہ** و سکون ثانی و ب بضم اول و ثالث
بروزن سنبلہ بمعنی (۱) فراہم آوردہ و بر روی ہم
نہادہ و نسبت ب فرماید کہ بفتح اول و ثالث بروزن
علقمہ (۲) بمعنی گندہ و ضائع گردیدن گویند ''مرغ
بیضہ را بلغدہ کرد'' یعنی گندہ و ضائع کرد و بچہ بر
نیاورد۔ صاحب جہانگیری ذکر الف وب بر معنی
اول قانع۔ صاحب رشیدی ہم زبان جہانگیری تنہا
ناصری باتفاق ہر دو معانی بیان کردۂ برہان
گوید کہ تخم ضائع شدہ را بلغدہ گویند و بلغدہ یعنی لخ
شدہ و گندہ شدہ (حکیم سوزنی ؎) دو خایہ گندہ
بلغدہ شدہ ہم اندر وقت ؛ شکست و ریخت ہم آنجا
سفیدہ و زردہ ؛ صاحب جامع ہم ذکر الف وب
با ہر دو معنی کردہ۔ خان آرزو در سراج ذکر قول
برہان می فرماید کہ بیای فارسی ہم می آید مؤلف
عرض می کند کہ (ب) ہم بیای فارسی زبان است تحقیق

اوّل و دوم تو الف مخفّف (ب) بحذف های ہوّز وهر دو مخفّف بلغنده که بنون می آید و تیغ که می آید مخفّف (الف) بحذف موحده اوّل و دال مهمله آخر و دانچه به بای فارسی می آید مخصوص با بیضهٔ مرغ نیست و آن مبدّل این که موحده با بای فارسی بدل می شود چنانکه اسب و اسپ - صراحت ماخذ بر بلغند و بلغنده کنیم که به نون می آید (اردو) الف و ب (۱) جمع کیا ہوا بتہ بتہ رکھا ہوا (۲) گندہ انڈا بقول آصفیہ - اردو - اسم مذکر - سڑا ہوا انڈا - وہ انڈا جس کی زردی سڑ کر پتلی پڑ گئی ہو - وہ انڈا جس میں خون پڑ گیا ہو -

بلغست بقول رشیدی که بذیل برغست گذشت مبدّل آنست که رای مهمله به لام بدل شود چنانکه ارو ند و الوند (اردو) دیکھو برغست کے پہلے معنے -

بلغنشه بقول برہان بضمّ اوّل و ثالث و سکون ثانی و شین نقطه دار و فتح نون آن باشد که یکسر ریسمان را حلقه حلقه کرده گرهی بزنند و سر دیگر آنرا از میان حلقه ها بگذرانند بر هیچیکه بمجرّد کشیدن ریسمان آن حلقه ها تنگ شود و همچنان که بر سر دامها سازند - صاحب ناصری نقل نگارش - صاحبان جامع و انند و هفت و سراج هم ذکر این کرده اند - مؤلّف عرض کند که رسنی را نام است که با حلقه های دام تعلّق دارد و چو کشندش حلقه های دام با هم پیچیده دام را بند کند - محققین بالا تعریف خوشی نه کرده اند (اردو) سرک کی رسّی جسکو کھینچنے سے دام بند ہو جاتا ہے (مؤنّث) یہ دکن کا استعمال ہے اردو محاورہ کے لحاظ سے بجائے سرک کے لفظ دام کا استعمال کیا جائے -

بلغند بقول جهانگیری و رشیدی و برہان و سراج بضمّ اوّل و ثالث و سکون ثانی و نون و دال ابجد بمعنی اوّل بلغنده که گذشت - صاحب ناصری این را مرادف بلغنده داند به همه معانیش که او همه را انجا بیانش کرده - مؤلّف عرض کند که مخفّف بلغنده که به های ہوّز زائد در آخر می آید - اسم جامد فارسی زبان دانیم و انچه بلغنده

معنی گذشت مخفف این بحذف نون باشد مخفی مباد که	آمده جمع کرده شده می آید و چون اول آن لفظ بل آورند
بلغنده در فارسی زبان بالضم بر وزن عمده بمعنی فراهم	بمعنی بسیار گذشت مستعمل شد بمعنی بسیار جمع کرده شده (اردو) بلغنده دیکھو

بلغندر بقول جهانگیری با اول مضموم بثانی زده و غین مفتوح (۱) بی قید و بی دیانت را گویند و فرماید که اگرچه در بعضی از نسخ بقاف مرقوم است اما چون این لغت پارسی است و در کلام فارسی قاف نیامده بخاطر قاصر رسیده که عوام بغلط بجای غین قاف نوشته اند (کمال اسمعیل ـــ) بزر و مال مردمان اندر ✤ هست بر اعتقاد بلغندر صاحب برهان بدین معنی با او گوید که بفتح اول (۲) لفظی است که در مدح و ثنا و دشنام نیز استعمال کنند صاحب ناصری گوید که معنی لفظی این بسیار بهم چه غندر بالضم بمعنی مبرم و اصرار کننده می آید و (۳) بمعنی تن پرور و فربه نیز آمده و فرماید که بعضی بفتح غین بمعنی بی قید و بی دیانت نام ملحدی دانسته اند صاحب جامع بذکر معنی اول گوید که بعضی با قاف و بحذف نون هم نوشته اند صاحب رشیدی هم ذکر این کرده گوید که غندر بمعنی مبرم و الحاح کننده می آید خان آرزو در سراج می فرماید که غندر بدین معنی در فرهنگ های معتبره و مشهوره دیده نشد بلکه خود رشیدی هم لفظ غندر را در باب غین نیاورده و قوسی بقاف آورده گوید که لفظی است که در ذم مستعمل شود و آنچه برهان استعمال این بمدح و ثنا نوشته غلط است چرا که دشنام است و لهذا صاحب جهانگیری بمعنی بی قید و بی دیانت و بعضی نام ملحدی و دیانت نوشته اند و ظاهرا این لفظ بی قید مدح و ثنا گمان بردن خطاست و قافی که از قوسی منقول شده ظاهرا بسبب تغیر لهجه عراقیان باشد یا به تبدیل فارسیان عربی دان **مؤلف** عرض کند که غندر را صاحب ناصری که محقق اهل زبان است تسلیم کرده است به غین معجمه پس ضرورت ندارد که در اعتبارش تاملی کنیم پس معنی لفظی این بسیار اصرار کننده و معنی اول کنایه باشد ازین معنی دوم این قدر تسامح برهان معلوم می شود که مدح را داخل کرد و این کلمه ایست

متعلق بہ ذم چنانکہ دشنام دجاوارد کہ معنی سوم راہم کنایہ گیریم (اردو) (۱) بد دیانت آزاد (۲) فارسیوں نے لفظ بلغندر کو بمعنی اوّل گالی کی طرح استعمال کیا ہے (۳) تن پرور بقول آصفیہ۔ فارسی شکم بندہ۔ خود غرض آرام طلب

بلغندہ بقول جہانگیری مرادف بلغند (حکیم ناصر خسرو ع) درین بند و زندان بکار و بدانش ٭ بہ بلغندہ یابد ہمین نام داری ٭ صاحب سروری گوید کہ رزمہ یعنی بستہ قماش وغیرہ (حکیم سوزنی ع) راہ باید برید و رنج کشید ٭ کیسہ باید کشاد بلغندہ ٭ و فرماید کہ بر وزن پرکندہ باشد و در فرہنگ بضم با و غین آمدہ و در مؤید بمعنی چیزی کہ بستہ شدہ باشد چون بلغم و غیرآن صاحب رشیدی فرماید کہ مرادف بلغد و بلغدہ و بلغند کہ گذشت و آنچہ بعضے بستہ قماش گویند آن بلندہ باشد نہ بلغندہ صاحب برہان گوید کہ (۱) بضم اوّل مرادف بلغند است و (۲) بفتح اوّل یک بستہ و یک لنگ بار و پشتوارہ و یک بقچہ اسباب و (۳) ہر چیز بستہ شدہ باشد مثل خون بستہ و بلغم بستہ۔ صاحب جامع فرماید کہ بر وزن فرخندہ بمعنی یک بستہ و یک بقچہ متاع و ہر چیز بستہ مثل خون و شیر وغیرہ۔ خان آرزو در سراج ذکر این با بلغند گوید کہ بضم اوّل و ثانی زدہ و غین مضموم مرادف بلغد و بلغدہ بحذف نون بمعنی فراہم آمدہ و بہم نہادہ و فرماید کہ آنچہ برہان بستہ قماش و بقچہ اسباب را گوید آن پلوندہ بہ بای فارسی است و نام مؤلف عرض کند کہ بخیال ما این اصل است و بلغند مخفف این بحذف ہای ہوز آخرہ و بلغدہ ہم مخفف این بحذف نون و بلغد مخفف بلغدہ ہر چہار لغت بالضم بمعنی مطلق بستہ اعم ازینکہ بستہ قماش باشد یا چیز دیگر و بالفتح بمعنی منجمد شدہ چنانکہ خون یا شیر یا بلغم۔ ما ہم حامد فارسی زبان دانیم و پریشان بیانی محققین معانی را مخلوط کردہ و ماخذ این را بر بلغند بیان کردہ ایم و بر (بلغندہ) کہ می آید این لغت را بہ مصدر بلغخمتن می رسانیم (اردو) (۱) بستہ اسباب گٹھڑ (۲)

جما ہوا منجمد (۳) ہر چیز جو جمی ہوئی ہو۔ مؤنث۔ جیسے جما ہوا	خون یا دودھ یا دہی وغیرہ۔

بلغور بقول سروری بضمّ با و غین (۱) آشیکہ از گندم و جو نیم کوفتہ پختہ باشند و (۲) گندم و جو نیم کوفتہ را نیز گویند۔ صاحب جہانگیری فرماید کہ با اوّل مضموم (۳) غلہ را گویند کہ در آسیا انداختہ شکستہ باشند و (۴) آشی کہ ازاں غلّہ بپزند آنرا نیز گویند و صاحب برہان گوید کہ (۵) ہر چیز درہم شکستہ و درہم کوفتہ را گویند عموماً و گندم نیم پختہ کہ آنرا در آسیا انداختہ شکستہ باشند خصوصاً و آشی را ہم کہ ازاں بپزند۔ صاحب جامع با جہانگیری متفق و خان آرزو در سراج بذکر معنی پنجم گوید کہ گندمی کہ آنرا در آب شکستہ بپزند خصوصاً و آشی را نیز گویند کہ ازاں سازند (کذا فی البرہان) و بحوالہ طوسی گوید کہ (۶) آب گندم نیم کوب مؤلف عرض کند کہ حوالہ کہ از برہان دادہ است با قول برہان مطابق نیست ما بر (برغول) کہ گذشت حقیقت ایں لغت را بیان کردہ ایم کہ ترکی است و تصرّفی کہ فارسیاں در معنیش کردہ اند بلحاظ آب ایں را مفرس گوئیم (اردو) (۱) وہ آش جو نیم کوفتہ گیہوں اور جو سے پکائیں مؤنث (۲) نیم کوفتہ گیہوں اور جو۔ مذکر (۳) مطلق نیم کوفتہ غلّہ۔ مذکر۔ (۴) نیم کوفتہ غلّہ کی آش مؤنث (۵) ہر نیم کوفتہ چیز مؤنث (۶) نیم کوب گیہوں کا پانی۔ مذکر۔

بلغورہ بقول شمس بالضّم و بالفتح طعامی است کہ آنرا کاچی گویند و فرماید کہ لغت فارسی است مؤلف عرض کند کہ بلغور بدون ہای ہوز بمعنی قسم آشی گذشت و کاچی بمعنی حلوای روانی می آید کہ از دوا و تخم ہای گرم بپزند و بلغوریہ لام دوم و رای آخر در ترکی زبان سمید یعنی نان سپید است و بلغر بضمّ اوّل و سوم در ترکی آش گندم را نام و بقول لغات ترکی بلغور بالضّم طعام کاچی و دیگ مخصوص بالجملہ نزد ما متحقق است کہ بلغورہ لغت فارسی زبان نیست۔ بلکہ ترکی باشد۔ و کسی از محققین فارسی زبان ذکر

این نکرہ اگر شد استعمال بیش می شد بوجہ زیادت ہای ہوّز در آخر این را معرّس می گفتیم (اردو) ترکی میں ایک خاص قسم کی غذا کا نام بلغرہ ہے جو حلوے کی قسم کی ہے جسکو اور میدا اور تخم سے پکاتے ہیں ۔ مؤلف

بلغوشہ | بقول برہان بروزن و معنی گلگونہ غازہ باشد کہ زنان بر روی مالند و روی را سرخ گردانند ۔ صاحب جہانگیری گوید کہ این را آلغونہ و آلگونہ و گلغونہ و گلگونہ نیز خوانند (حکیم نزاری ؎) صبا سپیدہ بلغوشہ کرد بہ گل سیب ٭ بنفشہ برزدہ سرچو سبزہ از لب جوی ٭ صاحب سروری ہم ذکر این کردہ گوید کہ سرخاب زنان است و بس (نزاری ؎) روی این از سپیدہ گلگونہ ٭ روی آن بر سپیدہ بلغوشہ ٭ صاحب رشیدی ذکر معنی بالا گوید کہ معنی ترکیبی این بسیار رنگ کہ زنان بر روی مالند صاحبان ناصری و جامع ہم ذکر این کردہ اند ۔ خان آرزو در سراج می فرماید کہ رنگی است کہ زنان با سپیدہ آب بر روی مالند و گوید کہ رشیدی بمعنی بسیار رنگ نوشتہ برین تقدیر بل بمعنی بسیار خواہد بود و لفظ مجازی شود مؤلف عرض کند کہ بعض صاحبان قواعد فارسی می گویند کہ کاف فارسی بہ موحّدہ بدل می شود و گلگونہ و بلغونہ را بدین می آرند و ظاہر است کہ گلغونہ بہ تبدیل کاف فارسی دوم با غین معجمہ گلغونہ ہم آمدہ چنانکہ گلولہ غلولہ پس برین قیاس بلغوشہ را مبدّل گلغونہ گفتن آسان است ماخذ بیان کردہ رشیدی خوب نمی نماید زیرا کہ معنی بسیاری ضرورت ندارد و غونہ بمعنی رنگ سرخ نیامدہ جز این نیست کہ آنرا مبدّل گوشہ گیریم بہ تصور معنی بسیار گوشہ برای غازہ خوش نمی نماید برخلاف گلگونہ کہ اصل است بمعنی چیزی کہ رنگ گل دارد (اردو) دیکھو الغونہ ۔

(الف) بلغخت	الف بقول برہان بفتح فا بروزن برسخت ماضی (ب) کہ بمعنی جمع کرد است و اندوخت
(ب) بلغخش	صاحب سروری فرماید کہ بمعنی بیندوخت و گیر و گرد (رودکی ؎) خود خورد و خود

دہ کجا بود پشیمان ٭ ہر کہ بداد و بخورد و از انچہ کہ بلغخت ٭ صاحب ناصری ہمزبان برہان و صاحب جامع

نسبت (ب) گوید که بمعنی اندوختن وجمع کردن است. خان آرزو در سراج همزبانش مؤلّف عرض کند که اصل این همان اَلفختن است که در مقصوره بجایش بہ ہمین معنی گذشت. فارسیان موحّدہ زائد در اوّلش آورده الف اوّل را حذف کردند وصراحت ماخذش ہم در انجا کرده ایم ودیگر ہیچ (اردو) دیکھو الفختن -

بلفظِ قلم حرف زدن مصدر اصطلاحی. خان آرزو در چراغ ہدایت می فرماید که بمعنی آنست که شخصی حرف را بسیار شمرده وساخته گوید وآنرا نستعلیق گو نیز گویند وگویا که از اہلزبان بہ تحقیق پیوسته وبقول بحر سخن بہ تصنّع گفتن - بہار ذکر حال این مصدر مرکّب کرده اعنی (بلفظ قلم حرف می زند) یعنی بمحاورهٔ متعارف حرف نمیزند وبفارسی کتابی حرف می زند وفرماید که در نسخهٔ انندرام بمعنی حرف خوب زدن نوشته - صاحب فرہنگ انندراج بذکر مضارع این یعنی (بلفظ قلم حرف زند) می نویسد که حرف بہ تکلّف زدن است مؤلّف عرض کند که نقل نگار بہار اعنی صاحب انند بہ تبدیل حروف حال را که مال بہار بود مضارع کرد غلط کرد که بذیل آن معنی مصدری نوشت وزلّه بردار خان آرزو یعنی بہار مصدر را حال کرد وبحوالهٔ انندرام معنی مصدری را نقل کرد مؤلّف عرض کند که صاحبان تحقیق زبان فارسی را بطبع آزمائی خود برباد کرده اند وبضمن تحقیق خود حقیقت جویان را ناشاد - حقیقت آنست که معاصرین عجم چون کسی را بینند که بفارسی کتابی حرف می زند خیلے مسرور می شوند ومی گویند که بلیغ است که فارسی صحیح می داند و(بلفظ قلم حرف می زند) ہمین قدر است مقولهٔ شان که بر زبان دارند - خان آرزو وازین مقولهٔ مصدری پیدا کرد ودر عرض معنی ساختگی را داخل نمود بیچاره صاحب بحر امدادش کرد که عوض ساختگی تصنّع را داخل تعریف کرد ودر لاله ٹیک چند بہار حقیقت را دانسته وانچه بحوالهٔ نسخهٔ (انندرام) گفت اصل معنی ومقصود مقوله باشد پس معنی این مقوله یعنی (بلفظ قلم حرف می زند) ہمین قدر است که خوب حرف

می زند و با قاعده تکلم می کند. ما می پسندیم که مقوله را بصورت مصدری قائم کنند. چنانکه خان آرزو کرده و صاحب بحر اتباعش فرموده (اردو) سلیقے قاعدے سے بات کرنا۔ خوب گفتگو کرنا۔

بلفغده بقول رشیدی بدل بل مخفف بلفغده بمعنی پندوختہ چنانکه سامانی گوید که الفغده بمعنی اندوختہ باشد و چون حرف با بر او مقارن شود. الف بیا بدل گردد. مؤلف عرض کند که چون بلفغدن بمعنی جمع کردن گذشت اسم مفعولش بلفغده متحقق شد و مبدل آنست بلفنج که زای معجمه بدل شده به غین معجمه چنانکه تاخ و تاغ و فوقانی بدل شده به دال مهمله چنانکه زرتشت و زردشت تخفی هر چه که لغت بلفنده که به غین عوض فا و نون عوض غین گذشت فی الحقیقت مبدل همین لغت است که فا بدل شده به غین معجمه چنانکه فلیو و غلیو و غین بدل شده به نون (خلاف قیاس) و ما خلاف قیاس از این می گوییم که در قواعد مذکوره هندیان این قسم تبدیل یافته نمی شود و تا بحال از نظر ما هم نگذشت و اطمینان داریم که در لغات آینده این قسم تبدیل بدست آید و در آنجا این را موافق قیاس گوییم. بالجمله این قسم تبدیل متعلق به تبدیل مقام است که در اکثر لغات فرس یافته میشود دیگر هیچ (اردو) جمع کیا ہوا۔

بُلقدر بقول برهان و هفت و اننذ با قاف و دال ابجد بر وزن مختصر (۱) ملحد و بیدین و (۲) بیدیانت صاحب جامع بر معنی اول قانع۔ صاحب شمس فرماید که لفظی است که در محل قدح استعمال کنند و بمعنی بیدیانت مؤلف عرض کند که اصل این بل غدر) بود بمعنی بسیار غدر و کنایه از هر دو معنی بالا غین معجمه بدل شده به قاف چنانکه ارغ و آروق دیگر هیچ اختلاف اعراب نتیجه لب و لهجه مقامی است (اردو) (۱) ملحد۔ بیدین۔ بددین (۲) بددیانت بقول آصفیہ خائن۔ خیانت کرنے والا۔ فریبی۔ دغاباز۔ بددین۔

بلقمان حکمت آموزی چه حاجت مثل صاحبان خزینة الامثال و امثال فارسی و مجیب الامثال ذکرایں

کردہ از معنی و محلِ استعمال ساکت مؤلّف عرض کند کہ فارسیان چون کسی را بینند کہ مخاطب عقیل را اصلاح کار می دہد بطور موعظت این مقولہ را بحق او استعمال کنند مقصود آنست ہر کہ خود محتاط و عقیل است نباید او را اصلاح دہیم و حکمت آموزیم مرادف (حکمت بہ لقمان آموختن) کہ می آید۔ حاصل آنست کسی کہ بکار خود ماہر است نباید او را بگارش صلاح دہیم (اردو) دکن میں (حکمت بہ لقمان آموختن) اوس موقع پر کہتے ہیں کہ جب اپنے کام میں ماہر شخص کو خواہ مخواہ مشورہ دیں اور بعض لوگ نیک نیّتی سے مشورہ دیتے ہوئے تہذیباً اس کا استعمال کرتے ہیں اور کہتے ہیں اگرچہ آپکو صلاح اور مشورہ دینا گویا (حکمت بہ لقمان آموختن) ہے لیکن ہماری رائے میں ایسا ہونا چاہیئے۔

بلقندر بقول برہان بفتح اوّل و قاف و دال ابجد و سکون ثانی و نون رائے قرشت (۱) بمعنی دشنام و قدح باشد و بضمّ اوّل (۲) بمعنی بیہدہ و بیہودہ باشد صاحب سروری ذکر ہر دو معنی کند (شرائف المعانی ۵ مٓ) بزرو مال مرد مال اندر ہاست بر اعتقاد بلقندر ہا و فرماید کہ در فرہنگ بضمّ با و فین و بحذف نون آوردہ و گوید کہ صاحب مؤیّد معنی دوم راہم بالفتح گفتہ و صاحب جہانگیری در ملحقات بر معنی اوّل قانع و صاحب مؤیّد ہر دو معنی را بفتح موحّدہ آوردہ مؤلّف عرض کند کہ مبدّل بلغندر است بہ غین معجمہ بہر دو معنی غین معجمہ بدل شدہ بہ قاف چنانکہ آروغ و آروق و حقیقت ماخذ این ہمہ را آنجا بیان کردہ ایم۔ اختلافِ اعراب نتیجہ لہجۂ مقامی است (اردو) دیکھو بلغندر کے پہلے اور دوسرے معنے

بلقیس بقول برہان بکسر اوّل و قاف بر وزن جلبیس نام پادشاہ شہر سبا بودہ و قصّۂ او و سلیمان مشہور است۔ صاحب جامع بر وزن مشہور قانع و صاحب انند این را لغت عرب گوید و صاحبان غیاث و ہفت ہم ذکر این کردہ اند مؤلّف عرض کند کہ شبہہ داریم کہ صاحبان برہان و جامع بر خلاف موضوع خود چرا این لغت را جا دادہ اند شاید بخیال شان لغت فارسی زبان باشد و لیکن در عربی بودن این

شک نیست کہ صاحب منتخب ہم ذکر اس کردہ (اردو) بلقیس بقول آصفیہ ۔ عربی ۔ اسم مونث سبا واقع ملک عرب کی ملکہ و سلطانہ تھی یہ ملکہ جو شمس پرست اور کافرہ تھی حضرت سلیمان علیہ السلام کی ہمعصر تھی آپ اس زمانہ میں سرزمین شام کے خدا پرست بادشاہ تھے ۔ فریقین ایک دوسرے کے حالات سنتے رہتے تھے اخیر کو سفارتی تعلقات بڑھے ایک مرتبہ بلقیس خود حضرت کی ملاقات کو آئی حضرت کی خدا پرستی کا جلال دیکھ حیرت میں آ گئی کچھ دنوں مہمان رہ کر اپنے سابقہ عقائد سے تائب اور حضرت کی حسب شریعت بیوی ہوئی ۔ جنوبی افریقہ میں شہر تدمور اسی کی یادگار بتاتے ہیں خلیفہ ولید کو اس کی قبر کا پتہ لگا تھا جس کے تعویذ پر ملکہ سبا کندہ تھا مگر خلیفہ مذکور نے اسے خاک ڈال کر پوشیدہ کرا دیا ۔ بعض مورخوں کا بیان ہے کہ آپ نے خود نکاح نہیں کیا ملک تبع اصغر سے کرا دیا تھا جس سے اولاد بھی ہوئی چونکہ وہ مسلمان ہو گئی تھی اس وجہ سے اہل اسلام کی مستورات کا نام بلقیس زمان ۔ بلقیس بیگم وغیرہ ہونے لگا ۔

بلک بقول سروری بحوالہ نسخہ میرزا بکسر با و فتح لام (۱) جامۂ نو باشد **مولف** عرض کند کہ اسم جامد فارسی زبان است مجاز از معنی دوم کہ عام را خاص کردہ اند برای جامہ (اردو) نیا کپڑا ۔ مذکر ۔

(۲) بلک ۔ بقول سروری بحوالہ شرفنامہ بکسر اول و فتح ثانی بمعنی چیزی نو کہ دیدنش خوش آید و آنرا نوباوہ نیز گویند و بتازیش طرفہ خوانند ۔ صاحبان رشیدی و جہانگیری و جامع و سراج ہمزبان سروری **مولف** عرض کند کہ اسم جامد فارسی زبان است و ہمین است معنی حقیقی این اختلاف اعراب چیزی نیست کہ نتیجۂ لب و لہجہ مقامی است (اردو) نئی چیز ۔ مونث ۔

(۳) بلک ۔ بقول سروری بحوالہ فرہنگ بکسر اول و فتح ثانی بمعنی ارمغان (سلمان ساوجی ؎) خاک خاشاک سرایت می فرستد ہر صباح ٭ گلشن فردوس را فراش بر رسم بلک ٭ صاحبان جامع و جہانگیری

ہمزبان سروری مؤلّف عرض کند کہ اسم جامد فارسی زبان بر سبیل مجاز کہ معنی دوم اصل است و ایں مجاز
ازاں کہ ارمغاں بیشتر از چیز نوی برند و می فرستند (اردو) دیکھو ارمغاں۔
(۴) بلک۔ بقول سروری وجہانگیری وجامع وسراج بضمّ با و لام بمعنی چشم بزرگ برآمدہ (ملا برجا جرمی ؎)
پئے نظارہ بزمست کہ باغ فردوس است ٭ بلک شدہ ہمہ را دیدہ چوں سرانگور ٭ مؤلّف عرض کند
کہ طرز بیان محقّقین خوب نیست بلک چیزی را گویند کہ بکمال وضاحت نمایاں وازجای خود بیروں آمدہ
باشد۔ازیں ہم مجاز معنی دوم است کہ چیز نو یا میوہ نورس نمایاں تری باشد کہ چشم ہرکس بدو میرسد پس شاعر
دریں شعر دیدہ را بلک گفت یعنی دیدۂ عالم در نظارہ بلک شد و نمایاں گردید وازمقام خود بیروں
آمد سوم است کہ چوں کسی محو نظّارہ شود چشم او بار کثرت مشاہدہ قدری ازجای خود بیروں می آید پس بلک
در ینجا بمعنی چیز نمایاں وازجای بیروں آمدہ (اردو) وہ چیز جو اپنی جگہ سے کسی قدر نکل آئے اور نمایاں ہو مؤنث
(۵) بلک بقول سروری مخفّف بلوک بمعنی جماعت وقوم (پور بہای جامی ؎) بر ہر بلک کہ نام تو تعیین
کنند ٭ یاغی شود ز شومی تو بالملک بلک ٭ مؤلّف عرض کند کہ بلوک بمعنی جماعت وقوم بزرگ لغت
ترکی است و بولاک در ترکی بہمیں معنی آمدہ کذا فی الکنز پس فارسیاں بحذف واوآں را مفرس کردہ اند
(اردو) قوم۔ جماعت۔ مؤنث۔
(۶) بلک۔ بقول سروری بحوالہ تحفہ بوزن سلک شرر آتش باشد۔صاحب جہانگیری ایں را بمعنی آتش
گفتہ وصاحب رشیدی باسروری متفق وصاحب جامع ایں را بروزن چرک بمعنی آتش وشرارہ آوردہ
خان آرزو در سراج ہم ذکر ایں کردہ مؤلّف عرض کند کہ اسم جامد فارسی زبان است بمعنی شرارہ و ابلک
ہم مقصورہ بہمیں معنی گذشت کہ مزید علیہ ایں است واشارۂ ایں ہم در انجا کردہ ایم (اردو) شرارہ۔ دیکھو ابلک کے دوسرے معنے

(۷) بلک ـ بقول جہانگیری وجامع وسراج بااوّل وثانی مکسور چنگ در زدن بچیزی یا بکسی و فرماید که آنرا نشل نیز گویند و بتازی تشبّث خوانند ـ صاحب رشیدی همزبانش مؤلّف عرض کند که مقصود محقّقین از حمله باشد بچنگ طرز بیان شان در غلط می اندازد اسم جامد فارسی زبان است وبس (اردو) حملہ پنجہ سے ـ مذکّر ـ

بلکامه | بقول برہان بضمّ اوّل وسکون ثانی وکاف بالف کشیده وفتح میم پر آرزو وبسیار کام را گویند چنانکه بلهوس بمعنی بسیار هوس راچه بل بمعنی بسیار آمده صاحب جہانگیری هم بہمین معنی آورده (استاد رودگی ے) در بیش خود آن نامه چو بلکامه نهم ÷ پر دو لب زسرشک دیده برجامه نهم ÷ بر پاسخ تو چو دست برخامه نهم ÷ خواهم که دل اندر شکم نامه نهم ÷ صاحبان ناصری وجامع واننداهم ذکر این کرده اند مؤلّف عرض کند که های آخره برای نسبت است یعنی کسی که منسوب است به آرزوی بسیار یعنی آرزوی بسیار دارنده چنانکه (دیرینه) (اردو) وه شخص جو بہت آرزو رکھتا ہو ـ بہت آرزو رکھنے والا

بلکس | بقول سروری بکسر با وکاف وسکون لام بمعنی سر دیوار و فرماید که بجای موحّده نون هم آمده ـ صاحب برہان گوید که بضمّ اوّل وثالث هم گفته اند وبجای سین بی نقطه نون هم بنظر آمده وبمعنی بجای حرف اوّل هم نون آمده صاحب مؤیّد این را بذیل لغات فرس آورده می فرماید که در دستور با شین قرشت مسطور است ـ خان آرزو در سراج گوید که بمعنی سر دیوار بجای نون سین مهمله غلط است چراکه بنون قافیه کرده اند (زین الدّین سنجر ے) در پیش خدنگی که گذاری زسخن ÷ خود گو که چگونه حال دلمن ÷ ای عهد تو بیدار و پیمان تو سست ÷ چون برف تموز و آفتاب بلکن ÷ و فرماید که صحیح بنون است و توسی هم تصریح بدین نموده و بحواله رشیدی می فرماید که شمس فخری بلکن را بمعنی کنگره آورده

هم آورده و خیال خود ظاهر می کند که بنون آخر بمعنی سر دیوار باشد و بسین آخر بمعنی منجنیق (الخ)
مؤلّف عرض کند که می پرسیم از خان آرزو که بر چه قرینه و بچه دلیل قیاس می کنی که بلکن به نون
بمعنی سر دیوار است و بلکس به سین بمعنی منجنیق و می پرسیم از تو که اگر زین الدّین سنجر در کلام خود استعمال
بلکن در قافیه کرد وجود بلکس چرا معدوم شد وای بر تحقیق تو نمیدانی که بلکس اصل است و اسم جامد
فارسی زبان و قائلش صاحب سروری یکی از محقّقین اهل زبان که اعتبارش در باب لغت زبانش بیشتر
از محقّق هندنژاد است و آنچه به شین معجمه عوض سین مهمله . . . .

بلکش | است مبدّلش چنانکه کستی و کشتی و آنچه به نون عوض سین مهمله آخر می آید هم مبدّلش که وجود
این هردو لغت به صراحت معنی . مثال اوّلین این تبدیل است که بنظر آمده و آنچه به نون عوض مهمله
می آید هم مبدّلش چنانکه پرسک و نرسک و آنچه به تحتانی عوض موحّده می آید هم مبدّلش چنانکه بالبوس
و بالیوس بالجمله بتحقیق ما این اسم جامد فارسی زبان است (اردو) سر دیوار . مذکر یعنی بلندی دیوار کا عرض

(الف) **بلکفت** | الف و ب بقول ناصری با اوّل مضموم و ثانی زده و کاف مفتوح بمعنی رشوت
(ب) **بلکفته** | که آنرا پاره نیز نامند . صاحب انند هم زبانش صاحب برهان ذکر (ج و د) بهمین
(ج) **بلکفد** | معنی کرده گوید که بضمّ اوّل و فتح ثالث و سکون ثانی و فا و دال است و فرماید
(د) **بلکفده** | که بکسر اوّل و ثالث هم درست باشد . صاحب سروری نسبت (ج) بحواله شرفنامه

می فرماید که بر وزن شگفده بمعنی رشوت و بحواله تحفه گوید که بوالکفد بضمّ با و سکون واو و لام و کسر کاف هم آمده
صاحبان جهانگیری و جامع هم ذکر (ج و د) کرده اند و صاحب رشیدی بذکر هردو برای (ج) از
ابوالعباس سندی آورده (ع) سوگند خورکه صد بار بلکفده نخوردی ؛ **مؤلّف** عرض کند که اینا

مرکّب است از کلمۂ بل کہ در فارسی زبان بمعنی بسیار است با کلمہ کَفَّہ بالفتح وتشدید فا کہ بقول انند لغت
عرب است بمعنی دام شکاری ومعنی لفظی این بسیار دام ہای شکاری وکنایہ از رشوت کہ مقابل صید دام
شکار است کہ مخلوق را دران گرفتار می کند فارسیان بہ تصرّف در اعراب لغت عرب را با لغت فارسی
مرکّب کردہ مفرّسی قرار دادند برای رشوت بعضے بر انند کہ (ج) مخفّف (بوالکفد) است کہ می آید کہ
اصلش (بوالکفت) بود مفرّس از ہمان لغت عرب کَفَّہ یعنی فارسیان کَفَّہ را بہ تبدیل فوقانی با دال
مہملہ (چنانکہ زرتشت وزردشت) وتصرّف در اعراب کَفَد کردند وبوالکفد را کہ مفرّس فارسی بترکیب
عربی بمعنی پدر دام شکاری بود برای رشوت نام نہادند وپس ازان واو والف را حذف کردہ بلکفد
کردند و (د) مزید علیہ این بہ ہای ہوّز زائدہ و (الف) مبدّل (ج) بہ تبدیل دال مہملہ بہ فوقانی
و (ب) مزید علیہ (الف) مثل (د) واللہ اعلم بحقیقۃ الحال (اردو) دیکھو بارہ کے تیرھویں معنے۔

بلکفل | صاحب شمس این را بالفتح مرادف بلکفد بمعنی رشوت گوید ومی فرماید کہ غالباً این تصحیف خواہد
بود مؤلّف عرض کند کہ ہمہ محقّقین فارسی زبان ازین لغت ساکت اگر سند استعمال پیش شود
می توانیم کہ مبدّل بلکفد گوئیم کہ دال مہملہ بدل می شود بلام چنانکہ دنج ولنج (اردو) دیکھو بلکفد۔

بلکفہ | بقول برہان بضمّ اوّل وثالث وسکون ثانی وفتح رابع مشتق از بلاکیف وآن قائل بودن
بوجود محسوس است بر روش اشاعرہ در بحث رویت۔ صاحبان انند وہفت نقل نگارش صاحب
شمس گوید کہ بالفتح لغت عرب است بمعنی بلاکیفیت بودن وہمین معنی در منتخب ہم یافتہ می شود کہ
لغت عرب است نمی دانیم کہ صاحب برہان چرا این لغت عربی را در لغات فارسی زبان جا داد وتسامحش
پیش نیا شد (اردو) بلاکیفیت۔ وہ چیز جسکی کیفیت معلوم نہ ہو۔ مؤنث۔

بلک مشک بقول مؤید مطبوعہ مطبع نولکشور بحوالہ قنیہ
بفتحتین و قیل بکسر بای فارسی سنبل و قرنفل بستانی و ترہ گر
راگویند و در نسخہ دیگرش کہ قلمی است (بلنک مشک) نوشتہ
و (پلنگ مشک) بہ بای فارسی و نون بعد لام بجای خودش
و بہ بای عربی ہم ہمدریں باب می آید تصحیف مطبع نولکشور
ایں را دریں مقام قائم کرد (اردو) دیکھو بلنگ مشک۔

بلکن بقول سروری بروزن الکن (۱) منجنیق را
گویند (شمس فخری ے) رسیل خیز فنا ایمن است قصر
بقات ۞ چنانکہ حصن فلک از صدمت بلکن ۞ و بحوالہ
شرفنامہ گوید کہ (۲) بمعنی سر دیوار (سنجری ے) ای
عہد تو بے مدار و بپایت سست ۞ چون برف تموز و آفتاب
بلکن ۞ صاحبان جہانگیری و جامع ہم ذکر ہر دو معنی
کردہ اند مؤلف عرض کند کہ حقیقت معنی دوم بصراحت
ماخذ ایں بر بلکس مذکور شد و بمعنی اوّل اسم جامد فارسی
زبان می نماید و بلنجم کہ گذشت و رلے ایں است کہ آنرا
فلاخن گویند و منجنیق ورای فلاخن است ولیکن جابجا در
کہ فارسیاں بہ تبدیل حروف۔ ایں اسم را برای
منجنیق از ہماں بلنجم وضع کردہ باشند کہ خای معجمہ
بہ کاف عربی بدل میشود چنانکہ خمان و کمان و میم بنون
تبدیل یابد چنانکہ کجیم و کجین و ازینکہ نوعیت ہر دو
آلہ یکی است عجبی نیست ماخذ ایں ہمین باشد (اردو)
(۱) منجنیق بقول آصفیہ۔ معرب۔ منجنیک۔ ایک
بڑے بڑے پتھر مار کر دیوار قلعہ توڑنے کی کل یا مشین
جسکے وسیلہ سے قلعے کی دیوار توڑتے ہیں بعض کے نزدیک
ایک قسم کا بڑا فلاخن یعنی گوپیا جس میں بڑے بڑے
پتھر رکھ کر علم جرثقیل کے وسیلہ سے دیوار کو مارتے
ہیں یہ آلہ بشکل کمان ہوتا ہے جو پہلے زمانے میں بوقت
جنگ کارآمد ہوا کرتا تھا کہتے ہیں کہ چونکہ قلعہ گیری میں مفید ہے
اسوجہ سے تفاخراً اسکا یہ نام ہوا مؤلف عرض کرتا ہے کہ ہم نے
تانیث و تذکیر سے سکوت فرمایا ہے ہماری رائے میں بلحاظ معنے کل یا مشین
اسم مؤنث۔ یہ گوہن یا گوپھن کے سوا ہے جس کا ذکر
بلنجم پر ہوا (۲) دیکھو بلکس۔

بلکنجک بقول سروری بحوالہ نسخہ وفائی بضم با و سکون لام و نون و فتح کاف و جیم چیزی طرفہ باشد (شہیدے)

ای صورت تو چه صورت کاونجک ✤ هستی تو بچشم مهر کسی بلکنجک ✤ و فرماید که در نسخ دیگر بوالنجک و بوالکنجک نیز بنظر
رسیده. صاحب جهانگیری هم ذکر این کرده و صاحب رشیدی فرماید که بمعنی بسیار عجیب و طرفه بود که کنجک بمعنی
عجیب می آید صاحب جامع این را بضم کاف فارسی اوّل آورده خان آرزو در سراج گوید که بعضے به فتح کاف
گفته اند و تحقیق آنست که این معنی راجح است بسوی معنے بسیار عجیب و طرفه **مؤلف** عرض کند که این مرکب
است از لفظ بل که بالضم بمعنی بسیار گذشت و جزو دوم این کنجک بکاف تازی است بمعنی عجیب که می آید از
تحقیق که بکاف فارسی اوّل نیست چنانکه ادعای صاحب جامع است و از همین ترکیب معنی لفظی این
مرکب بسیار عجیب است و آنچه (بوالکنجک) می آید از قبیل (بوالهوس) که بجایش مذکور شود. فارسیان بلفظ علاوه
عربی (بوالکنجک) هم استعمال کرده اند و این قسم ترکیب عربی با کلمات فارسی در کلام فرس اکثر آمده چنانکه
(دانا الیارم) که بجایش گذشت و بوالنجک که به همین می آید مخفف (بوالکنجک) است که صراحت کامل هر یکی بجا بیشتر
کنیم (اردو) نهایت عجیب و غریب ـ

بلکه بقول وارسته (۱) بمعنی باوصف یعنی ترقی و اضراب. فرماید که فارسیان (۲) بمعنی شاید آرند (علی نقی
کمره ـه) رنجه بقتلم مساز خنجر و بنگر ✤ بلکه مرادم بیک نگاه بر آید ✤ (طغراـه) گر بطغری نظری می کنی امروز
بکن ✤ بلکه از درد فراق تو بفردا نرسد ✤ خان آرزو در چراغ هدایت می فرماید که کلمهٔ اضراب است و در ترقی نیز مستعمل شود و مرکب است از لفظ عربی و فارسی. پس فارسی الاصل نباشد و متاخرین بمعنی شاید
نیز آرند (اشرف ـه) اگر بر آید خطت مشو دلگیر ✤ بلکه خیریتت دران باشد ✤ بهار گوید که بدون کاف لغت
عربی است و کلمهٔ اضراب است و فارسیان بکاف استعمال نمایند و متاخرین در مقام ظن هم آرند (نعمت خان عالی
ـه) بیتابی دل کشت مرا چیست ندانم ✤ یکبار بیا بلکه تمنای تو باشد ✤ (میرزا جلال اسیرـه) سفرهٔ صبح ستمدیدا

بتقلید مباد ؛ بیروم بلکہ ندانستہ مرا یاد کند ؛ (میر نجات ﷺ) در دست بتی گشتن من گشتہ مقرر ؛ خنجر بکف از خانہ برا بلکہ تو باشی ؛ فیّاض لاہجی ﷺ) در سرو و گل و یاسمن آں نور ندیدم ؛ ہنگامۂ مرغان چمن بلکہ تو باشی ؛ صاحب غیاث بہ نقل عبارت بہار گوید کہ کاف را در لفظ بلکہ دراز باید نوشت چرا کہ کاف غیر در اینجا کہ درحقیقت مرکّب بہ ہای مختفی است بجائی نویسند کہ کاف را بلفظ دیگر متّصل نسازند۔ و در اینجا چوں کاف بلفظ بل مرکّب شد حاجت باتّصال ہای مختفی نماند مؤلّف عرض کند کہ فارسیاں لغت عرب بل را بدون کاف و با کاف زائدہ کہ مرکّب با ہای مختفی است استعمال کنند بمعنی اضراب و ہمین است معنی اوّل بیان کردۂ وارستہ و بہ تخفیف ہای ہوّز مختفی بضرورت وزن شعر ہم جائز است وقتی کہ در آخر کلمہ ساکن واقع شود ولیکن رسم الخط بلکہ با ہای ہوّز آخر است نہ بدون ہا و کاف ہیچ معنی نمی کند یعنی کاف زائد است کہ بلفظ بل مرکّب شدہ است۔ صراحت کامل بر لفظ بل ہم کردہ ایم متقدّمین و بعض متأخّرین استعمال ایں بمعنی دوم کردہ اند و حالا بہ ہمین معنی مستعمل نیست و بمعنی دوم ایں را مفرس دانیم (اردو) (۱) دیکھو بلکہ (۲) بشاید دیکھو باشد۔

بل گرود | بقول صاحب رہنما بحوالہ سفرنامۂ ناصر الدّین شاہ قاچار شہر بلگریڈ را نام است مؤلّف عرض کند کہ در محاورۂ حال ایں را مفرس دانیم کہ تحتانی را بہ واؤ بدل کردہ اند چنانکہ انگریزی و انگلش وغیرہ ہندی را بہ دال جملہ وایں شہری را نام است کہ پای تخت سرویا (سروِیا) گرمُلکی است در یورپ (اردو) بلگریڈ سرویا کا پاے تخت۔ مذکّر۔

(الف) بلگک (ب) بلگل	(الف) بقول برہان بکسر اوّل و فتح کاف بروزن خرسک آب نیم گرم را گویند	و آنرا شیرگرم ہم خوانند و (ب) بقول بکسر اوّل و فتح کاف بروزن مصقل مرادفش۔ صاحب سہروردیا

نسبت ہر دو ہمزبانش ونسبت (ب) بجایش صراحت
کند کہ بروزن قلقل بکاف فارسی است وبحوالہٴ
فرہنگ گوید کہ باگُل بفتح کاف فارسی ہم بہمین
معنے گذشت۔ صاحبان جہانگیری ورشیدی وناصری
وجامع ہم ہر دو را بہ ہمین معنی آوردہ اند۔ خان آرزو
در سراج فرماید کہ (رشیدی باگل را صحیح دانستہ)
وخیال خود ظاہر می کند کہ گمان دارم کہ صحیح بلگل
باشد بلام چنانکہ قوسی نیز آوردہ و می فرماید کہ
اگر گویند چرا بلگک بہر دو کاف صحیح نباشد کہ بلک
بمعنی شرارہٴ آتش است وکاف برای تصغیر یعنی
آب کم گرم چو ابش انیست کہ سند می باید (انتہی کلام)
مؤلف عرض کند کہ ماخذ (باگل) کہ بکاف
فارسی گذشت ہمہ را انجا مذکور شد و (ب) مبدل
آنست چنانکہ۔ سگ آبی وسگ لابی و (الف)
مبدل (ب) کہ لام بہ کاف بدل می شود۔ چنانکہ المک
والکماک دیگر ہیچ۔ سبحان اللہ خان آرزو چہ خوش
تحقیق کردہ۔ آفرین بر گمانش ٭ ہا دیش قوسی
ہر دو سکندری خوردہ اند کہ بہ ماخذ این پی نبردہ
اند۔ مخفی مباد کہ در ہر دو لغت بکاف اوّل فارسی
است و در (الف) کاف دوم عربی (اردو) دیکھو باگل

بلگن بقول برہان بفتح اوّل وکاف فارسی
بروزن الکن (۱) بمعنی سر دیوار و (۲) منجنیق
ہم صاحبان رشیدی وناصری و انند و مؤیّد ہم
ذکر این کردہ اند **مؤلف** عرض کند کہ ہر دو
معنی ہمان بلکن است کہ بکاف عربی گذشت
وصراحت ماخذ ہم ہمہ را انجا کردہ ایم وباعتبار
ناصری کہ صاحب زبان است این را ہر دو
معنی مبدّل آن دانیم کہ کاف عربی بفارسی بدل
می شود چنانکہ کند وگند (اردو) دیکھو بلکن۔

بلگنجک صاحبان برہان وناصری وہفت
وانند ذکر این کردہ اند و اصل ہمانست کہ بہ کاف
عربی بجایش گذشت وصراحت ماخذش ہمہ را انجا
کردہ ایم ونظر بر اعتماد صاحب ناصری کہ از
اہل زبانست بتوان گفت کہ این مبدّل آنست کہ

کاف عربی بفارسی بدل می شود چنانکہ کند و گند (اردو) دیکھو بلکنجک ۔

بلما | بقول انند بحوالہ برہان بالفتح لغت فارسی است بمعنی (۱) جسیم و گندہ و تناور و ستگفت و (۲) پشتہ و تودہ کلاں و دراز و (۳) چیزی نرم مانند ریش مؤلف عرض کند کہ ما این لغت را در برہان نیافتیم و دیگر محققین فارسی زبان ہم ازین ساکت بدون وجود سند استعمال بر مجرد قول انند کہ ہندنژاد است این را اسم جامد فارسی زبان تسلیم نہ کنیم (اردو) (۱) جسیم ۔ فربہ (۲) تودہ کلاں ۔ مذکر (۳) نرم ۔

بلماج | بقول برہان بضم اوّل و میم بالف کشیدہ بر وزن محتاج نوعی از کاچی است و آن آشی باشد بی گوشت و بسیار آبکی و رقیق و بضم اوّل و فتح ثانی ہم آمدہ و بعضے گویند کہ این لغت ترکی است صاحب سروری ہم ذکر این کردہ (بسحق ؎) عاقل نہ گردد مائل بہ بلماج ؎ تا قلیہ بیند بر روی تتماج ؎ صاحبان جہانگیری و رشیدی و جامع ہم ذکر این کردہ اند مؤلف عرض کند کہ اگرچہ وضع لغت شان ترکی دارد ہمچون بود لماج و بارلاماج کہ نام اقسام نان است ولیکن این لغت را در لغات ترکی نیافتیم ازینجاست کہ اسم جامد فارسی قدیم می دانیم کہ محققین صاحب زبان ہم ذکر این کردہ اند (اردو) ایک قسم کی بے گوشت آش جو رقیق پکائی جاتی ہے ۔ مؤنث ۔

بلمون | بقول برہان و انند و ہفت بر وزن مجنون ساذج صحرائیست و آن برگی باشد دوائی مانند برگ کردگان و آنرا بعربی عرفج بری خوانند ۔ صاحب محیط گوید کہ بلمون بفتح اوّل و نیز سلمون معروف بساذج است و گویند کہ بلمون و بکمون بفارسی اسم خرفہ باشد و ہم او بر عرفج گوید کہ نوعی از ینبوعات است مسہل رطوبات و آنرا سلمون گویند و بر سلمون فرماید کہ قرۃ العین است و آنرا کرفس الماء نامند و بر کرفس مائی می نویسد کہ جرجیر الماء و قرۃ العین گویند کہ بفارسی کنگر آبی نام است و کنگر ہمان است کہ

برنجمه و اغوسطس و اقتنا لوقی ذکرش کرده ایم و اینا همه جگر کاوی از برای این شد که محققین اوّل الذکر بلمون ترجمۂ عربی عرفج نوشتند معلوم می شود که تسامح شان است و بلمون همان بنجله است که صاحب محیط ذکرش کرده مؤلّف عرض کند که حقیقت ساذج بر ساده می آید و بحث خرفه بر بنجله گذشت بالجمله این کم جاید فارسی زبان باشد (اردو) دیکھو بنجلہ اور سادہ۔

بلمه | بقول برهان بفتح اوّل و میم و سکون ثانی (۱) ریش انبوه و دراز را گویند و فرماید که باین معنی بضم اوّل هم آمده و (۲) مردم ریش دراز هم گفته اند۔ صاحب سروری این را مرادف بامه گوید که گذشت در کن الدین بکرانی ؎ گرنه املہ بود چه خواهد بود ؛ بلمه ریش دراز رستائی ؛ (مولوی معنوی ؎) بلمه را هاں تانگیری ریش کوسه در نبرد ؛ هندوی ترکی بیاموزاں ملک تمتاج را ؛ صاحبان رشیدی و جامع هم ذکر این کرده اند و خان آرزو در سراج گوید که تحقیق این در بامه گذشت مؤلّف عرض کند که این مبدّل آنست و صراحت کافی با بیان ماخذ همدرانجا کرده ایم (اردو) دیکھو بامہ۔

بلمه ریش | اصطلاح۔ بقول انند بحوالۂ فرهنگ فرنگ بالفتح و کسر رای مهمله و سکون تحتانی و شین بی نقطه لغت فارسی زبان است که ریش دراز را گویند مؤلّف عرض کند که اسم فاعل ترکیبی است اگرچه تجرّد بلمه هم به همین معنی گذشت ولیکن استعمال آں به تجرید ریش کرده اند عجیبی ندارد و مراد کسی که ریش او دراز باشد (اردو) لمبی داڑھی والا دراز ریش بھی کہہ سکتے ہیں۔

بلمیز | بهار ذکر این کرده از معنے ساکت و سند ظهوری را هدیۂ ارباب نظر کرده (ﮯ) بر فصیحاں نکته گی گیرد چو می گرود عرب ؛ جمله بلمیز بر زباں دارد چو گردد ترکماں ؛ و نقل نگارش (انند) از صاحب وزن شعر هم در نقل نگاری خبر ندارد مؤلّف عرض کند که ما در دیوان ظهوری این شعر را نیافتیم و در کنز که محقق

ترکی است بلمز بالکسر لغت ترکی بمعنی جاہل وغبی یا فتیم پس اگر کلام ظہوری ثابت شود باید کہ در مصرع ثانیش ہمیں بلمز را جا دہیم کہ وزن شعر ہم درست میشود اندرین صورت استعمال این بمعنی کلام جاہلانہ ولغو وبیہودہ بطور مفرس باشد۔ بدون آنکہ تصدیق کلام ظہوری نہ شود این لغت را تسلیم نکنیم کہ ہمہ محققین فارسی زبان ساکت وبجز نسخہ مطبوعہ مطبع نولکشور این لغت در نسخ دیگر یافتہ نمی شود ومعاصرین عجم ہم بر زبان ندارند (اردو) جاہلانہ اور بیہودہ کلام۔ مذکّر۔

بلنج بقول برہان بروزن برنج قدر ومقدار واندازہ ہر چیز را گویند وبفتح اوّل وثانی نیز گفتہ اند صاحبان سروری ورشیدی وجہانگیری وجامع ومؤید ہم ذکر این کردہ اند۔ خان آرزو در سراج گوید کہ توسی بفتح اوّل ودوم نوشتہ مؤلّف عرض کند کہ اسم جامد فارسی قدیم باشد وپس معاصرین عجم بر زبان ندارند (اردو) دیکھو اندازہ

بلنجا بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بضم اوّل وفتح ثانی مخفف بلند جا مؤلّف عرض کند کہ سند استعمال پیش نہ شد دیگر محققین فارسی زبان ساکت ولیکن بر زبان معاصرین عجم است کہ اکثر الفاظ را بحذف بعض حروف بر زبان دارند تا آنکہ سند استعمال پیش نہ شود لغت مخففہ نہ خوانیم اگرچہ موافق قیاس است مقصود ما این است کہ اگر فارسیان در عجلت حرف زدن حرفی را ساقط کنند مستعمل در نظم ونثر اصلا نباشد (اردو) بلند جگہ۔ جاے بلند۔ مؤنّث۔

بلنجاسپ بقول برہان بکسر اوّل وثانی وسکون ثالث وجیم بالف کشیدہ وسین بی نقطہ وبای فارسی زدہ گیاہیست کہ آنرا بوی مادران گویند وبجای بای فارسی فا ہم آمدہ صاحبان جہانگیری ورشیدی وجامع وسراج ہم ذکر آن کردہ اند مؤلّف عرض کند کہ ہمان برنجاسپ باشد کہ بجایش گذشتہ این اصل است وآن مبدّل این لام بدل شدہ بہ رای مہملہ چنانکہ النوند والوند (اردو) دیکھو برنجاسپ۔

بلنجاست بقول مؤید مطبوعه مطبع نولکشور بهای
برنجاسپ به بای فارسی آخره رای مهمله بدل شده به
لام و در دیگر نسخ قلمی این مبدل برنجاست به فوقانی
آخره مؤلف عرض کند که این است دست تصرف
اهل مطابع در تصحیف لغات. ما صراحت کامل بر برنجاست
کرده ایم که به فوقانی آخره گذشت و این مبدل آنست
چنانکه ارند و الوند (اردو) دیکهو برنجاست۔

بلنجشک بقول برهان وجامع و انند بهار
افرنجشک که گذشت مؤلف عرض کند که اصل این
(پلنگ مشک) است که می آید و اشاره این بر افرنجشک کرده
ایم و این مبدل پلنگ مشک که بای فارسی بدل شده
بعربی چنانکه اسپ و اسب و کاف فارسی بدل شده به جیم
چنانکه شنگرف و شنجرف و رنگ و رنج. صراحت ماخذ و لغویت
کامل بر افرنجشک کرده ایم و برنجشک هم به همین
معنی گذشت و در آنجا ماخذ دیگر هم مذکور و
این را مبدل آن هم توان گفت که رای مهمله
به لام بدل شده چنانکه چنار و چنال (اردو) دیکهو
افرنجشک اور برنجشک۔

بلند بقول برهان بروزن کمند (۱) معروفست که نقیض پست باشد. صاحب فدائی هم ذکر این
کرده گوید که بتازی رفیع خوانند. بهار گوید که هرچه درازی بسوی فوق داشته باشد چون آتش بلند و فغان
آرند و دو سراج گوید که بلنچه بعضی بضم اول است و هم او در چراغ هدایت می فرماید که اکثر هر آنچه درازی
بسوی فوق داشته باشد مؤلف عرض می کند که اصل این بلوند بود به ضم اول مرکب از بل که بمعنی بسیار
گذشت و وند بقول برهان بمعنی صاحب چنانکه (دولت وند) پس معنی لفظی این بسیاری دارنده اعم از آنکه
بسوی فوق باشد یا بسوی تحت. پس بسیاری فوق را بمعنی رفعت استعمال کردند اندرین صورت بضم اول
موافق قیاس است و این معنی متعلق به بلندی جسمانی باشد در رفعت چنانکه نیزه بلند و قد بلند و بام بلند (۱) امیر
شاهی سبزواری (ص) ابروی من متاب که دل دردمند تست * تیری که خورده ام ز کمان بلند تست ۱۲ (ا)

ـــہ) سوی بلندش که رسد تا بماه ؛ باز دهد آب بابر سیاه (اردو) بلند بقول آصفیہ فارسی اونچا۔

(۲) بلند۔ بروزن کمند۔ بقول برہان بمعنی چوب بالائین در خانه که آنرا بعربی اسکفّه گویند۔ صاحب سروری این را بضم با گوید (سوزنی ـــہ) از هیبت ار کند به در خارجی گذر ؛ بفتد بر آستان در خارجی بلند ؛ جہانگیری و رشیدی و جامع متّفق با برہان خان آرزو در سراج بذکر این گوید که در اصل مجاز خواهد بود مؤلف عرض کند که چوب بالائی در بلند می باشد از ینوجه بر سبیل مجاز آنرا بلند گفتند صراحت ماخذ بر معنی اوّل گذشت (اردو) چوکھٹ کی بالائی لکڑی۔ مؤنّث۔

(۳) بلند۔ بروزن کمند۔ بقول برہان بمعنی چار چوب و پیرامن در خانه و فرماید که بکسر اوّل نیز بہ همین معنی آمده۔ خان آرزو در سراج بذکر این معنی گوید که در ہندی چوکھٹہ خوانند و توسی (بلندین) بکسر اعراب نموده بمعنی پیرامن در خانه مؤلّف عرض کند که طرز بیان برہان ناخوش است (چوب بالای چار چوب در خانه) را بطرزی نوشته که مقصود از دست رفت و چار چوب بدست آمد۔ ہمان معنی دوم است که گذشت و این چیزی دیگر نیست محقّقین زبان دان با تعریف تسامح آمیز برہان اتّفاق ندارند۔ خان آرزو غور نکرد پس بدون سند استعمال این را تسلیم نه کنیم و اگر سند استعمال بدست آید توانیم قیاس کرد که از ینکه بلندی این بمقابله پہنائی زیاده می باشد۔ فارسیان بمجاز معنی اوّل این را هم بلند نام کرده باشند (اردو) چوکھٹ بقول آصفیہ ہندی۔ اسم مؤنّث۔ دروازہ کی چار لکڑیاں جن میں پٹ لگائے جاتے ہیں۔

(۴) بلند۔ بفتح با۔ بقول سروری بمعنی دراز۔ بہار گوید که گاهی بمه درازی ظرف سخت اطلاق کنند۔ چون عمامہ بلند و زلف بلند و طرّه بلند بمعنی دامن دراز که بپا رسد وغیره از ینجا معلوم می شود که بمعنی مطلق دراز است۔ خان آرزو در سراج گوید که بمعنی دراز هم مستعمل می شود چنانکه روزهای بلند و شب های بلند و دامن بلند (الخ) و هم او

ذکر ہمین معنی در چراغ ہدایت کردہ می فرماید کہ حق آنست کہ بمعنی مطلق دراز مستعمل چنانچہ روز ہا و شب ہای بلند و عمر بلند ہم مؤلّف عرض کند کہ نزاکت دو معنی را مخلوط می کنند و این معنی متعلّق است بہ درازی جسمانی مجاز معنی اوّل چنانکہ زلف بلند کہ مراد از زلف دراز است و دامن بلند ہم داخل ہمین معنی باشد بمعنی دامن دراز بمعنی درازی غیر فوق کہ وجودی داشتہ باشد و تخصیص تحت ہم درست نیست۔ خان آرزو غلط کرد کہ روز و شب ہای بلند را با دامن بلند برابر کرد و آن تعلّق دارد با معنی ششم کہ می آید بالجملہ اینہم مجاز معنی اوّل است و بس (صائب ے) شود مہر حلقۂ انگشتری پای نگارینش * نہ بندد بر کمر آن شوخ گر زلف بلندش را *

(اردو) دراز بقول آصفیہ۔ فارسی۔ لمبا۔ طویل۔

(۵) بلند۔ بقول بہار بالفتح و بالضّم بمعنی بزرگ و عظیم الشّان و گران نیز مجاز از آنچون حرف بلند و رای بلند مؤلّف عرض کند کہ مجاز معنی اوّل است و بلند در خیال کہ جسمی ندارد چون اقبال بلند کہ بلند بمعنی عالیشان باشد (صائب ے) برسہا بر دست خود داد است معمار ازل * تا باقبال بلند آن طاق ابرو بستہ است ۔

(اردو) بلند بمعنی برتر جس سے جسمانی اونچائی مراد نہیں ہے بلکہ برتری مراد ہے جیسے بلند طالع۔ بلند رتبہ۔

(۶) بلند بمعنی دراز و این درازی غیر جسمانی است چنانکہ عمر بلند و روزہای بلند و شب ہای بلند کہ طوالت زمانی دارد و این ہم مجاز معنی اوّل است (درویش والہ ہروی ے) یار ہم سرو قد و ہم بغل مطلوب است * روز ہم گاہ بلند است و گہی کوتاہ است (اردو) دراز۔ فارسی (صفت) وہ طوالت جو جسمانی نہو بلکہ زمانی ہو جیسے عمر دراز۔ شب دراز وغیرہ۔

(۷) بلند بمعنی بسیار و کثیر در گذشت خیال چنانکہ تغافل بلند و جذبۂ بلند و شعر در بلند و امثال آن (ملّا نسبتی تہانیسری ے) لی گوشۂ چشم و نی نگاہی * امروز تغافل بلند است * (سنجر کاشی ے) جذبۂ شوق

بلند است زیعقوب بہ پرس ﴿ کہ گماں داشت کہ در مصر زلیخائی ہست ﴿ (ولہ ے) زسنجر گر خطائی رفت بپذیر ﴿
غرور بندۂ قابل بلند است ﴿ (اردو) بہت بقول آصفیہ زیادہ۔ نہایت کثیر۔ فراواں۔ مبالغہ کے لئے۔
(۸) بلند بمعنی بسیار در کمیت چنانکہ دولت بلند قیمت بلند و امثال آن (امیر معزی ے) در خاندان ہیچکس
از خسرواں نبود ﴿ این دولت بلند کہ در خاندان تست ﴿ (کمال اسمٰعیل ے) با قیمت بلند تو این خاکدان
پست ﴿ چندیں شگفت نیست کہ چنداں پدید نیست ﴿ (اردو) گراں بقول آصفیہ بیش قیمت۔ انمول بیش بہا

بلند آشیاں | استعمال۔ بقول بہار مرادف بلند
اختر مؤلف عرض کند کہ بمعنی بلند مکان است
(اسم فاعل ترکیبی) کنایہ از بلند رتبہ حیف است کہ
سند استعمال پیش نکردہ ندارد کہ معاصرین عجم
بر زبان دارند (اردو) بلند مکان۔ بلند مرتبہ وہ
شخص جس کا درجہ بلند ہو۔ بلند آشیاں بھی کہہ سکتے ہیں

بلند آمدن | استعمال۔ صاحب آصفی ذکر کیا
کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ بمعنی
بلند شدن و پیدا و ظاہر شدن (سعدی ے) در
باغ سروی نیامد بلند ﴿ کہ باد اجل بیخش از بن نکند ﴿
(اردو) بلند ہونا۔ پیدا ہونا۔

(الف) **بلند آوازہ** | اصطلاح۔ بقول آصفیہ و
فرہنگ فرنگ کنایہ از شخص مشہور و شہرت دارندہ
اسم فاعل ترکیبی است و ....

(ب) **بلند آوازہ ساختن** | کسی را بہ رتبہ
بلند رسانیدن و شہرت دادنش (صائب ے)
بلند آوازہ سازد شہرہ عاشق عشق سرکش را ﴿
بصحرا آورد مشتے نمک پای آتش او وحشیں ......

(ج) **بلند آوازہ گردیدن** | لازم آں بمعنی
شہرت پذیر شدن و شہرت یافتن (ولہ ے) ز عشق
حسن صائب می شود مشہور در خوبی ﴿ گلستانی ز یک
بلبل بلند آوازہ می گردد ﴿ (اردو) (الف) شہرت
مشہور شخص۔ صاحب شہرت (ب) شہرت دینا۔ مشہور کرنا۔
(ج) شہرت پانا۔ مشہور ہونا۔

بلند اختر اصطلاح۔ بہار بر معروف قانع دانیں را مرادف (بلند آشیان) گوید **مؤلّف** عرض کند کہ بمعنی بلند طالع باشد و بلند آشیاں بمعنی بلند مکاں و بلند مرتبہ کہ بجایش گذشت وجا دارد کہ بلند اختر را ہم بمجاز بلند مکاں گوئیم کہ بلند مکانی نتیجۂ بلند طالعی است (صائب ؎) ز تاثیر دل بیدار چشم تر شود بینا ✤ کہ ماہ از نور خورشید بلند اختر شود پیدا (استاد فرخی ؎) بجملہ گفتند ای شہریار روز افزوں ✤ خدایگان بلند اختر و بلند مکاں ✤ (اردو) بلند اختر۔ بلند طالع ایسا شخص کو کہہ سکتے ہیں جو خوش تقدیر ہو۔ اور ذی رتبہ

بلند ارکاں اصطلاح۔ بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ کنایہ از عمارتی کہ بر ستون ہای بلند بنا نمایند **مؤلّف** عرض کند کہ اسم فاعل ترکیبی است بمعنی عمارت بلند کہ حاصل بلند ارکانی است سند استعمال پیش نشد عجبی ندارد کہ معاصرین عجم بر زبان دارند (اردو) بلند عمارت (مؤنث)

بلند استادن آستان مصدر اصطلاحی۔ بہار ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلّف** عرض کند کہ روبرو بودنش مثل فلک۔ و اظہر من الشمس بودنش (صائب ؎) تلاش بیہدہ می کند سر خورشید بدست است بلند آستان خانۂ دوست ✤ (اردو) مثل آسمان کے سامنے ہونا۔ اظہر من الشمس ہونا۔

بلند استادن از آستان مصدر اصطلاحی۔ صاحب انند ذکر این بحوالۂ بہار کردہ ہمان شعر صائب را بسند پیش می کند کہ بر (بلند استادن آستان) مذکور شد **مؤلّف** عرض کند کہ تسامح محقق بنگلوری است کہ کلمہ آز را ناحق درین مصدر داخل کرد و بر معنی شعر و الفاظش غور نکرد (اردو) دیکھو بلند استادن آستان۔

بلند افتادن (مصدر اصطلاحی) تعریف این بر بلند او فتادن می آید (اردو) دیکھو بلند او فتادن

بلند افتادن رتبہ مصدر اصطلاحی۔ بقول بحر و بہار و انند بزرگ واقع شدن مرتبہ (صائب

رتبۂ افکار ما صائب بلند افتادہ است ٭ کی رسد ہر کوتہ اندیشی بفکر دور ما ٭ **مؤلف** عرض کند کہ موافق قیاس است (اردو) رتبہ بلند واقع ہونا۔

بلند افتادن سد مصدر اصطلاحی۔ بلندی گرفتن و بلند واقع شدن سد باشد (ظہوری ؂) ظہوری سدِّ در دم خوش بلند افتاد کار من ٭ گذشت از نالہ جز فریاد و افغانم نمی سازد ٭ (اردو) دیوار بلند واقع ہونا۔

بلند افتادن سودا مصدر اصطلاحی بقول صاحب آصفی و بحر و بہار بزرگ واقع شدن سودا (کلیم ہمدانی ؂) اگر سودا بلند افتد ازیں بہتر چہ می باشد ٭ کلیم از بہر خود در فکرہای سر بالا کن ٭ **مؤلف** عرض کند کہ بدست آمدن قیمت خوشی در سودا و کامیاب شدن سودا باشد (اردو) مال بہتر اور گراں قیمت سے فروخت ہونا۔ معاملت میں کامیابی ہونا۔

بلند افسر اصطلاح۔ بقول بہار و انند معروف **مؤلف** عرض کند کہ اسم فاعل ترکیبی است بمعنی کسی کہ تاج بلند بر سر دارد (امیر خسرو ؂) میوۂ دلہای بلند افسراں ٭ شاخ بشاخش نسب سروان ٭ (اردو) وہ شخص جس کے سر پر تاج بلند ہو۔

بلند افغان اصطلاح۔ پرندہ کہ نغمۂ او بلند و خوش باشد۔ اسم فاعل ترکیبی یعنی نغمہ بلند و خوش دارندہ (ظہوری ؂) پایۂ شمشاد از گل پست تر ٭ بلبل از قمری بلند افغان تر است ٭ (اردو) بلند نغمہ۔ خوش نغمہ۔ کہہ سکتے ہیں یعنی وہ پرند جس کا نغمہ بلند اور خوش ہو۔

بلند اقبال استعمال۔ بقول بہار معروف **مؤلف** عرض کند کہ اسم فاعل ترکیبی است بمعنی اقبال بلند و طالع بلند دارندہ یعنی خوش طالع (صائب ؂) تا مرا عشق بلند اقبال در زنجیر داشت ٭ پیچ و تاب من شکوہ جوہر شمشیر داشت ٭ (اردو) بلند طالع۔ بلند اقبال وہ شخص جس کی قسمت بلند ہو یعنی خوش قسمت۔ خوش طالع۔

بلند اقتدار اصطلاح۔ بقول آنند بحوالۂ فرہنگ فرنگ عظیم القدر و بلند مرتبہ مؤلف عرض کند کہ اسم فاعل ترکیبی است بمعنی بسیار با اقتدار و با اختیار و عظیم القدر و بمعنی بلند رتبہ و مرتبہ بلند صاحب آنند در تعریف این اصطلاح از نزاکت کار نگرفت (اردو) بلند اقتدار اس شخص کو کہہ سکتے ہیں جس کے اختیارات بلند اور زیادہ ہوں۔

بلند انداختن مصدر اصطلاحی۔ خان آرزو در چراغ ہدایت گوید کہ بمعنی ستودن و تعریف بسیار کردن و از آں بر دارش بہار ہم زبانش (مخمسین ایرانی) ۔ ہیچگہ در عشق کوتاہی نہ کردم از وفا ۔ ہر کہ پرسید از صد جاناں بلند انداختم ۔ صاحب بحر باتفاقش گوید کہ مبالغہ کردن در ستایش مؤلف عرض کند کہ موافق قیاس و کنایہ ایست لطیف (اردو) بہت تعریف کرنا۔

(الف) **بلند افتادن** مصادر اصطلاحی

(ب) **بلند افتادن پایہ** صاحب آصفی ذکر الف کردہ از معنی ساکت و سندش متعلق بہ (ب) (ملا صالح) ۔ پایۂ علم چو بلند اوفتاد ۔ ہر چہ خرابم نہ پسند اوفتاد ۔ مؤلف عرض کند کہ افتادن و مزید علیہ آں اوفتادن بمعنی واقع شدن گذشت و مجرد بلند (اوفتادن) بمعنی بلند واقع شدن از ہمین مصدر عام است و مصدر خاص (ب) بمعنی بلند واقع شدن پایہ و مرتبہ باشد (اردو) (الف) بلند واقع ہونا (ب) پایہ بلند واقع ہونا۔ مرتبہ بلند واقع ہونا۔

بلند بازو اصطلاح۔ بقول بہار و آنند کشر نقل نگار معروف۔ مؤلف عرض کند کہ اسم فاعل ترکیبی است یعنی بازوی بلند دارندہ و کنایہ از زور آور (صائب) ۔ فشردہ پنجۂ عقل بلند بازو را ۔ کسی بتاک زبردست بمعنی آید ۔ (اردو) زور آور۔ زور دار۔ قوی شخص۔

بلند بالا اصطلاح۔ بقول بہار و آنند کشر نقل نگار۔ معروف مؤلف عرض کند کہ معنی لفظی این قد بلند دارندہ۔ اسم فاعل ترکیبی و کنایہ از

(سعدی ؎) بروز واقعہ تابوت من ز سرو کنید ✣

کہ میروم بداغ بلند بالائی ✣ (اردو) معشوق کو

بلند بالا کہہ سکتے ہیں۔ مذکر۔

بلند بخت | اصطلاح۔ بقول بہار و انند نقل نگار

معروف مؤلف عرض کند کہ اسم فاعل ترکیبی است

بمعنی بخت بلند دارندہ و خوش طالع (میر معزی ؎)

شاہ بلند بخت ملک سنجر آنکہ او ✣ از بخت ہرچہ یافت

ملک شاہ وار یافت ✣ (صائب ؎) بلند بخت نہالی

کہ از خجالت او ✣ الف کشد بزمین سرو جویبار

ابنیست ✣ (اردو) بلند طالع۔ اس شخص کو کہہ سکتے

ہیں جو خوش قسمت ہو۔

بلند برآوردن کمند | مصدر اصطلاحی۔

انداختن کمند بر بلندی۔ صاحب آصفی ذکر (بلند

برآوردن) کردہ از معنی ساکت و ما این مصدر

عام را فی پسندیم و سندش بکار مصدر خاص

می خورد (قاسمی گونابادی ؎) برارم کمند

سیاست بلند ✣ سرش ز آرم خم کمند ✣ (اردو)

بلندی پر کمند پھینکنا۔

بلند برکشیدن | مصدر اصطلاحی۔ صاحب

آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض

کند کہ بمعنی بلند کردن است (ابو المعانی اصفہانی

؎) زبانہ خصم ترا برکشد بلند بدانکہ ✣ چو بہر

ز تیغش خرد زیر شو و سکین ✣ (اردو) بلندی پر

اٹھانا۔ بلند کرنا۔

بلند بودن | استعمال۔ صاحب آصفی ذکر

این کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ بمعنی

حقیقی خود است یعنی بودن برفعت و بلندی (فغانی

شیرازی ؎) قدت بلند بپاید کہ بہر نخل جنس نیست ✣

آن گل کز و نسیم وفا می توان شنید ✣ (اردو)

بلند ہونا۔

بلند بودن بوی | مصدر اصطلاحی بقول

بہار بمعنی برخاستن بوی مؤلف عرض کند کہ

قوت بیان ندارد و بوی در محاورہ بمعنی خیزد بلکہ

بلند و منتشر می شود (شیخ العارفین ؎) نبود بہرہ

حزیں چشم امیدم ۛ بوی خوش یار از در و دیوار بلند است ۛ مخفی مبادکہ آنانکہ استن یاہستن را بمصدر بودن متعلق می کنند از قواعد زبان خبر ندارند آں را از یں ہیچ تعلق نیست و (بلندی بوی) در سند بالا انتشار بو باشد نہ خاستنش (اردو) بو پھیلنا۔

بلند بیناں اصطلاح۔ بقول ملحقات برہان و مؤیّد و ہفت و بحر کنایہ از صاحبان کشف و اولیاء اللہ مؤلّف عرض کند کہ اسم فاعل ترکیبی است بمعنی لفظی ایں اہل بصیرت و دور بیناں کنایہ از اولیاء اللہ و صاحبان کشف حیف است کہ سند استعمال پیش نشد (اردو) صاحبان کشف و کرامات۔ اولیاء اللہ۔

بلند پایہ اصطلاح۔ بقول بہار معروف مؤلّف عرض کند کہ اسم فاعل ترکیبی است بمعنی پایۂ رفیع دارندہ و عالی مرتبت (کمال اسمٰعیل ۓ) بلند پایہ بزرگی کہ دست بخشش تو ۛ ز ساحت دل ما برکشید ہیچ نیاز ۛ (اردو) بلند مرتبت۔ بلند رتبہ۔ کہہ سکتے ہیں اس شخص کو جس کا رتبہ بلند ہو قاعدۂ فارسی سے اسم فاعل ترکیبی)

(الف) **بلند پرواز** اصطلاح۔ (الف) بقول بحر خودستا و (ب) بقول خان آرزو

(ب) **بلند پروازی**

(در چراغ ہدایت) (۱) خودستائی و اظہار تجمّل (سلیم ۓ) فریب حسن ہستی را مخور کہ خوبی او ۛ بہ بال زلف نماید بلند پروازی ۛ صاحب بحر و بہار و انند ہمزبانش مؤلّف عرض کند کہ مراد از لاف و گزاف باشد و در لاف و گزاف و اظہار تجمّل فرق نازک است فتامّل و (۲) بمعنی بلند فکری ہم چنانکہ سنجر کاشی گفتہ (ۓ) من کجا و بلند پروازی ۛ سدرہ بلبل آشیاں باشد ۛ (اردو) (الف) وہ شخص جو لاف مارے لاف زن۔ شیخی باز (ب) (۱) لاف۔ بقول آصفیہ مؤنّث ڈینگ۔ شیخی۔ بڑائی۔ تعلّی۔ دون۔ لنترانی (آتش ۓ) وہ وہاں ہوں نہ نکلا حرف غرور ۛ وہ زباں ہوں نہ جس سے لاف ہوا ۛ (۲) بلند فکری۔ بلندی فکر۔ فکر کی بلندی۔ مؤنّث۔

بلند پروازی کردن مصدر اصطلاحی بقول ملحقات

برہان وبحر (۱) میل بطرف عظمت ورفعت نمودن مؤلف
عرض کند کہ (۲) لاف زدن وہر دو معنی مصدری از
ہر دو معنی (ب) متعلقۂ اصطلاح گذشتہ پیدا می شود۔
نمی دانیم کہ صاحبان تحقیق معنی دوم را چرا ترک کردند
(اردو) (۱) بلند خیالی کرنا (۲) بلند پروازی کرنا۔ لاف مارنا

بلند پروازی می کنند | مقولہ صاحبان خزینۃ الامثال
وامثال فارسی ذکر این کردہ از معنی ومحل استعمال ساکت
مؤلف عرض می کند کہ این مقولہ صیغۂ واحد غائب
حال است از مصدر (بلند پروازی کردن) کہ بہر دو
معنیش گذشت فارسیان چون کسی را بینند کہ تعلّی می کند
این مقولہ را گویند مقصود آن باشد کہ بمبالغہ کار می گیرد
(اردو) خوب بلند پروازی کر رہے ہو۔ یہ دکن میں
بطور کہاوت اس شخص کے حق میں کہتے ہیں جب اپنی
تعریف میں مبالغہ سے کام لے۔ نیز کہتے ہیں کیوں لمبی
شیخی بگھارتے ہو۔ کیوں ڈینگ مارتے ہو۔ کیوں
دون کی ہانکتے ہو۔ آخر الذکر تینوں جملے محاورۂ
اردو کے مطابق ہیں۔

(الف) **بلند پری** | اصطلاح و مصدر اصطلاحی
(ب) **بلند پریدن** | صاحب مؤید نسبت الف
بحوالہ قنیہ گوید کہ تفاخر کردن وبزرگی نمودن و
ادّعای مہتری بر سبیل مبالغت کردن و فرماید کہ
این معنی مصدری است واگر یا برای خطاب باشد
بمعنی بلند پرتی۔ صاحبان انند وہفت نقلش فرا گذاشتہ
اند۔ صاحب آصفی ذکر (ب) کردہ ہمان سند سنجر
کاشی پیش می کند کہ بر (بلند پروازی) گذشت
مؤلف عرض کند کہ بیچارہ آصفی نمیداند کہ بلند
پروازی از مصدر بلند پریدن مشتق نیست وحاصل
بالمصدر بلند پروازی کردن است وشک نیست
کہ (بلند پریدن) مصدر مرکب است موافق قیاس
وحاصل بالمصدرش (الف) باشد و (ب) مرادف
بلند پروازی کردن است۔ ولیکن فارسیان استعمال
این بسیار کم کنند (اردو) (الف) دیکھو بلند پروازی
(ب) دیکھو بلند پروازی کردن۔

بلند تلاش | اصطلاح۔ بقول بہار معروف۔

مؤلف عرض کند کہ باین بیان مجہول ذکر این بہ ترک تفوّق نداشت - اسم فاعل ترکیبی است کنا از کسی کہ تلاش طبیعت او بلند و بلند فکر است اگرچہ سند استعمال پیش نکرد ولیکن عیبی نیست معاصرین عجم بر زبان دارند (اردو) بلند فکر اس شاعر کو کہتے ہیں جو مضامین عالی فکر کرے -

بلند جاہ | اصطلاح - بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بمعنی بلند مرتبہ مؤلف عرض کند کہ شک نیست کہ این معنی موافق قیاس است ولیکن فارسیان بر زبان نمی آرند و بلند مرتبہ و بلند رتبہ می گویند اسم فاعل ترکیبی است (اردو) بلند مرتبہ - عالی جاہ وہ شخص جس کا رتبہ بلند اور مرتبہ عالی ہو - لقبا فارسی اسم فاعل ترکیبی -

بلنج | صاحب شمس گوید کہ بفتحتین لغت فارسی است بمعنی فربہ و کوتہ مؤلف عرض کند کہ ہمہ محققین فارسی زبان ازین لغت ساکت و معاصرین عجم بہ زبان ندارند بہ تحقیق ما لغت عرب است - کذا فی المحیط (اردو) فربہ اور کوتاہ یعنی وہ شخص جو فربہ ہو اور کوتاہ قد -

بلند حوصلہ | اصطلاح - بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بمعنی بلند ہمّت مؤلف عرض کند کہ معاصرین عجم بر زبان دارند - اسم فاعل ترکیبی است بمعنی حوصلہ بلند دارندہ (اردو) بلند حوصلہ بقول آصفیہ عالی ہمّت - دل چلا - بہادر - جری (دیکھو بالا ہمّت)

بلند خواستن | مصدر اصطلاحی - صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ بمعنی سعی بلندی کردن (حشمتی یا نفقی ے)

بلند آن سر کہ او خواہد بلندش * نژند آن دل کہ او خواہد نژندش *

(اردو) بلندی کی کوشش کرنا - بلندی چاہنا -

بلند داشتن چیزی | استعمال - صاحب آصفی ذکر (بلند داشتن) کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ از سند او این مصدر را یافتہ ایم کہ بہ مقام بلند بودن باشد (نظام استرآبادی ے) در ین مقام پست و بلند

چرخ مریخ * کز آفتاب زحل جا بلند تر دارد * (اردو)
بلند مقام ہونا۔

بلند دیدن | استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این
کرده از معنی ساکت مؤلف عرض کند که بیچاره
اصطلاح (بلند و پست دیده) را پیدا کرده خواست
که با مصدری متعلّق کند و (بلند دیدن) را قائم کرد
وبذیل آں (بلند و پست دیده) را که بجایش می آید۔
دریںجا ہمیں قدر کافی است که بلند دیدن بمعنی دوربینی
و دوربین شدن است و بس (اردو) دوربین ہونا
دوربینی کرنا۔

(الف) **بلندر** | بقول ناصری بحوالۂ فرہنگ فرنگان
(ب) **بلندرین** | (الف) بالضم مخفّف بلند تر و (ب)
مخفّف بلند ترین مؤلف عرض کند که اگرچه دیگر
محققین فارسی زبان ذکر این نکرده اند ولیکن خلاف
قیاس نیست از زبان معاصرین عجم ہم شنیده ایم
(اردو) (الف) بہت بلند (ب) بہت زیاده بلند۔

(الف) **بلند ساختن** | مصدر اصطلاحی۔ صاحب آصفی
ذکر این کرده از معنی ساکت مؤلف عرض کند که
بمعنی بلند کردن است و او سند پیش کرده پیش صد....

(ب) **بلند ساختن کمان** | بمعنی قوت بخشیدن
آنرا پیداست (سلیم طہرانی ۔) سلیم پرحذر از
تیر فتنه باش که بازه * بلند ساخت زمانه کمان شیطان
را * (اردو) (الف) بلند کرنا (ب) قوت بخشنا۔ طاقتور کرنا

بلند ستادن | مصدر اصطلاحی۔ صاحب آصفی
ذکر این کرده سندی که از کلام صائب پیش کرده
ہمان است که بر (بلند استادن آستان) گذشت
و بخیال ما مجرد بلند استادن بمعنی بلند واقع شدن
است تسامح اوست که این را بلند مصدر
خاص مصدر عام قرار داده (اردو) بلند واقع
ہونا دیکھو (بلند استادن آستان)۔

بلند و پست | اصطلاح۔ بقول صاحب
مؤید بحوالۂ قنیه و بقول ہفت (۱) ای آسمان و زمین
(۲) غنی و فقیر مؤلف عرض کند که دیگر کسی از
محققین فارسی زبان ذکر این نکرده حق آنست

که فارسیان خالق بالا و پست و خداوند بالا و پست
حق تعالی شانه را گویند و شک نیست که از بالا
بلند آسمان را مراد است و از پست زمین مقصود
باشد بمعنی دوم از نظر ما نگذشت و کلمهٔ است
میان بلند و پست بنتیجهٔ بی غوری مؤلف مؤید
قائل - از برای معنی دوم مشتاق سندی باشیم
(اردو) (۱) آسمان اور زمین (۲) غنی اور فقیر
(آسمان مذکر - زمین مؤنث) -

بلند شدن روز | اصطلاح - بقول انندرا
بلند شدن سخن | شدن روز و شب و جز آن
بلند شدن شب | مؤلف عرض کند که لغت
بلند شدن گلبانگ | هر یکی ازین چهار کردن بی محل است
که در ملحقات (بلند شدن) هر یک مصدر اصطلاحی
مذکور و تخصیص نیست که این هر چهار ماضی مطلق
هر چهار مصدر است که می‌آید که غوری صاحب
انندراست که ذکر این بطور اسم جامد کرد (اردو)
دیکھو بلند شدن روز و سخن و شب و گلبانگ -

بلند شدن | استعمال - صاحب آصفی ذکر این
کرده از معنی ساکت و سندی که آورده متعلق به (بلند
شدن کوکب) که بجایش می‌آید مؤلف عرض کند
که این معنی حقیقی است برای چیزی و کسی بمعنی (۱)
بلندی پذیرفتن و بر جای بلند رفتن و مجازاً بمعنی
(۲) برخاستن هم (ظهوری ملہ) برون نیامده از حضیض
پستی طبع * اگر باوج روی در نشوی بلند آسمان (اردو)
(۱) بلند ہونا - بلند جگہ پر چڑھنا (۲) کھڑا ہونا - برخاستن کا ترجمہ

بلند شدن آتش | استعمال - بهار گوید که مرتفع
شدن آتش است مؤلف عرض کند که استعمالی
است موافق قیاس - مرادف (آتش بلند گردیدن
و گشتن) که در مد ده گذشت (اردو) دیکھو آتش
بلند گشتن -

بلند شدن آه | استعمال - بهار گوید که مرتفع شدن
آه و صاحب انند نقل نگارش مؤلف عرض کند که
برآمدن آه است و بس که چون آه می‌برآید آواز نیز
بلندی می‌شود - سند استعمال پیش نشده علیحده ندارد و معاصرین

عجم بہ زبان دارند (اردو) آہ نکلنا (امیر)۔

بلند شدن اقبال مصدر اصطلاحی۔ بلندی طالع و بخت است کنایہ از خوش بختی (شفیع اثر ؎) چون دولت زمانہ محال است بے زوال ٭ گیرم چو آفتاب شد اقبال من بلند ٭ (اردو) قسمت چمکنا۔ بقول آصفیہ نصیبا جاگنا۔ تقدیر کا یاور ہونا۔ طالع کا عروج ہونا۔ (امانت ؎) اس رشک قمر نے نہ دکھایا رخ روشن ٭ اے چرخ امانت کی نہ قسمت کبھی چمکی ٭

بلند شدن بوی مصدر اصطلاحی۔ بقول بہار برخاستن بوی۔ مؤلّف عرض کند کہ بوی در محاورۂ فارسی بمعنی خیزد بلکہ بلند و پیدا و منتشر می شود (صائب ؎) ز دل نگشت مرا دود سینہ تاب بلند ٭ نشد ز سوختگی بوی این کباب بلند ٭ (اردو) بو پھوٹنا۔ بقول آصفیہ بو پھیلنا۔

بلند شدن بہا مصدر اصطلاحی۔ بقول بہار گران شدن نرخ۔ مؤلّف عرض کند کہ موافق قیاس و کنایہ ایست لطیف (میرزا رضی دانش ؎) دامن دریا بکف مگذار تا گوہر شوی ٭ قطرہ را از گوہر ذاتی بہا گردد بلند ٭ مخفی مبادا کہ این سند (بلند گردیدن بہا) است۔ محقق نام آور خیال موضوع ندارد و عیبی ندارد کہ معاصرین عجم بر زبان دارند (اردو) قیمت بڑھنا۔

بلند شدن تیغ (مصدر اصطلاحی) بقول بہار بمعنی مرتفع شدن و بکمال رسیدن آن۔ مؤلّف عرض کند کہ موافق قیاس است و چون سامان کشت و خون می شود تیغ بلند می شود و این علامت جنگ است (میرزا معز فطرت ؎) ما سپر داریم ہر جا بشود تیغ بلند ٭ محشر زخم شہیدان سینۂ افگار ماست ٭ (اردو) تلوار بلند ہونا یعنی کشت و خون کا سامان ہونا۔

بلند شدن جوش مصدر اصطلاحی۔ بقول بہار بکمال رسیدن جوش۔ مؤلّف عرض کند کہ موافق قیاس است (صائب ؎) خشت خم خواہد شکستن شیشۂ افلاک را ٭ گر باین دستور گردد جوش این صہبا بلند ٭ مخفی مبادا کہ سند بالا برای (بلند گردیدن جوش) است کہ می آید۔ محقق نامدار خیال موضوع خود نداشت (اردو) جوش بڑھنا۔ جوش زیادہ ہونا۔

بلند شدن چاشنی مصدر اصطلاحی۔ بقول بہار و چراغ و انند مؤلف عرض کند کہ زیادہ شدن ذوق مراد است (صائب ؎) از آفتاب چاشنی صبح شد بلند ٭ عمر دوبارہ یافت ز راہ گداز قند ٭ (اردو) ذوق تیز ہونا۔ ذوق زیادہ ہونا۔

بلند شدن حرف مصدر اصطلاحی۔ برآمدن از زبان و شہرت گرفتن سخن (صائب ؎) در دہان سخن را ز دست چون منصور ٭ کہ چون بلند شود حرف دار می گردد ٭ (اردو) حرف زبان سے نکلنا۔ صدا بلند ہونا۔ بات مشہور ہونا۔

بلند شدن دست مصدر اصطلاحی۔ بقول بہار مرتفع شدن آن مؤلف عرض کند کہ این بمعنی حقیقی است و کنایہ باشد از ارادہ چیزی معاشرین بجز زبان دارد چنانکہ بلند شدن دست بارادہ حملہ و قتل یا بلند شدن دست بسبیل ناز و ادا یا بلند شدن دست برای سلام یا جواب سلام یا بلند شدن دست برای دعا یا عطا و امثال آن (اردو) ہاتھ اٹھنا۔ ہاتھ بلند ہونا۔ مارنے یا قتل کرنے یا بسبیل ناز و ادا یا تعظیم و سلام یا دعا یا عطا کے واسطے ہاتھ اونچا ہونا صاحب آصفیہ نے اس کا ذکر کیا ہے (سالک ؎) ہاتھ کیا چرخ ستمگار پہ اٹھے میرا ٭ ضعف سے دست دعا بھی ہے اٹھنا مشکل ٭ (رنگین ؎) اس ادا پر ہی لاشیں گرنے لگیں ٭ دم گیا ہاتھ اوپر کے قاتل کا ٭ (ظفر ؎) گئے ہم سامنے سو بار پر صاحب سلامت کو ٭ محفل میں کبھی اس رونق محفل کا ہاتھ اٹھا ٭ (ذوق ؎) [illegible] اُس کو دعا دستور ہے اسکا ٭ آدمی منعم کا ہاتھ اٹھا اور منعم سائل کا ہاتھ اٹھا ٭۔

بلند شدن دود استعمال۔ بقول بہار مرتفع شدن آن مؤلف عرض کند کہ بلندی پذیرفتن و سر بسوی آسمان کشیدنش کہ بمحل آنست و مراد از بر آمدن دود کہ بلندی لازمۂ آن (میرزا بیدل ؎) دود یاس از خانۂ خورشید خواہد شد بلند ٭ یا رب آن آئینہ رو را محرم جوہر مکن ٭ (اردو) دھواں اٹھنا۔ بقول آصفیہ دھواں دود (دود از آتش بر خاستن) کا ترجمہ دھواں نکلنا

وصول صعود کرنا (دھواں بلند ہونا بھی کہہ سکتے ہیں)۔

بلند شدن روز | مصدر اصطلاحی ۔ بقول بہار دراز شدن روز از قبیل بلند شدن شب کہ می آید مؤلف عرض کند کہ لفظ بلند بمعنی دراز بجایش گزشت موافق قیاس است ۔ معاصرین عجم بر زبان دارند (اردو) دن بڑا ہونا جیسا کہ موسم خاص میں ہوتا ہے۔

بلند شدن سخن | مصدر اصطلاحی ۔ بقول بہار دراز شدن سخن (خواجہ شیراز ؎) طوبی ز قامت تو نیارد کہ دم زند ٭ زین قصہ بگذرم کہ سخن می شود بلند ٭ مؤلف عرض کند کہ ہمین است تطویل کلام موافق قیاس کہ لفظ بلند بمعنی دراز بجایش گزشت (صائب ؎) اگر چنین سخن ما بلند خواہد شد ٭ زبان جرأت منصور بند خواہد شد ٭ (اردو) بات بڑھنا بقول آصفیہ طول کلام ہونا۔

بلند شدن سیاہی چشم از سپیدی | استعمال ۔ بقول صاحب اکسیر اعظم مرضی را گویند کہ در عربی نتوء القرنیہ نام دارد و فرماید کہ سببش در آمدن خلط ریحی است در زیر طبقہ یا ورمی کہ حادث می گردد و دران علاج اوّل تنقیہ مسہل بلغم و حب ایارج نمایند و بعدہ رفادہ خرقۂ کتان بآب عنب الثعلب و گلاب تر کردہ بر چشم نہادہ بر بندند (الخ) مؤلف عرض کند کہ اسم مرکب است بمعنی حقیقی (اردو) نتوء القرنیہ ایک مرض کا عربی نام ہے جس کے عارض ہونے سے آنکھ کی سیاہی سپیدی سے بلند ہو جاتی ہے ۔ مذکر۔

بلند شدن شب | مصدر اصطلاحی بقول بہار دراز شدن شب باشد (صائب ؎) کوتہ شود ز خود ز تماشہ مرا سواد بلند ٭ روزہا کوتاہ گردد چون شود شبہا بلند ٭ مؤلف عرض کند کہ لفظ بلند بمعنی دراز بجایش گزشت موافق قیاس است (اردو) رات دراز ہونا ۔ رات لانبی ہونا ۔ شب دراز ہونا ۔ دکن میں رات بڑی ہونا بھی کہتے ہیں۔

بلند شدن غبار | مصدر اصطلاحی ۔ بقول بہار و ولی بمعنی مرتفع شدنش (صائب ؎) خواہد شدن بلند چنین گر غبار خط ٭ آخر میان ما و تو دیواری کشد ٭ مؤلف عرض کند کہ معاصرین عجم ایں را [illegible]

ازرسیدن لشکر می گیرند کہ چوں لشکر سواراں قریب آید
از دور غبار بلندی نشان می دہد (اردو) (۱) غبار
اٹھنا۔ بقول آصفیہ زمین سے گرد کا بلند ہونا۔ آندھی
اٹھنا۔ بگولہ کا بلند ہونا۔ بخارات غلیظہ کا صعود کرنا
(۲) لشکر آنا۔

بلند شدن فتنہ مصدر اصطلاحی۔ بقول بہار
برپا شدن ہنگامہ (میرزا رضی دانش ع) فتنۂ از
بزم میخواراں نشد امشب بلند * سرگذشت کاکلی را در میاں
می افگنم * مؤلف عرض کند کہ موافق قیاس است
(اردو) فتنہ اٹھنا۔ بقول آصفیہ۔ قیامت برپا ہونا۔
فساد کھڑا ہونا۔ ہنگامہ برپا ہونا (نصیر ع) غیر سے
عطر بند مجموعۂ خوبی تلا * دیکھ وہ بات نکر جس سے کہ فتنے اٹھیں

بلند شدن کوکبہ استعمال۔ بلندی اقبال است
و مرادف بلند شدن اقبال یعنی بلند شدن طالع و
اختر کہ علامت خوش اقبالی است (فغانی شیرازی)
ع) تا تم نشست و کوکبہ سرور شد بلند * صد نیزہ از
ہلال مانو شد بلند (اردو) دیکھو بلند شدن اقبال

بلند شدن گرد مصدر اصطلاحی۔ بقول انند رفع
شدن آں۔ سندی پیش نکرد علیمی ندارد کہ معاصرین
عجم برزبان دارند مرادف بلند شدن غبار است بہر دو
معنیش (اردو) دیکھو (بلند شدن غبار)۔

بلند شدن گلبانگ مصدر اصطلاحی۔ بقول
بہار دراز شدن (صائب ع) عندلیباں از خجالت
سر بزیر پا کشند * ہر کجا صائب شود گلبانگ کلکم بلند *
مؤلف عرض کند کہ گلبانگ آوازے را گویند کہ شاطراں
و معرکہ گیراں بلند کنند و آواز بانگ بلبل ہم (کذا فی اللغات)
و بمعنی غیر مطلق آواز ہم آمدہ۔ پس معنی بیان کردۂ بہار
خوب نیست ایں بمعنی بلند شدن بانگ بلبل یا شاطراں
معرکہ گیراں یا مطلق بلند شدن آواز باشد نہ مجرد دراز
شدن کہ محقق بانام و نشاں نوشت (اردو) گلبانگ
بلند ہونا۔ شطرنج میں جیتنے والے کی صدا بلند ہونا۔ یا فاتحوں کے
نعرے بلند ہونا۔ آواز بلند ہونا۔

بلند شدن گوشۂ ابرو مصدر اصطلاحی۔
بہار گوید کہ در مقام بیدماغی استعمال کنند (صائب ع)

کدام گوشۂ ابرو بلند شد یارب ۰ کہ ہیچو قبلہ نما قبلہ گاہ می
لرزد + مؤلف عرض کند کہ محقق با نام و نشان در عالم
بیدماغی ارشاد کردہ است و این مصدر اصطلاحی کنایہ
باشد از اشارۂ ابرو وصد. ور حکم کہ دائما در اشارہ وایما گوشۂ
ابرو بلندی شود دیگر ہیچ (اردو) ابرو کا اشارہ ہونا حکم نہ

بلند شدن موج | استعمال. بقول بہار مرتفع شدن
بکمال رسیدنش (میرزا بیدل ؎) موج بابک شکن از
خاک نگردید بلند ۰ بحر عجز ہیم کہ در آبلہ طوفان کردیم + موج
عرض کند کہ ضرورت (بکمال رسیدن) ندارد. بمعنی حقیقی
است و بس مخفی مبادکہ بالا متعلق بہ (بلند گردیدن
موج) است محقق سہل انگار از موضوع خود خبر ندارد و
وہرچہ بقلمش می آید می نگارد. معاصرین عجم برزبان دارند
(اردو) موج بلند ہونا۔

بلند شدن ناف | مصدر اصطلاحی. بقول
اکسیر اعظم مرضی است کہ آنرا در عربی نتوی سُرّہ نامند
و آن گاہی بسبیل فتق صفاق درجای ناف خروج
ثرب یا رودہ افتد و گاہی بسبیل استسقا از اجتماع رطوبت
در ناف بود چنانچہ در استسقای زقی و یا از نفخ ریح
اندران موضع چنانچہ در استسقای طبلی و گاہی بسبب
انفتاح و انشقاق ورید یا شریان و سیلان خون و
اجتماع آن زیر جلد محاذی ناف بود چنانچہ در ورم
انورسما و گاہی بسبب ورم صلب و گاہی از روئیدن
گوشت زائد تحت جلد پس آنچہ از فتق باشد بعلاج
فتق ثربی و معائی کہ مذکور شد علاج کنند و آنچہ
از رطوبت یا ریح باشد علاج فتق مائی و ریحی نمایند
و ایضاً گورمائی (الخ) (اردو) ناف ٹلنا. ناف جا…
ناف ڈگنا دیکھو (افتادن ناف)۔

بلند شدن نام کسی | مصدر اصطلاحی. نام آور
شدن و شہرۂ آفاق شدنش (صائب ؎) از بلند…
می شود نام سخن سنجان بلند ۰ صاحب آوازہ می گردد
سخن در کوہسار + (انوری ؎) شد بیرون کہ از بہا
تو جاہ من اندر روزگار ۰ شد بلند از نام تو نام سخن
اندر شاعری + (اردو) نام آور ہونا، مشہور ہونا۔

بلند شدن نشہ | مصدر اصطلاحی. بقول

(۱۶۵۳)

بہار بمعنی مرتفع شدن وبکمال رسیدن آن **مؤلف**
عرض کند کہ زیادہ شدن و روبترقی آوردن نشہ باشد
(میرزا بیدل ؎) آخر ز گریہ نشۂ شوقم بلند شد ، اشک
آنقدر چکید کہ جام شراب داد + (اردو) نشہ چڑھنا
بقول آصفیہ مست وبیہوش ہونا متوالا ہونا نشہ آنا
(ناسخ ؎) چڑھتے ہی لب میگوں کے جو لپٹا تجھ سے +
رکھیو معذور مجھے نشہ چڑھا بوسے کا +

بلند شدن نفس مصدر اصطلاحی ۔ بقول بہار
بمعنی دراز شدن آن (درویش والہ ہروی ؎)
خصم از بلند شد نفس ناصواب او + بی گفتگو خموشی
باشد جواب او + **مؤلف** عرض کند کہ دراز شدن
زبان و واقع شدن گفتگو بآواز بلند باشد ۔ بہار
تعریف خوشی نکرد (اردو) زبان دراز ہونا ۔ آواز
بلند سے گفتگو واقع ہونا یعنے چیخ چیخ کر ۔

بلند شنیدن مصدر اصطلاحی ۔ بقول بہار
بمعنی کم شنیدن فرماید کہ این ظاہراً ترجمہ بند پست
مؤلف عرض کند کہ چنان باشد بل محاورہ عجم
است و موافق قیاس (میر خسرو ؎) وربفغان برکشم
آوا بلند + گوش فلک نشنود الا بلند + صاحب بحر
گوید کہ کر شدن است (اردو) اونچا سننا ۔ بقول آصفیہ
کم سننا ۔ بہرا ہونا (معروف ؎) شب اوس کوچے
میں یہ باعث تھا اپنے پکڑے جانے کا + کہ ہم سنتے تھے
اونچا اور وہاں تھا پاسباں گونگا +

بلند صفیر اصطلاح ۔ بقول بہار معروف **مؤلف**
عرض کند کہ اسم فاعل ترکیبی است (۱) بمعنی بلند آواز
سند استعمال پیش نہ شد عجبی ندارد کہ معاصرین عجم بزبان
دارند و (۲) قلب اضافت صفیر بلند ہم (اردو)
(۱) بلند آواز کہنے والا (۲) آواز بلند ۔ مؤنث ۔

بلند قامت استعمال ۔ (۱) بمعنی کسی کہ قامت او
بلند و بالا اسم فاعل ترکیبی است و (۲) قلب اضافت
قامت بلند ۔ بہار ذکر این کردہ بمعروف قانع سبحان اللہ
چہ خوش وضع تحقیقی است (ظہوری ؎) دستہا
بر سر عشق بلند قامتی + فرش رہش نگر کہ نم فرق ہم
سای را + (اردو) (۱) بلند قامت اس شخص کو کہہ سکتے

ہیں جس کا قد بلند ہو (۲) اونچا قد۔ قامت بلند۔ مذکر۔

بلند قد استعمال۔ بقول انند بمعنی دراز قد۔ سند استعمال پیش نکرد عیبی ندارد کہ معاصرین عجم ہمزبان دارند۔ مرادف بلند قامت است (اردو) دیکھو بلند قامت۔

بلند قدر استعمال (۱) اسم فاعل ترکیبی است یعنے کسی کہ مرتبۂ او بلند است و (۲) قدر بلند کہ قلب اضافت باشد۔ (ظہوری ؎) از مہر شاہ گشتہ ظہوری بلند قدر ✣ در خوابگہ بندۂ درگاہ گشتہ است (اردو) (۱) بلند قدر اس شخص کو کہہ سکتے ہیں جس کا مرتبہ بلند ہو۔ (۲) قدر بلند۔ وہ مرتبہ جو بلند ہو۔ مؤنث۔

بلند کام استعمال۔ بقول شمس معروف و بمعنی بلند۔ مؤلف عرض کند کہ ید العجب چہ خوش تحقیق است (۱) اسم فاعل ترکیبی است بمعنی کسی کہ مقصد بلند دارد و (۲) قلب اضافت کام بلند (اردو) (۱) بلند کام ایسا شخص کو کہہ سکتے ہیں جس کا مقصد بلند ہے اور (۲) مقصد بلند۔ ایسا مقصد جو عالی ہو۔ کام بلند۔ مذکر۔

بلند کردن پایہ مصدر اصطلاحی۔ کنایہ باشد از افزودن مرتبت (وحشی یافقی ؎) خیز و بناز جلوہ دہ قامت دلنواز را ✣ چوں قد خود بلند کن پایۂ قدر ناز را ✣ (اردو) مرتبہ بڑھانا۔ قدر بڑھانا۔ بلند کرنا۔

بلند کردن پنجہ مصدر اصطلاحی۔ بہار بذکر این از معنی ساکت۔ مؤلف عرض کند کہ بلند کردن پنجہ کسی (کسی را غالب کردن است بر کسی چنانکہ (پنجۂ قاتل بر کسی بلند کردن) (میرزا بیدل ؎) عاجزی ہا کرد و برما پنجۂ قاتل بلند ✣ می شود دست کرم با تا کہ سائل بلند ✣ (اردو) کسی کو کسی پر غالب کرنا۔

بلند کردن چیزی و کسی استعمال۔ مترقیع کردن آں استعمال این بترکیب اضافی در استعمال می آید و این عام است و بترکیب اضافی خصوصیتی دارد اگر اضافت این سوی کسی کنند کنایہ باشد از مرتبت افزودن و نواختن آنرا (اردو) بلند کرنا۔ کسی چیز کو یا کسی کا مرتبہ بڑھانا۔

بلند کردن صدا مصدر اصطلاحی۔ مصطلح و شور کردن (ظہوری ؎) بدال کوئی پناہم [illegible]

کوب ظہوری ؂ صدا بلند کنم چرخ را ببام برایم ؂
(اردو) آواز بلند کرنا۔ بقول امیر چلّا کے بولنا۔
صدا بلند کرنا بھی کہہ سکتے ہیں۔ شور و غل کرنا۔

بلند کردن طرف ابرو مصدر اصطلاحی۔
بہار ذکر این کردہ از معنے ساکت و زلّہ بردارش آصفی
گوید کہ درمقام نسبید ما غی استعمال کنند مؤلف
عرض کند کہ بیچارہ آصفی نظر بر (بلند شدن گوشہ
ابرو) کہ گذشت این معنی را از ٹیک چند بہار آموخت
و خیال نکرد کہ موصوف بصفتے پیشو کہ ذکرش ہم نیز نموده
کردہ ایم و ای بریں تحقیق۔ حق آنست کہ بلند کردن
طرف ابرو (۱) اشارۂ ابرو کردن برای کاری و
حکمی بسبیل ایما و (۲) حرکتی است کہ عوض مرحبا برای
وارد بطریق ایما کنند (طالب آملی ؎) مریض عشق
چو آید اجل بیالینش ؂ کند بلند بہ تعظیم طرف ابرو کو
(اردو) (۱) ابرو سے اشارہ کرنا۔ حکم دینا (۲) کسی
آنے والے کو بطریق ایما اشارے سے مرحبا کہنا۔

بلند کردہ استعمال۔ بقول بہار و بحر و انند کنایہ
از نواختہ و دست گرفتہ مؤلف عرض کند کہ از مصدر
بلند کردن ماضی مطلق بزیادت ہای مختفی در آخرش کہ
افادۂ معنی مفعولی ہم کند (امیر معزی ؎) گردون بلند کردۂ
اورا نگر د پست ؂ دولت عزیز کردۂ اورا نکرد خوار ؂
(اردو) بلند کیا ہوا۔ سرفراز کیا ہوا۔ نوازا ہوا۔

بلند کوکب اصطلاح۔ بقول انند بحوالۂ فرہنگ
فرنگ را بمعنی بلند اختر۔ صاحب اقبال مؤلف
عرض کند کہ اسم فاعل ترکیبی است و (۲) قلب اضافت
ہم یعنی کوکب بلند (اردو) (۱) بلند اقبال۔ بقاعدۂ
فارسی وہ شخص جس کا اقبال اور طالع بلند ہو (۲) کوکب
بلند یعنی بلند ستارہ۔ مذکر۔

بلند گرای استعمال۔ بقول برہان بکسر کاف فارسی
کنایہ از کسی کہ میل عظمت و بزرگی کند۔ صاحبان ہفت و جہانگیری
و انند و رشیدی و مؤید ہم ذکر این کردہ اند مؤلف
عرض کند کہ گرائیدن بمعنی قصد و میل کردن می آید و
گرای امر حاضرش و این اسم فاعل ترکیبی است و بلند گرای
دریں جا بمعنی بلندی مستعمل (اردو) بلندی کا ارادہ کرنے والا

بلندی کی جانب میل کرنے والا یعنے جس کی توجّہ بلندی کی جانب ہو۔

بلند گردیدن استعمال۔ مرادف بلند شدن کہ بجایش گذشت واضافت ایں بسوی چیزہا می شود کہ در ملحقات می آید وایں مصدریست عام کہ بعد اضافت تخصیصے پیدا می کند باچیزے (اردو) بلند ہونا۔ دیکھو بلند شدن۔

بلند گردیدن بہا مصدر اصطلاحی۔ مرادف بلند شدن بہا ست کہ بجایش گذشت وسند ایں ہم ہمدرانجا مذکور۔ صاحب آصفی ذکر ایں کردہ از معنے ساکت (اردو) دیکھو بلند شدن بہا۔

بلند گردیدن جوش مصدر اصطلاحی۔ مرادف (بلند شدن جوش) کہ گذشت وسند اینہم ہمدرانجا مذکور (اردو) دیکھو (بلند شدن جوش)

بلند گردیدن سخن مصدر اصطلاحی۔ صاحب آصفی ذکر ایں کردہ از معنے ساکت مؤلف عرض کند کہ (۱) مرادف بلند شدن سخن است کہ گذشت و (۲) عزّت یافتن سخن وعلوی مرتبہ سخن (صائب ؎) سخن بلند چو گردد بوحی مقرون است ٭ اتا قہ سر مصحف کلام موزون است ٭ (اردو) (۱) دیکھو بلند شدن سخن (۲) بات کا مرتبہ بڑھنا۔ معتبر سمجھی جانا۔

بلند گردیدن گفتار مصدر اصطلاحی مرادف بلند گردیدن سخن است کہ گذشت (صائب ؎) قامت اوست سر خط صائب ٭ چوں نگردد بلند گفتارش ٭ (اردو) دیکھو بلند گردیدن سخن۔

بلند گردیدن موج استعمال۔ مرادف بلند شدن موج کہ گذشت۔ حقیقت ایں ہمدرانجا مذکور وسند ایں ہم ہمانجا (اردو) دیکھو بلند شدن موج۔

بلند گردیدن نخل استعمال۔ سرکشیدن نخل است وبلند شدنش بمعنی حقیقی (صائب ؎) گر و بقدر ریشہ دواندن بلند نخل ٭ در فکر زینہار نیفتا د پای خویش ٭ (اردو) درخت بلند ہونا۔

(الف) بلند گشتن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر ایں کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ بمعنی حقیقی بلند شدن وبلند گردیدن است واز

سند عہدی خراسانی کہ پیش کردہ است........

(ب) **بلند گشتن آب** | پیدا است بمعنی حقیقتش (ص) تاں لطافت گردن نگر کہ آبحیات ٭ بلند گشتہ ز فوّارہ گریبانش (اردو) الف بلند ہونا (ب) پانی کا بلند ہونا۔ اُمڈنا۔ جیسے فوّارہ اُڑنا۔

بلند محل | اصطلاح۔ بقول بہار معروف **مؤلّف** عرض کند کہ (۱) قلب اضافت محلّ بلند است کہ خانہ بلند و رفیع مراد باشد و (۲) کنایہ از کسی کہ محلّ او بلند باشد یعنی بلند رتبہ (کمال اسمٰعیل ص) زہی زخدمت تو آسمان بلند محل ٭ زہی زسایۂ تو آفتاب روی شناس ٭ (اردو) (۱) محل بلند عالیشان محل مذکر (۲) وہ شخص جو بلند مرتبہ ہو۔

(الف) **بلند مرتبہ** | استعمال۔ بقول بہار معروف **مؤلّف** عرض کند کہ (۱) مرتبۂ بلند۔ قلب اضافت است و (۲) کسی کہ مرتبۂ او بلند است اسم فاعل ترکیبی سندی کہ پیش کردہ است ازاں مصدر........

(ب) **بلند مرتبہ گردیدن** | پیدا است (مولانا ہلالی ص) بہرکوش ہلالی کہ عاقبت چو ہلال ٭ بلند مرتبہ گردی فلک مقام شوی (اردو) (الف) (۱) مرتبہ عالی مرتبۂ بلند (۲) وہ شخص جو بلند مرتبہ ہو (ب) بلند مرتبہ ہونا۔ مرتبۂ بلند کو پہنچنا۔

بلند مکان | استعمال۔ بہار ذکر ایں کردہ از معنی ساکت **مؤلّف** عرض کند کہ مرادف بلند محلّ است و دو ہم سندیش سند ایں بر بلند اختر گذشت (اردو) دیکھو بلند محلّ

(الف) **بلند نام** | استعمال۔ بہار ذکر ایں کردہ بر معروف قانع **مؤلّف** عرض کند کہ (۱) قلب اضافت بمعنی نام بلند و (۲) اسم فاعل ترکیبی یعنے کسی کہ نام بلند دارد و صاحب شہرہ و نامور است (صائب ص) بلند نام بلاف و گزاف نتواں شد ٭ ببال کرکس نتواں بچرخ کرد صعود ٭ مخفی مبادکہ ازیں سند........

(ب) **بلند نام شدن** | پیدا است بمعنی نامور و شہرۂ آفاق شدن (اردو) الف (۱) نام بلند۔ وہ نام جو بلند اور مشہور ہو مذکر (۲) وہ شخص جو شہرۂ آفاق اور نامور ہو (ب) شہرۂ آفاق اور نامور ہونا۔

بلند نظر اصطلاح۔ بقول برہان (۱) کنایہ از عالی ہمت
صاحبان بحر و مؤید و جامع و سراج ذکر این کردہ اند و
صاحب جہانگیری ہم در ملحقات آوردہ و بہار بہ معروف
قانع۔ چنانکہ اکثر عادت اوست (صائب) بران بلند
نظران فہ ہمت است حلال ٭ کہ ننگ دارو ازین تحفہای
عار آمیز ٭ مؤلف عرض کند کہ (۲) بمعنی حقیقیش
یعنی نظر بلند قلب اضافت و (۳) اسم فاعل ترکیبی یعنی
کسی کہ نظر او دوربین است (اردو) (۱) عالی ہمت
(۲) نگاہ بلند جو دور تک پہنچے مؤنث (۳) وہ شخص جو
دوربین ہے یعنے تیز نظری کی وجہ سے دور تک مشاہدہ
کرسکتا ہے۔

بلند نگاہ اصطلاح۔ بقول بہار معروف مؤلف
عرض کند کہ مرادف بلند نظر بہر سہ معانیش (فقرہ ظفرا)
دیدہ بلند نگاہ قابل دیدن الخ (اردو) دیکھو بلند
نظر کے تینوں معنے۔

بلند نوا اصطلاح۔ بہار بہ معروف قانع مؤلف
عرض کند کہ بمعنی بلند آہنگ و بلند صدا است یعنی
(۱) کسی کہ آہنگ و صدای او بلند است اسم فاعل
ترکیبی و (۲) نوای بلند و آواز بلند و آہنگ بلند
(قلب اضافت) (اردو) وہ شخص جس کی آواز
بلند ہو (۲) آواز بلند۔ مؤنث یعنی جو آواز دور تک
پہنچے اور دور سے سنائی دے۔

بلند و پست اصطلاح۔ بقول ملحقات برہان
(۱) کنایہ از آسمان و زمین و (۲) مالدار و گدا صاحب جامع
ہم ذکر این کردہ و صاحب مؤید این را (بلند است و
پست) نوشتہ چنانکہ بجایش گذشت و ما ہم در انجا
بحث این کردہ ایم۔ موافق قیاس است (اردو)
(۱) آسمان مذکر و زمین مؤنث (آسمان و زمین) (۲)
مالدار اور فقیر

بلند و پست دیدہ اصطلاح۔ بقول بہار کنایہ
از مردم نیک و بد دیدہ و تجربہ کار و جہان دیدہ
و آنند رہ دانش۔ خان آرزو در سراج گوید کہ یعنی گرم
و سرد جہان دیدہ مؤلف عرض کند کہ تشبیہ ضرور
جہان دیدہ ... جہاں دیدہ تجربہ کار (اردو)

تجربہ کار شخص جو نشیب و فراز جہاں سے واقف ہو۔
(الف) **بلند ہمت** اصطلاح۔ بہار ذکر ایں از
معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ (۱) اسم فاعل
ترکیبی است بمعنی کسی کہ ہمت بلند دارد (یعنی عالی ہمت
در سخاوت و شجاعت و (۲) قلب اضافت ہمت بلند
(انوری ۱) بلند ہمت صدری کہ طبع و دستش را +
قضا پیام دہ است و قدر پیامبر است + و از ہمین ست....
(ب) **بلند ہمتی** بزیادت یای مصدری بمعنی عالی
ہمتی در سخاوت و شجاعت (ظہوری ۵) بلند ہمتی
خواہیش منعم دارد + یکی ستادہ مگر در رہ آسمان دارم +
(اردو) (الف) (۱) وہ شخص جسکی ہمت بلند ہو اور
سخی اور شجیع ہو (۲) ہمت بلند۔ ہمت عالی۔ مؤنث
(ب) بلند ہمتی۔ عالی ہمتی۔ سخاوت شجاعت۔ مؤنث
صاحب آصفیہ نے (بلند حوصلہ) پہ فرمایا ہے۔ عالی
ہمت۔ دل چلا۔ جری۔ بہادر۔ فراخ حوصلہ فراخ دل سخی
بلندی بقول ضمیمۂ برہان (۱) نقیض پستی (۲)
کنایہ از بزرگی ہم۔ بہار گوید کہ (۳) درازی و فرماید کہ
بالفظ دادن و یافتن مستعمل۔ صاحب انند نقل نگارش
صاحب ہفت بر بزرگی قانع صاحب فدائی کہ از علمای
معاصرین عجم بودی فرماید کہ بتازی ترجمۂ ایں علو
رفعت و ارتفاع است مؤلف عرض کند کہ بلند
بجایش گذشت جز ایں نیست کہ یای مصدری در آخرش
زیادہ کردہ اند شامل است برہمہ معانی مصدریش
و استعمال ایں در ملحقات می آید (انوری ۱) ای
دراں پایہ کز بلندی ہمت + از ورای ولایت گفتار +
(اردو) بلندی بقول آصفیہ (۱) اونچائی۔ اونچان۔
ارتفاع رفعت (۲) برتری (مؤلف عرض کرتا ہے
کہ بزرگی کے معنوں میں بھی اسکا استعمال ہو سکتا ہے)
(۳) درازی۔ لمبائی۔

بلندی بخشیدن مصدر اصطلاحی۔ صاحب
آصفی ذکر ایں کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض
کند کہ مرتبہ بلند کردن است (ملا جامی ۵) برہمہ
در شعر بلندیم بخش + مرتبہ شعر پسندیم بخش + (اردو)
مرتبہ بلند کرنا۔ مرتبہ بڑھانا۔ رتبہ عالی عطا کرنا۔

بلندی جستن مصدر اصطلاحی۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنے ساکت مؤلّف عرض کند کہ خواہش بلندی و عروج است (سعدی ؒ) بقدر ہنر جستہ باید محل * بلندی و نحسی مجو چوں زحل * (اردو) بلندی چاہنا۔ بلندی کی خواہش کرنا۔

(الف) **بلندی دادن** مصدر اصطلاحی۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنے ساکت مؤلّف عرض کند کہ مرادف (بلندی بخشیدن) است (علی خراسانی ؒ) گر نیاید آں کمان ابروی من مانند تیر * صد بلندی میدہم ہر نالہ آہستہ را * مخفی مباد کہ از سندش ....

(ب) **بلندی دادن نالہ را** پیداست کہ بمعنی بلند کردن نالہ باشد و این مصدر مرکّب خاص بالتعمیم (الف) تعلّق دارد (اردو) (الف) دیکھو بلندی بخشیدن (ب) نالہ بلند کرنا۔

بلندی داشتن مصدر اصطلاحی۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنے ساکت مؤلّف عرض کند کہ رتبہ عالی داشتن و رفعت حاصل کردن و بلند مرتبہ و رفیع بودن است (کاتبی نیشاپوری ؒ) نہ تنہا گردنش شد سرفراز از تن * سرش دارد بلندی ہم ز گردن * (اردو) بلند مرتبہ ہونا۔ بلند ہونا۔ بلندی حاصل کرنا۔

بلندیدن بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بمعنی بلند شدن و بلند کردن مؤلّف عرض کند کہ اگرچہ محقّقین فارسی زبان ذکر این نکردہ اند و لیکن موافق قیاس است تعمیم خیال فارسیان مقتضی آنست کہ از ہر اسم جامد مصدری قائم کنند چنانکہ (ابلکیدن) گذشت و برای این قسم مصادر غیر متعارفہ طالب سند استعمال می باشیم اگر محقق صاحب زبانی مثل سروری و ناصری و جامع ذکر این می کرد ضرورت سند نبودی و اگر سند استعمال بدست آید توانیم عرض کرد کہ فارسیان از اسم جامد بلند بزیادت تحتانی معروف و علامت مصدر (دن) بقاعدۂ زبان خود مصدری وضع کردند کہ اصلی است و ف اصلی و جعلی باصول مابر (اسم مصدر) گذشت (اردو) بلند ہونا۔ بلند کرنا۔

بلندی کردن پنجہ | مصدر اصطلاحی۔ صاحب اننداسجو الہ بہار ذکر ایں کردہ از معنے ساکت وبہار ہم ازیں مصدر اصطلاحی ساکت مؤلف عرض کند کہ سندش از مرزا بیدل ہمان است کہ بر (بلند کردن پنجہ) گذشت محقق ہند نژاد بر تطابق سند ہم غور نمی کند د تعریف لغت ہم نمی فرماید۔ بازچہ می کند۔ حاطب اللیلی کار محققین نیست۔ در فارسی زبان معنی حقیقی ایں مصدر فوق حاصل کردن و غالب آمدن پنجہ باشد وبس (اردو) پنجہ کا غالب آنا۔

(الف) **بلندی گرای** | استعمال۔ بہار ذکر
(ب) **بلندی گرائیدن** | الف کردہ گو ید کہ آنکہ گرایش ومیلان او بہ بلندی و رفعت باشد۔ زلّہ بردارش آصفی نقل نگارش و (ب) را قائم کردہ بسندش الف را نقل می کند مؤلف عرض می کند کہ الف اسم فاعل ترکیبی است از مشتقات (ب) و (ب) بمعنی بلندی خواستن کہ (گرائیدن) بمعنی میل و قصد کردن می آید (اردو) (الف) بلندی چاہنے والا یعنی رتبہ بلند کی خواہش کرنے والا (ب) بلندی چاہنا رتبہ بلند کی خواہش کرنا۔

بلندی گرفتن | مصدر اصطلاحی۔ صاحب آصفی ذکر ایں کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ بلندی وعروج حاصل کردن و بلند شدن (نظامی ے) دولت ترکاں کہ بلندی گرفت ٭ مملکت از داد پسندی گرفت ٭ (صائب ے) پایۂ عزت بلندی گیرد از افتادگی ٭ از قلم چوں حرفی افتد درکنارش جا دہند ٭ (اردو) بلند ہونا۔ بلندی حاصل کرنا۔ ترقی ہونا۔

(الف) **بلندی گزیدن** | مصدر اصطلاحی صاحب آصفی ذکر ایں کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ قبول کردن بلندی و رفعت اختیار کردن و بلند شدن است (فردوسی ے) بدو گفت دادم من ایں کام تو ٭ بلندی گزیند مگر نام تو ٭ مخفی مباد کہ از سندش مصدر خاص ....

(ب) **بلندی گزیدن نام** | بمعنی بلند شدن

نام پیدا است کہ متعلق است با تعمیم الف (اردو) (الف) بلند ہونا۔ بلندی قبول کرنا (ب) نام بلند ہونا نام آور ہونا۔

بلندین بقول برہان بفتح اوّل بر وزن نمدزین (۱) چوب بالائین در خانہ باشد و فرماید کہ بعضے (۲) چہار چوب در خانہ را ہم گفتہ اند و بایں معنی بکسر اوّل و بای فارسی ہم آمدہ۔ صاحب جہانگیری ایں را مرادف بلند گوید کہ گذشت (استاد ے) درو افراشتہ درہای سیمیں * جواہر برنشاندہ بر بلندہا * صاحبان رشیدی و جامع و سروری ہم ذکر ایں کردہ اند و سند ہمہ محققین ہمین یک شعر استاد است **مؤلف** عرض کند کہ آنچہ بہ بای فارسی می آید مبدّل ایں باشد چنانکہ اسب و اسپ و نا واون نسبت در آخر ایں بمعنی منسوب بہ بلند و معنی اوّل درست است کہ چوب بالائی را بلندین گفتن موافق قیاس است و معنی دوم را خلاف قیاس دانیم کہ ہر چہار چوب۔ بلندین نباشد۔ البتہ دو چوب بازو و یک چوب بالائی را توانیم گفت حق ہم انست کہ محققین بالا بر معنی شعر غور نکردہ اند۔ و بخیال ما مخصوص است برای معنی اوّل کہ در محلات شاہی جواہر بر آنہا نصب می باشد (اردو) (۱) چوکھٹ کے اوپر کی لکڑی۔ مؤنث (۲) چوکھٹ۔ مؤنث۔ (دیکھو بلند کے تیسرے معنے)۔

بلندی یافتن مصدر اصطلاحی۔ صاحب آصفی ذکر ایں کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ رتبہ عالی و رفعت یافتن و بلندی حاصل کردن است (صائب ے) ستارہ کہ درین خاکدان بلندی یافت * کہ چون شرر زجہان با اضطرار رفت * (اردو) بلند رتبہ پانا۔ بلندی اور رفعت حاصل کرنا۔

(الف) **بلنگ مشک** اصطلاح۔ الف بقول
(ب) **بلنگ مشت** ہفت بمعنی بلنگ مشت است و آں افرنجمشک باشد کہ بالنگوی خورد ہم گویند کہ در کنارہای آب روان بسیار می روید

ذکر (ب) ہم کردہ صاحبان جامع و انند ہم ذکر (ب) کردہ اند مؤلف عرض کند کہ (الف) مخفف (ب) شد و (ب) مبدل (پلنگ مشک) کہ اصل است بجایش می آید و حقیقتش بذیل (افرنجمشک) بیان کردہ ایم بای فارسی بدل شد بہ موحدہ چنانکہ اسپ اسب و کاف آخر بدل شد بہ فوقانی چنانکہ چاشتک چاشت دیگر ہیچ (اردو) دیکھو افرنجمشک۔

بلنگ مشک اصطلاح۔ بقول مؤید و نسخہ قلمی۔ افرنجمشک و در نسخہ مطبوعہ (بلنگ مشک) بحذف نون کہ گذشت مؤلف عرض کند کہ ہمان (بلنگ مشت) کہ مبدل (پلنگ مشک) است بپای فارسی و آن اصل است و این مبدلش چنانکہ اسپ و اسب و صراحت ماخذ این بر (افرنجمشک) مذکور۔ (اردو) دیکھو افرنجمشک۔

بلو بقول مؤید مطبوعہ مطبع نولکشور بذیل لغات فرس و بالفتح و بالکسر بمعنی آزمودن صاحب شمس ہم ذکر این بہ ہمین معنی کردہ گوید کہ لغت فارسی زبان است مؤلف عرض کند کہ تسامح ہر دو محققین لغت عرب را کہ بقول منتخب بمعنی آزمودن است فارسی قرار دادہ اند از بیجاست کہ ہمہ محققین فارسی زبان این را نوشتہ اند و در دیگر نسخ قلمی مؤید ہم بذیل لغات فارسی ذکر این نیست (اردو) آزمانا (غیر مستعمل)

بلوان بقول شمس بحوالہ تنجری بضم با و فتح لام لغت فارسی است بمعنی سنگے معروف کہ اورا بلور گویند مؤلف عرض کند کہ دیگری از محققین لغات فارسی زبان ذکر این نکرد و تا آنکہ سند استعمال پیش نشود۔ اسم جامد فارسی زبان نگوئیم از ینکہ محقق بی تحقیق پایہ اعتبار ندارد و معاصرین عجم ہم ساکت (اردو) دیکھو بلور۔ مذکر۔

بلوانہ بقول برہان باواو بر وزن ہمسایہ پرستوک را گویند کہ بعربی خطاف نام دارد صاحب انند (دیدہ و شنیدہ) و ناصری و جامع و ہفت ہم ذکر این کردہ اند خان آرزو در سراج گوید کہ مخفف

بالوایہ کہ بہ ہمیں معنی گذشت **مؤلف** عرض کند کہ درست می فرماید وما ہم در انجا اشارۂ اصل ایں کردہ ایم کہ بالوانہ

بوزن است ومبدّل ایں پالوایہ بہ بای فارسی ہم می آید (اردو) دیکھو بالوایہ و بالوانہ ۔

بلوتک | بقول برہان بضمّ اوّل وفتح تای قرشت بر وزن خروسک ظرفیکہ بداں شراب خورند صاحب جہانگیری

ایں را مرادف بلوک گوید کہ بہ ہمیں معنی می آید ۔ صاحبان رشیدی وجامع ہمزبانش **مؤلف** عرض کند کہ در

ترکی زبان بقول کنز بلوت ابر سفید وپوزبند دہاں شتر را نام است و بولوت بقول لغات ترکی بمعنی مطلق

ابر فارسیاں لغت اوّل را بزیادت کاف تصغیر مفرس کردند وبرای جام شراب نام نہادند کہ آب دارد وابر

کوچکی گفتندش کہ آب می دہد مانند ابر دیگر ہیچ معاصرین عجم بر زبان ندارند و فارسی قدیم می خوانند (اردو)

ظرف شراب یعنی وہ ظرف جس سے شراب پیتے ہیں ۔ ساغر ۔ جام ۔ مذکر ۔

(الف) **بلوج** | صاحب ناصری نسبت (الف) گوید کہ (۱) طائفہ در میان کرمان وسیستان وولایت ۔ ایشاں را

(ب) **بلوچ** | بلوچستان نام است در ملک کچ ومکران ومکس وقلات وباہیور وکنار بحر سند سکونت دارند

وقطاع الطریق اند صاحب جامع بر قوم صحرائی وکم عقل وشجاع قانع ودر مؤید مطبوعہ ایں معنی یافتہ

می شود ولیکن در نسخ قلمی یافتہ نمی شود صاحب برہان نسبت (ب) می فرماید کہ بضمّ اوّل وثانی وسکون ثالث

وجیم فارسی قومی کہ صحرائی است وصاحب سروری ہمزبانش وفرماید کہ ایشاں را (کوچ بلوج) ہم نام است

(مجد ہمگر ؎) بابرگ وچار پای چنیں ہر کہ بیندم ؂ گوید وزیر نیست لگور است یا بلوچ + **مؤلف**

عرض کند کہ معاصرین عجم قول سروری را درست دانند کہ بلوچستان ہم ببای فارسی معروف است و

آنچہ ببای عربی گفتہ اند مبدّل آنست بمحاورۂ مقامی ہمچوں کاچ وکاج (اردو) بلوچ فارسی میں

بلوچستان کے جنگلی قوم کا نام ہے جو کم عقل مگر شجیع ہے جو چوری میں ممتاز ہے ۔ مؤنث ۔

(٢) بلوج - بقول جامع بروزن خروج علامتی که بر طاق نصب کنند - صاحب مؤیّد ذکر این کرده صاحب برهان ذکر (ب) به همین معنی فرموده صاحب سروری بحواله نسخهٔ میرزا همزبان برهان مؤلّف عرض کند که این مجاز معنی پنجم است که نقش بیرون برآمده از دیوار سر طاقچه همچون تاج خروس می باشد نظر به شباهتش این را بدین اسم موسوم کردند و انچه به جیم فارسی است اصل است و مبدّل آن بلب و لهجه مقامی به جیم عربی چنانکه کاچ و کاج - معاصرین عجم تصدیق این نمی کنند (اردو) وہ بلند گلکاری کا نشان جو طاقچوں پر چونے اور گچ سے بنایا جاتا ہے (ذکر) دکن کے معمار اسکو کلگی کہتے ہیں جو کلغی سے بگڑا ہوا لفظ ہے (مؤنث) -

(٣) بلوج - بقول جامع بروزن خروج نام ولایتی از ایران صاحب مؤیّد ذکر این کرده - صاحب برهان ذکر (ب) به همین معنی فرموده - صاحب سروری بحواله مؤیّد الفضلا همزبان برهان مؤلّف عرض کند که اجمال بیان محققین بالا از تعریف مزید باز داشت - اصل جیم فارسی است چنانکه قول معاصرین عجم است و مبدلش به جیم عربی چنانکه کاچ و کاج و این تبدیل چیزی نیست جز آنکه لب و لهجه مقامی است (اردو) ایران کی ایک ولایت کا نام بلوج یا بلوچ ہے جسکی تعریف مزید افسوس ہے کہ معلوم نہ ہو سکی معاصرین عجم یا کسی اور تاریخ سے اسکا پتا نہیں چلتا - غالباً بلوچستان سے مراد ہوگی -

(٤) بلوج - بقول جامع بروزن خروج گوشتی شبیه بتاج خروس در بیان قرنج دنان که بهمان نام سفته است - در نسخهٔ مطبوعه مؤیّد یافته می شود و در دیگر نسخ قلمی ندارد - صاحب برهان ذکر (ب) ذکر این کرده و صاحب سروری بحواله نسخهٔ میرزا همزبان برهان مؤلّف عرض کند که مجاز معنی پنجم یعنی تاج خروس است که تاریان نظر بمشابهت این با آن - این را بدین اسم موسوم کردند که بالای جبال واقعی است

و عربان ختان زنان عرب در عالم شباب برہمیں مقام می کنند و قول شان است کہ ایں عمل دافع بعض امراض اناث است چنانکہ ختان مردان ہم - گویند کہ ازیں عمل ختان شہوت مردان ترقی پذیرد و برعکس آں زنان را کم می شود مگر قوت حس ہم دو بیفزاید کہ متعلق بہ ذوق است مشوق اطبای حال انگلیسی منافع طبی ایں را تسلیم کنند و بعض از رجال نصرانیاں ختان را عمل می آرند (اردو) فرج کے بیرونی حصہ پیشاب گاہ کے اوپر جو گوشت بلند ہوتا ہے جس میں عرب لوگ ختنہ کی عادت رکھتی ہے اسکو فارسیہ میں بلوج کہا ہے - صاحب آصفیہ نے اسکو ٹھٹا (مذکر) عربی میں بظر اور ترکی میں تیلاق کہتے ہیں -

(نفا) بلورج - بروزن فروج بقول جامع و مؤید تاج خروس را گویند صاحب برہان ذکر ب) بہمیں معنی فرمودہ صاحب سروری بحوالہ ادات الفضلا ہمزبان برہان مؤلف عرض کند کہ اسم جامد فارسی زبان است یکی از علمای معاصرین عجم گوید کہ فارسیاں از لغت بلوج عربی بمعنی درخشیدن است ایں را مفرس کردہ بہمیں معنی استعمال کردند کہ تاج خروس ہم درآفتاب درخشندگی دارد و گوید کہ ایں اصل است و آنچہ بہ جیم فارسی آمدہ مبدل ایں چنانکہ چہ و چہ و ایں بمنزل لب زبانی مقامی است دیگر ہیچ (اردو) تاج خروس - بقول آصفیہ (مذکر) مرغ کے سر کی کلغی - وہ سرخ گوشت کا ٹکڑا جو مرغ کے سر پر ہوتا ہے -

بلور | بقول بہار بروزن سمور و تنور مشہور نام سنگی سفید براق معروف و فارسیان بتخفیف استعمال نمایند و تمام و تاب از صفات اوست صاحب بہارہ عجمی فرماید کہ آں سنگی است معدنی کہ در ہندوستان بسیار یافتہ شود سفید شفاف و آنچہ در ہندوستان بسیار در شعل میشود بیشتر آں را گذارند و گویند کہ آبی است کہ سال ہا می شود منجمد گردد و نرم تر از نرم و سخت تر از فولاد و سختی بہ بہار ... است ... سخت تر دانش آں است کہ بسیار سفید صاف جرم باشد و بہترین اقسام ایں سنگ ... قند کہنہ و چوں آنرا

مقابل آفتاب کنند و در قرب آن از جانب دیگر پنبۂ ندف زده نهند شعاع در پنبه نفوذ کند و آن را بسوزد و اکتحال باریک سوده آن برای رفع بیاض چشم و سبل و جرب عین نافع و از خواص آنست کہ تعلیق آن بجهت دهشۂ اطفال و منع فزع در خواب کند و درد دندان را نافع مؤلف عرض کند کہ لغت عربیست بہ تشدید فارسیان کہ بتخفیف استعمالش کرده اند مفرس باشد این را بزادی ہم خوانند کہ بجایش گذشت (اردو) بلور۔ دیکھو بزادی کے دوسرے معنے۔ اور اسی کو اردو میں آتشی آئینہ بھی کہتے ہیں۔ مذکر۔

بلوری جیوه اصطلاح۔ بقول رہنما بحوالۂ سفرنامۂ ناصر الدین شاہ قاجار آبگینۂ قلعی را نامند صاحب بول چال ہم ذکر این کرده و معاصرین عجم ہم بر زبان دارند مؤلف گوید کہ مرکب توصیفی است و جیوه بقول غیاث بمعنی سیماب (اردو) بے قلعی آئینہ وہ آئینہ جس کی پشت پر پارہ نہ چڑھایا گیا ہو (مذکر)۔

بلور ساخته اصطلاح۔ صاحب رہنما بحوالۂ سفرنامۂ ناصر الدین شاہ قاجار گوید کہ بلور مصنوعی را نامند کہ صاف کرده شده باشد۔ صاحب بول چال بجنسه قانع مؤلف عرض کند کہ مرکب توصیفی است خلاف بلور اصلی یعنی آئینہ را کہ جلا داده صاف کرده باشند۔ معاصرین عجم آنرا بفک اضافت بلور ساخته گویند (اردو) مصنوعی بلور۔ صاف کیا ہوا آئینہ۔ مذکر۔

بلور معدنی استعمال۔ بقول رہنما بحوالۂ سفرنامۂ ناصر الدین شاہ قاجار بلوری کہ از کان برآورده باشند۔ صاحب بول چال گوید کہ بلور اصلی را نام است مؤلف عرض کند کہ مرکب توصیفی۔ مقابل بلور ساخته بمعنی حقیقی خود است (اردو) اصلی بلور جو ساختہ نہو بلکہ معدن سے نکالا ہوا ہو۔ مذکر۔

بلورین استعمال۔ بقول بہار وانند ہر چیز منسوب بہ بلور چون دست بلورین و کنایہ از دست صبیح مؤلف عرض کند کہ (۱) بمعنی اول حقیقی است و (۲) کنایہ لطیف چنانکہ نظر بر سپیدی رنگ دست را

بلورین گفتند از قبیل ساعد سیمیں مخفی مباد کہ یاء و نون
نسبت است و طرز تعریف بہار خوش نمی نماید مقصود
آنست کہ مجرد لفظ بلورین بمعنی حقیقی ہر چیز منسوب بہ
بلور باشد چنانکہ جام بلورین چون بمعنی مجاز گیریم کنایہ
باشد بنظر سپیدی و جلای آں چیز کہ آنرا بلورین
گفتند و مثال این است (بلورین دست) یار دست
بلورین) استعمال این در ملحقات می آید (خواجہ شیراز
ﮧ) ہر سُنی لعل کزاں دست بلورین ستدم ⁂ آب حسرت
شدہ در چشم گہر بار بماند ⁂ (اردو) (۱) بلورین بلور
کا (۲) بطریق کنایہ بھی بلورین کہہ سکتے ہیں۔ جیسے
بلورین ساعد۔

بلورین اندام | اصطلاح۔ بقول بہار و آنند
از اسمای محبوب مؤلف عرض کند کہ اسم فاعل ترکیبی
است یعنی کسی کہ اندام بلورین در رنگ و صفا دارد
و کنایہ از یار باشد حیف است کہ سند استعمال پیش
نکرد و لیکن معاصرین عجم ہم زبان دارند (اردو)
بلورین اندام یار کو کہہ سکتے ہیں۔ مذکر۔

(۱) بلورین پنجہ | اصطلاح۔ بقول بہار و
(۲) بلورین تن | آنند از اسمای محبوب
(۳) بلورین ساعد | مؤلف عرض کند کہ
(۴) بلورین ساق | ہر پنج کنایہ باشد از یار
(۵) بلورین سرین | نظر بر صفای رنگ سپید و
آب و تاب پنجہ و تن و ساعد و ساق و سرین
یار (ملا عبداللہ ہاتفی ﮧ) ہمہ گلعذاران غنچہ
دہن ⁂ بلورین سرینان سیمیں ذقن ⁂ اگرچہ
سند دیگر اصطلاحات پیش نکرد و لیکن معاصرین
عجم بر زبان دارند و شعرای سلف ہم استعمال
این کردہ اند ہمہ اسم فاعل ترکیبی است (اردو)
(۱) بلورین پنجہ (۲) بلورین تن (۳) بلورین ساعد
(۴) بلورین ساق (۵) بلورین سرین بر سبیل کنایہ
ترکیب فارسی ہی یار کو کہہ سکتے ہیں۔ مذکر۔

بلورین طوق | اصطلاح۔ بقول بہار از اسمای
اسپ است مؤلف عرض کند کہ اسپی را نام
است کہ کفل بلورین دارد و نکتہ آنرا باعتبار رنگ نقرہ گو

یعنی سپید رنگ اسم فاعل ترکیبی است (نظامی ۵) همه گوهرین زین زرین ستام * بلورین طبق بلکه بیجاده فام * معنی مبادا که دریں جا (بلورین طبق) استعاره باشد (اردو) سپید گھوڑا جسکو نقرہ کہتے ہیں۔ مذکر

بالوس بقول برہان بفتح اوّل بروزن عبوس (۱) بمعنی فریب وخدعہ باشد و (۲) شخصے را نیز گویند که بچرب زبانی وفریبندگی مردم را از راه بیرون برد و فرماید که بایں معنی بضم ہم آمده و (۳) بمعنی فروتنی ہم صاحب جامع با برہان متفق۔ صاحب سروری بمعنی دوم قانع (شمس فخری ۵) بچاپلوسی خود را آنکس که ہمی نگارد * دلی نکو نبود کار چاپلوس بلوس * صاحب رشیدی گوید که بالفتح آنکه بالوس باشد یعنی بفروتنی وچرب زبانی با مردم بود وفرماید که حق آنست که در لوس ایراد کرده شود۔ خان آرزو در سراج بذکر قول رشیدی وشعر شمس فخری می فرماید که دریں بیت دو نسخه است یکی آنکه دلی نکو نبود کار چاپلوسی بلوس * و دوم چنانکه گذشت۔ پس بر ہر دو تقدیر با جزو کلمه است و بلوس بمعنی صاحب لوس غایتش در اوّل صفت چاپلوس باشد و در دوم جزو کار بود یعنی کار چاپلوس ہمیشه فریبنده باشد لیکن این قدر ہست که این قسم ترکیبات را در لغات منفرده آوردن صحیح نبود زیرا چه وجه خصوصیت این نیست و فرماید که آنچه صاحب برہان بلوس را بمعنی خدعه و فریب نوشته ہم صحیح نبود (انتہی) مؤلف عرض کند که لوس بقول برہان با ثانی مجہول بروزن طوس بمعنی چرب زبانی و مردم را بزبان فریفتن باشد و فروتنی (الخ) پس لوس که اسم مصدر (لوسیدن) است بسبیل مجاز بمعنی مکر و فریب ہم آمده پس تحقیق شد که در لغت بلوس موحّده اوّل زائد است۔ برای معنی اوّل وکسی که مکر و فریب داند و چرب زبانی فریبنده آمده (بالوس) گفتن غلط نیست که مخفف آن چاپلوس باشد البته برای معنی سوم ہم چاپلوس که موحّده اوّل زائد گیریم در نظر اعتبار جامع که محقق اہل زبانست ایں را بمعنی سوم اسم جامد

فارسی زبان دانیم۔ پی تحقیق خان آرزوست که این معنی را غلط گفت ما صاحب جامع را معتبر تر از خان آرزو
دانیم که محقّق زبان خود است نمی دانیم که خان آرزو نسبت ترکیبات چه می سراید حق آنست پی بحقیقت
نبرده زبان می کشاید (اردو) (۱) فریب مذکّر (۲) فریبی (۳) عاجزی۔ فروتنی۔ مؤنّث۔

(۱) **بلوغ** | (۲) **بلوغت** | بقول بہار (۱) بحد مردی رسیدن کودک و فرماید که فارسیان بدین معنی (۲) را استعمال کنند (شیخ شیراز قطعه) امردانگه که خوب و شیرین است * تلخ گفتار و تند خوی بود * چو بریش آمد و بلوغت شد * مردم آمیز و مهر جوی بود * **مؤلّف** عرض کند که (۱) لغت عرب است و (۲) را مفرس دانیم (اردو) (۱) بلوغ بقول آصفیه (عربی) اسم مذکّر۔ جوانی۔ مردی۔ شباب آپ ہی نے (۲) بلوغت کو بھی عربی کہا ہے اور انہیں معنوں میں اسم مؤنّث فرمایا ہے۔

بلوک | بقول برہان و جامع بضمّ اوّل بر وزن سلوک (۱) ظرف شراب خوری را گویند و فرماید که لقول بعضی ظرفی باشد که آنرا بصورت حیوانات ساخته باشند و بدان شراب می خورند و (۲) بشکل شتر را نیز گویند و (۳) جائی باشد که مشتمل بود بر چندین قریه و ده و بترکی بمعنی جماعت صاحب جہانگیری گوید که مرادف (بلوتک) و بمعنی اوّل نافع (رودکی ے) میگسار اندر بلوک شاهوار * خوش بشادی در خزان نوبہار * صاحب سروری بذکر معنی اوّل می فرماید که در بعضی نسخ بدو کاف ہم آمده یعنی (بکوک) و بلوک بضمّ با بمعنی سرگین ہم وسند بالا را مال عسجدی گوید۔ صاحب رشیدی متّفق با جہانگیری * خان آرزو در سراج گوید که تحقیق این در بکوک گذشت **مؤلّف** عرض کند که بمعنی اوّل بر (بکوک) اشاره این کرده ایم که این مبدّل آنست و نسبت معنی دوم این را اسم جامد دانیم و بمعنی سوّم مفرّس باشد که صاحب کنز بما این لغت حوالہ بلک کرده و بلوک را بمعنی حصّه و قطعه نوشته و ہمین لغت در ترکی بمعنی جماعت ہم آمده

پس فارسیان بلوک را به تصرف در معنی استعمال کردند بمعنی سوم۔ معاصرین عجم این معنی را تسلیم نمی کنند و گویند که فارسیان لغت ترکی بلوک را بمعنی دیہہ و قصبہ بسبیل تفریس استعمال کردہ اند و جمع این است بلوکات بقاعدۂ عربی بمعنی قصبات۔ دیگر ہیچ مؤلّف قول شان را نسبت محاورۂ زمانہ حال تسلیم می کند و بلوکات بمعنی قصبات می آید (اردو) (۱) دیکھو بلوک کے دوسرے معنے (۲) اونٹ کی مینگنیاں مؤنث (۳) چند دیہات کا مجموعہ جیسا تعلّقہ۔ مذکّر۔

بلوکات بقول غیاث و رہنما بضمتین و کاف عربی چند دہ کہ باہم تعلّق داشتہ باشند کہ بہندی پرگنہ گویند و بحوالۂ فرہنگی گوید کہ جمع بلوک است کہ بضمّ اوّل بمعنی قصبہ و دہ باشد و فرماید کہ این لغت ترکی است۔ صاحب انند نقل نگارش صاحب روزنامہ بحوالۂ سفرنامۂ ناصر الدّین شاہ قاچاری فرماید کہ بمعنی قصبات باشد و صاحب بول چال می طراز د کہ بمعنی ضلع و علاقہ و پرگنہ و محال مؤلّف عرض کند کہ ہیچ یکی از محققین پی بہ حقیقت نبردہ لغت بلوک بمعنی مجموعۂ دیہات چند گذشت کہ ما آنرا تعلّقہ گفتہ ایم از ینکہ در ہند مجموعۂ دیہات را تعلّقہ و مجموعۂ تعلّقات را ضلع و مجموعہ اضلاع را صوبہ نامند و ہم برین قیاس بزمانۂ سلف مجموعۂ تعلّقات را پرگنہ نام بود و مجموعہ پرگنہ ہا را محال و مجموعۂ محالات را سرکار می گفتند۔ پس بلوکات بقاعدۂ عربی جمع بلوک است تعریف غیاث و رہنما صحیح نباشد و تعریف بول چال ہم وجہے موافق قیاس ولیکن باعتبار صاحب روزنامہ کہ درین ہر پنج محققین بالا معتبر است۔ عرض می کنیم کہ بلوک را کہ گذشت عوض معنی سوم بمعنی دیہہ و قصبہ می گویند کہ مفردہمین بلوکات بمعنی قصبات است و از معاصرین عجم تصدیق معنی بیان کردۂ صاحب روزنامہ می شود و موافق قیاس ہم و اینہم لغت مفرس باشد کہ فارسیان لغت ترکی را بتصرف در معنی بقاعدۂ جمع عربی استعمال کردہ اند

(اردو) قصبات ۔ قصبہ کی جمع ۔ مذکّر ۔ دیہات ۔	دیہہ کی جمع ۔ مذکّر ۔

بلون بقول برہان بضمّ اوّل بروزن سکون (۱) بمعنی بندہ باشد کہ در برابر آزاد است۔ صاحب رشیدی با او متفق (زنہاری ع) منعم و مفلس و آزاد و بلون چہ صاحبان ناصری و جامع دانند و ہفت و موئید و سراج ہم ذکر ایں کردہ اند۔ صاحب بول چال گوید کہ (۲) مرادف بالون بمعنی غبارہ کہ در انگلیسی زبان بیلون گویند مؤلّف عرض کند کہ بولون در ترکی زبان بقول صاحب لغات ترکی بمعنی اسیر و کنایہ از غلام است۔ فارسیان بحذف واو آنرا مفرس کردہ اند ہمیں قدر است حقیقت ایں لغت بمعنی۔ اوّل و معنی دوم مخفف بالون بحذف الف و ایہم مفرس باشد کہ حقیقت بالون بجایش عرض کردہ ایم و جا دارد کہ ایں را با بالون متعلق نکنیم بلکہ مفرس بیلون دانیم بحذف تحتانی و تصرّف در اعراب کہ بیلون لغت انگلیسی است بہ ہمیں معنی (اردو) (۱) غلام ۔ بقول آصفیہ ۔ عبد ۔ بندہ ۔ مذکّر ۔ (۲) دیکھو بالون ۔

(الف) **بلوندک** (ب) **بلوناک** (ج) **بلونہ** خان آرزو در سراج نسبت (الف) گوید کہ بروزن فرزندک مرادف (ب) و نسبت (ب) فرماید کہ بروزن عروسک بضمّ و فتح نون شمشیر چوبین و گوید کہ بقول بعض (ج) ہم بہمیں باشد۔ صاحب برہان ہم ذکر (ب و ج) و بذیل (ب) ذکر الف کردہ۔ صاحبان سروری و جہانگیری و جامع ہم ذکر (ب و ج) کردہ اند و صاحب ناصری بر ذکر (ج) قانع مؤلّف عرض کند کہ (بکونک) بجایش گزشت و ناصرحت ماخذ ایں ہمہ را انجا کردہ ایم (اردو) دیکھو بکونک ۔

بلوی بقول شمس بمعنی زحمت و بلا۔ صراحت کند کہ لغت فارسی زبان است دیگر کسی از محقّقین فارسی زبان ذکر ایں نکرد مؤلّف عرض کند کہ صاحب انند بحوالۂ منتہی الارب ذکر (بلوی) بالف مقصورہ کردہ گوید کہ لغت عرب است بمعنی سختی و زحمت پس عجبی نیست کہ فارسیان ہمیں لغت را بتصرّف خفیف در لفظ مفرّس

گروه باشند ولیکن بدون سند استعمال مجرد قول شمس اعتبار را کافی نیست که معاصرین عجم بزبان ندارند (اردو) بلا۔ زحمت۔ مؤنث۔

بلہ | بقول هفت بفتح اوّل ولام وهای مدوّره زده (۱) بضاعت قلیل را گویند و (۲) بقول غیاث بتحقیق وهای مختفی بتصرف لوطیان عجم مخفف لفظ بلی که بمعنی آریست مؤلّف عرض کند که مشتاق سند استعمال برای معنی اوّل می باشیم که معاصرین عجم بزبان ندارند و تکمیل بحث این معنی دوم بر (بله ستّار) موقوف (اردو) (۱) تھوڑی بضاعت مؤنث۔ تھوڑا سرمایہ مذکّر۔ (۲) دیکھو آرے۔

بلہانہ | بقول بهار منسوب به بُله که جمع ابله است (علی خراسانی ؎) سنگها طفلان بمن انداختند ٭ بسکه کردم پیشش بلهانه رقص (وله ؎) عقل حیرانست از بازیچهٔ دور فلک ٭ بر مدار رشتهٔ گیتی خنده بلهانه کن ٭ مؤلّف عرض کند که از قبیل (ابلهانه و احمقانه که با واحد است) (اردو) ابلہوں کے مثل۔ احمقوں کا سا۔

بله ستّار | اصطلاح۔ وارسته گوید که بمعنی (بلی ای خدا) باشد و این تصرف لوطیانست در لفظ بلی (میر نجات ؎) گنه از بنده و بخشیدن عصیان با تست ٭ بله ستّار که ستّاری رندان با تست ٭ و فرماید که لوطیان و مقامران ولایت بیشتر خدا را بلفظ ستّار یاد کنند و قسم هم به ستّار می خورند۔ صاحبان ... و انند همزبانش مؤلّف عرض کند که اشارهٔ همین معنی بله بجایش گذشت و حق آنست که بلی ... لفظ عربیست که فارسیان به اظهار یای معروف کنند بمعنی آری و فرقهٔ خاص ایشان ... آن را مخفف کرده است به تبدیل تحتانی به های هوز چنانکه روئیده و ... حرف ... ستّار ... خدا (اردو) ہاں اے خدا۔ کیوں نہیں اے خدا۔

بُلہوس | بقول رشیدی بذیل بل بمعنی بسیار ہوس دارنده وہم او بقول بعض گوید که اصل این لغت عربی (بوالہوس) است صاحب جامع ہم ذکر این بذیل بُل کرده مؤلّف عرض کند که آنانکه این را مخفّف (بوالہوس عربی) دانند تسامح شان است۔ فارسیان ہوس را بالغت بُل مرکّب کرده (اسم فاعل ترکیبی) قرار داده اند دیگر ہیچ وبسیاری از ہمین قسم (مرکّبات مرکّبه بالفظ بل) ہمدرین باب گذشت (اردو) بوالہوس۔ بقول آصفیہ (عربی) صفت۔ لالچی۔ طامع۔ حریص۔ بہت ہوس رکھنے والا ہوسناک۔ خواہش نفسانی کا پابند۔

بَلی | بقول انند وغیاث لغت فارسی است بالفتح وکسر لام که برای تصدیق کلام آید و اصل این لفظ عربی است بفتح لام که فارسیان بکسر لام استعمال می کنند مؤلّف عرض کند که استعمال عربیان بالف ہمچو موسیٰ وعیسیٰ است واستعمال فارسیان باظہار یای معروف ازینجاست که آنان لام را مفتوح خوانند و اینان مکسور۔ در عربی بودن این شکّی نیست و در فارسی مفرس است وبس واستعمال بعض بتبدیل تحتانی آخره بہای ہوز است چنانکه گذشت وفرقی در معنی زبان عرب نکرده اند (انوری ؎) بلی توقّع من بنده خود ہمین بوده است ✤ چه در قدیم وحدیث وچه در قلیل وکثیر ✤ (وله ؎) باضطرار درین وسط او فتاده وبد است ✤ بلی اگر چه یکی را درین نبود گناه ✤ (ظہوری ؎) نمی افتد خطا تیرم ولی دشمن نمی ترسد ✤ بلی در شست بکشادن خطا از من نمی آید ✤ (اردو) کیوں نہیں۔ ہاں۔

بلیاد | بقول برہان بایای حُطّی بروزن بغداد جامهٔ ساده را گویند که نقشی وطرحی دران نباشد وفرہنگ جای دیگر جامهٔ بلیاد نوشته اند وہیچکس اصلا نشانه نداده وصاحب سروری برجامهٔ ساده قانع صاحب جامع متّفق با برہان۔ خان آرزو در سراج بعد نقل قول برہان قناعت کرده وصاحب ہفت دانسته

نقل برہان برداشتہ مؤلّف عرض کند کہ نظر براعتبار سروری و جامع اسم جامد فارسی زبان دانیم کہ ہردو محقّقین صاحب زبان اند۔ قول شان سندی را ماند۔ امیدانیم کہ صاحب برہان چشم تسلیم شما ہمی طلبد (ار د و) سادہ کپڑا۔ کالا کپڑا۔ مذکر۔

بلیان | بقول برہان بفتح اوّل بروزن غلیان (۱) نام خضر پیغمبر است کہ برادرزادہ الیاس پیغمبر بود و (۲) نام قریہ ایست از ولایت کازراں و آنجا محل و مرقد اولیاء اللہ بسیار است۔ گویند خضر آں قریہ را بنا کردہ و منسوب بنام نامی خود ساختہ۔ صاحب ناصری برمعنی دوم قانع و ہیچ اشارہ آباد کنندۂ آں نکرد۔ صاحب جامع ذکر ہردو معنی کردہ صاحبان مؤیّد و ہفت و انند ہم ذکر اس کردہ اند و صاحب انند صراحت می کند کہ لغت فارسی زبان است مؤلّف عرض کند کہ وجہ تسمیہ معنی دوم قرین قیاس و ہردو معنی را باعتبار صاحب جامع تسلیم کنیم کہ محقق زبان خود است (ار د و) بلیان (۱) خضر علیہ السلام کا نام (۲) ایک موضع کا نام جو آپ ہی کا آباد کیا ہوا ہے اور ولایت کازراں میں واقع دونوں معنوں کے ساتھ۔ مذکر۔

بلیت | صاحب روزنامہ بحوالہ سفرنامۂ ناصرالدین شاہ قاچار گوید کہ آں پارۂ کاغذ مطبوعہ را نام است کہ بنرخ ہائے معین از حکومت وقت بہم رسد کہ بر نامہ ہا می چسپانند و ہمین معاوضہ اہتمام ارسالش بہ مکتوب الیہ باشد کہ در ہندی ٹکٹ و چٹھی نام دارد۔ صاحب بول چال می فرماید کہ بلیت و بلیتی ہر دو مستعمل و صاحب رہنما بمعنی رقعہ گوید مؤلّف عرض کند کہ دریں ہر سہ محقّقین صاحب روزنامہ معتبر است کہ ترجمۂ آں در انگلیسی زبان ہم دارد یعنی ٹکٹ۔ مخفی مباد کہ عرباں در محاورۂ حال استلام نامہ بری بربید را گویند و بلیت چیزے را کہ در انگلیسی زبان پوسٹ بہ فوقانی ہندی و ہندی ڈاک۔ بلاہندی

نام است و مؤلّف (لغات جدیدۂ عربی) گوید کہ بنو امیہ لغت برید را از فارسی زبان گرفتہ اند ما می گوئیم بعض معاصرین عجم ہم ہمیں (برید) را بفتح اوّل و کسر دوم بہ یای معروف استعمال می کنند برای انتظام نامہ بری کہ از حکومت وقت می شود و شک نیست کہ تعلّق لغت برید با مصدر بُردن باشد کہ امر حاضرش بَر یا بُر است و یای مصدری و دال مہملہ زائدہ مرکّب کردہ بلفظی ساختند۔ برای کاروبار نامہ بری و خطوط رسانی و بلیت مبدّل آن مخصوص است بمعنی مذکورۂ بالا کہ رای مہملہ بدل شدہ بہ لام چنانکہ اروند و الوند و دال مہملہ بدل شدہ بتای فوقانی چنانکہ زردشت و زرتشت۔ پس برید عام است و بلیت خاص (اردو) ٹپہ کا ٹکٹ مذکر

(الف) بلیل	(الف) بقول ضمیمۂ برہان بروزن دلیل مخفّف بلیلہ و آن دوائی است قابض و
(ب) بلیلہ	(ب) بقول برہان بفتح اوّل بروزن ہلیلہ (۱) دوائی کہ معرّب آن بلیج است۔ صاحب

ناصری ہمزبانش۔ خان آرزو در سراج بذکر معنی اوّل (ب) گوید کہ قوسی (۲) بمعنی با دمناک ہم آوردہ و فرماید کہ ظاہراً پیاسے معروف لفظ عربی باشد چہ بَل بہ تشدید در عربی بمعنی نم است۔ صاحب محیط نسبت (ب) گوید کہ اسم فارسی است و معرّب آن بلیلج و بہندی بہیڑہ و کرک پھل و بیٹھک و آن ثمر درختی است ہندی و طعم آن تلخ شبیہ بہ طعم ہلیلہ و غیر از قسم ہلیلہ نیست و بقول شیخ سرد در اوّل و خشک در دوم و گویند سرد در دوم و خشک در آخر دوم قریب بطعم و طبع آملہ و مغز آن حلو قریب بطعم بندق۔ و در آن قوّت مطلقہ و قوّت قابضہ است و تقویت معدہ را نفع بخشد و منافع بسیار دارد (الخ) مؤلّف عرض کند کہ برای معنی دوم۔ (ب) ہمین قدر کافی است کہ لغت عرب است بدین معنی (کذا فی محیط المحیط) (اردو) (الف) بہیڑا بقول آصفیہ۔ مذکر۔ ایک قسم کی بڑی ہڑ۔ ہلیلہ (ب) (۱) دیکھو الف و (۲) ہوسلے سرد مؤنث۔

بلی میوہ زمیوہ رنگ گیرد مثل۔ صاحبان خزینہ و امثال فارسی ذکر این کردہ از معنی و محل استعمال ساکت مؤلّف عرض کند کہ فارسیان در تمثیل اثرِ صحبت این مثل را زنند دیگر ہیچ و حقیقتش این ہمین کہ عادت است چون در یک مقام قیام میوہ ہا باشد کہ از شاخ درخت جدا کردہ محفوظ کنند زود رنگ گیرد و لائق استعمال می شود بر خلاف آن اگر یک قسم میوہ در جائی نہند دیر رنگ گیرد (اردو) (خربزہ کو دیکھکر خربزہ رنگ پکڑتا ہے) بقول آصفیہ۔ آدمی کو دیکھکر آدمی ڈھنگ اختیار کرتا ہے صحبت کا بہت اثر ہوتا ہے

بلبین بقول شمس (۱) نام پرندہ در فارسی زبان کہ او را چرغ ہم گویند و (۲) لقب پادشاہ ہند کہ او را غیاث الدّین گفتندی مؤلّف عرض کند کہ دیگری از محقّقین لغات فرس ذکر این نکردہ بلا سند استعمال تسلیم نکنیم کہ صاحب شمس محقّق بی تحقیق است و معاصرین عجم بر زبان ندارند (اردو) (۱) ایک پرند کا نام جسکو چرغ کہتے ہیں دیکھو چرغ (۲) غیاث الدّین بادشاہ ہند کا لقب۔ مذکّر۔

بلبیناس بقول برہان بفتح اوّل و ثانی بہ تحتانی رسیدہ و نون بالف کشیدہ و بسین بی نقطہ زدہ نام حکیمی کہ انیس و جلیس سکندر بود۔ صاحب سروری می فرماید کہ او را (بلنیاس جادہ) ہم می گفتند صاحب جامع ہم ذکر این کردہ صاحب انند صراحت مزید کند کہ لغت فارسی زبان ست و صاحب مؤیّد ہم آنرا بذیل لغات فارسی جا دادہ مؤلّف عرض کند کہ وجہ تسمیۂ این متحقّق نشد (اردو) ایک حکیم کا نام ہے جو سکندر کا معاصر اور اس کا مصاحب تھا۔ مذکّر۔

موحّدہ با میم

بم بقول سروری بفتح با (۱) نام قریۂ از قرای کرمان باشد (عماد فقیہ ؎) عدو را بروی از دل بار غم باد چو سنان او کلید فتح بم باد ؎ صاحب جہانگیری گوید کہ نام قلعہ ایست از توابع کرمان

رشیدی وملحقات برہان وجامع ہمزبان جہانگیری۔ خان آرزو در سراج گوید کہ شہریست از کرمان مؤلّف
عرض کند کہ لغت عرب است بالفتح و بہ تشدید میم نام شہری از کرمان (کذا فی المنتخب) فارسیان بتخفیف
میم استعمالش کردہ اند و آنچہ نام قریہ نوشتہ اند درست نباشد و باشد کہ ابتدا اگر ہماں شہر بصورت
قریہ باشد و آنچہ بعض محققین قلعہ گفتہ اند ہم درست است کہ قلعہ واقع شہر بم را ہم بنام بم موسوم
کردہ باشند بالجملہ ایں مفرس است نہ فارسی (اردو) بم کرمان میں ایک شہر اور قلعہ کا نام ہے۔ مذکر
(۲) بم۔ بالفتح بقول سروری ضد زیر یعنی صدائے کہ از تار گندہ وغیرہ برآید (مولوی معنوی ؎) بی
زیر و بی بم تو مائیم در غم تو ٭ در نای ایں نوازن کافغاں زبینوائی ٭ صاحب جہانگیری فرماید کہ تار گندہ
را گویند کہ ضدّ زیر است۔ صاحب رشیدی ہمزبانش۔ صاحبان ملحقات برہان وجامع ہم ذکر ایں کردہ اند
خان آرزو در سراج گوید کہ خصوصیت تار ندارد و در نقّارہ ہم گویند و ہم او در چراغ ہدایت می فرماید
کہ مقابل زیر است بہار گوید کہ آواز بلند را نام است مقابل زیر مؤلّف عرض کند کہ بقول منتخب
بالفتح وتشدید میم لغت عرب است بمعنی تار سطبر از تارہای ساز۔ فارسیاں بتخفیف میم استعمال ایں
برای حرف و تار ہر دو کردہ اند کہ آوازش مثل زیر نازک و باریک نباشد بلکہ بلند بود بالجملہ ایں مفرس
است و بس (اردو) بم بقول آصفیہ نقّارہ۔ دھونسا۔ دمامہ۔ راگ یا باجہ کی اونچی آواز بخلاف زیر۔ مؤنث
(۳) بم۔ بالفتح بقول سروری دست زدن بر دستارکسی (حمید رفیعی ؎) آموختہ تا دست حرم بر
سر قاضی ٭ عمّامہ زبم کردہ و رم بر سر قاضی ٭ صاحب جہانگیری فرماید کہ دست زدن بر سر و دستار
صاحب رشیدی گوید کہ بدیں معنی در کلام قدما دیدہ نشد و متاخرین استعمال کردہ اند۔ صاحبان جامع
وملحقات برہان ہم ذکر ایں کردہ اند خان آرزو در سراج گوید کہ ضرب دستی را نام است کہ بر سر دستار

کسی رسد وہم او در چراغ ہدایت فرماید کہ سرچنگ ہمان ست (شفائی ے) کیست آں مورد صدہم
کہ شود صد پارہ ٭ کلبہ از آہن اگر وضع کنی برسر آں ٭ بہار باتفاق سراج فرماید کہ بالفظ خوردن و زدن
مستعمل مؤلف عرض کند کہ حقیقت ایں بمعنی اوّل و دوم گذشت ایں مجاز آنست کہ ضرب دست را
کہ برسر و دستار رسد و آوازی مثل ہم برآید موسوم کردند بہم دیگر ہیچ (اردو) دھول جو کسی کے
سر یا دستار پر ماری جاے (مؤنث)۔

بماتم افگندن مصدر اصطلاحی۔ مبتلای ماتم کردن است (انوری ے) آوردہ بیم رزم تو مریخ را بمویہ ٭ افگندہ رشک بزم تو ناہید را بماتم (اردو) ماتم میں مبتلا کرنا۔	رسم است کہ روزی چند بسوگواری کسی بیرون خانہ بکار و باری آیند (انوری ے) کار تنم از دست و دلم رفت زدست ٭ بیچارہ دلم بماتم جان بنشست ٭ (اردو) کسی کے غم میں بیٹھنا اہل
بماتم کسی نشستن مصدر اصطلاحی۔ مبتلای بیخ والم بودن و بسوگواری نشستن در ولایت	ولایت کا دستور ہو کہ کسی عزیز کی موت کے غم میں ایک مدت معین تک اپنا کاروبار بند کرکے گھر میں رہتے ہیں۔

(الف) بماں	(الف) بقول مؤید باش و بگذار و (ب) بگذارم و بگذار مارا و باشیم صاحب انند
(ب) بمانم	ہم زبانش نسبت الف و صاحب ہفت متفق اللفظ در ہر دو مؤلف عرض کند

کہ محقق نامور تعریف ایں ہر دو لغت برای ما و شما نکرد بلکہ برای فضلا تا فضلا بداند کہ (ماندن)
مصدر لیست و الف در حاضر ش و (ب) (۱) ہماں امر حاضر بامیم مفعولی در (۲) مضارع متکلم و موحدہ
در اوّل ہر دو زائد است۔ صرفیان مکتب نشین ایں را از بر دارند ولیکن فاضلان مرہون منت مؤلف الفضلا
ایں را فراموش کردہ اند از ینجاست کہ بیچارہ بوسیلۂ فرہنگ بزرگی از برای تعلیم شان بعض مشتقات

مصادر را که بخیالش دقیق است تعریف می کند و یاد می دهاند و آئین گویائش را انند وہفت) نظر بہ بزرگی مؤلف نقل کرده اند با هر سه پیٔ به مصدر رشش نبرده اند که در ردیف میم بمعنی باستیدن وگذاشتن می آید (ارد و) (الف) ره۔ چھوڑ (ب) (۱) میں چھوڑوں۔ چھوڑ مجھے (۲) رہوں۔

(الف) **بمانند** بقول انند و بہار ہر دو کلمہ تشبیہ است (امیر خسرو) چراشد پدر رهفت وما درچهار +

(ب) **بمانندہ** چگونه سه فرزند شد یادگار + چو این هر سه هم زین پدر مادر اند + چرانه بمانند یکدیگر اند +

(واله هروی) بی هیچ اختیار من این جانگزای رنج + در گردنم فتاده بمانندۂ روا + **مؤلف** عرض کند که موحّده در اوّل هر دو زائد است و مانندہ مزید علیه مانند بزیادت ہای ہوّز در آخر که بمعنی مثل می آید و استعمال این بزیادت موحّده در اوّلش بکلام واله هروی که بالا مذکور شد ضرورت نداشت که این ہر دو را باہای زائد درین باب جاد ہند۔ محقّق ہند نرشاد از موضوع خود خبر ندارد (ار دو) (الف وب) گویا۔ مشابہ۔ مانند۔ دیکھو ار د۔

بماواشدن (مصدر اصطلاحی) بقول بہار بمعنی پناہ گرفتن صاحبان بحر و انند وہفت نقل نگارانش معلوم می شود که بہار از مؤیّد نقل این برداشته و هیچ یکی ازین ہر پنج محققین سندی پیش نکرده معلوم عجم برزبان ندارند و استعمال متأخرین یا مستقدمین ما بدون وجود سند تسلیم نه کنیم مخفی مباد که ماوا لغت عرب است بالف مقصوره بمعنی جای برگشتن (ہکذا فی المنتخب) پس معنی لفظی این با معنی بیان کردهٔ محققین بالا تعلّق خوشی ندارد (ار دو) پناہ لینا۔ دیکھو بزینہار آمدن۔

بماہی رواں شدہ مقوله۔ بقول مؤیّد کی ببرج حوت رفته **مؤلف** عرض کند که حاشا که این مقوله باشد۔ زنہار نباشد جز ہمین که ماہی را استعارةً برای برج حوت استعمال کردند که شکل او مثل ماہی داشته

وای بر محقّق برہم کنندۂ زبان (اردو) فارسیوں نے ہرج حوت کو ماہی کہا ہے۔

بہم خوردن مصدر اصطلاحی۔ صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت واز طغرای مشہدی سند ذیل می آورد (سه) پیچ و تو سال موجش زده کف بہم ٭ تجہ از نغمۂ زیر او خورده بہم ٭ مؤلّف عرض کند کہ وامی بود کہ (غم خوردن را) کہ ازین شعر پیدا می شود (بہم خوردن) کرد باید دانست کہ این شعر در خور آن نبود کہ در ملحقات بہم جا دہند ومعنی (غم خوردن) بجایش می آید (اردو) دیکھو غم خوردن

بمذاق تلخ بودن استعمال۔ بقول بہار۔ ناخوش آمدن بمذاق صاحبان بحر وانند نقل نگارشش محمد قلی سلیم (سه) سخن من بمذاق تو بود تلخ اگر ٭ چون لب تست ہر سخنی را بشکر غوطہ دہم ٭ مؤلّف عرض کند کہ بمعنی حقیقی خود است واصطلاحی نیست (اردو) ذائقہ میں کڑوا اور تلخ ہونا۔

بہر دار استخوان روزه مکشای مقولہ۔ بقول انند بیحوالہ کشف اللغات یعنی حکایت از کافران کن مؤلّف عرض کند کہ در کتب امثال این مقولہ را نیافتیم ومحقّقین فارسی زبان ذکر این نکرده ومعاصرین عجم بر زبان ندارند اگرچہ موافق قیاس است ولیکن بدون سند استعمال تسلیمش نہ کنیم (اردو) کافروں کا احوال بیان نہ کر۔

بہرہ حقّہ اصطلاح۔ بقول مؤید مطبوعۂ مطبع نولکشور آتی بزمین وآسمان ودر دیگر نسخ قلمی این اصطلاح بالفاظ (بہرہ وحقّہ) بہمین معنی یافتہ می شود۔ بخیال ما ہردو لغو است نمیدانیم کہ مؤلّف فاضل این اصطلاح را از کجا یافت معاصرین عجم نشنیده می کنند ومحقّقین فارسی زبان ذکر این نکرده اند۔ ہیچ است وہیچ (اردو) ناقابل ترجمہ۔

بہر گنج باید گرفت تا بہ ترا راضی شود مثل صاحبان خزینہ وامثال فارسی ذکر این کرده اند

وازمعنی ومحل استعمال ساکت۔ صاحب محبوب الامثال
عوض این (ہرگش بگیر تا بہ تپ راضی شود) نوشتہ و
ہمین است بر زبان معاصرین عجم ہم فارسیان
چون کسی را منکر از تعمیل حکم می بینند استعمال این مثل
می کنند مقصود شان این است کہ او قدر حکم نداند
اگر حکم صعب تر از ین یابد حکم اول را پسند کند و
بتعمیلش بپردازد (اردو) دکن میں کہتے ہیں "
موت سر پر آئے تو بخار سے نہ اکتائے" اس کا
استعمال اس موقع پر کیا جاتا ہے جب کہ کوئی شخص
کسی حکم کی تعمیل میں یا کسی صعوبت کے جھیلنے سے
پہلوتہی اور ناخوشی ظاہر کرتا ہے۔ اور اس فارسی
مثل کا بھی استعمال ہے۔

بہر ودہور استعمال۔ صاحب رہنما بحوالہ سفرنامۂ
ناصر الدین شاہ قاچار گوید کہ یعنی پس از گذشتن
عمری۔ مؤلف عرض کند کہ موافق قیاس است
ہر دو لغت زبان عرب بترکیب فارسی و دہور جمع
دہر و بہر و دہور کنایہ از مدت دراز است و بس چنانکہ
گویند "بہر ودہور این تجربہ حاصل کردیم" یعنی
پس از عمری و بعد از زمانی دراز (اردو) عمر
گزرنے پر۔ مدت ہا مدت گزرنے پر۔

بمزاج گفتن مصدر اصطلاحی۔ بقول بحر
سخن موافق مزاج مخاطب گفتن (رباعی ظہوری)
ای تشنہ بخون سپر شو از کینۂ من ٭ تا چند بگوئیت
افگنم تیغ و کفن ٭ ہجر تو چو حرف کشتن من گوید ٭
گویا بمزاج اجل نیز سخن ٭ مؤلف عرض
کند کہ (بمزاج کسی گفتن) ہمزبان او شدن
است و مراد از متفق شدن با قولش۔ اختلافی
خفیف در طرز بیان است دیگر ہیچ۔ موافق
قیاس دکنا ید باشد (اردو) (ہاں میں ہاں
ملانا) بقول آصفیہ۔ ہاں جی ہاں جی کرنا۔ بات
کا ساتھ دینا۔ آمنّا صدّقنا کہنا۔ ہمزبان ہونا
(ظفر) وہ جھوٹ سے جو زمین آسمان ملا دینگے
تو پاس جتنے ہیں سب ہاں میں ہاں ملا دینگے

بہر زوال مہر استعمال۔ صاحب آصفی

ذکر این کرده از معنی ساکت مؤلّف عرض کند
که ضرب رساندن است بر سر متعلّق بمعنی سوم
لفظ بم (فوقی یزدی ـــ) عارضت بم ها زنار

بر رخ خورشید را ✤ سنبلت سر پا زند بر کون
مشک اذفری ✤ (اردو) دھول مارنا۔ بقول
آصفیہ دھپّا لگانا۔ چانٹا رسید کرنا۔

بمسمار دوختن | مصدر اصطلاحی۔ خان آرزو در چراغ ہدایت می فرماید کہ چیزی بکمال احتیاط
نگاہ داشتن است۔ صاحبان بحر و اند ہمزبانش (اشرف ـــ) تا گرفته یاد از خصم لئیمت طرز
بخل ✤ دوخته زر را بدست خویش از مسمار گل ✤ مؤلّف عرض کند کہ ہمین مصدر با کلمہ آز
عوض موحّده یعنی (از مسمار دوختن) بجایش گذشت و ہمین سند اشرف ہم در انجا مذکور۔ خان آرزو
ہماں لغت را بہ تبدیل آز با موحّده درین جا قائم کرده سند غیر متعلّق نقل کرد مقصودش غیر از تکمیل
(چراغ ہدایت) نبود تا لغت پارینه رنگ نوی اختیار کند و داخل موضوع چراغ ہدایت گردد
وای برین تحریف ناخوشنما و آرسته بر ہمین مصدر اصطلاحی لفظ چیزی زائد کرده آفرین بر دو
بہ نقل ہمین شعر اشرف تصرّف در مصرع ثانی کرد یعنی کلمۂ آز را بہ با بدل کرد۔ رحمت بر نبّاش اوّل
کہ از مسمار کار نگرفت بر خلاف این کہ مسمار تصرّف را بکار برد (اردو) دیکھو از مسمار دوختن۔

بصرف آمدن | مصدر اصطلاحی۔ کنایه از بصرف آمدن است معاصرین عجم بر زبان دارند
صاحب یوسف سراج ہم استعمال این کرده (اردو) صرف میں آنا۔

بمکتب دادن | مصدر اصطلاحی۔ بقول بہار نشاندن در مکتب۔ صاحبان بحر و اند ہم ذکر
این کرده اند مؤلّف عرض کند کہ (بمکتب یا بدبستان دادن) قائم کردن اولی است بمعنی فرستادن
و نشاندن پسر بمدرسه (ابو طالب کلیم ـــ) در دل نگہ مدار کلیم اشک شوق را ✤ این طفل را کسی

بہ دبستان نمی دہد ٭ (شیخ شیراز ۵) پادشاہی پسر بمکتب داد ٭ لوح سیمینش در کنار نہاد ٭ (ظہوری ۵) بیتواں ابجدی بقول آموخت ٭ کہ دہد خویش را بمکتب ما ٭ (اردو) مدرسہ بھیجنا۔ مدرسے میں داخل کرنا (کسی لڑکے کو مدرسے میں داخل کرنا)۔

بمن دارد | اصطلاح۔ صاحب آنند گوید کہ بمعنی با من دارد و فرماید در بحث باکسی داشتن گذشت مولف عرض کند کہ می پرسیم ازو کہ ضرورت بیان این چہ بود نمیدانی کہ (باکسی داشتن) مصدر مرکبی است کہ گذشت و این مضارع اوست و من داخل کسی است وای بر محققین کہ کار طفلان مکتب می کنند و حقیقت جویان را در غلط می اندازند۔ ظاہر ا مقولہ معلوم می شود و حقیقۃً ہیچ کہ مشتق است از مصدر مذکور (اردو) دیکھو باکسی داشتن یہ اس کے مضارع سے متعلق ہے۔

بمنزل بردن | استعمال (۱) بمنزل رساندن و (۲) فائز المرام کردن و این کنایہ باشد (ظہوری ۵) بمنزل کی تواند برد محمل از گرانباری ٭ بریزد در راہ زار صد اگر از جرس بیرون ٭ (صائب ۲) عشق اوّل ناتوانان را بہ منزل می برد ٭ خار و خس را زودتر دریا بساحل می برد ٭ (اردو) (۱) منزل کو پہنچانا (۲) کامیاب کرنا۔

بمنزل راہ بردن | مصدر اصطلاحی سفر کردن و قصد منزل کردن (صائب ۵) آب شد تا دل با آن شیریں شمائل راہ برد ٭ خواب در رہ می کند ہر کس بمنزل راہ برد ٭ (اردو) سفر کرنا۔ قصد منزل کرنا منزل پر پہنچنے کا ارادہ کرنا۔

بمنزل رساندن | مصدر اصطلاحی (۱) بمعنی حقیقی و (۲) کامیاب و فائز المرام کردن (ظہوری ۵) بمنزل می رساند کاروان صبر و طاقت را ٭ چو دانستم بہ بر تازد نگاہی از کمین من ٭ (اردو) (۱) منزل پر پہنچانا (۲) کامیاب کرنا۔

بمنزل رسیدن | مصدر اصطلاحی (۱) بمعنی

حقیقی و (۲) کامیاب و فائز المرام شدن (صائب ؎) آب استاده آیینهٔ زنگ بسته است ✤ بیچاره رهروی که بمنزل رسیده است ✤ (ظهوری ؎) تا بمنزل برسی بال و پری می باید ✤ بدویدن نرسیدم به پریدن رفتم ✤ (وله ؎) اگر با خویش می بودیم همراه ✤ ظهوری کی بمنزل میرسیدیم ✤ (اردو) (۱) منزل کو پہنچنا (۲) کامیاب ہونا۔

بمنزل کشیدن خویش را | مصدر اصطلاحی (۱) فائز منزل شدن بمعنی حقیقی و (۲) مجازاً فائز المرام شدن (ظهوری ؎) پای از دنبال محمل می کشم ✤ خویش را آخر بمنزل می کشم ✤ (اردو) (۱) منزل کو پہنچنا (۲) کامیاب ہونا۔

بمنزله | استعمال بمعنی بدرجه و بمرتبه و مثل معاصرین عجم بهٔ زبان دارند و خان لنکران هم استعمال این کرده چنانکه "آستانش بمنزلهٔ آسمان است" (اردو) درجہ میں۔ مرتبہ میں۔ مثل۔

بموکشیدن | مصدر اصطلاحی۔ بقول بهار و آنند بدست آوردن بسهولت و بی محنت (درویش واله هروی ؎) ادای بردن دل سهل ممتنع چیزیست ✤ کشیده حسن بموئی خرد بینا هان را صاحب بحر ذکر (بموکشیدن چیزی) کرده مؤلف عرض کند که موافق قیاس است و مرادف (بتار بر گرفتن) که بجایش گذشت (اردو) بے محنت و مشقت حاصل کرنا۔ دیکھو (بتار بر گرفتن)۔

(الف) **بموئی بند است** | مقوله۔ بقول وارسته یعنی با مرسهلی موقوف است (بیدلی ؎) تا بزلف تو رگ جان مرا پیوند است ✤ زندگی من دل خسته بموئی بند است ✤ صاحب بحر ذکر این گوید که...............

(ب) **بموئی بند بودن چیزی** | با مر سهل موقوف بودن آنست و برای این از همان سند بیدلی استناد کرده که بالا گذشت و فرماید که...............

(ج) **بموئی در بند است** | هم مرادف (الف) باشد بهار ذکر (الف) کرده و صاحب آنند نقل نگارش وارسته گوید که تخصیص مونباشد (تا هیچ بند است) و ببقی و بحرفی و بتبنی بند است) هم استعمال کرده اند

مؤلّف عرض کند که (بند بودن بچیزی) مصدری است که می آید بمعنی وابسته بودن ومنحصر وموقوف بودن بران نمی دانیم که محقّقین بالا مقوله (الف وج) ومصدر (ب) را مخصوص بموچرا کرده اند وحق آنست که پی بحقیقت نبرده اند (اردو) (الف) بال برابر توجه پر موقوف ہے (ب) بال برابر توجّہ پر موقوف ہونا۔ (ج) دیکھو (الف)۔

بموئی زنجیر کردن مصدر اصطلاحی۔ بآسانی مقیّد ومطیع کردن (صائب ؎) دل را بزلف پُرچین تسخیر میتوان کرد ٭ این شیر را بموئی زنجیر میتوان کرد ٭ (اردو) آسانی کے ساتھ مقیّد اور مطیع کرنا۔

(الف) **به مُہر رسانیدن** مصدر اصطلاحی۔ بقول بہار وبحر وانند مُہر کردن چیزی را وبقول ہرسہ ہم بر بیقیاس است..............

(ب) **بمُہر رسیدن** یعنی مہر کرده شدن (محمد شفیع شیدا ؎) ز داغ بندگی مرتضی علی اشرف ٭ بمُہر شاه رسانید محضر خود را ٭ (ظہوری ب ؎) گواه گرمی خون داغہای پیکر ما ٭ بمہر لالہ عذاران رسیده محضر ما ٭ مؤلّف عرض کند که (الف وب) ہر دو بہ ضمّ میم باشد مخفی مباد که محقّقین بالا در تعریف الف سکندری خورده اند که الف بمعنی حاصل کردن مہر باشد نه مہر کردن (اردو) الف مُہر کرنا مہر حاصل کرنا (ب) مُہر ہونا۔

(الف) **بمہر گرفتن** مصدر اصطلاحی بقول بہار وبحر وانند مہر کردن چیزی را (مُلّا مفید بلخی ؎) باید ترا بمہر خموشی دہن گرفت ٭ نتوان چو طوطی از دہن کس سخن گرفت ٭ مؤلّف عرض کند که ہمانا این مصدر عام است ولیکن از سند مُلّا مفید بلخی ....

(ب) **بمہر گرفتن دہن** بند کردن زبان سست که کنایه باشد (اردو) (الف) مہر کرنا (ب) منہ پر مہر کرنا یعنی زبان بند کرنا۔ خاموش رہنا۔

(الف) **بمہمان آمدن** مصادر اصطلاحی۔

(ب) **بمہمان بردن** بہار وانند ... نقل نگار

(ج) بمهمان خواندن ذکر (به مهمان) کرده
می گویند که مهمان بمعنی ضیف و ضیافت هر دو آمده
پس بای به مهمان بمعنی اول زائد باشد و بمعنی دوم
ظرفیه مؤلف عرض کند که ما ذکر (بمهمان) نمی
کنیم و موحّده را زائد نمی خوانیم بلکه در هر سه مصادر
(الف و ب و ج) موحّده بمعنی برای و در باشد
و در هر سه مصادر مهمان بمعنی مهمانی - پس الف
بمعنی آمدن بضیافت و (ب) بمعنی بردن بضیافت
و (ج) بمعنی خواندن بضیافت (امیر خسرو الف
ـه) روزی اگر آن ماه به مهمان من آید + دوران
فلک در تهٔ فرمان من آید + (کمال خجند الف ـه)
امشب آن مه بوثاق که فرو می آید + گر بمهمان من
آید چه نکو می آید + (حکیم زلالی ب ـه) خرامانش
بقصر خویشتن برد + بهشتی را به مهمان چمن برد +
(کمال اسمعیل ج ـه) پی نثار طبقهای دیده پر زر
کرده + چو خواند نخل چمن را به میهمان نرگس + مخفی
مبادا که میهمان مزید علیه مهمان است بزیادت تحتانی
بمیان میم و ها (اردو) (الف) دعوت میں آنا (ب)
دعوت میں لیجانا (ج) دعوت میں بلانا -

بمهمانی نشاندن مصدر اصطلاحی - بر دسترخوان
ضیافت نشاندن و جا دادن بر سفره (ظهوری ـه)
بنشانده صبا به میهمانی + بر چهرهٔ من غبار ها را + (اردو)
دعوت میں بلانا - دسترخوان پر بٹھلانا -

بمیان افتادن حرف مصدر اصطلاحی -
آمدن در مذاکره و در گفتگو آمدن (صائب ـه) حرف
دهان او بمیان اوفتاده است + غافل که آن نهال
چه مقدار نازکست + (اردو) کھا جانا - مذکور ہونا -

بمیان رفتن کسی مصدر اصطلاحی - درمیان
چیزی آمدن کسی (صائب ـه) چون تیر که در وصل
کمانست کشادنش + باشد بمیان رفتن من هر کرانه
(اردو) درمیان میں آنا - بیچ میں آنا -

بمیخانه ده مقوله - بقول مؤید بحواله قنیه (۱)
ای بمیخانه در باز و (۲) در میخانه ده - صاحب هفت
بر معنی اول قانع مؤلف عرض کند که لغواست

ستقول نیست جز بمعنی دوم که حقیقی است و (دادن بنج) اصطلاحی نباشد که این را امر حاضرش گوئیم پس معنی اول چیزی نباشد صاحب مؤیّد الفضلا شاید برای تائید فضلا و شتقه است (اردو) (۱) ناقابل ترجمہ (۲) شہر انجانہ میں دے

مُوحّدہ بانون

بن بقول برہان بفتح اوّل وسکون ثانی (۱) خرمن و باغ و زراعت را گویند محافظ خرمن و باغبان و نگاہبان زراعت را بنوان ہم گویند۔ صاحبان سروری وجہانگیری و ناصری و جامع ہم ذکر این کردہ اند صاحب رشیدی گوید که بہمین معنی بنو و بنوہ نیز آمدہ خان آرزو در سراج ذکر این کردہ می فرماید که در ہندی نیز باغ را بن گویند و در عرف حال جنگل را مؤلّف عرض کند که لغت سنسکرت است بالفتح بمعنی بیابان و مجاز آ جای بسیاری درخت فارسیان بر سبیل تفریس بن را بمعنی باغ و زراعت استعمال کردند و بمعنی خرمن مجاز آن و حقیقت بنوان بجایش عرض کنیم آنانکه این را اسم جامد فارسی زبان خیال کردہ اند پی بحقیقت نبردہ اند (اردو) خرمن۔ مذکّر۔ باغ۔ مذکّر۔ زراعت۔ مؤنّث۔

(۲) بن بقول برہان بالفتح میوہ ایست ریزہ و مغزی ہم دارد و مردم آن را میخورند و ون ہم خوانند و بترکی چتلاقوچ و بعربی حبّۃ الخضرا صاحبان سروری وجہانگیری و رشیدی و ناصری و جامع ذکر این کردہ اند صاحب محیط بر (حبّۃ الخضرا) گوید که این را بفارسی بن نام است و آن دانۂ سبز است و میفرماید که بفارسی این را ون دانہ ہم خوانند و بہندی تمالس گرم در اوّل و خشک در دوم و بقول شیخ در ثمر آن قبض است و در جوہر آن رطوبت فضلیہ و ہوائیہ بسیار و آن قوی بجلا و تفتیح و انضاج و تلیین و جذب است و منافع بسیار دارد مؤلّف عرض کند که اسم جامد فارسی زبان است۔ (اردو) سنسکرت میں بقول ساطع تمال ایک درخت کا نام ہے صاحب محیط نے ہندی میں تمالس کا جو ذکر

فرمایا ہے غالباً یہہ اسی کے پھل کا دانہ ہے جسکو عربی مین حبۃ الخضرا اور فارسی مین بن کہتے ہین بر

(۳) بن بالضم بقول غیاث بحوالۂ لطائف قہوہ را نام است خان آرزو در سراج ذکر این کردہ گوید کہ

ظاہرا مستحدث است مؤلف عرض کند کہ این لغت ہندی است و ما صراحت این بہ بالنقش

کردہ ایم و آنچہ درانجا ذکر حبۃ الخضرا رفتہ است درست معلوم نمی شود زیرا کہ از تحقیق معنی دوم

این می گشاید کہ حبۃ الخضرا چیز دیگر است صاحب محیط المحیط ہم این را بدین معنی لغت عرب گفتہ (اردو)

دیکھو بالنقش جس پر ہم نے اسکی اردو تعریف کی ہے ۔

(۴) بن بقول برہان بضم اول بنیاد و پایان و انتہای ہر چیز صاحبان سروری و رشیدی و ناصری

و جامع و مؤید ہم ذکر این کردہ اند و خان آرزو در سراج ہم این را آوردہ و راستہ می فرماید کہ اصل

ہر چیز است بہار گوید کہ بنہ مزید علیہ این و بون مشبع آن مؤلف عرض کند کہ اسم جامد فارسی زبان

است و بس و دیگر معانی کہ می آید مجاز این (اردو) ہر چیز کی انتہا اور آخر ۔

(۵) بن بقول برہان بمعنی بیخ درخت ۔ صاحبان سروری و رشیدی و ناصری و جامع ہم ذکر این کردہ اند

صاحب مؤید بذکر این گوید کہ بمعنی درخت تیر و صاحب غیاث کہ از علمای معاصر عجم بود می نویسد کہ

بیخ و ریشہ و پایہ درخت و چیزہای دیگر ہم کہ ترجمہ آن در عربی اصل است (طالب آملی ؎

خار بن را با گل و شمشاد قدت جلوہ نیست ٭ ننگ می آید بسوی گل ہم آغوشی مرا) مؤلف عرض کند

کہ مجاز معنی چہارم است و آنچہ درخت را ہم گویند مجاز مجاز (اردو) جڑ بقول آصفیہ بیخ

اصل ۔ بن ۔ مؤنث ۔ درخت جھاڑ ۔ مذکر ۔

(۶) بن بالضم بقول برہان سوراخ مقعد کہ بعربی فقحہ خوانند صاحب رشیدی ہم ذکر این کردہ

و خان آرزو در سراج این را مجاز گوید و بحوالۂ قوسی فرماید کہ قدما بہمین معنی بون بزیادت واو نیز گفته اند
و گوید کہ در ہندی مردم پنجاب نیز بہمین معنی مستعمل است و غایتش بعض در آخر آن دال ہندی نیز زیادہ
می کنند و این نیز از توافق زبان است مؤلف عرض کند کہ سبحان اللہ مؤلف ہند نژاد چہ خوش تعلقی
این را با لغت ہندی پیدا کردہ است اصل ہمین قدر است کہ این مجاز معنی چہارم یا پنجم باشد و بس۔
(اردو) مقعد۔ بقول آصفیہ۔ عربی۔ اسم مؤنث۔ جائے نشستگاہ۔ پیندی۔ پیندا۔ سرین۔ کانڑ۔ دُبر۔ کون۔
(۷) بُن بقول برہان بالضم آبکامہ کہ نان خورشی است معروف خان آرزو در سراج بہ نقل قول برہان ذکر
این کردہ مؤلف عرض کند کہ اسم جامد فارسی زبان باشد (اردو) کانجی (جس کا ذکر ہم نے آبکامہ پر کیا ہے)
بقول آصفیہ۔ مؤنث۔ ایک قسم کا کھٹّا پانی جس میں رائی۔ زیرہ۔ نمک وغیرہ اچار کی طرح ڈالکر اسمین پکوڑیاں
اور بڑے چھوڑ دیتے ہیں فارسی میں آبکامہ عربی میں مرّی کہتے ہیں۔

(۸) بُن بالضم بقول برہان تنۂ درخت۔ صاحب مؤید ذکر این کردہ۔ خان آرزو در سراج بذکر این گوید
کہ چنانکہ خاربن و گلبن و سروبن و فرماید کہ ظاہرا از معنی بیخ ماخوذ است مؤلف عرض کند کہ مجاز معنی
پنجم باشد کہ بیخ درخت را درخت و تنہ درخت ہم گفتند و گاہے بیخ (اردو) تنہ۔ مذکر۔ دیکھو بُن کی تیسرے معنے
(۹) بن بالضم بقول برہان خوشۂ خرما۔ خان در سراج ہم ذکر این کردہ مؤلف عرض کند کہ مجاز معنی پنجم است
و بس (اردو) کھجور کا خوشہ۔ مذکر۔

(۱۰) بن بقول بہار بالضم بمعنی رخت و اسباب خانہ بر سبیل مجاز زیرا کہ اثاث البیت گویا اصل و بیخ جمعیت
خانہ است مؤلف عرض کند کہ مجرد قول بہار را بدون سند استعمال تسلیم نمی توانیم کرد کہ دیگر محققین و معاصرین
عجم ازین معنی سکوت ورزیدہ اند (اردو) اثاث البیت بقول آصفیہ عربی۔ مذکر۔ گھر کا اسباب۔ اثالا۔

(۱۱) بن بقول بہار بالضم طرف و جانب خواہ جہت فوق باشد چنانکہ (کوچۂ بن لبست) و (بن لبستہ یعنی کوچۂ سربستہ) و خواہ جہت تحت چنانچہ سعدی گوید (ے) سخن را سر است اے خردمند و بن ہا میاور سخن در میان سخن ہ مؤلف عرض کند کہ حاشا کہ چنین باشد (کوچۂ بن لبست) متعلق بمعنی چارم است کہ انتہائش بستہ می باشد و راہ نفاذ ندارد و کلام سعدی ہم متعلق بمعنی مذکور است و ہیچ تعلق ندارد بامعنی طرف و جانب (اردو) طرف (دیکھو باز کے ستر ہ و ین معنی)

بنا بقول بہار (۱) بالکسر عمارت و فرماید کہ بنا از صفات اوست و با مصادر فرس مستعمل صاحب انند نقل نگارش و صاحب مؤید ذکر این بذیل لغات فارسی کردہ صاحب روزنامہ بحوالۂ سفرنامۂ ناصرالدین شاہ قاچار گوید کہ (۲) بالفتح و بتشدید نون بناکنندہ عمارت کہ معمار است و (۳) نقشہ کش عمارت صاحب رہنما بمعنی دوم قانع و صاحب بول چال ہم مؤلف عرض کند کہ لغت عرب است کہ صاحب منتخب بذیل (بنا) ذکر معنی دوم ہم کردہ و امی برجوید [illegible] اصطلاحی کند فارسیان این را بترکیب خود استعمال کردہ اند کہ در ملحقات می آید و معنی سوم مجاز معنی دوم است (اردو) (۱) عمارت بقول آصفیہ عربی مؤنث۔ دیکھو اساس۔ (۲) معمار عربی۔ مذکر۔ دیکھو بانیکار (۳) عمارت کا نقشہ کش۔ مذکر۔

بنا افراشتن مصدر اصطلاحی۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ بمعنی عمارت قائم کردن است (فخر نیشاپوری ے) گر آب و ہی نہال خود کاشتۂ ہ ور پست کنی بنا خود افراشتۂ ہ (اردو) عمارت بنانا۔

بنا افگندن مصدر اصطلاحی۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ طرح چیزی افگندن باشد (ثنای مشہدی ے) ازین بنا کہ شہنشاہ کامران افگند ہ بر زمین کلاہ بشارت بر آسمان افگند ہ (اردو) کسی چیز کی بنیاد قائم کرنا۔

بنا انداختن مصدر اصطلاحی بقول وارسته (۱)
بمعنی رنگ خانه ریختن (آصفی س۵) ز تو میخواهم انداز هم بنای
عشرت آبادی ؛ که روزی خاک وحشت این کهن ویرانه خواهم
شد ؛ صاحب بحر صراحت کرده که طرح عمارت افگندن و شروع
در بنای خانه کردن است صاحب آصفی ذکر این کرده اند
بمعنی ساکت مؤلف عرض کند که معنی حقیقی این مصدر (۱)
بنیاد چیزی قائم کردن و طرح چیزی انداختن است و از سند آصفی
هم بنای عشرت آباد انداختن پیداست نه بنیاد خانه قائم
کردن اگر بنا را بمعنی خانه گیریم چنانکه گذشت معنی این مصدر
(۲) انهدام خانه یعنی منهدم کردن خانه باشد حیف است که
هر دو محققین نازک خیال غور نکردند (اردو) (۱) بنا یے
عمارت قائم کرنا (۲) دیکھو بنا افگندن (۳) عمارت ڈھانا ۔

بناب بقول بهار بالضم بمعنی قعر آب (ظهوری س۵) در خم ارم
شراب میخواهم ؛ در بر ایم بن آب میخواهم ؛ مؤلف عرض کند که
موافق قیاس و فک اضافت بن آب است (اردو)
پانی کی گہرائی ۔ مؤنث ۔

بنا باب رساندن مصدر اصطلاحی بقول خان آرزو در
چراغ هدایت (۱) کنایه از تخریب و ویران نمودن است مرادف
(بنیاد به آب رسانیدن) و (۲) بمعنی بسیار کشیدن بنا و عمارت
نمودن بنا نیز صاحبان انند و غیاث نقل نگارش مؤلف
عرض کند که ذکر این بهر دو معنی به (بآب رساندن بنا) گذشت
و سندش هم همدر انجا مذکور (اردو) دیکھو (بآب رساندن بنا)

بنا بر بقول انند بحواله فرهنگ فرنگ (۱) بمعنی زیرا که
و (۲) از برای مؤلف عرض کند که صاحب فرهنگ فرنگ
و نقل نگارش هر دو بمعنی غور نکرده اند معنی اول غلط
است و این متعلق به (بنا بران و بنا برین) باشد که می آید و
بمعنی دوم است و بس چنانکه گوئی بنا بر او این کار کردم
یعنی برای او و این وا انما مضاف باشد بسوی کسی و چیزی
و بدون آن استعمال نیابد (اردو) واسطے لیے ۔

بنا بر آب نهادن مصدر اصطلاحی صاحب آصفی بمعنی
بنا نهادن ذکر این کرده بدون سند استعمال مفرماید که کنایه
از بی ثبات و ناپایدار کردن و هیچ و نابود انگاشتن است
مؤلف عرض کند که (بر آب نهادن) که بجایش گذشت
مصدر عام است و لیکن چون بنا را متعلق باین کنند

خاص شود برای بنا و ناپایداریش (اردو) دیکھو (برآب نہادن)

بنا برآمدن مصدر اصطلاحی بقول بہار قائم شدن بناست (صائب ؎) اگرچہ از دل سنگین دلبران سازم ✱ بنای توبہ برین بوم بر نمی آید ✱ صاحبان بحر و انند ہم ذکر این کردہ اند مؤلف عرض کند کہ (برآمدن بنا) بجایش مذکور (اردو) دیکھو برآمدن بنا ـ

بنا بران استعمال ـ صاحب انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بذیل بنا بر گوید کہ این بمعنی از ان جہت و از برای آن است مؤلف عرض کند کہ موافق قیاس است (اردو) اس وجہ سے ـ

بنا بر انداختن مصدر اصطلاحی ـ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ بر کندن بنا و از پا بر انداختن عمارت (بدر چاچی ؎) در اطراف جہان معمار جودت ✱ بنای نامرادی را بر انداخت ✱ (اردو) استوار ان ڈھانا ـ

بنا برخاستن مصدر اصطلاحی ـ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ بمعنی بلند شدن بنا باشد (ثانی مشہدی ؎) شہ بمعنی لب مسیح و شمع ✱ کہ بنای سخن از ان برخاست ✱ (اردو) عمارت بلند ہونا ـ

بنا بر داشتن مصدر اصطلاحی بقول وارستہ بلند کردن بنا باشد (متعدی مصدر گذشتہ) (خان بنا لص ؎) گردباد توکجا آہ کجا ای صحرا ✱ این بنا را دل ویران شدہ بہتر برداشت ✱ صاحبان بحر عجم و آصفی ہم ذکر این کردہ اند (اردو) بنا بلند کرنا ـ عمارت قائم کرنا ـ

بنا بر روی آب انداختن مصدر اصطلاحی ـ صاحب آصفی سند این بہ (بنا انداختن) آوردہ از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ قائم کردن بنا بر عمارت بر جائی کہ عمارت را قائم ندارد و کالعدم شود (نصیر بدخشانی ؎) کشتی دل را بہ دریای تو انداختہ ایم ✱ خانۂ خویش را بنا بر روی آب انداختہ ایم ✱ (اردو) پانی پر عمارت بنانا کہ کہہ سکتے ہیں یعنی ایسی جگہ پر عمارت بنانا جہاں قائم نہ رہ سکے ـ صاحب

نے (پانی پر بنیاد ہونا) بمعنی غیر مستقل اور بے قیام ہونا
لکھا ہے ۔

بنا ہیچ نہادن | مصدر اصطلاحی ۔ صاحب آصفی
ذکر این کردہ گوید کہ کنایہ از بی ثبات و ناپائدار کردن
و ہیچ و ناکارہ انگاشتن است مؤلف عرض کند کہ مرادف
(بنا بر روی آب نہادن) است وبس حیف است کہ
سند استعمال پیش نکردہ ولیکن خلاف قیاس نیست (اردو)
دیکھو بنا بر روی آب نہادن ۔

بنا برین | استعمال یقول انند بحوالہ فرہنگ فرنگ
از قبیل (بنا بران) بمعنی از برای این مؤلف عرض کند
کہ موافق قیاس است (اردو) اسلیئے ۔ اسوجہ سے ۔

بنا بستن | مصدر اصطلاحی ۔ صاحب آصفی ذکر این
کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ قائم کردن
عمارت باشد (نظامی ــہ) سرای شرع را چون چار
حد بست ٭ بنا بر چار دیوار ابد بست ٭ (اردو) عمارت
قائم کرنا ۔ بنانا ۔

بنا بگرد رفتن | مصدر اصطلاحی ۔ صاحب آصفی ذکر

این کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ قیاس
ہمین قدر می خواہد کہ معنی این بر باد شدن عمارت باشد
ولیکن محققین فارسی زبان ذکر این نکردہ اند و محقق
ہند نژاد سند استعمال پیش نکردہ بدون سند تسلیم نکنیم
کہ معاصرین عجم بر زبان ندارند (اردو) عمارت برباد ہونا

بنا بودن | استعمال ۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ
از معنی ساکت و سندی کہ پیش کردہ است برای
(بنا باشیدن) است کہ بمعنی حقیقی است کہ (۱) قائم
بودن بنای چیزی (ملا جامی ــہ) باشد بنای دولت
بر ہمت گدایان ٭ اینست بہ کتابہ ایوان پادشاہا ٭
و صاحب رہنما بحوالہ سفرنامہ ناصر الدین شاہ قاچار
و صاحب بول چال بحوالہ زبان معاصرین عجم گوید کہ
(۲) بمعنی تیار شدن و مستعد بودن و قرار یافتن ہست
مؤلف عرض کند کہ قیاس اجازت معنی مستعد بودن
نمی دہد و تسامح محقق در تعریف می نماید بدون سند
سند استعمال تسلیم نکنیم (اردو) (۱) بنا قائم ہونا (۲)
تیار ہونا ۔ مستعد ہونا ۔ قرار پانا ۔

بنابه بقول برهان بفتح اول و بای ابجد و ثانی بالف کشیده بمعنی (۱) نوبت باشد چنانکه گویند بنابه ماست یعنی نوبت ماست صاحبان جامع و هفت و ناصری ذکر این کرده اند صاحب ناصری بذکر معنی اول گوید که (۲) بمعنی قسمت آب است و صاحب انند نقل نگارشش مؤلف عرض کند که این مرکب است از بن بمعنی درخت و آب بمعنی خورش و های نسبت پس معنی لفظی این منسوب به آب درخت فارسیان نوبت آبرسانی درختان را گویند چنانکه با یک درماهی ده بنابه قرار داده ایم یعنی یکبار در هر سه روز آبرسانی می کنیم پس معنی اول از معنی دوم بسبیل مجاز است (اردو) (۱) نوبت بقول آصفیہ عربی - مؤنث - باری - سما - وقت معین کسی چیز کا وقت (۲) درختوں کو پانی دینے کی نوبت - باری - مؤنث -

بنا پذیرفتن مصدر اصطلاحی - صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت مؤلف عرض کند که بنا عمارت قبول کردن باشد (شفای اصفهانی سه)

این دل که می طلبه نه پذیرد بنای صبر و بی طاقتی بیا
تو درین گوشه خانه ساز به (اردو) بنا قبول کرنا - عمارت قائم ہونے دینا -

بنات العین اصطلاح بقول مؤید (بذیل نعات عرس) کنایه از اشک باشد مؤلف عرض کند که اگرچه دیگر محققین فارسی زبان ازین اصطلاح سکوت ورزیده اند معاصرین عجم هم بزبان ندارند ولیکن کنایه لطیف است که فارسیان بزبان خود هم طفل اشک گفته اند و این مرکب هر دو لغت عربی بترکیب عربی است (اردو) دیکھو اشک -

بنات اللیل اصطلاح بقول اکسیر اعظم بثورهای کوچک همرنگ بدن باشد که با خارش و درشتی جلد و کرب شدید در سرما و وقت شب پدید آید و خاصه این مرض است که خارش درین اشتداد نماید و در ابتدا از خاریدن لذت یابند لیکن بعد خاریدن ا[...] شدید و سوزش در جای خارش بهم رسد و چون این مرض اکثر در شب عارض می شود لهذا بدین اسم نامیده

پس باید که تنقیهٔ بدن از موادی که آن مادّهٔ بخارات باشد
بفصد و مسهل نمایند اگر حاجت آن بود بعد ازان تدبیر
تفتیح مسام به استحمام و مروّحات و دلوکات که در علاج
حکّه و شرا و غیر آن مسطور شد باید کرد (الخ) مؤلف عرض
کند که اگرچه این مرکب عربی زبان بهر دو لغت زبان عرب
است ولیکن ازانکه این را در فارسی زبان اسمی دیگر یافته
نمی شود داخل موضوع ما باشد (اردو) بنات اللیل ایک
مرض کا نام ہے جس میں پوست سخت اور خارش ہوتی ہے۔ مذکر

(الف) بنات النعش	اصطلاحات (۱ الف) تقول
(ب) بنات النعش صغری	غیاث کنایه از سه ستاره
(ج) بنات النعش کبری	اند قریب پایهٔ شرقی و شمالی
(د) بنات النعش گردون	نعش و نعش چهار ستاره

دار بصورت چهار پائی و بنات نعش مجموع هفت
ستاره اند قریب قطب شمالی و آن همه بر گرد قطب
می گردند صاحب ضمیمهٔ برهان نسبت (ب) می فرماید که
هفت اورنگ کهین را نام است و نسبت (ج) گوید
که هفت اورنگ مهین باشد و نسبت (د) گوید که سه ستاره
صف زده را گویند از جملهٔ هفت و فرماید که (بنات گردون)
و (بنات گردون) هر دو مخفف آنست صاحب مؤید
بذیل لغات عرب ذکر (الف) کرده و ذکر (ب و ج)
بذیل لغات فارسی و صاحب هفت به ذکر (د) اتفاق
مؤلف عرض کند که الف مرکب زبان عرب است و
ذکرش درین کتاب ازین لازم شد که اسم دیگرش
در فارسی زبان نیست و ب و ج و د مرکب به
قاعدهٔ فارسی است مخفی مباد که فارسیان بحذف
الف و لام بترکیب خود هم استعمال هر چهار اصطلاح
بالا می کنند (انوری الف ۵) بنات نعش همین گشت
گرد قطب چنان * که گرد حقّهٔ پیروزه گوهرین زیور
(اردو) (الف) بنات النعش اون تین ستارون کا
نام ہے جو قریب پایهٔ شرقی و شمالی نعش واقع ہین اور
نعش چار ستارہاے مخصوص کو کہتے ہین جو چارپائی کی
شکل میں قریب قطب شمالی ہین۔ مذکر (ب) بنات النعش
صغری سات چھوٹے ستارون کا نام۔ مذکر اور (ج)
بنات النعش کبری سات بڑے ستارون کا نام ہے۔ مذکر

(د) بنات النعش گردون تین صف زدہ ستارون کا
نام ہے اون ستارون سے جن کا ذکر الف پر گزرا۔ مذکر

(الف) بناتش گردون اصطلاحات۔ صاحب

(ب) بنات گردون مؤید نسبت الف گوید کہ
مخفف (بنات نعش گردون) است کہ بالف ولام
بمعنی ستارگان فلک ہم گذشت صاحب بحر نسبت (ب)
ہم ہمان گفتہ مؤلف عرض کند کہ کنایہ باشد از مطلق
ستارگان فلک و تسامح اوست کہ (ب) را مرادف
الف ہم قرار داد (اردو) الف دیکھو بنات النعش گردون
(ب) آسمان کے ستارے۔ مذکر۔

بناچار اصطلاح۔ بقول بہار بمعنی ضرور و لابد صاحبان
بحر و انند ہم ذکر این کردہ اند مؤلف عرض کند کہ مخفف
بناچاری باشد کہ تحتانی آخرہ حذف شدہ بناچار یا نفی
ماند (درویش والہ ہروی سے) فکر زنجیر و فسونگر کن
ہمراہ ببر + ہر گہ از خانہ بناچار باستاد روی پنجفی
اسباد کہ در معنی این لفظ ضرور بی محل است مقصود از
ناگزیر باشد و بس کہ ترجمہ آن لابد است و لابد مخفف لا بد منہ
(اردو) مجبوری کے ساتھہ۔ ناگزیر۔

بناخن رسد خون دل مقولہ۔ صاحب مؤید تعریف
این گوید کہ یعنی خون دل از سر تا بناخن پای رسید
کذا فی القنیہ والادات وقیل کنایت از خراشیدن
سینہ است یعنی سینۂ خود چندان خراشد از حسرت کہ
خون دل بناخن رسد وقیل عبارت از خون گریستن
صاحب ہفت ہم ذکر این کردہ مؤلف عرض کند
کہ ہر دو محققین بالا ہمین عبارت را در کتابی یافتہ
باشند و بجنسہ نقلش کردند بطرز مقولہ و غور بمعنی و
تکردند وندانستند کہ این مشتق است از مصدری
کہ اصطلاحی است و خبر نداشتند کہ (خون دل بناخن
رسیدن) مصدریست اصطلاحی و جا دارد کہ آن
را درینجا ------

بناخن رسیدن خون دل قائم گفتیم کہ بمعنی خراشیدن
سینہ در غم و گریہ کردن است یعنی خون کسی سینہ
خود را از غم بخراشد خون سینہ در خراشیدن بناخن
جا کند گویا خون دل از غم بناخن رسید و این بما

ایست درکلام وبگہ ہیچ وناخن پای راہیچ تعلق ازمعنی این مصدر مرکب نیست (اردو) غم سے سینہ کو تراشنا ۔ ماتم کرنا ۔ رونا ۔

بنا دادن مصدر اصطلاحی ۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ ازمعنی ساکت مؤلف عرض کند کہ وای براولکہ ازسندی این مصدر را پیدا کردہ است کہ از ان (آب دادن بنای خانہ) پیدا است کہ بجایش گذشت ونقل ہمین سند ہم ہمدرانجا موجود (بنای خانہ را آب دادن) بجایش ہمدرین باب می آید این است تحقیق محققین بانام ونشان (اردو) دیکھو آب دادن بنا سے خانہ ۔

بنا داشتن مصدر اصطلاحی ۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ ازمعنی ساکت مؤلف عرض کند کہ وای بر حیکہ ازسندش مثل (ہرکس باندازۂ خویش بنائی دارد) پیدا است کہ بجایش می آید واین بہتر ازمصدر عام است کہ پیدا کردہ او واین کنایہ باشد از (فکر ہرکس بقدر ہمت اوست) (ابوسلم نیشاپوری ؒ) دارد ہرکس بنا باندازۂ خویش * در خانۂ خود کہ بندہ دارد و خدایش * (اردو) ہر شخص اپنے حوصلہ کے موافق کام کرتا ہے ۔

بنارس بقول اننہ بحوالۂ فرہنگ فرنگ بالفتح لغت ہندی است کہ فارسیان متعرسش کردہ اند نام شہری در ہندوستان وآن معبد بزرگ ہنود است (حزین ؒ) ازبنارس نروم معبد عام است اینجا * ہر برہمن بچہ لچھمن ورام است اینجا * (اردو) بنارس ہندوستان کے شمال مین ایک دیسی پایہ تخت ۔ مذکر

بنارساندن آب مصدر اصطلاحی ۔ ہمان (آب رسانیدن بنا) کہ بجایش گذشت (اردو) دیکھو (آب رسانیدن بنا)

بنا رسیدن آب مصدر اصطلاحی ۔ ہمان (آب رسیدن بنا) کہ بجایش مذکور شد (اردو) دیکھو آب رسیدن بنا ۔

بنا ریختن مصدر اصطلاحی ۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ ازمعنی ساکت مؤلف عرض کند کہ برباد شدن عمارت واز پایہ افتادنش (صائب ؒ) تا زدریا سر برون آورد خالی شد حباب * ہرچہ بی بنیاد ریزد بنا

گر نفس گردد خراب ہو (اردو) عمارت گر پڑ ہنا۔ برباد ہونا۔

بنا زحرف زدن استعمال۔ بقول خان آرزو در چراغ ہدایت مرادف (لب زلف حرف زدن) کہ گذشت سند استعمال پیش نشد عیبی ندارد بموافق قیاس و مبنی حقیقی است و معاصرین عجم بر زبان دارند (اردو) ناز و ادا سے باتیں کرنا۔

بنازم چشم مستت را مقولہ۔ بقول صاحب مؤید یعنی مفاخرت بچشم مست تو کنم صاحب انند نقل نگار شیان و صاحب شمس بحذف تای خطاب (بنازم چشم مست را) نوشتہ مؤلف عرض کند کہ این اصطلاحی نیست و نہ مقولہ کلمہ را کہ در آخر است برای اضافت است یعنی ناز بچشم مستت کنم حق آنست کہ این ذکر ضروری بیان نبود۔ صاحب مؤید الفضلا۔ آبروی فضلا می ریزد کہ برای تائیدشان فقرہ ہای مکتوبات را در فرہنگ خود جمع کرد و غور نکرد کہ ہندیان فارسی ہم ضرورت تعریف این قسم جملہ ہا ندارند تا بفضلا چہ رسد حیف است کہ خود مؤلف کتاب کم سواد است و مصطلحات قابل تعریف را نمی داند (اردو) تیری مست آنکھ پر ناز کرتا ہوں۔

بنا ساختن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ بنای عمارت کردن یا عمارت قائم کردن است (صائب سہ) اگرچہ از دل سنگین دلبران سازند ہو بنای توبہ برین بوم بر نمی آید ہو (اردو) عمارت بنانا۔ عمارت کی بنا قائم کرنا۔

بناست بقول برہان بکسر اول و ثانی بالف کشیدہ و فتح سین بی نقطہ و بتای قرشت زدہ صمغی باشد کہ آن را کندر گویند و بعربی صمغ البطم خوانند و قاطعیت آن بمصطگی نزدیک است صاحب جامع بر صمغ کندر قانع۔ صاحب محیط گوید کہ (علک البطم) است و بر علک البطم نویسد کہ بفارسی سقز و بناست و بہ اصفہانی فندرون و بیونانی طرابیون و طرابیلس نامیدہ و آن صمغ درخت بطم است گرم و خشک در آخر دوم محلل و ملطف و جالی و مقوی معدہ و منقی جرک

ومنافع بسیار دارد مؤلف عرض کند که اسم جامد فارسی زبان است (اردو) درخت مطلم یعنی بن کا گوند۔ مذکر۔

بنا شدن خانه استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت مؤلف عرض کند که طرح عمارت افتادن باشد (وحید قزوینی ے) تا به نهالش شده چشم آشنا که خانهٔ دل راشده برگل بنا ہ صاحب رہنما بحوالہ سفرنامہ ناصر الدین شاه قاچار گوید که (بنا شد) بمعنی آغاز شد ومقرر شد (اردو) طرح عمارت قائم ہونا عمارت کی بنا ہونا۔

بنا شکستن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت مؤلف عرض کند که خراب شدن خانه باشد (بنای خانه شکستن) ہم مرادف آن (آصفی شیرازی ے) سیل غم تو بر دل آبادمن گذشت ہو ہر سو بنا شکست خانهٔ صبر و سکون شکست ہہ (اردو) عمارت منہدم ہونا۔

بنا ش گردون اصطلاح۔ بقول انند مخفف بنات النعش گردون است وبس تسامح صاحب بحر است که این را مرادف (بنات گردون) خیال کرد و صاحب ہفت اگرچہ بتحقیق برد۔ ولیکن (بنات گردون) و (بناش گردون) ہر دو را مخفف (بنات النعش گردون) دانست مؤلف عرض کند که (بنات گردون) عام است برای ستاره ہای فلک چنانکه بجایش ذکر کرده ایم واین بمعنی خاص بنات النعش گردون است وبس (اردو) دیکھو بنات النعش گردون و بنات النعش۔

بناغ بقول برہان بفتح اوّل بروزن دماغ (۱) تار ریسمان خام را گویند که بر دوک پیچیده شود و (۲) دبیر و نویسنده را ہم گویند و (۳) چون دو زن یک شوہر داشته باشند ہر یک مر دیگری را بناغ باشد صاحب جہانگیری ذکر معنی اوّل از مولوی معنوی سند آورده (ے) حلّه بافان باغ می بافند ہ حلّه ہا پہ پلیت بناغ ہ و برای معنی دوم از منصور شیرازی سند پیش کرده (ے) ضمیر من بود آن بلبلی که گاه بیان ہ بہ پیش او بود ابکم زبان تیز بناغ ہ و بذکر معنی سوم گوید که آن را بنانج نیز [illegible]

بدکر بمعنی اوّل و دوم نسبت سوم گوید که انباغ هم بهمین معنی آمده و مخفف آن نباغ باشد به تقدیم نون بر با صاحب ناصری و جامع بمعنی اوّل و دوم قانع و صاحب جامع ذکر هر سه معنی کرده خان آرزو در سراج بدکر (معنی اوّل بحواله رشیدی) گوید که این خطاست و صحیح آنست که قوسی گفته یعنی ریسمانی که زنان بر میل چرخ پیچند و مثل بیضه سازند و بدکر بمعنی دوم و نقل سند منصوری فرماید که معنی نشی و دبیر از بین بیت خواستن بعید است و تحقیق آنست که بناغ بموحده اوّل و نون دوم بمعنی نشی و دبیر آمده و بمعنی سوم بنون اوّل است صاحب غیاث بحواله لطائف بدکر بمعنی اوّل یعنی ماشوره ریسمان خام گوید که (۴) نوعی از سبزه و (۵) چوب خشک و (۶) تار عنکبوت را هم گویند صاحب مؤید بمعنی اوّل قانع و فرماید که آن را در سندی گلری گویند مؤلف عرض کند که این لغت را بمعنی اوّل و دوم و سوم اسم جامد فارسی زبان دانیم نظر باعتبار صاحبان ناصری و جامع که هر دو از اہل زبانند و آنچه نباغ بنون بمعنی سوم می آید قلب بعض این باشد یا مخفف انباغ که گذشت و برای معنی چهارم و پنجم و ششم بیان کرده غیاث طالب سندی باشیم که محققین اہل زبان و غیرهم ازین معانی سکوت ورزیده خیال رشیدی و خان آرزو وقیع تر از صاحب جامع نیست (اردو) (۱) کچا تاگا جو تکلے پر لپٹا جاتا ہے نذکر (۲) منشی لکھنے والا (۳) دیکھو انباغ (۴) سبزے کی ایک قسم مذکر (۵) سوکھی لکڑی مؤنث (۶) مکڑی کا جالا۔ مذکر۔

بناف کسی چیزی نهادن مصدر اصطلاحی بالفتح کردن بجدل گسنده کنده هنیم تسلیم بنافش نه وفا نوشش اوّل و دوم بقول بهار (۱) رشوت دادن و (۲) کن و هم او گوید که فارسیان گویند که اینقدر مبلغ یا بمعنی مطلق دادن هم (باقر کاشی ۔) مدّعی گر رگ فلان چیز بنافش نهادیم و کار خود کردیم و فرماید که

از اہل زبان بہ تحقیق پیوستہ۔ مؤلف عرض کند کہ وقت
ملاقات با بلندپایگان بر سبیل ادب پشت خود را خم
می دہند و بہ نیم تسلیم سر خود را بناف و شکم مخاطب میرسانند
و ہمدرانوقت حاکمان مرتشی را چیزی از پول یا تحائف
دیگر در پیشان می نہند و ازہمین عادت این مصدر قائم
شد و معنی دوم مجاز است و بس وارستہ و بحر ہمین معنی
بہ (بناف نہادن) نوشتہ اند و بسند آن شعر بالا را نقل
کردہ (اردو) (۱) رشوت دینا (۲) دینا۔

بناف کسی حرف نہادن مصدر اصطلاحی بفتح
اول و دوم بقول بہار ظرافت و استہزا کردن
است (سعید اشرف ص) نہ گوہر است کہ باشد بحقہ گردآب
بہ نہادہ جود تو حرفی بناف دریا را ٭ مؤلف عرض کند
کہ وارستہ و بحر ذکر این کردہ اند و حقیقت این است
کہ اگر عوض پول یا تحائف را بناف گذاشتن چنانکہ بذیل
(بناف کسی چیزی نہادن) گذشت محض حرفی بناف
نہند کنایہ باشد از تمسخر و استہزا (اردو) ٹھٹول کرنا

بناکاج اصطلاح بقول بہار بمعنی ناگاہ (حکیم سوزنی
ص) زہی دولت کہ من دارم کہ دیدیم بکوی تو عطا
مکرم را بناکاج ٭ صاحب انند نقل این کردہ گوید
کہ مرادف (بناگاہ) است مؤلف عرض کند کہ
موحدۂ اول زائد است و ناکاج بکاف عربی
مبدل ناگاہ کہ کاف فارسی بدل شد بہ عربی چنانکہ
گند و کند و ہای ہوز بدل شد بہ جیم عربی چنانکہ
ماہ و ماج بعضی از معاصرین عجم گویند کہ استعمال
این در کلام متقدمین بہ کاف فارسی است واللہ
اعلم بانی حال این مبدل (بناگاہ) است کہ گذشت
(اردو) دیکھو بناگاہ کے تیسرے معنی۔

بناکام اصطلاح بقول بحر مرادف (بناچار)
کہ بجایش گذشت مؤلف عرض کند کہ بمقصود خود
نرسیدن نباشد کہ محقق (بناکامی) است بمعنی ناکام
بمعنی ناکامی (خواجہ شیراز ص) دست رس نیست بہ پیمان
بہ کرشمہ صرف بکام ٭ واقف آخر کہ بناکام چنین خواہد
بودن ٭ (اردو) ناکامی کے ساتھ۔

بناکردن مصدر اصطلاحی بقول بحر و بہار

بدیل بنا (۱) بمعنی شروع کردن و (۲) بمعنی تعمیر کردن (سعدی ؒ) بناکرد و نان داد و لشکر نواخت ٭ شب از بہر درویش شب خانہ ساخت ٭ (تاثیر مشہدی ؒ) از حق کلام صاف ضمیران بنا کنند ٭ مکتوب از نخست بہ ہو ابتدا کنند ٭ (انوری) ببین ہا حرم کعبہ کش چو بناکرد قضا ٭ شیر لبیک زد آہو برہ احرام گرفت ٭ (اردو) (۱) شروع کرنا (۲) تعمیر کرنا ۔

بناکندن استعمال ۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ برباد وخراب کردن عمارت از بنیادش حیف است کہ سند استعمال پیش نکرد (اردو) عمارت ڈہانا ۔

بناگاہ اصطلاح ۔ بکسر اوّل بقول بحر (۱) منزل و مکان و (۲) جائی کہ نقد وجنس دران نہند و (۳) [illegible] مفتوح برلفظ ناگاہ بقول انند بمعنی بغتۃً ۔ بہار ذکر این کردہ از معنی ساکت (محسن تاثیر ؒ) جام تجلیش کہ بناگاہ می دہند ٭ می دان یقین کہ بردل آگاہ می دہند ٭ واضح باد کہ این بمعنی سوم اصل (بناکاج) است کہ گذشت یعنی آن مبدل این مخفی مباد کہ بمعنی دوم مجاز بمعنی اوّل است و برای معنی دوم مشتاق سند استعمال می باشیم کہ از نظر ما نگذشت (اردو) (۱) مکان ۔ مذکر (۲) وہ جگہ جہان نقد وجنس رکھیں ۔ مؤنث (۳) [illegible]

بناگذاشتن مصدر اصطلاحی ۔ بقول بحر بمعنی اساس نہادن ۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ قائم کردن عمارت است (صائب ؒ) عمر چون قافلۂ ریگ روان درگذر است ٭ تا بنا بر سر این ریگ روان نگذاری ٭ (اردو) عمارت قائم کرنا

بناگر اصطلاح ۔ بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بکسر اوّل بمعنی معمار ۔ مؤلف عرض کند کہ موافق قیاس اسم فاعل ترکیبی است بمعنی تعمیر کنندۂ عمارت (اردو) معمار بقول آصفیہ عربی ۔ اسم مذکر ۔ عمارت بنانیوالا [illegible]

بناگزیدن استعمال ۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ بمعنی قبول و حاصل کردن عمارت است (ابوالفرج رونی ؒ) گزیدم بنا [illegible]

وحصی و پشتی ﴿ بو اصل بجا ہی و عزی و مالی ﴿ (اردو) عمارت کو قبول کرنا ۔ حاصل کرنا ۔

بناگوش اصطلاح ۔ بقول سروری (۱) بمعنی عذار (سعدی ﷺ) ببرد از من قرار و طاقت و ہوش ﴿ بت سنگین دل سیمین بناگوش ﴿ صاحب بحر گوید که بضم اول (۲) نرمهٔ گوش است و (۳) بقول بعض بمعنی شقیقه و (۴) بمعنی بمعنی پس گوش آورده اند صاحب مؤید بر بن گوش قانع و صاحب ہفت ہفت بانش ۔ خان آرزو در سراج می فرماید که در رشیدی بالضم بمعنی پس گوش است و این غلط است و قول قوسی صحیح باشد یعنی نرمهٔ گوش و فرماید که شعرا که تعریف صبح بناگوش کنند مراد از ان نرمهٔ گوش است و حوالی آن را که طرف رخساره بود نیز مجاز بناگوش خوانند و لفظ بن نیز دلالت برین معنی دارد و (۵) بمعنی جای پیوند گوش نیز از طرف اعلی آمده (محمد قلی سلیم ﷺ) غنچه بوسن نوخیز بباغ از سر شاخ ﴿ در نظر چون قلم آید به بناگوش دبیر ﴿ زآیه وارش بهار گوید که معنی دوم مجاز باشد و ذکر معنی پنجم کرده و بحوالهٔ نسخهٔ سند راهم معنی سوم راهم بیان کرده گوید که بعضی بفتح هم گفته اند و فرماید که نزد صاحب سکندری همین صحیح است و بضم و بکسر را خطا دانسته اند و گوید که آئینه برگ یاسمین پنبه زار خورشید دیوان زہره یاسمن سیم صبح صفحهٔ عاج کافور گلبرگ ماه مهتاب نسرین یاسمن از تشبیهات اوست (عثمان مختاری ﷺ) چه آینه است بناگوش او بنام ایزد ﴿ که تیره می نکند صد هزار آه نقش ﴿ (طالب آملی ﷺ) کسیکه دیده بناگوش او شبی در خواب ﴿ نیابدش نظر برگ یاسمین نازک ﴿ (کمال اسمعیل ﷺ) چو پنبه زار بناگوش بشگفید ترا ﴿ ز گوش پنبه برون کن بکار حق پرداز ﴿ (خان آرزو ﷺ) ز خورشید بناگوشت که باشد طالع خوبی ﴿ سر شک شوق در چشمم گهر گردید وارد ﴿ (حکیم زلالی ﷺ) ایازی کش بدیوان بناگوش نوشته شاه بیت غارت ہوش ﴿ (میر معزی ﷺ) رخسار تو گل است و بناگوش تو سمن ﴿ دام و سمن زیر چنبر است ﴿ (وله ﷺ)

چو سیم او خط نورسته نیست ؛ خط نورسته دگر باشد
بنفشستان دگر ؛ (صائب ۵۵) مگر ز صبح بناگوش
یار نور گرفت ؛ که بوی یاسمن از ماهتاب می آید
؛ (حکیم سنائی ۱۱۵) خورشید بماند بهت زهره
ببینی ؛ کافور بناگوش همی مشک عذاری ؛ (ملا ظهیر
نیشاپوری ۱۱۵) گلبرگ بناگوش و رخت بود مناسب ؛
گلدسته شد و بست بر و زلف رسن را ؛ (صائب
۵۵) ز ماهتاب بناگوش یار می آید ؛ که شیر مست
کند ریگ این بیابان را ؛ مؤلف عرض کند که تسامح
صاحب سروریست که بناگوش را بمعنی عذار نوشت
و سندی که از کلام سعدی پیش کرده است برای
عذار نیست و بیکار شی نی خورد خیال ما این است
که کاتبش نرمه را عذار نقل کرده باشد صاحب
سروری محقق اہل زبان و عجمی الاصل است [illegible]
که او در معرض معنی اینقدر تغافل کند معنی دوم حقیقی
است و آنچه بهار این را مجازی قرار می دهد تسامح
اوست که بناگوش از بن گوش آغاز می شود .

و آنانکه این را بمعنی شقیقه نوشته اند سکندری خورده اند
که بناگوش هیچ تعلق با شقیقه ندارد و همچنین بناگوش
را بمعنی پس گوش گرفتن قابل نظر است و تا آنکه
سند استعمال پیش نشود این را تسلیم نه کنیم بالجمله
معنی حقیقی این نرمهٔ گوش است و معنی پنجم مجازش و شاید صحیح
باشد که مرکب است از بن و گوش و در میان هر دو الف
وصلی (اردو) (۱) دیکھو عذار (۲) کو بقول آصفیه
اسم مؤنث - نرمۂ گوش - بناگوش - کنپٹیا (ظفر [illegible])
لعُور دیکھ لا تاب دُر سے کیا یکسر ؛ چمک رہی
ہے عجب گوش خوش دماغ کی لو ؛ (۳) دیکھو شقیقه
(۴) کان کے پیچھے کا حصہ - مذکر - (۵) کان کے جڑ
کا وہ مقام جہاں قلم رکھا جاتا ہے - مذکر -

بناگوش کردن | مصدر اصطلاحی - بقول برہان
(۱) انگشت در دهن کودک کرده کلام او را [illegible]
و (۲) کنایه از اطاعت و انقیاد کردن صاحبان [illegible]
و رشیدی بر معنی اول قانع (سیف اسفرنگی ۱۱)
مادر ملک زبستان شرف شیر دهد ؛ ہر گرا دایه لطف [illegible]

تو بناگوش کند، صاحبان جامع وبحر وبهار ذکر هردو
معنی کرده اند خان آرزو در سراج گوید که در معنی اول
مناسبت بناگوش کردن هیچ ظاهر نمی شود ونسبت
معنی دوم می فرماید که بمعنی (از بن گوش) است
مؤلف عرض کند که محققین هند ترا از حقیقت
هردو معنی خبر ندارند ونه دیده اند که دایه باپسر نو مولود
در عجم چه می کند یکی از معاصرین عجم گوید که زنی هردو
بناگوش طفل را در سر انگشتان خود می گیرد ودایه کام
او برابر می دارد ازینجاست که صاحبان برهان و
جامع وجهانگیری ورشیدی ایرادی نکرده اند که ازین
طریق عمل واقف باشند وخان آرزو ازبیخبری خود
زبان ایراد کشاد وصاحبان بهار عجم وبحر نقلش برداشته اند
نسبت معنی دوم عرض می شود که رسم غلامان عجم است
که چون مولا حکمی دهد از دست راست بناگوش خود گیرند
وگویند چشم واین هردو علامت اطاعت وبجا آوری
حکم است وازهمین عادت این مصدر اصطلاحی قائم
شد وخان آرزو اصطلاحی که در پی اصطلاح داده اند

کم غور رسی اوست عادت اوست که دخل به معقولات
می دهد هندیان را نمی رسد که در محاوره زبان فرس
طبع آزمائی کنند قول صاحب جامع که از اهل زبان
است اعتبار را کافی است و (بناگوش کردن)
برای هردو معنی مخفف (دست به بناگوش کردن)
است وبس (اردو) (۱) نومولود کی تالو اٹھانا
(۲) اطاعت کرنا.

(الف) بناگوشی	اصطلاح بقول بحر (الف)
(ب) بناگوشی زدن	نوعی از ضرب که بر بناگوش

زنند وهم او بر (ب) گوید که طپانچه بر بناگوش
زدن است خان آرزو در چراغ هدایت فرموده
بمعنی بالا کرده (علی بیگ نصیرآبادی ؏) اگر کند
شجر اصم تو سرو همدوشی، بزنند فاختگان سرو را
بناگوشی. بزنند بروارث بهار نقلش برداشته
وصاحب انند نقلش نگاشته مؤلف عرض کند
که همه محققین بالا ذوق زبان ندارند وتعریف
بقیاس کرده اند (الف) گوشمالی است طپانچه

گوشمالی کردن یعنی طپانچہ بر بناگوش و نمید انند کہ زدن و پیچانچہ یعنی می کند و این محاورۂ عجم است کہ (گوشمالی کردن) را (بناگوشی زدن) گویند (اردو) (الف) گوشمالی بقول آصفیہ اسم مؤنث۔ کان مروڑنے کی سزا۔ کان اینٹھنے کی سزا۔ (ب) گوشمالی کرنا بقولہ کان اینٹھنا۔ کان مروڑنا۔

بنالہ آمدن مصدر اصطلاحی۔ نالہ کردن است (انوری ؎) ارواح فلک بنالہ آمد ۔ صوت تو گرفت چون ترنم ۔ (اردو) نالہ کرنا۔

بنام بقول برہان بکسر اوّل بر وزن نظام بمعنی ہمنام باشد کہ بترکی آداش گویند صاحبان ہفت و انند ہمزبانش مؤلف عرض کند کہ ترجمۂ این در ترکی زبان آتاش بغوقانی باشد نہ بدال مہملہ (کذا فی لغات ترکی) معاصرین عجم حالا بر زبان ندارند و ہمنام استعمال کنند۔ (اردو) ہمنام بقول آصفیہ اسم۔ ایک ہی نام کا۔

بنام ایزد استعمال بقول برہان بمعنی بنام خدا و فرماید کہ این کلمہ را (۱) در محل تعجب گویند و (۲) بجہت دفع چشم زخم نیز استعمال کنند و (۳) گاہی بجہت قسم نیز گفتہ می شود صاحب سروری بر معنی اوّل قانع (حکیم سنائی ؎) چونت آراست ای غلام ایزد ۔ چشم بد دور ۔ و بنام ایزد ۔ (انوری ؎) بنام ایزد بحشم بس جہانی ۔ کہ نیکوتر ز ماہ آسمانی ۔ صاحب بحر بذکر ہر سہ معنی گوید کہ این در اصل باضافت بود امّا بکثرت استعمال اضافت قطع شدہ حتی کہ در رسم خط نیز بدون الف می نویسند صاحب مؤید بذکر معنی سوم فرماید کہ (۴) بمعنی بسم اللہ است مؤلف عرض کند کہ ما صراحت معانی ہای بوجدہ بجایش کردہ ایم و خصوصیت بلفظ ایزد ہم نباشد بلکہ بوجدہ را بالفظ خدا یا مرادفاتش ہم استعمال می کنند و تکملہ این بر (بنا بیزد) می آید (اردو) (۱) یا خدا۔ محل تعجب میں کہتے ہیں (۲) اسم اللہ اس کا استعمال اچھے بیان کے پہلے کرتے ہیں جس میں نظر لگنے سے بچانا مقصود ہو (۳) بخدا۔ خدا کی قسم (۴) بسم اللہ ہر کام کے آغاز میں کہا جاتا ہے جس کے معنے

یہہ ہین کہ شروع کرتا ہون مین اس کام کو خدا کے نام سے

بنام پادشاہی زر زدن مصادر اصطلاحی بقول

بنام پادشاہی زر ساختن بہار ای سکہ بزر زدن

و ساختن (صائب ؎) سکہ مروی نداری معرفت کم خرج

کن ۂ فتنہ ہا دارد بنام پادشاہان زر زدن ۂ (میر معزی

؎) تا عشق دوست بر دل من گشت پادشاہ ۂ بر زرخ

بنام او ہمہ شب زر ہمی زنم ۂ (شفیع اثر ؎) بدست

بوالہوس داغی کہ می بینی ز عشق او ۂ زری باشد کہ

قلابی بنام شاہ می سازد ۂ مؤلف عرض کند کہ ضرورت

ندارد کہ درین مصادر اصطلاحی تحتانی با لفظ شاہ

ترکیب کنند کہ (بنام شاہ زر زدن و ساختن) کنایہ

باشد از ضرب سکہ و این در تعمیم (بنام کسی زر زدن)

داخل است کہ بجایش گذشت (اردو) دیکھو بنام

کسی زر زدن۔

بنام کسی تسبیح کردن مصدر اصطلاحی بقول بہار

نام کسی را بہ تعظیم و تکریم یاد کردن (میر معزی ؎)

ہمی کنند بنامش فرشتگان تسبیح ۂ ہمی کنند ز مدحش

ستارگان تکرار ۂ صاحبان بحر واتند ہم نقل این

کردہ اند مؤلف عرض کند کہ تسبیح کردن مخصوص

باشد برای خدا و بنام خدا و این خلاف محاورہ

باشد کہ این را با لفظ (کسی) عام کنند و از سند

میر معزی اشارۂ ضمیر بسوی خداست پس (بنام

خدا تسبیح کردن) حاصل این سند است (اردو)

کسی کے نام پر تسبیح پھیرنا کسی کے نام کو یاد کرنا۔

کسی کے نام کو تعظیم و تکریم سے یاد کرنا۔ او رہمارے

معنون کے لحاظ سے خدا کے نام پر تسبیح پھیرنا۔

بنام کسی خطبہ خواندن مصدر اصطلاحی۔ کنایہ

باشد از تسلیم کردن حکومتش کہ دائما خطبہ بنام

پادشاہ وقت اسلام می خوانند یعنی نامش را

در خطبۂ ثانی بدعا ذکر کنند (ظہوری ؎) در شہر

خطبہ خواند ظہوری بنام خویش ۂ چون روشناس

شہر زضرّابی قسمت ۂ (اردو) کسی کے نام پر

خطبہ پڑھنا کہہ سکتے ہین یعنے اسکی پادشاہت اور

حکومت کو تسلیم کرنا۔

(۵۵۵۴)

بنام کسی دائرہ ساختن مصدر اصطلاحی۔ بہار گوید کہ دائرہ ہمان است کہ در عرف ہند آنرا چندہ گویند و آن کاغذی باشد مدوّر کہ بر ان نام مردمان می نویسند تا یک چیزی بصاحب دائرہ بدہند (میر معزی سہ) ہر جا کہ بنام امرا دائرہ سازند ٭ زان دائرہ نام تو شمارند نخستین ٭ صاحب آنند نقل نگارش مؤلف عرض کند کہ ہر دو محققین در تعریف این مصدر سکندری خوردہ اند تا تعریفت ممدوح گوید کہ در دائرۂ امرا یعنی در حلقۂ امرا نام ترا منظر بہ علو مرتبت نخستین شمارند بہار مصدری کہ قائم کردہ حاصل است ایست قوت تلاش محققین با نام و نشان کہ از کلام معزی مصدری ایجاد کردہ اند کہ ایجاد بندہ را ماند اگر چہ گندہ باشد آفرین بر نقل نگارش اگر از معنی لفظی این کار گیرم فہرست حلقہ داری مرتب کردن است و این در خور آن نیست کہ بشکل مصدر اصطلاحی قائم کنیم (اردو) حلقہ داری فہرست مرتب کرنا جیسے امرا کی فہرست عہدہ داروں اور علما کی فہرست۔

بنام کسی سکہ زدن مصدر اصطلاحی۔ اعتراف حکومت کردن و آن را شاہ و فرمانروای خود کردن کہ ہر کہ فرمانروا باشد سکہ بنامش زنند (ظہوری سہ) بنام مغز جگر سکہ از زدم ٭ بہ سرای سینہ زداغت خزانہ بگدازم ٭ (اردو) کسی کی پادشاہت کو قبول کرنا کسی کو اپنا پادشاہ قرار دینا قبول کرنا۔

بنام کسی گذاشتن خدمتی مصدر اصطلاحی مخصوص کردن خدمتی و کاری بنام کسی چنانکہ قصیدہ نگاری شاہ را مخصوص کردن بنام انوری (انوری سہ) لیکن از بی کاغذی بیتی نکردستم سواد ٭ ہستم امیدم کہ این خدمت چو بگذارد بنام ٭ حالی او در خانہ وار دنیا بہ یک دستہ ٭ شدمن خادم فرستد پابنست یا بوا ہم ٭ (اردو) کسی کے نام سے کوئی کام یا خدمت معین کرنا۔

بنام کسی نظم کردن مصدر اصطلاحی بقول بہار عبارت از تصنیف کردن بنام وغیرہ (شیخ شیراز

ه) ولی نظم کردم بنام فلان ۞ مگر باز گویند صاحبدلان ۞ که سعدی که گوی بلاغت ربود ۞ در ایام بوبکر بن سعد بود ۞ (خواجه شیراز ره) گردون چو نظم کردش ثریا بنام شاه ۞ من نظم خود چرا نکنم از که کمترم ۞ صاحبان انند و بحر نقل نگارش مؤلف عرض کند که تعریف این معنون کردن نظم خود بنام نامی کسی باشد چنانکه در هند هم همین طور مروج است و همین را معنون کردن گویند و در انگلیسی زبان ترجمه ددیکیشن است محققین بالا که از معنی خاص نظم تصنیف را عام کرده اند چه حقیقت معنی نبرده اند و در تعریف این هم سکندری خورده اند که تصنیف بنام کسی کردن مقتضی آنست که نام مصنف اصلی در خفا باشد در حالی که چنان نیست مؤلف یا مصنف تصنیف یا تالیف خود را بنام خود شایع میکند و در عنوانش با جازت معنون علیه بیان میکند که این تالیف یا تصنیف را بنام فلان معنون کردم دیگر هیچ (اردو) اپنی نظم یا اپنی تالیف یا تصنیف کسی شخص کے نام سے معنون کرنا

بنامیزد استعمال بقول ناصری (۱) در مقام تعجب گویند صاحب جامع هم ذکر این کرده و دیگر معانی هم گوید که ذکرش بر (بنام ایزد) گذشت و اشاره این هم همدر آنجا کرده ایم خان آرزو هم در سراج این را آورده می فرماید که ورای معنی بالا اینرا کلمه بزرگ (۲) برای دفع چشم بد هم استعمال کنند لیکن آنچه بنظر مؤلف در آمده همان معنی دوم است و بسبب کثرت استعمال اضافت نام را حذف کرده اند بلکه (بنامیزد) را با هم می نویسند و الف ایزد را از رسم الخط هم دور کنند بهار هم ذکر هر دو معنی کرده (میر خسرو ره) زهی مالیده رویت لاله را گوش ۞ بنامیزد زهی خط و بنا گوش ۞ (خواجه شیراز ره) آب حیوانش ز منقار بلاغت می چکد ۞ زاغ کلک من بنامیزد چه عالی مشربست ۞ مؤلف حقیر عرض می کند که درین هر دو اسناد (بنامیزد) بمعنی (۲) قسم سید اهم درست می شود چنانکه اشاره آن به (بنام ایزد) کرده ایم (اردو) دیکهو بنام ایزد

کے چاروں معنے جن پر ہر ایک معنے کا ترجمہ نمبروار	بیان ہوا ہے ۔

بنانج بقول برہان بفتح اوّل و ثانی بالف کشیده و بنون و جیم زده بمعنی (۱) نباغ است که آن دو زن یک شوهر باشد و بنانچه هم بهمین معنی و بقول بعض (۲) مردی که دو زن داشته باشد صاحب سروری بذکر معنی اوّل گوید که هر یک زن مر دیگری را بنانج است (شمس فخری ﷺ) بقا نساز د با خصم شیخ ابو اسحق ﷺ بدان صفت که نسازد بنانج پیش بنانج ﷺ (حکیم سوزنی ﷺ) بوده پیش بده مال بنانج زن من ﷺ کد خدای جلب خویش و مرا کدبانو ﷺ صاحب جهانگیری گوید که مرادف انباغ و انباز که بهندی سوت خوانند۔ صاحب رشیدی می فرماید که ظاهر این لفظ نباغ است بغین که بصورت نون و جیم خوانده اند و نون اوّل متقدم است بر با والله اعلم صاحب جامع بمعنی اوّل قانع۔ خان آرزو در سراج بذکر معنی اوّل گوید که درست و صاحب برهان و جهانگیری این لفظ را ضبط نموده اند پس خیال تغلیط نمی توان کرد چنانکه خیال رشیدی است و بحواله نسخ دیگر ذکر معنی دوم هم کرده مؤلف عرض کند که لغت فارسی زبان است و محققین اهل زبان اعنی سروری و جامع و برهان این را اسم جامد فارسی گفته اند ما را هیچ محل چون و چرا نباشد و خیال تصحیف کردن چنانکه صاحب رشیدی می کند هیچ البته نسبت معنی دوم طالب سند استعمال می باشیم که صاحبان جامع و سروری این را ترک کرده اند یکی از معاصرین عجم چه خوش طبع آزمائی می کند که این مبدل بنانک می نماید بفتح اوّل به کاف تصغیر بمعنی دو انگشتک و کاف آخر بدل شده به کاف فارسی چنانکه گند و گنگ و پس از ان کاف فارسی بدل شد بجیم عربی چنانکه آخشیگ و آخشیج و آنچه بنانچه به های هوز آخر بهمین معنی آمده و در آخرش لفظ چه هم در فارسی زبان برای کوچکی می آید یعنی آن هم دو بنان کوچکی پس این استعاره ایست که فارسیان دو زنان یک شوهر را دو بنان کوچک نام کردند والله اعلم بحقیقة الحال

(اردو) (۱) دیکھو انباغ (۲) وہ مرد جسکی دو بی بیان ہون۔ مذکر۔

بنا نشستن مصدر اصطلاحی۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ ازمعنی ساکت مؤلّف عرض کند کہ از سند پیش کردہ اش کہ بحوالۂ بہار عجم نوشتہ مصدر (بنا نشست کردن) پیداست کہ بمعنی افتادن و برباد شدن عمارت باشد (وہو ہذا

ع) برکوہ اگر حلم تو چون سایہ افگند ٭ ہمچون بنای تازہ کند در زمان نشست ٭ و بہار این شعر را بذیل لفظ بنا از مال حسین ثنائی گوید (اردو) عمارت کا برباد ہونا۔ گرنا۔

بنا نمودن مصدر اصطلاحی بقول صاحب بول چال بحوالۂ معاصرین عجم بمعنی آمادہ و مستعد شدن مؤلّف عرض کند کہ بمعنی حقیقی این آغاز کردن است و مجازاً بمعنی مستعد شدن ہم توان گرفت (اردو) آمادہ ہونا۔

بنا نہادن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ ازمعنی ساکت مؤلّف عرض کند کہ بمعنی حقیقی توان گرفت یعنی آغاز عمارت کردن (صادق استرابادی ع) معمار کارخانۂ ہستی بپا او ٭ طرح زمین فگند و بنای جہان نہاد ٭ (اردو) بنای عمارت قائم کرنا۔

(الف) **بناو** بقول سراج بفتح و واو بمعنی دنبل و فرماید کہ مخفف بناور بروزن سراسر گفتہ اند پس مخفف بناور باشد صاحب برہان ثبت ---

(ب) **بناور** می فرماید کہ بفتح اوّل و واو بروزن سراسر دنبل بزرگ را گویند و بعربی حبن بکسر حای حطی و بضم ہم آمدہ صاحبان سروری و جہانگیری و ناصری و جامع و مؤید ہم ذکر این کردہ اند صاحب سروری بضم با و فتح واو گفتہ مؤلّف عرض کند کہ (ب) اصل است و اسم جامد فارسی زبان و الف مخففش آن را ختصاراً اعراب چیزی نیست کہ نتیجۂ لب و لہجۂ مقامی است (اردو) دنبل دیکھو آیر

بناوند بقول سروری بکسر با و فتح واو و سکون نون دوم بمعنی باز دارند چیزی را در جای چنانکہ سپ را کہ در گوسپند نگاہ دارند صاحب برہان گوید کہ بمعنی باز داشتن و نگاہ داشتن چیزی در جائی

چنانکہ آب در گوی و حوضی۔ صاحب جامع ہم بانش
خان آرزو در سراج نقل برہان می کند مؤلف
عرض کند کہ طرز بیان ہمہ درست نیست مقصود از
نگہداشت چیزی باشد در جائی کہ حاصل بالمصدر
است و این مرکب است بالفظ بن بمعنی زراعت
و آوند بمعنی ظرف چنانکہ گذشت و معنی لفظی این
ظرف زراعت قلب اضافت (آوند بن) کنایہ
از حوضی و گوی کہ آب دران نگہدارند کہ بکار
زراعت خورد و مجازاً برای نگہداشت آب و
بمجاز مجاز بمعنی نگہداشت ہر چیز استعمالش کردند دیگر
ہیچ تصرف محاورہ باشد کہ فتح اول بکسرہ بدل شد
و الف ممدودۂ آوند در ترکیب مقصورہ شد و جا
دارد کہ این را باسہ لفظ مرکب دانیم بمعنی بن۔ آو
وند۔ بن بمعنی بنا و آو بمعنی آب و وند چون در آخر
کلمہ آید افادہ معنی فاعلی کند یعنی صاحب چنانکہ
دولت وند پس از کثرت استعمال الف ممدودہ مقصورہ
بدل شد و از دو واو مجتمعہ یکی حذف و معنی لفظی این بنا
آب دارندہ و کنایہ از ہمان حوض و گوی و بمجاز
مجاز حفاظت و نگاہداشت آب فالآخر اقوی من الاول
(اردو) ہر چیز کی نگہداشت حفاظت۔ مؤنث۔

بنا یافتن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از
معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ بمعنی قائم شدن است
(خسرو ؒ) تا کہ بنا یافت گنجید بیش ﷺ در ہمہ عالم ز
بزرگی خویش ﷺ (اردو) قائم ہونا۔

بنایان فلک اصطلاح۔ بقول بحر کنایہ باشد از
عقول عشرہ و ہم او بہ عقول عشرہ گوید کہ مرادف
(دہ عقل) است و بہ (دہ عقل) می فرماید کہ نزد
حکما دہ فرشتہ اند باین طور کہ اول حق تعالی یک
فرشتہ را پیدا کرد و پس آن فرشتہ یک فرشتہ دیگر و
یک آسمان پیدا کرد و بعدہ فرشتۂ دوم یک فرشتہ
و یک آسمان پیدا ساخت ہمچنین دہ فرشتہ و نہ آسمان
پیدا شد و فرشتۂ دہم ہمہ عالم را بحکم حق تعالی پیدا
کرد و فرماید کہ عقل باصطلاح حکما فرشتہ را گویند
مؤلف عرض کند کہ مرکب اضافی است موافق قیاس

(اردو) عقول عشرہ سے وہ دس فرشتے مراد ہین جنہون نے بحکم الٰہی نو آسمان اور عالم کو پیدا کیا جنکو فارسیون نے بنایان فلک کہا ہے۔ دیکھو آراس

(الف) **بنای انقلاب گذاشتن** مصدر اصطلاحی بقول رہنما بحوالہ سفرنامۂ ناصرالدین شاہ قاچار کہ ذکر ماضی مطلق این کردہ بمعنی تہ و بالا کردن مؤلف عرض کند کہ محاورۂ معاصرین عجم است بدین وجہ موافق قیاس از قبیل

(ب) **بنای باریدن داشتن** کہ بقول اش آمادہ بباریدن بودن وہم برین قیاس ......

(ج) **بنای باریدن گذاشتن** کہ بقول صاحب روزنامہ بحوالہ ہمان سفرنامۂ شاہ قاچار بمعنی (باریدن آغاز کردن) آمدہ (اردو) (الف) تہ و بالا کرنا زیر و زبر کرنا (ب) برسنے پر آمادہ ہونا (ج) برسنا شروع کرنا۔

بنای چیزی بر آب است مقولہ۔ ناپائدار بودن بنای آن (صائب ؎) ہمین نہ خانۂ ما در گذار سیلابست کہ بنای زندگی خضر نیز بر آبست (اردو) کسی چیز کی بنا ناپائدار اور فانی ہے۔

(۳۵۵۸)

بنای چیزی داشتن مصدر اصطلاحی بقول بول چال بحوالہ محاورۂ معاصرین عجم آمادہ شدن بکاری مؤلف عرض کند کہ از قبیل ہمین مصدر عام است بمصادر خاص (بنای انقلاب گذاشتن) و (بنای باریدن داشتن) و (بنای باریدن گذاشتن) کہ بجایش گذشت (اردو) کسی کام پر آمادہ اور مستعد ہونا۔

بنای خانہ را بہ آب دادن مصدر اصطلاحی ہمان کہ بر (بآب دادن بنای خانہ) گذشت۔ رای اضافی درین زائد است وبس (اردو) دیکھو آب دادن بنای خانہ۔

بنای رقص گذاشتن مصدر اصطلاحی بقول روزنامہ بحوالہ سفرنامۂ ناصرالدین شاہ قاچار بمعنی آغاز رقص کردن مؤلف عرض کند کہ موافق قیاس و محاورۂ معاصرین عجم است (اردو) ناچ شروع کرنا۔

بنای زندگی بر آب بودن مصدر اصطلاحی

بقول بحر فنا پذیر بودن زندگی و سندی که پیش گذشت
کرده همان است که از مصائب بہر (بنای چیزی بر آب بودن) گذشت مؤلف عرض کند
که با مصدر عام را که گذشت بهتر دانیم ازین مصدر خاص که هیچ ضرورت تخصیص ندارد
(اردو) زندگی کا فنا پذیر او ر ناپائدار ہونا۔

بنای سرتیز اصطلاح۔ بقول صاحب رہنما بحوالۂ سفرنامۂ ناصرالدین شاه قاچار مناره را گویند که بالای آن نوکی نمایان باشد صاحب بهار چهار هم ذکر بحوالۂ معاصرین عجم کرده مؤلف عرض کند که مرکب توصیفی است و موافق قیاس ولیکن هر دو محققین در تعریف این کار به نزاکت نگرفته اند فارسیان (بنای سرتیز) مناری را گویند که بر سر آن قبه نوکدار آهنی یا مسی یا برنجی بصورت مخروط درست کنند (اردو) وه نوکدار مناره جس پر لوہے یا پیتل یا تانبے کا نوکدار قبہ ہو۔ مذکر۔

بنای شرارت و بیهودگی گذاشتن مصدر اصطلاحی بقول رہنما بحوالۂ سفرنامۂ ناصرالدین شاه قاچار آغاز بیهودگی و شرارت کردن مؤلف عرض کند که موافق قیاس است (اردو) بیہودگی اور شرارت شروع کرنا۔

بنای شلیک گذاشتن مصدر اصطلاحی بقول رہنما بحوالۂ سفرنامۂ ناصرالدین شاه قاچار آغاز گلوله باری کردن از توپ و تفنگ و امثال آن مؤلف عرض کند که شلیک محاورۂ معاصرین عجم است بمعنی گلوله باری صراحت ماخذش بجای خودش کنیم (اردو) گولہ باری شروع کرنا۔ بندوق اور توپ سر کرنے کا آغاز۔

بنائی کردن مصدر اصطلاحی۔ بقول رہنما بحوالۂ سفرنامۂ ناصرالدین شاه قاچار معماری کردن مؤلف عرض کند که موافق قیاس است (اردو) معماری کرنا یعنی تعمیر کا کام کرنا۔

بنبا بقول برہان بابای ابجد بافتح بروزن عنقا آشی باشد که از وان یعنی جنبا سخن ابنزند و آن

ثمر درخت معظم است کہ بشیرازی بن نام دارد و صاحبان سروری و جامع و سراج ہم ذکر این کردہ اند مؤلف عرض کند کہ مرکب است از بن و یا بمعنی حقیقی ہر دو کہ گذشت (اردو) آش کی ایک قسم جو بن سے پکائی جاتی ہے۔ مؤنث ۔

(الف) بن بخت بر زمین بالیدن | مصادر اصطلاحی

(ب) بن بخت بر زمین مالیدن | (الف) بقول بحر استواری بخت و دولت و فرماید کہ بجای بالیدن مصدر مالیدن بمیم اوّل ہم آمدہ صاحب جامع ہم ذکر (ب) کردہ صاحب برہان نسبت (ب) گوید کہ

مرادف (الف) است خان آرزو در سراج گوید کہ کنایہ با شد مؤلف عرض کند کہ (الف) بالضم صحیح باشد و (ب) تصحیف کہ خطا کنان بالیدن بموحدہ را مالیدن بمیم نوشتہ اند و غور بمعنی حقیقی نکردند کہ ازان کنایہ پیدا میشود و معنی الف بختور شدن است و بس (اردو) بختور ہونا صاحب قسمت ہونا

بن | بقول برہان بروزن لنگر دوائیست کہ آنرا سپستان خوانند و گویند کہ این لغت ہندی است صاحب آنند نقل نگارش ۔ صاحب محیط بر سپستان گوید کہ معرب این سفستان و سپستان مخفف سگ پستان یا سپستان یا سگ پستان جہت مشابہت و بعربی دبق و مخاطہ و مخاطیا و بیونانی فاطرون و بسریانی کلشنا و بہندی لہسوڑا و لسلسہ و لبہیرا و گوندا و کلان را بڑگوندا نامند و آن ثمر درختی است عظیم معروف معتدل در گرمی و سردی مؤلف عرض کند کہ بحث کامل این بر (انگور دشتی) گذشت و بخیال ما این اسم جامد فارسی زبان می نماید بمعنی بری و ثمری یعنی ثمر درخت چند انکہ جستیم در لغات ہندی و السنہ غیر فارسی این را نیافتیم و صاحب محیط کہ محقق مفردات طب و پابند ترجمہ در السنہ غیر است ذکر این اسم بر سپستان نکرد و مستقل ہم نہ نوشت واللہ اعلم بحقیقۃ الحال (اردو) دیکھو انگور دشتی ۔

(الف) بن بست | اصطلاح ۔ الف بقول خان آرزو در چراغ ہدایت بضم اوّل سرکوچہ یا کوچہ سر بستہ

ب با بن بستہ | بہار بذکر الف و ب ہر دو بمعنی کوچہ سربستہ قانع (صحن تاثیرے) شاید افتد گذر بوی نوروزی آنجا ز کوچہ غنچہ عجب نیست کہ بن بستہ شود ہا (صائب ے) دل مرا ز خم زلف او رہائی نیست ز بدر ز کوچہ بن بستہ ہیچکس نرود ہا و فرماید کہ بن بمعنی مطلق طرف و جانب است خصوصیت بپایان و فرود بن ندارد۔ صاحب بحر بذکر ہر دو بنقل معنی خان آرزو گوید کہ آن راہی است کہ آغاز آن بستہ باشد صاحب انند نقل بہار بر داشتہ مؤلف عرض می کند کہ معنی لفظی این طرف بستہ و بحالت اضافت بسوی کوچہ۔ کوچہ کہ نافذہ نباشد پس معنی کوچہ سربستہ از ہر دو پیدا می شود تسامح اول از خان آرزو ست و دیگران پیرویش کردہ اند ولی بتحقیق نبر دہ در ہر دو سند بالا (کوچہ سربستہ کوچہ سر بستہ) بمعنی بیان کردہ شان است پس مجرد (سربست و سربستہ) را قائم کردن و معنی آن کوچہ را داخل کردن عجب است و غیر از تسامح خان آرزو نباشد و (کوچہ سربستہ) در محاورہ عجم کوچہ ایست کہ آخرش بستہ بود یا باشد مقابل کوچہ نافذہ حاصل اینست کہ فارسیان بن یعنی طرف بستہ را کہ عام است سر خیال کردہ اند بحق کوچہ دیگر ہیچ از ینجاست کہ (کوچہ بن بستہ) مرادف کوچہ سربستہ و الف بحذف ہای ہوز آخرہ مخفف (ب) (اردو) سربستہ اس مقام کی صفت میں کہہ سکتے ہیں جس کا ایک طرف بند ہو جیسے سربستہ گلی جسکے دوسرے طرف نکلنے کی راہ نہو۔

تنبل | بر وزن صندل بقول برہان (۱) ترشی عموماً باشد و (۲) سیب ترش خصوصاً صاحبان ناصری و سراج ہم ذکر این کردہ اند و صاحب جامع نیز بمعنی اول بر ترشی قانع مؤلف عرض کند کہ اسم فارسی زبان است بمعنی ترش یا عجبی نیست کہ دیگر محققین ہمین را بیای وحدت ذکر کردہ باشند و قول جامع بترک یای وحدت بمعنی حقیقی و معنی دوم مجاز آن (اردو) (۱) ترشی۔ کہٹائی۔ مؤنث اور بہاشا جامع ترش کہٹا (۲) کہٹا سیب۔ مذکر۔

بُن بُود | اصطلاح ـ بقول صاحب فدائی که از علمای
معاصرین عجم بود منبع و مصدر و منشا و مبداء ـ صاحب
سفرنگ در شرح چارمی فقرهٔ (دساتیر آسمانی به
فرز آباد وخشوران وخشور) گوید که بضم بای ابجد
وسکون نون و بای ابجد و واو معروف و دال ابجد
ماهیت و حقیقت مؤلف عرض کند که اصطلاح
زند و پازند است و معنی بیان کردهٔ سفرنگ بهتر
و صریح تر از صاحب فدائی است و معنی لفظی
این مرکب بنیاد وجود و مراد از ماهیت و حقیقت
موافق قیاس است (اردو) ماهیت بقول
آصفیه حقیقت ـ چگونگی کیفیت ـ مادّه جوهر
حقیقت حال ـ

(الف) بنت العنب | اصطلاح ـ الف بقول بهار کنایه از شراب انگور (انوری ـه) موی
(ب) بنت الکرم | بر خنگ دو دیده زحبید تیغ زن است ٭ تا تجلوت لب خم بر لب بنت العنب است
٭ صاحبان بحر و غیاث ذکر این کرده اند و صاحب آنند این را اصطلاح عرب گوید بر خلاف صاحب
بحر که او این را اصطلاح فارسیان داند از ینجاست که ذکر این کرد که بیان اصطلاح عرب از موضوع
او خارج است ـ صاحب بحر (ب) را مرادف (الف) گفته و صاحبان غیاث و آنند هم این را آورده
مخفی مباد که بنت لغت عرب بمعنی دختر و عنب در عربی زبان بمعنی انگور و کرم بالفتح بمعنی رز پس شراب
انگوری را بنت العنب از ینجهت گفتند که پیدا شد از انگور و درخت انگور قیاس می خواهد که بنت الکرم
انگور را گویند ولیکن ما را در اصطلاح زبان دخلی نیست (اردو) انگوری شراب ـ دخت رز ـ دختر رز (مؤنث)

بنتومه | بقول برهان با تای قرشت بر وزن معصومه نباتی است مانند کشوث صاحب محیط فرماید که
خرقطان است و بر خرقطان گوید که این را (ورق الطیر) هم خوانند و بلغت اندلس بنتومه و بفارسی
زرقوبه و بهندی بندا و بقول بعض اکاس بیل ـ مؤلف عرض کند که حقیقت (اکاس بیل) برد اشتقیه

بیان کردہ ایم و بخیال ما (آکاس بیل) و رای بندا باشد ازینجاست کہ تکمیل تعریف مقدمہ بقول محیط کردہ می شود ـ فرماید کہ بشکل برگ و گیاہ آن بحسب درختی کہ بران پیدا می شود شبیہ ببرگ زیتون و گیاہی کہ بر اکثر درختہا می پیچد ـ سرد و خشک است و بقول بعض گرم و خشک ـ قابض و مجفف و تلخ و بران سردی و خشکی غالب باندکی تحلیل و منقی دماغ و مقوی معدہ و مفتح سدد و منافع بسیار دارد (الخ)

(اردو) بندا سنسکرت میں ایک بیل کو کہتے ہیں جو درختوں پہ پیدا ہوتی ہے (ساطع)

بنج بقول برہان بفتح اول بر وزن رنج (۱) دو زن کہ یک شوہر داشتہ باشند و ہر یک مر دیگری را بنج باشد و (۲) نام رستنی ہم کہ ثمر آن را بنزر البنج می گویند و بعربی شیکران خوانند صاحب ناصری بر معنی اول قانع صاحب جامع می فرماید کہ بمعنی اول ہمان بناج کہ بجایش گذشت و بمعنی دوم بنگ کہ بہوشی آرد خان آرزو در سراج گوید کہ بمعنی اول ظاہر امخفف بناج باشد و بمعنی دوم معرب بنگ می نماید صاحب محیط می فرماید کہ اگرچہ معرب بنگ فارسی است کہ بجایش می آید لیکن این (۳) و رای آنست کہ فقرا می نوشند زیرا کہ آن برگ قنب است و این را بعربی سیکران و خداع الرجال و بیونانی افیقون و بسریانی از ماقوس و بترکی باطباطرہ ببربری اقطفیت و بہندی اجوائن خراسانی گویند و این نباتی است کہ ساق آن غلیظ مختلف الطبع بلحاظ الوان و جمیع اقسام آن خشک در چہارم و مخدر و منوم و مغلظ روح و منافی و مفسد مزاج انسان و مقوی اعضا و مسکن اوجاع (الخ) مؤلف عرض کند کہ این بمعنی سوم متحقق نشد کہ مال کدام زبان است و ظاہرا معرب می نماید (اردو) (۱) دیکھو انباغ (۲) دیکھو بنگ (۳) خراسانی اجوائن ـ مؤنث ـ

بنجرہ بر وزن فرفرہ بقول انند سوراخی یا دری کہ از خانہ ہا سوی کوچہ و بازار بود و با فارسی ہم آمدہ صاحبان مؤید و ہفت ہم ذکر این کردہ اند مؤلف عرض کند کہ صحیح بہ بای فارسی است مرکب از

پنج که ترجمۀ خمس است و زه بمعنی طریق و کنایه از چار چوبی که در ان چار چوب یا چار سیخ آهنی قائم کنند و شامل بر پنج شبکه می باشد بشکل قفس و در هند آن را روشن دان نام است که برای هوا و روشنی در دیوار خانه ها بر بلندی قائم می کنند و سیخهای آهنی یا تیرهای چوبی داخل آن برای این می گذارند که سارقین بوجه آن داخل خانه نشوند (اردو) روشندان. مذکر۔

بنجشک بقول برهان بکسر اول و ثالث بمعنی گنجشک که بعربی عصفور خوانند. صاحب سروری این را بکسر با و جیم و کاف فارسی آورده صاحبان جامع و ناصری هم ذکر این به کاف عربی کرده اند و صاحب هفت این را بمعنی مرغ خانگی گفته و خان آرزو در سراج این را مبدل گنجشک می گوید چون پستاخ و گستاخ مؤلف عرض کند که درست می فرماید که کاف عربی و فارسی هر دو بموحده بدل می شود چنانکه گوشتاسب و بوشتاسب و گاله و باله و ذکر تبدیل کاف عربی و فارسی ازین کرده ایم که بعض محققین گنجشک را بکاف عربی گفته اند و بعض بکاف فارسی که تصفیۀ آن بجایش کنیم (اردو) وه چڑیا جو گھر میں اپنا آشیانہ بناتی ہے۔ مؤنث جسکو دکن میں خانچڑی کہتے ہیں۔

بنجشک زوان اصطلاح. بقول هفت و برهان بضم اول و زای هوز (لسان العصافیر) را نام است و آن دوائی است تند و تیز شبیه بزبان گنجشک صاحب محیط هم ذکر این کرده بر لسان العصافیر گوید که بفارسی زبان گنجشک و بنجشک زوان و بشیرازی تخم اهر و بیونانی اندر و صارون و بترکی قوش دیلی و بهندی اندرجو گویند و آن ثمر درختیست از قسم دروات گرم در دوم و تر در اول با رطوبت فضلیه و در برگ آن قبض و تنقیه است و منافع بسیار دارد. مؤلف عرض کند که بنجشک مبدل گنجشک است که گذشت و زوان مبدل زبان چون آب و آو دیگر هیچ (اردو) اندرجو۔

بقول امیر ایک درخت کے تخم کا نام ہے جسکو لسان العصافیر کہتے ہیں جو جَو سے مشابہ ہوتا ہے قسم شیرین بہتر اور تلخ خراب اور غیر مستعمل ہے۔ مذکر۔

پنجشگ بکسر اوّل و ثالث بکاف فارسی آخر بقول سروری ہمان کہ بکاف عربی گذشت و اشارۂ این ہم در پنجشک کردہ ایم (اردو) دیکھو پنجشک (کاف عربی کے ساتھ) جو اس کا مبدل ہے۔

پنجک بقول برہان بضم اوّل بروزن تنبک پنبۂ محلوج و گلولہ کردہ را گویند بجہت رشتن صاحب جامع ہم زبانش۔ صاحب سروری از حکیم روحانی سند آوردہ (ف) یکی از ایشان پنجکستان و پنبہ فروش پا کہ ریش گاوی نامہ است نام او عنوان کو و بحوالۂ فرہنگ گوید کہ بپای فارسی ہم آمدہ مؤلف عرض کند کہ اسم جامد فارسی زبان دانیم و آنچہ بپای فارسی می آید اصل است و این مبدل آن چنانکہ اسپ و اسب (اردو) پونی دیکھو پاخندہ۔

پنجوئی حرف زدن مصدر اصطلاحی بمعنا رابحوالۂ سفر نامۂ ناصر الدین شاہ قاچار گوید کہ بہ آہستگی سخن گفتن معنی سباد کہ پنجوی لغت عرب است بقول منتہی الارب پنجوی را گفتن و رسم است کہ گفتگوی را بہ آہستگی کنند و از ہمین عادت معاصرین عجم این مصدر را قائم کردہ اند (اردو) آہستہ باتین کرنا۔

پنجیدن بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بالفتح و کسر جیم (۱) مانوس گردیدن و مالوف شدن و (۲) یاری دادن و (۳) پارہ پارہ و قسمت نمودن مؤلف عرض کند کہ بہ تحقیقین مصادر ازین ساکت و معاصرین عجم ہم زبان ندارند و مجرّد بیان محقق ہند نشاید اعتبار را نشاید اگر استعمال این بدید توانیم قیاس کرد کہ این مبدل پنجیدن باشد چنانکہ کاچ و کلچ کہ فارسیان از لغت سنسکرت پیچ بترکیب علامت مصدر وضع کردہ باشند و پیچ بقول ساطع مجمع و مجالس حکم را گویند کہ فیصل خصومات

قوم خود کند بہ مصالحت باہمی و ہمہ معانی بالا از ہمین یک قیاس موافق می شود (اردو) (۱) مانوس
اور مالوف ہونا کہہ سکتے ہین صاحب آصفیہ نے ہلنا کے دوسرے معنون پر اس کا ذکر فرمایا ہے - پرچہنا -
یار بننا - بے تکلف ہونا - آشنا ہونا (میر ؎) اک شور ہی رہا ہے دیوانہ پن مین اپنے ہر زنجیر سے ہلے ہین
گر کچھ بھی ہم ہلے ہین (۲) یاری دینا بقولہ مدد دینا - معاونت کرنا جیسے ع بالتعیب یاری دے تو سارے
کام بنجائین (۳) تقسیم کرنا -

پنچپاب بقول اند بحوالہ فرہنگ وصاف بالکسر (۱) جای بستن اسپان و چارپایان در راہ (۲) عتبات
از آخری بام خانہ مؤلف عرض کند کہ مجرد قولش بدون سند استعمال قابل قبول نیست (اردو) (۱)
راستہ مین گھوڑون اور چارپایون کے باندہنے کا مقام (مذکر) (۲) کسی منزلہ مکان کا آخری درجہ (مذکر)

بنیچہ بقول برہان بضم اول وکسر ثانی و فتح جیم فارسی جمعی باشد مر اصناف حرفت و رعیت را صاحب
جامع گوید کہ جمع بندی اصناف و رعیت و رسوم جہات دیوانی و صاحب ناصری گوید کہ جمعی کہ بر ملک
و رعیت بندند (؎) داغ توکہ چیدہ بر سر ہم دفتریست بر سینہ من بنیچہ خواہیست ع مؤلف عرض کند
کہ منتظمین حکومت در عجم بر رعایای مالگذار و اصناف حرفت وغیرہم بآئین حقوق تملیکی حکومت سالانہ
قرارداد رقمی کنند کہ آن را بنیچہ و بنیچہ نام است و این مرکب است از بن کہ بالفتح بمعنی زراعت
و باغ و بالضم بمعنی درخت گذشت و کلمہ چہ کہ افادہ تصغیر کند چون در آخر کلمہ آید معنی لفظی بنیچہ
این زراعت مختصر و باغ مختصر و درخت مختصر ولیکن کنایہ قرار یافتہ است از برای مقداری مختصر
پول بر ہر یک باغ و زراعت و درخت و بر سبیل مجاز برای اصناف حرفت وغیرہم ہم برای اسم قرار
یافتہ اختلاف در اعراب [illegible]

(اردو) زرلگان یا وہ سرکاری محصول جو زراعت یا باغ یا درختوں یا اور کاروبار رعیت پر بطور حق
تملیکی سرکار بمقدار معین سالانہ مقرر کیا جاے۔ مذکر۔

بنخستین اندازا اصطلاح۔ بقول سفرنگ (در
چارمی فقرۂ (نامۂ شت ساسان نخست) باول وہلہ
قدر مؤلف عرض کند کہ موحدہ افادۂ معنی معیت
کندو (بنخستین فکر) بمعنی وہلۂ اول فکر است کہ فارسی
قدیم باشد (اردو) فکر کے اول وہلہ میں یعنے
جو منصوبہ پہلے سوچ جاے۔

بند بقول خان آرزو در سراج بالفتح (۱) چیزیکہ موجب بستن چیزی بود و صاحب فدائی کہ یکی از علمای
معاصر عجم بود می فرماید کہ ہرچہ در خور پیوند و پیوستگی باشد مؤلف عرض کند کہ (الف) اسم مصدر (بندیدن)
بمعنی ذریعۂ بستن چیزی یعنی رسن و امثال آن کہ بدان چیزی را بندند و (ب) حاصل بالمصدرش ہم بمعنی
بستگی و بندش و ہمین است معنی حقیقی این۔ اسم جامد فارسی زبان است و آنچہ صاحب فدائی گفتہ بجای
است کہ بمعنی دوم می آید (اردو) (الف) رسی (مؤنث) یا اُسکے مماثل کوئی چیز جس سے کسی چیز کو باندھیں
(ب) بندش مؤنث بمعنی بستگی یعنی بستن کا حاصل بالمصدر۔

(۲) بند۔ بقول برہان و سروری و جہانگیری و ناصری و جامع و رشیدی و سراج بر وزن چند فاصلۂ
میان دو عضو و پیوند عضو کہ آن را در عربی مفصل خوانند صاحب فدائی ہرچہ بمعنی اول نوشت متعلق
بہمین است (طالب ؎) عاقبت بگسلد چو بند از بند ہا بند بند مرا بہم پیوند کرد (ناصری ؎) از تواے
دوست نگسلم پیوند۔ اگر بہ بندم بتیغ بند از بند ہا (شہاب ؎) چو کی ہر شب زاندوہ جدائی کو با آہنگی
بنالد بند بندم ہا مؤلف عرض کند کہ مجازاً معنی اول باشد کہ دو عضو بوسیلۂ این مقام پیوند و تعلق دارد
(اردو) جوڑ۔ بقول آصفیہ ہندی اسم مذکر۔ بند مفصل۔ آپ ہی نے بند کے پہلے معنوں میں اسکا ذکر فرمایا ہے

(۳) بند بقول برہان و جہانگیری و رشیدی و ناصری و جامع بروزن چند زنجیری کہ بر پای دیوانگان و گناہگاران نہند (بابا فغانی ؎) ما نخل عمر را از بن پیوند شکستیم ٭ آشوب جنون تند شد و بند شکستیم ٭ (سعدی ؎) گر بند نخواہی بدہ و ور سیلہ نخواہی بند ٭ دیوانہ خواہد سر نہاد آنکہ نہاد از سر ہوس ٭ (حکیم قطران ؎) با بر ذقن چوگان و بزلفکان چوگمند ٭ با لبانش سودہ عقیق و رخانش سادہ پرند ٭ پیدا لالہ فروش و عقیق لولوپوش ٭ با کلالش غالیہ توز و کمند مشکین بند ٭ و خان آرزو در سراج ہم ذکر این کردہ (صائب ؎) چنین کہ عقل کشیدہ است زیر بند ترا ٭ عجب کہ عشق رہاند ازین کمند ترا ٭ مؤلف عرض کند کہ مجاز معنی اوّل است کہ پای دیوانگان و گناہگاران ازین بستہ می شود (اردو) زنجیر جو دیوانون اور قیدیون کے پانو مین ڈالتے ہین۔ مؤنث۔

(۴) بند بروزن چند بقول برہان و جہانگیری و ناصری و جامع تنگہ آہنی کہ جہت استحکام بر صندوق و کشتی و امثال آن زنند (مولوی معنوی ؎) طبع خواہد تا کشد از طبع کین ٭ عقل بر نفس است بند آہنین ٭ صاحب ناصری ہمین سند مولوی معنوی را برای معنی پنجم پیش می کند و خان آرزو در سراج ذکر این کردہ مؤلف عرض کند کہ مجاز معنی اوّل است کہ ازین تنگہ ہا تختہ ہای صندوق وغیرہ ہم بطریق استحکام بستہ می شود (اردو) لوہے یا پیتل کی پٹیان جو مضبوطی کے لئے صندوق وغیرہ پر لگاتے ہین۔

(۵) بند بروزن چند بقول برہان و جہانگیری و ناصری و جامع قفل را گویند (استاد ؎) امان دزد بانش بجدی رسید ٭ کہ منسوخ شد رسم بند و کلید ٭ (حکیم اسدی ؎) یکی بند جانم آمد پدید ٭ کہ دارد دیگر جا بی بن کلید ٭ خان آرزو در سراج ذکر این کردہ مؤلف عرض می کند کہ مجاز معنی اوّل است کہ از قفل ہم در و صنادیق و امثال آن بند می شود (اردو) قفل۔ مذکر۔ تالا۔ جندرا۔ قلف۔ مغلاق۔ فرہنگ

(۶) بند بر وزن چند بقول برہان و سروری و جہانگیری و رشیدی و ناصری و جامع و فدائی بمعنی مکر و حیله و زرق و سالوسی (صاحب گلشن ـــ) ہمہ افسانہ و افسون بنداست ٭ بیچارہ خواجہ کابینہا رشیخنداست ٭ (فردوسی ـــ) نہادم ترا نام دستان زند ٭ کہ با تو پدر کرد دستان و بند ٭ (استاد رودکی ـــ) ہمہ بہ تنبل و بنداست بازی گشتن ٭ شرنگ نوش آمیغ است روی زراندود ٭ و خان آرزو و سراج ہم ذکر این کردہ مؤلف عرض کند کہ این ہم مجاز معنی اوّل است کہ انسان گرفتار و مقید می شود از مکر و حیلہ کسی (اردو) مکر بقول آصفیہ عربی۔ اسم مذکر۔ دھوکا۔ فریب۔ دغا (اسیر ـــ) اہل دین کی اور خصلت طرز دنیا اور ہے ٭ مکر ان شہیروں سے کب ہو سکتا ہے روبا کا ٭

(۷) بند بر وزن چند بقول برہان و جہانگیری و رشیدی و ناصری و جامع بمعنی عہد و پیمان و شرط را گویند (حکیم فردوسی ـــ) زبس بند و سوگند و ایمان تو ٭ نگہہ ٭ نگذرم من ز پیمان تو ٭ و خان آرزو در سراج ہم ذکر این کردہ مؤلف عرض کند کہ عہد و پیمان ہم بستہ می شود این ہم مجاز معنی اوّل است (اردو) عہد بقول آصفیہ (عربی) اسم مذکر۔ قول۔ قرار۔ پیمان۔

(۸) بند بر وزن چند بقول برہان و جہانگیری و رشیدی و ناصری و جامع بمعنی غم و غصہ و محنت باشد (حکیم فردوسی ـــ) بیاید چنین تا لب ہیرمند ٭ ہمہ لب پر از باد و دل پر ز بند ٭ خان آرزو در سراج گوید کہ غالب کہ این مجاز باشد چہ غم و غصہ موجب گرفتگی دل است مؤلف عرض کند کہ با خان آرزو اتفاق داریم (اردو) غصہ بقول آصفیہ عربی۔ مذکر۔ دیکھو اردو غم بقولہ عربی مذکر۔ اندوہ۔ رنج۔ محنت بقولہ عربی۔ مؤنث۔ رنج۔ دکھ۔ زحمت۔ تکلیف۔ مشقت۔

(۹) بند بر وزن چند بقول برہان و سروری و جہانگیری و ناصری و جامع و سراج بمعنی عقدہ و گرہ

(سیف اسفرنگی ؒ) ای قلّت بندر روزگار کشادہ ٭ رای ترا دست اختیار کشادہ ٭ صاحب فدائی بندی را متعلق بہمین معنی می کند مؤلّف عرض کند کہ این ہم مجاز معنی اوّل است کہ تعلّق دارد بابستن (اردو) عقد بقول آصفیہ (عربی) اسم مذکر گرہ۔ گانٹھ۔ بندھن۔ آپ ہی نے بند کے دوسرے معنون پر اس کا ذکر فرمایا ہے۔

(۱۰) بند بروزن چند بقول برہان و جہانگیری و ناصری و جامع و سراج بمعنی حبس (شیخ سعدیؒ) چو یکبار گفتی و نشنید پند ٭ بدہ گوشمالش بزندان و بند ٭ مؤلّف عرض کند کہ این ہم مجاز معنی اوّل است و من وجہٍ با معنی سوم ہم تعلّق دارد (اردو) قید بقول آصفیہ (عربی) مذکر۔ بند حبس۔ آپ ہی نے بند کے چھٹے معنون پر اس کا ذکر فرمایا ہے۔

(۱۱) بند بروزن چند بقول برہان و سروری و جہانگیری و رشیدی و ناصری و جامع و فدائی سدّی کہ در پیش آب بندند (مولوی معنوی ؒ) کو درپیچد کند منع زہیضاد بلا ٭ چون کہ این سیل بلا آمد از بند گذشت ٭ (خواجہ آصفی ؒ) چنین کہ بند ہستی آستین بچشم می گیرم ٭ بہ سیل فنا این بند را تا چشم یکشا یم ٭ و خان آرزو در سراج ہم ذکر این کردہ مؤلّف عرض کند کہ این ہم مجاز معنی اوّل است کہ آب را می بندد (اردو) بند بقول آصفیہ۔ فارسی۔ اسم مذکر روک۔ پشتہ بند۔

(۱۲) بند بروزن چند بقول برہان و جہانگیری و ناصری و جامع بمعنی خیال و مقام است مثل آنکہ گویند فلان در بند آزار فلان است یا در بند سفر یعنی در خیال آزار فلان و در مقام سفر و صاحب سروری گوید کہ بمعنی محبّت و خیال باشد (حافظ شیرازیؒ) حافظ وظیفۂ تو دعا گفتن است و بس ٭ در بند آن مباش کہ نشنید یا شنید ٭ (خواجہ آصفی ؒ) نجات خود نخواہم آصفی تا یار می خواہد ٭

اسیر بندِ غم واغیار در بند تماشایم ۔ خان آرزو و سراج ہم ذکر این کردہ مؤلّف عرض کند که این ہم متعلق بمعنی اوّل است (اردو) خیال ۔ بقول آصفیہ عربی ۔ مذکّر ۔ تصوّر ۔

(۱۳) بند بروزن چند بقول برہان وجہانگیری و ناصری وجامع بمعنی کمربند و میان بند (ضیاء الدّین فارسی ؎) زکلک و دست تو در دست ملک و دین زحیست ۔ جگر شگاف چو تیغ و گہر نگار چو بند ۔ خان آرزو و سراج گوید که بمعنی دوال است مثل کمربند و بند شمشیر و سپر ۔ مؤلّف عرض کند که مقصودش جز این نباشد که آنچه بعض محققین بمعنی نوزدہم این را مخلوط کردہ اند درست نباشد و ما با خان آرزو اتفاق داریم و این ہم متعلق بمعنی اوّل است که کمر ہم بسته می شود از کمربند (اردو) کمربند ۔ مذکّر ۔ دیکھو تیر ہویں کے دوسرے معنے ۔

(۱۴) بند بروزن چند بقول برہان و سروری وجہانگیری و ناصری و جامع ریسمان و طناب را گویند (مولوی معنوی ؎) باز فرو ریخت عشق از در و دیوار من ۔ باز بدرید بند اشتر کین دار من ۔ صاحب رشیدی بند اسپ و اشتر را داخل ہمین معنی کردہ ۔ خان آرزو و سراج ہم ذکر این کردہ مؤلّف عرض کند که این ہم مجاز معنی اوّل است (اردو) رسّی ۔ مؤنّث ۔ صاحب آصفیہ نے بند کے پانچویں معنوں پر بندہن کا ذکر کیا ہے ۔

(۱۵) بند بروزن چند بقول برہان وجہانگیری و رشیدی و ناصری و جامع بمعنی بند ترجیع و ترکیب و آن بیتی باشد که شعرا بعد از چند بیت بردیف و قافیۂ دیگر بیاورند ۔ صاحب سروری ہم ذکر این کردہ (محسن تاثیر ؎) دل من بند ترجیع محبّت می تواند شد ۔ که چندین جا لبش از پا در گلہا منتظر دارم ۔ خان آرزو و سراج ہم ذکر این کردہ مؤلّف عرض کند که این ہم مجاز معنی اوّل است (اردو)

بند بقول آصفیہ۔ فارسی۔ مذکر وہ چند اشعار جن کے بعد ایک گرہ لگائی جائے جیسے مخمس کا بند مسدس کا بند

(۱۶) بند بر وزن چند بقول برہان و جہانگیری و جامع رہن وگرو را گویند۔ خان آرزو در سراج ہم ذکر این کردہ مؤلف عرض کند کہ این ہم مجاز معنی اول و من وجہٍ متعلق با معنی نہم کہ گذشت (اردو) رہن بقول آصفیہ۔ عربی۔ مذکر۔ گرو۔ بندھک۔ گروی۔

(۱۷) بند بر وزن چند بقول برہان و سروری و جہانگیری و رشیدی و ناصری و جامع و فدائی حیلہ و فن کشتی گیری را نامند (گلستان سعدی) یکی در صنعت کشتی گرفتن بر سر آمدہ بود چنانچہ درین علم سیصد و شصت بند فاخرہ داشتی ؎ (سراج الدین راجی در صفت پہلوان کشتی گیری ؎) ازان پیر افتادہ بس جوانان ٭ بہ بند بند ہا لیش پہلوانان ٭ (فردوسی ؎) نہادم ترا نام دستان زند ٭ کہ با تو پدر کرد دستان و بند ٭ بہار گوید کہ فند بفا مبدل این است۔ خان آرزو در سراج ہم ذکر این کردہ مؤلف عرض کند کہ این ہم مجاز معنی اول است (اردو) بند بقول آصفیہ۔ فارسی۔ مذکر۔ داؤ۔ پیچ۔

(۱۸) بند بر وزن چند بقول برہان و سروری و جہانگیری و رشیدی و ناصری و جامع و سراج جفت گاوی را گویند کہ بجہتہ زراعت کردن و گردون و ارابہ راندن باہم بدارند (ناصری ؎) زمینی گرت ہست یک بند گاو ٭ زمین را بدہ ہر زقت بکاو ٭ مؤلف عرض کند کہ این ہم مجاز معنی اول است (اردو) بیلوں کی جوڑی۔ مؤنث۔

(۱۹) بند بر وزن چند بقول برہان و جہانگیری و رشیدی و ناصری طومار کاغذ باشد و ہر دہ دستہ از کاغذ را نیز یک بند می گویند (ناصری ؎) بند طومار برآمودہ بلولو دادی ٭ ہیچو من بندہ کہ نشناختہ لولو ز خزف ٭ صاحب جامع فرماید کہ درین روزہا ہر بیست دستہ کاغذ را گویند۔ خان آرزو در سراج

یا برہان شفق مؤلف عرض کند کہ این ہم مجاز معنی اوّل است (اردو) کاغذ کی ریم جس میں ۲۰ دستے ہوتے ہیں

(۳۰) بند بروزن چند بقول برہان و جہانگیری و جامع بمعنی پس گرفتن آنچہ غنیم بردہ باشد و آنچہ از غنیم در دار الحرب گیرند۔ خان آرزو در سراج بذکر این گوید کہ این خود حقیقت ظاہر می شود مؤلف عرض کند کہ بلی این را تعلق مجاز با معنی اوّل نباشد بلکہ اسم جامد فارسی زبان می نماید (اردو) وہ مال جو دشمن سے واپس لیں۔ مذکر۔

(۳۱) بند بروزن چند بقول برہان و جہانگیری و رشیدی و ناصری و جامع جمیع بندہا را گویند ہمچو بندکارد و بند شمشیر و بند چاقو و بند قبا و بند تنبان و امثال آن (امیر خسرو ؎) نہار کہ آن بند قبا چست ببندی کز ناز کیش بخیہ بر اندام برآید ہکو (محسن تاثیر ؎) فسون شیوۂ قطع تعلق کرد تسخیرم ہٗ اسیر جوہر مردانگی چون بند شمشیرم ہٗ (ولہ ؎) ہمت مردانہ خواہد دعوی مردانگی ہٗ بند شمشیر زر از سنگ است تیغ کوہ را ہٗ مؤلف عرض کند کہ از بند شمشیر و بند کارد و کمر بند مراد نیست کہ بدان شمشیر و چاقو را متعلق کنند کہ ذکرش در معنی سیزدہم گذشت بلکہ بندی کہ با شمشیر و نیام و چاقو و نیامش متعلق باشد و این معنی ہم مجاز معنی اوّل است (اردو) بند بقول آصفیہ۔ فارسی اسم مذکر۔ تنی۔ وہ ڈورا یا پتلا سلا ہوا فیتہ جس سے انگرکھا وغیرہ باندھتے ہیں (۲) وہ ڈوری جس کا تعلق تلوار یا چھری کے میان کے ساتھہ ہوتا ہے جس کی وجہ سے تلوار یا چھری میان سے خود بخود باہر نہیں ہوتی۔ مؤنث۔ مؤلف۔

(۳۲) بند بروزن چند بقول برہان و سروری و جامع نام ولایتیست۔ خان آرزو در سراج گوید کہ نام شہری گفتہ اند ولیکن مشہور (دربند) است و آن نام مخصوص بشہری نیست مؤلف عرض کند کہ اگر (دربند) نام شہری باشد لازم نمی آید کہ بند نام ولایتی نباشد قول سروری و جامع کہ صاحبان

زبانند برای تحقیق فارسی زبان اعتبار را شاید خان آرزو منصب آن ندارد که باوجود ہندنژادی
از جغرافیای قدیم عجم که بدست ما نیست خلاف شان حرف زند (اردو) ایک ولایت کا نام تبند تھا
جو فارس مین واقع تھی افسوس ہے کہ محققین فارسی نے اسکی تعریف مجمل پر اکتفا کی۔ مونث۔

(۲۳) بند بروزن چند بقول برہان و سروری و جامع بمعنی طمع و توقع۔ خان آرزو در سراج
گوید که غالب که اینهم مجاز باشد که راجع بمعنی خیال است مؤلف عرض کند که اتفاق داریم با خان آرزو
(اردو) طمع بقول آصفیه عربی۔ اسم مونث۔ حرص۔ لالچ۔

(۲۴) بند بروزن چند بقول برہان غلیواج باشد و آن پرنده ایست معروف صاحب جامع گوید که
مرغ زغن و غلیواژ را نام است۔ خان آرزو در سراج گوید که صحیح بدین معنی به بای فارسی است
چنانکه رشیدی گفته مؤلف عرض کند که این اسم جامد فارسی زبان می نماید و بامعنی اول ہیچ تعلق
مجاز ندارد و اگر پند به بای فارسی بہمین معنی باشد لازم نمی آید که این را مبدل آن یا آن را مبدل
این نگوییم قول صاحب جامع که محقق اہل زبانست معتبر تر از خان آرزوست بالجمله این را مبدل
پند دانیم که بای فارسی بموحده بدل می شود چنانکه تپ و تب (اردو) دیکھو پند۔

(۲۵) بند بروزن چند بقول سروری بمعنی فاعل و امر بستن (علی فرقدی س) چند باشی بکینه دشمنت
بندکو دل دشمن به بند احسان بندکو صاحب ناصری می فرماید که بمعنی بندنده ہم چنانکه نقشبند۔ خان آرزو
در سراج می فرماید که امر از بستن و بمعنی بسته شده نیز مثل پابند و دلبند مؤلف عرض کند که در امر حاضر
بودن این شکی نیست ولیکن با مصدر بستن ہیچ تعلق ندارد بلکه امر حاضر مصدر بندیدن است و برای
مصدر بستن امرش ببس باشد ولیکن فارسیان استعمالش ترک کرده اند و امر بندیدن را بہ زبان اہل

و آنچہ بعض محققین این را بمعنی فاعل و مفعول می دانند سکندری خوردہ اند و امثال شان اسم فاعل و مفعول ترکیبی است کہ آن را مجرد بلفظ بند ہیچ تعلق نیست بمعنی فاعلی و مفعولی بدون ترکیب اسمی با امر حاضر پیدا نمی شود (اردو) بندیدن کے تمام معنوں کا امر حاضر۔

(۲۹) بند بر وزن چند بمعنی زمین و آبادی ہم آمدہ چنانکہ در ملحقات این (بنداب) می آید و بدین معنی این را اسم جامد دانیم و عجبی نیست کہ معنی (بست و دوم) مجاز این باشد (اردو) زمین آبادی۔ مؤنث

بند آہن استعمال۔ زنجیر آہنی را گویند متعلق بہ معنی سوم بند کہ بجایش گذشت (انوری ے) کز دست وی چو دشمن دستور رہ نیست ٭ کز پای تا بسر ہمہ در بند آہن است ٭ (اردو) آہنی زنجیر۔ مؤنث

بنداب استعمال۔ بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بالفتح (۱) بمعنی جزیرہ و (۲) بمعنی بند و مفصل مؤلف عرض کند کہ معنی اول متعلق است بہ معنی بست و ششم بند کہ بجایش گذشت و اصل این (بند آب) بود بمعنی زمینی کہ از آب بر آمدہ یا آبادئی کہ میان آب است (مرکب اضافی) ولیکن بکثرت استعمال ممدودہ بالبا شد مقصورہ و معنی دوم ہیچ و نتیجۂ بی غوری محقق است زیرا کہ مطلق بند بمعنی دوش بمعنی مفصل گذشت و این معنی را با (بنداب) ہیچ تعلق نیست بر بند استعمال اعتبار الشاید معاصرین عجم بر زبان دارند محققین فارسی زبان ہم ازین ساکت (اردو) (۱) جزیرہ۔ مذکر دیکھو اروجینا کے دوسرے معنے (۲) دیکھو بند کے دوسرے معنے۔

بند اجل استعمال۔ مرکب اضافی است بہ اضافت تشبیہی یعنی فارسیان اجل را بہ بند تشبیہ دادند و بند درینجا بمعنی زنجیر باشد کہ بہ معنی سوم گذشت (انوری ے) تا بستۂ بند اجل خویش نگردیم ٭ از بند غم عشق تو آزاد مبادیم ٭ (اردو) اجل کو بند اجل فارسی ترکیب سے کہہ سکتے ہیں۔ مذکر۔

بنداد بقول برہان بضم اول (۱) بر وزن و معنی

بنیاد و (۲) پشتیبان و اصل هرچند صاحب ناصری بذکر معنی بالا
گوید که این را بنلاد هم گویند که می آید صاحب جامع متفق با
برهان ـ صاحب مؤید بذکر معنی بالا فرماید که قبیل بین دلو
خان آرزو در سراج بذکر معنی دوم متذکره بالا می فرماید
که این اصلی ندارد ولیکن بنلاد بلام بدین معنی می آید
مؤلف عرض کند که بیچاره خان آرزو از موضوع
بیخبر است و نمی داند که بنیاد اصل است و بنداد و بنلاد
هر دو مبدلش که تحتانی به دال مهمله و لام بدل می شود
چنانکه رونیگ و رودنگ و نای و نال و معنی دوم
مجاز آن و بر اعتماد صاحبان ناصری و جامع که هر دو
اهل زبانند هر دو معنی اسم جامد فارسی زبان دانیم
(اردو) (۱) بنیاد ـ مؤنث ـ دیکھو اساس (۲) پشتیبان
مذکر دیکھو اندخسواره ـ

بندار | بقول برهان (۱) بالضم کیسه دار و خانه دار
و صاحب تجمل و مکنت (ناصر خسرو ـ ع) بر سر گنجینه
یزدان در دل احمد نهاد ٭ چیز عقلی گنجور نی و چیز عقلی
بندار نیست ٭ صاحبان سروری و جهانگیری و مؤید
هم ذکر این کرده اند صاحب رشیدی گوید که بنه دار
مراد است و آرسته فرماید که (۲) گنجور و خزانچی
را گویند چه او اصول خانه داری را محافظت
کند ـ صاحب ناصری می فرماید که صاحب مکنت
و مایه را نام است که کیسه دار و خانه داری باشد
و در حقیقت بنه دار بوده و (۳) بمعنی بزرگ آمده
سردار هم (سنائی ـ ع) در بن چاه دان سر منگ
به برسر دار بین تن بندار ٭ و فرماید که (۴) نام شاعر
که نامش خواجه کمال الدین مداح صاحب ابن عباد
مجد الدوله که بزبان پارسی و عربی و دیلمی شعر می گفت
(ظهیر الدین فاریابی ـ ع) شعر بندار که گفتی بحقیقت
آن است ٭ که حقیقت چه به بینی بود آن پنداری کو
در شهان خانهٔ طبعم به تماشا بنگر ٭ تا ز سحر زاو بینه
عرض و هم بنداری ٭ و فرماید که (۵) بمعنی کاروان
سرای تجار هم که قنداق گویند و بندار را مضرب
کرده اند ـ صاحب جامع بذکر معنی اول و چهارم
می فرماید که (۶) بمعنی گران فروش هم و صاحب

بدین معنی همزبانش. صاحب بحر ذکر معنی اول و دوم
و ششم کرد. خان آرزو در سراج می طرازد که اصل
بمعنی صاحب رخت است و بمجاز بمعنی صاحب ثروت
و تجمل و بذکر معنی چهارم گوید که فوسی بمعنی (۲) جمعی که
اشتغال بتجارت دارند نوشته زاید بر دارش بهار بر معنی اول
و دوم و تابع (جمهوری سلف) بکنش بحر و امیر نازبند
این سر آباشند ان دیگر بندار را صاحب هفت بکیر
معنی اول و ششم اینقدر اضافه کند که (۸) ارزان
فروش را هم گویند و صاحب برهان همزبانش مؤلف
عرض کند که بند بقول برهان بضم اول و فتح ثانی
اسباب و رخوت خانه و املاک و دکان و خانه و
دکان را گویند پس بترکیبش و با اسم فاعل ترکیبی تا
هم حذف شد و معنی لفظی این مطلقا صاحب خانه
و دکان و صاحب رخت و قابض دولت و معنی دوم و سوم
تعلق ازان و معنی چهارم تخلص باشد نه نام و معنی پنجم
اسم است کاروان سرای تجار هم رخوت و
اسباب دارد و معنی ششم متعلق بمعنی دوم

که هر دو صفت گنجور است که در تجارت ارزان هم فروشن
می دهد و گران هم و معنی هفتم خلاف قیاس که جمعی را بدین
نام موسوم کردن متقاضی سند استعمال است و قول
خان آرزو بحواله فوسی بدون مشاهده سند تسلیم نمی کنیم
قیاس غالب آنست که جماعت بندار را در کتابی بنگاه
کرده باشد و بدون غور و تحقیق معنی هفتم را قائم کرد
(اردو) (۱) مالدار. صاحب ثروت. دولتمند (۲)
خزانه دار. خزانچی. مذکر (۳) بزرگ. سردار (۴)
ایک شاعر عجم کا تخلص بندار تھا جو کمال الدین سے موسوم
تھا (۵) تاجروں کا کاروان سرا یعنی تجارت کا مقام
مذکر (۶) گران فروش. مہنگا بیچنے والا (۷) مالداروں
کی ایک جماعت. مؤنث (۸) ارزان فروش. سستا بیچنے والا

بندار باب اصطلاح. بقول بہار باضافت. نوعی
از شکنجه که مسخرگان کنند. و آنچنان بود که ریسمانی
بر سر دو بند پای کسی بسته سر ریسمان را از جای بلند
فرو می هلند بعد از آنکه از شاخ یا چوبی گزرانیده باشند
همان سر ریسمان را بدست این شخص می دهند و این

مرد معلق در میان آسمان و زمین اگر سر ریسمان را
رہا می کند سرش بر زمین میخورد و اگر از دست نگاه
ندارد از نگاہداشتن آن عاجز و بیتاب می شود
و باین طریق مضحکه برپا می کنند (ابوالبرکات منیر ع)
بفرماید فلک را بند ارباب ہو صاحبان اند بحر نقل نگارش
مؤلف عرض کند که بہار تعریفی که کرده است از سند
ابوالبرکات صراحتاً پیدا نیست و محققین اہل زبان این
اصطلاح را ترک کرده اند و معاصرین عجم بر زبان ندارند
اگرچہ بند درینجا بمعنی رسن است که بجایش گذشت و لیکن
معنی این اصطلاح قابل نظر است و ما از تحقیق مزید قاصر
(اردو) فارسیوں نے (بند ارباب) اُس رسی کو کہا ہے
جو مسخرے کسی شخص کے دونوں پاؤں میں باندھ کر کسی
شاخ درخت یا بانس پر اُلٹا لٹکا دیتے ہیں اور اُس
رسی کے سرے کو اُسی بیچارے کے ہاتھ میں دیدیتے
ہیں وہ عجب مصیبت میں رہتا ہے اگر اُس سرے کو
چھوڑ دیتا ہے تو اُس کا سر زمین پر گرتا ہے اور تھامے
رہتا ہے تو اُلٹا لٹکنے کی آفت میں مبتلا رہتا ہے۔

بند از دہان کیسه کشودن | مصدر اصطلاحی۔ بقول بحر صرف کردن زر مؤلف عرض کند که
عادت است که بند کیسه ہا وقتی می کشایند که ضرورت
اخذ و صرف پول باشد از ہمین عادت این مصدر اصطلاحی
بسبیل کنایه قائم شد و موافق قیاس است (اردو)
روپیه خرچ کرنا۔ دکن میں کہتے ہیں تھیلیوں کا منہ کھولنا
یعنی خوب صرف کرنا۔ اور بے دریغ عطا کرنا۔

بند افتادن بر زبان | استعمال۔ بمعنی افتادن
قفل بر زبان و یارای سخن نماندن است۔ صاحب
آصفی ذکر (بند افتادن) کرده از معنی ساکت
و سندی که از عجزی تبریزی پیش کرده است از آن
ہمین یک مصدر پیدا است که قائمش کرده ایم (ع)
شکایت از تو جفاجو چسان توانم کرد که گریه دل گذری
بند بر زبان افتد ہم مباد که بند بمعنی قفل بمعنی بجایش گذشت
(اردو) زبان پر قفل پڑ جانا۔ بات نہ کر سکنا۔

بنداق | بقول انند بحوالہ فرہنگ فرنگ بالفتح نوعی از کلاہی است که آن را قلندران و درویشان

بر سر نہند مؤلف عرض کند کہ وضع لغت ترکی را ماند ولیکن محققین ترکی زبان ازین ساکت و دیگر محققین فارسی زبان ہم این را ترک کردہ اند و معاصرین عجم ہم ازین بیخبر مشتاق سند استعمال می باشیم و اگر بدست آید توانیم این را اسم جامد فارسی زبان گوئیم (اردو) قلندروں کی ایک ٹوپی جسکو فارسی والے بنداق کہا ہے۔ مؤنث۔

بن داماں اصطلاح۔ بقول ملحقات برہان (۱) کنایہ از اسفل داماں و (۲) زمین۔ بہار ہم ذکر این کردہ (سنائی ے) ای سنائی جہد کن تا بہر سلطان ضمیر ۰ از گریبان تاج سازی و زبن داماں سریر ۰ صاحبان بحر و مؤید وانند ہم این را آوردہ اند و صاحب ہفت بمعنی اول قانع مؤلف عرض کند کہ بالضم باشد۔ مرکب اضافی و موافق قیاس (اردو) (۱) داماں کی کور۔ مؤنث۔ داماں کا کنارہ۔ مذکر (۲) زمین۔ مؤنث۔

بن داماں شبستاں کردن مصدر اصطلاحی بالضم بقول ملحقات برہان یعنی (۱) زمین را خوابگاہ خود ساختن و (۲) بمراقبہ رفتن صاحب ہفت ہم ذکر این کردہ و صاحب مؤید امر حاضر این را بہر دو معنی آوردہ (خاقانی ے) بن داماں شبستان کن شعار آنکہ ہر روز می ۰ بساطی سازی از رخسار وجاروبی زمژگانش ۰ شارح خاقانی درین شعر (بن داماں شبستان کردن) را بمعنی دوم گرفتہ و ذوق این را متعلق بمعنی اول می کند قائل مؤلف عرض کند کہ (بن داماں) بمعنی زمین گذشت پس معنی اول موافق قیاس است و معنی دوم البتہ موافق قیاس نیست و بدون مشاہدہ سند دیگر تسلیمش نکنیم کہ محققین اہل زبان اعنی سروری و جامع و ناصری ازین ساکت اند و معاصرین عجم بر زبان ندارند باوجود این اگر موافق قیاس می بود عیبی نبود (اردو) (۱) زمین پر سونا۔ زمین کو اپنا بچھونا بنانا (۲) مراقبہ کرنا گردن جھکا کر حضوری دل سے خدا کا دھیان کرنا۔

صاحب آصفیہ نے صرف مراقبہ کا ذکر کیا ہے اور مصدر متروک

بند امیر اصطلاح ۔ بقول برہان بندیست درحوالی شیراز کہ در زمان عضد الدولہ دیلمی امیر نام شخصی بامر او ساخت و بعضی گویند مرد مسافری بود امیر نام باراده خود این بند را بست صاحب سروری بکر این عہد عضد الدولہ را تسلیم می کند و بنای این را منسوب بمسافر امیر نام می فرماید صاحب رشیدی [illegible] این قدر اضافہ کند کہ مصارف این را عضد الدولہ ادا کرد صاحب ناصری می فرماید کہ در فارس بندیست معروف کہ بر رود عظیم بستہ است و این را از بناہای امیر عضد الدولہ خیال می کنند خان آرزو در سراج بحوالہ ابراہیمی و قوسی گوید کہ آن بندیست در اکنا مردشت کہ بر رود کر بستہ و بانی این بند امیر عضد الدولہ دیلمی است مؤلف عرض کند کہ مرکب اضافی واز امیر اشارہ بسوی امیر عضد الدولہ و از بند بند آب مراد است کہ برای بلندی سطح آب در رودہا کلان و کم قوت می بندند تا بوسیلۂ آن ذریعۂ نہر آب بزمین مزروعۂ بلند برسد کہ آن را در ہندوستان انی کٹ گویند (اردو) (بند امیر) فارسی میں ایک انی کٹ کا نام ہے جو ایک بڑی ندی میں امیر عضد الدولہ کے عہد میں قائم ہوا ہے ۔ مذکر ۔ صاحب آصفیہ اور امیر نے انی کٹ کا ذکر نہیں کیا دکن میں انی کٹ اُس کٹّہ اور بند کا نام ہے جو بڑی ندیوں میں جن کی روانی آب میں زیادہ زور ہو اس غرض سے بناتے ہیں کہ پانی کی سطح اُس کے ذریعہ سے بلند ہو اور بلند زمینات کی کاشتکاری میں بذریعۂ نہر آب پاشی ہو سکے ۔

بندِ انگشت استعمال ۔ بقول صاحب روزنامہ بحوالۂ سفرنامۂ ناصر الدین شاہ قاچار گرہ انگشت را گویند **مؤلف** عرض کند کہ درینجا لفظ بند بمعنی دوم اوست کہ بجایش گذشت و بہار عجم ذکر این بذیل بند کردہ مرکب اضافی است ولیس (اردو) بند انگشت اردو میں بھی بے تغیر فارسی کہہ سکتے ہیں ۔ پور بقول آصفیہ ہندی کی

اسم مؤنث۔ بند انگشت۔ انگلی کا جوڑ۔ انگل۔

بند باز اصطلاح۔ بقول رہنما بحوالہ سفر نامہ ناصر الدین شاہ قاچار و بقول بول چال بحوالہ معاصرین عجم بازیگر و رسن باز را گویند **مؤلف** عرض کند کہ اسم فاعل ترکیبی است و بند بمعنی رسن بر معنی چہاردہمش گذشت موافق قیاس است (اردو) نٹ۔ بقول آصفیہ ہندی۔ اسم مذکر بازیگر۔ رسن باز۔ دار باز۔ قلا باز۔ وہ لوگ جو ڈھول بجا کر بانس اور رسی پر چڑھ کر تماشا کرتے ہیں جنکو دکن میں گاڑوری بھی کہتے ہیں۔

بند باز کردن استعمال۔ بقول بہار و انند مقابل بند بستن یعنی کشادن بند (صائب) ما را ز شب وصل چہ حاصل کہ تو از ناز ۔ تا باز کنی بند قبا صبح دمیدہ است ۔ **مؤلف** عرض کند کہ موافق قیاس است و بند ہمین معنی بیستی بست و یکمش گذشت (اردو) بند کھولنا۔

بند بازی اصطلاح۔ بقول رہنما بحوالہ سفرنامہ ناصر الدین شاہ قاچار بازی کردن بر رسن صاحب روزنامہ ہم ذکر این کردہ گوید کہ رقصیدن بر رسن صاحب ملحقات برہان می فرماید کہ ریسمان بازی را گویند صاحبان بحر و ہفت و مؤید و بہار ہم بانش **مؤلف** عرض می کند کہ قلب اضافت بازی بند و بند بمعنی رسن بر معنی چہاردہمش گذشت و این بمعنی حاصل بالمصدر باشد (اردو) نٹ کا تماشا۔ بقول آصفیہ (اردو) اسم مذکر۔ وہ تماشا جو نٹ لوگ کرتے ہیں۔

بند برابرو نہادن مصدر اصطلاحی۔ بقول بہار کنایہ از جبین بر چین شدن است (صائب) چہ بہ بیگانہ این تیغ را در کار نیست ۔ بند بر ابروی از چین جبین بحد برابرو منہ ۔ صاحب بحر ہم با **مؤلف** عرض کند کہ بند درینجا متعلق بمعنی بستن دہم است یعنی گرہ و این کنایہ باشد از ناخوش شدن گرہ در ابرو در عالم ناخوشی می آید (اردو) ابرو میں گرہ ڈالنا۔ ناخوش ہونا۔

بند بر بند — استعمال۔ بقول انند بمعنی پیهم و بحوالهٔ بهار گوید که این از اهل زبان بتحقیق پیوسته مؤلف عرض کند که این مخصوص برای چیزی باشد که تعلق دارد با بند مثلاً گویند "بند بر بند قبا دوختیم یعنی پیهم قبا دوختیم" ولی توان گفت که بند بر بند این کار کردیم یعنی پیهم این کار کردیم۔ محقق هند نژاد نیز اکثر استعمال لفظ سید ناصر است این نکرد (اردو) پے در پے۔ پیاپے۔ یکے ہیں۔ لگاتار۔ دیکھو بلا فاصله۔

بند بر پا نهادن — استعمال یعنی زنجیر بر پای نهادن و مقید کردن است که بند بمعنی زنجیر بحرف موحده گذشت (ظهوری ؎) بکمند نگاه آهو چشم ٭ بند بر پای دل نهاد و گذاشت ٭ (وله ؎) با امیدی که شاید وصل را بندی نهم بر پا ٭ زاشک آرزو بر چهره ام زنجیری غلطید ٭ (وله ؎) امید وصل جانان بندی نهاده بر پا ٭ ای وای گر نبودی فکر محال هر دم ٭ (اردو) پاؤں میں زنجیر ڈالنا۔ قید کرنا۔

بند برخاستن از چیزی — مصدر اصطلاحی بقول بحر و بهار کنایه از دور شدن بند از چیز (صائب ؎) روز و شب چون خوبیان دارم بر سر تیغ جای ٭ تا مرا بند خموشی از زبان برخاسته است ٭ مؤلف عرض کند که بند درینجا بمعنی پیچم اوست که بجایش گذشت و از سند صائب برخاستن بند از زبان بمعنی دور شدن قفل از زبان و وقوع گفتگو حاصل شدن پیداست (اردو) قفل کا کسی چیز سے دور ہونا۔ زبان سے قفل دور ہونا۔ گویائی کی طاقت حاصل ہونا۔

بند برداشتن از چیزی — مصدر اصطلاحی بقول آصفی دور کردن بند از چیزی مؤلف عرض کند که متعلق بمعنی پنجم بند است که بجایش گذشت کنایه از دور کردن قفل از چیزی (ربیع قزوینی ؎) از زبانم قامت او بند بر دارد که لال ٭ در قیامت عاجز از تقریر نتواند شدن ٭ و دور کردن زنجیر از چیزی متعلق بمعنی سوم بند (نظامی ؎) همانا

چارهٔ دیدآن حرز مند شاه ٭ که بر دارد آن بند
از بندگاه ٭ (ظهوری سے) دلش جمعیت از
دل بند بر داشت ٭ که زلفش از گره ها کوچه بند
است ٭ مخفی مباد که از سند رفیع بند برداشتن
از زبان بمعنی قوت گویائی دادن پیداست و از
سند ظهوری برداشتن بند از بندگاه بمعنی دور
کردن زنجیر از دست و پا و همچنین برداشتن
بند از دل بمعنی دل را بی قید گردانیدن و
آزادی بخشیدن (اردو) کسی چیز سے قفل
نکالدینا جیسے زبان سے قفل نکالدینا۔ گویائی
کی قوت عطا کرنا کسی چیز سے زنجیر نکالدینا جیسے
ہاتھہ پاؤن اور دل سے زنجیر دور کرنا۔ رہائی
بخشنا۔ قید سے نجات دینا۔

بند بریدن مصدر اصطلاحی۔ دور کردن
شدن بند باشد و بس (ظهوری سے) نکه کمند
سیاست وز شکارگهش ٭ هیچ تیغ نبریده هیچ
بند نجی ٭ (اردو) بند دور کرنا۔ دور ہونا۔

بند بستن مصدر اصطلاحی بقول وارستہ (۱)
توقیع کردن و فرماید که بلی مجدالدین علی قوسی بندی
توقیع نوشته (سلیم در هجو طغائی سے) گر به پیراهن وفا
رفته ٭ بسته بندی بهر کجا رفته ٭ (مخلص کاشی سے)
زخود نیست این چاشنی نیشکر را ٭ در آن لب بهار
که بسته است بندی ٭ (سالک قزوینی سے) خوبان
فریب چاک گریبان نمی خورند ٭ تا چند بر قبای بهار
بند بسته است ٭ (لسوقه سے) دل ز زلفش مشک چین
وارد هوس ٭ این پریشان بند بر بوسته است ٭
(میر نجات سے) سر سودای جانان نیست دل را از
پریشانی ٭ مگر با صد فسون بندد بآن زلف دوتا بندی
٭ و فرماید که (۲) پیوند کردن نیز (طالب آملی در صفت
اسپ سے) سم تختش ز قید نعل رسته ٭ نباشد
کاسه هایش بند بسته ٭ صاحب بحر عجم با نش و بهار
گوید که (۳) مقابل بندگشادن است و (۴) بگرو
و فریب چیزی از کسی گرفتن و (۵) بقرض و وام
ستدن و (۶) ستدن چیزی با برام از کسی و (۷)

(۳۴۹)

پیوند کردن موی شیشه و چینی وامثال آن و بسند
این همان سند طالب آملی پیش می کند که بر معنی دوم
گذشت و ذکر معنی اوّل هم کرده مؤلف عرض
کند که بند بمعنی طمع و توقع بر معنی بست و سوم ش
گذشت پس معنی اوّل متعلق بدان باشد و معنی دوم
متعلق بمعنی چهارم بند است که تنگه آهنی باشد برای
استحکام ـ وارسته سکندری خورد که معنی دوم از
کلام طالب آملی پیدا کرد و شاعر گوید که سم اسپش
را ضرورت نعل بندی نباشد و کاسه های سم او
بند بسته نیست یعنی ضرورت تنگه های آهنی برای
استحکام ندارد و معنی سوم بیان کردهٔ بهار متعلق
بمعنی بست و یکم بند است و معنی چهارم بیان کرده
درست نیست که بند بستن بمعنی مکر و فریب کردن با
کسی است نه چیزی از فریب گرفتن و این متعلق بمعنی
ششم لفظ بند است و معنی پنجم و ششم بیان کردهٔ بهار
بدون سند تسلیم نکنیم و مجرد بیانش اعتبار را نشاید از
بند بستن بمعنی عهد و پیمان کردن و رهن و گرو نمودن
متعلق بمعنی هفتم و شانزدهم لفظ بند است بسند
بقرض و وام و ابرام بیامده و معنی هشتم بیان
کردهٔ بهار هم خبری دید از بی غوریش که کلام
طالب آملی را بسندش پیش کرد و حقیقت آن بمدّ تعقیبه
معنی دوم بیان کرده ایم (اردو) (۱) طمع
کرنا توقع کرنا (۲) استحکام کے لئے لوہے کی پٹیاں
قائم کرنا (۳) قبا وغیرہ کے بند باندھنا (۴) مکر و
فریب کرنا (۵) عہد و پیمان کرنا (۶) رہن کرنا ـ
(۷) دیکھو معنی دوم ـ

بند بلند اصطلاح بقول بهار بمعنی مبهم و فریاد
که از اهل زبان بتحقیق پیوسته مؤلف عرض کند
که سوقیان عجم باو بند بسته باشد اصلا بدین معنی
بیامده و قیاس هم نمی خواهد و هیچ معنی اصطلاحی غیر از
قیاس نباشد (بند بلند) مرکب توصیفی است بمعنی
سد آبی که بلند باشد متعلق بمعنی یازدهم لفظ بند ـ
بدون سند استعمال این معنی را تسلیم نمی کنیم (اردو)
بلند پشته ـ مذکر ـ

بندبند اصطلاح بمعنی هر یک مفصل (صائب ص) چون نی ز ناله نیست تهی بندبند ما * آه از نفس نیافت [illegible] کشید دردمند ما * (اردو) ہر ایک جوڑ ہر ایک مفصل۔

بند بودن مصدر اصطلاحی صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت مؤلف عرض کند که بمعنی مقید بودن است متعلق بمعنی دهم بند که گذشت۔ (رضا قلی شیرازی ص) تا چند با فسون جهان بند توان بود * مردیم درین کهنه سرا چند توان بود * (اردو) قید ہونا مقید ہونا۔

بند پاره ساختن مصدر اصطلاحی شکستن بند و بند درینجا بمعنی بست و گیرش که گذشت بهار ذکر این با مصدر کردن کرده از معنی ساکت (امثله) (باسم شهیدی ص) تا شود آئینه جای صورت احوال ما * چو پاره ساز د بند برقع شوخی تمثال او ما * بند دیگرش از کلام صائب است (ص) [illegible] دیوانه بند پاره کرده است * از نازکی بدن قبا [illegible] یکی بمعنی شعر [illegible]

واتیم که نظر بر نازکی بدن معشوق عاشق مفصل او قبا را پاره کرده است تا بر بدن نازکش گران نیفتد و معنی دیگر هم میتوان یعنی قبای یار از نازکی بدنش عاشق را دیوانه پاره بند کرده است که سراپای یار را از نیرنگیش پاره بند قبا خیال می کند والآخر الطف

---------- بس الاول [illegible]

بند پاره کردن اصطلا از کلام صائب پیدا نیست محقق با نام و نشان حاطب اللیل است که از معنی اصطلاح هم سکوت [illegible] و اشعار سخن سنجان را بند آن می نگارد و سخن فهمی را حقیقت جویان می سپاید (اردو) (۱ و ۲) بند کو توڑنا۔

بند پیمان استعمال۔ صاحب فرهنگ فدائی که از فضلای معاصر عجم بود می فرماید که بمعنی شرط عهد است مؤلف [illegible] عرض می کند که بند بمعنی شرط نیامده بلکه [illegible] بمعنی عهد و پیمان گذشت پس از بند پیمان و (بند عهد) بمعنی بستگی عهد باشد [illegible] فایده زبان خود را خوب می دانند ولیکن در تعریف

اصطلاح دانما سکندری می خورند مقصود محقق فاضل غیر ازین نباشد که ذکرش کرده ایم طرز تعریفش بغلط می اندازد (اردو) پیمان بستن کا حاصل بالمصدر یعنی عہد۔

بند تراشیدن استعمال۔ مکر و حیلہ پیدا کردن است متعلق بمعنی ششم بند۔ (ظہوری ﷺ) بند رشکی بتر نشیند عبث ٭ غیر را آزادی باید گرفت ٭ (اردو) مکر و حیلہ پیدا کرنا۔ کرنا۔

بند توکل اصطلاح۔ بقول وارستہ مایۂ توکل (ظغرا ﷺ) در پئے قناعت و ترشاہی خواہم ٭ پشت درہم از لطف الہی خواہم ٭ تا مستی تن نیاید از فقر بپیش ٭ پس بند توکلی چپا ہی خواہم ٭ صاحبان بحر و بہار ہم ذکر این کردہ اند **مؤلف** عرض کند کہ مرکب اضافی است یعنی بند توکل۔ توکل باشد یا شاید تشبیہی و بند درینجا بمعنی سوم اوست کہ زنجیر است و مراد ازان سلسلۂ توکل کہ توکل بواسطۂ آن جدا نشود و وابستگی پیدا شود پس در معنی این سلسلۂ توکل بہتر اینکہ مایۂ توکل باشد فتأمل (اردو) سلسلۂ توکل توکل کا سلسلہ جس سے وابستگی توکل مراد ہے مذکر۔

بند جان اصطلاح۔ بقول بحر با ضافت بمعنی (۱) اسیر محبت صاحب ہفت ہم بحوالۂ قنیہ این را آوردہ و صاحب شمس گوید کہ بمعنی اسیر و محبت جان باشد صاحب مؤید ذکر معنی اوّل می فرماید کہ (۲) عشق و محبت است و (۳) خیال جان ہم **مؤلف** عرض کند کہ حیف است کہ سند استعمال پیش نشد تا تصفیہ معنی این می کردیم جان مرکب اضافی است و بند درینجا بمعنی دہم اوست یعنی حبس پس حبس جان مجازاً بمعنی محبوس جان و کنایہ از معنی اوّل توان گرفت و مطلق بمعنی اسیر ہم نتوان گفت کہ صاحب شمس آوردہ و معنی دوم ازین مرکب بترکیب اضافی بہتر از معنی اوّل پیدا می شود یعنی عشق و محبت ہم گویا حبس جان است و برای معنی سوم باید کہ بند را بمعنی دوازدہم گیریم و این معنی لطیف نباشد لہٰذا ہم نیست کہ معنی اصلی است (اردو) (۱) اسیر محبت محبت کا قیدی۔ مذکر۔

(۲) عشق و محبت ۔ مذکر (عشق مذکر) (محبت مؤنث)
(۳) خیال جان سے وہ خیال مراد ہے جو انسان
میں پیدا ہو ۔ مذکر ۔

بند جان کشیدن مصدر اصطلاحی بقول
بحر بمعنی عاشق شدن و محنت عاشقی کشیدن صاحب
ملحقات برہان ہم این را آوردہ **مؤلف** عرض کند
کہ بند درینجا متعلق بمعنی ہشتمش باشد کہ غم و غصّہ و
محنت است موافق قیاس (اردو) عاشق ہونا
۔ عاشقی کی تکلیف سہنا ۔

بند خانہ اصطلاح ۔ بقول بحر و بہار بمعنی زندان
باشد کہ ترجمۂ آن در عربی سجن است (صائب ؎)
وحشی نداشت پای گریز از کمند عشق ۔ او را بہ بند
خانۂ ہجران گذاشتیم ۔ (میر خسرو ؎) این گنبد بلند
عجب بند خانۂ ایست ۔ بہر پرندگان غریب آشیانہ ایست ۔
مؤلف عرض کند کہ بند درینجا بمعنی دہم آمدہ است
و قلب اضافت خانۂ بند است کہ زندان دائما
بند باشد (اردو) قید خانہ ۔ محبس ۔ مذکر (دیکھو
اسیر خانہ)

بند خانۂ نی اصطلاح ۔ بقول بحر و بہار فاصلہ
درمیان ہر دو گرۂ نیشکر کہ آن را در عرف
بند پوری خوانند (صائب ؎) حدیث تلخ
زیادہ ام اگر بمی شنوی ۔ بہ بند خانۂ نی صبر پیچ شکر کن ۔
مؤلف عرض کند کہ بند خانہ بمعنی زندان بجائیش
گذشت و چون اضافت آن بسوی نی کردند کنایۂ بمعنی گرہ
نی حاصل می شود و بند بمعنی عقد و گرہ ہم بمعنی نہم ہشتم
گذشت پس این موافق قیاس است (اردو) پوری بقول
آصفیہ ۔ ہندی ۔ اسم مؤنث ۔ بانس ۔ گنّے وغیرہ کا وہ
حصّہ جو دو گرہوں کے بیچ میں ہوتا ہے ۔

بندخت بقول برہان بضم اوّل و ثالث و سکون ثانی و خای نقطہ دار و فوقانی بمعنی چہرہ و رنگ
صاحبان جہانگیری و رشیدی و جامع و ہفت و ناصری ذکر این کردہ اند خان آرزو در سراج می فرماید
کہ ظاہراد در لفظ و معنی ہر دو تصحیف است و صحیح بیدخت بہ تحتانی است بمعنی زہرہ کہ ستارہ ایست

گوید کہ این عجب از صاحب فرہنگہاست **مؤلف** عرض کند کہ عجب است از خان آرزو کہ منطقش را
نفہمیدہ ایم اگر (بندخست بہ تحتانی عوض نون) بمعنی زہرہ می آید لازم نمی آید کہ (بندخست بہ نون) بمعنی چہرہ
نباشد قول محققین صاحب زبان اعنی ناصری وجامع وبرہان معتبر تر از مؤلف ہفت است کہ دعوی
بی دلیل می کند شک نیست کہ اسم جامد فارسی زبان است وبس وجا دارد کہ این را مبدل بہ ثبت گیریم کہ
بہمین معنی گذشت رای ہملہ بدل شد بہ نون چنانکہ تار وتان ودال زائد باشد چنانکہ شفتالو وشفتالود
واختلاف اعراب چیزی نیست کہ متعلق بہ لب ولہجہ مقامی است فالاول اولی من الثانی (اردو) چہرہ
مذکر ۔ دیکھو بہ ثبت ۔

بند خواہشتن استعمال ۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ خواہش را قید وحبس کردن باشد ۔ صاحب آصفی سندی کہ از طغرای مشہدی پیش کردہ است ہمان کہ بر (بند توکل) نوشتہ ایم وبخیال ما از سند مذکور مصدر (بند توکل خواستن) البتہ پیدا می شود کہ بمعنی خاص است و ہمدرانجا مذکور و آن را با این مصدر عام ہیچ تعلق نیست (اردو) قید چاہنا ۔

بندو بقول برہان بضم اول بر وزن گنبد بمعنی اصل وبنیاد ہر چیز باشد ۔ صاحب جامع ہم بانش

خان آرزو در سراج می فرماید کہ بنداد بہ ہمین معنی گذشت پس این مخفف آن باشد بحذف الف **مؤلف** عرض کند کہ درست می فرماید وتحقیقش ہمدرانجا مذکور (اردو) دیکھو بنداد ۔

بند داشتن استعمال ۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی محبوس وبہ قید داشتن است (طغیلی مشہدی ؎) غیرت اغیار در کوی تو ما را بند داشت ؎ ورنہ ما آزادگی را از خدا می خواستیم ؎ مخفی مباد کہ بند دریغجا بمعنی دہم اوست کہ گذشت (اردو) قید رکھنا ۔

بند در بند قبا بافتن مصدر اصطلاحی۔ بقول وارسته کنایه از بهم پیوستن (سنجر کاشی ؎) آستین دست برآورد بدعا و سنجر، که فلک بند در بند قبا بافته در بند قبا۔ بهار گوید که کنایه باشد از بهم پیوستن و مجتمع شدن (سلیم ؎) بر سر کوی تو جمع اند پریشانی چند، بند در بند قبا بافته عریانی چند (میرزا صائب ؎) بند در بند قبا بافتن مژگان چیست، گر درین خانه کسی نیست پس این دربان چیست۔ مؤلف عرض کند که معنی بیان کردهٔ وارسته بهتر از بهار است و بند درینجا بمعنی بست قبا اوست۔ معنی مبادا که در هر قبائی بند ها ست و چون بند قبائی با بند قبای دیگر بافته شود علامت اتصال یکی است با دیگری و اشاره جمع کثیر۔ از همین عادت این اصطلاح قائم شد (اردو) کھوے سے کھوا چھلنا۔ دیکھو (بر یکدیگر افتادن)

بند دست و پای استعمال۔ مرکب اضافی است و بمعنی مفصل دست و پا و متعلق بمعنی دوم بند (صائب ؎) پیچیده در رهائی ما دست و پا زدن، چون بند دست و پای جدا نیست بند ها (اردو) ہاتھ اور پاؤں کے جوڑ۔ مذکر۔

بندر بقول برهان بضم اول و ثالث بر وزن کندر (۱) نام شهریست در ولایت غرجستان (۲) بفتح اول و ثالث بر وزن لنگر محلی باشد که قافله و تجار در آن بسیار آیند و روند۔ صاحب ناصری از معنی اول ساکت و نسبت معنی دوم گوید که در اصل بندر بفتح دال است که بازار در آنجا نهند و آن را اسکله هم گویند و اسکله لغت ترکی زبان است و فرماید که بیشتر آن بر لب دریا و رودهای بزرگ می باشد چنانکه در فارسنامه یاد کرده است بندر بر لب دریا است۔ بهار گوید که بر وزن قیصر لغت هندیست و اکثر اطلاق آن بر شهرهائی کنند که از دریای شور نزدیک و آباد بسیار داشته باشد (میر نجات ؎) لب میگون تو خمخانهٔ گلرنگ تر است، گو بهشت نام هند ابندر

صاحب جامع بفتح اول مذکر هر دو معنی باتفاق برہان کرده و صاحب سوار السبیل که محقق معربات است هم فرماید
که این لغت فارسی است و شهر یکه بر کناره دریای اعظم واقع باشد یا آنکه مرکز تجارت باشد صاحب سراطع
هم که محقق لغات سنسکرت است این را بمعنی بالا لغت فارسی گفته مؤلف عرض کند که این در حقیقت
معرب است و بقول منتخب بالفتح بمعنی کنار دریا که جای بستن کشتی باشد و جمع این بنادر آمده - فارسیان
بمعنی آبادی و تجارت گاه مستعمل کرده اند و مخفی نیست شهری مخصوص هم که ذکرش بمعنی اول
آمده بر لب ساحل باشد و دیگر هیچ بهار دین ملا لغت هندی گفته غالباً از ترجمه پوربینه سکندری خورده
که آن را در هندی بندر نام است (اردو) (۱) ایک خاص شہر کا نام بندر ہے جو ولایت فرنچ میں
واقع ہے - مذکر (۲) بندر بقول آصفیہ - فارسی - اسم مذکر وہ شہر جو سمندر کے کنارے پر ہو اور جہاز
وہاں آکر لنگر ڈالیں - بیوپار یا تجارتی مال لگاویں یا اتریں -

(۱) بندر رنگ	اصطلاح ... و ارسته ...
(۲) بندر ریگ	نام بندری است (وحید ...)

از بنادر ان ...) است این ...
بندر رنگ آتشین روبان ... (محسن تاثیر) خبر غبار ...
شعر سماعی نیست در ... بندر ریگ است صحیح
... ساعت ... که این هر دو ... بندر عباسی
... نام بندر است بهار نقل نگار و وارسته خان آرزو
... (۲) گوید که نام بندر است

از ایران و مهمان شعر محسن تاثیر را السند خود آورده
اند بالا مذکور شد مؤلف عرض کند که محققین اهل زبان
ازین هر دو ساکت و محققین هند شراد طبع آزمائی
کرده اند بر سند همین دو شعر وحید و محسن وارسته
غلط کرد که از کلام وحید نمبر (۱) را فهم کرد که در
کلامش لفظ ریگ به تحتانی است نه به نون و محسن تاثیر
هم استعمال همین کرده و حقیقةً (بندر رنگ) شناخته
... بندر ریگ - از بنادر ان را نام است

یعنی ملک طبرستان که در ریگستان واقع است وچینیان
آنجا شهرت دارند و بحر و بهار و اند نقل و ارسته
برداشته اند وکسی از اینها پی بحقیقت نبرده آرزو
بترک نمبر (۱) قادر شد ولیکن بر تحقیق قادر نشد
(اردو) طبرستان یعنی مازندران کو فارسیون
نے بندر ریگ بھی کہا ہے منسوب بہ ریگستان۔ مذکر

بندرز بقول برہان بفتح اول و ثالث و سکون
رابع و زای نقطه دار جوال دوز را گویند و فرماید
که بضم اول هم آمده صاحب جهانگیری هم ذکر این
کرده صاحب سروری بذکر معنی بالا می فرماید که
در رساله (بندوز) به واو عوض رای مهمله ریسمانی
را گفته که بدان جوال دوزند و صاحب رشیدی
نقل نگارش صاحب جامع که از اهل زبان است
بذکر معنی بالا صراحت مزید کند که جوال دوز سوزن
بزرگ باشد خان آرزو در سراج می فرماید که
بالفتح است و آنچه بعضی بضم اول نیز آورده اند
غلط است و ذکر بندوز هم کرده مؤلف عرض کند
که اصل این (بندوز) بود اسم فاعل ترکیبی بمعنی دوزنده
ریسمان و بند درینجا بمعنی چار دهمش که گذشت فارسیان
یک دال مهمله را از دو دال جمع شده حذف کرده۔
(بندوز) بر سبیل مجاز ریسمانی را نام نهادند که بدان
جوال دوخته می شود ومثیلش (بندرز) را بر سبیل مجاز
بمعنی سوزن بزرگ استعمال کردند که بوسیلهٔ آن جوال را می دوزند
تبدیل واو به رای مهمله درست است چنانکه پرتو و پرتر
وکلاو وکلار (اردو) سوا بقول آصفیه بڑی سوئی
موٹی سوئی۔ مذکر۔

بندرسورت استعمال بقول بحر نام بندر مشهور
است می فرماید که هرچند سورت بسین مهمله است
اما این لفظ هندی را فارسیان متأخرین از راه غلط
یا تصرف بصاد نویسند مؤلف عرض کند که مرکب
اضافی است واز آنکه این بر لب قلزم واقع است
فارسیان اضافتش بسوی سورت کردند مخفی مباد که
سورت در سنسکرت یا هندی چیزی نیست برخلاف
آن صورت بصاد مهمله لغت عربی است واز آنکه

درین بندر چشن زبان مشہور است عجبی نیست کہ ترکان
فاتح بہ صاد مہملہ نامش نہادہ باشند و آنچہ بعض محققین
ہند این را بہ سین مہملہ نوشتہ اند بخیال ما تسامح شان
است پس خیال ما برعکس صاحب بحر و (خان آرزو) کہ
در چراغ ہدایت بذیل (بندر صورت) نوشتہ (اردو)
سورت بقول آصفیہ ہندی۔ اسم مذکر۔ ہندوستان
کے ایک بڑے شہر کا نام جو احاطہ بمبئی میں واقع ہے

بندرِ صورت | استعمال۔ بقول خان آرزو در
چراغ ہدایت ہمان کہ بہ سین مہملہ عوض صاد گذشت
مؤلف عرض کند کہ با اشارۂ این ہمہ را انجا کردہ ایم
(تاثیر؎) حسنش چہ غم از ہمیشہ طوفان دارد چو چون
بندر سورت کہ خلقش نزدیک است؎ بہار گوید کہ
نزدیک است با حمد آباد و بندر سند بالاہی نگارد کہ
بہ سین مہملہ صحیح باشد و با حقیقت این ہمہ را انجا ظاہر
کردہ ایم و صاحب انند نقل نگار بہار (اردو)
دیکھو بندر سورت۔

بندرِ عباسی | استعمال۔ بقول وارستہ نام بندری است
از بنا در (محسن تاثیر؎) بی تو تا گشتہ تہم بندر عباسی
داغ بر بستہ اش لخت دل و داغ جگر خواستہ است
بہار و بحر و انند ہم ذکر این کردہ اند مؤلف عرض
کند کہ مرکب توصیفی است و این بندر منسوب
بنام عباس کہ قائم و آباد کنندہ این باشد و بعجم
واقع و بدون تحتانی آخرہ ہم معروف اند بدین صورت
مرکب اضافی باشد (اردو) بندر عباسی اور
بندر عباس لب دریا ایک آبادی کا نام ہے جو
عجم میں واقع ہے۔ مذکر۔

بندرگاہ | استعمال۔ بقول انند بحوالہ فرہنگ فرنگ
مرادف بندر است یعنی دومش کہ بجایش گذشت
مؤلف عرض کند کہ استعمال این اگرچہ موافق قیاس
است یعنی مقام بندر ولیکن از نظر ما نگذشت دلیل
سند استعمال می باشیم (اردو) دیکھو بندرست
بندر کا مقام۔ مذکر۔

بندرِ لاہری | استعمال۔ بقول بہار و انند بندر است
در سندھ کہ نزدیک تتہ واقع مؤلف گوید کہ در تتہ

این متحقق نشد بنابر مرکب توصیفی می نماید (اردو)
بندر لاہری۔ ایک بندر کا نام ہے جو سندھ میں ٹھٹھہ
کے قریب واقع ہے۔ مذکر۔

بندر روغ اصطلاح۔ بقول برہان بفتح اول
وفتح رابع وسکون ثانی و واو وغین نقطه دار بندی را
باشد که با چوب و علف و خاک و گل در پیش آب
بندند تا آب بلند شود و بزراعت رود و صاحب
سروری از رودکی سند آورده (ب) آب گرچه
کمترک نیرو کند بندر روغ ار سست باشد بفگند
صاحب رشیدی گوید که این مرکب است از بند و روغ
بند بمعنی خودش و روغ بندی که پیش آب بندند تا
آب بزراعت روان شود و اضافت بند با روغ ـ
عام است بخاص نه آنکه یک کلمه باشد صاحب ناصری
نقل نگار رشیدی و صاحب جامع ہم زبان برہان ـ
خان آرزو در سراج بذکر قول رشیدی می فرماید که
قوسی هر دو را یک لفظ دانسته و آنانکه تخصیص بچوب
کنند بیجاست مؤلف عرض کند که بیچاره خوگر
بحث سطحی است و بر حقیقت کم غور کند حق آنست که
بند بمعنی عام سد آب است که بر نشان یازدهمش گذشت
و روغ بقول برہان سیل و گریز پس سدی که بجای سیل
و گریز آب می بندند آن را (بندر روغ) گفته اند اگرچه
این مرکب اضافی است ولیکن بفک اضافت مستعمل است
و بندی عارضی را گویند که در پشته تالاب وقتی درست
کنند که چون پشته شق شود یا آب کم کم از مقامی نفوذ
کند تا پشته از شکست محفوظ باشد و عادت است که
اول در آنجا ستون های چوب متصلاً قائم می کنند و پس
از آن علف با خاک و گل پیش آن اندازند تا تقویت
مقام ضعیف پشته آب شود و این را در دکن [illegible]
[illegible] گویند و بعد از آنکه آب تالاب صرف زراعت
شده مقام مذکور از آب خالی شود این بند عارضی را
دور کرده ترمیم پشته بطور مستقل می کنند این است حقیقت
(بندر روغ) که خصوصیت ندارد بچوب چنانچه خان آرزو
زحمت تحقیق نمی بردارد و معلومات فن ندارد و از بیجاست
که تلفظی می کند و از حقیقت دور می شود دیگر محققین ہم

از حقیقت لغت خبر نداشته تعریف ناخوشی کرده اند (اردو)
پی گٹھہ۔ وہ عارضی پشتہ جو تالاب کے کٹے کے اس نقاص
پر قائم کرتے ہیں جہاں ٹوٹنے کا اندیشہ ہو اور پانی کی
بہجر جاری ہو چکی ہو۔ مذکر۔

بندِ رومی اصطلاح۔ بقول بحر مرادف اسلیمی خطائی
کہ بجایش گذشت و اشارۂ این ہم ہمدر انجا مذکور کہ
فارسی زبانست نوعی از نقاشی وگرہ بندی است کہ
گر و نقشہا سازند و بند و پیچ بمعنی تهم اوست (اردو)
دیکھو اسلیمی خطائی۔

بند زبان داشتن مصدر اصطلاحی۔ صاحب
آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض کند
کہ بمعنی قفل بر زبان داشتن و خاموش ماندن است و
بند و پیچ بمعنی تهم اوست (کاشی نیشاپوری سے) گی گفت
دوش سوسن در گلستان بہ بلبل کہ عاشق نباشد آن کو بند
زبان ندارد (اردو) زبان بند کرنا۔ خاموش ہونا۔

بند زدن مصدر اصطلاحی۔ بقول بہار بیوند
کردن ... مراد فش ... بستن و بمعنی بند نہادن (... ...

سے) شاید کہ ئی وفا نریزد بر شیشۂ دل زد یم بند
مؤلف عرض کند کہ موافق قیاس است متعلق
بمعنی پنجم بند (اردو) دیکھو بند بستن بند کرنا متعلق

بند زیر جامہ اصطلاح۔ بقول بول چال بحوالہ
بمعنی پنجم ازار بند را گویند مؤلف گوید کہ ازار بند
بجایش گذشت متعلق بمعنی بست و یکم بند باشد۔
(اردو) دیکھو ازار بند۔ مذکر۔

بند ساختن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این
کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ بتعلیہ
گشادن و واکردن است بمعنی حقیقی و متعلق بمعنی پنجم
بند کہ قفل کردن ہم بند کردن است (وحشی بافقی
سے) بہر یا گفت خاموشی کہ تا چند کہ زرہ دوزی کنم
نسازی دیدہ را بند (اردو) بند کرنا۔

بند شش اصطلاح۔ بقول برہان ... بفتح اول
و ثالث بر وزن مفرش ... اصطلاحی کردہ گلولہ
نمودہ باشد بجہت رشتن و (۲) بکسر ثالثہ ...
... ریسمان پیچ خاص و (۳) نام ولایتی ہم ...

سروری بمعنی اوّل قانع و بحوالهٔ فرهنگ گوید که بضم
یای فارسی هم آمده صاحب جامع ذکر هر سه معنی بالا
فرموده و صاحب مؤیّد بر ذکر معنی اوّل اکتفا می کند
مؤلّف عرض کند که (۴) بفتح اوّل و کسر دال مهمله
حاصل بالمصدر (بندیدن) است و معنی اوّل مستعمل
مجاز که پیچ و گلوله نموده هم بسته می باشد و معنی دوم
متعلّق به معنی هم بند که عقد و گره هم در نقش و نگار
می باشد و عجبی نیست که معنی بست و دوم بند متعلّق
بمعنی سوم این معنی هر دو یکی باشد که از تحقیق فرید
قاصر ماندیم (اردو) (۱) بونی - مؤنّث دیکھو بنشته
(۲) ایک خاص قسم کا نقش و نگار جو سونے اور
چاندی پر کیا جاتا ہے - مذکّر (۳) ایک ولایت کا
نام - مؤنّث (۴) بندش بقول آصفیہ اسم مؤنّث
گانٹھ گره - بندھن بندیدن کا حاصل بالمصدر -

بند شدن مصدر اصطلاحی - بقول بہار بمعنی
قائم شدن (وحشی سه) عجب که بند شود تا به پشت
گاو زمین ٭ شود بلند اگر پا فرو رود بگلاب ٭ و
(۲) به تحقیق ما محبوس شدن (ظهوری سه) مرغ جانی
صیاد بند شود ٭ حلقهٔ در طرّه دو تا غلط است و (۳)
ساکن شدن (انوری سه) هرگونه به خدمت تو در بند شوم
آفاق بند حبس و زمین بند شود ٭ و (۴) قفل قرار
یافتن (فغانی شیرازی سه) بند زبان مهر گره ابرو
تو شد ٭ ورنه چو می شدی دل ما صد خیال داشت
٭ مؤلّف عرض می کند که معنی اوّل متعلّق بمعنی سوم
بند است که زنجیر باشد شاعر گوید که اگر پای گاو بگلاب
فرو رود عجبی نیست تا به پشت او زنجیر افتد و برپای
قائم شود و حرکت نکند و معنی دوم متعلّق بمعنی دهم بند
که حبس باشد که مجاز آن حبس بمعنی محبوس مستعمل شده
و همچنین در معنی سوم هم بند بمعنی محبوس و مراد از ساکن
باشد و معنی چهارم متعلّق بمعنی پنجم بند که (بند زبان
شدن) یعنی قفل زبان شدن بمعنی ساکت کردن
(اردو) (۱) قائم ہونا (۲) قید ہونا (۳) ساکن
ہونا (۴) قفل قرار پانا -

بند شدن آواز مصدر اصطلاحی - بقول بحر

بمعنی پست شدن بلند نامی مؤلف عرض کند کہ حقیقی
است کہ سند استعمال پیش نشد و دیگر کسی از محققین
فارسی زبان ذکر این نکرد معنی لفظی این مصدر دبی
آواز و صدا است و معنی مجازی بیان کردہ صاحب
بحر اگرچہ خلاف قیاس نیست کہ آواز بمعنی آوازہ
آمدہ ولیکن مشتاق سند می باشیم کہ استعمال این از
نظر ما نگذشت معاصرین عجم بر زبان ندارند (اردو)
شہرت کم ہونا۔

بند شدن زبان | مصدر اصطلاحی بمعنی
حقیقی است یعنی آواز از زبان نہ بر آمدن (صائب
ره) اگر چنین سخن ما بلند خواہد شد ٭ زبان جرأت
منصور بند خواہد شد ٭ (اردو) زبان بند ہونا۔

بند شدن کار | مصدر اصطلاحی بقول بحر
بستہ شدن آن ضد گشاد کار (غنی ره) کار گرہ کشا
نشود در زمانہ بند ٭ ہرگز کسی ندید در انگشت شانہ
بند ٭ مؤلف عرض کند کہ موافق قیاس است
و متعلق بمعنی اوّل بند (اردو) کام بند ہونا۔

کام رک جانا۔

بند شطرنج | اصطلاح۔ باضافت بند تقلیبا
اسند بحوالۂ فرہنگ فرنگ شہ کردن مؤلف عرض
کند کہ معاصرین عجم بر زبان ندارند و محققین فارسی
زبان ساکت مشتاق سند استعمال می باشیم و اگر
بدست آید توانیم عرض کرد کہ بمعنی شہ باشد حاصل
بالمصدر شہ دادن و شہ کردن نہ بمعنی مصدر
(اردو) شہ بقول آصفیہ کشت، مہرۂ شطرنج
کو ایسی جگہ بٹھانا کہ جہاں سے حریف کا بادشاہ
اپنی جگہ سے اٹھ جائے یا اٹھ جانے کی تدبیر
کرے۔ مؤنث۔

بند شکستن | مصدر اصطلاحی۔ بقول صاحب
آصفی بمعنی بند کشادن (فغانی شیرازی ره) تا
سنحل بخود از پیوند شکستیم ٭ آشوب جنون شد شد
و بند شکستیم ٭ (مسیح کاشی ره) تا باد صبح بر خورد
از کاکل و برت ٭ طرف کلاہ و بند قبا را شکستہ ٭
مؤلف عرض کند کہ در شکستن و کشادن فرق

بسیار است اگرچہ بعد شکستن بند کشادگی بند لازم
است ولیکن شکستن حرکتیست جبریہ (اردو)
بند توڑ دینا۔ کھول دینا۔

بند شمشیر اصطلاح۔ باضافت بند۔ بقول خان آرزو
و بہار و انند ہدایت دوالی یا چیزی کہ بریسمان بافند و
شمشیر بدان بیکر بندند (تاثیر ع) فسون شیوہ
قطع تعلق کر شمشیرم ؎ اسیر جوہر مردی بسان بند
شمشیرم ؎ صاحب بحر نقل نگارش مؤلف عرض
کند کہ ہر دو سکندری خوردہ اند و بند را بمعنی سپر و ہمیش
گرفتہ اند کہ کمر بند است کہ شمشیر ہم بدان آویزند
لیکن باستناد کلام تاثیر ما این را متعلق بمعنی
بستہ و نیکم بند کنیم کہ بند شمشیر دریجا بندی است
کہ چون شمشیر را در نیام کنند بوسیلہ آن می بندند
تا از نیام بیرون نشود قائل (اردو) وہ ڈوری
جس سے تلوار کو میان میں داخل کرنے کے بعد
قبضہ اور میان کو باندھ دیتے ہیں تاکہ تلوار نکل نہ پڑے مؤنث

بند شہریار اصطلاح۔ بقول برہان بکسر ثالث
نام نوائی است از موسیقی صاحبان سراج و سروری
و جہانگیری و رشیدی و جامع و بحر ذکر این کردہ اند
(منوچہری ع) بربید عندلیب زند بند شہریار
بر بسہ وژ ند واف زند تخت اردشیر ؎ مؤلف
عرض کند کہ مرکب اضافی است و بند دریجا بمعنی
سرود و از ہمیش کہ خیال است و این قسم نوا را موسیقیان
پادشاہ ہمہ نواہا می دانند (اردو) بند شہریار
عجم میں ایک راگنی کا نام ہے مؤنث۔

بند فرمودن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این
کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ بمعنی مقید
کردن است و متعلق بمعنی دہم بند کہ حبس باشد و
حبس دریجا بمعنی محبوس (نثر سعدی) از وزیران
پدر چہ خطا دیدی کہ بند فرمودی یکی از معاصرین
عجم می گوید کہ اصل این فرمودن و حکم دادن بہ بند
است یعنی برای حبس ولیکن محاورہ زبان این اصطلاح
اصطلاحی را قائم کردہ آری ذوق زبان ما این را
تسلیم می کند (اردو) قید کا حکم دینا۔ قید کرنا۔

مقید کرنا۔ قید خانہ مین بھیجنا۔ قید کا حکم فرمانا۔ قید	کے لئے حکم فرمانا۔

بندق بقول برہان بضم اول و ثالث و سکون ثانی و قاف بمعنی فندق و بقول بعض معرب آفت گویند هر که مغز آن را با انجیر و سداب بخورد زهر بروی کار نکند و سموم را نیز نافع است و گویند عقرب ازین نگزیند صاحب جامع همزبانش در نفس بمعنی صاحب مؤید بحت لغات فارسی گوید که چلغوزه هندیست مغز او همچو مغز زرد آلو مگر آنکه مدور است و در هندش چراولی گویند صاحب سراج السبیل این را معرب گوید بمعنی میوه سرخ رنگ مانند کنار۔ صاحب انند این را لغت فارسی زبان گفته **مؤلف** عرض کند که اشاره این بحواله صاحب محیط که محقق مفردات است بر (بادام کوهی) که دو اسم و صراحت طبیعت و خواص همه را انجا مذکور (اردو) دیکھو (بادام کوہی)

بند قبا باز کردن استعمال کشادن بند قبا و بند درینجا متعلق بمعنی بست و بکلیم بند باشد (ظهوری ع) چنان ز دست روم در تخیل آغوش ٭ که باز کردن بند قبا فراموش است ٭ (اردو) قبا کے بند کھولنا

بند قبا شکستن مصدر اصطلاحی بقول بهار بمعنی بند کشادن (مسیح کاشی ع) تا باد صبح بر نخورد از کاکل و بر بسته ٭ طرف کلاه و بند قبا را شکسته ٭ ... بحر و انند همزبانش **مؤلف** عرض کند که موافق قبا ... [illegible] ... لیکن اوست (اردو) دیکھو [illegible]

بند قبا باز کردن۔

بند قبا کشودن استعمال مرادف (بند قبا باز کردن) که گذشت (صائب ع) در باز کردن در باغ بهشت نیست ٭ فیضی که در کشودن بند قبای تست ٭ (اردو) دیکھو بند قبا باز کردن۔

بند قبا کشیدن مصدر اصطلاحی بقول انند بحواله ... بمعنی کشادن بند قبا **مؤلف** عرض کند که ... کشیدن بند قبا ... [illegible] ... (عرفی ع) پس در آید ... [illegible]

نفس نام زدم ۔ او کشد بند نقاب من و من بند قبا ۔ تا بکشاید دلم بند قبا می کشم ۔ (اردو) بند قبا
(ظہوری ۵) خدمت تند دیک کرد پیرہن اور امرا کھولنا۔ دیکھو بند قبا باز کردن ۔

بندق شکستن مصدر اصطلاحی۔ بقول برہان کنایہ از بوسہ دادن۔ صاحب بحر نیز ذکر این گوید
کہ بندق بمعنی فندق است صاحب جہانگیری در ملحقات گوید کہ (فندق شکستن) ہم بہمین معنی آمدہ بہار
بجواز حجت ساطع ذکر این کردہ و صاحب ناصری ہم در ملحقات آوردہ خان آرزو در سراج گوید کہ کنایہ
از شفتالو و بوسہ دادن است **مؤلف** عرض کند کہ قوت بیان ندارد فندق و بندق میوہ را نام
است پس شکستن آن میوہ کنایہ باشد از خوردنش و مجازش بوسہ دادن کہ از حرکت بوسہ لبہا
گشادہ می شود و ذوق ہم حاصل شود پس ازین لفظ مرکب کنایہ شفتالو صحیح نباشد۔ قائل مخفی مباد
کہ فندق در استعمال فارسی کنایہ از لب معشوق ہم (اردو) بوسہ دینا۔ چومنا ۔

بندق ہندی اصطلاح۔ بقول برہان ثمری
است بمقدار فندق کہ آن را رتہ گویند و رنگ
آن بسیاہی زند گویند اگر آن را بکوبند و بہ بیزند
و داخل سرمہ کنند در چشم احولی را ببرد۔ صاحب
محیط گوید کہ بلغت نبطی و فارسی رتہ و بہ بربری
اطہیوط و اطماط و بہندی ریٹھہ گویند و غلط کردہ کسی
کہ آن را فوفل گفتہ۔ ثمر درخت ہندی است
و در جوف آن تخم سیاہ رنگ۔ گرم و خشک در
آخر دوم و گویند در اول مخفف است و جوہر آن
ارضی و بسیار قابض و در ان ناریت کہ بدان
محلل تقویت باشد و پوست آن خشک تر و طلای
آن نافع برص و منافع بی شمار دارد (الخ)
(اردو) ریٹھا۔ دیکھو اطماط۔ جس پر ترجمہ کی
تکمیل ہوئی ہے ۔

بندک بقول برہان بروزن اندک پنبہ حلاجی کردہ و گلولہ نمودہ کہ بجہتہ رشتن درست کنند

صاحب سروری گوید که این را باغنده وگندش هم گویند و فرماید که در فرهنگ به بای فارسی هم آمده بوزن محکم صاحبان جامع وهفت وانند هم ذکر این کرده اند مؤلف عرض کند که بنجک به همین معنی ثابت عجبی نیست که این اصل باشد و آن مبدل این که دال مهمله بدل شود به جیم چنانکه زنگیج وزکند و معلوم می شود که فارسیان بند را بمعنی نهمتش که عقد وگره باشد با کاف تصغیر مرکب کرده اسم گندش قرار داده اند موافق قیاس است و آنچه به بای فارسی می آید هم مبدل این چنانکه تب وتپ واسب واسپ (اردو) دیکھو بنجک۔

بندکردن مصدر اصطلاحی۔ بقول وارسته (۱) کنایه از جماع کردن (سفید بلخی ؎) نگاه بند کردن می توان دید ٭ ز چاک جبهٔ او خواب خرگوش ٭ و (۲) بمعنی بستن تسبیح و امثال آن بتار ابریشم و کلابتون و فرماید که یکی از لوطیان بلباک تسبیح بعلاقه بند پسری حواله کرد تا بند کند و فوراً این شعر خواند (؎) تسبیح مرا موزون بندی ٭ ساده پسر علاقه بندی ٭ و علاقه بند در جواب گفت (؎) بند کرده و پول هم گرفته ٭ از هیچ تو مردک بلندی ٭ و گوید که درین بیت بمعنی اوّل است و این نقل از زبان میر یادی تغافلی زاده زاهد علیخان سخائی لاری شنیده و (۳) بمعنی پیوند کردن موی شیشه و چینی و امثال آن هم (رفیع ؎) سید دلها روش طبع کلام باشد ٭ شیشهٔ آئینه را موم پر اعضا بند است ٭ (واله هروی در صفت کارگران هرات گوید ؎) آرند ز صنعت چو اعجاز ٭ در چینی بند کرده آواز ٭ و (۴) بمعنی قائم کردن (مخلص کاشی ؎) پا به راه سیل تنها بند کردن مشکل است ٭ از هجوم گریه مژگانم بهم پیچیده است ٭ صاحب بحر بذکر معنی اوّل اینقدر اضافه کند که ذکر خود را بر عضو کسی نهاده تنگ کردن هم و ذکر معنی دوم و سوم و چهارم هم کرده (سر بند کردن کار) فرماید که (۵) بمعنی سر انجام دادن کار هم (مسیح کاشی ؎) گرچه هستم زر خالص سکه تمکین شکستم ٭ ریزه تر زانکه کسی بند کند کاسه من ٭ بهار هم ذکر این کرده و بذکر معنی اوّل و چهارم بر این معنی

اوّل از فوقی سندی آورده (سـ) دیدیم بخواب خویش
کہ بیرو بند کرده ام ۝ گر دون مرادمن ہمہ بر ثواب
می رود ۝ و گوید کہ این ماخوذ از معنی پیوند کردن مراد
بند بستن است خان آرزو در چراغ ہدایت (بند کردن
کسی) را قائم کرده بذکر معنی اوّل ہمان سند فوقی
را پیش می کند کہ بالا مذکور شد **مؤلف** عرض کند کہ
(بند کردن کسی را) (۲) بمعنی فریب دادن متعلق بمعنی
ششم بند است (غنائی ـ) چہ بارا بمدارا وفسون
بند کنی ۝ تا کی این رشتہ شود پاره و پیوند کنی ۝ معنی سیوم
بمعنی اوّل تعلق دارد با معنی پنجم بند کہ قفل است بمعنی
بمعنی جماع و لواطت کہ آن ہم قفل کردن را مانند بند
فعل و راحت فرید بجز نسبت او بمعنی بی ضرور و بی کار
است و معنی دوم متعلق بمعنی نہم بند کہ عقد و گره کردن
است و در بستن تسبیح و امثال آن ہم عقد و گره بکار
می آید سند دارست از برای این معنی لفظاً غیر مطابق
است کہ از ان (بند شودن) پیداست نہ بند کردن
بیچاره از موضوع خود پای بیرون نہاده و در جواب
علاقہ بند شعری کہ مذکور شد و نیز نسبت درست نیست و تحقیق
بند شاد عمر بیران نکرد عجبی نیست کہ در کتابت تصحیف
راه یافتہ باشد و معنی سوم متعلق بمعنی چہارم بند
است کہ چینی و شیشہ شکستہ را بتار آہن درست
کردن … ہم … شکستہ آہن بہ صندوق وامثال آن
نہادن است و معنی چہارم متعلق بمعنی یازدہم بند
است کہ سد باشد و معنی ششم پیدا شد از ہمین و نسبت
معنی پنجم عرض می شود کہ از سند پیچ کاشی (بند کردن
کار کسی) بمعنی گره انداختن در کار کسی پیداست
نہ سرانجام دادن کار و معنی بیان کرده ما متعلق بمعنی
نہم بند است و معنی سرانجام دادن کار بابست و ششم
معنی بند کہ گذشت ہیچ تعلق ندارد بدون سند دیگر
تسلیم نکنیم (اردو) (۱) جماع کرنا یا لواطت کرنا (۲)
تسبیح وغیره کو ابریشم اور تاگا ہو تو ان سے گانٹھنا (۳)
تار آہنی سے پیوٹے ہوئے ظرف چینی یا شیشہ کو درست
کرنا (۴) قائم کرنا (۵) کام کو سرانجام دینا کام میں
اشکالات پیدا کرنا (۶) فریب دینا ۔

(الف) بند گشادن | مصادر اصطلاحی (الف)
(ب) بند کشودن | بقول بهار مقابل بند بستن
(صائب سـ) ندارد طاقت بندگران بال سبکروحان
پیراهن اندام نازک رحم کن بند قبا بکشا (شعر [illegible])
سـ) چو خوردند چنانکه آید پسند از جام و صراحی کشادند
بند، و بحواله خان آرزو گوید که بند از صراحی کشادن
پنبه از سر آن دور کردن یا مهر سرش برداشتن است
اما بند از جام گشادن آن باشد که کار جام گردنیست
در مجلس و چون این کار را از دست نگونیار در بند بود
وا سرگشته باشد و می توان گفت که بند از جام گشادن
تنها مستعمل نیست بلکه بند از جام و صراحی گشادن [illegible]
که اتباعاً با لفظ صراحی مذکور شد (انتهی کلامه) [illegible]
که برین تقدیر معنی بیت چنین می شود که هرگاه شراب
خاطر خواه خوردند از جام و صراحی بندگشادند و این
هیچ ربط ندارد چه بعد خوردن خاطر خواه گشادن
بند صراحی و جام چه معنی دارد مگر آنکه گوییم (ع) بجا جام
و صراحی نهادند بند [illegible] صاحب اسناد

حرف بحرف نقل نگار بهار مؤلف حقیر عرض کند که بند قبا
کشودن بجایش گذشت و بند صراحی کشادن پنبه صراحی برداشتن
و بند جام گشادن سرپوش از جام برداشتن و دور کردن
است و ضرورت ندارد که استعمال هر دو مجموعاً شود چنانکه
خیال بهار است که بلحاظ سند این قاعده را قائم کرد
نه بر ذوق محاوره [illegible] شعر زلالی همین قدر است
که چون شراب خوردند و پسند آمد جام و صراحی را بالای [illegible]
کردند و پیاله بخوردن آغاز کردند عادت است
که چون می در جام اندازند فوراً پنبه را باز بر شیشه
گذارند تا هوا داخل نشود و تیزی شراب را برباد
ندهد و همچنین رسم است که چون جرعه از جام
کشند فوراً سرپوش را بر جام می گذارند تا [illegible]
[illegible] می را از اثر [illegible] نماید شاعر گوید که چون شراب
پسند آمد پنبه از مینا و سرپوش از جام دور کردند
و پیاله استعمالش آغاز کردند این است مقصود
شاعر که بیچاره بهار آن را نفهمید و اصلاح مصرع
دوم کرده [illegible] تحقیق محققین سند شاعر که به

فهم خود تصرّف در کلام می‌پسندند مخفی مباد که (ب)
مرادف (الف) است و مجرّد بند کشادن بمعنی عام
باشد و (بند از جام یا بند از صراحی کشادن و
کشودن) مصدر خاص بمعنی که بالا مذکور شد (انوری
؎) بند بکشود چرخ تند مباش ٭ راه بنمود بخت
باک مدار ٭ (و له ؎) باکه گویم که حقّ من بشناس ٭
باکه گویم که بند من بکشای ٭ (ظهوری ؎) دشمن
بغلط اسیر گردید ٭ بندش بگشا که بی گناه است ٭
(صائب ؎) بند از دهان شیشه کشودن نه از زبان
٭ ای خواجه در طریقت ما شکر نعمت است ٭ واضح باد که از
کلام صائب (بند کشودن از دهان شیشه) بمعنی می خوردن
است و (بند کشودن از دهان) بمعنی تکلم حاصل نیست
که بلحاظ صراحت بالا - - - - - - - - -

(ج) بند کشودن و کشادن از جام	هر یک
(د) بند کشودن و کشادن از دهان	مصدر
(ه) بند کشودن و کشادن از دهان شیشه	اصطلاحی
(و) بند کشودن و کشادن از صراحی	مذکور

بمعنی خاص باشد که ذکرش بالا گذشت و همه مصادر خاص
کنایه باشد و الف و ب که مصادر عام است بمعنی حقیقی
(اردو) الف و ب قید سے رہا کرنا حبس سے نجات
بخشنا (ج) جام سے سرپوش دور کرنا (د) باتیں کرنا
(ه) و (و) شیشہ یا صراحی کھولنا شراب پینا۔

بند کشیدن استعمال ـ صاحب آصفی ذکر این
کرده از معنی ساکت مؤلّف عرض کند که دور کردن
بند باشد متعلق بمعنی یازدهم بند که بمعنی سد است
و (بند نقاب کشیدن) دور کردن سد نقاب و نقاب
را از چهره دور کردن (فغانی شیرازی ؎) هرگز از
دست تهی بند نقابی نکشید ٭ خم زلفی نگرفت و می
نابی نکشید ٭ (اردو) بند دور کرنا حائل کو دفع کرنا

بند کلاه اصطلاح بقول شمس بمعنی جوهر و لعل
که کلاه به آن مرصّع کنند مؤلّف عرض کند که سند
استعمال پیش نشد معاصرین عجم بر زبان ندارند و
دیگر محققین فارسی زبان ازین معنی ساکت اگر
از مجرّد قیاس کار گیریم توانیم قیاس کرد که بند ...

بمعنی نہمش باشد کہ عقد است وکنایہ از جواہر کلاہ وجا
دارد کہ بمعنی بندی گیریم کہ اہل لشکر بعد از انکہ کلاہ بر
سر گذارند یک بند آن زیر زنخدان بہ بندند تا کلاہ از
سر جدا نشود باقی حال بدون سند استعمال اعتبار را
نشاید (اردو) وہ جواہر جو تاج پر قائم کریں۔ مذکر۔

بندکمر اصطلاح۔ بقول بہار وانند۔ بندی کہ برکمر
بندند وآن را کمر بند ہم گویند (میر معزی سہ) گر برای
روشن وتدبیر تو شاہ عجم ٭ از خراسان روی سوی
غزنہ کفار آورد ٭ بر میان بند کمر بندد بخدمت پیش
شاہ ٭ ہر کہ اندر روم فخر از بند زنار آورد ٭ مؤلف
گوید کہ این مرکب اضافی است و (کمر بند) قلب
اضافت۔ این است کہ معاصرین عجم کمر بند وحجر دکمر
را ہم بدین معنی بر زبان دارند (اردو) کمر بند
دیکھو بر وزنہ کے دوسرے معنے۔

بندکیسہ استعمال۔ مراد از ریسمان کیسہ باشد
بمعنی لفظی یعنی بندی کہ از ان کیسہ بہ بندند مرکب
اضافی (انوری سہ) آنکہ نکشاد وہیچ وقت نہ بست
٭ گرہ عہد و بند کیسہ زبخت ٭ و بند در ینجا متعلق
بمعنی چہار دہمش کہ گذشت (اردو) تھیلی کی
ڈوری جس سے اسکو بند کرتے ہیں اور باندھتے
ہیں۔ مؤنث۔

بندگاہ اصطلاح۔ بقول بہار بکاف فارسی (۱)
مفصل اعضا و (۲) درّہ کوہ کہ آن موضعیست
کہ دران برای سد راہ متردین ومسافرین سد بندی
توان کرد (نظامی سہ) ہمان چارہ دید آن خردمند
شاہ ٭ کہ بردارد این بندگاہ ٭ صاحب بحر ہم با نش
مؤلف عرض کند کہ متعلق بہ معنی دوم ویازدہم
بند است کہ بجایش گذشت وموافق قیاس (اردو)
(۱) دیکھو بند کے دوسرے معنے (۲) پہاڑ کا وہ درّہ
جہاں ایک دیوار اس غرض سے بنا دیجائے کہ
مسافرین غلطی سے اُس طرف نہ جائیں۔ مذکر۔

بندگردیدن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این
کردہ از معنی ساکت۔ مؤلف عرض کند کہ قرار یافتن
بند باشد وبس متعلق بہ معنی دہم بند کہ گذشت (خاقانی سہ)

ع) ای که گر دیده است از بهر دلم بندی دگر ۔ باز شش جان را بزلف تست پیوندی دگر ۔ (اردو) قید قرار پانا ۔

بند گسستن استعمال ۔ بقول بہار بمعنی پاره کردن بند را (صائب ع) دریا بعقل کشاده بساحل نهاد روی ۔ تا نگیرد کدام سیل گسستت بند را ۔ مؤلف عرض کند که بند درینجا بمعنی سوش یعنی زنجیر باشد اردو زنجیر توڑ دینا ۔

بند گسلیدن استعمال گسستن توقع و بی توقع کردن (شیخ ابو الفیض فیاضی ع) تا نگسلد از جهانیان بند امید ۔ بهم داده پیوند ۔ مخفی مباد که بند درینجا متعلق به معنی بست و سوم اوست (اردو) توقع و امید توڑنا

بند گسیختن استعمال ۔ صاحب آصفی ذکر این کرده از بمعنی ساکت ۔ مؤلف عرض کند که مرادف بند گسستن است که گذشت که مصدر گسستن و گسیختن هر دو مرادف یکدیگر است (صائب ع) بندهای سست را صائب توان آسان گسیخت ۔ سهل باشد گر بنا شد نظم دیباچه متین (اردو) دیکھو بند گسستن ۔

بند گشتن استعمال ۔ بمعنی محبوس شدن و مقید شدن متعلق بمعنی دهم بند ۔ (ظهوری ع) گشاد کار خود از دیده دیده بود نگر ۔ دلم بصومعه رفت و نگشت بند آنجا ۔ (اردو) قید ہونا ۔ مقید ہونا ۔

بندگی بقول بہار فعلی که منسوب باشد به بنده و آن ترجمه عبودیت است و بالفظ بجا آوردن و رسانیدن و کردن و کشیدن مستعمل (حافظ ع) تو بندگی چو گدایان بشرط مزد مکن ۔ که خواجه خود روش بنده پروری داند ۔ صاحب فدائی که از علمای معاصر عجم بود می فرماید که بتازی طاعت و عبادت ۔ مؤلف عرض کند که مرکب است از بنده (که می آید) و یای مصدری ۔ فارسیان بقاعده خود یای مصدری آخر بنده را حذف کرده و بعوض آن کاف فارسی آورند ۔ بندگی شد ۔ فارسیان بمعنی عاجزی و کورنش هم استعمال کرده اند که در ملحقات می آید (اردو) بندگی بقول آصفیه ۔ تازی ۔ اسم مؤنث ۔ داس پن ۔ عبادت ۔ پرستش ۔ غلامی ۔

بندگی آموختن — استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این
کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ خوگر عبودیت
شدن و اطاعت را عادت کردن (عرفی سہ) با خدا از ازل بندگی
آموختن ؛ بادل بی آرزو چشم کرم داشتن ؛
(اردو) بندگی سیکھنا۔

بندگی باید پیرزادگی منظور نیست — مثل
صاحبان خزینہ و امثال فارسی ذکر این کردہ اند و از
معنی و محل استعمال ساکت مؤلف عرض کند کہ قائلش
اخلاق و اطاعت را بہتر از شرافت دانستہ و برای
آن این مثل را زدہ مقصود آنست کہ پیرزادہ بہ خلق
خلیق و مطیع غیر شریف بہ فائق است (اردو) و کہ بینیا
کہتے ہیں یا اس شریف سے ڈیا ہے جو اچھے گن نہ پاسہ ناکہ

بندگی بجا آوردن — استعمال۔ صاحب آصفی
(بندگی آوردن را) قائم کردہ از معنی ساکت مؤلف
گوید کہ از سندش (بندگی بجا آوردن) پیداست بمعنی
اطاعت کردن و امتثال امر نمودن (صائب سہ) خود را
عشق زلیخا بہ بندگی بہ است ؛ و گرنہ یوسف با بندگی
بجا آوردہ ؛ (اردو) بندگی بجا لانا۔ اطاعت
کرنا۔ حکم کی تعمیل کرنا۔

بندگی بردن — استعمال۔ صاحب آصفی
ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض
کند کہ مخفف (پیام بندگی بردن) است لفظ پیام
در محاورہ حذف شد (خسرو سہ) ما ہم و شرط
بندگیش با ہزار شوق ؛ این بندگی بحضرت ایشان
کہ می بردہ ؛ (اردو) عاجزی اور بندگی کا پیام پہنچانا

بندگی بیچارگی — (مقولہ) صاحبان خزینہ و
امثال فارسی ذکر این کردہ از معنی و محل استعمال
ساکت مؤلف عرض کند کہ فارسیان چون خلاف
طبیعت خود بہ تعمیل حکم حاکم کاری کنند این مقولہ
را استعمال کنند مقصود آنست کہ ما را چارہ نیست
بجز آن کہ اطاعت فرمان کنیم۔ بندہ لاچار است
(اردو) بندگی بیچارگی دکن میں ایک ایسے مقام
پر مستعمل ہے جہاں تعمیل حکم کرنے کے سوا چارہ نہو
بادل ناخواستہ کسی حکم کی تعمیل کرکے کہتے ہیں کہ

میرا کچھ قصور نہیں (بندگی بیچارگی)

بندگی دادن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند که بمعنی حقیقی عطا کردن بندگی است (خسرو سه) که کلہت خواجگی گل دہد ؛ که کرت بندگی دل دہد ؛ (اردو) بندگی عطا کرنا۔

بندگی رساندن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند که پیام بندگی رساندن و اظہار بندگی کردن از طرف کسی مرادف (بندگی بردن) (حافظ سه) حافظ مرید جام جم است ای صبا برو ؛ وز بنده بندگی برسان شیخ جام را ؛ (اردو) بندگی پہنچانا بندگی کا پیام پہنچانا

بندگی فرمودن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند که اطاعت کردن و عبودیت بجا آوردن مرادف بندگی کردن است (اثیر اخسیکتی سه) خواجگیہا زمانه در سر داشت ؛ لیک من بندگیش فرمودم ؛ مخفی نماند که فرمودن بظاہر درین مصدر خوشنمی نماید از آنکه در محاورهٔ فارسی قائل این را بحق غیر بسبیل تبرک استعمال می کند و نیز صاحبان تبختر و پادشاہان استعمال این برای خود ہم می کنند پس شاعر در عالم تبختر استعمال این کرده دیگر ہیچ (اردو) اطاعت کرنا۔

بندگی کردن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند که بمعنی اطاعت کردن و امتثال امر کردن است سند این از حافظ بر لفظ بندگی گذشت (اردو) دیکھو بندگی فرمودن۔

بندگی کشیدن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند که مبتلای بندگی شدن است (خسرو سه) خواجه که داند روش زندگی ؛ بر در دونان نکشد بندگی ؛ (اردو) مبتلاے بندگی ہونا

بندگی کن تا بحکم چه کار مقوله۔ صاحبان تخزینه و امثال فارسی ذکر این کرده از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند که (۱) فارسیان چون کسی را در تعمیل حکم حاکم بوجه خاص تساہل می بینند این مقوله را استعمال کنند

و (۲) چون محکومی دیگری را حکم کاری دهد و او آن را
درست نداند در جوابش همین مقوله استعمال می کند۔
(اردو) (۱) حکم بجا لاؤ اچھے برے پر پہنچاؤ یا حکم بجا لاؤ
باتین نہ بناؤ (۲) غلام کے کو حکم سے کیا مطلب یہان دونو ان
مقولون کا استعمال دکن مین ہے ۔

بندگی نمودن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر هر دو بمعنی
بندگی خریدن کرده از معنی ساکت **مؤلف**
عرض کند که از اسنادش پیداست که هر دو مرادف بندگی
کردن است (سنائی غزنوی ؎) ما بندگی خویش نمودیم
ولیکن ؛ خوی بد تو بنده نیارست خریدن ؛ (سعدی
؎) نه به زرق آمده ام تا به ملامت بروم ؛ بندگی را
اگر عزت و اکرامم نیست ؛ (اردو) دیکھو بندگی کردن

بندمه بقول برهان بفتح اول و میم و کسر ثالث تکمه و
گوی گریبان را گویند صاحب جهانگیری این را مرادف
بندیمه بزیادت تحتانی بعد دال مهمله گوید و فرماید که این
را در گریبان نصب کنند صاحب سروری ذکر بندیمه
کرده این را مخفف آن گوید صاحب رشیدی مرادف
بندیگر داند۔ صاحب جامع بذکر هر دو می فرماید که در
بندیمه بجای میم۔ نون هم آمده۔ خان آرزو در
سراج بذکر هر سه گوید که بندمه مخفف بندیمه و به
سیم اصح است و فرماید که قوسی بضم۔ اعراب بنوعی
مؤلف عرض کند که دعوی صحت بلا دلیل است
و تحقیقت برعکس این یعنی (بندینه) به نون اصل
است که بند را با یا و نون نسبت بندین کردند و
های هوز زائد در آخرش آوردند معنی لفظی این چیزی
که منسوب به بند قباست و کنایه از گوی گریبان
که کار بندی کند به تبدیل هیئت و بندیمه بندینش
که نون به میم بدل شود چنانکه تهمین و تهمیم و مخفف
آن بحذف تحتانی بندمه (اردو) گھنڈی۔ دیکھو تکمه

بن و ندان اصطلاح۔ بقول برهان بضم اوّل
(۱) کنایه از انقیاد و فرمان برداری و اطاعت
و رغبت تمام باشد و (۲) بمعنی ذخیره و پس انداز
و (۳) قصد و اراده هم صاحب جامع هم با نسبت
صاحب سروری بمعنی اوّل قانع (مخزن اسرار ؎)

فتح با دندان و تلش جان کنان ۞ از بن دندان شده
دندان کنان ۞ صاحب بحر عجم ذکر هر سه معنی کرده
خان آرزو در سراج بذکر معنی اوّل گوید که صحیح آنست
که با کلمهٔ از استعمال کنند و بدون آن خطاست ازآنکه
بهار و آرشش بهار ذکر این بدون صراحت معنی کرده
از اهل خراسانی سند دهد می پرسیم ازو که سند کدام
معنی ... جواب دهد که از شعر دریافت کنید
(ت) چو گذشت از لب او ریخت بچاه ذقنش ۞
آب حیوان بخیالش ز بن آن دندان است ۞ **مؤلف**
عرض کند که درین شعر بمعنی حقیقی مستعمل است یعنی
بیخ دندان و آنچه خان آرزو تصحیح کرده است جز این
نیست که از سند سروری کار گرفته ولیکن نفهمید که
محاوره چه چیز است فارسیان گویند که ز بن دندان
این کار را کنم یعنی بسر و چشم و بجز و چشم هم بمعنی لبیک
خوب یعنی بچشم آمده پس قول صاحبان زبان اعنی
سروری و صاحب جامع و بهار معتبر تر از خان آرزو است
و این در اصل مخفف (از بن دندان) است
چنانکه بجایش گذشت که بدون کلمهٔ از هم محاوره باشد
بمعنی اوّل و دوم چنانکه به (از بن دندان) مذکور
شد و معنی سوم مجاز معنی اوّل و برای این هر دو معنی
اعتماد و صاحب جامع داریم اگرچه صاحب سروری هم
آن را ترک کرده و حق آنست که استعمال این بهر سه
معنی بالا حالا بر زبان معاصرین عجم نیست (اردو)
(۱) دیکھو از بن دندان کے پہلے معنے (۲) ذخیرہ دیکھو
از بن دندان کے دوسرے معنے (۳) قصد۔ ارادہ
مذکر۔ (۴) دانتوں کی جڑ یہ تینوں بن دندان بھی کہہ سکتے ہیں

بند نقاب کشیدن استعمال۔ صاحب آنند
بحوالہ غوامض سخن گوید کہ معروف **مؤلف** عرض
کند کہ می پرسیم ازو کہ ضرورت ذکر این چہ بود۔ بآنکہ
(بند کشیدن) بجایش گذشت و این متعلق بہ ہمان است
وبس (اردو) نقاب ہٹانا۔ دور کرنا۔

بند نمودن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کرده
بمعنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ مرادف بند کردن
است کہ گذشت و سند این ہم ہمین را کہ آنجا مذکور (اردو)

دیکھو بند کردن۔

(الف) **بند نہادن** استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت و تبدیل آن می فرماید کہ (بند بر ابرو نہادن) بیدماغ شدن است و ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

(ب) **بند نہادن از چیزی** دور کردنش **مولف** عرض کند کہ (بند بر ابرو نہادن) گذشت ولیکن در آن تخصیص ابرو لازم نیست یعنی این مصدر عام با صلۂ بر برای غیر ابرو ہم مستعمل چنانکہ (بند بر پا نہادن) یعنی زنجیر کردن در پا و تقید کردن گذشت و ہمچنین (بند بر گردن نہادن) طوق در گردن کردن (حافظ ؎) زلف دلبندش صبا را بند بر گردن نہد ٭ با ہوا داران ابرو حیلت بند و ہمین ٭ و استعمال ہمین مصدر عام یعنی (الف) با صلۂ از یعنی (ب) بمعنی دور کردن پیدا می کند چنانکہ (بند نہادن از پای) یعنی دور کردن زنجیر از پای (سعدی نیشاپوری ؎) فلک ز پای سعادت نہاد بند بلا ٭ قضا ز دامن دولت گسست دست ستم ٭ بہار عجم

(ج) **بند نہادن بر چیزی** را قائم کردہ بہ ...

مختصر یعنی (چون گردن و پای و مانند آن) قناعت کند و ما صراحت کاملش بتبدیل الف و ب کردہ ایم این است تحقیق محققین با نام و نشان (اردو) (الف) زنجیر توڑنا (ب) زنجیر پہنانا (ج) زنجیر ڈالنا۔

(۱) **بندی** استعمال۔ بقول بہار و انند جیبی

(۲) **بند نیشکر** بند خانۂ نیشکر (رفیع ؎) گرہ شدن حاجت از ندانی نیست ٭ نیشکر گرچہ بیابند است ٭ ولی در بند است ٭ صاحب بحر گوید کہ فاصلہ میان ہر دو گرہ نیشکر را بدین دو نام موسوم کنند کہ آن را در عرف ہندی پوری خوانند **مولف** عرض کند کہ تعریف ہر دو را نمی پسندیم (بند نی) و (بند نیشکر) گرہی را گویند کہ (۱) در نی و (۲) در نیشکر باشد متعلق یعنی نہم تنیدہ بمعنی خانۂ نیشکر درست باشد و نہ فاصلہ میان ہر دو گرہ محققین بالا ... غور نکردہ اند و بہار حاطب اللیل شدہ تقیید را کہ غیر متعلق از ین است نقل کردہ کہ دران بند بمعنی ... بمعنی حبس است و این است ...

بہار۔ فتامّل (اردو) گانٹھ۔ بقول آصفیہ۔ ہندی
اسم مؤنث۔ گرہ۔ بند۔ گنّے کی وہ جگہ جہاں سے پونچھا
کی حد جدا ہوتی ہے۔

بند واکردن استعمال۔ بہار ذکر این گوید کہ
معروف۔ می پرسیم ازو کہ ضرورت ذکرش چہ بود۔
مؤلف عرض کند کہ واکردن بمعنی کشادن است
و بمعنی این (۱) کشادن زنجیر و کنایہ از رہا کردن از
حبس و متعلق باشد بہ معنی سوم بند کہ زنجیر است و جا
دارد کہ (۲) بمعنی کشادن قفل ہم استعمال کنیم کہ بند
بمعنی قفل بہ معنی پنجمش گذشت (اردو) (۱) زنجیر
پاؤں سے نکال دینا۔ محبس سے باہر کر دینا۔ قید سے
رہائی دینا (۲) قفل کھولنا۔

بند و باز اصطلاح۔ بقول بحر مرادف (باز و بند)
کہ بجایش گذشت **مؤلف** عرض کند کہ مرادف بمعنی
اولش (اردو) دیکھو باز و بند کے پہلے معنے۔

بند و بست اصطلاح۔ بقول بحر مرادف بست
و بند کہ بجایش گذشت بہار ذکر این از معنی ساکت
صاحب آنند ہم زبانش در سکوت۔ صاحب فرہنگ فدائی
کہ از علمای معاصر عجم بود می فرماید کہ ہمگی آئین کشور از بست
کہ انتظام مملکت و تعیین حدود باشد و بہم قدغن نیز۔ **مؤلف**
عرض کند کہ صراحت کافی پر بست و بند کردہ ایم (ظہوری
ع) در نگاہ بقفل تغافلش بند است ٭ ولی زیادہ
ازین بند و بست می خواہد ٭ (اردو) دیکھو بست و بند

بند و بست یافتن استعمال۔ انتظام پذیرفتن
و بآئین شدن (میر محمد افضل ثابت ع) ہمچو اقلیم سخن
کز نظم بند و بست یافت ٭ زیب و آئینی ز موزون
ملک بود و ہست یافت ٭ **مؤلف** عرض کند کہ بہار
ہمین سند را بذیل بند و بست نقل کردہ (اردو)
انتظام پانا جیسے اس ملک نے اچھا انتظام پایا ہے
شایستہ ہونا۔

بندود بقول سروری بنون و دال مہملہ بوزن
مردود مختصر بند بود یعنی اندود کرد (لامعی جرجانی
ع) گر پیالائی شاید قدح بادہ بمشک ٭ کہ کابر بند
بکافور سر و مہری جہان ٭ **مؤلف** عرض کند کہ مؤلف

قیاس وازہری جبال کاہ جبال مراد است دگر ہیچ ۔
(اردو) لیپا اندودن کا ماضی مطلق ۔

بندور بقول برہان بضم اول و ثالث بروزن پرزور (۱) ریسمانی باشد کہ بدان جوال و توبرہ وامثال آن دوزند و (۲) بفتح اول نفس منطبعہ را گویند کہ آن قوت متخیلۂ افلاکست و جمع آن بندوران. صاحب ناصری ذکر ہر دو معنی بالا کردہ و صاحب جامع ہم این را آوردہ صاحب فرہنگ فدائی می فرماید کہ ہمچون گنجورہ و (۳) بمعنی منتظر صد منتظر مؤلف عرض کند کہ اصل این بمعنی اوّل (بندوزہ) بود زای ہوز حذف شد و بمعنی دوم مرکب است از بند بالفتح و ور بمعنی صاحب خیال کہ بند بمعنی خیال بر معنی دوازدہم گذشت و کنایہ باشد از نفس منطبعہ و اختلاف اعراب چیزی نیست کہ تبعیہ لب و لہجہ مقامی است و بمعنی سوم ہم درست است و ماخذ آن ہم مثل ماخذ بمعنی دوم صاحب سفرنگ نیز (بمعنی فقرۂ نامہ شت ساسان نخست) بندوران را کہ جمع این است بمعنی (۴) قوای جسمانی

آوردہ پس معنی (بندور) قوت ہای جسمانی باشد و ظاہر است کہ ہر قوای انسان بند دارد و بند در اینجا بمعنی زوبش یعنی پسوند عضو (اردو) (۱) وہ دوری جس سے خرجی اور توبرے سیتے ہیں. مؤنث (۲) فلکی کی وہ قوت جسمانی جس سے اس کا نفس مجردہ جزئیات کا ادراک کرتا ہے اور اسی کے ذریعہ سے جسم فلکی کو حرکات خاصہ حاصل ہوتی ہیں. مؤنث (۳) انتظار کرنے والا (۴) قوائے جسمانی جس سے طاقت اعضا مراد ہے. مذکر ۔

بندوغ بقول رشیدی بذیل (بندروغ) ہمان بندروغ کہ بحث آن و اشارۂ این ہم در آنجا کردہ ایم و در اینجا ہمین قدر کافی است کہ بند بمعنی بلند اوست یعنی سد و وغ مبدل باغ بمعنی گوی تبرسا کہ آب دران جمع باشد پس بند و غ پشتۂ تالاب را توان گفت لیکن محققین اہل زبان ازین ساکت و معاصرین عجم ہم بر زبان ندارند طالب سند استعمالی باشیم (اردو) تالاب کا پشتہ. مذکر ۔

بندوز | صاحب رشیدی بذیل بندرز گوید این
کرده مؤلف عرض کند که همان بندوز باشد
که ذکرش بر بندرز گذشت (اردو) دیکھو بندرز

بندوق | بقول بهار اصل این بندق که لغت عربی
است بمعنی گلوله و فارسیان دران تصرف کرده
باشباع واو بمعنی تفنگ استعمال کرده اند و این مجاز
است (رباعی) چون شاه جهانگیر به بندوق * از
هیبت او لرزه فتاده بشیر و [illegible] بسینه پر شکال پران
گذرد * چون از دل عاشقان نگاه معشوق * مؤلف
عرض کند که مفرس است و بس (اردو) بندوق
بقول آصفیه عربی اسم مؤنث. وه لوہے کی نلی جس سے گولی
بارود کے ذریعہ چھوٹتی ہے۔ تفنگ ـ

بنده گشاد | مصدر اصطلاحی بقول وارسته ترجمه حل
و عقد است (ف. الهروی [illegible]) بیت بند و گشاد
[illegible] که چیست و در جواب گشاده
(صاحب [illegible]) [illegible] کرده اند (اردو [illegible])
[illegible]

بند و گشاد و هزار برگ و نواست * مؤلف عرض کند
که موافق قیاس است (اردو) حل و عقد کہہ سکتے
ہیں۔ انتظام۔ بندوبست۔ مذکر ـ

بنده | بقول بهار مرکب است از بند بمعنی قید
و کلمه فارسی وها که کلمه نسبت است و جمع آن
در اصل (۱) برای عبید و جواری بوده زیرا که
در بند حکم آینده و بفروختنی [illegible] و بمرور ایام
و کثرت استعمال (۲) بر جمیع بنی نوع انسانی اطلاق
یافته پس در حقیقت مضاف بطرف حق باشد و بطرف
غیر حق زاید و جمع آن بالف و نون قیاسی است و به
ها و الف نیز آمده و در (۳) بمعنی ذات خود قائل (صائب
[illegible]) اگر از شیخ خود آزادی کشیم ننگ آن * هزاران
بنده از قید فرنگ آزادی [illegible] (صائب [illegible])
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

کسی باشد که ترجمهٔ آن در عربی عبد است **مؤلف** عرض کند که ماخذ بیان کردهٔ بہار بر معنی اوّل درست است و معنی دوم بر سبیل مجاز باشد که ہر فرد بنی نوع انسان را بندہ نام نہادند بر سبیل عجز و معنی سوم ہم مجاز است که قائل بعجز خود را به بندہ موسوم کند (اردو) **بندہ** بقول آصفیہ فارسی۔ اسم مذکّر (۱) غلام۔ داس۔ (۲) انسان۔ بشر۔ آدمی (۳) جب ضمیر متکلّم کی جگہ استعمال کریں تو وہاں عاجز نیاز مند خاکسار مراد ہوتی ہے دیکھو ایک کے چوتھے معنے۔

(۱) بندہ پرور اصطلاح۔ بقول خدائی (۱) آقا۔ [illegible]

(۲) بندہ پروری بندگان را نیکوئی و پدرانہ پرورش فرماید و (۲) کار بندہ پرور۔ **مؤلف** عرض کند که (۱) اسم فاعل ترکیبی است و مراد از مالک و آقای نعمت یعنی بندۂ خود را پرورش کنندہ و (۲) پاسی [illegible] بر (۱) زیادہ کردہ اند۔ انوری [illegible] فرمای [illegible] بندہ درگاہ [illegible] بندہ پرور آمدہ (صاحب [illegible]) [illegible]

افراخت سروری داند۔ (اردو) (۱) بندہ پرور بقول آصفیہ۔ فارسی۔ اسم مذکّر (بندہ نواز۔ آقا۔ خداوند) (۲) بندہ پروری کہہ سکتے ہیں یعنی بندہ نوازی و پرورش بندہ۔ مؤنث۔

بندۂ درگاہ تا بخانہ ہمراہ مثل۔ صاحبان تنزیہ و امثال فارسی ذکر این کردہ از معنی و محل استعمال ساکت **مؤلف** عرض کند که فارسیان بندۂ درگاہ بعوض ضمیر متکلّم استعمال کنند یعنی (بندۂ درگاہ) بمعنی من و این از سبیل عجز و انکسار است نہ بمعنی بندۂ حقیقی که عبد باشد پس این مثل استعمال کنند برای کسی که اخلاقاً خود را بندہ ظاہر می کند و در صادق نباشد مقصود آنست که کسی که خود را بندۂ درگاہ ظاہر می کند تا بخانۂ مولی ہمراہ می باشد و داخل خانہ نمی رود [illegible] مولی نہیں آ رہا (اردو) [illegible] بندگی [illegible] [illegible] ظاہر کرتا ہے

وہ آپکی خدمت نہ کریگا یعنی وہ آپکا دوست صادق نہیں ہے بلکہ شکم پروا دوست ہے۔

بندہ گشتن | استعمال یعنی بندہ شدن یعنی مطیع و فرمان بردار شدن و خود را زرخرید کسی قرار دادن مجازاً یا حقیقتہً (انوری ہ) بندہ گشت از بہر تو دل و دیدہ را * گرچہ دل را و دیدہ ہمسایہ است (ولہ ہ) ای آفتاب و ماہ ترا بندہ گشتہ اند * بادو حقیقی ہیچ نسکہ ماہ و آفتاب * (اردو) بندہ ہونا مجازاً یا حقیقتہً مطیع ہونا۔ فرمان بردار ہونا۔

(۱) **بندہ نواز** | اصطلاح بقول فدائی (۱) آنکہ (۲) **بندہ نوازی** | بندہ خود را نوازش کند مانند بندہ پرور و (۲) مانند بندہ پروری کہ گذشت۔ (سعدی ع) از در بخشندگی و بندہ نوازی * مرغ ہوا را نصیب ماہی دریا * صاحب آنند ہم ذکر اینہا از فرہنگ کردہ مؤلف عرض کند * کہ (۱) اسم فاعل ترکیبی است خداوند حقیقی و مجازی پرورو (۲) بمعنی مصدری صفت ہر دو (صائب

ہ) دل عاشق نگر از بندہ نوازی گیرد * ورنہ یوسف بہ تر قلب گرانست او را * وا از تہمین است ---

(۳) **بندہ نوازی کردن** | بمعنی لطف و کرم کردن (انوری ہ) سلطان نعمت بندہ نوازی کنند * تا خواجہ بچہ ترک و نازی نکند * (اردو) اپنے مالک اور آقا نعمت حقیقی اور مجازی کو (۱) بندہ نواز کہہ سکتے ہیں (۲) بندہ نوازی اسکی صفت ہے (۳) بندہ نوازی کرنا کرم کرنا۔ مہربانی کرنا۔ عنایت کرنا۔ احسان کرنا۔

بندی | بقول بہار یعنی اسیر و گرفتار صاحبان غیاث و آنند مہربانش مؤلف عرض کند کہ بند بمعنی حبس بہ معنی وہش گذشت و یای نسبت بروزیادہ کردہ اند (انوری ہ) آنکہ بہ دو صد ہزار بندہ و بندی رسید * تا شب ہوس نگاشت توبت کافر ست * (اردو) قیدی۔ بقول آصفیہ۔ اسم مذکر۔ اسیر۔ مقید۔ محبوس گرفتار۔ مجرم سزا یافتہ (بندی کی تکثیر معشوقوں میں اردو میں مستعمل ہے)

(۶۷۵)

بندی خانہ | اصطلاح - بقول بہار زندان کہ مجرمی
سجن است (محمد قلی سلیم ؏) زبندیخانۂ چشمم کہ جستہ
کہ زنجیرش سراپا رنگ بستہ ؛ صاحب بحر گوید کہ مرادف
بندخانہ **مؤلف** عرض کند کہ معنی لفظی این خانۂ محبوس
و موافق قیاس است (اردو) قید خانہ دیکھو اسیر خانہ

بندیدن | بقول بحر بر وزن خندیدن بمعنی بستن و فرہنگ
کہ صیغۂ اسم فاعل ازین مصدر ربنیادہ صاحب موارد
گوید کہ بر ہمہ معانی بستن شامل کہ بجایش گذشت صاحب
نوادر ہمزبانش صاحب سروری بر معنی بستن قانع (مولوی
معنوی ؏) بخدا گل ز تو آموخت شکر خندیدن ؛ بخدا
گر ز تو آموخت کمر بندیدن ؛ صاحب طبقات برہان ہمزبان
سروری **مؤلف** عرض کند کہ مصدر اصلی است کہ اسم
مصدرش بند مال فارسی زبان است کہ بزیادت تحتانی
معروف و علامت مصدر دن مصدر ری ساختہ اند و
معنی بستن حقیقی است و دیگر معانی مجازی بستن ہم درین
باشد چنانکہ سندش بر بستن آب در جوی و بستن شہر و بستن حنا
و بستن خوشہ و دانہ را و بستن خیال و بستن در و بستن دکان
و بستن زنار و بستن سد و بستن مغز در استخوان گذشت
(اردو) دیکھو بستن اور اسکے تمام معنے جو اس مصدر
سے بھی متعلق ہین -

بندیش | بقول صاحب فدائی بمعنی (۱) بنیاد و
نشالودہ کاخ و (۲) استخوان بندی تن مردم و جانوران
است و (۳) آنچہ بتازی (توطئہ) می نامندش **مؤلف**
عرض کند کہ اگرچہ دیگر محققین اہل زبان و زباندانان
ازین لغت سکوت ورزیدہ اند ولیکن معاصرین ما
عجم تصدیق می کنند و خود فدائی ہم کہ از علمای معاصرین
عجم بود قولش اعتبار را شاید اصل این (بندیسہ)
بود بالضم بمعنی (بنیاد شخص) کہ بن بمعنی بنیاد گذشت
و دیسہ بقول برہان بمعنی شخص می آید پس ہای ہوز
آخر حذف شد و سین مہملہ بشین معجمہ چنانکہ گستی و گشتی
اسم جامد فارسی زبان است معنی دوم حقیقی است
و معنی اول و سوم مجاز آن (اردو) (۱) مکان
کی بنیاد نیو مؤنث (رشک ؏) پھیلی جو آمد
رشک شکستہ پایہ دیوار قلعہ نیو سے بیٹھی ہر اک مین

(۲) انسان اور جانوروں کی ہڈیوں کا ڈھانچ۔ مذکر (۳)
تمہید۔ مؤنث۔

بندی شدن تپ مصدر اصطلاحی۔ اقبال
وارستہ فرمین شدن تپ بحیثیتی کہ اصلا مفارقت نکند۔
(محسن تاثیر) گرچہ در قید تو باشد ایمن از دشمن
مباش ... می شود چاکتا تپ ہر گہ بندی شود ...
بحر ... مؤلف عرض کند کہ ...
قیاس است ... بمعنی دیم بند و بندی بمعنی محبوس
ہم گذشت ... کنایہ باشد از
عدم انفکاک از بدن (اردو) ہمارا وہ تپ
جسم سے ایک لحظہ جدا نہ ہوتا۔

بندیشہ صاحب ناصری گوید بمعنی اندیشہ صاحب
برہان گوید کہ بروزن و معنی اندیشہ کہ فکر و خیال باشد
و بندیشہا بمعنی خیالات و تخیلات صاحب جامع
صاحب سفر بگ ... پنجاہ و نہمی فقرہ (نامہ شت وخشور
جشید) ... بمعنی اندیشہ و تصور کردہ ...
ہم در ... مؤلف عرض کند کہ اسم جامد
فارسی قدیم است کہ اصل این (باندیشہ) بموحدہ زائد
بر زبان قدما بود و بحذف الف بندیشہ می گفتندش۔
متاخرین و معاصرین بای زائدہ را حذف کردہ اندیشہ
بر زبان ... است حقیقت این دیگر ہیچ (اردو)
دیکھو اندیشہ۔

(۱) بندیمہ ... برہان بروزن پشمینہ تکمہ و
(۲) بندیمہ دگمہ گریبان و قبا باید کہ بجای میم نون
ہم ... صاحبان ... جہانگیری و رشیدی
و ناصری ... جامع ... کردہ اند و
با حقیقت این ہر دو ... عرض کردہ ایم (اردو)
دیکھو ...

بندیوان اصطلاح۔ صاحبان انند و غیاث گویند کہ
... زبان است و در اصل بندی ...
... باشد عوام در تلفظ و بمعنی غلط
کردہ اند کہ بجای ... واو ... خواند ...
بندی کہ بمعنی اسیر است ...
گوید مؤلف عرض کند ...

موحّده باہم تبدیل می یابند چنانکہ آب و آو پس

چنانکہ بندیبان را بندیوان بواو گویند چراغ را گردنگ

سپندل را استعمال کردند درست است و آنانکہ این را

برای اسیر استعمال کنند ہم مجاز درست باشد۔ فارسیان

گویند کہ با بندیوانات می آیند بمعنی لفظی این حارسان

بندیان می آیند و این اشارہ آگاہ می کند کہ بندیان

ہم می آیند و این قسم متصرف در ہر یک زبانہای باشد

(اردو) قیدیوں کا نگہبان۔ حارس۔ مذکر۔

بن ران اصطلاح۔ بقول [illegible]

فرہنگ بضم اوّل [illegible] چیزی کہ [illegible]

گویند و [illegible]

عرض کند کہ صاحب منتہی الارب [illegible]

بمعنی بن ران گفتہ و فارسیان این ترکیب را [illegible]

کہ استعمال کردہ اند موافق قیاس است (اردو) [illegible]

[illegible] بقول آصفیہ [illegible] اسم [illegible]

[illegible] بقول [illegible]

بنہری جواب دادن استعمال [illegible]

بنہری حرف زدن واشد مبلاغی سخن

گفتن (میرزا رضی دانش ع) خانمان را لالہ

بر باد از تغافلش می دہد ہمچو گل بنہری در صف

خوبان جوابش می دہد کو (اردو) نرمی سے

جواب دینا۔ نرمی سے بات کرنا۔

بنہراد بقول [illegible] شجرۂ خاندان [illegible]

مؤلف عرض می کند کہ معنی لفظی این [illegible]

و کنایہ باشد از کاغذی کہ دران سلسلۂ نسب

وحسب خاندان بشکل درختی قائم کردہ می شود

موافق قیاس است و مجرد قول صاحب فرہنگ

اعتبار را نشاید کہ از علمای معاصر ہم بود (اردو)

شجرہ بقول آصفیہ۔ عربی۔ اسم مذکر۔ نسب نامہ۔

کرسی نامہ۔ وہ کاغذ جس میں وارث اعلیٰ کی کل اولاد

ترتیب وار درج ہو۔

بنہسالہ [illegible] بضم اوّل و سین [illegible]

[illegible]

[illegible]

این کرده (استاد رودکی ره) بگشته زین پرند سبز
شاخ بید بنساله ٭ چنان چون اشک هجران نشسته
ژاله بر ژاله ٭ صاحبان ناصری و بهار و بحر و انند
هم ذکر این کرده اند خان آرزو در سراج بر اتفاق
شان قانع و صراحت هیچ ماخذ نکرد مؤلف عرض کند
که بُن بالضم بمعنی بنیاد و پایان و انتهای هر چیز گذشت
پس فارسیان بترکیب این با لفظ ساله اسم فاعل ترکیبی
کردند و کنایه قرار دادند برای کهن سال و سال خورده
دیگر هیچ (اردو) بڈھا۔ بوڑھا شخص۔ دیکھو بزرگ سال

بن ستور اصطلاح۔ بقول انند کنایه از سوراخ
در ستور مؤلف عرض کند که دیگر کسی از محققین
فارسی زبان ذکر این نکرد۔ عیبی ندارد۔ موافق قیاس
است که بُن بمعنی سوراخ مقعد هم بجایش گذشت
(اردو) چارپایوں کی مقعد کا سوراخ۔ مذکر۔

بن سخن افگندن مصدر اصطلاحی۔ بقول
بهار سخن بنیاد کردن (فردوسی ره) سخن را فگندند
هر گونه بن ٭ سران بن نهادند یکسر سخن ٭ صاحبان
بحر و انند همزبانش مؤلف عرض کند که مرادف
طرح سخن افگندن و آغاز سخن کردن است سند فردوسی
لفظاً بکار این نمی خورد که دران عوض اضافت بن
رامی اضافی است عیبی ندارد که معنی بکار این می خورد
(اردو) گفتگو شروع کرنا۔

به نیمی بند است مقوله۔ بقول بحر ای بامر
به نیمی در بند است سهل موقوف است۔
مؤلف عرض کند که تحفه۔ بمعنی نیم نباشد مجرد (در بند
است) بمعنی منحصر است و موقوف است فارسیان
چون التجای توجه از کسی کنند گویند که ”آغا کارما
به گوشه چشمت در بند است“ یا ”بتوجه تو در بند است“ یعنی موقوف
است باشاره چشمت یا موقوف است بر توجه تو (اردو) تیرے
اشاره پر موقوف ہے یا تیری ادنی توجه پر منحصر ہے۔

(الف) **بنشاخت** الف بقول برهان بکسر اول و شین قرشت
(ب) **بنشاختن** بالف کشیده بوزن بنواخت ماضی (ب)
یعنی نشاند و نشانید و نسبت (ب) مینویسد که بمعنی نشانیدن است
صاحب سروری هم نسبت (الف) همزبان برهان (حکیم فردوسی

ھ) باکرام شاہانہ بنواختش ٭ بر حریش بر تخت بنشاختش ٭ و ذکر (ب) ہم کردہ (استاد لبیبی ھ) چو باز آمد از حملہ و تاختن ٭ بفرمودش از پای بنشاختن ٭ صاحب ناصری بذیل (الف) ذکر (ب) ہم کردہ صاحب بحر گوید کہ (ب) سالم التّصریف است بمعنی نشانیدن صاحبان موارد و نوادر و جامع و سراج ہم ذکر (ب) کردہ اند مؤلّف عرض کند کہ نشستن مصدر لازم است و نشاستن و نشاندن متعدّی کہ بجایش می آید پس نشاختن مبدّل نشاستن باشد کہ سین مہملہ بدل شد بہ خای معجمہ و ہمین است مثال اوّل این تبدیل بعض محقّقین در معنی نشاستن سکندری خوردہ اند کہ بجایش صراحت کنیم و موحّدہ در اوّل این اصلی نباشد بلکہ زائد است تسامح اہل لغت است کہ این را در ردیف موحّدہ جا دادند۔ (اردو) الف بٹہایا۔ بٹہلایا (ب) بٹہانا۔ بٹہلانا۔

(الف) **بنشاستن** صاحب بحر بر الف گوید کہ با کسر (ب) **بنشاندن** بمعنی نشستن است سالم التّصریف و صاحبان موارد و نوادر ذکر این بدون صراحت و تحقیق کردہ اند صاحب برہان ذکر ماضی مطلق الف کردہ گوید کہ مرادف بنشست کہ ماضی نشستن است صاحب سروری ہم بہمین معنی از منوچہری سند دہد (ھ) فاختگان ہمی بنشاستند ٭ نای زنان بر سر شاخ چنار ٭ صاحبان انند و ہفت ہم ہمزبانش مؤلّف عرض کند کہ موحّدہ اوّل زائد است و ضرورت نداشت کہ این را در ردیف موحّدہ قائم کنند اصل این نشاستن است بقول بحر بمعنی نشاندن (متعدّی نشستن) و نشاندن مبدّل نشاستن کہ سین مہملہ بدل شد بہ نون چنانکہ بلکس و بلکن۔ صاحب برہان ہم ذکر نشاستن بمعنی نشاندن کردہ و آنچہ ہمہ محقّقین بالا در ینجا (الف) را بمعنی لازم آوردہ اند سندش ہمین یک شعر منوچہری است پس خبر نیست کہ الف را لازم و متعدّی ہر دو دانیم و (ب) متعدّی است و صراحت ماخذ بر نشستن می آید (اردو) الف بیٹہنا۔ بٹہانا۔ (ب) بٹہانا۔

بنشین کہ گدائی کنم و پیش تو آرم | منقولہ بمعنی

خزینة الامثال ذکر این کرده از معنی و محل استعمال ساکت **مؤلف** عرض کند که فارسیان این مقوله را بجی بزرگ و سن استعمال می کنند تا آن را انگشت باز دارند دیگر هیچ (اردو) دکن میں بزرگوں کی خدمت میں اون کے سعادت مند فرزند کہتے ہیں ؛؛ بابا ہم تکلیف نہ اٹھاؤ ہم بھیک مانگ کر تمہارا پیٹ پالینگے ؛

نطع استادن مصدر اصطلاحی بقول رہنما بحوالہ سفرنامۂ ناصرالدین شاہ قاچار۔ بقاعدۂ فوجی صف بستن **مؤلف** عرض کند که موافق قیاس است۔ صاحب بول چال هم بحوالہ معاصرین عجم ذکر این کرده (اردو) صف باندھ کر کھڑا ہونا۔

نظر آمدن مصدر اصطلاحی۔ آمدن چیزی بپیش [illegible] وپیش چشم لازم نظر کردن (ظهوری سه) در [illegible] نظر [illegible] آید بنظر که نه پذیرفته بجز عکس تو آئینه [illegible] (صائب سه) [illegible] که تو باشی بنظر می آید [illegible] (اردو) دکھائی [illegible] [illegible] نظر آنا۔

نعمت رسیدن مصدر اصطلاحی بمعنی حاصل کردن نعمت و کامیاب شدن به نعمت (صائب سه) سیری ز دیدن تو ندارد نگاه من ؛ چون قحط دیده که به نعمت رسیده است ؛ (اردو) نعمت پانا۔

بُرُن غار اصطلاح۔ صاحب رشیدی بذیل بلغار که گذشت ذکر این بضم اول کرده اصل بلغار است اشاره این همه را انجا مذکور (اردو) دیکھو بلغار۔

بنفش بقول بہار بالتحریک بمعنی بنفشه رنگ (خواجه نظامی سه) ستاده ملک زیر زرین درفش ؛ زسیفور بر تن قبای بنفش ؛ صاحب رہنما بحوالہ سفرنامۂ ناصرالدین شاہ قاچار ذکر این کرده صاحب [illegible] بیان در ملحقات گوید که رنگی است معروف و [illegible] گویند صاحب مؤید بذیل لغات فرس گوید [illegible] بالکسر [illegible] باشد صاحب غیاث [illegible] (اردو) [illegible] فارسی زبان است [illegible]

(۹۶۵۸)

(۹۶۶۰)

بنفشہ کا رنگ رکھنے والی چیز (مؤنث)

بنفش کردن مصدر اصطلاحی۔ بقول بحر کبود کردن۔ صاحب برہان در ملحقات این را کنایہ گفتہ مؤلف عرض کند کہ بمعنی حقیقی است (اردو) کبود رنگ کرنا۔

بنفشہ بقول برہان بضمّ اوّل و کسر اوّل ہر دو آمدہ (۱) گلی باشد معروف کہ معرب آن بنفسج است و (۲) نام گیاہی کہ در آب روید۔ صاحب ناصری ہم ذکر این بمعنی اوّل کردہ (حکیم فرخی ؎) بنفشہ زلف آن آفتاب ترکستان ٭ ہمی بنفشہ پدید آوراند و لالہ ستان ٭ کنون ز رنگ بنفشہ در عجب نبود ٭ اگر بنفشہ دمد زیر عارض جانان ٭ (ولہ ؎) شکست زلف تو تازہ بنفشہ تتری است ٭ رخ دو دو عارض تو تازہ لالہ و نسرین ٭ صاحب جامع فرماید کہ گلی است معروف و گیاہیکہ بر آب روید بہار ذکر این کردہ ہمی فرماید کہ نام درختی است کہ گلش کبود رنگ می باشد نزاکت نژاد در سراج ہمی فرماید کہ در بعضی از نسخ [illegible] از شعر حکیم دیوان انوری سبزہ ایست کبود رنگ کہ گلش ہم کبود باشد و آن را گوش و گوش را بدان نسبت دہند و این غلط است چرا کہ برگ آن سبزی باشد و گلش کبود **مؤلف** عرض کند کہ سبحان اللہ چہ خوش تحقیق است مابر (اندوزہ) صراحت کامل کردہ ایم ہمین نیست کہ اختلاف معنی بمعنی اوّل و دوم را قائم کردہ و تحقیق ہمین قدر است کہ بمعنی دوم درست و بمعنی اوّل آن را گل بنفشہ گویند و مجاز آ گل را ہم بنفشہ نامند (اردو) (۱) گل بنفشہ مذکر (۲) بنفشہ۔ مؤنث۔ دیکھو اندوزہ۔

بنفشہ پوش اصطلاح۔ بقول بہار از عالم گلپوش۔ صاحب آنند نقل نگارش ہم او گوید کہ (بنفشہ خط) و (بنفشہ موی) از مرادفات این است (محمد اسحٰق شوکت ؎) ابہم زحرف لبش ہست بادہ نوشی ہنوز ٭ بود از نظارۂ خطش بنفشہ پوش ہنوز ٭ **مؤلف** عرض کند کہ اسم [illegible] ترکیبی است بمعنی پوشیدہ بمعنی [illegible] بنفشہ [illegible]

مراد فاتش بجایش کنیم (اردو) معشوق۔ مذکر۔

بنفشه خط اصطلاح۔ بقول بهار و انند مرادف بنفشه پوش۔ مؤلف عرض کند که اسم فاعل ترکیبی است بمعنی خط مثل بنفشه دارنده کنایه از محبوب (صائب ؎) از گریه چشم هر که چو بادام شد سفید ٭ نظارهٔ بنفشه خطانست چاره اش ٭ (اردو) یار کو بنفشه خط کہہ سکتے ہین۔

بنفشه زار اصطلاح۔ جائی که کاشت بنفشه شود که زار بقول برهان مقام کشت را گویند (ظهوری ؎) نداشت مشک شمیمی چنان نسیم رساند ٭ زچین زلف تو در چین بنفشه زاری چند ٭ (وله ؎) بنفشه زار شب از بهر سیر آه خوشست ٭ برای گریه سمن زار صبحدم دیدیم ٭ (اردو) بنفشه زار وه مقام ہے جہان بنفشه بویا جاے۔ مذکر۔

بنفشه کرده استعمال۔ بقول مؤید و هفت آسمان کبود کرده مؤلف عرض کند که اصل این مصدر بست (بنفشه کردن) بمعنی رنگ کبودی کردن (اردو) کبودی رنگ کیا ہوا۔

بنفشه گون طارم اصطلاح۔ بقول برهان کنایه از آسمان است (صاحب جهانگیری) در ملحقات و صاحبان رشیدی و بحر و جامع و ناصری و سراج ذکر این کرده اند مؤلف عرض کند که قلب اضافت طارم بنفشه گون است و بنفشه گون اسم فاعل ترکیبی بصفت طارم واقع شده و طارم بمعنی بام خانه و گنبد و خانهٔ چوبین همچو خرگاه پس معنی لفظی این منقاضی کنایهٔ مذکور است (اردو) آسمان۔ مذکر۔ دیکھو آسمان۔

بنفشه گون مهد اصطلاح۔ بقول برهان و بحر و رشیدی و جامع و (ملحقات ناصری و جهانگیری) (۱) مرادف (بنفشه گون طارم) و (۲) زمین چنان آرزو در سراج می فرماید که آنکه این را کنایه از زمین نیز آورده اند این خطای فاحش است مؤلف عرض کند که این هم قلب اضافت (مهد بنفشه گون) است و (بنفشه گون) اسم فاعل ترکیبی و صفت مهد و برای معنی دوم یعنی زمین البته خصوصیتی دارد و بمعنی آسمان

را می‌توان گرفت زیرا کہ تشبیہ مہد بازمین بہتر از آسمان است (اردو) (۱) دیکھو بنفشہ گون طارم (۲) زمین دیکھو ارتا۔

بنفشہ موی اصطلاح۔ بقول بہار و انند مرادف بنفشہ خط مؤلف عرض کند کہ کنایہ از معشوق است (ظہوری ۵) بدستہ بندی موی بنفشہ مویان روا ۴ مرو بباغ چہ سنبل کدام مرزنجوش ۴ (اردو) بنفشہ موی۔ معشوق کو کہہ سکتے ہین۔ مذکر۔

بن افگندن مصدر اصطلاحی۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ بمعنی طرح افگندن است (فردوسی ۵) سخن را فگندند ہر گونہ بن ۴ بہ ایران بن نہادند یکسر سخن ۴ (اردو) بنیاد قائم کرنا طرح ڈالنا۔ بنیاد ڈالنا۔

بنقہ بقول برہان بفتح اول و قاف و سکون نون نوعی از غلہ باشد مانند عدس و قوت و منفعت آنہم مانند عدس است صاحب جامع ہم ذکر این کردہ صاحب محیط فرماید کہ این لغت عربی است و دانہ ایست شبیہہ بہ عدس و از ان بالیدہ تر و بشیرازی مشو گویند کہ قسمی از عدس باشد ولیکن بسفیدی و تدویر آن نیست و کازرونی گفتہ کہ آن در بیخ نبات عدس می روید و نیز مثل عدس بیخ زند و بقول بعض در زراعت و غیرہ می روید و شبیہہ القوہ بعدس۔ بقول شیخ معتدل و مائل بہ یبوست و گویند سرد و خشک مائل باعتدال و قابض مثل عدس و مولد سودا و غمز الانعام (الخ) مؤلف عرض کند کہ نام عربی مشہور تر از اسم فارسی است از ینجاست کہ ما این را جا دادہ ایم و ذکر این بر برجاف ہم گذشت (اردو) دیکھو برجاف۔

بنک بقول برہان بفتح اول و ثانی و سکون کاف (۱) مصغر بن است کہ حبۃ الخضرا و چتلاقوج باشد و آن بیشتر در کوہ و جنگل ہا حاصل می گردد صاحبان سروری و رشیدی و جامع و سراج ذکر این کردہ اند

مؤلف عرض کند که بن بمعنی دوم بجای خودش گذشت و افعال و خواص آن همه را انجا بنگرد (اردو) دیکھو بن کے دوسرے معنے۔

(۲) بنک ـ بقول برہان نوعی از قماش زرین اطلس که بران گلهای زربفت باشد. صاحبان سروری و رشیدی و جامع و سراج و ہفت ذکر این کرده اند (ظهوری س) ز جامہ خانۂ عشق تو اطلسی گردون ٭ بہ نعل و داغ بنک پوش کرده ما را ٭ **مؤلف** عرض کند که بن بمعنی باغ بر نشان اولش گذشت فارسیان بزیادت کاف تصغیر آن قماشی را نام نهادند و باغ کوچک گفتند که در ان گلهای زربفت است. موافق قیاس باشد (اردو) ایک قسم کا ریشمی کپڑا جس مین زربفت پھول بنے ہوں۔ مذکر

(۳) بنک ـ بقول برہان گلها و نشان ها را نیز گویند که بر روی مهوشان از خوردن شراب بهم می رسد یا عرق بہ پیشانی ایشان نشیند صاحبان جامع و سراج ذکر این کرده اند **مؤلف** عرض کند که مجاز است که از معنی دوم این را قائم کرده اند (اردو) وہ پسینے کے قطرے جو محبوبوں کے چہرے پر مے خواری کی حالت مین ظاہر ہوں۔ مذکر۔

(۴) بنک ـ بقول برہان بضم اول مصغر بنہ است یعنی درخت کوچک صاحبان سروری و رشیدی و جامع ذکر این کرده اند خان آرزو بذکر این بحوالۂ رشیدی می فرماید که او بضمتین گوید و این غلط است چه حرف ساکن را چون حرکت دهند مفتوح باشد **مؤلف** عرض کند که مصغر بن باشد نه بنہ و بن بمعنی درخت بر نشان پنجمش گذشت و آنچه خان آرزو نسبت اعراب حرف می زند و بر رشیدی بر روی قواعد فارسی زبان اعتراض می کشاید جوابش همین است که قواعد تابع زبان است نه زبان تابع قواعد پس قول محققین اہل زبان معتبر تر از قیاس خان آرزو ست (اردو) چھوٹا جھاڑ۔ مذکر۔

(۵) بنک ـ بقول برہان بمعنی نشان و اثر ہم ہست چنانکه گویند از فلانی یا از فلانه چیز بنک نمانده است

ازاده آن باشد که نشان واثر نماند صاحبان سروری
و رشیدی ذکر این کرده اند. صاحب جامع گوید که
درین زمان این را باکه گویند و ترکی گوبا. خان آرزو
در سراج گوید که بمعنی رخت و اسباب است که بمجاز
بمعنی نشان مستعمل شد مؤلف عرض کند که مقصودش
تغیر بنا باشد که بنه که بمعنی رخت و اسباب بمعنی دهش
گذشت آن را بزیادت کاف تصغیر بمعنی نشان واثر
استعمال کرده اند. ما می گوئیم که متعلق بمعنی چهارم بن
باشد که بمعنی بنیاد گذشت و بنیاد خورد کنایه از نشان
واثر است وبس (اردو) نشان. اثر. مذکر۔

(۲) بنک بقول برهان بضم اول وسکون ثانی و ثالث. پوست
ام غیلان و آن درختی است صحرائی در روایت معر صاحب محیط
میفرماید که از بیخ ام غیلان بهمین جدا می شود و درین اختلاف است که
گویند که بنک لاش است و آن گره هائی که در بیخ آن بهم رسد و گویند که بیخ آن است انسب
و اصح اقوال است گرم و خشک و قریب به آخر درجه
اول و در ان قبض و تقویت اعضا است و منع عرق
و قوی بدن کند و منافع بسیار دارد (الخ) هم او نسبت
وجه تسمیه می فرماید که بمعنی لفظی این بلغت فارسی بیخ
کوچک. مؤلف عرض کند که درست است و بن بمعنی نشان
و بیخ بمعنی بیخ گذشت (اردو) بنک فارسی میں
اس پوست کا نام ہے جو درخت ببول کی جڑ سے
نکالا جاتا ہے۔ مذکر۔

(۱) بنکاب — بفتح اول (۱) بقول وارسته

(۲) بنکاب ساز — شیره که بعد سحق از بنک حاصل
می شود و نسبت (ب) بذیل الف گوید که کسی است
که بنکاب فروشد (قاسم مشهدی ساه) سبز چشم ما خورد
خورد لوده چون آفتاب ز کاسه بنکاب ما سرچشمه حیوان ما
(ملفوظ در محو محتسب ساه) به بنکاب سازان کنند
احتساب که آرند بهر زر احتساب. مؤلف عرض
کند که اصل این به کاف فارسی است که می آید و
فارسیان بر سبیل تبدیل چنانکه گند و کند استعمال
این هم کرده اند صاحب بحر هم ذکر الف و بذیل آن
ذکر (ب) کرده (اردو) (۱) بنگ کا شیره. مذکر۔
(۲) دیکھو بنگاب (۲) بنک گھوٹنے والا. مذکر۔

بن کار خوردن مصدر اصطلاحی بقول برہان
بضم اوّل و کسر ثانی کنایہ از اندیشہ نمودن بجہتہ عاقبت
وانتہا و پایان کار باشد صاحب جہانگیری در ملحقات
این را آوردہ (اثیر الدین اومان ؎) خوار و دشوار
جہان چون پی ہم می گذرد ٭ گر تو دشوار نگیری ہمہ کار
آسان است ٭ تو سر وقت نگہدار و بن کار مخور ٭
کہ فلک نیز درین واقعہ سرگردانست ٭ صاحبان
رشیدی و بہار و بحر و سراج ہم ذکر این کردہ اند
مؤلف عرض کند کہ موافق قیاس است ولیکن
معاصرین عجم بر زبان ندارند (اردو) مآل کار
کی فکر کرنا۔ مآل اندیشی کرنا۔ صاحب آصفیہ نے مآل
اندیشی کا ذکر کیا ہے۔

بنک از سر پریدن مصدر اصطلاحی بقول
بحر از بیخودی بخود آمدن **مؤلف** عرض کند کہ کنایہ
است کہ اصل این نشئہ بنک از سر پریدن بباے
فارسی بود و بحذف نشئہ این مصدر محاورہ قرار یافت
دیگر محققین ذکر این نکردہ اند موافق قیاس است
معاصرین عجم بر زبان ندارند مخفی مباد کہ اگرچہ از سر پریدن بمعنی دور کردن
از سر است ولیکن خیال ما ہمین کہ محقق با نام و نشان پریدن را بریدن
نقل کردہ و مصدر (بنگ از سر پریدن) بہ بای فارسی می آید
(اردو) بے خودی دفع ہونا۔ آپے مین آنا۔ دیکھو بخویش آمدن۔

بنگران اصطلاح۔ بقول برہان بضم اوّل و سکون
ثانی و فتح کاف و رای بی نقطہ بالف کشیدہ و بنون زدہ
بمعنی نگران است صاحبان رشیدی و انند و سراج
ذکر این کردہ اند صاحب سروری این را اصل دانند
و نگران را کہ بحذف نون گذشت مخفف این (صاحب
جہانگیری ہم این را آوردہ (مولوی معنوی ؎)
وارثانم را سلام من بگو ٭ این وصیت را بگویم
موبمو ٭ تا ز بسیاری آن زر نشکہند ٭ بنگرانی پیش
آن مہمان نہند ٭ **مؤلف** عرض کند کہ با حقیقت
معنی این بر نگران عرض کردہ ایم کہ تہ دیگی را گویند
و این مرکب است از بن بمعنی بیخ و بنیاد کہ گذشت
و کران بمعنی کنارہ گرفتہ پس بنیاد کنارہ گرفتہ طعامی
را نام کردند کہ در تہ دیگ لذیذتر باشد کہ روغن

زیادی دران می باشد و همین است که برای مهمانان بطور خاص بر سفره می کشند (اردو) دیکھو بکران کا ترجمہ۔

بنگلک اصطلاح ـ بقول شمس در فارسی زبان (۱) میوهٔ را نام است که آن را (بوگلک) و (بنگوی) نیز گویند بیچاره نسخهٔ بیرا گوید که (۲) درخت گل باشد **مؤلّف** عرض کند که همین بکاف فارسی اوّل می آید وحقیقت این هم درانجا بیان کنیم اگر استعمال این بهر دو معنی عربی به تحقیق رسد توانیم گفت که مبدّل آن است که کاف فارسی اوّل بدل شد بکاف عربی چنانکه گنبد و گنبد و معنی دوم دلالت کند بر صحیح بودن کاف فارسی که (بن گلک) بمعنی درخت گل کوچک است (اردو) (۱) دیکھو بنگلک (۲) درخت گل ـ مذکّر ـ

بنکن بقول برهان بفتح اوّل و ثالث و سکون ثانی و نون آهنی باشد پهن و دستهٔ از چوب بران نصب کرده باشند و بهر دو طرف آن دو ریسمان بندند یک شخص دستهٔ آن را و دیگری ریسمان ها را بگیرند و زمین را هموار کنند و بعربی آن را مسواة و مسفعه خوانند صاحب سروری این را بکاف فارسی آورده و فرماید که آن را گراز بضمّ کاف فارسی و تشدید رای مهمله هم خوانند و بعربی مسفعه و مسوات و گوید که در فرهنگ بنکن ـ صاحب ناصری درست گوید که بضمّ اوّل و کاف عربی است بمعنی (بیچ کن) صاحب جامع هم این را بکاف فارسی آورده خان آرزو در سراج بنکن را که بفوقانی دوم عوض نون گذشت صحیح داند و این را تصحیف خواند **مؤلّف** عرض کند که اگرچه بتکن به فوقانی عوض نون به همین معنی بجایش مذکور شد و صراحت ماخذش هم درانجا مذکور ولیکن لازم نمی آید که این را تصحیف دانیم چنانکه خان آرزو می گوید ماخذ این بهتر از ماخذ آنست و با کاف عربی صحیح است چنانکه صاحب ناصری گفته و آنچه بکاف فارسی بهمین معنی می آید مبدّل این دانیم که کاف عربی بدل شد بکاف فارسی چنانکه گنبد و گنبد (اردو) دیکھو بتکن کے تیسرے معنے

بنکو بقول برهان و خان آرزو در سراج بفتح اوّل و سکون ثانی و ضمّ ثالث و واو ساکن اسم مفعول باشد

که بعربی بذر قطونا گویند **مؤلف** عرض کند که اسم جامد
فارسی زبان است و ذکر طبیعت و خواص این بر اسپغول
گذشت اصل این به های هوز آخره بود بمعنی درخت کوه که
در محاوره حذف شد (اردو) دیکهو اسپغول۔

بنکوهی اصطلاح۔ بقول برهان بفتح اول و کسر
ثانی گیاهی است بسیار چرب که از ان آش پزند صاحب
سروری بذکر معنی بالا گوید که بقول بعض همان حبة الخضرا
است که بترکی چتلاقوجی گویندش۔ صاحبان بحر و انند
همزبان برهان۔ صاحب محیط ذکر این نکرده و بر حبه نشبت
بن فرموده ما ذکر این بر بانقش کرده ایم و اشاره
حبة الخضرا بهم در انجاست و ماخذ این بغیر بن نسبت
که بن بمعنی درخت موصوف باشد و کوهی صفتش و معنی
لفظی این درخت کوهی یا درخت خاص که بن نام دارد
و بستانی نباشد بلکه در کوه پیدا شود (اردو) دیکهو بانقش کی

بنگ بقول بهار بالفتح گیاهی است معروف مسکر
و گوید که بالفظ خوردن و رساندن و زدن و نشاندن
شدن مستعمل صاحب محیط بر بهنگ به های هوز دوم
می فرماید که اسم هندی بنگ است و در سنسکرت (انجن
تیری) یعنی از نوشیدنش چشم سرخ می شود و بجیا یعنی جهت
صحبت کردن بزنان خوب است و بهرنگی یعنی حابس اسهال
و فرماید که نزد هندیان تیز و تلخ و گرم و مشتهی طعام و دافع
فساد بلغم و مورث بیخوری و بسیار گوئی و گاهی از افراط
آن تپ احداث می کند و بد است برای کسی که زهر خورده
باشد و بر بنگ گوید که بالفتح اسم فارسی است و کنب
نیز گویند و بعربی قنب معرب از کنب فارسی و بیونانی
ویقرونس و قنابس و بسریانی قنبرا و بروهی کتانی و
بهندی بهنگ و بجیا و در انگریزی همپ گویند باصطلاح
ورق الخیال و نشاط افزا و فلکت ناز و عرش نما و حبة المساکین
و شهوت انگیز و مونس الهموم۔ درخت فارسی قوی تر از
رومی مسکر و کسی که استعمال آن می کند اختلال عقل آن
می نماید و سوادی مجنون می گردد۔ برگ آن مرکب القوی
و در سوم سرد و خشک با حرارت لطیفه و تخم آن گرم و خشک
در سوم و پوست آن سرد و خشک در غایت درات
و برگ آن بسبب مرکب بودن قوای آن اولا فرحت و سرور

ونیکوئی رنگ رخسار و سکری آورد۔ حارلطیف الخ
(اردو) بنگ بقول آصفیہ۔ فارسی۔ اسم مؤنث
نشیلی بوٹی۔ بجیا۔ سبزی۔ بھنگ۔ ورق النشاط۔

(الف) بنگاب | اصطلاح۔ بہار نسبت (الف)
(ب) بنگاب ساز | گوید کہ آبی را گویند کہ بنگ
سودہ دران حل کنند و بپالایند و نسبت (ب) فرماید
کہ بنگاب فروش را نام است صاحب انند نقل نگارہ
ہر دو **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی حقیقی است الف
قلب اضافت (آب بنگ) و (ب) اسم فاعل ترکیبی
ہمین است اصل و آنچہ بکاف عربی گذشت مبدل
این۔ وای بر محقق با نام و نشان کہ کلام قاسم مشہدی
و ملا طغرا را کہ ہمدرانجا مذکور است دریں جا ہم نقل
کردہ بتصحیف در کتابت (اردو) (الف) و (ب)
فارسیوں نے پانی میں گھوٹے ہوے بھنگ کو بنگاب
اور اس کے بنانے والے کو بنگاب ساز کہا ہے دونوں مذکر

بنگ از سر پریدن | مصدر اصطلاحی۔ بقول
بنگ از کلہ پریدن | بہار و انند ناگاہ خبردار
شدن و سر حساب گشتن (ظہوری ۵) چون
غم او طپانچہ آرد ۂ کہ بپرد بنگ از سرم فی الحال
ۂ (ملا طغرا در تعریف گل کوکنار ۵) گر این گل دید
می بہ رطل گران ۂ بپرد بنگ عشق از سر بلبلان ۂ **مؤلف**
عرض کند کہ کنایہ ایست و بس خیال ما این است کہ
ہمین مصدر اصل است و آنکہ (بنگ از سر پریدن)
بہ موحدہ ششم گذشت تصحیف باشد چنانکہ اشارۂ این
ہمدرانجا کردہ ایم (اردو) دفعتہً خبردار ہونا۔
غفلت سے چونکنا۔ نشہ رخصت ہونا۔ ہوش میں آنا

(الف) بنگالا | (الف) بقول بہار نام ملکیست
(ب) بنگالہ | معروف در ہند بطرف شرقی
(ج) بنگالی | و فرماید کہ فارسیان استعمال (ب)
کنند بہ تبدیل الف آخر بہا و منسوب آن را (ج) خوانند
(خواجہ شیراز ۵) شکر شکن شوند ہمہ طوطیان ہند
ۂ زین قند پارسی کہ بہ بنگالہ می رود ۂ (والہ ہروی
۵) یار بنگالیم آخر ز سفر باز آمد ۂ عمر بگذشتہ ز آغاز
بانجام رسید ۂ (اردو) الف و ب بنگالہ۔ مذکر۔

ایک مشہور شہر اور صوبہ، صاحب آصفیہ نے (ج ا ص
اس کا ذکر فرمایا ہے اور کہا ہے کہ اسم مذکر بنگالہ
کا باشندہ۔

بنگان بقول برہان بکسر اول و کاف فارسی بالف
کشیدہ بروزن فنجان (۱) طاسی باشد کہ دہقانان
بن آن را سوراخی کردہ در طغار پر آبی گذارند بمقدار
زمانی کہ پر شود آب از رودخانہ یا مرغ یا چشمہ بزراعت
ہر یک رود و بعضی را یک و دو و بعضی را چہار و پنج
مقرر شدہ باشد و (۲) مطلق پیالہ را نیز گویند و معرب
آن فنجان است صاحب سروری بذکر معنی اوّل می فرماید
کہ حسین وفائی بہ بای فارسی ہم آوردہ کذا فی الفرہنگ
(خلّاق المعانی ؁) بر سر آمد ز تہی مغزی خصمت چہ عجب
ہا ز آب چون گشت تہی آمد بنگان بر سر ہا و فرماید کہ در
نسخہ میرزا (۳) بمعنی صحن رویین (سراج قمری ؁)
طشت زر شرق پر آتش برای سینہ ام ہا ہر سحر از پی این
پیروزہ بنگان می رسد ہا صاحب ناصری نسبت معنی اوّل
خوش صراحتی کند کہ این برای پیمودن آب است و قسمت
ہر یک از شرکا (حکیم سنائی ؁) در جہانی چہ بایدت
بودن ہا کہ بہ بنگان توانش پیمودن ہا و صراحت معنی
سوم کند کہ طشت باشد (مولوی معنوی ؁) اسم گرفت
و خلق بنگان می زنند ہا و فرماید کہ رضی الدین نیشاپوری
کنایہ از آسمان کردہ و (نیلی بنگان) گفتہ (؁)
حاصل از چشم عدوی تو و اشعار من است ہا جملہ آبی کہ
در این نیلی بنگان دیدم ہا صاحب جامع حوالہ می کند بر
(پنگان بہ بای فارسی) و برہان می فرماید کہ مطلق کاسہ
و خصوصاً طاسی مسی کہ تہ آن سوراخ کنند و در آب
گذارند و ساعت شبانہ روز را در تقسیم آب و کارہای
دیگر بدان معلوم کنند و فرماید کہ معرب ہمین است فنجان
مؤلّف عرض کند کہ بنجیان ما اصل این بکاف عربی
است مرکب از بنگ کہ بمعنی نشان گذشت و آن بمعنی
وقت و لحظہ و ساعت فارسیان ہر دو را مرکب کردہ
بنگان کردند کہ معنی حقیقی این (نشان وقت) است
و کنایہ از طاسی کہ ذکرش بالا گذشت کہ در زمانہ
سلف عوض ساعت استعمالش می کردند آنچہ در لغات

تصرّفی راہ یافتہ وکاف عربی بہ فارسی بدل شدہ (چنانکہ کند وگند) وآنچہ بہ بای فارسی می آید (چنانکہ تپ وتب) مبدّل این وفتحۂ لب ولہجۂ مقامی ومحاورۂ زبان است ومعنی دوم مجاز معنی اوّل کہ طاس خاص را بمعنی مطلق پیالہ استعمال کردند ومعنی سوم نتیجۂ بی غوری محققین بالا است کہ (پیروزہ تبگان) را بذیل این جا دادند وہمچنین (نیلی تبگان) مرکب وکنایہ است ومجرّد تبگان در ہر دو مرکب بمعنی دوم است وبس پس ضرورت ندارد کہ معنی سوم قائم کنیم (اردو) (۱) وہ پیالہ جس کی پیندی میں ایک سوراخ کرکے پانی میں چھوڑ دیتے تھے اور جب وہ بھر جاتا تھا تو وقت کا حساب لگا لیتے تھے یہ گویا گھڑی کا کام دیتا تھا۔ مذکّر (۲) پیالہ۔ مذکّر۔

تبگان زدن مصدر اصطلاحی صاحب ناصری بذیل معنی سوم تبگان سندی کہ از کلام مولوی معنوی آوردہ از آن استعمال این مصدر مرکب ثابت می شود وعادت ولایت عجم است کہ چون ماہ گیرد یا سانحۂ دیگر از آفات آسمانی پیش آید تبگان وشتماسان طاس را بزنند تا دیگران از صورت حال واقف شوند ازہمین رسم وآئین این مصدر داخل محاورہ شد (اردو) تھالی بجانا۔ چاند گہن یا اور کسی تقریب پر اہل عجم بجاتے ہیں جیسا کہ اہل ہند۔

تبگاہ بقول بہار (۱) مرادف بنگاہ یعنی منزل ومکان وجائی کہ نقد وجنس دران نہند (ظہوری ؎) در تر کیتاز حسن سرا پا چنین کہ دید ٭ معمور خوش بغارت تبگاہ گشتہ است ٭ (سعدی ؎) ز تبگاہ حاتم یکی پیر مرد ٭ طلب دہ درم سنگ فانید کرد ٭ صاحبان برہان وسروری وجہانگیری ورشیدی وجامع ومؤید ذکر این کردہ اند صاحب ناصری گوید کہ اصل این بنہ گاہ بود بمعنی جای نہادن پس بکسر باشد نہ بفتح۔ خان آرزو در سراج می فرماید کہ مرکب از بن بالضم بمعنی رخت واسباب وگاہ بمعنی جای وبمجاز بمعنی مقام ومنزل ومخفف این بنگہ کہ می آید صاحب فدائی بذکر معنی بالا گوید کہ (۲) بحیثیت مصدر ہم مؤلف عرض کند کہ ماخذ بیان کردۂ خان آرزو بہتر از ناصری است واتفاق محققین ہم برضمۂ اوّل است ومعنی دوم را بر اعتماد صاحب فدائی کہ از علمای معاصرین عجم بود

تسلیم کنیم که مصدر ہم بنیاد مشتقات است مخفی مباد که بناگاه که بمعنی اوّل گذشت مزید علیه این باشد بزیادت (الف) از بنگه بنا بمعنی رخت و سامان بنا مده (اردو) (۱) دیکھو بناگاه کے پہلے اور دوسرے معنی (۲) مصدر - مذکر - دیکھو اسم مصدر -

بنگ بچاه افتاده است مثل - بقول بہار مثلی است مشہور در ہند که در مقام نہایت غفلت و بی‌تمیزی گویند و بحوالۂ سراج المحققین فرماید که استعمال این مثل بطرز سیر چشم شده و الّا موافق محاورۂ فارسیان صحیح نیست (خان آرزو سه) ہوش من تنہا نرفت از یاد آن خطّ زنخ به عالمی شد بیخبر بنگی بچاه افتاده است مؤلّف عرض کند که فارسیان (بنگ بچاه افتاده) را بمعنی غافل استعمال می‌کنند قلب اضافت بچاه بنگ افتاده باشد پس این را مثل نام نہادن و متعلّق به ہند کردن - کار خان آرزو ست و بخیال ما بدون تحقیق است اصطلاح است و بس - پس استعمال این برای کنائی درست نباشد چنانکه خان آرزو کرده از آنکه فی الحقیقت اصطلاح نبرده (اردو) بیخبر - غافل بنگ بچاه افتاده

بنگ پر پریدن مصدر اصطلاحی - صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت و از سندش پیداست که همان بنگ از سر پریدن و از کلمه پریدن است که بجایش گذشت و مجرّد بنگ پریدن چیزی نیست (اردو) دیکھو بنگ از سر پریدن -

بنگر بقول ہفت (۱) بفتح اوّل و سکون نون و فتح کاف پارسی و رای مهمله دوائی است که آن را سپستان گویند - و بعضی بر آنند که این لغت ہندیست و بکسر اوّل (۲) اهر نگیستن صاحب محیط به سپستان هر چه گفته ما ذکرش بر انگور دشتی کرده ایم و ذکر مستقل این نکرده و بر سپستان ہم اشارۂ این نفرموده و در لغات ہندی ہم یافته نمی‌شود و غیر از صاحب ہفت دیگر کسی از محققین فارسی زبان ذکر نکرده و معاصرین عجم ہم بر زبان ندارند اگر سند استعمال پیش شود اسم جامد فارسی زبان گوئیم (اردو) (۱) سپستان دیکھو انگور دشتی (۲) دیکھو -

بنگران بقول صاحبان مؤید و جامع و ناصری تہ دیگی **مؤلف** عرض کند کہ ہمان کہ بکاف عربی بجایش گذشت و حقیقت این ہمہ را انجا بیان کردہ ایم کہ این بیدل آنست (اردو) دیکھو بنگران ۔

(الف) **بنگ رساندن** مصدر اصطلاحی (الف)

(ب) **بنگ رسای** بقول صاحب آصفی مرادف (بنگ زدن) یعنی بنگ خوردن ونشہ مند شدن ؎ شفائی اصفہانی ؎) میرساند بہ طاق ابرو بیت ؛ ہر زمان بنگ و کوکنار سبیں ؛ صاحب بحر نسبت (ب) گوید کہ بنگی کہ نشہ کامل دارد **مؤلف** عرض کند کہ ز سند شفائی مصدر مرکب (بنگ رساندن بطاق ابرو) پیداست و آن البتہ کنایہ باشد از نشہ مند شدن ۔ عادت است کہ بنگ خوردہ را طاق ابرو از سکر بلند شود و تجرد بنگ رساندن اصلا بدین معنی نباشد و (ب) مرکب توصیفی است و موافق قیاس (اردو) (الف) نشہ میں چور ہونا (ب) وہ بنگ جس کا نشہ کامل ہو مؤنث

بنگ کہ چہ می گوید بنگ کہ کہ می گوید مقولہ صاحبان خزینہ و امثال فارسی ذکر این کردہ از معنی و محل استعمال ساکت **مؤلف** عرض کند کہ فارسیان این مقولہ را بطرز موعظت استعمال کنند کہ ترجمہ (اُنظر الی ما قال و لا تنظر الی من قال) باشد مقصود آنست کہ چون کسی چیزی گوید بر گفتہ او توجہ باید کرد و بر حیثیت گویندہ خیال نباید کرد زیرا کہ سخن معقول از ہر کہ رسد قابل قبول است (اردو) کہنے والا کوئی بھی ہو کہے سے کام ہے یہہ دکن کا مقولہ ہے جو قریب قریب اسی کا ترجمہ ہے ۔

بنگ رنگ استعمال بقول ملحقات برہان بفتح اوّل و ثانی و فتح اوّل و سکون ثانی ہر دو بمعنی نفس بستہ دیگر کسی از محققین فارسی زبان ذکر این نکرد **مؤلف** گوید کہ موافق قیاس است ۔ اسم فاعل ترکیبی یعنی رنگ بنگ دارندہ یعنی مثل بنگ کنایہ از کسی کہ حبس دم کند ۔ عادت است کہ چون بنگ کشند تا دیر بحبس نفس دخانش را می کشند از ہمین عادت این اصطلاح قائم شد مخفی مباد کہ اعراب متقدم الذکر قابل خیال است

(اردو) دم بند کیا ہوا شخص جیسے دم کیا ہوا۔

بنگرہ بقول برہان بفتح اول و کاف فارسی بروزن لنگرہ (۱) صوتی و ذکری را گویند کہ زنان بوقت خوابانیدن اطفال می خوانند تا ایشان بخواب روند و (۲) بکسر اول ریسمانی کہ در محل رشتن پنبہ بر دوک پیچیدہ گردد صاحب سروری بذکر معنی اول از ناصر خسرو سند آوردہ (ش) تو خفتہ خوش ای پسر و چرخ روز و شب ہا ہموارہ می کنند بالینت بنگرہ ہا و بذکر معنی دوم می فرماید کہ بمعنی دکچی باشد کہ زنان ریسند و فرہنگ ہم گفتہ می شود صاحبان جہانگیری و رشیدی و ناصری و جامع ذکر این کردہ اند خان آرزو در سراج نسبت معنی اول گوید کہ بہندی لوری خوانند و ذکر معنی دوم ہم فرمودہ **مؤلف** عرض کند کہ بہر دو معنی اسم جامد فارسی زبان است دیگر ہیچ۔

(اردو) (۱) لوری بقول آصفیہ (ہندی) اسم مؤنث وہ پیارے اور رسیلے الفاظ جو بچہ کے سُلانے کے واسطے گیت کے طور پر دہیمے دہیمے سُروں میں عورتیں گاتی ہیں۔ بنگرہ۔ مانو جیسے "آ جا ری نندیا تو آ کیوں نہ جا۔ میرے بالے کی آنکھوں میں گھل مل جا۔ آتی ہوں آتی ہوں۔ سوئی آتی ہوں۔ دو چار بالے کھلاتی ہوں"۔ (۲) وہ بٹا ہوا تاگا جو تکلے پر لپٹ گیا ہو۔ مذکر۔

بنگ زدن صاحب آصفی ذکر این کردہ گوید مرادف بنگ رساندن است **مؤلف** عرض کند کہ موافق قیاس و کنایہ ایست (کمال خجندی ش) می زند بنگ صرف مرشد جان ہا غافل از نوش بادہ عقبی است (اردو) دیکھو بنگ رساندن۔

بنگش بقول برہان بفتح اول و کسر کاف بروزن رنجش (۱) نام ولایتی است از ماوراء النہر و (۲) بضم اول و کاف فارسی بمعنی لفظی است کہ آن را بعربی بلع خوانند صاحب ناصری ہم ذکر این کردہ خان آرزو نسبت معنی اول گوید کہ این غلط است بلکہ آن دو ناحیہ است از مضافات کابل کہ یکی را بالا بنگش و دیگری را پائین بنگش خوانند و بذکر معنی دوم می فرماید کہ این مشتق است از بنگشتن **مؤلف** عرض میکند کہ صاحب

ناصری عجمی الاصل است و بہ تعریف معنی اوّل مشتق باید ہان اگر بقول خان آرزو در مضافات کابل دو ناحیہ
بدین اسم موسوم باشد لازم نمی آید کہ در ماوراء النہر نام ولایتی نباشد نمی دانیم کہ چرا خان آرزو دعوی
برہان را غلط می گوید۔ شہادت ناصری برای اثبات دعوی برہان کافی است و تردید صاحب سراج
وقعتی ندارد حیف است کہ وجہ تسمیہ این تحقق نشد و نسبت معنی دوم عرض می شود کہ این اصلاً مشتق از
مصدر بنگشتن نیست بلکہ اسم مصدر است بمعنی بلع و مصدر بنگشتن کہ می آید وضع شد از ہمین اسم جامد
و اسم مصدر بزیادت علامت مصدر (تن) (اردو) (۱) ماوراء النہر مین ایک ولایت کا نام۔ مؤنث
(۲) نگلنے کی حرکت جسکو دکن مین بنگلی کہتے ہین۔ مؤنث۔

(الف) بنگشتن

(ب) بنگشیدن

(ج) بنگیدن

الف۔ بقول برہان بضم اوّل وکاف فارسی بر وزن سفتن در بمعنی بلع کردن و ناجاویدہ فرو بردن و بقول صاحب بحر کامل التصریف است ومضارع این بنگشد و (ب) بقولش مرادفش و سالم التصریف کہ غیر ماضی و مستقبل و اسم مفعول نیاید صاحب موارد ذکر الف و ج کردہ بنگشش را حاصل بالمصدر گوید صاحب نوادر ہمزبانش صاحبان جہانگیری و سروری و رشیدی و جامع بر ذکر الف قانع۔ مؤلف عرض کند کہ (الف) مصدر ری است کہ وضع شد از اسم مصدر

بنگشش کہ گذشت فارسیان علامت مصدر (تن) در آخرش زیادہ کردند و تحتانی معروف با علامت مصدر (دن) در (ج) آوردند ہر دو کامل التصریف و بنگشد مضارع ہر دو و بنگشی حاصل بالمصدر ہر دو۔ نسبت (ب) خیال ما قرین بقیاس است کہ تسامح صاحب بحر یا غلطی کتابت باشد کہ (ج) را ترک کرد و (ب) را بجایش نوشت بغیر او دیگر کسی از محققین مصادر ذکرش نکردہ و بدون سند استعمال (ب) را تسلیم نہ کنیم (اردو) الف و ب و ج بغیر جابے کے نگلنا اور دکن کی بول چال کے لحاظ سے بنگلی لینا۔

بنگل | بقول برهان بضم اول وکاف فارسی بر
وزن سنبل (۱) درخت گل و (۲) ثمر درخت گل را
گویند و (۳) نام میوهٔ هم که شبیه بپستان باشد و بقول
بعض میوه که مغز دار و شبیه به چلغوزه است صاحب
ناصری هم باتفاقش صاحب جامع بذکر معنی اول و دوم
گوید که بمعنی سوم مخفف بنگلک که می آید خان آرزو در
سراج بذکر معنی اول گوید که درین صورت باضافت
می باید و گلبن قلب آن بود و بنگلک که می آید تصغیر
آن و فرماید که بعضی این را بفتح ثالث خوانده اند ولیکن
بالضم صحیح است و نسبت بمعنی سوم گوید که بن کوهی را
نام است و بقول بعض میوهٔ شبیه به پستان مؤلف
عرض کند که بمعنی اول فک اضافت بن گل است و
خان آرزو قاعدهٔ فک اضافت را شاید نمی داند و
صورت بیان تصغیرش دریجا داخل موضوع نباشد
نسبت معنی دوم عرض می شود که ثمر درخت گل نرگل
است که بعد ازانکه اوراق گل ریخته شود و از و تخم گل
حاصل می شود و این مجاز بمعنی اول است. صاحب
محیط بر بنگل گوید که اسم دلیک است و بر دلیک بدال
مهمله می فرماید که بفتح اول وکسر لام باصفهانی بنگل و در
تنکابن گلیک و بترکی آیت بروتی و در شام خرم الکلب
و سر الدیک و در عربی ثمر ـ ثمر گل سرخ صحرائی است
مانند ثمر گل سرخ بستانی بقدر ثمر زیتون بعد بختین برگ
گل ظاهر شود و درون شیرینی اندک باعفوصت بهم رسد
و جوف آن محشوی بر دانه های سرخ ـ سرد و خشک در دوم
قابض و رادع و آشامیدن آن جهت تقویت دل و
جگر و معده نافع (الخ) حالا عرض می شود نسبت معنی سوم
را که صاحب محیط ذکر این نکرد و دریجا همین قدر کافی است
که مخفف (بن گلک) است که می آید و صراحت کافی همانجا
کلیم (اردو) (۱) گل گلاب کا درخت ـ مذکر (۲) وه
پھل جس سے گلاب کے تخم حاصل ہوتے ہیں ـ مذکر (۳)
دیکھو بنگلک کے دوسرے معنی ـ

بنگلک | بقول برهان بر وزن ابلک (۱) تصغیر
بنگل است که میوهٔ مغز داری را گویند و بفتح ثالث
هم آمده یعنی بر وزن دخترک ـ صاحب سروری بحواله

نسخهٔ میرزا می فرماید که (۲) ہمان درخت گل و بحوالهٔ
شرفنامه گوید که میوهٔ غلیظ مثل سپستان که آن را (بوبی
گلک) نیز گویند صاحب جہانگیری بر معنی اوّل قانع
و فرماید که (بوگلک) را گویند صاحب رشیدی فرماید
که ہمین را (بن کوہی) ہم نام است و بحوالهٔ نسخهٔ میرزا
ذکر معنی دوم ہم کرده صاحب جامع بر معنی اوّل قانع
صاحب مؤید ہم بذیل لغات فارسی ذکر معنی اوّل کرد
مؤلف عرض کند که ذکر این بکاف سوم عربی ہم گذشت
و آنچه صاحب برہان بر (بوگلک) نوشته که می آید جبة الخضرا
عربی و چیلاقوج ترکی است و این ہمانست که متعرفش بر
معنی دوم بن کرده ایم و آنچه به واو عوض نون می آید
دران متصرف ترکیان است که این را (بون گلک)
نوشتند و بعضی از فارسیان آن را بحذف نون (بوگلک)
خواندند و استعمال این بمعنی دوم برای درخت گلی مخصوص
است که گلش کوچک باشد و وجه تسمیهٔ این بمعنی اوّل
جز این نیست که درخت جبة الخضرا گلهای کوچک کوچک
دارد و فارسیان آن را بترکیب اضافی (بن گلک) تلفظ
اضافت بنگلک گفتند و مجازاً میوه اش را نام نهادند
و آنچه بتا به ہمین معنی گذشت مخفف ہمین است
(اردو) (۱) دیکھو بن کے دوسرے معنے (۲)
چھوٹے پھول کا درخت گلاب۔ مذکر۔

بنگلن بقول سروری و برہان و ناصری و جامع
ہمان بنگلن که بکاف عربی گذشت و ما تعریف
کامل و تصفیهٔ این ہمه را انجا کرده ایم (اردو)
دیکھو بنگان۔

بنگو بقول سروری بفتح نون و کاف فارسی بوزن
بدخوییه رقطونا (احمد الطعمه ۵) طبیب از اروده
و ثمر بانگو و مغز پنیره ہر دو بمعده بنگی چکار بنگو را که
صاحب جامع می فرماید که ہمان اسبغول که گذشت
صاحبان ہفت و غیاث ہم ذکر این کرده اند **مؤلف**
عرض کند که این اسم جامد زبان شیراز است اشاره
این بر اسبغول گذشت بعض معاصرین عجم گویند که
خوردن این بیابان کرده باگلاب۔ سرور لطیفی
می بخشد ازینجاست که فارسیان این را نیز یاد تن

وا و نسبت (ہمچون ہندو ہندو) بر لفظ بنگ۔ بنگو نام کردند کہ معنی لفظی این منسوب بہ بنگ است (اردو) دیکھو اسبغول۔ بزرقطونا۔

بن گوش بقول برہان بضم اوّل و کسر ثانی (۱) معروف است کہ زیر نرمۂ گوش باشد و (۲) کنایہ از اطاعت و انقیاد باشد و صدق و ادب تمام و سخن شنیدن نیز۔ صاحب سروری بر معنی دوم قانع (سعدی ؎) اندر طلبت یجان بکوشم ٭ و انگاہ ضرورتست ازبن گوش ٭ بنشینم صبر پیش گیرم ٭ دنبالہ کار خویش گیرم ٭ صاحب جہانگیری در ملحقات بر معنی دوم قناعت کردہ (خاقانی ؎) گردون چنبری زبن گوش روز عید ٭ حلقہ بگوش چنبر دف شد چو چنبرش ٭ صاحب رشیدی بذکر معنی دوم می فرماید کہ بدین معنی بی زیادت کلمۂ آز مستعمل نباشد۔ صاحب بحر ہم ذکر معنی دوم کردہ **مؤلف** عرض کند کہ محققین اہل زبان محاورۂ زبان خود بہتر از ہندیان می دانند شک نیست کہ اسناد پیش شدہ برای (ازبن گوش) است کہ گذشت و ہمین اصل این ولیکن بدون کلمۂ آز ہم بہمین معنی محاورۂ زبان است بمعنی دوم چنانکہ صاحب سروری صراحت کردہ (اردو) (۱) دیکھو بناگوش کے دوسرے معنے (۲) دیکھو ازبن گوش)۔

بنگوہ بقول ناصری بمعنی اسبغول است کہ بعربی بذرقطونا گویند **مؤلف** عرض کند کہ ہمان بنکو کہ بکاف عربی ذکرش گذشت و تصفیۂ این ہمہ را انجا کردہ ایم و نظر بر قول صاحب ناصری کہ از اہل زبانست این را مبدل و فریدِ علیہ آن دانیم چنانکہ گند و گنہ (اردو) دیکھو بنکو۔

بن گوہی بقول ہفت بفتح اوّل و کسر نون و ضم کاف فارسی بواو مجہول رسیدہ و کسر ہای مدوّرہ بہ مثناۂ تحتانی رسیدہ گیاہی است بسیار چرب از ان آش پزند و بحوالۂ مؤیّد گوید کہ بضم اوّل ہم دیدہ شد **مؤلف** عرض کند کہ ہمان بنکوہی است کہ بکاف عربی گذشت و تصفیۂ این ہمہ را انجا کردہ ایم جز این نباشد کہ این مبدل آنست چنانکہ گند و گند (اردو) دیکھو بنکوہی

بنگہ بقول برہان (۱) مخفف بنگاہ کہ گذشت و (۲) باخفای ہا بمعنی بانگ کہ کشیدن آواز باشد صاحبان جہانگیری و رشیدی و جامع و سراج ہم ذکر این کردہ اند مؤلف عرض کند کہ معنی دوم متعلق بہ بانگ است کہ بدون ہای ہوز آخر بجائیش گذشت و مخفف آن بنگ درست باشد ولیکن در کتابت آن وجود ہای ہوز نباشد پس معنی دوم را در ینجا قائم کردن درست نباشد (اردو) دیکھو بنگاہ۔

بنگہ تیر اصطلاح۔ بقول بحر برج جوزا را گویند صاحبان انند و غیاث ہم ذکر این کردہ اند مؤلف عرض کند کہ فارسیان عطارد را تیر گویند و (بنگہ تیر) بمعنی مکان عطارد پس برج سنبلہ و جوزا را بدین نام موسوم کردند از ینکہ بقول منجمین برج سنبلہ و جوزا خانۂ عطارد است صاحب شمس گوید کہ برای برج سنبلہ ہم ہمین اسم است (اردو) جوزا۔ دیکھو (برج سوم) سنبلہ دیکھو (برج خوشہ)

بنگی بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بفتح اول و کسر ثالث آنکہ بنگ خورد برقیاس شرابی مؤلف عرض کند کہ یای نسبت در آخر است و بس۔ موافق قیاس باشد (اردو) بنگ پینے والا۔ بنگی بھی کہہ سکتے ہیں۔ جیسے شرابی۔ شراب پینے والے کو کہتے ہیں۔

بنلاد بقول برہان بالام بروزن بنیاد بمعنی (۱) بنای عمارت و دیوار و (۲) پشتیبان را نیز گویند صاحب جہانگیری گوید کہ مرادف بنورہ کہ بنای دیوار و عمارت بود (کلامی اصفہانی ؎) یقین شناس کہ چندان بقا نخواہد ماند ٭ بنای عمر عدو را چو ید بود و بنلاد ٭ (امیر معزی ؎) امیر خانۂ مجد و مروت ٭ ز عدل وجود تو بنلاد دارد ٭ صاحب سروری بذکر معنی اول از استاد فرالادی سند دہد (رباعی) لا در ابر بنای محکم نہ ٭ کہ نگہدار لاد بنلاد است و ذکر معنی دوم بحوالۂ زفانگویا کردہ (استاد رودکی ؎) بنلاد تو شد تربیت خواجہ ولیک ٭ بنلاد تو سست ہمچو بنیاد تو باد ٭ و فرماید کہ بنلاد ہم بایں معنی آمدہ صاحب رشیدی بر معنی دوم قانع ٭ صاحب ناصری خوش صراحتی کند کہ لاد بمعنی دیوار است و بنلاد بمعنی بن دیوار و بنیادش و ہمچنین سر دیوار را سر لاد نامند

صاحب جامع ذکر معنی اوّل و دوم کرده و خان آرزو در سراج ہم ذکر معنی اوّل فرموده **مؤلف** عرض کند که معنی اوّل حقیقی است و معنی دوم مجاز آن (اردو) (۱) عمارت کی نیو۔ مؤنث دیکھو بنیاد بیخ (۲) پشتیبان دیکھو اندخسواره۔

بن مالیدن مصدر اصطلاحی۔ صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت و بذیل آن (بن نجست بر زمین مالیدن) را نوشته **مؤلف** عرض کند که ذکرش بجای خودش گذشت و مجرّد (بن مالیدن) چیزی نیست (اردو) ناقابل ترجمہ۔

بنتن بقول جہانگیری در ملحقات با اوّل مکسور و بثانی زده و تای فوقانی مفتوح دختر را گویند **مؤلف** عرض می کند که صراحت کامل این بذیل (بنتین) می آید و دریجا ہمی قدر کافی است که اسم جامد فارسی قدیم یعنی ژند و پاژند است و حالا بر زبان معاصرین عجم نیست (اردو) لڑکی۔ مؤنث۔

(الف) **بنجہ بنجری گذاشتم** مقوله۔ بہار گوید که

(ب) **بہ نجم گذاشتم** یعنی قرار کردم و کارش را تمام ساختم و فرماید که این ہر دو اصطلاح لوطیان است و از اہل زبان بتحقیق پیوسته (انتہی) صاحب انند نقلش بر داشت بدین تصرّف که (بی تہری) را (بی چیزی) بہ جیم فارسی و تحتانی و زای ہوّز نوشته و در عوض معنی (قرار) را که بہ قاف بود (فرار) بہ فا نوشت عجب آنست که این ہر دو اصطلاح در نسخهٔ قدیم بہار نیافتیم و ظاہر آنکه بیل مطبع نول کشور می نماید و تصحیح اوّل اسند درست می نماید حالا عرض می کند که لوطیان کون را نمد و نّف را نجم گویند و بعوض ہی چیزی از بجا دہن یعنی نّف خود بکار می گیرند و (قرار کردن) ہم اصطلاح شان است بمعنی کار خود را بانجام رسانیدن یکی از معاصرین می فرماید که این قسم لغات را ترک باید کرد که فحش است جوابش دادیم که از شان تحقیق لغات بعید است (اردو) بغیر کسی شی کے لواطت کیا (ب) شی کے ساتھ لواطت کیا۔

(الف) بثمن | بقول جهانگیری در ملحقات با اوّل مفتوح و بثانی زده و میم مکسور پسر باشد و آن را ابین نیز گویند مؤلف عرض کند که لغت زند و پازند است و اسم جامد فارسی قدیم حالا استعمال این متروک صاحب برهان این را ---

(ب) بثمین | بزیادت تحتانی نوشته می فرماید که بر وزن پروین است و گوید که عوض تحتانی فوقانی هم بنظر آمده مؤلف عرض کند که همین لغت به فوقانی بجایش گذشت و عوض پسر بمعنی دختر در انجا مرقوم صاحب برهان بر ادراکت این تبدیل غور نکرد و بعضی از معاصرین زردشتی می گویند که هر دو یعنی بثتن و بثمین عام است برای پسر و دختر ما هم گوئیم که صاحب جهانگیری در اعتماد تحقیق فائق تر ز برهان است پس چرا فرق لطیف را از دست دهیم تحقیق ما آنکه اصل الف (بن من) بود فارسیان در محاورهٔ زبان اضافت را حذف و در اعرابش تصرف کردند و (ب) مزید علیه آن است بزیادت تحتانی همچنین اصل بثتن (بنت من) بود تصرف فارسیان در قلب بعض و اعرابست پس مأخذ این هم متقاضی آنست که این هر دو لفظ مخصوص باشند با هر دو معنی متذکرهٔ بالا پس هر دو را مفرس خوانیم (اردو) لڑکا۔ مذکر۔

بنو | بقول برهان بفتح اوّل و ضمّ ثانی و سکون واو خرمن هر چیز را گویند اعم از گندم و جو و کاه و غیر آن صاحب سروری گوید که بنوه بزیادت های هوز هم آمده صاحب رشیدی بذیل معنی اوّل بن ذکر هر دو کرده صاحب جامع هم این را آورده مؤلف عرض کند که فارسیان بر بن که بمعنی زراعت گذشت واو نسبت زیاده کرده بمعنی خرمن استعمال کردند و همین است اسم جامد بدین معنی و آنچه بن ملاء بیا بمعنی گذشت مخفف این و آنچه به زیادت های هوز در آخر می آید مزید علیه این باشد و آنچه بتوه به فوقانی دوم بقول شمس بهمین معنی گذشت اصل آن بنوه بنون باشد که می آید عجبی نیست که از غلطی کتابت شمس فوقانی عوض

بنوان قائم شدہ باشد (اردو) خرمن۔ دیکھو بنوہ کے تیسرے معنے۔

بنوا آمدن استعمال۔ نوا کردن باشد (انوری ؎) آنجا کہ در آید بنوا بلبل نربت ٭ چہ جز چغند زیارت نکند باغ ارم را ٭ (اردو) نغمہ سرا ہونا۔ گانا۔

بنوان بفتح اول بروزن دربان نگہدارندۂ زراعت و نگہبان خرمن و فرماید کہ بضمّ اول ہم آمدہ و نگاہدارندۂ اسباب و اموال را نیز گفتہ اند۔ صاحب سروری ہم ذکر این کردہ و صاحبان رشیدی و جامع ہم آوردہ۔ صاحب جامع بالفتح را مخصوص بمعنی نگہبان زراعت و خرمن کند و بالضم را نگہبان مال و اسباب۔ بہار بحوالۂ نسخۂ میرزا بمعنی نگاہبان خرما ہم گفتہ **مؤلف** عرض کند کہ وآن مبدل بان است و این از قبیل نگاہبان و شتربان و امثال آن پس بترکیب فارسی بنوان کسی را توان گفت کہ محافظ باغ و زراعت و درختان و مال و اسباب وغیرہ باشد و تبدیل اعراب این مبنی بر اعراب بُن است و بس کہ بہ بعض معانی بالفتح آمدہ و بہ بعض معانی بالضم (اردو) باغ اور زراعت اور خرمن اور مال و اسباب وغیرہ کا نگہبان۔

بنورہ بقول برہان بفتح اول و ثانی و رای قرشت و سکون ثالث بمعنی اول بنلاد است کہ بنیاد و بنای عمارت و دیوار گذشت صاحب سروری بذکر این گوید کہ بخاطر می رسد کہ بضم باید (بدیع سیفی ؎) تو صدر آن سرازیبی کہ باشد ٭ ز فضلش سقف و وزن دانش بنورہ ٭ صاحبان جہانگیری و رشیدی و ناصری و جامع و سراج ہم ذکر این کردہ اند **مؤلف** عرض کند کہ اصل این (بن وارہ) بود کہ بحذف الف مستعمل شد۔ بن بمعنی بنا و وارہ بمعنی مقدار پس معنی لفظی این مقدار بنیاد و کنایہ از بنیاد عمارت باشد کہ بلحاظ مقام عمارت بمقداری خاص قائم کنند (اردو) دیکھو بنلاد کے پہلے معنے۔

بنوسرخ اصطلاح۔ بقول برہان بضم اول و ثانی و سکون ثالث و ضم سین بی نقطہ و سکون رای قرشت و خای نقطہ دار نام غلّہ ایست کہ بعربی عدس گویند

صاحبان بحر و جامع هم ذکر این کرده اند صاحب ناصری فرهنگ
که همچون بنوسیاه که ماش را گویند و مُنگ را نیز گفته که نوعی
از ماش است **مؤلف** عرض کند که ما تعریف این بر
استرار کرده ایم و اشارهٔ این هم همدرانجا مذکور رو
درینجا همین قدر کافی است که معنی لفظی این خرمن سرخ
و کنایه از عدس باشد و معنی مُنگ بر سبیل مجاز که صراحتش
بر (بنو ماش) می آید (اردو) دیکھو استرار ـ

بنوسیاه اصطلاح ـ بقول برهان و بحر و جامع و سراج
غلّه ایست که آن را ماش گویند **مؤلف** عرض کند که معنی
لفظی این خرمن سیاه است و کنایه از غلّهٔ ماش که رنگش
سیاه می باشد همچون بنو سرخ که نام عدس گذشت
صاحب محیط بر ماش گوید که اسم عربی است و مج نیز عربی
که معرب مُنگ فارسی است و بفارسی نیز مشهور به ماش
و بیونانی اندامیون و اقطن و بهندی مونگ **مؤلف**
عرض کند که تسامح صاحب محیط است که در ماش و
مُنگ فرق نکرده و آنچه برای ماش حوالهٔ اردو می
کنند عجیب است از وی که خود ذکر اردو می ترک کرده
و نمی داند که در هندی مُنگ را مونگ نام است و
ماش را (اڑد ـ به رای هندی) بالجمله از (مخزن ادویه
عربی) تعریف ماش عرض می کنیم که بقولش سرد در آخر
اول و مائل بخشکی و مقشّر آن معتدل در تری و خشکی
و افعال و خواص آن لطیف تر از عدس و نفخ آن کمتر
از باقلا و در جلا کمتر از باقلا یبس و قوت تحلیل و جلا
در قشر آن است مسکّن حرارت و حدّت و التهاب
صفرا و خون (الخ) حیف است که صاحب مخزن هم
در ترجمهٔ هندی این غلط کرده که اڑد را مونگ نوشته
مجرد خطای او نیست که صاحب محیط هم مرتکب همین
غلطی است (اردو) ماش ـ بقول آصفیه اسم مذکر
اڑد ـ ایک قسم کا غلّه جو نہایت لیسدار اور مونگ
سے بڑا ہوتا ہے جسکو بنوسیاه کہتے ہیں ـ

بنوکانی اصطلاح ـ بقول مؤید بحوالهٔ قنیه بالفتح
عروسی را گویند دیگر کسی از محققین لغات فرس ذکر
این نکرده و معاصرین عجم بر زبان ندارند و سند
استعمال پیش نشد مخفی مباد که در بعض نسخ مؤید تنوک

بالفتح بمعنی عروس نوشته صراحت کند که کذا فی الدستور
ولیکن احتمال دارد که تصحیف باشد زیرا چه در لسان الشعرا
و شرفنامه پیوک به بای فارسی و یای حطّی آمده مؤلف
عرض کند که درست است در ردیف بای فارسی
یا تحتانی) پیوک بمعنی عروس و پیوکانی بمعنی عروسی آید
اگر سند استعمال این پیش شود توانیم قیاس کرد که این
مبدّل آن باشد که بای فارسی به عربی بدل می شود
چنانکه تپ و تب و تحتانی به نون هم تبدیل می یابد چنانکه اونج
و اوبج که صراحت این قسم تبدیل بر اونج کرده ایم
و صراحت ماخذ (پیوکانی) انجا پیش کنیم (اردو) شادی
بقول آصفیه مؤنث - بیاه -

بنوماش اصطلاح - برهان گوید که بنو معلوم قسمی از
بالف زده و بشین قرشت (۱) بمعنی (بنو سیاه) است
که ماش باشد و (۲) منگ هم که نوعی از ماش است
صاحبان بحر و سروری و رشیدی و جامع و جهانگیری
و سراج هم ذکر این کرده اند (احمد الطبعه ۵) گذشت
آنکه بنوماش ساده آوردی با صباح خادم و شبگاه مشتر
پیشین با خان آرزو و در سراج بمعنی دوم قانع و غیاث
هم با نش مؤلف عرض کند که این بمعنی این ماش است
و کنایه از منگ که غله ایست معروف مثل ماش و لیکن
فرق دارد در رنگ که ماش سیاه است و منگ سبز
و ما صراحت منگ بر اقطن کرده ایم بالجمله معنی دوم
تحقیقی است و غیر از خان آرزو دیگر کسی از محققین حقیقت
این نفهمیده و بمعنی اوّل اگر سند استعمال بنظر آید توانیم عرض
کرد که مجاز باشد غیر نیست که محققین در تعریف منگ
و ماش تسامح کرده اند که صراحت آن بر بنو سیاه کرده ایم
و نفهمیده اند که ماش ورای منگ است و نمی دانند که
هندیان ماش را اُرد و منگ را مونگ گویند بالجمله
به تحقیق ما این بمعنی منگ است نه ماش که پدر را پسر
گفتن غلطی فاحش است (اردو) مونگ - دیکھو اقطن

بنونخله بقول برهان بنو معلوم و نخله به فتح نون و سکون
خای منقطه و ارد و لام مفتوح نوعی از عدس صحرائی که
آن را (عدس مر) خوانند صاحبان بحر و انند و هفت
و سراج هم ذکر این کرده اند مؤلف عرض کند که این

مرکب فارسی زبان بقاعدهٔ عربی و طبع آزمائی فارسیان
عربی دان بیش نیست که عدس صحرائی را بدین نام موسوم
کرده باشند نظر بر بعض منافع یا خصوصیات آن صاحب
محیط بر (بنو نجله) اشارهٔ عدس تلخ کرده و بر عدس ذکر عدس
تلخ هم ضمناً فرموده و ما تعریف عدس بر استفراز کرده ایم
وهم او بر عدس المری فرماید که نباتی است که بیونانی
سقار اغانیتون نامند و مستعمل در تریاقات و از ادویهٔ
نافعه در سموم است و بقول ابن بیطار آن را در یونانی
(سقراغانیتون) نام است و آن سوسن برّی است و گویند
دوائی است که آن عقلم و اهل بحرین مر برا نامند و بعضی
گفته اند که کرسنهٔ تلخ است که بفارسی مشنگ تلخ نامند
مدر بول و مسهل خون و بیماست که محدث بول الدم
می گردد و بر سقراغانیتون فرماید که و لیوس باشد هم سوسن
گوید که قسمی از ان سوسن صحرائی است و ما ذکر سوسن بر ایرس
کرده ایم و ذکر مستقل عقلم نکرده و مر برا هم ترک کرده و بر
مشنگ گوید که اسم کرسنه باشد و آنچه بر کرسنه فرموده ما ذکر
بر ارونس کرده ایم وای برین پریشان بیانی که تصنیف

آخر نکرد (اردو) دیکھو استراله ـ ایرس ـ ارونس ـ

بنونک صاحب رشیدی بذیل (بکونک) ذکر بنا
کرده و ما صراحت ماخذ این هم در انجا کرده ایم (اردو)
دیکھو بکونک ـ

بنوه بقول برهان بفتح اوّل و ثالث و سکون ثانی
و اخفای های هوز مطلق خرمن غلّه و کاه وغیره و فرماید
که بضمّ ثانی و اظهار های هوز نیز آمده صاحب رشیدی بذیل
بن ذکر این کرده و خان آرزو در سراج هم این را
آورده مؤلف عرض کند که حقیقت این بر (بنو) ذکر کرده ایم
آنچه در نسخهٔ قلمی سروری بمعنی خرمن نوشته غلطی کتابت
می نماید که خرمن را خرس نوشت (اردو) دیکھو بنو ـ

بنه بضمّ اوّل و فتح ثانی (۱) بار و اسباب و رخوت
خانه و (۲) املاک و دکان و منزل و (۳) بیخ و بنیاد چیز
و بفتح اوّل (۴) طناب باریک را گویند صاحب سروری
برای معنی اوّل از خسرو شیرین سند آورده (ط) بنه
در یک شکارستان نمی ماند شکارستان شکارستان
همی راند و برای معنی دوم از مخزن اسرار (ط)

ظلمتیان را بنہ پر نور کرد ۔ چہار برہان را ز عرض دو پر گرد
۔ و فرماید کہ بمعنی بن نیز کہ مقصودش غیر از معنی سوم نباشد
(امیر خسرو ۳) ہر شجر باغ ز سر تا بنہ ۔ ماندہ ز بی برگی
خود برہنہ ۔ صاحب رشیدی بر معنی اول قانع و صاحب
جہانگیری ذکر معنی اول و سوم فرمودہ (خسرو ۳) از
نام بد ار ہمی تبرسی ۔ بابار بد از بنہ پیوند ۔ صاحبان
ناصری و جامع متفق با برہان در ہر سہ معنی صاحب فرہنگ
فدائی کہ از علمای معاصر عجم بودی فرماید کہ ہر گونہ رخت
و سامان است و بیخ درختان نیز ۔ خان آرزو در
سراج گوید کہ بالضم ہمان بن نیز باید ت ہای ہوز برای
تصغیر بمعنی اسباب و رخت مؤلف عرض کند کہ ما ہای
ہوز را برای نسبت گیریم یا زائد و ہای تصغیر را دراینجا
نمی پسندیم (اردو) (۱) اسباب ۔ مذکر (۲) املاک ۔ مؤنث
مذکر (۳) بیخ و بنیاد ۔ مؤنث (۴) باریک ڈوری ۔ مؤنث

بنہار افتادن مصدر اصطلاحی ۔ بقول رہنما
بحوالۂ سفرنامۂ ناصرالدین شاہ قاچار ۔ نشستن بر طعام
یعنی بر سفرہ نشستن برای خوردن طعام مؤلف
عرض کند کہ موافق قیاس و محاورۂ معاصرین عجم است
(اردو) دستر خوان پر بیٹھنا ۔

بنہامہ بقول شمس بفتح ہای عربی (۱) کلیچہ و (۲)
نام جانوری معروف کہ اورا بوزنہ و کپّی نیز خوانند
و فرماید کہ لغت پارسی است مؤلف عرض کند کہ
ہمہ محققین غیر از شمس ازین لغت ساکت و معاصرین عجم
بر زبان ندارند و سند استعمال ہم پیش نشد اگر سند استعمال
بدست آید اسم جامد فارسی قدیم توان گفت و بدون
سند مجرد قول صاحب شمس اعتبار را نشاید (اردو)
(۱) کلیچہ بقول آصفیہ کلچہ اور کلیچہ پر فرمایا ہے ایک قسم
کی میدے کی خمیری روٹی جو تنور میں پکائی جاتی ہے
۔ روغنی ٹکیا (۲) بندر ۔ مذکر ۔ بقول آصفیہ بوزنہ میمون
۔ بانر ۔ ایک جانور کا نام ہے جو آدمی سے بہت مشابہ ہے

بنہ بازی اصطلاح ۔ بقول بحر مرادف بند بازی
مؤلف عرض کند کہ اگرچہ دیگر محققین ازین اصطلاح
ساکت اند ولیکن خلاف قیاس نیست مشتاق سند استعمال
می باشیم (اردو) دیکھو بند بازی ۔

بنہ بست | اصطلاح۔ بقول سروری در ملحقات مرادف بار بست است کنایہ از سفر کرد مؤلف عرض کند کہ بنہ ہم بمعنی بار است و موافق قیاس (اردو) دیکھو بار بست کے دونون معنے۔

بنہ بستن | مصدر اصطلاحی۔ بقول برہان کنایہ از کوچ کردن و سفر باشد صاحبان (جہانگیری در ملحقات) و رشیدی و بہار عجم و بحر و جامع و خان آرزو در سراج) ذکر این کردہ اند (خواجہ نظامی ع) بنہ بست ازین کوی ہفتاد راہ * بہ ہفتم فلک برزدہ بارگاہ * مؤلف عرض کند کہ بمعنی ساز و سامان بستن کنایہ از سفر کردن موافق قیاس است (اردو) تہیۂ سفر کرنا۔ دکن مین (باندا بوندی کرنا) کہتے ہین۔

بنہ بنا | اصطلاح۔ بقول ملحقات برہان طناب بنایان را گویند چہ بنہ بمعنی طناب باریک است مؤلف عرض کند کہ اگرچہ دیگر محققین سکوت ورزیدہ اند ولیکن خلاف قیاس نیست مرکب اضافی است و بہ تحقیق ما اسم فاعل مستعمل و بتحتیہ باشد معنی لفظی این طناب بانی بنیاد و کنایہ از رسنی باریک کہ بنایان بوسیلۂ آن حساب عرض و طول عمارت کنند و راستی دیوارہا ہم ازان دریابند (اردو) وہ باریک ڈوری جس کے ذریعہ سے معمار مکان کی بنیاد کا عرض وطول اور راستی از روی حساب قائم کرتے ہین اور دیوارون کی راستی کا اندازہ بھی اسی کے ذریعہ سے کیا جاتا ہے (مؤنث)

بنہ سپاہ | اصطلاح۔ بقول فدائی کہ یکی از علمای معاصر عجم بود ساقہ و دنبالۂ لشکر را گویند مؤلف عرض کند کہ اگرچہ محققین فارسی زبان غیر از فدائی ذکر این نکردہ اند ولیکن معاصرین عجم بر زبان دارند موافق قیاس و مرکب اضافی است بضمّ اوّل و فتح نون (اردو) وہ لشکر جو سب سے پیچھے ہو۔ لشکر کا پچھلا حصہ۔ مستعمل

بنی | بقول ناصری بضمّ با و کسر نون چیزی کہ از چوب سازند و دو چوب بشکل رقم ہفت و ران قائم کنند بجہتہ نقادی ابریشم (سنجر بجہتہ زنجیری کہ در پای او کردہ بودند گوید (ع) زان فلک کلادہ

ژولیده فگند ؛ نقّاد شعر را افسون بر سستی پای تو
صاحب رشیدی هم ذکر این کرده و نقل صاحب
ناصری نپرداشته ؛ صاحب آنند هم نقل نگارش ؛
مؤلّف عرض کند که فارسیان آله را نام نهاده اند
که برای ابریشم رشته شده سازند تا آن را بیزان
آله ای پیچند ؛ اسم جامد فارسی زبان است معاصرین
عجم هم بر زبان دارند و شک نیست که مرکب است
از بن که بجایش گذشت بترکیب یای نسبت بران
(اردو) وہ آلہ چوبین جس پر تیار شدہ ریشم لپیٹا
جاتا ہے اور اسی حالت میں وہ فروخت کیا جاتا ہے
(ذکر) ہندوستان میں اسکی شکل مستطیل ہوتی ہے
اس کا اصطلاحی نام معلوم نہو سکا دکن میں چپرکی یا
چپرخی کہتے ہیں۔ مؤنث۔

بنیاد بقول سروری (۱) اصل عمارت که عربی
اساس گویند و مجاز (۲) بر ابتدای کارها نیز اطلاق
کنند و (۳) اصل و فطرت آدمی را نیز گویند سراج الدین
راجی سلمه) بنائی را که بنیادش بر آب است ؛
دل که آبادش خراب است ؛ (امیر خسرو ره) چو بنیاد
نوبت سکندر نهاد ؛ بسته از وی شد و بیخ سنجر نهاد ؛
(سعدی ره) پرتو نیکان نگیرد هر که بنیادش بد است
تربیت نااهل را چون گردگان بر گنبد است ؛ بهار
ذکر این کرده گوید که این مرکب است از بن بمعنی پایان
و یاد که کلمهٔ نسبت و بمعنی آغاز نیز آمده (امیر خسرو ره)
نمک زد شوخی اندر جان و نو کرد ؛ جراحت ها که در
بنیاد بود است ؛ صاحب فدائی که از علمای معاصر
بود نسبت معنی اوّل می فرماید که پایه و شالوده و
بنوره و بندلیش کاخ است و (۴) بجیم خود کاخ نیز آمده
بتازی بنا و بنیان و قصر و عمارت ۔ صاحب مؤیّد بحواله
زفانگویا بذیل لغات فرس بر بنا و بیخ و مادّه قانع ؛ **مؤلّف**
عرض کند که بنیاد فارسی است که فارسیان لغت عرب
بنیان را بتبدیل نون آخر با دال مهمله چنانکه لای و لاد
و آذربایگان و آذربادگان و پیر و پید و مایه و مادّه
بنیاد کردند و تبدیل بر عکس این هم آمده و بن که بجایش
بهمین معنی بطور اسم جامد گذشت محقّق این حیف است

که درانجا اشارهٔ این تخفیف ترک شد پس معنی اوّل حقیقی است
و باقی هر سه معنی مجاز آن و در معنی اوّل خصوصیت عمارت
نباشد بلکه بنیاد کوه هم مستعمل (ظهوری ؎) ظهوری گرچه
کاهی گشته در صحرای بیتابی ٭ چه کوه بر زمین سرکوه را بنیاد
می لرزد ٭ و استعمال این با مصادر فارسی در ملحقات می آید
(اردو) (۱) بنیاد۔ دیکھو اساس (۲) ہر کام کی ابتدا
مؤنث (۳) آدمی کی فطرت۔ مؤنث (۴) عمارت۔ مؤنث

بنیاد افگندن مصدر اصطلاحی۔ بقول بہار (۱)
بمعنی بنا نهادن مؤلف عرض کند که ذکر این بر (افگندن
بنیاد) گذشت و سند این به معنی در هم افگندن مذکور و
(۲) به تحقیق ما خراب کردن عمارت (کمال خجند ؎) گفتی
که بنیاد افگنم آن را که بر من دل نهد ٭ گر جرم این باشد
نخست از من بنه بنیاد را ٭ (اردو) (۱) دیکھو افگندن بنیاد
(۲) عمارت ڈھا دینا۔ بنیاد عمارت کو خراب کر دینا۔

بنیاد به آب بردن مصدر اصطلاحی۔ بقول
بہار کنایه از بنیاد استوار کردن (امیر خسرو ؎)
برد بنیاد سهر نمونه به آب ٭ تا نگردد دگر ز آب خراب ٭
صاحب انند نقل نگارش مؤلف عرض کند که
عادت است که چون بنای عمارت مستحکم مقصود باشد
بنیادش را بسیار عمیق قائم کنند تا آب زمین و از همین
عادت این مصدر اصطلاحی قائم شد (اردو)
بنیاد عمارت بہت مستحکم کرنا یعنی نیو کو پانی تک پہنچانا

بنیاد به آب رساندن مصدر اصطلاحی
بهار این را (۱) مرادف (بنیاد به آب بردن)
گوید و خان آرزو در چراغ هدایت این را آورده به
تصرف خفیف که رساندن را رسانیدن نوشت و
بذکر معنی اوّل گوید که (۲) کنایه از تخریب و ویران نمودن
است (کلیم ؎) بدل کردم بهستی عاقبت بیهده پیمائی
را ٭ رسانیدم به آب از همین بنیاد تقوی را ٭ مؤلف
عرض کند که قدر سخن فهمی خوب معلوم شد معنی تازه
پیدا کرد ولیکن از معنی حقیقی کاری نگرفت و همین تراکیب
در غلط انداخت. نمیداند که هیچ کنایه از معنی حقیقی بی
تعلق نباشد (آب به بنیاد رساندن) خراب کردن عمارت
است و (بنیاد به آب رساندن) حاشا که بدین معنی باشد

بیچاره در معنی شعر سکندری خورد کلیم گوید که به مین
می خواری بنیاد تقوی را مستحکم کردم به خراب فتاد لوا
یا ایها الشعراء (اردو) دیکھو بنیاد بآب بردن۔

بنیاد به آب رسیدن مصدر اصطلاحی۔
صاحب آصفی ذکر این کرده گوید که (۱) بمعنی محکم و
استوار شدن است و (۲) خراب و ویران شدن
(عالی شیرازی ره) نیست محکم گر رسد بنیاد دنیا تا بآب
چون حباب این خانه بی بنیاد می دانیم ما ۞ (صائب ره)
بنای عمر مسیح و خضر به آب رسید ۞ هنوز تشنهٔ خون است
تیغ مژگانش ۞ **مؤلف** عرض کند که معنی اول درست
است بدین اصلاح خفیف که استحکام عمارت است
نه مجرد استحکام و استواری و معنی دوم غلط باشد و
این غلطی راه یافت از غلطی خان آرزو که در متعدی
این مصدر یعنی (بنیاد به آب رساندن) کرده و ما
اصلاحش همانجا کرده ایم۔ چیزی که شعر صائب را سند
معنی دوم کرده است نقص فهم قابل است که معنی شعر
نفهمیده و آن هم سند معنی اول است حیف از محقق
معاصر ما که بر معنی حقیقی غور نکرد و معنی دوم این را (آب
به بنیاد رسیدن) دانست و ندانست که آب چون به بنیاد
عمارت میرسد عمارت را خراب می کند و چون بنیاد
عمارت در عمق تا آب می رسد بنیاد خیلی مستحکم می شود
بیچاره را معذور داریم که پیروی خان آرزو می کند که
پیغمبر محققین هند و سراج المحققین لقب دارد (اردو)
بنیاد مستحکم هونا۔ نیو پانی تک پهنچنا۔

(۱) بنیاد برافگندن
(۲) بنیاد برانداختن
(۳) بنیاد بردن
مصادر اصطلاحی۔ بقول بهار بمعنی هدم و خراب کردن (شیخ عطار ره)
تا بر رخ تو نظر فگندم ۞ بنیاد وجود برفگندم ۞ (خواجه
شیراز ره) اگر غمم لشکر انگیزد که خون عاشقان ریزد
۞ من و ساقی بهم سازیم و بنیادش براندازیم ۞ (اوله
ره) پاک کن چهرهٔ حافظ بسر زلف ز رشک ۞ ورنه
این سیل دمادم ببرد بنیادش ۞ صاحب [illegible] نقل نگار
بهار **مؤلف** عرض کند که بهار در تعریف این غلط
کرد که عمارت را [illegible] مجرد خراب کردن چیزی نیست

بلکہ بمعنی این خراب کردن بنیاد یا خراب کردن عمارت
است در سند نمبر (۱) مصدر بر افگندن مستعمل است نہ
(بر افگندن) عیبی ندارد کہ ہر دو یکی است (اردو)
(۱) و (۲) و (۳) عمارت ڈہا دینا۔ عمارت کو گرا دینا۔
بنیاد ڈہا دینا بھی کہہ سکتے ہیں۔

بنیاد برکندن استعمال۔ ہمان (برکندن بنیاد)
کہ بجایش گذشت (اردو) دیکھو برکندن بنیاد۔

بنیاد بر یخ نہادن مصدر اصطلاحی۔ بقول
برہان کنایہ از بی مداری و بی ثباتی۔ صاحب جہانگیری
در ملحقات ذکر این کردہ و صاحبان رشیدی و بحر و جامع
و سراج ہم این را آوردہ اند مؤلف عرض کند کہ مصدر
عام (بر یخ نہادن) بجایش گذشت و ما اشارۂ این مصدر
کردہ ایم محققین بالمعنی عام را تبدیل این جا دادہ اند
و حقیقتاً این خاص است با بنیاد کہ بمعنی بی ثباتی بود یا بانی
بنیاد است بمعنی مصدری (اردو) عمارت کو غیر مستحکم بنانا۔

بنیاد ریختن مصدر اصطلاحی۔ بقول بہار بمعنی
ہدم و خراب کردن مرادف بنیاد برافگندن کہ گذشت

(عبد اللطیف خان تنہا) افغان ز بناگوش تو برپا
منظور داشت بکرد آئینہ را سر بہ بنیاد شکستن
صاحبان انند و آصفی نقش بر داشتہ اند مؤلف عرض
کند کہ بمعنی لازم ہم استعمال کرد کہ شکستن لازم و متعدی
ہر دو آمدہ و در عرض ہر دو معنی وجود بنیاد لازم است
یعنی مقصود از ہدم و خراب کردن و شدن بنیاد است
(اردو) دیکھو بنیاد برافگندن۔ بنیاد منہدم ہونا۔ ڈہا جانا

بنیاد زیر و زبر شدن مصدر اصطلاحی۔ بقول
بہار لازم بنیاد برافگندن صاحب انند نقل نگارش
مؤلف عرض کند کہ ریختہ شدن بنیاد باشد اگرچہ سند
استعمال پیش نشد ولیکن بر زبان معاصرین عجم است۔
(اردو) عمارت گر جانا۔

(الف) **بنیاد سنج** اصطلاح۔ بہار ذکر این کردہ از
معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ اندازۂ بنیاد کنندہ
و واقف شوندہ از بنیاد ہر شی (امیر خسرو) کسانیکہ
از بارہ و چارہ سنج بنیاد سنجی کشیدند رنج بنمود از
در بدل ساز ندگی بمقدار ہر یک نوازندگی بحساب

آصفی بسند همین شعر مصدر این یعنی ---------

اسپہ **بنیاد سنجیدن** را بمعنی اندازه کردن و پیمودن
قائم کرده **مؤلف** عرض کند که در تعریف این لازم
است که بنیاد و بنا را داخل کنیم و معنی بیان کرده اش
بجز و سنجیدن بنا را است یعنی پیماید که سطح هر چیز هر دو کی برالف
اگر کسی شد متعلق به حاصل بالمصدر (ب) باشد و الف
اسم فاعل ترکیبی است (اردو) الف ہر چیز کی بنا سے
واقف ہونے والا (ب) ہر چیز کی بنا سے واقف ہونا۔

بنیاد فتادن مصدر اصطلاحی۔ صاحب آصفی
ذکر این کرده از معنی ساکت و از کمال اصفهانی سند داده
(س) زانکه بنیاد فلک دائره کردار فتاد ٭ پای هر چیز
بانجام سر آن گردد ٭ **مؤلف** عرض کند که بمعنی واقع
شدن بنیاد است وبس (اردو) بنیاد اور بنا واقع ہونا۔

بنیاد کردن مصدر اصطلاحی۔ بقول بہار آغاز
کردن کاری (خواجه شیراز س) صوفی نهاده دام
و سر حقه باز کرد ٭ بنیاد مکر با فلک حقه باز کرد ٭ صاحب
بحر گوید که مرادف (بنیاد نهادن) است که بمعنی آغاز
کردن و طرح عمارت کردن باشد **مؤلف** عرض کند
که بهار سکندری خورده از ینکه معنی بیان کرده اش
برای (بنیاد کردن کاری) است و معنی بیان کرده بحر
البته درست باشد (صائب س) خانهٔ تن را بجان
آباد کردن مشکل است ٭ بر سر ریگ روان بنیاد کردن
مشکل است ٭ (اردو) شروع کرنا۔ بنا عمارت قائم کرنا

بنیاد کندن استعمال۔ بقول بهار بمعنی برکندن
بنیاد است صاحبان آصفی وانند نقل نگارش (صائب
س) باشکی توان کند بنیاد غفلت ٭ که یک قطره سیل
است خواب گران را ٭ **مؤلف** عرض کند که موافق
قیاس است و کنایه از دور کردن باشد (اردو)
بنیاد اکھیڑنا۔ دور کرنا۔ دفع کرنا۔

بنیادگر اصطلاح۔ بقول انند بحواله فرهنگ فرنگ
معمار را گویند **مؤلف** عرض کند که اگرچه سند استعمال
پیش نشد ولیکن عیبی ندارد که معاصرین عجم بر زبان دارند
(اردو) معمار۔ مذکر۔

بنیاد گرفتن مصدر اصطلاحی۔ استحکام شدن و

استحکام پذیرفتن است (انوری سه) مدار عدل
رکن الدّین و دنیا ؎ که ملک از وی گرفت احکام و بنیاد ؎
(اردو) جڑ پکڑنا۔ بقول آصفیه جمنا۔ جماؤ ہونا۔ استحکام
ہونا۔ مضبوط ہونا۔

بنیاد نهادن مصدر اصطلاحی۔ بقول بهار (۱)
آغاز کردن کاری و (۲) بمعنی بنیاد برکندن و فرماید که
فارق در ارادتین ذکر صله است که بمعنی اوّل بر و بمعنی
دوم از باشد (خواجه شیراز سه) درخرقه ازین بیش
منافق نتوان بود ؎ بنیادش ازین شیوهٔ رندانه نهادیم ؎
صاحب بحر بر معنی اوّل قانع و فرماید که آغاز کردن
و طرح عمارت کردن است مؤلّف عرض کند
که معنی اوّل بیان کردهٔ بهار برای (بنیاد کاری
یا چیزی نهادن) است و سند خواجه حافظ متعلق
به همین و معنی دوم بیان کردهٔ اش نوعی خلاف قیاس
و سند استعمالش هم پیش نشد و معاصرین عجم بدین معنی بر زبان
ندارند اعتبار را نشاید و معنی بیان کردهٔ صاحب بحر
درست است برای اینکه بنیاد بمعنی بنا و عمارت باشد
(اردو) آغاز کرنا۔ بنیاد عمارت قائم کرنا۔

بنیاس بقول مؤیّد مطبوعه مطبع نولکشور بمعنی دریچهٔ خانه و دیگر نسخ قلمی ازین لغت ساکت۔ صاحب شمس
ذکر این کرده مؤلّف عرض کند که عجبی نیست که همین مطبع مؤیّد المؤلّفین این لغت را از شمس به مؤیّد غلط کرده
باشد و صاحب شمس در بی تحقیقی خود اظهر من الشمس۔ معاصرین عجم بر زبان ندارند و دیگر محقّقین ازین لغت
ساکت بدون سند استعمال این را اسم جامد فارسی قدیم می‌خوانیم (اردو) دریچه۔ مذکر۔

بنیاسک بقول شمس بالکسر (۱) دریچهٔ خورد و
(۲) پای پوش چرمی مؤلّف عرض کند که نظر بر لغت
بنیاس که گذشت این بمعنی اوّل موافق قیاس است و
معنی دوم را خلاف قیاس دانیم باین حال این را بهر دو
معنی اسم جامد فارسی زبان بوجود سند استعمال توان
گرفت نه بر مجرد قول شمس۔ معاصرین عجم بر زبان ندارند
و دیگر محقّقین فارسی زبان ازین ساکت (اردو)
(۱) چھوٹا دریچه۔ مذکر (۲) چرمی جوتا۔ مؤنث۔

بُنیان | بقول برہان بضمِ اوّل وسکون ثانی بتحتانی کشیده والف کشیده و بنون زده (۱) نام حوضِ نعمان است که [illegible] بحوض وشهرت یافت
برکت قدوم سرور کائنات علیه الصلوٰة والسلام
شهرت یافت صاحبانِ جامع وانند و هفت هم ذکر این
کرده اند۔ صاحب انند این را لغت عرب گوید بمعنی
بنیاد خانه و بذکر معنی اوّل می فرماید که در خواص بخشش
سپاهی نوشته که (۲) بمعنی ایوان و محل نیز مستعمل چنانکه
ابوالفضل در مکاتبات در رقعه که بشاه عباس پادشاه
ایران نوشته گوید که (در پاس قول خود و پیوند سعی باید
نشست که سعدت بنیان فرمان روائی است) مؤلف
عرض کند که بدین هر دو معنی معرّس توان گفت بسبیل
مجاز (اردو) (۱) ایک حوض کا نام جس کو نعمان
نے بنایا تھا۔ مذکر (۲) ایوان محل۔ مذکر۔

بُنیچه | بقول بهار بالضم وکسر نون جمعی که بر املاک نهند
و آن دفتریست جداگانه وآن را دفتر خارج المال و
دفتر صادر مملکت گویند و این از اہل زبان بہ تحقیق
پیوسته (الوقتی صحیح) قسمت سازد ز وصل ممنوع مرا
؎ چو روزی نکند خاطر مجموع مرا ؎ گوئی ز ازل عامل
دیوان قضا ؎ از حسن بنیچه کرد مقطوع مرا ؎ (ظهوری)
؎ تخم آخر بنیچه خواهد بست ؎ ز تخم سبد دل در بنیچه خواهد
بست ؎ داغ تو که چیده بر سر هم دفتر ؎ بر سینه من
بنیچه خواهد بست ؎ و فرماید که قافیه آن با جیم فارسی
جائز است مثل رنجه وغنچه ومثل قافیه کاف تازی با فارسی
چون تنگ و تنگ و برگ وغیر آن صاحب بحر بذیل (بنیچه بستن)
می فرماید که جمع کردن حرف عرب و عجم در قافیه بغایت
ناپسندیده است چنانکه صاحب تکمیل الصناعه آورده
مؤلف عرض کند که اشاره این بر بنچه کرده ایم
که با جیم فارسی بدون تحتانی گذشت و این مزید علیه
و مبدل آنست که تحتانی درین زائد است و جیم فارسی
بدل شده بجیم عربی چنانکه چوچه وجوجه وکاچ وکاج
تعریف و ماخذ این همانجا گذشت (اردو) دیکھو بنچه۔

بُنیچه بستن | مصدر اصطلاحی۔ بقول وارسته
قرار دادن جمع و بنیچه بر املاک سند این بنیچه از کلام

گذشت صاحب بحر عجم ذکر این کرده (اردو) بمعنی آواز دینا

بلیچه بقول برهان و (سروری در ملحقات) و رشیدی بضم اول بروزن کلیچه جمعی را گویند که بر اصناف حرفت و املاک می بندند مؤلف عرض کند که تعریف و ماخذ این بر (بنچه) گذشت که بدون تحتانی مذکور شد و بنچه که بجیم عربی گذشت مبدل همین است و این فرید جلیه بنچیر که بدون تحتانی بجایش مرقوم (اردو) دیکھو بنچه

بلیچه پلستن مصدر اصطلاحی بقول (سروری در ملحقات) بروزن کلیچه پلستن کنایه از حساب مالی و اخراجات دیوانی خود را مفروغ ساختن مؤلف عرض کند که غور بر معنی نکرد و این اصل همان مصدر است که به تبدیل جیم فارسی بعربی گذشت و صراحت معنی این همانجا کرده ایم (اردو) دیکھو بنچه پلستن (جیم عربی کے ساتھ)

بنیر بقول برهان بکسر اول بروزن شمشیر بمعنی (۱) هرگز و (۲) حاشا و (۳) تعجیل و زود و (۴) گاهی در میان سخن بجای نیز هم بکار برند که بعربی ایضاً گویند صاحب سروری بر معنی اول و چهارم قانع (ابوشکور ...) تا این را بیازرد روزی بنیر * نداو را از آن اندهی بود بنیر (استاد قطران ...) اگر باز آیدم دلبر به نشنیم بنیر از دل * و گر با آید جانان به نشنیم بنیر از جان * صاحب جهانگیری بسند معنی اول از حکیم ازرقی سند دهد (...) در مدح ناکسان نگفتم کهن تن * بنیر از آن باک نایدم که بود کهنه پیرهن * و بذکر معنی سوم از حکیم فردوسی سند داده (...) اسیران و از خواسته چند چیز * فرستاد نزدیک خسرو بنیر * و ذکر معنی چهارم هم کرده به نقل سند استاد قطران که بالا مذکور شد گوید که از مصراع اول معنی اول و از مصراع ثانی معنی چهارم پیدا می شود صاحبان رشیدی و ناصری و جامع و سراج هم با جهانگیری مؤلف عرض کند که بمعنی اول اسم جامد فارسی زبان است و بمعنی سوم و چهارم بدو ان مرکب است ... اول اسم جامد و موحده زائد است و معنی دوم نتیجه بی غوری برهان که حاشا را با هرگز هیچ تعلق نیست و این معنی حاشا نیاید (اردو) (۱) هرگز ـ دیکھو ارلاد

(۲) ناقابل ترجمہ (۳) جلدی۔ مؤنث (۴) بھی۔ دیکھو ایدی۔

بنیسک بقول ناصری با اوّل مفتوح و ثانی مکسور و یای معروف و فتح سین مہملہ کژ را گویند کہ آن نوعی از ابریشم زبون و فرومایہ است صاحبان رشیدی و انند ہم ذکر این کردہ **مؤلف** عرض کند کہ باعتبار صاحب ناصری کہ محقق اہل زبان است این را اسم جامد فارسی زبان دانیم معاصرین عجم برزبان ندارند مخفی مبادکہ بنیک بدون سین مہملہ ہم بہمین معنی می آید کہ مخفف این باشد (اردو) ادنی درجہ کا ریشم۔ مذکر۔

بنی شیبہ اصطلاح۔ بقول وارستہ اولاد عبدالمطلب و شیبہ بیای حطی مجہول و موحدہ نام عبدالمطلب وجہ تسمیہ آنکہ تمام موی سرش در وقت تولد سفید بود و بقول بعض یک موی سپید بر سر داشت (محسن تاثیر ۵) کعبۂ روی جوانی کہ مراد نظر است ؛ جلوۂ طاق بنی شیبہ کند ابرویش ؛ صاحب بحر ہم ذکر این کردہ و بہار ہم آوردہ **مؤلف** عرض کند کہ این مرکب فارسی است از ہر دو لغات عرب ولیکن استعمال این در عربی بنظر نیامدہ (اردو) عبدالمطلب کی اولاد۔ مؤنث۔

بنیقہ بقول ملحقات برہان بروزن سلیقہ خشتک پیراہن صاحب مؤید این را بحوالۂ قنیہ لغت فارسی گفتہ و صاحب ہفت ہم این را آوردہ صاحب انند این را لغت عرب و نسبت معنی گوید کہ بمعنی خشتک پیراہن است۔ صاحب سواء السبیل کہ محقق معربات است این را معرب بنیک فارسی بمعنی خشتک پیراہن و گریبان گفتہ **مؤلف** عرض میکند کہ بنیک کہ بمعنی قسم زبون ابریشم و خشتک بمعنی پارچۂ مربع زیر بغل جامہ بجایش می آید پس جادارد کہ عربان بنیک فارسی را کہ بمعنی مطلق ابریشم زبون است تعریباً بنیقہ کردہ باشند و بمعنی خشتک پیراہن استعمال کردہ کہ از ابریشم زبون می سازند و فارسیان ہمان معرب را در زبان خود استعمال کردند محققین بالا خشتک را خشتک نقل کردند و بر ماخذ غور نفرمودند

حیف است کہ محققین زبان دان ازین ساکت و معاصرین عجم بر زبان ندارند بدون سند استعمال این را نمی توان گفت (اردو) وہ ریشمی کپڑا جو پیراہن میں زیر بغل اور گریبان نرمی اور جذب عرق کے لئے لگاتے ہیں۔

بلنیک بقول برہان بروزن شریک ابریشم فرومایہ باشد کہ آن را کج و کژ و قز ہم گویند صاحبان جہانگیری و جامع ہم ذکر این کردہ اند خان آرزو در سراج بذکر این می فرماید کہ صاحب رشیدی بلسیک بزیادت سین بروزن تحریک نیز آوردہ و این تصحیف باشد و بلنیک بدون سین صحیح است چنانکہ ارباب لغت تصریح کردہ اند **مؤلف** حقیر عرض میکند کہ ہمین لغت بزیادت سین مہملہ بعد نون بہمین معنی گذشت و محقق صاحب برہان اعنی صاحب فرہنگ انجمن آرای ناصری ذکرش کردہ پس قول رشیدی را بہ استناد قول اہل زبان چرا معتبر ندانیم و چرا اصل لغت را مصحّف خوانیم حق ہمین قدر است کہ آن اصل است و اسم جامد فارسی قدیم و این مخفف آن بحذف سین مہملہ و دیگر ہیچ خان آرزو از حقیقت خبر ندارد و در لغت اصل تصحیف می پندارد (اردو) کم درجہ کا ابریشم۔ مذکر۔ دیکھو بلنسیک۔

بلیہ بقول رہنما بحوالہ سفرنامہ ناصر الدین شاہ قاچار (۱) جثّہ و (۲) قوّت صاحب روزنامہ ہم این را آوردہ گوید کہ (۳) بمعنی بنا یافتہ باشد **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی اوّل و سوم لغت عرب است بالضم والکسر (کذا فی المنتخب و منتہی الارب) و بہ معنی دوم مفرس و اینجا استعمال معاصرین عجم است و دیگر محققین فارسی زبان ازین ساکت (اردو) (۱) جُثّہ۔ بقول آصفیہ مذکر۔ بدن۔ جسم۔ پنڈا۔ سراپا۔ (۲) قوّت۔ بقولہ۔ مؤنث۔ دیکھو بازو (۳) بنایا ہوا بنانا کا اسم مفعول۔

موحّدہ باواو

بو بقول برہان بضم اوّل و سکون ثانی مجہول (۱) معروف کہ رائحہ باشد صاحبان سروری و جہانگیری

و رشیدی و ناصری و جامع و سراج هم ذکر این کرده اند **مؤلف** عرض کند که اسم جامد فارسی زبان است
ضمنی مبادا که استعمال این با تحتانی آخره هم می آید که زائد باشد (حافظ ره) بسوی زلف تو با باد سر آن باد ارم
۔ اگر چه عیب کنندم که باد پیمائیست ۔ **(اردو)** بو بقول آصفیه ۔ اسم مؤنث ۔ باس ۔ مهک ۔ شمیم ۔ گند ۔
(۳) **بو** ۔ بقول برهان بالضم مخفف بود باشد و بوم و باشم هم ۔ صاحب سروری گوید یعنی باشد قانع گوید (حکیم
سنائی ره) ای شکل دهان تو کم از نیست ۔ کی بو که کنی کم از دهانم ۔ صاحب جهانگیری گوید که بمعنی بود
و باشد (حکیم خاقانی ره) پای بهم در عدم بو که بدست آورم ۔ قوت نفسی تا کند در ره دولت راد و او
که بوم بمعنی باشم هم آمده (شیخ ابو سعید ابوالخیر ره) گر مرده بوم بر آمده سالی بیست ۔ تا ظن نبری که خاکم
از عشق تهی است ۔ چون دست بخاک من نهی گوئی کیست ۔ آواز آید ز تربتم ای فلان چیست ۔ صاحب
رشیدی هم ذکر این کرده ۔ صاحب ناصری ذکر این فرموده گوید که بوم و باشم و بوی و باشی و بویم بمعنی باشیم
نیز آمده (میرزا جلالی اردستانی ره) کی بو که سر زلف ترا چنگ زنم ۔ صد بوسه بر آن لبان گلرنگ زنم ۔ پیمان
پری رخان سنگین دل را ۔ در شیشه کنم پیش تو بر سنگ زنم ۔ و صراحت مزید فرماید که بود هم بمعنی شود آمده
(کمال الدین بندار رازی ره) می فراز آور که بهره می بری ۔ می نشاط افزا و شادی آوری ۔ هر کجا
که می نبود شادی نبود ۔ این جهان را خرمی با می دری ۔ و فرماید که گاهی بجای نبود نبو و بجای بود بو نیز می آورند یعنی می شود
(طاهر همدانی ره) ولی دیدم که بهبودش نمی بو ۔ نصیحت میکنم سودش نمی بو ۔ صاحب جامع بر مخفف بود
قانع **مؤلف** عرض کند که مخفف باشد اصلا نیست طرز بیان برهان به غلط می اندازد البته مخفف بُوَد
بضم اوّل و فتح دال است که مضارع مصدر بودن باشد و چرا نگوئیم که مخفف مضارع بودن است
نه مضارع باشیدن صاحب برهان از مصدر باشیدن خبر ندارد از ینجاست این را مخفف باشد می نگارد

و مخفف بوم و باشم ہم نیست بلکہ بوم بترکیب میم متکلم در آخرش مخفف بودم ۔ صاحب جہانگیری متفق است با این صراحت ما ۔ صاحب ناصری ہم بودن و باشیدن را باہم آمیختہ صلاحیت تحقیق لفظی ندارد حاصل این است کہ بوم مخفف بودم و بوی بمعنی باشی و بیوی بمعنی بباشی و نبو مخفف نبود مضارع منفی) ہمہ تصرفات فارسیان است در مشتقات بودن (اردو) (بودن کا مضارع) رہے ۔

(۳) بو ۔ بقول برہان بالضم گوشت بز کوہی مؤلف عرض کند کہ ہمہ محققین فارسی زبان انہین ہا کہ غیر از برہان دیگر کسی ذکر این نکردہ اگر سند استعمال این بدست آید توانیم گفت کہ اسم جامد فارسی قدیم باشد معاصرین عجم بر زبان ندارند (اردو) پہاڑی او رجنگلی بکری کا گوشت ۔ مذکر ۔

(۴) بو ۔ بقول برہان و سروری و ناصری بفتح اول پوست شتر بچہ پر از کاہ کردہ کہ پیش ناقہ بچہ مردہ برند تا بگمان بچہ خود شیر بدہد ۔ مؤلف عرض کند کہ حیف از ہر سہ محققین صاحب زبان کہ این را لغت فارسی خیال کردند بقول صاحب منتخب کہ محقق لغات عرب است بو بالفتح و تشدید واو در عربی زبان بہمین معنی آمدہ و بہ فارسی مستعمل شد بہ تخفیف کہ مفرس توان گفت (اردو) اونٹ کے مردہ بچے کی کھال جس میں گھانس بھر کر اوس اونٹنی کے آگے رکھتے ہین جس کا بچہ مر گیا ہو تا کہ وہ اُسکو اپنا بچہ سمجھہ کر دودہ دودہ دینے دے ۔ مؤنث ۔

(۵) بو ۔ بالضم بقول رشیدی و وارستہ و سراج بمعنی امید ۔ صاحب ناصری گوید کہ بوی و بویہ نیز بدین معنی می آید (ظہوری ۵) غش ہر زمانی کہ امروز دارم ٭ نہ از ضعف ہجران بسوی وصالت ٭ صاحب غیاث گوید کہ بمعنی امید و طمع ۔ مؤلف عرض کند کہ این مجاز معنی دوم است کہ از معنی حقیقی (بودن) مراد از امید گرفتند (اردو) امید بقول آصفیہ فارسی ۔ اسم مؤنث آس آرزو ۔ توقع ۔ بھروسا

(۴۶) بو - بالضم بقول ناصری امر بوئیدن (سعدی ؎) ہر کہ نشنید است ہرگز بوی عشق ٭ گو بہ شیراز آی و خاک ما ببوی ٭ وہم او گوید کہ بو بمعنی بباش ہم آمدہ (فردوسی ؎) مرا گفت شاہ یمن را بگوی ٭ کہ ہر گاہ تا مشک بوید ببوی ٭ مؤلف عرض کند کہ این امر حاضر بودن است و عوض این استعمال باش کہ امر حاضر باشیدن است بیشتر و ازین ثابت شد کہ مصدر بودن سالم التصریف نیست چنانکہ محققین بعضی خیال کردہ اند بلکہ کامل التصریف است و آنچہ صاحب ناصری بسند کلام سعدی این را امر حاضر بوئیدن خیال کردہ تسامح اوست کہ امر بوئیدن بوی باشد و سعدی ہم استعمال بوی کردہ اگر سند استعمال بو بدون تحتانی آخر بہمین معنی بدست آید دران حالت توانیم گفت کہ مخفف بوی باشد (اردو) سونگھ - تو ہو (بوئیدن اور بودن کا امر حاضر)

(۴۷) بو - بالضم بقول وارستہ بمعنی سراغ و اثر (صائب ؎) بوی دل از زلف یار صبا می آید ٭ پلیتہ ان یافت کز ان زلف دوتا می آید ٭ (فطرت ؎) بود ہر صید را از شیوہ صیاد خود بوئی ٭ شکار آہوی مشکین است زلف عنبر تش را ٭ مؤلف عرض کند کہ فی الحقیقت ہمان معنی اول است کہ مجازاً این معنی را پیدا کردہ اند (اردو) پتا - اثر - مذکر - (دیکھو بتہ کے تیسرے معنے -

(۴۸) بو - بالضم بقول خان آرزو در سراج مجازاً بمعنی لعل و عسی صاحب غیاث فرماید کہ بمعنی کاشکے مؤلف عرض کند کہ مجاز معنی دوم است ولیکن برای این معنی مشتاق سند استعمال می باشیم کہ محققین اہل زبان ذکر این نکردہ اند (اردو) کاش بقول آصفیہ کلمہ تمنا - خدا کرے - خدا ایسا کرے - کیا اچھا ہو (اسیر ؎) روز محشر گو گناہوں کا نہ کھٹکا رہتا ٭ کہیں اے کاش جو ہونی تھی سزا یہیں ہو لیتی -

(۹) بو۔ بالفتح بتحقیق ما حرکتی است کہ اہل ولایت بر سبیل تشکر یا تعظیم مخاطب سرِ خود را حرکت دہند واگر مخاطب رتبہ عالی دارد قدری خم در پشت ہم و این علامت آنست کہ لطف تو موافق اعیادست جادارد کہ این متعلق بمعنی پنجم باشد کہ صراحتش بر (بو کردن) می آید و ہمین لغت در انگلیسی زبان ہم بہ ہمین معنی مستعمل معاصرین عجم ہم بہ ہمین معنی بر زبان دارند (اردو) بو۔ مؤنث وہ حرکت جو اظہار احسان یا مخاطب کی تعظیم کے لئے سر کو حرکت دیکر کرتے ہیں اور جب مخاطب اپنا افسر یا حاکم یا بادشاہ ہو تو کسی قدر جھک جاتے ہیں۔

(۱۰) بو۔ بالضم۔ بقول غیاث بمعنی محبّت و خوبی مؤلف عرض کند کہ بدون سند استعمال این را تسلیم نکنیم کہ معاصرین عجم و محققین فارسی زبان ازین معنی ساکت (اردو) محبّت۔ خوبی۔ مؤنث۔

(۱۱) بو۔ بالضم بقول غیاث بمعنی شاید (عرفی ؎) ہر گاہ کہ شاداب ترش بینم گویم ؛ بکشای لبِ لعل بو کہ در آغوش درآید ؛ مؤلف عرض کند کہ متعلق بہ معنی پنجم است طرز بیان محقق معنی تازہ قائم کرد (اردو) شاید۔ دیکھو باشد۔

(۱۲) بو۔ بالضم بقول غیاث مخفف بوم۔ مؤلف عرض کند کہ خلاف قیاس نیست ولیکن معاصرین عجم بر زبان ندارند و دیگر محققین فارسی زبان ازین ساکت مشتاق سند استعمال می باشیم (اردو) اُلّو۔ اسم مذکر۔ بوم۔ چغد۔ گھگّو (دیکھو اوکو)

بوا بقول برہان و ناصری بضم اوّل و ثانی بالف کشیدہ مخفف بُوَد یا باشد یعنی بادا صاحب سروری ہم ذکر این کردہ (فردوسی ؎) کہ خرم بوا اصفہان و مان تو ؛ بگیتی پراگندہ فرمان تو ؛ خان آرزو در سراج منیر گفتہ کہ یا مخفف بودا یا باشد یا بادا است بدل آنست یا مخفف بوادا از عالم شواد و کناد مؤلف عرض کند کہ

بودا اصلی است بزیادت الف دعا بر بود و باد اسباب آن سپاه که بجایش گذشت و بجا مخفف بودا بحذف دال بها (اردو) دیکھو بادا۔

(۱) **بواجب** | استعمال۔ بقول بهار از عالم زیادت

(۲) **بواجبی** | و زیادتی و نقصان و نقصانی۔

(سید خسرو ...) بواجب چنان ده قرار خشم ٭ که افزون دهی زانچه گوئی نه کم ٭ پس آن به که در هجر و بیداد ... بواجب بود بار بر داشتن ٭ (نظامی ...) چو ... ایشان بواجب شناخت ٭ سران سپه را یکایک نواخت ٭ (میر معزی ...) چون آسلی و شگفتی و تسبیح شود ٭ ... مدح بواجب نتوان ... (...) تعریف علی بگفتگو ممکن نیست ٭ گنجایش بحر در سبو ممکن نیست ٭ من ذات علی بواجبی کی دانم ٭ الا که مثل او ممکن نیست ٭ (امام فخر رازی ...) گنه ... در حضور اثبات تو نیست ٭ وآسایش جان بجز مناجات تو نیست ٭ من ذات ترا بواجبی کی دانم ٭ داننده ذات تو بجز ذات تو نیست ٭ صاحب انند نقل نگارش بهار و

مؤلف عرض کند که فارسیان بواجب را بمعنی بواجبی استعمال کردند یعنی به واجبیت و چنانکه باید (اردو) واجبی طور پر۔ جیسا کہ چاہیئے اسطرح۔

بواد | استعمال۔ صاحب ناصری می فرماید که بضم اوّل بمعنی باشد و گوید که این الف۔ الف تمنی و دعا ست چنانکه شواد یعنی انشاء الله شود۔ مثال بباد و نماد که در دعا و نفرین گویند و بمراد۔ **مؤلف** عرض کند که باد که بجایش گذشت مخفف همین است بحذف واو حسب اسند نقل نگارش و تعریف الف دعا بجایش گذشت (اردو) دیکھو باد۔

بوارد | بقول برهان بکسر اوّل و ثانی بالف کشیده براء و دال بی نقطه زده۔ ترشی باشد که در چه امیر شیری است صاحب ناصری بذکر این گوید که در کتب دیگر ندیدم والله اعلم۔ صاحب جامع که از اهل زبانست متفق با برهان۔ خان آرزو در سراج بذکر این می فرماید که اسم اصطلاحی بیخ بقول است مثل حقیقه رو زردک و شلغم و لغت هیئت صاحب منتخب که محقق لغات

عرب است گوید که چیزهای سرو را گوید **مؤلف** عرض کند
که باعتبار صاحب جامع این را اسم جامد فارسی زبان دانیم
و از لغت عرب هیچ سروکاری نیست **(اردو)** ترشی بقول
آصفیه ـ فارسی ـ اسم مؤنث کھٹائی ـ کھٹاس ـ حموضت ـ

بوارنج بقول مؤید بذیل لغات فرس تخت بستن رز یعنی انگور را صاحب هفت این را به رای هوز عوض رای
مهمله آورده فرماید که سخت بستن رز را **مؤلف** عرض کند که لغت فارسی زبان نیست و همه محققین اهل زبان
ترک کرده اند و دیگر محققین هند نژاد هم ذکر این نکرده و معاصرین عجم هم بزبان ندارند و در لغات عرب و ترکی
هم نیافتیم جز این نیست که در لفظ و معنی هر دو تسامحی از این هر دو محققین راه یافته ـ اعتبار را نشاید **(اردو)** ناقابل ترجمه

بواس بقول برهان بفتح اول بر وزن ایاس محنت و آزار و رنج و سختی ـ صاحب ناصری بذکر این گوید
که همانا عربی است و صاحب جامع همزبان برهان ـ صاحب منتخب بؤس را در عربی زبان بمعنی سختی نوشته **مؤلف**
عرض کند که باعتبار صاحب جامع که از اهل زبانست توانیم عرض کرد که فارسیان به تصرف تخفیف که همزه
را به الف بدل کردند بر سبیل تفریس اسم جامد زبان خود قرار دادند دیگر هیچ **(اردو)** رنج مذکر ـ سختی مؤنث

(الف) **بواسحق** اصطلاح ـ بقول برهان طائفه را
نام است در نیشاپور و چند کان فیروزه هست یکی را از آن
(ب) **بواسحقی** گویند ـ صاحب سروری بذکر الف
همزبان برهان و بذکر (ب) گوید که این (کان بو اسحاق)
نام و پیروزهٔ بواسحاقی منسوب است به آن (خواجه حافظ
ع) راستی خاتم فیروزهٔ بواسحاقی ⁂ خوش درخشید
ولی دولت مستعجل بود ⁂ صاحب بحر بذکر معنی الف بذیل
همان گوید که قسمی از فیروزهٔ نیشاپور ـ صاحب جامع
می طرازد که (الف) طائفه باشند در نیشاپور که معدن یک
قسم فیروزه منسوب به آنهاست ـ خان آرزو در سراج
گوید که (الف) کنیت بعض مردم و این عربی است
و فیروزهٔ بواسحق منسوب به یکی از اکابر که موسوم باین
اسم بوده باشد و بواسحق طائفه را گفتن خلاف
واقعه و فرماید که اصل مدعای صحیح نظامی می فرماید

(ع) سخن بین که در بوسحاقان فتاده مؤلف عرض کند که از کلام نظامی هم وجود طائفه پیداست ما با تقلید صاحبان جامع و سروری (الف) و (ب) هر دو را درست دانیم (اردو) (الف) بواسحق یا بوسحاق ایک طائفہ کا نام ہے جو نیشاپور میں ہے (ب) بواسحق یا بوسحاق ایک فیروزہ کا نام ہے۔ مذکر۔

بواسطه بقول بول چال بحواله معاصرین عجم بمعنی برای و بجهت دیگری از محققین زبان حال ذکر این نکرد۔ معاصرین عجم بدین معنی بر زبان ندارند **مؤلف** عرض کند که بفتح موحده بمعنی بوسیله باشد نه برای (اردو) واسطے سے وسیلہ سے۔

بواسه بقول بول چال مرادف بواسطه که گذشت **مؤلف** عرض کند که مخفف آن به فتح موحده و سین مهمله ولیکن غیر از زبان سوقیان معاصرین عجم این لغت محققه در نوشت و خواند مستعمل نیست (اردو) دیکھو بواسطہ۔

بواسیر بقول غیاث بفتح موحده و کسر سین مهمله مرض مشهور و فرماید که این جمع باسور است و آن گوشت پاره باشد که در مقعد یا بینی پیدا می شود. صاحب منتخب ذکر باسور کرده **مؤلف** عرض کند که لغت عرب است و در فارسی زبان لغتی دیگر برای این نشنیدیم و همین اسم در فارسی هم متعارف و (بواسیر انف) و (بواسیر نخم) و (بواسیر لب) از اقسام این است که در اکسیر اعظم مذکور است (اردو) بواسیر بقول آصفیہ عربی۔ اسم مؤنث۔ باسور کی جمع ہیں۔ ایک مرض کا نام ہے جس سے مقعد میں مسّے ہو جاتے ہیں اگر ان مسّوں سے چھلک کر خون آتا ہے تو اسے خونی بواسیر ورنہ بادی بواسیر کے نام سے موسوم کرتے ہیں **مؤلف** عرض کرتا ہے کہ یہ بھی زبان ہندی کا لفظ ہے۔ مذکر۔

بواشه بقول برہان بفتح اول بر وزن تراشه چار شاخ دہقان را گویند و آن چوبی چند باشد بنام کفه دست و دسته نیز دارد که دہقانان بدان غله کوفته را بر باد دہند تا از کاه جدا شود و آن را بعربی مذری خوانند

صاحبان ناصری و سراج ہم این را آورده اند۔ صاحب جامع این را شنۂ دہقانان ہم نام نہد **مؤلف** عرض کند که مذری در عربی زبان با ذال معجمه آله را نام است که غله بدان پاک و صاف کنند و در ہندی چھاج نام دارد جز این نیست که این اسم جامد فارسی زبان است (اردو) چھاج بقول آصفیہ اسم مذکر سوپ۔ غله فشان۔ غله پھٹکنے کا اوزار۔

بو البنات اصطلاح۔ بقول بہار تشبیہ را نام است بنبات لطیف و نفیس که آن را سقرلات نیز گویند **مؤلف** عرض کند که بانات در ہندی پارچہ پشمینہ را نام است و بظاہر این مرکب ہمی تواند بقاعدۂ عربی بحذف الف چہارم بانات و در عربی زبان این مرکب نیامده اگر فارسیان برسبیل تفریس بترکیب لفظ بو و الف و لام و لغت ہندی این اسم را بطور کنیت قائم کرده باشند۔ سند استعمال باید که دیگر ہمہ محققین فارسی زبان این را ترک کرده اند و معاصرین عجم ہم زبان ندارند مجرد قول بہار بدون حواله و سند استعمال اعتبار را نشاید و سقرلات ترجمہ بانات ہندی است و نسبت سقرلات که لغت زبان فارسی است صاحب غیاث بنات را آورده و نمی گوید که بنات لغت ہندی است و صاحب برہان بر سقرلات ذکر بنات نکرد (اردو) بانات بقول آصفیہ ہندی اسم مؤنث۔ عوام بنات کہتے ہیں ایک قسم کا اونی کپڑا جو نہایت دبیز اور گرم ہوتا ہے۔ سقرلات۔

بو الجدر اصطلاح۔ بقول برہان بالام و حای منقطه دار و جیم و دال بی نقطه بر وزن گل بر سر ملحد و بیدین و بی دیانت را گویند صاحبان بحر و مؤید وانند و جامع ہم ذکر این کرده اند **مؤلف** عرض کند که این مرکب که بترکیب عربی از قبیل کنیت می نماید در عربی زبان نیامده و جدر ہم در فارسی و عربی یافته نمی شود اندرین صورت جز این چاره نیست که باعتبار صاحب جامع که از اہل زبان است این را اسم جامد فارسی زبان دانیم و حقیقت

ترکیب این متحقق نشد (اردو) ملحد۔ بیدین بددیانت
صفت دیکھو (بیدین)

(الف) **بوالعجب** اصطلاح۔ بقول صاحب بحر
(۱) صاحب تعجب و (۲) مشعبد و بازیگر۔ صاحب
سروری بذکر معنی دوم می فرماید که بازیگران از برگ
گندنا در دہن تعبیہ ساختہ آواز مرغان ظاہری سازند
چنانکه مرغان وحشی بآن آواز فریب خوردہ بطرف
ایشان می آیند (حکیم خاقانی ؎) مرغ شود بوالعجب
تلخ شود گندنا ٭ کوس شود عندلیب خاک شود لالہ زار ٭
صاحب غیاث ہم این را آوردہ و صاحب انند این
را لغت عرب گفتہ **مؤلف** عرض کند که ما این را مفرس
دانیم که فارسیان از دو الفاظ عربی بقاعدہ عربی مرکب
کردہ استعمال کردہ اند و بدین معنی در عربی یافتہ نمی شود
واز سند بالا ۔۔۔۔۔۔۔

(ب) **بوالعجب شدن** بمعنی متحیر و متعجب شدن
پیداست (اردو) الف (۱) صاحب تعجب۔ وہ
شخص جسکو تعجب ہو (۲) مشعبدہ باز دیکھو بازیگر صاحب
آصفیہ نے (بوالعجب) کو انہیں معنون میں لکھا ہے (ب)
متحیر اور متعجب ہونا۔

بوالقاسم اصطلاح۔ بقول برہان کنایہ از
بوالفضول و شوخ چشم صاحبان جامع و ہفت ہم
ذکر این کردہ اند و صاحب سروری در ملحقات
این را آوردہ فرماید که یکی از قدما گوید (؎)
ہرگز دل من از غمکی خالی نیست ٭ وین دیدہ من
از نمکی خالی نیست ٭ گفتم بروم بگوشۂ بنشینم ٭ ہرگوشہ
ز بوالقاسمکی خالی نیست ٭ **مؤلف** خیال می کند
که ازین یک سندی که نام شاعرش معلوم نیست
این اصطلاح را قائم کردہ اند اگر باعتبار این
سند که صاحب سروری قائم کردہ ازینکه او از
محققین اہل زبان نیست کار گیریم باید که (بوالقاسمک
بکاف تصغیر) قائم کنیم که بوالفضول و شوخ چشمی موسوم
بدین اسم گذشتہ باشد ورنہ وجہی نیست که از (بوالقاسم)
این معنی پیدا شود و در عربی زبان ہم این کنیت
شوخ چشم نیست (اردو) بوالفضول بقول آصفیہ

زیادہ گو وہ شخص جو بیٹھا باتین بنایا کرے او (شوخ چشم) بقول آصفیہ بے حیا۔ بے شرم۔ بے غیرت۔ وہ شخص جس کی آنکھہ مین فرامیں نہو۔ بے ادب۔ گستاخ۔ ڈھیٹ۔ شوخ مزاج۔ آپ ہی نے فرمایا ہے کہ انھین معنون مین (شوخ دیدہ) بھی مستعمل ہے۔

بوالکفد اصطلاح۔ بقول برہان بفتح کاف وسکون فا وذال ابجد بمعنی رشوت و پارہ باشد۔ صاحب بحر بر رشوت قانع وصاحب جامع ہمزبان برہان **مؤلف** عرض کند کہ صاحب سروری نذیل (بلکفد) سندی کہ از (ابو العباس) آوردہ ہمان است کہ مانقلش درانجا کردہ ایم عجب آنست کہ صاحب رشیدی درانجا در کلام ابوالعباس (بلکفد) نقل کرد وصاحب سروری بر (بلکفد) در نقل سند از (بوالکفد) کار گرفت و ما حقیقت این لغت راہمدرانجا بیان کردہ ایم (اردو) دیکھو بلکفد۔

بوالگنجک اصطلاح۔ بقول برہان بکسر کاف فارسی وسکون نون وفتح جیم وکاف ساکن ہر چیز کہ آن عجب وغریب وطرفہ باشد کہ دیدنش خندہ آرد صاحبان بحر و جامع ہم ذکر این کردہ اند **مؤلف** عرض کند کہ ما صراحت کامل این بر بلکنجک کردہ ایم (اردو) دیکھو بلکنجک۔

بوالوفا اصطلاح۔ بقول بہار نام چشمہ ایست در تفت یزد (محسن تاثیر ؎) سرچشمہ مہر از صفاتش ہا در عین حیا ز بوالوفایش ہا **مؤلف** عرض کند کہ غیر از بہار محقق دیگر ذکر این نکرد اگرچہ این مرکب از ہر دو لغت عرب است ولیکن در عربی بدین معنی مستعمل نیست و وجہ تسمیہ متحقق نشد (اردو) تفت یزد مین ایک مشہور چشمہ ہے جس کا نام بوالوفا ہے۔ مذکر۔

بوالہوس اصطلاح۔ بقول بحر بسیار ہوس دارندہ و مرد فضول۔ صاحب رشیدی نذیل بل ذکر این کردہ وصاحب تحقیق الاصطلاحات آوردہ کہ ہوس لفظ عربی است مرادف ہوا فارسیان الف ولام بران داخل کردہ بوالہوس ساختند و بو اختصار آبوست کہ در عربی بمعنی صاحب باشد چنانکہ ابولہب فارسیان این راہم اختصار ہمی کنند پس معنی بوالہوس صاحب ہوس

وبقول صاحب قاموس گوید که الهوس بالتحریک طرف
من الجنون و هو مهوس و ظاهر است که هوس در فارسی
مرادف هوا است نه بمعنی جنون و هوا را نوعی از جنون قرار
دادن و دیگر گوید هوس را لفظ عربی گفتن صریح تکلف می نماید
وبقول [illegible] می فرماید که بل بمعنی بسیار و این قول ضعیف است
ظاهرا دخول الف لام بر لفظ فارسی نکرده دانسته توهم کرده اند
که بل بمعنی بسیار باشد حالانکه فارسیان را تصرف عربی
در فارسی بسیار است و در [illegible] از این کتاب
مذکور از آنجمله ادخال الف لام بر لفظ فارسی [illegible]
در مدح خان اعظم کوکه اکبر پادشاه گوید (شعر) ای پادشاه
با ذل نسب آن رادبن الراد و آن کوکب اعظم لقب آن
خان بن الخان و مولوی جامی هم از هوس فارسی
مهوس اشتقاق می کند و می گوید (شعر) دل بشر مهوس
چه زند لاف عشق تو که کار مهوسان نبود جز هوس [illegible]
مؤلف عرض کند که ما اشاره این بر (بلهوس)
کرده ایم و در اینجا همین قدر گفتنی داریم که (بوالهوس)
ترکیب عربی است و در عربی مستعمل نیست و (بلهوس)

مرکب فارسی است هیچ ضرورت ندارد که بعضی چون
بوالهوس را فارسی قرار دهیم البته فارسیان استعمال این را هم
کرده اند (صائب) دعوی عشق ز هر بوالهوسی می آید
[illegible] درست بر سر دادن از هر کسی می آید و بعضی برآنند که
(بوالهوس) هر کجا در کلام فارسیان یافته می شود اصل
آن (بلهوس) فارسی است کاتبان کلام بنا و قلت
از حقیقت تصرف در کتابت کرده اند و بخیال ما این
درست می نماید اگر (بوالهوس) بهمین معنی در فارسی
زبان می بود خیال می کردیم که فارسیان (بوالهوس)
را بقاعده عربی استعمال کرده اند هرگاه (بلهوس) فارسی
موجود است چرا خیال کنیم که فارسیان لغت فارسی را
گذاشته این دوسری را پسندیدند (اردو)
وکیهو بلهوس ـ

بواهم افتادن مصدر اصطلاحی مبتلای فریفتگی
شدن و واهم شدن است (ظهوری) ز طرز چرخ
[illegible] و قرار می یابیم که ترتیب ظهوری به واهم می افتد
(اردو) فرض میں مبتلا ہونا و غرض نداریم ـ

(۱۳۶ د)

بوام گرفتن | مصدر اصطلاحی۔ بقول بہار قرض گرفتن (صائب ـــ) گوشش گیرد گل بوام از عندلیب ـ گوہر کجا صائب سخن گستر شود ـ صاحب انند نقلش بر داشتہ **مؤلف** عرض کند کہ وام گرفتن بدون موحدہ ہم صحیح باشد و موحدہ زائد ہم بر زبانست (اردو) قرض لینا۔

بوان | بقول ملحقات برہان بروزن دوان نام ولایتی است کہ موئینہ و باردان در انجا بسیار است صاحب ناصری می فرماید کہ محلی است در حوالی دشت شیدو ارسبا بخوبی معروف چنانکہ یکی از جنات اربعۂ دنیا شمارند صاحبان مؤید و انند و ہفت ہم این را آوردہ **مؤلف** عرض کند کہ اسم جامد فارسی زبان است و وجہ تسمیۂ این محقق نشد (اردو) بوان فارس میں ایک ولایت کا نام ہے۔ مؤنث۔

بوانات | بقول ناصری بلوکی در فارس صاحب انند نقل نگارش **مؤلف** عرض کند کہ طرز بیان ناصری کہ از اہل زبان است صراحت این می کند کہ این ورای (بوان) است و وجہ تسمیۂ این ہم محقق نشد (اردو) بوانات فارس کے ایک تعلقہ کا نام ہے جو کئی مواضع پر شامل ہے۔ مذکر۔

بوب | بقول برہان بروزن خوب فرش و بساط خانہ را گویند و فرماید کہ باین معنی بجای حرف اول یای حطی ہم آمدہ صاحب جہانگیری گوید کہ این را انبوب ہم خوانند (استاد رودکی ـــ) شاہ دیگر روز بزم آراست خوب ـ تخت بنہاد و برگسترد بوب ـ صاحب سروری گوید کہ فرش گرانمایہ کہ خانہ را بدان آرایند صاحب رشیدی ہم این را آوردہ صاحب ناصری بذکر معنی بالا می فرماید کہ بلغت دری نیز لوب و کوب بمعنی حصیر می آید صاحب جامع ہم زبان برہان و صاحب فدائی ہم کہ از علمای معاصر عجم بود و خان آرزو در سراج می فرماید کہ آنانکہ بجای حرف اول تحتانی ہم گفتہ اند تصحیف باشد **مؤلف** عرض کند کہ ما بر انبوب حقیقتش را بیان کردہ ایم و اشارۂ این ہم کہ این محقق آن است و آنچہ بیای تحتانی و کاف

عوض موحّده می آید هر دو مبدّل این باشد اگرچه ما بوب را با (ابنوب) مثل خان آرزو تصحیف خیال کرده ایم ولیکن تحقیق ما در اینجا (بوب وکوب) را که به تحتانی وکاف اوّل می آید مبدّل این می دانیم چنانکه بالبوس و بالیوس و بوشاسب وکوشاسب (اردو) دیکھو ابنوب۔

بوبا بقول برہان بضم اوّل وسکون ثانی و بای ابجد بالف کشیده۔ آشی را گویند که از گوشت بز کوهی پخته باشد صاحب ناصری بذکر این گوید که در فرہنگ ہا ندیده ام و صاحبان انند وہفت وسراج نقل نگار برہان **مؤلف** عرض کند که مرکّب است از بو که بمعنی گوشت بز کوهی و با که بمعنی آش بجایش گذشت (اردو) وہ آش جو جنگلی بکری کے گوشت سے پکائی جائے۔ مؤنث۔

بوباش اصطلاح۔ بقول برہان بسکون شین قرشت بمعنی قدیم و جاوید و ہمیشه و سرمد باشد۔ صاحب ناصری بذکر معنی بالا گوید که کنایه از بود و وجود واجب یعنی ہستی خدای که بوده باشد چنانکه صاحب فرہنگ دساتیر آورده صاحب جامع متّفق با برہان۔ خان آرزو در سراج ہم و صاحب سفرنگ در چہل و نہمین فقره (نامه شت شاہی کلیو) ذکر این بمعنی قدیم و جاوید کرده **مؤلف** عرض کند که این مرکّب است از بو و باش بر سبیل تکرار و این ہر دو بمعنی قدیم و جاوید است و مرکّب اسم جامد فارسی قدیم یعنی بو اسم مصدر بودن به معنی دو ش گذشت و باش ہم مصدر باشیدن که مذکور شد و معنی این مرکّب (کسی که بوده و خواہد بود) (اردو) قدیم اور ہمیشه رہنے والا کنایه ہے خدائے تعالیٰ سے (واجب الوجود) دیکھو بایسته ہستی۔

به وبال افتادن و در افتادن مصدر اصطلاحی۔ افتادن در مصیبت و گرفتار بلا شدن۔ (انوری ؎) بنده را نیست غم جان و جوانی و جہان بو غم آنست که بیہوده در افتم به وبال ﴿ (اردو) مصیبت میں مبتلا ہونا۔ آفت میں پھنسنا۔

بوبالیدن بقول بہار بمعنی بوبیدن **مؤلف**

عرض کند که دیگر کسی از محققین فارسی زبان ذکر این نکرده و معاصرین عجم هم بر زبان ندارند۔ بدون سند استعمال این را بدین معنی تسلیم نکنیم که گوش ما هم شنود (اردو) بوپھیلنا۔

بوبر آمدن استعمال۔ (۱) منتشر شدن بو (۲) بمجاز لطیف امید و آرزو که بو بمعنی امید بجایش گذشت (ظهوری ع) مہر ما حدیث سنبل آن مو بر آمد است بو نکوی گشته تا سخنش بو برآمد است ہ (اردو) (۱) بو آنا۔ بو پھیلنا۔ (۲) امید بر آنا۔ آرزو بر آنا۔

بوبراقش اصطلاح۔ بقول لغات بربان نیز (بوبرقش بحذف الف) هم جانوریست که آن را بوقلمون گویند صاحب شمس این را به فا عوض قاف نوشته (غلطی کتابت می نماید) صاحب محیط به بوقلمون گوید که گویند طائریست کوهی که پر آن به الوان عجیبه متلون می شود و در رنگ آن مثل شعله آتش ظاهر می گردد و گویند که اخیل است و گویند که حربا که بفارسی آفتاب پرست نامند مؤلف عرض کند که برقش در عربی زبان بمعنی مرغ خورد و سبز رنگ است که بجایش گذشت و صاحب اسند ذیل (براقش) بحواله منتهی الارب گوید که (ابوبراقش) در عربی مرغی را نام است دشتی و کوچک مانند خارپشت۔ پر بالائین آن سپید و میانگی سرخ و زیرین سیاه۔ هرگاه بر انگیخته شود پر افراشته سوی و متلون بالوان شتی گردد (ملخص) پس بخیال ما همین جانور را فارسیان بحذف الف اول و الف ششم (بوبراقش) و (بوبرقش) گفته اند که عجب نباشد دیگر هیچ (اردو) عربی میں (ابوبراقش) ایک پرندے کا نام ہے جسکے پروں کا رنگ مختلف ہوتا ہے فارسیوں نے اسی کو (بوقلمون) کہا ہے۔ مذکر۔

بوبرخاستن استعمال۔ بقول اسند بحواله غیاث بمعنی پیدا شدن بو (حافظ) بوی گل برخاست گوئی در چمن باروت بود ہ بلبلان مستند گوئی دیده چون باروت را ہ (اردو) بو پھوٹنا۔ بقول آصفیہ بو پھیلنا۔ (دیکھو بلند شدن بو)

بوبرد اصطلاح۔ بقول برہان بضم اول و ثالث

وسکون ثانی و دال بی نقطه بلبل را گویند که عندلیب
است صاحب جهانگیری گوید که (بوبردک) هم بدین
معنی می آید صاحب رشیدی همزبانش (مولوی معنوی ره)
تو بدانی که سیم غم که گرد قاف می پرّم چو نمی دانی که بوبردک
دیر تو ستم زار می گردم ¤ صاحب ناصری بذکر این گوید
که بدین وجه این نام کردند که بوی گل را استشمام می کند
صاحب جامع همزبان برهان مؤلف عرض کند که
اسم فاعل ترکیبی است بمعنی بوی برنده و حاصل کننده
بوی مرکب از لفظ بو و ماضی مطلق مصدر بردن
وجه آورده که این را مخفف (بوبرد) گفته بمعنی
که بوی گل او را برده بیهوش کرد که از شاخ گل
که بلبل است مخفی مباد که بلبل و عندلیب هر دو لغت
عرب است و همین است لغت فارسی برای بلبل و آنچه
بکاف تصغیر می آید هر یک این با این را مخفف آن دانیم
والاخر اولی من الاول (اردو) دیکهو بلبل ۔

بوبرداشتن مصدر اصطلاحی ۔ بقول خان آرزو
در چراغ هدایت بمعنی شمیدن (وحید ره) چون از آن
شوخ تو انهم می گلرنگ گرفت ¤ من که از ضعف نه
گل بو نتوانم بر داشت ¤ صاحب بحر همزبانش بهار
بذکر این گوید که بمعنی کسب کردن بو باشد مؤلف
عرض کند که حاصل کردن بو است (اردو) بو حاصل
کرنا ۔ بو لینا ۔

بوبرداشتن زخم مصدر اصطلاحی ۔ بقول
بحر ناسور شدن زخم از رسیدن بوی مشک و گل
۔ بهار گوید که مرادف (بوبردن) است که می آید
و بمعنی ناسور شدن زخم قاطع مؤلف عرض کند
که عادت است که چون بوی خوشی بزخم رسد مندمل
نمی شود بلکه تازه و عمیق شود و ناسوری پیدا می کند
از همین عادت فارسیان این مصدر را قائم کردند
پس معنی لفظی این حاصل کردن زخم بو را و کنایه از
ناسور شدن است و لیس هیچ ضرورت ندارد که
بوی مشک و گل را داخل معنی این کنیم (اردو)
زخم ہرا ہونا ۔ گہرا ہونا ۔ ناسور پیدا کرنا ۔

بوبردک اصطلاح ۔ بقول برهان و رشیدی

وجہانگیری و بحر و جامع و سراج ہمان بلبل کہ بر (بوبرد) گذشت مؤلف عرض کند کہ ما حقیقت این را ہمین جا عرض کردہ ایم (اردو) دیکھو بلبل۔

بوبر دماغ زدن مصدر اصطلاحی بقول انند (۱) رسیدن و (۲) رسانیدن بو بدماغ و فرماید کہ لازم و متعدی ہر دو آمدہ (ظہوری ؎) خواندہ رقم رضوان ریحان و سنبلش را * بوئی کہ کاکل او زد بر دماغ مردم * مؤلف عرض کند کہ موافق قیاس است کہ مصدر زدن لازم و متعدی ہر دو آمدہ (اردو) (۱) بو دماغ مین پہنچنا (۲) بو دماغ مین پہنچانا۔

بوبردن مصدر اصطلاحی بقول بہار (۱) مرادف بوبرداشتن یعنی کسب کردن بو است صاحب بحر می فرماید کہ (۲) اندک اطلاعی بر چیزہای مخفی بہم رسانیدن و خبردار گردیدن و پی بردن و (۳) گمان کردن و چیزی شنیدن۔ خان آرزو در سراج ذکر معنی دوم از شاعر سند دہد (؎) تر راز طور و امین ہر کہ بوئی بردمی داند * کہ لیلی بود با فرہاد و مجنون کوہ و ہامون * و فرماید کہ (۴) بمعنی گوشت بزکوہی نیز و (۵) بفتح پوست شتر بچہ پر کاہ کردہ کہ پیش ناقہ بچہ مردہ گذارند تا بگمان فرزند خود شیر دہد صاحب ملحقات بہار انند بسند ذکر معنی دوم قانع (انوری ؎) از خلوت ضمیرش بوئی نبرد ہرگز * جاسوس وہم کانجا برہم شود دو چشم * مؤلف عرض کند کہ ما حقیقت معنی اول بر (بوبرداشتن) ظاہر کردہ ایم کہ حاصل کردن بوی باشد کہ معنی حقیقی است و معنی دوم کنایہ مجاز و معنی سوم مجاز مجاز و در معنی چہارم و پنجم بیان کردہ خان آرزو تسامحش راہ یافتہ مجرد بو بمعنی گوشت بزکوہی بمعنی سومش مذکور شد و بمعنی (پوست شتر بچہ پر از کاہ) بمعنی چہارمش گذشت پس در ینجا در معنی چہارم و پنجم (بوبردن) باید کہ بمعنی مصدر بردن ہم بیان کنیم یعنی بردن گوشت بزکوہی و بردن (پوست شتر بچہ پر از کاہ) خان آرزو بردن را در عرض معنی ترک کردہ یا کاتبش غلط کردہ (اردو) (۱) دیکھو بوبرداشتن (۲) مخفی چیزیں

خفیف آگاہی حاصل کرنا۔ کسی چیز کی ٹوہ پانا (۳) گمان کرنا (۴) جنگلی چھپکلی کا گوشت لیجانا (۵) اونٹ کے بچہ کی کھال میں گھانس بھر کر لیجانا۔

بوبردن زخم مصدر اصطلاحی۔ بقول بہار وارستہ ناسور شدن زخم از رسیدن بوی مشک وگل (مخلص کاشی ع) دل نمیدانم کہ این عنبر بو بردہ است ‡ اینقدر دانم کہ زخم سینہ ام بو بردہ است ‡ (طالب کلیم ع) خونابہ اش گلاب نشاند بہ پیرہن ‡ زخم کسی کہ از گل روی تو بو برد ‡ بہار ہم ذکر این با (بوبر داشتن زخم) کردہ وصاحب بحر ہم این را مرادفش گفتہ **مؤلف** عرض کند کہ ما حقیقت این بر (بوبر داشتن زخم) نوشتہ ایم (اردو) دیکھو بوبرداشتن زخم۔

بوبرقش اصطلاح۔ بقول ملحقات برہان ہمان بوبراقش کہ بجایش مذکور شد **مؤلف** عرض می کند کہ ذکر حقیقت این ہمہ رانجا کردہ ایم (اردو) دیکھو بوبراقش۔

بوبش اصطلاح۔ بقول رشیدی مرادف (بوبو) و (بوبہ) و (بوبک) کہ ہدہد را گویند چہ بوبو آواز ہدہد باشد ہمچو کوکو کہ آواز فاختہ است وبحوالہ فرہنگ گویا کہ بہ بای فارسی آمدہ چنانکہ بعضی گفتہ اند چہ پوپو بہردو بای فارسی کاکل مرغان را گویند کہ چون تاج نمایان باشد و چون ہدہد تاجدار است بدین نام نامیدہ شد خان آرزو در سراج بہ نقل عبارت بالا گوید کہ لفظ پوپو بمعنی ہدہد و شانہ آمدہ لیکن بوبک و بوبہ و بوبش ہمہ بمعنی ہدہد۔ فقط۔ پس گوئیم کہ کاف در بای تحقیقی برای نسبت است و شین ہم برای نسبت گوئیم (انتہی کلامہ) **مؤلف** عرض کند کہ اصل این (پوپو) بہ بای فارسی اول و موحدہ سوم کہ در فارسی زبان بمعنی کاکل مرغان باشد کہ می آید و معاصرین عجم تصدیق این می کنند کہ فارسی قدیم است فارسیان واو نسبت بر زیادہ کردند چنانکہ ہند و ہندو و معنی لفظیش منسوب بہ کاکل مرغان و کنایہ اند ہدہد کہ تاج بہ سر دارد و پس ازان واو بدل شد بہ شین معجمہ چنانکہ

خدیو و خدیش و بای فارسی بدل شد بموحده چنانکه تپ و
تب همین قدر است حقیقت این و حقیقت دیگر مرادفات
این را بجایش عرض کنیم (اردو) ہدہد دیکھو بدبک۔

بوبک بقول برهان با ثانی مجهول بروزن خوبک (۱)
دختر بکر و دوشیزه را گویند و (۲) هدهد را نیز گفته اند که
مرغ سلیمان باشد و بزبان هندی احمق و نادان صاحبان
جهانگیری و سروری بر معنی اوّل قانع صاحبان رشیدی
و ناصری و جامع و انند و هفت ذکر معنی دوم هم کرده اند
خان آرزو در سراج بر معنی دوم گوید که کاف برای
نسبت بر پوپ که کاکل مرغان را گویند و ذکر معنی اوّل
هم کرده **مؤلف** عرض کند که اشارهٔ این بر پوپش
گذشت که پوپ اصل است و بوب بموحده اوّل مبدلش
چنانکه تپ و تب و کاف برای نسبت پس این کنایه باشد
از هدهد که شانه بر سر دارد حالا عرض می شود نسبت بمعنی
اوّل که فارسیان از لغت هندی این را مفرس کرده اند
بمعنی دوشیزه که در اوائل عمر نادان می باشد پس حرج نیست
که این را اسم جامد فارسی زبان دانیم (اردو) (۱)
باکره لڑکی۔ مؤنث (۲) ہدہد۔ مذکر۔ دیکھو بدبک۔

بو بلند شدن مصدر اصطلاحی۔ بقول انند
منتشر شدن بوی باشد (صائب ۵) ز دل گشت
مر آه سینه تاب بلند ٭ نشد ز سوختگی بوی این کباب
بلند ٭ **مؤلف** عرض کند که موافق قیاس است
(اردو) بو بلند ہونا۔

بوبین بقول شمس بالفتح بمعنی کردن **مؤلف**
عرض کند که غیر از شمس دیگری از محققین عجم ذکر
این نکرد یکی از معاصرین عجم می فرماید که مصدر زند
و پاژند است حیف است که بعض محققین زند و پاژند
هم این را ترک کرده اند و مجرد قول صاحب شمس
بدون سند استعمال اعتبار را نشاید مجرد بیان یکی
از معاصرین عجم بکار رفتنی خورد که پایهٔ اعتبارش بلند
نیست و آنچه قیاس می خواهد همین که این به فوقانی
عوض موحده باشد یعنی بوتن مرادف بودن که اسم
مصدر بهر دو یکی است که مصدر حقیقیش بر بودن بیاید
فرق در هر دو همین قدر که فارسیان قدیم از علامت

مصدر تتن کار گرفته اند و متأخرین از وتن و اختلاف
در معنی هر دو تقاضای سندی کند و جا دارد که مقصود
شمس از گردن بکاف فارسی باشد درین صورت
هم بدون سند استعمال تسلیم نکنیم بای حال طالب
سندی باشیم و مجرد قول شمس را کافی ندانیم (اردو)

توبوا — اوّل مبهان بضمّ دو بای ابجد و سکون دو واو
(۱) شانهٔ سر و هدهد را گویند و (۲) در معنی جا بار ثانی
خواهر خود را هم توبوا خوانند صاحب رشیدی ذکر این
کرده بمعنی اوّل و صاحب سروری ذکر معنی اوّل می فرماید که
در فرهنگ هر دو بای فارسی آمده ... اقوال اتفاق
آوازه هدهد را هم گفته اند (سراج قمری ملاحی) بیشانی
شانی تو اگر نیست توازن با فرق سراو باد بیه شانه

جولوپو و هم او این مرادف توپک و توپش و توپه
می گوید (نزاری ۷۰۰) وصال بلبل با گل هنوز نابوده
با بخیره شور برآورده شانه سر توپوپه صاحبان جهانگیری
و سراج هم ذکر این کرده اند بمعنی اوّل و صاحبان
هفت وانند ذکر هر دو معنی فرموده اند مؤلف

حقیر عرض کند که اصل این همان توب بمعنی کاکل
عرفان که به بای فارسی اوّل بجایش می آید و بجایش توپوا
هر دو موحّده چنانکه اسپ و اسب پس فارسیان واو
نسبت را بران زیاده کرده توبو کردند چنانکه هند و هندو
و ... شد برای معنی اوّل بر سبیل کنایه و نسبت معنی ...
ظاهر می شود که لغت هندی است و فارسیان تعریبا
استعمالش بمعنی دوم کرده باشند صاحب ساطع که محقق
زبان سنسکرت است ذکر این کرده و بمعنی سوم مبدل
توپوپو که می آید بای فارسی بدل شده بموحّده چنانکه تپ و
تب (اردو) (۱) دیکهو ہدہد (۲) بہن-خواہر
... مؤنث - (۳) ہدہد کی آواز توپو پو جیسے قمری
کی آواز کوکو (مؤنث)

(الف) توبوبه — اصطلاح - صاحبان برهان و جامع
(ب) توبه — و هفت وانند نسبت (الف) گویند که
بالفتح ... بمعنی توپوست که شانهٔ سر و هدهد است
صاحب رشیدی ذکر (ب) کرده می فرماید که مرادف
توبواست (شمس فخری ۷۰۰) ... که از انعام

تماشش بوبو وطوق حمام وتاج بوبہ۔ صاحب جامع نسخت (ب) گوید کہ (۱) ہمان بوبو و (۲) بمعنی تمنّی وآرزو و فرماید کہ باین معنی بجای حرف اوّل بای تحتانی ہم آمدہ خان آرزو در سراج ذکر الف نکردہ و بہ (ب) ذکر ہر دو معنی کردہ گوید کہ شمس فخری ذکر معنی دوم ہم کردہ مؤلف عرض کند کہ الف مرکّب است از بوبو کہ مبدّل پوپو بہ بای فارسی بمعنی آواز ہا ہا گذشتہ و ہائی زائد و بای نسبت و را آمیزش بمعنی منسوب بہ ہو ہای بوبو وکنایہ از ہدہد و (ب) مبدّل بوبو کہ بمعنی ہدہد گذشت چنانکہ اوسو واوسہ و بازو و بازہ و آنچہ (ب) بمعنی آرزو آمدہ مبدّل بویہ باشد چنانکہ بالیوس و پالیوس و توپ و تیپ و آنچہ بہ تحتانی بعوض موحّدہ می آید بجای آن بجایش گفتیم (اردو) (الف) دیکھو ہوہو کے پہلے معنے (ب) (۱) دیکھو بوبو کے پہلے معنے (۲) دیکھو بویہ

بوپرست اصطلاح۔ بقول بہار بلا نگہ وجن و سگے کہ جانور را بیوی پیدا کند خان آرزو در سراج ہم ذکر این کردہ مؤلف عرض کند کہ بہ محققین دیگر ازین لغت ساکت ہمگا سکوت محققین اہل زبان قابل خیال و مجرّد بیان خان آرزو و نزلہ بہ دارش بہار بدون سند استعمال تسلیم نہ کنیم قیاس متقاضی آنست کہ ہیچ خصوصیت سگ نباشد گربہ وبعض دیگر جانوران ہم غذای خود را بہ بو در یابند پس بوپرست جانوری را توان گفت کہ غذای خود بہ بو دریافت کند (اسم فاعل ترکیبی) و ملانکہ وجن را داخل معنی کردن موافق قیاس نیست (اردو) جن و ملک اور کتا جو بو سے جانور پیدا کرے اور ہمارے معنون کے لحاظ سے وہ جانور جو اپنی غذا بو سے معلوم کر سکے۔ مذکر۔

بوپیچیدن مصدر اصطلاحی۔ بقول بہار و انند مرادف بوپیچیدن وتراویدن وصراحت معنی نکردہ اند و بر سند ظہوری اکتفا کردہ اند (ع) از شوق تو چشم آرزو می پیچد کو باسوی تو از شمامہ بو می پیچد مؤلف عرض کند کہ (۱) منتشر شدن و بلند شدن بو باشد کہ موافق قیاس است و در تحقیق

عجم کہ از معاصرین شان بہ تحقیق پیوست بمعنی (۲) باقی ماندن بو ہم مستعمل (اردو) (۱) بو بلند ہونا (۲) بو اڑنا۔ باقی نہ رہنا کہہ سکتے ہیں۔

بو پیچیدن مصدر اصطلاحی۔ بقول بہار و انند مرادف بو پیریدن و ہیچ صراحت معنی نکردہ اند (صائب ع) بوی کباب دلہا پیچیدہ در لباسش، چون ہزار بیدل از دامنش چکیدہ (طالب آملی ع) بوی زلف تو گر خیال می زنم بمشامم، نسیم می شود و در دماغ می پیچید۔ **مؤلف** عرض کند کہ منتشر شدن و رسیدن بوی باشد موافق قیاس است (اردو) بو پہنچنا۔ بو پھیلنا۔

بو پیمودن مصدر اصطلاحی۔ بقول شمس بالضم کنایت شمیدن است۔ دیگر کسی از محققین فارسی زبان ذکر این نکردہ و سند استعمال ہم پیش نشد و موافق قیاس ہم نیست مجرد بیان شمس اعتبار را نشاید (اردو) نا قابل ترجمہ۔

بوتات نویسی اصطلاح۔ بقول انند و غیاث غلط است۔ فرماید کہ صحیح بیوتات نویسی است بزیادت تحتانی و بضم اول و ثانی و این جمع بیوت است و بیوت جمع بیت کہ بمعنی خانہ باشد **مؤلف** عرض می کند کہ حاصل بالمصدر حساب خانہ داری است و بعض معاصرین عجم بدون تحتانی ہمین مرکب را بر زبان دارند و بمعنی خانہ شماری ہم و عیبی نیست کہ این را مخفف آن دانیم و آن را غیر فصیح دانیم اگرچہ اصل است (اردو) بوتات نویسی) حساب خانہ داری (مؤنث) اور (خانہ شماری) مکانات کا شمار (مؤنث)

بو تراویدن مصدر اصطلاحی۔ بقول بہار و انند مرادف بو پیچیدن کہ گذشت و ہیچ صراحت معنی در اینجا ہم نکرد (طالب آملی ع) می تراود بوی دزد از خرقۂ خونین دلان، نافہ بوی خویش را امساک نتوانست کرد۔ **مؤلف** عرض کند کہ رسیدن و ظاہر شدن بو باشد و (بوی دزد تراویدن) آثار دزد ظاہر شدن است و بس کہ بجایش می آید (اردو) بو آنا۔

بوتہ بقول برہان و جہانگیری و رشیدی و جامع

باتانی مجهول و فتح تای قرشت (۱) رستنی و درختی پرشاخ و برگی که بسیار بلند نشود و بزمین نزدیک باشد و بقول سروری روئیدۂ بی ساق و بزمین نزدیک۔ صاحب ناصری بذکر این گوید که چنانکه خار را بوته خار گویند گلها و ریاحین نزدیک بزمین را نیز۔ خان آرزو در سراج می فرماید که از بعضی مردم زبان دان بدین معنی بحذف واو و تشدید تای قرشت مسموع و در هندی به تای هندی است صاحب رہنما بحوالہ سفرنامہ ناصر الدین شاہ قاچار ذکر این کرده بر مطلق درخت قانع و صاحب روزنامه بر ترجمۂ هندی یعنی بوٹہ بتای هندی اکتفا کرده مؤلف عرض کند که اصل این بوٹا بتای هندی والف عوض ہا لغت هندی است فارسیان بر سبیل تفریس استعمال این کرده اند و نباتی را نام است که برابر زمین باشد (اردو) بوٹا بقول آصفیہ۔ هندی چھوٹا پودہ۔ بوٹا بون کے ساتھ بھی مستعمل ہے۔ مذکر۔

(۲) بوته۔ بقول برہان و جہانگیری و رشیدی و سروری و ناصری و جامع و سراج بچۂ آدمی و حیوانات عموماً و بچۂ شتر خصوصاً مؤلف عرض کند که مجاز معنی اول است دیگر ہیچ (اردو) بوته بقول آصفیہ۔ فارسی۔ اسم مذکر۔ اونٹ کا بچہ۔ مؤلف عرض کرتا ہے که عموماً آدمی اور حیوانات کے بچہ کو بھی فارسیون نے بوتہ کہا ہے پس اس کا ترجمہ (بچہ) ہے۔ مذکر۔

(۳) بوته۔ بقول برہان و جہانگیری و رشیدی و سروری و ناصری و جامع و سراج نشانۂ تیر (سراج الدین راجی ؎) در خمار چشم مستش نیم خواب ٭ کرد ما را بوتۂ تیر عقاب ٭ مؤلف عرض کند که این ہم مجاز معنی اول است که نشانۂ تیر ہم که از گل ساخته می شود قدری از زمین بلندی باشد مثل بوتۂ نبات۔ (اردو) تیر کا نشانہ۔ مذکر۔

(۴) بوته۔ بقول برہان و جہانگیری و رشیدی و سروری و جامع و سراج ظرفی را نیز گویند که از گل حکمت ساخته باشند و طلا و نقره و امثال آن دران بگدازند و بعربی خلاص و بوتقہ معرب آن (شاعر ؎) نه در غنچه کامل شود نیکر گل ٭ نه در بوته

ظاہر شود صفوت زر ؎ (خاقانی ؎) چون زر در
بوتۂ تلقین مرا گداخت کانزمن ؎ نہ شیطان ماند
و وسواسش نہ آدم ماند و عصیانش ؎ **مؤلف**
عرض کند کہ اسم جامد فارسی زبان دانیم دیگر ہیچ۔
(اردو) کٹھالی بقول آصفیہ۔ ہندی۔ مؤنث
چاندی سونا گلانے کی پیالی جو کھریا اور روئی کو
بنائی جاتی ہے۔ پنجاب میں کٹھیالی کہتے ہیں۔ بوتۂ زر
خلاص زر۔ بواتقہ۔ بعض اہل زبان کٹھریا کہتے ہیں
اور دکن میں موس۔

(۵) بوتہ ۔ بقول ناصری نقاشی [illegible] و چہرہ
کہ قلمدان گویند و امثال آن از لباس و غیرہ و آن
را (گل و بوتہ) نیز گویند بہار ذکر این کردہ از دیگر
معانی ساکت (مسیح کاشی ؎) بہار زار فلک حلہ ہا
فراوان است ؎ نصیب غنچۂ گل بوتۂ قبائی نیست ؎
مؤلف عرض کند کہ مجاز معنی اول کہ نقش و نگار
آئینہ و لباس را ہم فارسیان بوتہ گفتند **(اردو)** آئینہ
یا لباس اور ان دونوں کا نقش و نگار گل بوٹے۔ مذکر۔

بوتۂ خاک اصطلاح۔ بقول برہان کنایہ از بدن
و قالب انسان صاحب جہانگیری در ملحقات و صاحب
جامع بذیل بوتہ و صاحب رشیدی بذیل استعارات و
صاحب بحر بذیل مرکبات ذکر این کردہ مرکب اضافی است
و مراد از قالب خاکی انسان است و بس **(اردو)**
قالب خاکی کہہ سکتے ہیں۔ مذکر۔ جسم۔ مذکر۔

بوتیمار اصطلاح۔ بقول برہان بالکسر بروزن موسیقار
نام مرغی است کہ او را غمخورک نیز گویند و ہمیشہ در
کنار آب نشیند و از غم آنکہ مبادا آب کم شود با وجود تشنگی
آب نخورد و آن را بعربی [illegible] نام و بیونانی [illegible] خوانند
[illegible] گوشتش بی خوابی آورد و مقوی حافظہ باشد
و دہن را [illegible] صاحبان جہانگیری و رشیدی و
سروری و جامع و سراج ذکر این کردہ اند (حکیم سنائی
؎) در ہوای صفا چو بوتیمار ؎ در دو دست از ہست کو
صفیر [illegible] ؎ (استاد لامعی ؎) مانند بوتیمار از حسرت
آئینہ [illegible] در دو دریغ ؎ در دا [illegible]
؎ (سعدی ؎) ازین درخت چو بلبل بر آن درخت

نشتین بپدرام دل چه فرو ماندۀ چو بوتیمار صاحب محیط بر بوتیمار حواله ششقین و مالک الحزین کند و بر (ششقین بتری) می فرماید که آن طائریست شبیه بفاخته که آن را بفارسی بوتیمار و بیونانی طرلقیون گویند و بترکی (الافاخته) و بهندی بگلہ. بزرگتر از فاخته و سفید رنگ و بلوق گردن آن سیاه و ناتمام و پای و گردنش بلند. بهترین آن کوچک و فربه. باید که بعد ذبح آن را یک روز بگذارند تا لحم نرم گردد و در وزن دیگر پخته بخورند الحاصل گوشت آن گرم و خشک در دوم و نزد بعضی در سوم. مزکی ذهن و مقوی حواس و مزید حافظه و منافع دارد (الخ) مؤلف عرض کند که مرکب فارسی بقاعدۀ عربی است بمعنی صاحب غم و عربی بایں اسم ــــ نباشد بلکه مالک الحزین گویند (اردو) بگلا بقول آصفیه ہندی. اسم مذکر. بوتیمار. شخوارک. ماہی خور کلنگ

بوچ بقول ناصری مرادف بوش (۱) بفتح و بجیم فارسی بمعنی خودنمائی و کرّ و فر (شیخ انصاری فرموده) جنید پیری متمکن بود اورا بوچ و بوش نبوده یعنی خودبینی نداشته خان آرزو در سراج بجیم عربی آورده فرماید که بوش مبدل این است و فرماید که (۲) بضم اوّل اندرون دہان و اینقدر صراحت فرماید که ظاہرا بهر دو معنی بجیم فارسی است و بمعنی دوم به بای فارسی نیز چراکه بمعنی خالی (پوچ) است ببای فارسی و می تواند که بای تازی به پارسی بدل شده باشد اگر بجیم تازی باشد مبدل بوز خواهد بود و آن بمعنی گرد اگرد دہان است مؤلف عرض کند که بوچ بجیم فارسی بهر دو معنی بالا می آید اگر سند استعمال این پیش شود توانیم عرض کرد که این مبدل انست چنانکه کاچ و کاج و ما آن را اسم جامد فارسی زبان دانیم و این را مبدلش و به بای فارسی تسلیم نکنیم که محض قیاس خان آرزو است و خود او هم این را ببای فارسی بجایش قائم نکرده و صاحب برہان هم ساکت باقی حال تصفیۀ آن همانجا کنیم (اردو) (۱) خودنمائی. مؤنث. دیکهو اسنامه (کرّ و فر) مذکر دیکهو اوش و بوش (۲) منهہ کے اندر کا حصہ. داخل دہن. مذکر..

بوچپا بقول برهان بکسر جیم و بای فارسی بالف کشیده بر وزن بوسا بلغت زند و پازند خیار بادرنگ را گویند صاحب ناصری هم ذکر این کرده و صاحبان انند و هفت نقلش بر داشته **مؤلف** عرض کند که اسم جامد فارسی قدیم است دیگر هیچ و خواص و طبیعت این بر (ادرنگ) گذشت (**اردو**) دیکھو ادرنگ ۔

بوچ بفتح اوّل و سکون ثانی و جیم فارسی ۔ مرادف بوج که به جیم عربی گذشت صاحبان برهان و جامع هم ذکر این کرده اند و صاحبان رشیدی و سروری و جهانگیری بمعنی اولش قانع **مؤلف** عرض کند که ما همانجا بیان کرده ایم که این اصل است و آن مبدل این (**اردو**) دیکھو بوج ۔

بوچکیدن مصدر اصطلاحی ۔ بهار ذکر این کرده از معنی ساکت دسند بهر نجات پیش می کند (ص) بوی گلاب از درو دیوار می چکد ها ای گل به آه گرم که برخورده ذکر پ صاحب اند نقل نگارش **مؤلف** عرض کند که معنی بو آمدن و نشر شدن بو باشد و بس (**اردو**) بو آنا ۔ بو پھیلنا ۔

بوچیپا صاحب جهانگیری در ملحقات می فرماید که خیار را نام است **مؤلف** عرض کند که مصحّف بوچپا می نماید بزیادت تحتانی و جز این نباشد که غلطی کتابت این را قائم کرد از ینکه دیگر کسی از محققین فارسی زبان ذکر این نکرده (**اردو**) دیکھو بوچپا ۔

بوحا بقول برهان با حای بی نقطه بالف کشیده بلغت یونانی گیاه ماه پروین را نام است و بیخ آن را بعربی جدوار صاحب ناصری فرماید که فارسی این ژدوار است به زای فارسی **مؤلف** عرض کند که ما بر انتله سودا ذکر جدوار کرده ایم و ذکر این لغت یونانی ازین وجه پسند خاطر برهان شد که اکثر بر زبان فارسیان است (**اردو**) جدوار کی گھانس ۔ جدوار کا بیان (انتله سودا) پر گزرا ہے ۔ مذکر ۔

بوخت بقول برهان بر وزن سوخت بمعنی پسر باشد که برادر دختر است صاحبان جهانگیری و رشیدی و ناصری و جامع ذکر این کرده اند خان آرزو در سراج گوید که بخت که گذشت مخفف این است

مؤلف عرض کند کہ ما بر بُختت کہ بہ ہمین معنی گذشت حقیقت این را بیان کردہ ایم کہ این اصل نباشد و بختہ اصل است (اردو) دیکھو بخت کے پانچوین معنے۔

بوخشک بقول شمس بمعنی بوسہ مجرّد و بی جماع۔ ہمہ محققین فارسی زبان ازین لغت ساکت **مؤلف** عرض کند کہ اصل این بوس خشک باشد سین مہملہ حذف شدہ (بوخشک) باقی ماند یا تی حال بدون سند استعمال مجرّد بیان صاحب شمس اعتبار را نشاید (اردو) صرف بوسہ۔ مذکر۔

بوخل بقول برہان بروزن نوفل خرفہ را گویند و بعربی بقلۃ الحمقا۔ صاحب سروری گوید کہ بضم با و فتح خا خرفہ باشد صاحب جامع گوید کہ بوخلہ ہم بہ ہمین معنی می آید خان آرزو در سراج ذکر ہر دو یکجا کردہ **مؤلف** عرض کند کہ ما بر بخلہ حقیقت ماخذ این عرض کردہ ایم کہ گذشت (اردو) دیکھو بخلہ۔

(الف) **بوخلاف** اصطلاح۔ بقول ملحقات برہان شیطان را گویند صاحبان بحر و غیاث و انند ہم ذکر این کردہ اند صاحب ہفت ــــــــــ

(ب) **بوخلافی** ہم بہ ہمین معنی آوردہ و صاحب مؤید تائیدش بدین صراحت کردہ کہ این بمعنی شیطانی است **مؤلف** عرض کند کہ این مرکب فارسی است بقاعدہ عرب شل کنیت یعنی لفظی الف (ابد رصدول و مخالفت) و کنایہ از شیطان و (ب) نیز بادت یای مصدر نیست نہ مرادف الف صاحب ہفت و بمعنی سکندری خورد و صاحب مؤید درست نوشت۔ استعمال این ہم در زبان عرب نیامدہ (اردو) (الف) شیطان۔ مذکر۔ دیکھو باورسیہ چشیم (ب) شیطنت۔ بقول آصفیہ اسم مؤنث۔ خباثت۔ شرارت خبث۔

بوخلہ صاحب برہان بفتح و بضم ثالث ہر دو نوشت و صاحب رشیدی با بخلہ ذکر این کردہ صاحبان سروری و جامع و سراج ہم ذکر این کردہ اند **مؤلف** عرض کند کہ حقیقت این بر بخلہ بیان کردہ ایم (اردو) دیکھو بخلہ۔

بوخوردن بقول بهار بمعنی بوبردن (سالک
قزوینی ے) سالک ارباب سخن از فکر معنی زنده
اند چو جای آب خورد از بلبل در چمن بوی خورد ے
(طالب آملی ے) عشاق را مزاج قناعت بود
لطیف چو تا غنایی که رنگ بپوشند و بو خورند ے
(امیر خسرو ے) زبسکه غنچه دهن بسته از صبا بو خورد
بو در دل پوست نگنجید و در زبان نشگفت ے
صاحب انند نقل نگارش مؤلف عرض کند که
بو گرفتن و حاصل کردن بو باشد (اردو) بو
حاصل کرنا بو لینا ۔

بود بقول لغات سربان (۱) بمعنی هستی و باشد
صاحب ناصری می فرماید که بضم اول و فتح دوم
بواو زده بمعنی باشد (حافظ ے) بود آیا که در میکده ها
بگشایند گره از کار فرو بسته ما بگشایند ے و فرما
که (۲) ماضی و (۴) بطریق سوال و استفهام ۔
(سعدی ے) بوی چنین دریغ نباشد که گره زده
بگذار تا کنار رود بیت مشکبو بود چو بهار گو باد که بمعنی

موجود چنانچه نابود بمعنی معدوم ۔ صاحب سفرنگ در
سی و نهمین فقره (نامه شت حی افرام) گوید که بضم
با ابجد با واو و دال بمعنی هستی و وجود باشد مؤلف
عرض کند که بمعنی اول اسم جامد و اسم مصدر (بودن)
است که می آید و بضم اول و سکون واو و دال مهمله
سند حافظ برای معنی چهارم است که می آید برای معنی
اول و بمعنی دوم بمعنی مطلق بودن و معنی سوم بیان کرده
ناصری تمنی است نه سوال و استفهام چنانکه (ے) آنانکه
خاک را بنظر کیمیا کنند آیا بود که گوشه چشمی بما کنند ے
وحقیقت آنست که این معنی پیدا می شود از (۴) بمعنای ع
بودن که بضم اول و فتح دوم و سکون سوم باشد
از کلام سعدی که ناصری بر معنی سوم آورده سند این
معنی چهارم حاصل می شود و معنی سوم بدون ترکیب
بالفظ آیا حاصل نمی شود چه گرد بود (ے) بمعنی شاید و
است هم می آید و بدین معنی تو مخفف همین است (اردو)
(۱) هستی مؤنث ۔ وجود ۔ مذکر ۔ (۲) تھا ۔ ماضی مطلق
(۳) (آیا بود) کا ترجمہ شاید کہ ہے ۔ ایسا ہو ۔ (۴) ہو

بوَدے۔ مضارع (۵) شاید (امید۔ مؤنث)

بوادن بقول خان آرزو در چراغ ہدایت (۱) برشتہ کردن تخم ہا و عنبر با (اثر ـــــ) ز آتش می گشت چشمِ بکا فرش دلخواہ تر پچھو یا دامی کہ بہر تقویت تو سید ہیند ہا صاحب بحر نقل نگارش و زآلہ بر دارش بہار بذکر معنی اوّل گوید کہ (۲) معروف و مقصودش غیر معنی حقیقی نباشد چنانکہ بوادن گل (میر نجات ـــــ) بر فراز مدّعا لو چیست بہر داغ و علم ہا لالہ ہای این چمن بوی مصیبت می دہد ہا صاحبان انند و آصفی نقل نگار بہار **مؤلف** عرض کند کہ معنی اوّل از معنی حقیقی دوم بر سبیل مجاز پیدا کردہ اند یعنی چون چیزی را بر آتش بریان کنند بوی دہد پس (بوادن چیزی) کنایہ از بریان شدن چیزی است و از ہمین مصدر لازم بر سبیل مجاز معنی متعدّی داخل محاورہ شد کہ مجاز مجاز است دیگر ہیچ معاصرین عجم بر زبان دارند و صاحب بول چال ذکر اسم مفعول این یعنی (بوادہ) کردہ (اردو) (۱) بھونا دیکھو برشتن (۲) بو دینا۔

بوادار اصطلاح۔ بقول بحر قسمی از چرم بود۔ صاحب محیط می فرماید کہ بضم بای موحدہ و سکون واو و فتح دال مہملہ و الف و سکون رای مہملہ اسم فارسی است و بعربی بلغار و بہندی بوادر کا چمڑا گویند و آن چرمی است سرخ و خوش رنگ ضخیم۔ دانہ دار۔ خوشبو کہ از اشترخان می آورند و سبب بوی آن آنست کہ دباغت آن از پوست درختی می نمایند کہ آن درخت خوشبو است و در غیر آن بلد جای دیگر نمی شود۔ سرد و خشک و افعال و خواص آن مانند دیگر جلود است و گویند کہ آب لو بید دون در ظرف مصنوع از ان مقوّی قلب و رافع خفقان و مضعف باہ (الخ) **مؤلف** عرض کند کہ اسم فاعل ترکیبی است و بس (اردو) بوادار ایک خاص چمڑے کا نام ہے جو سرخ رنگ اور خوشبو ہوتا ہے جو (اشترخان) سے لایا جاتا ہے۔ مذکر۔ صاحب آصفیہ نے (بوادار) پر لکھا ہے ادیم ہیں وہ خوشبودار جو یمن سے لاتے ہیں آپ نے تذکیر و تانیث کی صراحت نہیں کی لیکن (ادیم) کے لحاظ سے (مؤنث)

بوداشتن استعمال (۱) بمعنی بودار بودن چیزی

و (۲) مجازاً آثار و علامت چیزی داشتن (ظہوری

لہ) گذار باد بہ گلزار او مناسب نیست ۔ کہ نگاہ رنگ

ندارد دماغ بو دارد ۔ (ولہ ۔) دل زیاد بہشت

بو دارد ۔ کہ نگار بہشت رو دارد ۔ (اردو) (۱)

بو رکھنا ۔ بو دار ہونا (۲) آثار و علامت رکھنا ۔

بودانہ اصطلاح ۔ بقول اننڈ بحوالۂ فرہنگ فرنگ

در فارسی زبان بالضّم نام تخمی است دوائی ۔ صاحب

محیط ذکر این نکرد و بر بودنہ گوید کہ ہمان پودینہ است

کہ بجایش بیاید کہ اسم فوذنج است و بر پودینہ ہم

حوالۂ فوذنج کرده و بر فوذنج گوید کہ بضمّ فا و سکون

واو و فتح دال مہملہ و معجمہ نیز آمده معرّب از پودنہ

یا پودنگ فارسی و بسریانی قرنتیا و بیونانی غلیجن و بر و می

اریلیغانون و بعربی حبق و بہندی پودینہ ۔ گرم و خشک

در اوّل سوم و دران تلطیف و تحلیل قوی است ۔

بسبب حدّت و مرارت خصوصاً بری آن (الخ)

مؤلّف عرض کند کہ ہمین است اصل کہ بودنہ مخفّف

بن و پودینہ سبدّل این کہ موحّدہ بدل شد بیای فارسی

چنانکہ تب و تپ و الف بدل شد بہ تحتانی چنانکہ (تازانہ)

و (تازیانہ) و (ارمغان) و (یرمغان) (اردو) پودنہ

بقول آصفیہ فارسی ۔ مذکر ۔ ایک قسم کی تیز خوشبودار نبات

جسکو عربی مین نعناع کہتے ہین ۔

بود باش اصطلاح ۔ بقول اننڈ بحوالۂ فرہنگ فرنگ

بالضّم محلّ سکونت و نیز سکونت را گویند اگرچہ دیگر کسی از

محقّقین فارسی زبان ذکر این نکرده ولیکن معاصرین

عجم ہر زبان دارند مرکّب از ہر دو اسم جامد بودن و باشیدن

است موافق قیاس از قبیل (خور و نوش) اصل این ۔

(بود و باش) با واو عطف است و بدون واو ہم (اردو)

بود و باش بقول آصفیہ ۔ فارسی ۔ اسم مؤنث ۔ سکونت ۔

قیام ۔ مسکن ۔ ریاست ۔

بودش اصطلاح ۔ بقول برہان بکسر دال ابجد بر وزن

سوزش بمعنی ہستی و بود باشد کہ بعربی کون خوانند صاحب

سروری ذکر این با (بوش) کرده کہ بہمین معنی می آید ۔

(ناصر خسرو ۔) بیرونت برنداز درمرگ ۔ چون اندرین

بودش اندر آئی ۔ صاحبان ناصری و جامع ہم ذکر این

کرده اند۔ خان آرزو در سراج می فرماید که شین این ظاهرا
برای نسبت است و شین حاصل بالمصدر نیست چرا که آن
بامصدری که بوزن صیغه ماضی باشد ملحق نشود چنانکه آفرینش و بالش
و بینش و خورش و خارش و برین قیاس پس می تواند که از
عالم بویش بود که شین نیز در آن برای نسبت است مؤلف
عرض کند که ما حقیقت بویش را بجایش عرض کرده ایم
که مبدل بو بو است و شین نسبت در آن نیست و در بینش
لغت هم نباشد بلکه این حاصل بالمصدر بودن است
محققین مصادر سکندری خورده اند که بود را حاصل
بالمصدر دانسته اند و برای بودش شین نسبت را می جویند
واصل نه چنانست بلکه بود اسم مصدر است که اشاره اش
بجایش کرده ایم و این حاصل بالمصدر و هیچ ضرورت
ندارد که با آفرینش و بینش و امثال آن مقابله این کنیم
از ینکه برای حاصل بالمصدر قاعده مقرر نیست و مبنی بر
سماع است و بوش که می آید مخفف این پس خان آرزو
قاعده که برای حاصل بالمصدر بر قیاس خود بیان
می کند ناقابل قبول است (اردو) رہنا۔ جیسے اسکا
یہاں رہنا ہمارے لئے باعث راحت ہے۔“

بودن | بقول بحر با واو معروف هستی و هست شدن
و باشیدن و بود مضارعش که کامل التصریف است و
فرماید که صیغهٔ ماضی بعید و امر و نهی نیامده و بقول مؤلف
هستی گرفتن و ترجمه این در عربی کون و فرماید که بود و بودش
و بود و بودش حاصل بالمصدر و صراحت مزید کند که
بود بمعنی باشد و بوند بمعنی باشند و بوم بمعنی باشم و
بوی بمعنی باشی و بونده بمعنی باشنده و بوا و بو مخفف
بود صاحب نوادر بحواله خان آرزو می فرماید که استعمال
لفظ بود عام است و می آید در مقامی که عرض حدوث
آن امر باشد و سابق وجود نداشته باشد و هم در
مقامی که موجود شود و مطلوب ثبات آن باشد اما لفظ
شود بشین معجمه مستعمل نمی شود مگر در جائی که مدعا حدوث
آن بود فقط و سابق حاصل نباشد مؤلف عرض
کند که فرق در باشیدن و بودن همین قدر است
که باشیدن تعلق دارد با زمانهٔ حال و استقبال و
بودن تعلق دارد با زمانهٔ ماضی پس باشیدن بمعنی

حالان بودن یا بودن در زمانهٔ آینده و بودن بمعنی از سابق الایام بودن ولیکن نزاکت این فرق در استعمال فارسیان باقی نمانده حالا عرض می شود نسبت ماخذ این که بعضی این را مرکب قرار داده اند از اسم مصدر بود و نیز باید علامت مصدر دن بران بحذف یک دال مهمله از دو دال که جمع شد و بعضی اسم مصدر این بای داشته واصل این بعد ترکیب علامت مصدر بایدن بود که الف بدل شده به واو چنانکه تاغ و توغ و تحتانی حذف شده بودن باقی ماند و اشارهٔ این بر بای گذشت و بخیال ما اسم مصدر این بو باشد که بمعنی دوش گذشت و بقول بعض محققین امر حاضر این بو آمده و این برخلاف قول صاحب بحر است و قواعد فارسیان هم مقتضی آنست ولیکن فارسیان امر حاضر این را استعمال نمی کنند و از امر حاضر باشیدن یعنی باش کار می گیرند و اشارهٔ این بمعنی ششم بو بهم مذکور و آنچه در ملحقات این متصرف شده است برخی از آن بمعنی دوم بو گذشت و صراحت بعض آن بجایش مذکور شد با بجمله مصدر ریست اصلی که اسم این مصدر بال فارسی زبان است (اردو) رہنا ہونا ۔

بودنگ بقول آنند بحوالهٔ فرهنگ فرنگ بالضم و فتح دال و سکون نون و کاف فارسی (لوداند) را گویند ۔ دیگر کسی از محققین فارسی زبان ذکر این نکرد

مؤلف عرض کند که بودنگ به بای فارسی می آید و حقیقت آن همدرانجا عرض کنیم و درینجا همین قدر کافی است که این مبدل آنست چنانکه اسپ و اسب (اردو) دیکھو پودانہ ۔

بودنه بقول برهان و ا بفتح دال و نون پرنده ایست که آنرا تیهو می گویند و بقول بعض پرندهٔ شبیه به تیهو لیکن کوچکتر از وست که آن را بعربی سلوی خوانند صاحب ناصری متفق با برهان و صاحب جامع بر سلوی قایل و بقولش آن را مرغ بلدرچین هم گویند و صاحب غیاث گوید که هندی این بتیر است خان آرزو در سراج بذکر قول برهان می فرماید که از بعضی مردم توران شنیده که جانوری است شبیه به تیهو که هندی

آن ابیتر نام است با یای مجہول و ہمین اصح است و اتوی

مؤلف عرض کند کہ ماحقیقت این مرد (بلد رچپین) بیان کردہ ایم۔ اسم جامد فارسی زبان است (**اردو**) بیٹر۔ بقول آصفیہ ایک پرند کا نام۔ مذکر۔

(۳) **بودنہ** مبدل پودنہ کہ بیای فارسی می آید چنانکہ اسپ و اسب و تعریف این بر پودانہ گذشت و ظاہرا این را مخفف بودانہ ہم توان گرفت بحذف الف۔ (**اردو**) دیکھو بودانہ۔

بود و نابود اصطلاح۔ بقول ملحقات برہان و مؤید بمعنی (۱) وجود و عدم و (۲) کنایہ از فقر و غنا۔ صاحب بحر بمعنی اول قانع۔ صاحب ہفت را با ملحقات برہان اتفاق و صاحب انند ہمزبانش **مؤلف** عرض کند کہ معنی اول حقیقی است و معنی دوم را ازین وجہ طالب سند می باشیم کہ محققین اہل زبان اعنی ناصری و سروری و جامع ازین ساکت (**اردو**) (۱) وجود اور عدم۔ عدم وجود۔ ہونا نہ ہونا (۲) فقیری اور تونگری۔ مؤنث

بود و نا ر اصطلاح۔ بقول شمس بمعنی انتظام امور

بی خلل۔ **مؤلف** عرض کند کہ اگرچہ محقق بی تحقیق این را لغت فارسی گفتہ ولیکن بر زبان معاصرین عجم نیست و محققین فارسی زبان ہم ازین ساکت۔ خلاف قیاس است و قابل اعتبار نباشد (**اردو**) ناقابل ترجمہ۔

بود و نبود اصطلاح۔ بمعنی عدم و وجود ہر دو کنایہ از ہیئت کذائی و ہرچہ بود (ظہوری سہ) باوجود آنکہ غارت تاخت بر بود و نبود ما پایہ داران راہمان کم صبری بسیار ہست ہ (**اردو**) تھا یا نہ تھا جو کچھ تھا۔ ہیئت کذائی۔ مؤنث۔

(۳۵۵۴)

بود و نمود اصطلاح۔ کنایہ باشد از ہیئت کذائی و رونق و نمود (صائب سہ) بود و نمود عاشق از آب و تاب حسنت ہر گز ذرہ را وجود نیست از آفتاب حسنت ہ (**اردو**) نمود۔ فارسی۔ مؤنث دکھاوا۔ دیکھو استظہار کے دوسرے معنے۔

(۳۵۵۵)

بود و بدن مصدر اصطلاحی۔ بہار و انند نقل نگار ہر دو از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ

تشتر شدن و آمدن بو باشد (صائب ع) بلبلان

دیوانہ اند و بوی گل از اتحاد ما می دود در کوچہ و بازار

چون دیوانگان ما موافق قیاس است (اردو)

بو پھیلنا۔ بو آنا۔

بود ہم پیشہ باہم پیشہ دشمن مقولہ۔ صاحبان

خزینۃ الامثال و امثال فارسی و محبوب الامثال ذکر

این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ چون

صنّاعی صنعت کسی را ببیند سعی آن می کند کہ صنّاعی

خود بہتر ازو ثابت شود و این میلان فطرت است

و عیبی ندارد دگر نتیجہ لازم این است کہ صنّاع اوّل

صنّاع دوم را دشمن خود می شمارد و فی المعنی این

عداوت نیست بلکہ ذریعۂ ترقی صنعت است فارسیان

چون کسی را و پیشۂ خود بمقابلۂ دیگری کوشان تر می بینند این

مقولہ را استعمال کنند (اردو) ہمرنگ کی دو تی میں یا عدہ باجا

محبوب الامثال نے اسکو بلا صراحت معنے اس فارسی مثل کا

مرادف قرار دیا ہے لیکن صاحب آصفیہ نے (ہمرنگ کے دونے)

پر اس کے معنے کچھ اور لکھے ہیں دکن میں یا کاریگر کی چوٹ

یا اسوقت کہتے ہیں جبکہ ایک کاریگر کسی چیز کے بنانے میں دوسرے

سے بازی لیجاے اور جان لڑائے تا کہ اپنا کام اس سے بہتر ہو

(پیشہ وروں کی آپس کی عداوت) بھی کہتے ہیں۔

بود پافگان اصطلاح۔ بقول سفرنگ (دساتیر)

یکصدی فقرۂ دساتیر آسمانی بفرزآباد وخشوران

وخشور) بمعنی موجودات **مؤلف** عرض کند کہ موافق

قیاس است (اردو) موجودات۔ بقول آصفیہ

عربی۔ مؤنث۔ موجودہ کی جمع۔ مخلوقات۔ خلق ہستی

چراچر۔ کائنات۔ دنیا۔ جگ۔ سنسار۔

بور بقول برہان و جامع بضم اوّل و ثانی مجہول و رای قرشت ہر دو ساکن (۱) اسپ سرخ رنگ و (۲)

تذرو کہ پرندہ ایست مشہور و (۳) بمعنی بیار ہم کہ آوردن باشد صاحبان جہانگیری و رشیدی و ناصری بر

معنی اوّل قانع و صاحب سروری ذکر معنی اوّل و دوم کردہ (جمال الدین عبدالرزاق ع) خواہی کہ بر کمیت

گلگون اطلس و قصب ما خواہی کہ در طویلہ کشتی سمند و خنگ و بور ما صاحب ناصری صراحت مزید کند کہ

اسپ سرخ رنگ را (سمرخنگ) ہم نام است۔ خان آرزو در سراج بذکر ہر سہ معنی نسبت معنی سوم گوید کہ ظاہر اتحتانی را بنابر تخفیف حذف والف را بواو بدل کردہ باشند صاحب رہنما بحوالۂ سفرنامۂ ناصرالدین شاہ قاچار می فرماید کہ (۴) بمعنی خاک مائل بہ سپیدی وسیاہی **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی اوّل مفرس دانیم چرا کہ بقول صاحب لغات ترکی در ترکی زبان بور بمعنی اسپی باشد کہ رنگش سرخ و مائل بسیاہی بود پس فارسیان تصرفی خفیف در معنی کردہ اند وہمین است وجہ تفرس وجا دارد کہ در تعریف فارسیان ابہامی راہ یافتہ ومقصود شان از ہمان اسپ باشد کہ تعریفش در لغات ترکی است اندرین صورت مفرس نباشد ونسبت معنی دوم عرض می شود کہ صاحب محیط ازین ساکت وآنچہ بر تدرج نوشتہ مانقلش بر بلدرچین کردہ ایم پس این را بمعنی دوم اسم جامد فارسی زبان دانیم ونسبت معنی سوم آنچہ خان آرزو گفتہ درست است کہ الف بہ واو بدل می شود چنانکہ تاغ وتوغ وبمعنی چہارم عجبی نیست کہ معاصرین عجم از لغت بھورا کہ ہندی است بحذف ہای ہوز والف مفرس قرار دادہ باشند کہ بھورا در ہندی شتر رنگ یا رنگ خاکی مائل بسپیدی است واللہ اعلم اگر مفرس نباشد اسم جامد فارسی جدید دانیم دیگر ہیچ (اردو) (۱) سرخ رنگ کا گھوڑا۔ عجب نہیں کہ کمیت ہی کو کہا ہو۔ صاحب آصفیہ نے کمیت پر فرمایا ہے۔ لاکھی رنگ کا گھوڑا۔ سمرنگ۔ سیاہی مائل سرخ رنگ کا گھوڑا۔ مذکر۔ (۲) لوا۔ مذکر۔ دیکھو بلدرچین کے پہلے معنے (۳) لا۔ امر حاضر لانا کا (۴) بھورے رنگ کی مٹی۔ مؤنث۔

بوران بقول سروری بروزن کوران نام زنی است موجد بورانی کہ طعامی است معروف۔ صاحب ناصری گوید کہ بضمّ اوّل بروزن توران نام دختر حسن بن سہل کہ زوجۂ مامون عباسی بودہ وبورانیہ کہ طعامی معروف است بدو منسوب **مؤلف** عرض کند کہ طعام مشہور کہ می آید بورانی است وعجبی نیست کہ فارسیان

آن را بوران نیز هم گفته باشند چنانکه صاحب ناصری ذکرش کرده و تصفیه این بجایش کنیم خان آرزو در سراج بحواله
فرهنگ رشیدی گوید که همین است (بوران دخت) دختر پرویز که پیش (آزرمی دخت) یک سال و چند ماه پادشاهی
کرده و همین بود وجه بورانی و بقول صاحب قاموس و ابن خلکان (بوران دخت) بنت سهل ابن حسن
زوجه مامون و اول اصح است و گویند که اصل فرس بهای فارسی است یعنی دختری که به پسر نسبت دارد
در شجاعت و او را که بعد از اختلاط عجم به عرب بهای تازی خوانده اند خان آرزو در آخرش تحقیق خود ظاهر
می نماید که ظاهراً بای فارسی را بعربی بدل کرده باشند و اختلاط عرب و عجم را دخلی نیست و گوید که می تواند که نام
دختر پرویز بهای فارسی باشد و نام زوجه مامون بهای تازی و می فرماید که صاحب برهان (توران دخت)
بتای قرشت هم آورده باعتبار آنکه از نسل ملوک ترکستان بوده و این تصحیف محض است چرا که هیچکس از اهل
تاریخ و لغت بر این قائل نشد (انتهی کلامه) ما می گوئیم که (بوران دخت و توران دخت) هر دو بجای خودش
می آید و تصفیه آن همه را انجا کنیم و درینجا اینقدر کافی است که این مبدل پوران است بر سبیل تبدیل چنانکه
تپ و تب (اردو) بوران حسن بن سهل کی بیٹی اور مامون عباسی کی زوجه کا نام ہے جو بورانی کی موجد تھی

بورانی بقول ملحقات برهان نام طعامی است
که اکثر بادنجان را بریان کرده در ماست داخل می کنند
و می خورند صاحب رشیدی تبدیل بوران اشاره اینجا
فرموده و صاحب سروری از مولوی معنوی سند آورده
(ب) می جوشیده برین سوختگان گردان کن پیش
خانان بنده وان قلیه و وان بورانی به صاحب محیط
می فرماید که اسم فارسی است و بعربی روآصیر نامند
و آن عبارت از بقول که در آب بجوشند و در روغن بریان
کرده و در اشیای ترش مثل ماست یا سرکه یا آب میوه های
ترش مانند آب انار و سیب و به و ریباس و آب غوره
و سماق و یا رب و یا شربت اینها اندازند و تناول نمایند
و آن منجمله اغذیه است مزاج آن بحسب چیزی که از آن

می سازند مختلف می باشد و مطبق و مبرد برای گرم مزاجان و در فصل گرم نیکوست و مرتب از سرکہ و یا آب فواکہ کہ ترش مسکن صفرا و حدت خون و قابض شکم و مہیج ریاح و نفاخ و مضر سرد مزاجان و دیر ہضم بسبب غلظت آن و مضر سدر و ریہ و مثانہ و رحم بار داست **مؤلف** عرض کند کہ وجہ تسمیۂ این نیز بوران مذکور (اردو) کردہ اند دیگر ہیچ (اردو) دیکھو۔ بورانی۔

بورانی۔ فارسی۔ اسم مؤنث۔ ایک قسم کا کھانا ہے جو بیگنون کے قتلے تل کر دہی مین ڈالدینے سے بن جاتا ہے۔

بورانیہ بقول ناصری بدیل بوران ہمان بورانی کہ گذشت۔ یای تحتانی وہای ہوز نسبت بالفظ بوران مرکب کردہ اند دیگر ہیچ (اردو) دیکھو۔ بورانی۔

بورس بقول روزنامہ بحوالہ سفرنامۂ ناصر الدین شاہ قاچار تجارت خانہ صاحب رہنما ترجمہ این صرافی کردہ و صاحب بول چال بحوالۂ معاصرین عجم می فرماید کہ از لغت انگلیسی باراو بہوس مفرس است۔ صاحب سوار السبیل این را معرب گوید کہ از لغت فرانساوی بورس کہ بمعنی کیسہ آمدہ **مؤلف** عرض کند کہ فارسیان معاصرین معرب را بمعنی خاص مفرس کردہ باشند صاحب روزنامہ معتبر تر از رہنما و بول چال است پس تجارت خانہ را تسلیم کنیم و این را بضم واو و فتح رای مہملہ خوانیم (اردو) تجارت خانہ۔ مذکر۔ تجارت کی کوٹھی۔ مؤنث۔ کہہ سکتے ہین۔

بورق بقول ملحقات برہان بالضم چیزی است مانند نمک معرب بورہ کہ بہندی آن را کچلون گویند و بہترین آن بورۂ ارمنی است کہ آن را نطرون خوانند۔ صاحب سواء السبیل این را معرب گوید و فارسی این بورہ و تنکارہ صاحب غیاث صراحت مزید کند کہ بواو مجہول در ترکی نوعی از آتش است صاحب محیط گوید کہ معرب بورۂ فارسی است و بہندی پاپڑی لون گویند و آن نمکی است کہ در زمین شورہ زار پیدا می شود و از آب و نمک و گویند مثل نمک در کنار نہر ہا ستگون می گردد و گاہی از نمک اشجار می سازند و

دو نوع است یکی معدنی و دیگری مصنوعی و معدنی بهترین آنست و معدنی هم پنج قسم می باشد بقول شیخ گرم و خشک
در آخر دوم و گاه خشکی آن تا سوم و اقسام آن در طبائع خود بقوت و ضعف و حدت و قبض و جلا مختلف اند
جالی بقوت و غاسل بدن و خصوصاً افریقی و مقشر و منقی و مقطع اخلاط غلیظه و منافع بسیار دارد (الخ)
مؤلف عرض کند که فارسیان همین معرب را بیشتر استعمال کنند تکمیل بحث این به بوره کنیم (اردو) دکن
مین پاپڑکھار کہتے ہین اور یہ ترجمہ بلحاظ بیان صاحب محیط ہے اور غالباً مصنوعی کھار سے مراد ہے جو پاپڑ
مین شریک کیا جاتا ہے لیکن ہمارے خیال مین بورق کا ترجمہ سہاگا ہے۔ صاحب آصفیہ نے سہاگا
پر فرمایا ہے۔ ہندی۔ مذکر۔ تنکار۔ ٹنکن۔ ایک کھار کا نام ہے جو اکثر پہاڑون سے لاکر پکاتے ہین اور
وہ سونا چاندی گلانے کے کام مین آتا ہے۔

بورق بردن مصدر اصطلاحی۔ بقول بحر مسودہ را صاف کردن **مؤلف** عرض کند که بفتح اوّل و دوم موافق قیاس است و لیکن بسمع ما نرسید و معاصرین عجم هم بر زبان ندارند مشتاق سند استعمال می باشیم (اردو) مسودہ کو صاف کرنا۔ بییضہ کرنا۔

بورک بقول برہان بر وزن کوچک (۱) نوعی از طعام باشد و بعضی گویند که آش بغرا است و بعضی سنبوسه
و قطاب را گویند و (۲) بمعنی شستل هم هست و آن زری باشد که در قمار ببرند و بحاضران بدهند و (۳) زنگاری
را نیز گویند که بر روی نان نشینند و باین معنی بفتح اوّل و زای هوّز هم آمده و در عربی بمعنی مبارک باد صاحب
جهانگیری هم بر معنی اوّل یعنی نوعی از طعام و بر معنی دوم قانع و صراحت کند که به اوّل مضموم و واو مجهول و رای
مفتوح است (بسحاق اطعمه [illegible]) صبحگاهی که بود از شب مستیم خمار ٭ پیش ما جز قدح بورک پر سیر میار ٭ -
(اثیر الدین اخسیکتی [illegible]) مرا گر دایر سخا پیشه با تو ٭ کف دست بر زد که بسم الله اینک ٭ ندانم تو از وی

چه بردی ولیکن ۴ کنار جهان پر گهر شد ز بورک ۴ (استاد عمق بخاری ۷۵) ندانم چه بردی درین بازی نرد را
که برد ستراهر دو گیتیست بورک ۴ صاحب رشیدی همزبان جهانگیری۔ صاحب سروری بذکر معنی اوّل و دوم برای
معنی سوم از سراج الدّین راجی سند آورده که بصفت بخیل گوید (۷۵) تا توانا گفت نان رامی خورم با نان
خورش ها می گذارد تا بران از گرسنگی بورک فتد ۴ و فرماید که در فرهنگ بمعنی سوم بفتح با و زای معجمه آمده
و این اصحّت آمادر نسخهٔ میرزا و دیگر نسخ همان که بالا مذکور شد صاحب ناصری ذکر هرسه معنی کرده و
صاحب جامع معنی سوم را ترک فرموده صاحب سواء السّبیل می فرماید که (۴) مرادف بورق است
که گذشت و این هم معرّب باشد۔ خان آرزو در سراج بذکر معنی اوّل و دوم نسبت معنی سوم گوید که به رای
مهمله خطاست و بدین معنی به زای معجمه باشد صاحب غیاث بر معنی اوّل قانع و صاحب مؤیّد بر معنی سوم
قناعت فرموده می فرماید که بالفتح زنگار شکلی که بر روی نان کنند و امثال آن و بهندش کنکهندی خوانند مؤلف
عرض کند که ما اشارهٔ این معنی اوّل بر (برگ بغرا) هم کرده ایم و درینجا عرض می شود که اصل این برگ باشد
که فارسیان بزیادت واو طعامی را نام کردند که بشکل برگ می سازند از قبیل آش برگ و بو بمعنی آشی در سند گذشته
هم آمده و بمعنی دوم و سوم اسم جامد فارسی زبان دانیم و بمعنی چهارم عجبی نیست که تسامح صاحب سواء السّبیل
باشد که بورک بمعنی بورق نیامده معلوم می شود که او بلحاظ تقریب بورق خیال کرد که فارسی آن بورک باشد و
عجب آنست که بورک را هم معرّب قرار داد مخفی مباد که بورک به زای معجمه که بمعنی سوم می آید مبدّل این باشد
چنانکه برغ و بزغ (اردو) (۱) دیکھو آش برگ (۲) وہ روپیہ جو قمار بازی میں صرف ہو۔ مذکر (۳)
بھپوندی بقول آصفیہ ہندی۔ اسم مؤنث وہ سفید سفید تہ جو کسی چیز پر رطوبت کے باعث کائی کی طرح جم
جاتی ہے جسکو دکن میں بُور کہتے ہیں (۴) دیکھو بورق۔

بورنگ بقول برہان و ناصری و جامع و سراج
بروزن ہوشنگ نوعی از ریحان کوہی۔ صاحب
محیط می فرماید کہ بادروج است و ما ذکر بادروج
بہ اوقیمن کردہ ایم و در ینجا ہمین قدر کافی است
کہ ترکیب این با لفظ بو و رنگ است و بس یعنی نباتی
کہ بوی خوشی و رنگ خوشی ہر دو دارد اسم جامد
فارسی زبان است (اردو) دیکھو اوقیمن۔

بورو بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بضم اول
وثالث در فارسی زبان بمعنی قرنا و شیپور کہ ہنگام
صید و شکار نوازند و (بورو زدن) نفیری را گویند
مؤلف عرض کند کہ از معاصرین عجم تحقیق [illegible]
کہ این قرنا مخصوص است بہ شکار بور کہ بجایش گذشت
و آوازش ہیچ آواز بوری بر آید و بوران برین آواز
از ہر طرف جمع می شوند و شکار خوشی بدست می آید
واو نسبت بر لفظ بور زیادہ کردہ اند کہ بمعنی
منسوب بہ بور است چنانکہ ہند و ہندو و کنایہ
از نفیری خاص۔ فارسیان این را بمعنی عام یعنی مطلق
نفیر شکار استعمال کردند و حق آنست کہ این نفیر برای غیر پرند
نباید شکار نمی کند و [illegible] بہترین ذریعہ شکار (اردو)
وہ خاص نفیری جو [illegible] شکار میں بجائی جاتی ہے
خصوصاً بور کے شکار میں جسکی آواز سے [illegible]
جمع ہو جاتے ہیں (مؤنث)

بورورہ اصطلاح۔ بقول برہان بضم اول و ثالث بواو رسیدہ و رای قرشت مفتوح (۱) نام
پادشاہی و (۲) نام جزیرۂ ایست در جانب شمالی کہ شکارہ را از انجا آورند و آن پرندہ ایست سفید
و شکاری از جنس سیاہ چشم و گویند ہر دم آن جزیرہ ہمہ غزال و سفید موی می باشند صاحبان ناصری
و جامع و انند ہمزبان برہان۔ **مؤلف** عرض کند کہ ہیچ نسبت (بورور) نام پادشاہ جزیرۂ (بورورہ)
باشد یا بالعکس آن کہ ہای ہوز برای نسبت است واللہ اعلم بحقیقۃ الحال حیف است کہ از وجہ تسمیہ و ہم تعریف
مزید قاصریم (اردو) بورورہ (۱) ایک بادشاہ اور (۲) ایک جزیرہ کا نام ہے۔ مذکر۔

بوره بقول برہان بر وزن شوره (۱) چیزیست مانند نمک و آن را زرگران بکار برند و (۲) شکر سفید را نیز گویند و معرب آن بورق و بعربی نطرون خوانند و گویند اگر قدری از بوره با صدف بسایند و در بینی زن بدمند اگر آن زن عطسه کند دوشیزه بود و اگر نکند دوشیزه نباشد و بورهٔ ارمنی همان است صاحب ناصری بذکر هر دو معنی بالا گوید که در لغت دری (۳) بمعنی بیا چنانکه باباطاهر گفته (س) بوره یکشو سنو رکن و ناقم ۞ جهل ذر محنت ره روز فراقم ۞ بجفت و طاق ابروی تو سوگند ۞ که سو جفت نغم تا از تو تاقم ۞ صاحب جامع بر هر دو معنی اوّل قانع صاحب سوالسّبیل بر بورة گوید که معرب بوره فارسی است و صاحب غیاث بذکر معنی اوّل گوید که در هندی اینرا سهاگا نامند و صاحب مؤیّد گوید که در طب بورهٔ ارمنی شوره را نام است و در لسان الشعرا بوره بمعنی شکر لبته صاحب محیط ذکر این بذیل بورق کرده که گذشت **مؤلّف** عرض کند که بوَرا در هندی نوعی از شکر و براده و سائیده و سفوف هر چیز (کذا فی السّاطع) پس فارسیان به تبدیل الف با های هوز (چنانکه پاسا و پاسه) بمعنی اوّل و دوم استعمال کردند و بمعنی سوم امر حاضر باشد از مصدر لغت دری که تحقّق نشد و محقّقین فارسی زبان ذکرش نکرده اند (اردو) (۱) سُہاگہ مذکر دیکھو بورق (۲) سفید شکر مؤنث (۳) آ ۔ آنا کا امر حاضر۔

(۱) **بورهٔ ارمنی** اصطلاح ۔ صاحب محیط بر (۱) گوید که همین است که از اقسام بورق است و بر (۲) می فرماید که اسم فارسی بورق رومی است و بر (۳) می طراز د که بعربی

(۲) **بورهٔ سفید**

(۳) **بورهٔ سلیمانی** بورة العرب و بورق الصّناعت

نطرون است **مؤلّف** عرض کند که همان بوره که گذشت (اردو) (۱) و (۲) بوره کی اقسام سے دو قسم (۳) دیکھو بوره کے دوسرے معنے۔

بوره کباب اصطلاح ۔ بقول بحر بالضّم گوشت گوسفند را گویند که در سیخ کشیده بمرتبه بر بالش کنند که بالای او

بترکد و تار تار شود صاحب مؤید گوید که چون گوسپند
و حلوان و امثال آن در سیخ روغن تنک کرده بپزند
بار با اندک اندک یا لا لطرف کبابش نهایت لذیذ
می شود صاحب شمس گوید که گوسپندی یا بزی که
بروغن سیخ کنند **مؤلف** عرض کند که یکی از علمای
معاصر عجم برین معرفه ریشخندی کرد و با ما گفت که

لله العجب چه جور تعریف است که حقیقت جویان زبان
فرس را بترکستان می برد (بوره کباب) کبابی را نام که در بریان
شدن خیلی نرم می شود که در جاویدن زود باریک و سفوفش مانند
می نماید و بعض حلوان را هم بدین اسم موسوم کنند یعنی حلوانی که
(بوره کباب) است یعنی کباب لذیذ دارنده (**اردو**) وه کباب
جو خستہ ہو یا وہ بکرے کا بچہ جس کے کباب خستہ ہوں ۔ مذکر ۔

بوریا بقول بهار ترجمه حصیر و باریا معرب آن ـ صاحب ناصری گوید که معروف است یعنی حصیری که در
خانه اندازند ـ صاحبان هفت و انند هم ذکر این کرده اند صاحب سواد السبیل ذیل بوریا ذکر معربش (باریا)
کرده و خان آرزو گوید که حصیری که از نی بافند و فرماید که از کنز اللغه معلوم می شود که عربی است و باریا
نیز بهمین معنی لیکن در صراح بحواله اصمعی نوشته که این فارسی است و عربی آن باری و بوری و باریه **مؤلف**
عرض کند که معاصرین عجم هم این را لغت فرس دانند و بر زبان دارند و لیکن محققین اهل زبان اعنی سروری
و جامع ازین ساکت و ما باعتبار ناصری این را اسم جامد فارسی زبان دانیم (صائب ؎) شکست نقش
مراد است بوریای مرا ؛ نسیم فتح قلم می کند لوای مرا ؛ (وله ؎) فقر را با نقش بند این تعلق کار نیست ؛
هستی از تن پروران تا بوریایی بایدت ؛ (انوری ؎) بدین مایه زر پیش برخیمه منگر ؛ که در اندرون
بوریائی ندارد ؛ (**اردو**) بوریا بقول آصفیه مذکر دیکھو بلاج ـ

(الف) **بوریاباف** اصطلاح ـ بهار ذکر الف
(ب) **بوریابافتن** کرده از معنی ساکت و زله

بوریا دارش (آصفی) ذکر (ب) بیرون از صراحت معنی
کرده ـ صاحب انند نقل نگار بهار **مؤلف** عرض

کہ (الف) اسم فاعل ترکیبی است بمعنی کسیکہ بوریاہی بافد و
(ب) مصدرش بمعنی حقیقی یعنی بافتن بوریا (سعدی ؎)
نہ ہر ہوشمند روشن رای ٭ بفرومایہ کارہای خطیر ٭
بوریاباف گرچہ بافندہ است ٭ نبرندش بکارگاہ حریر ٭
(اردو) (الف) بوریاباف بقاعدہ فارسی اُس
شخص کو کہہ سکتے ہیں جو بوریا بُنے۔ بوریا بنانے والا
(ب) بوریا بُننا۔

(الف) بوریاپوش اصطلاح۔ (الف) بقول
(ب) بوریاپوشی بہار کنایہ از غایت مفلس
و نکبتی کہ برای پوشیدن غیر بوریا نداشتہ باشد۔ صاحب
انند ہمزبانش (میرزا طاہر وحید ؎) ہوس آتشین
رخی دارد ٭ ہر کجا رند بوریاپوشی است ٭ خان آرزو
در چراغ ہدایت ذکر (ب) بمعنی کمال نکبت و افلاس کردہ
وسندش ہمان شعر میرزا طاہر وحید است کہ گذشت **مؤلف**
عرض کند کہ تحتانی در (بوریاپوشی) در مصرع ثانی برای
وحدت است نہ مصدری و محقق ہند نژاد سکندری
خورد کہ یای مصدری معروف خیال کردہ و بمعنی شعر غور نکردہ
البتہ از کلام طالب آملی سندش یافتہ ایم (؎)
نیم صحن حریم دیبہ کا طلس پوش بنشینم ٭ زمین مسجدم
جز بوریاپوشی نمیدانم ٭ حالا عرض میکنیم نسبت
معنی این کہ در کلام طالب آملی بمعنی حاصل بالمصدر
است و بس وجا دارد کہ بمعنی مفلسی ہم گیریم پس (الف)
اسم فاعل ترکیبی است بمعنی بوریاپوشندہ وکنایہ از
مفلس و (ب) حاصل بالمصدر (بوریاپوشیدن)
بمعنی حقیقی وکنایہ از مفلسی (اردو) (الف) مفلس
نادار (ب) مفلسی۔ ناداری۔ مؤنث۔

(الف) بوریاکوبی اصطلاح۔ (الف) بقول
(ب) بوریاکوفتن برہان کنایہ از ضیافتی باشد
کہ در خانہ نو کنند صاحبان رشیدی و بحر و بہار و
(خان آرزو در سراج وچراغ) ذکر این کردہ اند (سعدی
شیرازی ؎) مسجدی ہر کہ ساخت پاکوبی ٭ کند
از ذوق بوریاکوبی ٭ صاحب آصفی ذکر (ب) کردہ
از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ جشن کردن
و ضیافت احباب کردن در خانہ نو باشد و (الف)

حاصل بالمصدر (ب) (اردو) (الف) گھر کی ٹھنڈک
(ب) گھر کی ٹھنڈک کرنا۔ یہ دکن کا محاورہ ہے تو تیاں
سکان میں جب دن فرد کش ہوتے ہیں یہ بتقریب منائی جاتی ہے

بوریا و نفت و آتش از برای کسی بهم آوردن مصدر اصطلاحی وارسته نفت
را بطای حطی نوشته و کلمهٔ آن حذف کرده گویا که
در مصدر سوختنش بودن چه در ولایت عاصی واجب القتل
را در بوریا می پیچند و نفط و آتش دران زنند تا زود
سوخته شود (داعی انجدانی سه) در بیشه ما شیر و شتی
می باید ما کوران را عصا کشی می باید ما از فقر سیاه
بوریائی ما را چه اندک نفطی و آتشی می باید ما صاحب
بحر عجم بان وارسته بهار به تبدیل بعض جنانکه قائم
کرده ایم ذکر این کرده مؤلف عرض کند که لفظ
بالفتح والکسر بقول منتخب روغنی است معروف و کسر
فصیح تر است محققین معرب نفط را معرب گفته اند از
نفت فارسی مخفی مباد که سند بالا رسم [illegible] سوختن مجرم
خونی را ظاهر می کند لیکن لفظ برای این مصدر اصطلاحی
بکار نبرده (اردو) کسی کو بوریا میں لپیٹ کر اور
تیل چھڑک کر جلانا۔ یہ سزا عجم کے خونی مجرموں کی ہے۔

بوریختن مصدر اصطلاحی بهار ذکر این کرده
از معنی ساکت و صاحب انند لعل نگارش مؤلف عرض کند
که مخلوق کردن خداوند قدیر است بورا (شیخ سعدی سه)
بوی زلفی بگریبان وفا ریخته اند ما طرفه شوری بدماغ دلها
ریخته اند ما (اردو) پیدا کرنا۔

بورطیش بقول برهان با ثالث تحتانی رسیده و طای حطی مکسور بشین قرشت زده یونانی جوهر است
که آن را مرقشیثا گویند و آن چند قسم است و بعربی حجر النور خوانند و در دواهای چشم بکار برند و گویند اگر به
گردن کودک بندند نترسد صاحب محیط ذکر این به سین مهمله عوض شین کرده حواله مرقشیثا کند و بر مرقشیثا
هر چه نوشت ما آن را بر ارشد بیان کرده ایم و ازینکه این اسم اکثر به زبان فارسیان است ما این را
درین کتاب جا داده ایم (اردو) دیکھو ارشد کے پہلے معنے۔

بوز بقول برہان بفتح اوّل وسکون ثانی وزای ہوّز سبزئی کہ بوجہ رطوبت بر روی نان وجامہ وگلیم وپلاس واسثال آن بہم رسد وصاحب جہانگیری می فرماید کہ این را بوزنک ہم خوانند صاحبان رشیدی وناصری و جامع وسروری وسراج ذکر این کردہ اند **مؤلّف** عرض کند کہ اسم جامد فارسی زبان است عجبی نیست کہ لفظ بو را بزیادت زای ہوّز در آخرش (چنانکہ کشاور وکشاورز) برای این معنی وضع کردہ باشند کہ بوئی لاحقہ از رطوبت ـ بوی ناخوشی دارد و آنچہ ہندیان دکن این را بوج گویند مبدّل این باشد یا فارسیان بوج را مفرّس کردہ باشند بہ تبدیل جیم بازای ہوّز چنانکہ چوچہ وچوزہ واللہ اعلم بحقیقۃ الحال (اردو) پھپھوندی ـ مؤنث دیکھو بورک کے تیسرے معنے ـ

(۲) **بوز** ـ بقول برہان بالفتح زنبور سیاہ را نیز گویند کہ بر روی گلہا نشیند ـ صاحب جہانگیری صراحت مزید کند کہ این را بہندی کبھونرہ نام است صاحبان رشیدی وناصری وجامع وسروری وسراج ذکر این کردہ اند **مؤلّف** عرض کند کہ نیز کہ بہمین معنی بر معنی چہارمش گذشت اصل است کہ اشارۂ این ہم در آنجا گذشت پس این را مزید علیہ آن دانیم بزیادت واو (اردو) دیکھو بز کے چوتھے معنے ـ

(۳) **بوز** ـ بالفتح بقول برہان وناصری تنۂ درخت را گویند خان آرزو در سراج می فرماید کہ قوسی بدین معنی بہ بای فارسی آوردہ وہر دو صحیح است کہ بہم بدل شود وصاحب مؤید این را بحوالۂ شرف نامہ آوردہ **مؤلّف** عرض کند کہ آن اصل است واسم جامد فارسی زبان واین مبدّل آن چنانکہ معاصرین عجم خیال می کنند واین قسم تبدیل در فارسی زبان آمدہ چنانکہ اسپ واسب (اردو) تنہ دیکھو بز کے تیسرے معنے

(۴) **بوز** ـ بقول برہان وجہانگیری ورشیدی وناصری وجامع وسراج بضم اوّل وثانی مجہول اسپ نیلہ کہ رنگش بسفیدی گراید **مؤلّف** عرض کند کہ ترکیان بوز اسپ سفید را گفتہ اند (کذا فی لغات ترکی) پس چہ دانشد

که فارسیان به تصرف خفیف در معنی این را مفرس کرده باشند مخفی مباد که چون اسپ سبزه رنگ پیر شود سپیدی گراید و همین را نیله گویند که در سپیدی نیلگونی نمایان باشد و محض سپید را نقرهٔ خنگ نام است پس ترکیان اسپ نقره را بوز گفتند و فارسیان اسپ نیله را دیگر هیچ (اردو) نیلا گھوڑا مذکر۔

(۵) **بوز** بضم اوّل بقول برہان و جہانگیری و رشیدی و ناصری و جامع و سراج اسپ جلد و تند و تیز را گویند **مؤلف** عرض کند که اسپ نقره یا نیله بسیار جلد و تند و تیز می باشد چنانکه مشهور است پس فارسیان نظر بمعنی چارم بر سبیل مجاز هر اسپ جلد و تند و تیز را بوز گفتند دیگر هیچ (اردو) تیز گھوڑا۔ مذکر۔

(۶) **بوز** بضم اوّل بقول برہان و جہانگیری و رشیدی و ناصری و جامع و سراج مردم تیز فهم و صاحب ادراک باشد بر سبیل استعاره چنانکه مردم بی ادراک و کم فهم را کودن نام است (مولوی معنوی ے) شاگرد تو من یا ششم گر کودن و گر بوزم ۞ تا زان لب خندانت بگشنده بیاموزم ۞ **مؤلف** عرض کند که این استعاره از معنی پنجم قائم شد که گذشت (اردو) تیز فهم شخص۔

(۷) **بوز**۔ بالفتح بقول رشیدی و ناصری بمعنی گرداب و خان آرزو در سراج بدین معنی به زای فارسی آورده **مؤلف** عرض کند که آن اصل است و این مبدلش که زای فارسی به زای هوز بدل می شود چنانکه ژند و زند (اردو) گرداب۔ مذکر۔ دیکھو بوژ کے تیسرے معنے۔

(۸) **بوز**۔ بقول ناصری بضم اوّل و ثانی گرانی و سنگینی تپ و حرارت باشد خان آرزو در سراج همین معنی را به بوژ بواو معروف و زای فارسی آورده **مؤلف** عرض کند که آن اصل است و این مبدلش چنانکه ژند و زند با اعتبار صاحب ناصری که محقق اهل زبان است این را درست دانیم (اردو) تپ اور بخار کی سخت حرارت۔ مؤنث۔

بوزرا | اصطلاح - بقول ناصری مرادف (بوفزرا)
باء اوّل مضموم و واو مجهول - ادویهٔ حارّه را گویند که در
طعام ها بپزند مانند دارچینی و قرنفل و زیره و فلفل که
آنها را بپارسی گرم دارو و بوفزرا خوانند که بُو و رائحهٔ
طعام را بیفزاید و فرماید که بعربی آن داروها را توابل
و ابزار گویند و ابازیر جمع آن - صاحب آنند نقل نگارش
مؤلف عرض کند که مخفّف (بوفزا) یا بفتح اسم فاعل
ترکیبی (اردو) گرم مصالح دیکھو (ادویهٔ گرم).

بوزار | اصطلاح - بقول برهان بضمّ اوّل و ثانی
مجهول و زای نقطه دار بالف کشیده به رای بی نقطه
زده ادویهٔ حارّه یعنی داروی گرمی که در طعام ها
ریزند - صاحبان جهانگیری و رشیدی و جامع ذکر این
کرده اند خان آرزو در سراج گوید که مرکب از بو بمعنی
رائحه و زار بمعنی کثرت از عالم گلزار و بازار و چون
از دواهای گرم مذکوره بوی خوش بسیار در طعام
پیدا شود بدین نام نامیده اند والعلم عنده سبحانه
مؤلف عرض کند که همین است خیال ما هم
(اردو) دیکھو (ادویهٔ گرم)

بوزاغ | اصطلاح - بقول شمس اسپ خنگ
یعنی سفید رنگ - دیگر کسی از محققین فارسی زبان
ذکر این نکرد **مؤلف** عرض کند که بوزه به همین معنی
بر معنی چارمش گذشت الف و غین معجمه را زاید دانیم
و بدون سند استعمال این لغت را معتبر ندانیم که صاحب
شمس از محققین بی تحقیق است (اردو) دیکھو بوزه
کے چوتھے معنے -

بوزاک | اصطلاح - بقول شمس بضمّ اوّل و واو
مجهول و کسر زای منقوطه - عذرخواهی و بهانه و قیل بمعنی
و حجّت - سندی که از کلام سعدی پیش کرده برای بوزش
است نه بوزاک **مؤلف** عرض کند که محققین برای
کنندهٔ لغات فرس و خطّاطان غلط نگار بر فارسی
زبان ستم کرده اند معلوم می شود که بوزش را بوزاک
نوشت که بجایش می آید و این تصرّفش از سندش ظاهر
می شود والله اعلم بحقیقة الحال - با وجود همه محققین فارسی
زبان و معاصرین عجم ازین لغت ساکت بدون سند

استعمال مجرد بقول صاحب شمس اعتبار را نشاید (اردو) دیکھو بوزش ۔

بوزدان اصطلاح بقول محیط همان بوزیدان است وبوزیدن گوید که بضم بای موحده وسکون واو وکسر زای معجمه و سکون یای تحتانی وفتح دال مهمله والف وسکون نون اسم عربی است بیونانی بوتوزیون وبفارسی بوزدان و بهندی ستاور می نامند واین غیر ستاور است بحیثیت سفید بحجم وطول یک انگشت نبات آن مجهول الماهیت بعضی گویند که از ادویه هندیه در مصر وبلاد هند یافته می شود وبقول صیدنه گوید که بوزیدان اسم فارسی است و در هندی (شند دار) نامند وآن دو قسم است غلیظ و دقیق وبهترین آن سفید غلیظ کثیر الخطوط خشن گرم در اوّل وخشک در دوم ودران رطوبت فضلیه وملطف ومنافع آن قریب به سورنجان مبهی ومحرک جماع ومنافع بسیار دارد (الخ) **مؤلف** عرض کند که بوز بمعنی گرانی وسنگینی تب بر معنی هشتمش گذشت وازینکه گرم در اوّل است فارسیان این را بوزدان نام کرده اند از قبیل قلمدان که دان در فارسی زبان بقول برهان معنی ظرفیت می بخشد (اردو) ستاور بقول آصفیه (ہندی) اسم مؤنث۔ بوزیدان۔ ایک دوا کا نام صاحب محیط نے بوزیدان پر لکھا ہے کہ ہندی میں اسکے سوا ہے صاحب جامع الادویہ نے بھی ستاور کا ذکر کیا ہے اور اسکی تعریف بوزدان کی تعریف مذکورہ بالا سے ملتی جلتی ہے۔ شند دار کا ذکر کسی محقق نے نہیں کیا اور خود صاحب محیط نے بھی اس کا مستقل ذکر نہیں فرمایا صاحب مخزن الادویہ اور تحفۃ المجربہ نے بوزیدان کا ذکر کیا ہے اور دوائے ہندیا نا ہے لیکن اس کے ہندی نام کا کوئی ذکر نہیں کیا۔

بوزدن ازچیزی مصدر اصطلاحی بقول بهار بمعنی (۱) بو دادن و (۲) بو آمدن ازان صاحب انند نقل نگارش (میر خسرو ؎) اسی فاخته زنالہ زن آتش بوستان بلکان گل امید نیست که بوی وفا زند (ولہ ؎) بزم شاه نرگس مست رفت وبو زند تر سم بگو خلق شاه سرد وعالم در دهان دارد بگو (ولہ ؎) دل

وانسنت گرفت رباچوان کشتگی به پیری که بوی یوسفش
از پیرهن زده است ٭ **مؤلف** عرض کند که معنی اوّل متعلق
است به بو زدن چیزی و معنی دوم تعلق دارد با این ۔
(اردو) (۱) کسی چیز کا بو دینا ۔ (۲) کسی چیز سے بو آنا ۔

(الف) بو زدن زخم از چیزی — مصدر اصطلاحی
(ب) بوزده — خان آرزو
در چراغ ہدایت نسبت (ب) گوید که بمعنی ضرر رسیده از
بو چنانکه فلک زده و شراب زده (میر نشی ع) باز زخم
کهنم بوزده از بوی کسی است ٭ صاحب بحر نقلش
برداشته ۔ بہار ب ۔ ۔ ۔

(ج) بوزده شدن زخم — گوید که ناسور شدن
زخم از رسیدن بوی مشک و مانند آن (ملا تشبیهی ش)
باز دارم به تن از تیر نگاهی زخمی ٭ باز زخم کهنم بوزده
از بوی کسیست ٭ **مؤلف** عرض کند که (بو بر داشتن
زخم) هم به همین معنی گذشت و ما صراحت کامل همدرانجا
کرده ایم ولیکن از سند پیش کرده بهار مصدر (الف)
پیداست نه (ج) خان آرزو مصرعی را که مال (میر نشی)
گوید مصرع دوم همین شعر است و بخیال ما (ب) از
همان مصدر (الف) باشد ضرورتی ندارد که آنرا
اصطلاحی قرار دهیم **(اردو)** (الف) دیکھو بو بر داشتن
زخم (ب) بو سے نقصان اٹھایا ہوا (ج) دیکھو بو بر داشتن زخم

بوزرجمهر — اصطلاح ۔ بقول صاحب ہفت قلزم
اوّل بواو رسیده و ضمّ زای معجمه و رای مهمله ساکن
و جیم پارسی و کسر میم و پای مدوره و رای قرشت
زده نام وزیر نوشیروان ابن کیقباد ٭ **مؤلف**
عرض کند که این مزید علیه بزرجمهر است که بجایش
گذشت بزیادت واو بعد موحّده برای اظهار ضمّه
صراحت ماخذ این همدرانجا کرده ایم **(اردو)**
دیکھو بزرجمهر ۔

بوزک — بقول برهان بفتح اوّل بروزن خوشک
مرادف بوز بمعنی اوّلش که گذشت صاحب رشیدی
همزبانش و از شاعر سند آورده (ش) تا توانا گفت
نان رامی خورم با نا خورش ٭ می گذارد تا بران از
کهنگی بوزک فقد ٭ صاحب ناصری هم ذکر این با

بوز کردہ و طرزِ بیانش این را مرادف جملہ معانی توز قرار می دہد و ہمین جور است طرزِ بیان خان آرزو در سراج **مؤلف** عرض کند کہ بورک بہ رای مہملہ عوض زای ہوز بجایش گذشت و معنی سومش موافق معنی اوّل بوز و ماحقیقت ماخذش ہمہ را اینجا بیان کردہ ایم دریجا ہمین قدر کافی است کہ این مبدّل آن نیست بہ تبدیل رای مہملہ بہ زای ہوز چنانکہ برغ و بزغ مخفی مباد کہ کم عوری محققین ہمین سند شاعر را بر بورک ہم قائم کردند نمیدانیم کہ شاعر در کلام خود استعمال بوزک کردیا بورک واللہ اعلم (اردو) دیکھو بورک اور بوز

بوزکند اصطلاح ۔ بقول برہان بضمّ اوّل و فتح کاف و سکون ثانی و ثالث و نون و دال ابجد صُفّہ و ایوان را گویند و فرماید کہ با رای قرشت ہم بنظر آمدہ صاحبان ناصری و جامع و رشیدی ذکر این کردہ اند خان آرزو در سراج گوید کہ بزای ہوز صحیح است نہ برای مہملہ **مؤلف** عرض کند کہ مرادف بچکم بمعنی سومش کہ اسم جامد فارسی است فارسیان از ہمان لغت این را فرید علیہ و مبدّل آن قرار دادہ اند یعنی واو بعد موحّدہ زیادہ کردند چنانکہ افتادن و اوفتادن و مغل و مغول و دال آخر ہم زائد چنانکہ شفتالو و شفتالود جیم فارسی بدل شد بہ زای ہوز چنانکہ بچشک و پزشک و میم بدل شد بہ نون چنانکہ بچیم و بچین تصرّف در اعراب چیزی نیست کہ نتیجۂ لب و لہجۂ مقامی است یعنی فتح اوّل بدل شد بہ ضمّہ و این قسم تصرّف ہا بنا واقفیت از ماخذ بر زبان عوام راہ می یابد و رفتہ رفتہ خواص ہم استعمالش کنند بای حال این ہم اسم جامد است و بس و آنچہ ذکر بورکند برای مہملہ عوض زای ہوز بمیان آمد خلاف اصل است و اگر سند استعمالش بدست آید یا اعتماد بر قول محققین اہل زبان کنیم آن را ہم مبدّل این دانیم کہ زای ہوز بدل می شود بہ رای مہملہ چنانکہ بزغ و برغ دیگر ہیچ ۔ صاحب سروری این را بکاف فارسی ہم آوردہ و آن را ہم مبدّل این دانیم چنانکہ کند و گند (اردو) دیکھو بچکم کے تیسرے معنے ۔

بوزمند اصطلاح ۔ بقول برہان با میم بر وزن گوسفند

گیاهی باشد بغایت خوشبوی و فرماید که با رای مهمله هم بنظر
آمده صاحب سروری می فرماید که در مؤید به بای فارسی
هم آورده و صاحب جامع می فرماید که پوزمه هم بهمین
معنی می آید که مرادف این است یکی از علمای معاصرین
عجم گوید که این گیاه معروف است که در هند هم دیده ایم
چون از زمین برکنند بوی خوش پیدا می شود و مادامیکه
کنده نمی شود بوی منتشر نمی گردد و زنبوران دائماً برش
گیاه سیر می کنند و خوراک ایشان است. صاحب
محیط ذکر این نکرد **مؤلف** عرض کند که از تعریف
مزید قاصریم و نسبت ماخذ توانیم قیاس کرد که ترکیب
لفظی این از قبیل برومند و خردمند که مند به معنی
صاحب است پس معنی لفظی این صاحب زنبور
و زنبور روا اسنده که پوز بمعنی زنبور سیاه بر معنی
دوش گذشت والله اعلم بحقیقة الحال و آنچه
به رای مهمله و بای فارسی می آید مبدل این چنانکه
بزغ و برغ و تب و تپ وحقیقت پوزمه را بجایش
عرض کنیم (اردو) ایک نہایت خوشبو گھاس۔ مؤنث۔

پوزمه بقول برهان بضم اول و فتح ثالث و میم مرادف پوزمند
است که گذشت صاحبان سروری و ناصری و جامع هم ذکر
این کرده اند **مؤلف** عرض کند که مبدل و مخفف (پوزمند) است
که نون بدل شد به های هوز چنانکه گران و گراه و دال مهمله حذف
شد چنانکه زودتر و زوتر (اردو) دیکھو پوزمند۔

(الف) **پوزنه** بقول برهان الف بضم اول و کسر ثالث و فتح نون میمون را گویند و بعربی حمدونه خوانند و هم او
(ب) **پوزنینه** نسبت ب گوید که بر وزن موچینه پوزنه باشد صاحب جهانگیری پوزنه و پوزنینه و پوزینه
هر سه را آورده (حکیم خاقانی ب ۵) به ریش تیس و به پیچ پیل و غبغب گاو ٭ ها بجرس رقص کن و پوزنینه لعاب
صاحبان رشیدی و جامع هم ذکر هر سه کرده اند صاحب ناصری هم هر سه را آورده گوید که جانوریست معروف که
بسیار زیرک و هوشیار است خان آرزو در سراج بذکر پوزینه ضمناً ذکر الف کرده و بحواله محققین می فرماید که از
بعضی مردم توران هم شنیده شد بهار ذکر پوزنه کرده می گوید که بکسر زای تازی مخفف پوزنه به تشدید نون

که در عربی کنیت میمون است و آن را بفارسی کپّی خوانند و گاه تصرّف کرده بوزینه با شباع تحتانی بعد الزّا و بوزنینه بزیادت نون قبل تحتانی نیز استعمال کنند و می تواند که بوزینه مخفّف ابوزینه باشد. و تحتانی دران عوض نون اوّل بود بر قیاس دینار که در اصل دنّار به تشدید نون بوده و بریں تقدیر یای اشباع نباشد نه بر آنکه تخفیف لفظ عربی در فارسی شائع است بخلاف زیادت در لفظ عربی و به نقل سند حکیم خاقانی می فرماید که ... این لفظ بوزینه مستعمل نه بوزنینه و نسبت وزن شعر که کنده و گاه بر آورده مؤلّف عرض می کند که چرا خیال نکنیم که دران لفظ بوزنینه مستعمل که بحتی در وزن شعر باقی نمی ماند با آنکه حالا بوزنه اصل است و بوزنینه و بوزینه مزید علیه آن مخفی مباد که (ابوزنه) در عربی آمده که کنیت بمعنی وی باشد تکمیل بحث بر بوزینه کنیم که می آید (اردو) دیکھو بنها سه۔

بوزه بقول برهان بر وزن کوزه (۱) شرابی باشد که از آرد برنج و ارزن و جو سازند و در ماوراء النّهر و هند و ستان بسیار خورند و (۲) تنهٔ درخت را نیز گویند صاحب جهانگیری نسبت معنی اوّل بر معروف قانع و ذکر معنی دوم هم کرده صاحب سروری نسبت معنی اوّل گوید که شرابی باشد که ترکان سازند و بحواله شرفنامه ذکر معنی دوم هم کرده و فرماید که بیای فارسی هم آمده (ابن یمین ؒ) ز دونان چون طمع داری کرمهای جوان مردان بخود دان که در عشرت شرابی ناید از بوزه صاحب رشیدی بذکر معنی اوّل گوید که تنهٔ درخت را نیز هم گویند صاحب ناصری بر معنی اوّل قانع و صاحب جامع در هر دو معنی همزبان برهان۔ صاحب سراج السّبیل این را معرّب داند بمعنی اوّل بهار هم بر معنی اوّل قناعت کرده خان آرزو در سراج بر نقل هر دو معنی اکتفا کرده صاحب محیط به بوزه می فرماید که اسم فارسی است و معرّب آن بوزج و بعربی فقاع و بیونانی ... و بروحی ابقا نامند و بفارسی سوراک آب و ... نیز خوانند و آن

شرابی کوامیخ است متخذ از آرد جو عجین مدفون در زمین تا چهل روز و گویند که آن فقاع است و نوعی
از نبیذ و طبیعت آن بسبب چیزی که از ان می سازند مختلف و آنچه از جو سازند مدر بول و مرطب بدن
و جهت سرفه و امراض حاره به نافع و مضر گرده و مثانه (الخ) **مؤلف** عرض کند که عجبی نیست که فارسیان
بوز ترکی بمعنی اسپ تند و تیز بزبانشان پیشش گذشت بای نسبت زیاده کرده شرابی را نام کردند که تند و
تیز می باشد و بمعنی دوم فرد جامه بوز که بزبانشان سومش به همین معنی گذشت (اردو) (۱) ایک قسم کی شراب
جو غلّون سے بنائی جاتی ہے۔ مؤنث (۲) دیکھو بوز کے تیسرے معنے۔

بوزه چی اصطلاح ـ بقول بهار آنکه بوزه و شراب
بفروشد (سیفی ص) شهری خراب بوزه چی و چشم مست
اوست ٭ پیر و جوان سبوی کش و می پرست اوست ٭
از دست بی شرابی و درد سر خمار ٭ بیچاره ایم و چاره
باهم پرست اوست ٭ صاحب انند نقل نگارش ـ
صاحب برهان بوزه چی گوید که بکسر اول و سکون ثانی
چون در آخر کلمهٔ ترکی افزایند افادهٔ معنی فاعلی کند
همچون بشماقچی و یالانچی که کفش گر و دروغ گوی
را گویند (الخ) **مؤلف** عرض کند که قاعدهٔ بیان
کردهٔ برهان مقتضی آنست که با بوزه را هم لغت
ترکی خیال کنیم و چنان نیست بلکه لغت فارسی است
و فارسیان چی را مال فارسی زبان داشته و با لغات
فارسی هم مرکب کنند و همین یک مثال اوست و
نقاره چی و امثال آن هم با همه این مرکب فارسی زبان
است و تکمیل بحث چی بجایش می آید (اردو) شراب
اور بوزه فروخت کرنے والا ـ مذکر ـ

بوزه کباب اصطلاح ـ بقول ملحقات برهان
بضم اول آنست که چون بره در سیخ کشند یا در
روغن بریان کنند از تاب حرارت آتش جابجای
آن می ترکد که آن پاره ها را از ان جدا می کنند و
می خورند و بره کباب می گویند بغایت لذیذ است
مؤلف عرض کند که معنی لفظی است کباب منسوب

بہ تبرّہ واو بعد موحّدہ زائد برای اظہار ضمّہ و ہای
ہوز برای نسبت و این قلب اضافت باشد (اردو)
ختنہ کیا ہوا۔ مذکر۔

بوزیدان اصطلاح۔ بقول برہان باد الجنبہ
ہوزنجان داروئیست کہ از مصر آرند و بعربی مستعجل
خوانند و بجہت فربہی استعمال کنند۔ صاحب جامع
ہمزبانش **مؤلف** عرض کند کہ ما حقیقت این را
بر بوزدان بیان کردہ ایم کہ گذشت (اردو)
دیکھو بوزدان۔

بوزینہ بقول صاحبان برہان و سروری و
رشیدی و جامع و جہانگیری و ناصری و سراج مرادف
ہمان بوزنہ کہ گذشت و ما حقیقت این را ہمانجا
بیان کردہ ایم صاحب محیط گوید کہ اسم فارسی است
و بفارسی میمون ہم گویند و کپی ہم خوانند و بعربی
قرد و بترکی پیچی و بہندی سرخ روی را بندر
و سیاہ روی خاکستری بدن را لنگور و ہنومان نامند
و بعضی نسناس را نیز از قسم میمون شمردہ اند و در
ممالک فرنگ و چین و غیرہ اقسام دیگر نیز می شود
بعضی بصورت بسیار شبیہ بہ انسان و بعضی بی دم
و بعضی با دم کوتاہ بالجملہ حیوانیست مشہور و اشبہ
بانسان و بمناسبت مزاج انسان مزاج آن گرم و
خشک است و طلای خون آن جہت منع روئیدن
موی مجرّب و خوردن آن گرما گرم باعث گنگی زبان
در ساعت و از خواص آنست کہ چون پوست بوزینہ
بر درخت ثمردار کہ آنرا خوف سرمازدگی باشد
بہ بندند مانع از ان آید و چون از پوست آن غربال
سازند و ہر غلہ را کہ دران بہ بیزند و زراعت آن
کنند از آفات تلخ محفوظ می ماند و گفتہ اند کہ میمون
چون طعام مسموم را بہ بیند فریاد می نماید و می ترسد
(الخ) (اردو) دیکھو بوزنہ۔

بوزینہ بہ نقل آدم انسان نشود مقولہ
صاحبان خزینۃ الامثال و امثال فارسی ذکر این کردہ اند
و از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ مقصود ازین
مقولہ آنست کہ آدمیت مخصوص بانسان است اگر

بوزینه که شبیهه به انسان است در بعض کارها نقل انسان کند انسان نمی شود فارسیان این مقوله را بحق کسی استعمال کنند که در کارهای او آورد و ساختگی نمایان باشد روزی ما مشاهده کردیم که در محفلی یکی از ہندیان بلباس انگلیسی آمد و در گفتگوی ہندی ہم لب و لہجہ انگلیسیان استعمال می کرد یکی از عجم که موجود بود ہمین مقوله را خواند مقصود آنست که نقل نقل است و اصل اصل باشد و نقل اصل نمی شود (اردو) دکن مین کہتے ہین " بندر انسان نہین ہوسکتا "

بوزینه را با درودگری چه کار مقوله صاحبان خزینة الامثال و امثال فارسی ذکر این کرده از معنی و محل استعمال ساکت **مؤلف** عرض کند که این مرادف (کار بوزینه نیست نجاری) که بجایش می آید فارسیان چون کسی را بکاری مشغول بینند که حوصله آن ندارد گویند (هر کاری و مردی) و نیز (کاری که نه کار تست زنهار مکن) و گویند که یکی از عجمیان نجاری می کرد و بوزینه از دور تماشای آن می ساخت چون نجار چوبی را سطبر را با اره برید و بقاعده نجاران چوبکی در شگاف کرد تا شگاف باقی ماند و سهولت در راندن اره کشی شود و بوقت چند بکار دیگر رفت بوزینه بجای آن نشسته اره کشی می کرد و غافل ازین بود که خصیه های او داخل شگاف فرو رفته بهمدرین حالت چوبکی که در شگاف بود بنا واقفیت نتیجه از شگاف بیرون کرد تا شگاف بهم پیوست و فوطه ها را نتوانست بیرون و شور برپا کرد و نوبت بامداد کش نرسید و بمرد از همین حکایت این مقوله قائم شد (اردو) صاحب محبوب الامثال نے اس فارسی مثل کے مقابل لکھا ہے جس کا کام اسی کو سہاجے تیلی کا کام تنبولی کرے " دکن مین کہتے ہین " ٹبرہائی کا کام باندر کرے " اور دکن مین (کار بوزینه نیست نجاری) بھی مستعمل ہے -

بوژ بقول برہان بضم اول و سکون ثانی و زای فارسی (۱) گرانی و سنگینی و تب و حرارت باشد و (۲) بفتح اول گرداب را گویند. صاحب سروری بحواله ادات بمعنی دوم قانع. صاحب مؤید ہمزبانش

مؤلف عرض کند کہ اسم جامد فارسی زبان است بہر دو معنی بالا و توز بہ زای ہوز کہ بہمین معانی گذشت سندش این چنانکہ ترنند و ترند و ترده و ترزده مخفی مباد کہ در معنی اوّل واو عطف بیان سنگینی و تب غلط می نماید و غیر از تصحیف کتابت نباشد کہ سنگینی و گرانی مضاف است بسوی تپ و مقصود از ان تپی کہ سنگین و گران باشد یعنی تیز و تند و ہمین معنی بر معنی ہشتم توز مذکور (اردو) (۱) دیکھو توز کے آٹھویں معنے (۲) دیکھو برز کے تیسرے معنے۔

بوژنہ بقول برہان بضم اوّل و زای فارسی و فتح نون غنچہ و شگوفہ و بہار درخت را گویند کہ ہنوز نشگفتہ باشد و بعربی کم خوانند صاحبان سروری و جامع ہم ذکر این کردہ اند **مؤلف** عرض کند کہ اسم جامد فارسی قدیم است (اردو) دیکھو اشگفہ اور رلبل غنچہ۔

بوس بقول برہان با ثانی مجہول (۱) مخفف بوسہ است و بعربی قبلہ گویند (۲) امر بہ بوسیدن و (۳) بوسندہ ہم و (۴) با ثانی معروف سختی و فروتنی۔ صاحب سروری ذکر معنی اوّل و دوم کردہ (شمس فخری) شہنشہی کہ فلک از برای حشمت خویش ٭ دہد ز راہ ادب خاک درگہش را بوس ٭ صاحب ناصری گوید کہ اصل این بوسیدن است بضم اوّل و اعراب ضم را فتح کردہ بوس گویند (فردوسی) بسائید مشکین کمندش ببوس ٭ کہ بشنید آواز بوسش عروس ٭ صاحب جامع ہمزبان برہان۔ بہار گوید کہ (۵) بوسا و بوسندہ و امر ہم بدین معنی (میرخسرو) پادشاہا ہمہ شاہان کہ بخواب ابد اند ٭ آستان بوس تو در خواب تمنا کردہ ٭ **مؤلف** عرض کند کہ این اسم مصدر بوسیدن است بمعنی بوسہ و جا دارد کہ بوسہ را اسم مصدر دانیم و این را مخففش و حاشا کہ اصل این بوسیدن باشد چنانکہ ناصری گفتہ بلکہ بوس یا بوسہ اصل و بوسیدن مرکب از ان و بمعنی دوم امر حاضر مصدر بوسیدن و بمعنی سوم غلط است کہ بوس بمعنی بوسندہ

نیامدہ محققین بالا اسم فاعل ترکیبی را فہمیدہ اند و معنی فاعلی بدون ترکیب بوس با اسمی حاصل نمی شود چنانکہ (آستان بوس) و معنی چہارم را باعتبار صاحب جامع کہ محقق اہل زبان است تسلیم کنیم کہ اسم جامد فارسی زبان باشد و بمعنی پنجم حاصل بالمصدر بوسیدن (اردو) (۱) بوسہ۔ دیکھو بس کے چوتھے معنے۔ (۲) بوسہ دے (۳) بوسہ دینے والا (۴) سختی اور رعاجزی مؤنث۔ (۵) بوسہ دہی۔ بوسہ دینا کا حاصل بالمصدر۔

بوسا | بقول شمس در فارسی زبان بالضم زن سخت را گویند **مؤلف** عرض کند کہ دیگر کسی از محققین فارسی زبان ذکر این نکردہ و بدون سند استعمال اعتبار را نشاید معاصرین عجم ہم زبان ندارند (اردو) سخت مزاج عورت۔ مؤنث۔

بوس افگندن | مصدر اصطلاحی۔ صاحب آصفی از معنی ساکت و بر استعارہ قانع **مؤلف** عرض کند کہ (بوس افگندن در دہان) بمعنی بوسہ دادن است (اوحدی کرمانی سہ) دہانم تلخ و لب خشک از فراق تست یکباری ٭ لب خشک ترا تر ساز و بوسی در دہان افگن ٭ مجرد (بوس افگندن) بمعنی بوسہ دادن اصلا نباشد و نہ استعارہ بلکہ معنی حقیقی است و من وجہ کنایہ باشد (اردو) بوسہ دینا۔

بوستان | بقول فدائی کہ از علمای معاصر عجم بود جائی کہ آراستہ باشد بدرختان دلجو و گلہای خوشبو بہار گوید کہ بمعنی ترکیبی این جائی کہ بوی بسیار از ان خیزد و فرماید کہ بالفظ خوردن کنایہ از رستنی ماخوذ خان آرزو در سراج گوید کہ تحقیق این در بستان گذشت **مؤلف** عرض کند کہ ما حقیقت این را بذیل بست عرض کردہ ایم و صراحت ملحقات بجایش کنیم (اردو) دیکھو بست کے پہلے معنے۔

(الف) بوستان افروختن | مصدر اصطلاحی

(ب) بوستان افروز | صاحب آصفی

به (بستان افروختن) اشاره نمود (ب) کرده از معنی ساکت
و صاحب برهان به (ب) گوید که گلی است که آن را
تاج خروس گویند بسبب شباهتی که بدان دارد ـ
صاحب جهانگیری گوید که این را (بستان افروز) هم
گویند (حکیم خاقانی ؎) می چون بوستان افروز
ده زانکه بسفال دل چو ریحان تازه گردان ؛ صاحبان
رشیدی و ناصری و جامع و بحر و سراج و انند هم ذکر
این کرده اند **مؤلف** عرض کند که اصل (بستان
افروز) که بجایش گذشت و آن مخفف این است
بحذف واو و صراحت کافی همدر انجا کرده ایم ـ
(اردو) دیکهو بستان افروختن اور بستان افروز ـ

بوستان بان اصطلاح ـ بقول بهار مرادف
بوستان پیرا که می آید بمعنی باغبان (سعدی ؎)
برو بوستان بان به ایوان شاه ؛ بترسی ولی هم ز بستان
شاه ؛ **مؤلف** عرض کند که مخفف این (بستان بان)
بجایش گذشت بحذف واو و این مرکب است با لفظ
بوستان و بان حقیقت بان بجایش مذکور ـ از قبیل نگهبان
و باغبان (اردو) دیکهو بستان بان اور باغبان ـ

(الف) **بوستان پیرا** اصطلاح ـ بقول بهار
(ب) **بوستان پیراستن** مرادف بوستان بان
که گذشت و صاحب آصفی ذکر (ب) کرده از معنی ساکت
(میرزا صائب ؎) اگر از دور باش بوستان پیرا نه نیندیشد
بسر از یک طوق با قمری کند سرو روان بیرون ؛
مؤلف عرض کند که صراحت کافی بر (بستان پیرا)
و (بستان پیراستن) مذکور که آن مخفف این است
(اردو) دیکهو بستان پیرا و بستان پیراستن ـ

بوستان خوردن مصدر اصطلاحی ـ بقول
صاحب آصفی کنایه از رستنی ها و نباتات باغ خوردن
(سعدی ؎) نه در کوه سبزه نه در باغ شخ ؛ ملخ
بوستان خورد و مردم ملخ ؛ **مؤلف** عرض کند که
حاشا که کنایه باشد بلکه بمعنی حقیقی است یعنی خوردن
اوراق درختهای بوستان و شاخهایش چنانکه ملخ
و دیگر جانوران می خورند حیف است که محقق سند نژاد
غور نکرد که کنایه نیست (اردو) دیکهو بستان خوردن

بوستاندن استعمال ۔ بقول آصفی (۱) بمعنی کسب کردن بوی (مجد شیرازی ؎) خار پہلو کند زصحبت گل ؛ گر ز خلق تو بوستاند گل ؛ **مؤلف** عرض کند کہ (۲) مجازاً بمعنی حاصل کردن رمقی از چیزی و این کنایہ باشد و از سند معنی اوّل کہ بہار پیش کردہ این معنی حاصل می شود (اردو) (۱) بو حاصل کرنا (۲) کسی چیز سے کچھہ یعنے رتی بھر حاصل کرنا بہت تھوڑا سا حصہ حاصل کرنا ۔

بوستان سندس اصطلاح ۔ بقول ملحقات برہان کنایہ از سبزہ و گلہای گوناگون صاحب بحر ہم ذکر این کردہ **مؤلف** عرض کند کہ سندس لغت عرب است بالضم نوعی از دیبای تنک و نازک کذا فی المنتخب پس معنی لفظی این دیبای بوستان قلب اضافت سندس بوستان و کنایہ از معنی مذکور الصدر موافق قیاس است (اردو) سبزہ ۔ مذکر ۔ رنگ برنگ پھول ۔ مذکر ۔

بوستان کردن مصدر اصطلاحی ۔ ہمان (بستان کردن) کہ بجایش گذشت (اردو) (دیکھو بستان کردن)

(الف) **بوستان گرد** اصطلاح ۔ بہار

(ب) **بوستان گردیدن** ذکر الف کردہ و ما صراحت ہر دو با سند (الف) بر بستان گرد و بستان گردیدن کردہ ایم کہ بجایش گذشت و آن مخفف این است بحذف واو و این اصل آن (اردو) الف دیکھو بستان گرد (ب) دیکھو بستان گردیدن

بوستان گل نمای اصطلاح ۔ بقول برہان کنایہ از آسمان صاحب جہانگیری در ملحقات و صاحبان رشیدی و بحر و جامع و سراج و مؤید و ہفت و انند ہم ذکر این کردہ اند **مؤلف** عرض کند کہ کنایہ باشد کہ فارسیان گل را استعارہ کردہ اند از مہر و ماہ و ستارگان پس بوستانی کہ گل ہا را می نماید و نمیدہد آسمان است (گل نما) ۔ اسم فاعل ترکیبی باشد و مجموعہ این مرکب توصیفی (اردو) دیکھو آسمان ۔

بوستان مازاغ اصطلاح ۔ بقول ملحقات برہان اشارہ بمقام وحدت صاحبان بحر و مؤید و ہفت ہم ذکر این کردہ اند **مؤلف** عرض کند کہ ما بہ (بلبل بوستان مازاغ) کہ بمعنی پیغمبر آخر الزمان علیہ السلام گذشت حقیقت بوستان مازاغ بیان کردہ ایم (اردو) مقام وحدت ۔ ذات باری تعالیٰ کی جانب اشارہ ۔ مذکر ۔

بوستدن استعمال ۔ بقول بہار کنایہ از کسب کردن ۔ **مؤلف** عرض کند کہ مرادف ہمان بوستاندن است کہ گذشت مخفی مباد کہ ستاندن و ستدن مرادف یکدیگر است و حقیقت آن بجایش مذکور شود (اردو) دیکھو بوستاندن ۔

بوستہ خانہ اصطلاح ۔ بقول صاحب بول چال بحوالہ معاصرین عجم بمعنی جای خطوط و مقامی کہ برای انتظام خطہا قائم کنند **مؤلف** عرض کند کہ این مرکب است از بوستہ بتبدیل پوست و پوسٹ لغت انگلیسی است بہ بای فارسی و تای ہندی فارسیان بہ تبدیل بای فارسی بہ عربی (چنانکہ اسپ و اسب) و تبدیل تای ہندی بہ فوقانی و زیادت ہای ہوز مفرس کردہ اند و خانہ بمعنیش کہ جای و مقام باشد (اردو) ڈاک خانہ بقول آصفیہ ۔ اردو ۔ مذکر ۔ ڈاک گھر ۔ پوسٹ اوفس خطوط اور پارسل وغیرہ کا دفتر ۔

بوستین اصطلاح ۔ بقول انند بحوالہ فرہنگ فرنگ بالضم و کسر تای فوقانی بمعنی بدی و شرارت **مؤلف** عرض کند کہ پوستین بہ بای فارسی می آید بمعنی ناتمام و عیب اگر سند استعمال این بدست آید توانیم گفت کہ این مبدل آنست چنانکہ اسپ و اسب حیف است کہ ہمہ محققین فارسی زبان و معاصرین عجم ازین ساکت (اردو) بدی ۔ شرارت ۔ مؤنث ۔

بوسحاق اصطلاح ۔ ہمان بوسحق کہ بجایش گذشت بحذف الف صاحبان برہان و بحر و سروری ذکر این کردہ اند (اردو) دیکھو بواسحق ۔

بوس خشک اصطلاح ۔ بقول بحر بوسہ مجرد ۔ **مؤلف** عرض کند کہ مرکب توصیفی است و موافق

قیاس (اردو) صرف بوسہ۔ مذکر۔

بوس خوردن مصدر اصطلاحی۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی بوسہ حاصل کردن است (طغرای مشہدی ؎) دائم بخوردنِ یک بوس می خورم ٭ بوسی نخوردہ ام ز تو افسوس می خورم ٭ (اردو) بوسہ لینا۔ حاصل کرنا۔

بوس ریختن مصدر اصطلاحی۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ مضمون خیال است یعنی خود بخود پیدا شدن بوسہ و حاصل شدنش بدون طلب (صائب ؎) بمستی بی طلب بوس از دہان یار می ریزد ٭ ثمر چون پختہ گردد خود بخود از دار می ریزد ٭ (اردو) بوسہ جھڑنا۔

بوسک بقول اسند بحوالہ فرہنگ فرنگ بالضم و فتح سین مہملہ و سکون کاف تازی مصغر بوسہ **مؤلف** عرض کند کہ اگرچہ موافق قیاس است ولیکن طالب سند استعمال می باشیم کہ استعمال این از نظر ما نگذشت و معاصرین عجم بزبان ندارند (اردو) چھوٹا بوسہ۔ مذکر۔

بوس کردن مصدر اصطلاحی۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی بوسہ دادن است موافق قیاس (سعید نجفی ؎) زگستاخی لبش را کردہ ام بوس ٭ سفید از روی ساقی شرمسارم ٭ (اردو) بوسہ دینا۔ بوسہ لینا۔

بوس کندن مصدر اصطلاحی۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ بمصدر بوسہ کندن حقیقت این می آید (کمال خجندی ؎) پیر ما بوسی از آن لب برنکند ٭ چون کند بیچارہ دندانش نیست ٭ (اردو) دیکھو بوسہ کندن۔

(الف) بوسلی
(ب) بوسلیک

(الف) بقول سروری بوزن بوعلی مرخم بوسلیک کہ نام یکی از دوازدہ مقام موسیقی است (شاعر ؎) عشاق مراقد حسینی است چو راست ٭ در پردہ بوسلی رہاوی و نواست ٭ چون گشت بزرگ در صفاہان و عراق ٭ زنگولہ حجاز و کوچک اندر سہ ماست ٭

صاحب برہان نسبت دب ری می فرماید کہ بضمّ اوّل وفتح ثالث ولام بہ تحتانی رسیدہ وبکاف زدہ نام مقامی است از دوازدہ مقامات موسیقی صاحبان ناصری وجامع وسروری ذکر این کردہ اند (مولوی معنوی ؎) در پردہ حسینی عشاق را درآوردہ ای زبوسلیک واو ابنہای دلکشائی ہا خان آرزو درسراج بذکر معنی بالا گوید کہ گمان دارم کہ لفظ عربی است وفارسیان تصرف کردہ اند مانند بوجہل وبولہب **مؤلف** عرض کند کہ صاحب سوار السّبیل کہ محقق معرّبات است تصفیہ این کردہ کہ بوسلیک فارسی است ومعرب ہم ہمین لغت باشد وکاف تصغیر ہم تائید آن می کند وآنچہ صاحب سروری (الف) را مرخّم (ب) گفتہ برعکس حقیقت می نماید زیراکہ الف یکی از دوازدہ مقام موسیقی است و (ب) مصغّر ومرخّم آن محققین اہل زبان برین فرق نازک غور نفرمودہ معلوم می شود کہ باعتبار لفظ (الف) را مرخّم (ب) گفتہ (اردو) (الف) بوسلی۔ موسیقی کی بارہ راگنیون سے ایک راگنی کا نام ہے جسکی آواز بلند ہوتی ہے اور (ب) بوسلیک اُسی راگنی کی پستی آواز کا نام ہے (مؤنث) افسوس ہے کہ اس کا اردو نام معلوم نہو سکا

بوسلیمان اصطلاح۔ بقول آنند بحوالۂ فرہنگ تونگ بالضّم مرغ سلیمان را گویند کہ ہدہد باشد دیگر کسی از محققین فارسی زبان ذکر این نکردہ ومعاصرین عجم ہم برزبان ندارند ودر عربی زبان این کنیت را نیافتیم اگر سند استعمال پیش شود توانیم قیاس کرد کہ فارسیان بقاعدۂ عربی برسبیل کنیت این را برای مرغ سلیمان استعمال کردہ باشند (اردو) ہدہد مذکر۔ دیکھو ہدہد کے۔

بوسنج اصطلاح۔ بروزن قولنج بقول شمس شہریست در ہرات ودہییست در ترمذ۔ صاحب آنند گوید کہ معرب بوشنگ است وآن شہریست کہ محمد ابن ابراہیم واسفندیار بن موفق والوالحسن داؤدی ازان شہر اند وہم دہی است بہ ترمذ وازان است ابوحامد احمد بن محمد بن حسین صاحب جامع کہ محقق اہل زبانست

بر (نام قصبۂ از خراسان) اکتفا کردہ مؤلف عرض کند کہ وجہ تسمیۂ این بہ تحقیق نہ پیوست (اردو) بوسنج ایک شہر کا نام ہے جو ہرات مین ہے اور نیز ایک دیہہ کا نام جو ترمذ او رخراسان مین ہے۔ (مذکر)

بوسوختن مصدر اصطلاحی۔ بقول بہار بمعنی بخور کردن خوشبوئیہا (خواجۂ نظامی ؎) بفرمود شاہ آتش افروختن ٭ برسم مغان بوی خوش سوختن ٭ و زآنہ بردار آتش آصفی ہم ذکر این کردہ از ظغرای مشہدی سند دہد (؎) تو پری من بوی سوزم گر بود صد بوی خوش ٭ بوی سوزی می کنم تا بشنوم بوی ترا ٭ مؤلف عرض کند کہ مطلق بمعنی بخور کردن است یعنی سوختن چیزی بر آتش برای بوی و ہیچ خصوصیت با بوی خوش ندارد و از کلام ظغرا اسم فاعل ترکیبی (بوی سوز) پیداست یعنی کسی کہ چیزی را بر آتش می سوزد تا بوی آن گیرد (اردو) کسی چیز کو جلانا تا کہ اسکی بو سے فائدہ حاصل ہو۔ بخور لینا بھی کہہ سکتے ہین صاحب آصفیہ نے بخور پر جو کچھہ لکھا ہے ہم نے اُس کا ذکر بخور پر کیا ہے (بوی سوز) وہ شخص جو بخور لیتا ہو یا کسی چیز کو بغرض بخور جلاتا ہے۔

بوس وکنار اصطلاح۔ بمعنی بوسہ بازی گویا آنست (ظہوری ؎) نہادہ است ظہوری ہوای بوس و کنارہ ٭ بیک کنار یبوس و کنار سوگند است ٭ (ولہ ؎) نسخۂ جامع ندیدہ کس نہ بانم ٭ آنچہ در نسخۂ بیانیست حرف بوس وکنار راست ٭ (ولہ ؎) بے نصیبان بہرہ دارند از بی بہرگی ٭ آرزو راحت بوس وکناری می رسد ٭ (اردو) بوس وکنار بقول آصفیہ چوما چاٹی۔ بوسہ بازی۔ لپٹانا۔ بلیاں لینا

بوسہ بقول بہار لغت فارسی و بوس معرب آن و بیجا۔ بکر۔ تر۔ تشنہ لب۔ جان پرور۔ سرخوش۔ سیراب۔ شکر آمیز۔ گلوسوز از صفات اوست و شکر۔ حلوا۔ خراج۔ خیر۔ درزد۔ روزی۔ سیلی۔ شراب۔ شربت۔ شکر۔ قند مکرر۔ گل۔ گوہر۔ متاع۔ مرکز۔ مہر۔ می۔ نقل۔ نم۔ نمک از تشبیہات آن نظیری نیشا پوری (؎) ہنوز دعوت حلوای بوسہ در راہ است ٭ زخط و لب نمک و تر ماحضر داری ٭

(میر محمد افضل ثابت [illegible]) ای کہ در فکر علاج ضعف دل
دربماندہ ۔ بوسۂ لب ہای نوخط شربت ابریشم است ۔
(مولانا ذہنی [illegible]) زان لب شکر بوسہ نصیب دگران
شد ۔ در طالع ما تلخی دشنام نوشتند ۔ (ابوطالب کلیم
[illegible]) زچاک پیرہنش سیر بوستان کردم ۔ ہزار رنگ
گل بوسہ در گریبان بود ۔ (صائب [illegible]) مرکز دام
عشرت جاوید شود ۔ بوسۂ کافتد راہ بکنج دہنش
(ولہ [illegible]) از می و نقل بیک بوسہ قناعت کردیم
رحم کن بر جگر تشنہ ہای ساقی ۔ می فرماید کہ باید صاحب
فارسی مستعمل (کہ در ملحقات می آید) صاحب ناصری
بر معروف قانع و بوسیدن را اصل این قرار می دہد
صاحب سواد السبیل بوسہ را فارسی قرار دادہ با
و بوس اکہ گذشت معربش مؤلف عرض کند کہ
اسم مصدر بوسیدن است بحذف ہای ہوز آخر
یا بوسہ را مزید علیہ بوس دانیم بزیادت ہای ہوز
باقی ہو الحال ہمین اصل است و مصدر بوسیدن
مرکب از بوسہ بالعکس این چنانکہ صاحب ناصری
گفتہ و بوسہ حرکتی است کہ انسان از دو لب خود بر لب
یا رخسارہ یا جبین یا دست مخاطب یا بر چیزی بر سبیل
محبت و ادب می زند (اردو) [illegible] بقول آصفیہ
فارسی ۔ اسم مذکر ۔ دیکھو بوس کے پہلے معنے ۔

بوسہ آوردن مصدر اصطلاحی ۔ صاحب آصفی
ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ
کنایہ از بوسہ دادن است و بمطلب آن (عماد غزنوی
[illegible]) گفتم کہ بیار بوسہ گفتا کہ بگیر ۔ گفتم کہ بگیر بادہ
گفتا کہ بیار ۔ (اردو) بوسہ دینا ۔

بوسہ افگندن مصدر اصطلاحی ۔ بقول بحر المعنی
بوسہ گرفتن مرادف بوسہ بر افشاندن کہ می آید مؤلف
گوید کہ موافق قیاس است معاصرین عجم بر زبان دارند
(اردو) بوسہ لینا ۔

بوسہ بازی اصطلاح ۔ بقول انند بحوالہ فرہنگ
فرنگ معروف مؤلف عرض کند کہ مرادف بوس
و کنار کہ گذشت معاصرین عجم بر زبان دارند و موافق
قیاس و حاصل بالمصدر از بوسہ بازیدن (اردو)

بوسہ بازی بقول آصفیہ۔ فارسی۔ اسم مؤنث چوما چاٹی۔

(الف) **بوسہ بہ پیغام** اصطلاح۔ بقول بحر (۱) حصول مقصود بوساطت غیر و (۲) امر محال۔ بہار و انند ہم ذکر این کردہ (استاد ؎) باز مشتاق تر ابوسہ بہ پیغام افتاد ؛ گفتگوہای زبانی بلب بام افتاد ؛ **مؤلف** عرض کند کہ از سند استاد مصدر

(ب) **بوسہ بہ پیغام افتادن** بمعنی مقصد برآمدن بوساطت غیر پیدا است پس (بوسہ بہ پیغام) حاصل ہمین مصدر است بمعنی اول و فرقی است بین در معنی مصدری و حاصل بالمصدر یعنی دوم ہم درست کہ کنایہ باشد یعنی حصول بوسہ ذریعہ قاصد و پیامبر محال است صراحت کافی بر مقولہ کہ می آید می شود۔

(اردو) (الف) (۱) کسی کے ذریعہ سے حصول مقصد اور مقصد برآری (۲) امر محال۔ مذکر (ب) کسیکے ذریعے مقصد حاصل ہونا۔

بوسہ بہ پیغام راست نیاید مقولہ صاحب امثال فارسی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ فارسیان چون می بینند کہ کسی کاری را کہ مشافہتہ لائق تصفیہ باشد حوالہ دیگری می کنند این مقولہ را استعمال می کنند مقصود آنست کہ آنچنین معاملہ را بتوسط کسی طی نہ باید کرد بلکہ تصفیہ آن بالمشافہ اولی است چنانکہ طلب بوسہ بواسطۂ قاصدی فضول است (اردو) دکن میں کہتے ہیں ”ایلچی کے ذریعہ چوما نگے تو وہ خود لیکر بھاگے“

بوسہ بہ پیغام گرفتن مصدر اصطلاحی۔ بقول بحر حاصل کردن مقصد بوسیلۂ غیر (وحید ؎) در جام زعکس لب او کام گرفتیم ؛ آخر زلبش بوسہ بہ پیغام گرفتیم ؛ **مؤلف** عرض کند کہ موافق قیاس است (ابوطالب کلیم ؎) معشوق در آغوش لبو طالع ما را ؛ اما زلبش بوسہ بہ پیغام گرفتہ ؛ (اردو) کسی کے ذریعہ سے مقصد حاصل کرنا۔

بوسۂ بیجا اصطلاح۔ بقول انند بمعنی بیجا بوسہ (صائب ؎) دیوان ما خود را افگن بر و در جستجو در ... خشم بیجا یک بوسۂ بیجا دو ؛ و فرماید کہ تحقیق آنست

کہ بیجا ترجمہ بموقع پس حقیقۃً باشد وغیر این ہمہ مجاز
مؤلف عرض کند کہ (بیجای بوسہ) بمعنی (بجای بوسہ)
درست باشد و (بوسہ بیجا) را قلب اضافت می توان
شمرد ولیکن استعمال این از نظر ما نگذشت وسند استعمال
ہم پیش نشد پس این را بسند صائب بمعنی بوسۂ بر موقع
تسلیم کنیم کہ مرکب توصیفی باشد (اردو) وہ بوسہ
جو موقع پر ہوا اور بیجا ہو بیجا نہو۔

(۱) **بوسہ بخشی** اصطلاح۔ (۱) حاصل بالمصدر
(۲) **بوسہ بخشیدن** (۲) باشد (ظہوری ے)
بہ بوسہ بخشی لعل تو شہرتی کردست ۔ بہ زمنعمان وسیع
شہر پیر گدای کہ چہ ۔ صاحب آصفی ذکر (۲) کردہ
از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ عطا کردن
و دادن بوسہ (حافظ شیرازے) چو لعل شکرینت
بوسہ بخشد ۔ مذاق جان من زو پر شکر باد ۔ (انوری ے)
بوسۂ خواستم نہ بخشیدی ۔ نالہ ہا کردم و نہ بخشودی ۔
(اردو) (۱) بوسہ بخشی کہہ سکتے ہیں یعنے بوسہ کی عطا
کرنا (۲) بوسہ بخشنا۔ بوسہ دینا۔

بوسہ افشاندن مصدر اصطلاحی۔ بقول بحر مرادف
بوسہ افگندن کہ گرفتن بوسہ باشد صاحب آصفی بر استعارہ
قانع مؤلف عرض کند کہ اصلا استعارہ نیست بلکہ
کنایہ باشد از بوسہ گرفتن مخفی مبادکہ بوسہ دادن و گرفتن
ہر دو یکی است (ظہوری ے) بسنبل زند ما بوسہ بر فشان
کہ آورد از زلف ساقی نشان ۔ واضح باد کہ ازین سند
(بوسہ بر فشاندن) پیداست عیبی ندارد کہ فشاندن مخفف
افشاندن است و بر فشاندن مزید علیہ آن بزیادت کلمہ
بر (اردو) بوسہ لینا۔ بوسہ دینا۔

بوسہ بردن مصدر اصطلاحی۔ صاحب آصفی
ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ
گرفتن بوسہ باشد (صائب ے) دزدان خال بوسہ
ز رخسار می برند ۔ غافل مشو ز لعل لب آبدار خویش ۔
(اردو) بوسہ لینا۔ بوسہ دینا۔

بوسہ بر لب خویش زدن مصدر اصطلاحی
بقول بحر حالتی است کہ گشتی گیر در اول گشتی گرفتن
دستی بہ بازوی خود می زند و آوازی کہ آن را (پیچ پیچہ)

گویند برکشد و بعد ازان دست حریف گرفته زور زند۔ **مؤلف** عرض کند که خلاف قیاس است که این معنی ازین مصدر اصطلاحی چه طور پیدا شود و محققین اہل زبان ازین ساکت و معاصرین عجم بدین معنی برزبان ندارند یکی از معاصرین عجم گوید که البتہ این را (لب خود لکیدن) توان گفت که کشتی گیران لب خود را البتہ می لکند و بوسه غیر از لکیدن است فتامل (اردو) اپنے لب پر آپ بوسہ دینا۔ لب چاٹنا۔ صاحب آصفیہ نے (مونٹھہ چاٹنا) پر فرمایا ہے۔ مزے کا مشتاق ہونا۔ حصول لذت و لطف ہونا (مومن ؔ) کیا لطف ہے مونٹھہ چاٹنے کا پکچہہ اور مزہ چگائینگے ہم ۔ دکن مین کشتی گیر کشتی سے پہلے اپنے ہونٹھہ چاٹتے ہین اس حرکت سے یہہ سمجہا جاتا ہے کہ وہ کشتی کا خیال کر کے مزے لے رہے ہین اور یہہ فارسی کے (لب خود لکیدن) کا خاصا ترجمہ ہے ۔

بوسہ بعد انزال نمی باشد مثل۔ صاحب خزینة الامثال ذکر این کردہ از معنی و محل استعمال ساکت **مؤلف** گوید که چون جوش کسی در کاری باقی نماند فارسیان این مثل را بحق او زنند مقصود آنست که چنانکہ طبیعت انسان بعد انزال مائل ببوسه بازی نمی ماند ہمچنین چون جوش طبیعت کسی در کاری کم شود تکمیل کار نمی شود (اردو) دکن مین کہتے ہین "ندی اتر جاے تو کالوے مین کیونکر جاے" یہہ کہاوت بعینہ اسی فارسی مثل کا مصداق ہے یعنے نالے اور نہر مین پانی اسی وقت چلتا ہے جب کہ ندی مین پانی زیادہ ہو جب ندی پایاب ہو جاتی ہے تو پہر کبہی کے بغیر نالہ یا نہر جاری نہین ہو سکتی ۔

بوسہ بلب خویش زدن مصدر اصطلاحی۔ این ہمانست که بر (بوسه برلب خویش زدن) مذکور شد بہار ذکر این کردہ از میر نجات سند دہد (ع) بوسه زد و بلب خویش دگر مستانه ۔ رفتم از کار ازین کشتی زدن مردانہ ۔ **مؤلف** عرض کند که کنایه باشد از ہمان لکیدن لب خود که بر مصدر گذشته ذکرش کردہ ایم ۔ معاصرین عجم برزبان ندارند (اردو) دیکھو (بوسہ برلب خویش زدن)

بوسہ پیچیدن مصدر اصطلاحی۔ بقول بحر بمعنی بوسہ گرفتن صاحب آصفی ذکر این کردہ بر استعمالش قانع نمی دانیم کہ این چہ قسم تعریف است (صائب ﷺ) شکر لعل لبش در تلخی دشنام می پیچید ❊ ز شیرینی زبانش بوسہ در پیغام می پیچید ❊ **مؤلف** عرض کند کہ ازین سند (بوسہ در پیغام پیچیدن) پیدا است مقصود ہمین قدر است کہ شیرین کلامیش در پیام بوسہ را ہم با خود دارد (اردو) بوسہ لپیٹنا۔ اور ہمارے بیان کے لحاظ سے بوسہ پیام میں لپٹنا یعنی پیام کی شیرینی سے بوسہ کا مزہ آنا۔

بوسہ جای استعمال۔ بقول بہار جائیکہ بران بوسہ دہند **مؤلف** عرض کند کہ قلب اضافت جای بوسہ باشد مرادف بوسہ گاہ کہ می آید (میر خسرو ﷺ) ز غیرت دو لب من دو دیدہ خون گرید ❊ چو آستانۂ تو بوسہ جای خویش کنم ❊ صاحب آنند نقل نگار بہار (اردو) بوسہ کی جگہ۔ مؤنث۔ بوسے کا مقام۔ مذکر۔

بوسہ جستن مصدر اصطلاحی۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ خواہش بوسہ کردن است بضم جیم عربیہ (بساطی سمرقندی ﷺ) از دہانش بوسہ جستم زکات حسن را ❊ گفت خامش ای گدا ہیچ می شود زکات ❊ (اردو) بوسہ کی خواہش کرنا۔ بوسہ چاہنا۔

بوسہ چشیدن مصدر اصطلاحی۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ مراد از بوسہ گرفتن و ذوق بوسہ حاصل کردن است (ابوالقاسم قندر بیگی ﷺ) یک بوسہ از رخت دہ ویک بوسہ از لبت ❊ تا ہر دو را چشیدہ بگویم کدام بہ ❊ (اردو) بوسہ لینا اور بوسہ دینا۔ بوسہ کا ذوق حاصل کرنا

(۱) بوسہ چیدن **(۲) بوسہ چیین** مصدر اصطلاحی۔ (۱) بقول وارستہ و بحر بمعنی بوسہ گرفتن (عرفی ﷺ) لب مصیبت اگر امر رحمت خواند ❊ ہزار بوسۂ شادی ز روی غم چیند ❊ **مؤلف** عرض کند کہ موافق قیاس است بمعنی حاصل کردن بوسہ و بہا

ذکر (۴) کردہ کہ اسم فاعل ترکیبی است (صائب ؎) از ہمعنانیش نفس برق سوختست ؛ پائی کہ بوسہ چین زرکابش شوم کجاست ؛ (اردو) (۱) بوسہ لینا۔ بوسہ دینا۔ (۲) بوسہ چین بقاعدۂ فارسی اردو میں بوسہ لینے والے کو کہہ سکتے ہیں۔

بوسہ خریدن مصدر اصطلاحی۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ گرفتن بوسہ بمعاوضۂ چیزی (معزی نیشاپوری ؎) بوسی لبد تا زکسی جان نستاند ؛ یک بوسہ ہم آخر بخرم گرچہ گران است ؛ (اردو) بوسہ خرید کرنا یعنی کسی معاوضہ میں بوسہ کا حاصل کرنا۔

بوسہ خوار اصطلاح۔ بقول بہار مرادف بوسہ چین (ملا طغرا ؎) کند ترک می نرگس پرخمار ؛ کہ از روی این گل شود بوسہ خوار ؛ صاحب انند نقل نگارش مؤلف عرض کند کہ موافق قیاس و اسم فاعل ترکیبی است و مصدر این (بوسہ خوردن) بمعنی بوسہ گرفتن کہ ذکرش صاحب آصفی کردہ (اردو) دیکھو بوسہ چین۔

بوسہ خواستن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ موافق قیاس و بمعنی خواہش بوسہ و طلب بوسہ کردن است (وحید قزوینی ؎) ہزار بوسہ از و تازہ سکہ می خواہم ؛ چہ پاک نیست بخاطر گدای خط شتر ؛ (اردو) بوسہ چاہنا۔ بوسہ مانگنا۔

بوسہ خوردن مصدر اصطلاحی۔ بقول وارستہ بمعنی بوسہ گرفتن (طالب آملی ؎) زبانم سیر بود از گفتگو لیک ؛ بہم در بوسہ خوردن اشتہا داشت ؛ خان آرزو در چراغ ہدایت و صاحب بحر ہم ذکر این کردہ مؤلف عرض کند کہ مرادف ہمان بوس خوردن کہ بجایش گذشت (صائب ؎) بوسہ از کنج لب یار نخوردہ است کسی ؛ رہ بگنجینۂ اسرار نبردہ است کسی ؛ (اردو) دیکھو بوس خوردن۔

بوسہ دادن استعمال۔ بقول بحر مرادف بوسہ خوردن کہ گذشت۔ صاحب آصفی ہم ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ موافق قیاس

و بمعنی حقیقی است و مرادف بوسہ گرفتن کہ گرفتن و
دادن ہر دو برای بوسہ یکی است (دانش مشہدی
ع) نشد کہ بوسہ بپای ہدف چو تیر دہیم ٭ گذشت عمر
بخمیازہ چون کمان ما را ٭ (انوری ع) تا دامن
بساط ترا بوسہ دادہ ام ٭ بر جیب چرخ می نہد پای
دامنم ٭ (ظہوری ع) خورشید و ماہ شاہ سواران
نمی شوند ٭ تا بوسہ بر عنان و رکابش نمی دہند ٭۔
(اردو) بوسہ دینا۔

بوسہ دان اصطلاح۔ بقول بحر بمعنی دہان و
بقول بہار کنایہ از دہان **مؤلف** عرض کند کہ بہار
درست گوید کہ دان در آخر کلمہ افادۂ ظرفیت کند چنانکہ
خاکدان و آئینہ دان (صائب ع) مگر در خلوت
آئینہ تنہا یافتی خود را ٭ کہ از نقش حیا سادہ است
مہر بوسہ دان تو ٭ (اردو) دہان۔ مذکر۔

بوسہ در گرفتن استعمال۔ بمعنی بوسہ گرفتن
است (انوری ع) دل ہمی گوئیم کہ باقی عمر ٭ بوسہ
خواہی بود کہ در گیرد ٭ (اردو) بوسہ لینا۔ دیکھو بوسہ گرفتن

(الف) **بوسہ دزد** اصطلاح۔ بہار نسبت
(ب) **بوسہ دزدیدن** (الف) گوید کہ قریب بمعنی
بوسہ چین **مؤلف** عرض کند کہ اسم فاعل ترکیبی است
بمعنی کسی کہ بہ قابو بوسہ گیرد کہ بوسہ دہندہ خبر ندارد
چنانکہ بوسہ گرفتن در عالم خواب یا مدہوشی (ظہوری
ع) بوسہ دزدی زدہ در خواب برو ٭ مہر تنگ
شکرش بر جانیست ٭ صاحب بحر ذکر (ب) کردہ گوید
کہ مرادف بوسہ چیدن است **مؤلف** عرض کند کہ گرفتن
بوسہ در عالم بیخبری صاحب آصفی ہم ذکر این کردہ
مگر سندش برای دزدی بوسہ باشد عیبی نیست کہ
معاصرین عجم بر زبان دارند (صائب ع) دزدی
بوسہ عجب دزدی خوش عاقبت است ٭ کہ اگر باز
ستانند دوچندان گردد ٭ (اردو) (الف)
بوسہ دزد کہہ سکتے ہیں اس شخص کو جو بیخبری میں
بوسہ لے (ب) بوسہ چرانا یعنی بیخبری میں بوسہ لینا۔

(الف) **بوسہ ربا** اصطلاح۔ بہار نسبت
(ب) **بوسہ ربودن** الف گوید کہ اکثر در صفات

دہان ولب محبوب مستعمل می شود (شیخ العارفین سے)
از زہر عتاب تو دلم چشمۂ نوش است ٭ دادی بشکر غولہ
لب بوسہ ربا را ٭ (صائب سے) دل بی جرأت ما گوشہ
نشین ادب است ٭ ورنہ لعل لب او بوسہ ربا افتادہ
است ٭ صاحب بحر نسبت (ب) گوید کہ بمعنی بوسہ گرفتن
است (شفائی اصفہانی سے) عاشق کہ بخواب از لب
او بوسہ ربایدہ ٭ تا صبح قیامت زشکر خواب نخیزد ٭ مؤلف
عرض کند کہ الف اسم فاعل ترکیبی است و (ب) مصدر اش
صراحت کامل (الف) بر بوسہ ربختن می آید (اردو)
(الف) بوسہ لینے والا (ب) بوسہ لینا۔

(۳۵۸۸) **بوسہ رستن و روئیدن** مصدر اصطلاحی
ادعای شاعری است بمعنی حاصل شدن بوسہ و این
کنایہ باشد و بس (انوری سے) زمستی جرعہ می کارم
بجز من بوسہ می روید ٭ بلی ہرگز نگردد ہم لب چشمۂ کام جام
کس ٭ (اردو) بوسہ حاصل ہونا۔

(۳۵۸۹) **بوسہ رسیدن** استعمال بمعنی حاصل شدن
بوسہ (صائب سے) تا بوسۂ بمن زلب دلستان رسید ٭
جانم بلب رسید و لب من بجان رسید ٭ (اردو)
بوسہ حاصل ہونا۔ بوسہ ملنا۔

(۱) **بوسہ ریختن** مصدر اصطلاحی ۔ بقول
(بحر) بمعنی بوسہ گرفتن ۔ صاحب آصفی ہم ذکر این
کردہ از معنی ساکت سند صائب بر (بوس ریختن)
گذشت بوسہ و بوس ہر دو یکی است و ۔۔۔

(۲) **بوسہ ریز** اسم فاعل ترکیبی است بہار
این را مرادف بوسہ ربا گفتہ و بصفات لب معشوق
مخصوص فرمودہ مؤلف عرض می کند کہ الف
بمعنی بوسہ دادن است و (ب) بمعنی بوسہ دہندہ
اگرچہ گرفتن و دادن ہر دو برای بوسہ یکی است
ولیکن فرق نازکی دارد یعنی ہر کہ بوسۂ خود می دہد
بوسہ ریز است و ہر کہ بوسۂ کسی می گیرد بوسہ ربا
(اردو) (۱) بوسہ دینا (۲) بوسہ دینے والا اور
لب معشوق سے کنایہ ہے۔

بوسہ زدن مصدر اصطلاحی ۔ بقول وارستہ
و بحر بمعنی بوسہ گرفتن است (صائب سے) ما را

گر بیاید ۵ است ترسیم تلخی شما ؎ از ترس بوسہ بر لب میگون نمی زنم ؎ (ولہ ۵) بخشم بوسہ زدن چون فراق می آرد ؎ چگونہ بوسہ بران حلقۂ رکاب زنم ؎ **مؤلف** عرض کند کہ اگرچہ برای بوسہ دادن و گرفتن ہر دو یکی است ولیکن ما اکثر ادا ہای آن می کند کہ در تعریف این بوسہ از را بہتر از بوسہ گرفتن دانیم (اردو) بوسہ دینا۔

بوسہ زدن بر دست خویش اصطلاحی۔ بقول بہار نازکردن بر کردۂ خویش و ستایش خود گفتن (صائب ۵) رنگین تر از حنا ست بہار و خزان ما ؎ بر دست خویش بوسہ زند باغبان ما ؎ **مؤلف** عرض کند کہ موافق قیاس است (اردو) اپنے ہاتھ پر بوسہ دینا۔ یعنی نازکرنا اور اپنی تعریف آپ کرنا کہہ سکتے ہیں اسلئے کہ ہند میں اکثر کاریگران ولایت کو یہ حرکت کرتے ہوئے ہم نے دیکھا ہے کہ جب وہ اپنی کسی صنعت پر نازکرتے ہیں تو بطریق اظہار ناز اپنے ہاتھ پر خود بوسہ دیتے ہیں اور صناعان ہند (واہ رے ہم) کہتے ہیں صاحب آصفیہ نے (واہ رے میں) پر فرمایا ہے (کلمۂ فخر) یعنی میرا کیا کہنا۔ میری کیا بات ہے۔ مجھے اپنی پیٹھ آپ ٹھونکنی چاہیئے۔ ہم بھی کہتے ہیں (واہ رے میں) کہنا

بوسہ زیب اصطلاح۔ بقول بہار اکثر در صفات دہان و لب محبوب مستعمل می شود (صائب ۵) چون نکتۂ لب کجاست کز و بوسہ زیب نیست ؎ صائب من از کجا کنم آغاز بوسہ را ؎ صاحب انند نقل نگارش **مؤلف** عرض کند کہ موافق قیاس است و اسم فاعل ترکیبی بمعنی زیبای بوسہ (اردو) بوسے کے لائق۔ زیبائے بوسہ۔ لب معشوق کو کہہ سکتے ہیں ؎

بوسۂ ساغر اصطلاح۔ بقول خان آرزو در چراغ ہدایت نام جای معلوم نمی شود و فرماید کہ تنہا ساغر نام شہری از ہند در کتب قدیمہ دیدہ شد (اشرف ۵) لبش گلناری از لعل بتان بوسۂ ساغر ؎ جمالش چہرۂ از آل شیرازی کہ می دانی ؎ صاحب سپہر نقل نگارش۔ بہار گوید کہ باضافت ظاہرا نام جائیست

در ایران۔ مؤلف عرض کند کہ معاصرین عجم ازین
مقام ناواقف و محققین فارسی زبان ذکر این نکردہ اند
و ظاہر از کلام اشرف تصدیق تعریف بالا می شود
ولیکن بخیال ما (بتانِ بوسۂ ساغر) را جا دارد کہ اسم
فاعل ترکیبی گیریم بمعنی بتانی کہ در حالت بوسۂ ساغر
باشند یعنی بحالت شراب نوشی و ازین تاویل معنی شعر درست
می شود و با مصرع ثانی ہم مطابق و مقابل و ازینکہ
(بوسۂ ساغر) نام مقامی متحقق نشد ما این را بہتر از نام
مقام دانیم یعنی شاعر گوید لب یارم گلناری است
و این سرخیش از بتانی است کہ ساغر بلب باشند کہ درین
حالت سرخی لب زیادہ می باشد و ہمچنین جمال یارم
از چہرۂ آل شیرازی است فتامل (اردو) بوسۂ
ساغر ایک جگہ کا نام جو عجم میں واقع ہے جسکی تعریف
فرہنگ معلوم نہ ہو سکی۔ مؤنث۔

بوسہ ستاندن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر
این کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ بمعنی
بوسہ گرفتن است (حافظ شیرازی) باصنمی چو لعبتی
خوش بنشین بخلوتی ٭ بوسہ ستان بکام دل تازہ بتازہ
نو بنو ٭ (اردو) بوسہ لینا۔

بوسہ شکار اصطلاح۔ بقول انند بحوالۂ مظہر العجائب
از اسمای معشوق است کہ از یک بوسہ شکار کنندۂ
عاشق است مؤلف عرض کند کہ خلاف قیاس
نیست و اسم فاعل ترکیبی است (اردو) بوسہ
شکار بقاعدۂ فارسی معشوق کو کہہ سکتے ہیں۔ مذکر۔

بوسہ شکستن مصدر اصطلاحی۔ بقول برہان
کنایہ از بوسیدن و بوسہ کردن بہ صدا باشد صاحب
جہانگیری در ملحقات از نظامی سند دہد (ع)
ملک بر تنگ شکر بوسہ بشکست ٭ کہ شکر در دہان باید
نہ در دست ٭ صاحبان رشیدی و مجرد و جامع و سراج
ذکر این کردہ اند مؤلف عرض کند کہ چون چیزی
را بشکنند آواز می برآید ازین وجہ (بوسہ شکستن)
بوسہ را گفتند کہ باواز گرفتہ شود (اردو)
بوسہ دینا۔ منہ چومنا۔ آواز کے ساتھ۔

بوسہ شمردن استعمال۔ بہار ذکر این کردہ

از معنی ساکت و صاحب انند نقل نگارش **مؤلف** عرض کند کہ (۱) شمار بوسہ کردن باشد بمعنی حقیقیش و (۲) کنایہ از بوسہ دادن پیاپی و بکثرت کہ واقعہ قبل از شمار است و نوبت شمار بہ ما توقف رسد کہ نوبت بہ تعدد رسد (طالب آملی ؎) صد بوسہ بر شمردہ ہر دم ؛ ہر دست تو ابر نو بہاری ؛؛ **اردو** (۱) بوسے گننا۔ (۲) پے در پے اور بہت سے بوسہ لینا

(۱) **بوسہ طلب ساختن** | مصادر اصطلاحی
(۲) **بوسہ طلبیدن** | ہر دو بمعنی حقیقیش

یعنی طلب بوسہ کردن (ظہوری ؎) ساند دم چون بعشوہ بوسہ طلب ؛ بایہ صد گذاشت ابراہم ؛؛ صاحب آصفی ذکر نمبر (۲) کردہ از معنی ساکت۔ (آرزوی اکبرآبادی ؎) کسان کہ بوسہ از ان بر صراحی طلبند ؛ ز دادنی زرہ احتیاج می طلبند ؛؛ (اردو) بوسہ مانگنا۔ بوسہ چاہنا۔ بوسہ طلب کرنا اور بوسہ طلب بقاعدۂ فارسی اُس شخص کو کہہ سکتے ہین جو بوسہ چاہے۔ اسم فاعل ترکیبی۔

بوسہ فروختن | مصدر اصطلاحی۔ دادن بوسہ عوض چیزی (صائب ؎) نقد جان نسبت بہ آن لبہا بہاست صائب سیم قلب ؛ گر فروشد بوسہ جانان بصد جان مفت ماست ؛؛ (اردو) بوسہ کسی چیز کے معاوضہ مین دینا۔ بوسہ فروخت کرنا۔ بوسہ بیچنا۔

بوسہ فریب | اصطلاح۔ بقول بہار بمعنی بوسہ زن (صائب ؎) من بستہ ام لب طمع اما نگار من ؛ دارد دہان بوسہ فریبی کہ آہ از و ؛؛ صاحب انند نقل نگارش **مؤلف** عرض کند کہ اسم فاعل ترکیبی است موافق قیاس (اردو) بوسہ فریب فارسی ترکیب سے لب اور دہان یار کو کہہ سکتے ہین۔

بوسہ کردن | مصدر اصطلاحی۔ بقول وارستہ بمعنی بوسہ گرفتن صاحب بحر نقل نگارش (صائب ؎) می چکد خون از گل رخسارش از تاب نگاہ ؛ بوسہ بر رخسارہ چون از غوانش چون کنم ؛؛ **مؤلف** عرض کند کہ ترجمۂ حقیقی این بوسہ دادن است۔ فتأمل (اردو) بوسہ دینا۔ بوسہ لینا دونون ایک ہی معنی

بوسہ کندن مصدر اصطلاحی۔ بقول وارستہ بمعنی بوسہ گرفتن صاحب بحر عجم زبانش (صائب ؎) پیر با بوسی از ان لب بزنکند ٭ چون کند بیچارہ دندانش نیست ٭ **مؤلف** عرض کند کہ محققین بالا بنزاکت معنی غور نفرمودہ اند آنچہ بضمن بوسہ لب مقابل را بدندان گزند آن را فارسیان بوسہ کندن گفتہ اند۔ (اردو) بوسہ لینا اور بضمن بوسہ ہونٹون کو دانتون مین دبانا۔

بوسہ گاہ اصطلاح۔ بقول بہار بمعنی بوسہ جای صاحب انند نقل نگارش **مؤلف** عرض کند کہ (۱) کنایہ باشد از لب و دہان و عارض و جبین و دست (صائب ؎) جدا نمی شود از پیش لعل می گونش ٭ چہ بوسہ گاہ شناس است خال موزونش ٭ (ولہ ؎) بر صفحۂ عذار تو از نقطہ ہای خال ٭ کردست کلک صنع نشان بوسہ گاہ را ٭ و (۲) مجازاً ہر جای کہ لب کسی بدانجا رسد اعم ازینکہ برای بوسہ باشد یا نباشد (شاعر ؎) رگ دست ترا کز رشتۂ جان است نازکتر ٭ طبیب بہمروت بوسہ گاہ نیشتر کردہ ٭ (اردو) (۱) لب یا دہان یا عارض یا ہاتھ جس پر بوسہ دیا جاتا ہے (بوسہ کا مقام) مذکر (۲) ہر وہ مقام جہان کسی کے لب پہنچین۔ اعم ازینکہ بوسہ کے لئے ہون یا اور کسی غرض سے۔ مذکر۔

بوسہ گاہ شناس اصطلاح۔ بہار و انندش نقل نگار ہر دو ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ اسم فاعل ترکیبی است یعنی کسی کہ مقام بوسہ را بشناسد۔ سند این بر اصطلاح گذشتہ گذشت (اردو) وہ شخص جو مقام بوسہ سے واقف ہو۔

بوسہ گرفتن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی بوسہ ستاندن و بوسیدن است (خسرو ع) بوسہ گرفتم از لبش یک دو سہ و چہار و پنج ٭ (صائب ؎) زسایہ کہ بر رویش فگند حلقۂ زلف ٭ برای بوسہ گرفتن دہان دیگر شد ٭ (اردو) بوسہ لینا

بوسہ گستاخ اصطلاح ۔ بقول بہار قریب بہ معنی
بوسہ چین صاحب انند نقل نگارش مؤلّف عرض کند
کہ اسم فاعل ترکیبی است بمعنی کسی کہ در بوسہ گرفتن گستاخ
است و کنایہ از عاشق (صائب ؒ) بوسہ گستاخی نگر
امشب دوچار رت گشتہ است ۔ با من تخون غلطم چہ برگ
گلگونت نیلوفر است ۔ (اردو) عاشق ڈھیٹ ۔

بوسہ گنجیدن مصدر اصطلاحی ۔ صاحب آصفی
ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلّف عرض کند کہ
گنجایش بوسہ داشتن (جمال اصفہانی ؒ) از ان
کوچک دہانت در نگاہم ۔ چہ کہ در تن بوسہ گنجید یا نگنجید ۔
تحقیق مباد کہ درین شعر مبالغۂ شاعرانہ است در اظہار تنگی
دہن معشوق کہ داخل حسن است برای زنان خصوصاً
(اردو) بوسہ سمانا ۔

بوسہ لب خویش زدن مصدر اصطلاحی
ـ وارستہ این را مرادف (بوسہ بلب خویش زدن)
نوشتہ و ہمان سند میر نجات را ذیل این نقل کردہ کہ ہمانجا
مذکور شد مؤلّف عرض کند کہ سندش برای مصدر
مذکور است و جا دارد کہ ہمان مصدر را بدون مؤخّذ
اوّل لب ہم استعمال کنیم ولیکن مدّعی را لازم بود
کہ شہادت باطل پیش نکند (اردو) دیکھو بوسہ
بلب خویش زدن ۔

بوسہ مردن مصدر اصطلاحی ۔ صاحب آصفی
ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلّف عرض کند
کہ مردن بوسہ کنایہ باشد از ناممکن بودن آن دیگر
ہیچ (عرفی ؒ) از بیم دور باش ادب ہر صباح و
شام ہم ۔ صد بوسہ مردہ بر لب روحانیان علم ۔
(اردو) بوسہ ناممکن ہونا ۔

بوسہ خریدن مصدر اصطلاحی ۔ صاحب
آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلّف عرض
کند کہ بمعنی ذوق بوسہ برداشتن است (سوزنی
سمرقندی ؒ) در سخ چون تنقش کردم نگاہی در
زمان ۔ از لب چون کوثرش بوسہ خریدم چون شکر ۔
(اردو) بوسہ کا ذوق حاصل کرنا ۔

بوسہ ناک اصطلاح ۔ از قبیل ہوس ناک و ...

ازکسی کہ خواہش بسیار بوسہ دارد (ظہوری ؎) از
ازلبش فعل بوسہ تاکے چیند ٭ قرعہ غلطی نخوردہ بر
نام ہم ٭ (اردو) بوسہ کی بہت خواہش رکہنے والا

بوسہ نہادن مصدر اصطلاحی ۔ بقول صاحب
بحر بمعنی بوسہ گرفتن وبقول ما بوسہ دادن اگرچہ
ہردو در استعمال یکی است ولیکن فرق نازک دارد۔
صاحب آصفی ہم ذکر این کردہ از معنی ساکت۔ (حافظ
؎) انصاف مظلومان بدہ خود گو کہ این نیکو بود ٭ ہشا
بوسہ بر پایت نہم تو پا نہی بر روی من ٭ (اردو)
بوسہ دینا ۔

(الف) **بوسیدگی** اصطلاح ۔ بقول ملحقات برہان
بمعنی فروتنی و سختی باشد مؤلف عرض کند کہ
حاصل بالمصدر ۔

(ب) **بوسیدن** کہ بقول بحر (۱) بمعنی بوسہ دادن
و بوسہ گرفتن بواو مجہول و بہ واو معروف (۲) سختی
کردن و (۳) فروتنی کردن و (۴) از ہم ریختن و ریختہ
شدن و (۵) گداختن و پژمردہ شدن و فرماید کہ
از کامل التصریف است و مضارع این بوسد صاحب
موارد بر بمعنی اول قانع و بوس را حاصل بالمصدر
گوید و فرماید کہ بوسیدن بمعنی بوسیدہ شدن و کہنہ
شدن در لغات موجودہ یافتہ نشد۔ صاحب نوادر
بر معروف قانع۔ مؤلف عرض کند کہ این مصدر است
مرکب از اسم مصدر بوس (کہ بجایش گذشت)
و یای معروف و علامت مصدر دن و حاصل بالمصدر
این بمعنی اول بوس و بوسہ گیری و بمعنی دوم و سوم
و چہارم و پنجم بوسیدگی باشد۔ مصدر اصلی است
کہ مرکب است از اسم مصدر فارسی زبان (نظامی
؎) ببوسید بر حقہ نوش او ٭ سخن گفت چون حلقہ
در گوش او ٭ (ظہوری ؎) گذاری بر گلستان
تا کف پایت چمن بوسد ٭ بتحریک صبا پشت زمین
شاخ سمن بوسد ٭ (اردو) (الف) عاجزی۔ سختی۔
اور بقول آصفیہ بوسیدگی (فارسی) کہنگی۔ گلا پن اور
ہماری تحقیق کے لحاظ سے بوسیدن کا حاصل بالمصدر
بمعنی دوم و سوم و چہارم و پنجم (ب) (۱) بوسہ دینا

بوسہ لینا (۳) سختی کرنا (۴) عاجزی کرنا (۴) جھڑ جانا
بوسیدہ ہونا (۵) کملانا۔

(الف) بوسیدہ استعمال۔ الف بقول

(ب) بوسیدہ چوب انند بمعنی کہنہ وفرسودہ
ومندرس وفرماید کہ در اصل بیای فارسی است
ولیکن بیای عربی شہرت گرفتہ۔ صاحب غیاث ہمزبانش
صاحب شمس بذکر این گوید کہ بیای فارسی ہم آمدہ
وصاحب بحر نسبت (ب) فرماید کہ چوبی است کہ در شب
مانند انگشت سوزان نماید صاحب شمس ہم این را
آوردہ (نظامی ع) چو بوسیدہ چوبی کہ در چنگ
باغ ٭ نماید بشب آتشِ چون چراغ ٭ مؤلف عرض
کند کہ الف ماضی مطلق بوسیدن است بزیادت
ہای ہوز در آخر کہ افادہ معنی مفعولی کند و برہمہ معانی
مفعولی بوسیدن شامل آنانکہ اصل این را بیای
فارسی دانند غلط کردہ اند و (ب) بمعنی حقیقیش
چوبی کہ ناقص وکہنہ وفرسودہ شدہ باشد و بمعنی
بیان کردہ بحر کنایہ باشد در وجہ کنایہ بوضوح پیوست
و نظر بر سند نظامی این معنی را معتبر دانیم و خیال
می کنیم کہ چون چوب بوسیدہ شود و بعمری خاص رسد
فاسفورس کہ داخل آن می باشد بیرون می آید و
بواسطہ آن در شب روشن می نماید فارسیان
ازین حقیقت خبر نداشتند و نظر بر بوسیدگیش این
را چوب بوسیدہ نام نہادند دیگر ہیچ (اردو)
(الف) بوسیدہ بقول آصفیہ۔ فارسی۔ گلا۔ سڑا
کہنہ۔ پرانا (ب) ایک لکڑی جو رات میں مثل
آگ کے چمکتی ہے۔ مؤنث۔

بوسیر بقول ملحقات برہان ترجمۂ امکان است دیگری از محققین فارسی زبان ذکر این نکرد و معاصرین
عجم ہم بر زبان ندارند یکی از پارسیان معاصر کہ دستور شان است می گوید کہ لغت زند و پازند است
بضمّ با و واو معروف وکسر سین ویای مجہول (اردو) دیکھو امکان۔ مذکر۔

بوسین بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بالضم وکسر سین مہملہ در فارسی زبان بمعنی ملامت وتہمت

دیگری از محققین فارسی زبان ذکر این نکرد **مؤلف** عرض کند که قدمای معاصر عجم این را لفت زنند و پا زند گویند (**اردو**) تہمت۔ بقول آصفیہ۔ مؤنث۔ گمان بد۔ الزام۔ بہتان۔ جھوٹا عیب۔ افترا۔ کلنک۔ طوفان۔ بطلان۔

بوش بقول برہان بفتح اوّل وکسر ثانی وسکون شین قرشت (۱) بمعنی تقدیر و قدرت داشتن۔ صاحب جہانگیری ہمزبانش (فردوسی ؎) نوشتہ چنین بود مان در بوش ٭ برسم بوش اندر آمد روش ٭ صاحبان رشیدی و ناصری وجامع وہفت و انند ہم ذکر این کرده اند خان آرزو در سراج گوید که شین این برای نسبت است و بمجاز برای تقدیر استعمال یافته مقصودش ہمین قدر معلوم می شود که معنی سوم را اصل دانیم و این را مجاز آن۔ **مؤلف** عرض کند که ما بجدّی اتفاق داریم با خان آرزو وصراحت اتّفاق ہمانجا کنیم (**اردو**) تقدیر۔ مؤنث۔ دیکھو اتفاق آسمانی۔

(۲) **بوش**۔ بقول برہان بفتح اوّل وسکون ثانی بمعنی کروفر صاحب جہانگیری فرماید که خودنمائی و کروفر بوده (مولوی معنوی ؎) چه جای مال وچه نام نکو چه حرمت و بوش ٭ چه خان ومان سلامت چه اہل وچه فرزند ٭ (وله ؎) خطبهٔ شاہان بگردد وان کیا ٭ جز کیا و خطبه ہای انبیا ٭ زانکه بوش پادشاہان از ہواست ٭ بارنامهٔ انبیا از کبریاست ٭ صاحب سروری از میرخسرو سند دہد (؎) خسروا سعد دست شان می دار کز بوش دروغ ٭ جاہہا شان بسکه بر شد مردمی را جا نماند ٭ صاحبان ناصری وجامع وہفت و انند ذکر این کرده اند خان آرزو در سراج ہم ذکر این کرده **مؤلف** عرض کند که نفش که بہمین معنی گذشت مبدل این است واشارهٔ این ہم ہمانجا کرده ایم و این اسم جامد فارسی زبان است (لاوش و نوش) که بجایش گذشت در آنجا ہم اشارهٔ این است وجا دارد که این را مبدل ہوش قرار

که بمعنی کرو فرمی آید بای تو بدل شد به موحّده چنانکه کوهه و کوبه و بوج که به همین معنی گذشت مبدّل پوچ به جیم فارسی و آن مبدّل این چنانکه کاشی و کاچی (اردو) دیکھو (اوش و بوش)

(۳) **بوش** - بقول برهان بضم اوّل و کسر ثانی بمعنی هستی و بودن که بعربی کون خوانند صاحب سروری از فردوسی سند دهد (ع) هر آنچیز کو ساخت اندر بوش ٭ برانست چرخ روان را روش ٭ صاحب جهانگیری همین سند را بمعنی اوّل نوشته صاحبان جامع و هفت و انند ذکر این کرده اند **مؤلّف** عرض کند که خان آرزو آنچه در سراج گوید مقصود وش همین قدر فهمیده ایم که این اصل است و آنچه بمعنی اوّل گذشت مبدّل این مخفی مباد که اصل این (بودش) که حاصل بالمصدر بودن است و این مخفف آن بحذف دال و آنچه خان آرزو اشارهٔ شین نسبت کرده ما تصفیهٔ آن بر بودش کرده ایم (اردو) دیکھو بودش جس پر اس کا ترجمہ ہے۔

(۴) **بوش** - بقول برهان بسکون ثانی شیاقی که از دربندی آورند و آن را بوش دربندی می خوانند و گویند که آن رستنی باشد که در ملک ارس بهم می رسد صاحب ناصری گوید که بیای فارسی نیز صحیح است صاحبان جامع و انند و هفت ذکر این کرده اند صاحب محیط به (بوش دربندی) گوید که قرصی است از برگ و گیاه نباتی بقدر درخت کوچک و برگ آن شبیه به برگ حنا نبت آن جبال بلاد عجم خصوصاً نواح شهر زور و دار بینه و اهل آن بلد برگ و گیاه تازهٔ آن را کوبیده با عصارهٔ آن قرص ها ساخته خشک شده باطراف می برند و گویند که آن شیاقی است که از دربندی آورند - سرد و خشک در آخر اوّل - در اورام حارّه و بثور حارّه استعمال می کنند و آن را تحلیل و منع از تزیّد می نماید و آن قوی ترین روادع با تلیین و تبرید است و منافع دارد (الخ) **مؤلّف** عرض کند که اسم جامد فارسی زبان است (اردو) بوش

ایک دوائی درخت کے پتون کے قرص کو کہتے ہین جس کا نام دوسری زبانون مین معلوم نہ ہوسکا۔ صاحب محیط اعظم نے بھی کافی صراحت نہین کی۔ اور نہ کسی اور کتاب نے۔

بوشا بقول اند بحوالہ فرہنگ فرنگ بمعنی فکر و اندیشہ۔ دیگری از محققین فارسی زبان ذکر این نکرد **مؤلف** عرض کند کہ اگر سند استعمال این پیش شود اسم جامد فارسی قدیم دانیم وحالا بر زبان معاصرین عجم نیست بلکہ فکر و اندیشہ را بر زبان دارند (اردو) فکر۔ دیکھو اسکال۔

بوشاب اصطلاح۔ بقول شمس خواب دیدن کہ بتازی رویا خوانند (بہرام ۵) نہ در بیداری گفتم من نہ بوشاب بانگویم خبر پیش تخت گشتاسب ۔ دیگری از محققین فارسی زبان ذکر این نکرد و معاصرین عجم بر زبان ندارند **مؤلف** عرض کند کہ بوشاسپ بہمین معنی می آید عجبی نیست کہ این مخفف آن باشد بدون سند استعمال مجرد قول صاحب شمس تسلیم نہ کنیم (اردو) دیکھو بوشاسپ۔

بوشاد بقول برہان بثانی مجہول بر وزن فولاد بلغت یونانی شلغم خام را گویند صاحبان جہانگیری ورشیدی و ناصری و جامع ذکر این کردہ اند صاحب محیط ذکر این نکرد و بر شلجم می فرماید کہ معرب شلغم فارسی است و بفارسی برشاد و شلغم و بعربی لفت و بیونانی غنقلی و بورشاد و بفرنگی تیم نامند و آن بستانی و بری می باشد پوست آن سرخ و بمعنی سپید و تخم آن سرخ و تیرہ و از بری بزرگ تر ۔ دو قسم می باشد بہترین و مستعمل آن بستانی نازک بی ریشہ و طبیعت بستانی آن گرم در اول دوم و تر در آخر اول و بری آن گرم در وسط دوم و تر در اول۔ بستانی در حرارت کمتر و در رطوبت زیادہ تر۔ خوردن مطبوخ آن کثیر الغذا۔ نافع سرفہ و ملین سینہ و شکم و مشہی طعام و مقوی باہ و مثمن سنی و مدر بول و مفتت حصاۃ و منافع بی شمار دارد **مؤلف** عرض کند کہ بخیال ما این معرب

از لغت یونانی بورشاد است بحذف رای مہملہ۔ محققین فارسی زبان برشاد را ترک کردہ اند ولیکن قیاس می خواہد کہ اینہم مخفف ومفرس بورشاد یونانی باشد بحذف واو (اردو) شلجم۔ بقول آصفیہ معرب شلغم فارسی۔ مذکر۔ ایک ترکاری کا نام جو بولی کی قسم سے ہے۔

بوشاسپ اصطلاح۔ بقول جہانگیری بمعنی خواب دیدن وصاحب برہان بائے فارسی مجہول بوزن لہراسپ ہمزبانش کہ بعربی رویا خوانند صاحب جہانگیری سندی کہ از بہرام پیش کردہ ہمانست کہ بر بوشاسب گذشت صاحب شمس ہمین بوشاسب را بحذف شین معجمہ قائم کردہ ودر سند بہرام ہم تصرف کردہ شین معجمہ را حذف فرمود صاحبان سروری و رشیدی وناصری وسراج وجامع وہفت ہم ذکر این کردہ اند بعضی این را ببای فارسی آخرہ آوردہ اند وبعضی ببای عربی مؤلف عرض کند کہ بشاسب بحذف واو بہمین معنی گذشت وآن مخفف این وما صراحت ماخذ این ہمہ را انجا کردہ ایم کہ مرکب لغات فارسی زبان است و اصطلاح (اردو) دیکھو بشاسب۔

بوشایع شدن استعمال۔ بقول آنند مرادف بوشاسب است وصاحبان رشیدی وآنند ہمزبانش از زرتشت بہرام (؎) بشد در زمان در بر خواب کوی ٭ خردمند ہمسایۂ نیک خوی ٭ جہاندیدہ پیراختر شناس ٭ بدو بازگفتم من این بوشباس ٭ صاحبان برہان وسروری وجامع وجہانگیری وسراج ذکر (۲) کردہ اند خان آرزو در سراج گوید کہ (۲) قلب بوشاسپ است کہ گذشت مؤلف عرض کند کہ

بلند شدن بو (بوعلی خراسانی ؎) چو راز عشقبازان بود پنہان نالہ بلبل ٭ نسیم گل ز بستان رخش امروز شایع شد ٭ مؤلف عرض کند کہ موافق قیاس است (اردو) بو پھیلنا۔

(۱) **بوشباس** اصطلاح۔ صاحب ناصری ذکر (۱) کردہ گوید کہ بمعنی

(۲) **بوشپاس**

درست می فرمایدو (۱) مبدل (۲) باشد بہ
تبدیل بای فارسی بعربی چنانکہ اسپ واسب
عجب آنست کہ محققین بالاہمان یک سند

بہرام را برای ہر دو گرفتہ اند و ہر یکی بسبب
مراد خود (۱ و ۲) را در کلام بہرام نقل کردہ
(اردو) دیکھو بوشاسب۔

بوشقاب اصطلاح۔ بقول بہار و انند بواو معروف و شین معجمہ و قاف و بای تازی رکابی و
صحن خرد نسبت بقاب و فرمایند کہ ظاہر الفظ ترکی است (ملا فوقی یزدی ؎) کوزہ دارد از بزرگی
جای بر بالای خم ٭ میزند بر لنگری صد تکیہ ہر دم بوشقاب ٭ **مؤلف** عرض کند کہ محققین لغات ترکی
ازین ساکت و استعمال فارسیان کہ پیش ماست تقاضائی می کند کہ این را اسم جامد فارسی زبان دانیم
و شک نیست کہ قاب بمعنی خوان لغت ترک است و بوش در ترکی بمعنی زن بیوہ عجبی نیست کہ فارسیان ہر دو
لغت ترکی را مرکب کردہ باشند کہ معنی لفظی این زن قاب است و کنایۃً رکابی را نام کردہ باشند کہ کوچک تر
از قاب می باشد اندرین صورت این را مفرس گفتن بہتر است از ان کہ فارسی یا ترکی خوانیم (اردو)
رکابی بقول آصفیہ۔ فارسی۔ اسم مؤنث۔ صحنک۔ تھالی۔ چھوٹا طباق۔

بوشناس اصطلاح۔ بقول بہار آنکہ شامہ صحیح
داشتہ باشد صاحب انند نقل نگارش (صائب ؎)
ماجین صورت از معنی قناعت کردہ ایم ٭ بوشناسان
را تماشای پیرہن منظور نیست ٭ (ظہوری ؎) ہیچگہ
بر چین زلف و کاکلش نگذشت باد ٭ گذر برای بوشناسان

نافہ زاری بر نداشت ٭ **مؤلف** عرض کند کہ این
صفت جانوران است کہ مقام غذای خود را بشامہ خود
می شناسند و بعض مردم را ہم گویند کہ قوت خاص در شامہ
خود داشتہ باشند (اردو) بوشناس اس شخص یا جانور
کو کہہ سکتے ہیں جس کی قوت شامہ تیز ہو۔

بوشنج اصطلاح۔ بقول برہان بر وزن ہوشنگ نام قصبہ ایست در خراسان و معرب آن فوشنج است

صاحب ناصری گوید که قول برہان خالی از تحقیق است وبحوالۂ مؤلف تاریخ ہرات گوید که نخستین شہری که در ان
اراضی بنیاد یافت شہر پشنگ است وآن در چہار فرسنگی ہرات بوده و پشنگ را معرب کرده فوشنج خوانند
وجمعی را اعتقاد آنکه آن شہر را ہوشنگ بن سیامک ساخته وہرات بعد از ان آباد شد وبانی آن زنی
شمیره نام از نژاد کیومرس بود وآن شہر را چنان ساخته که شہر کہن دژ. در میانه آن واقع شده تا اکنون
بارہا خراب شده بار دیگر آباد شد والله اعلم خان آرزو در سراج متفق با برہان. صاحب ہفت ہم با شند
وصاحب انند نقل نگار ناصری **مؤلف** عرض کند که اگر پشنگ را اصل دانیم عیبی ندارد که بوشنج را
معرب آن دانیم وفوشنج ہم معرب باشد وجا دارد که ہمین شہر که صاحب ناصری تعریفش بیان کرده در
آغازش قصبه بدین اسم باشد واز بوشنگ که بعد این می آید ہمین وجه تصدیق این می شود (اردو)
بوشنج ایک قصبه کا نام ہے جو خراسان میں واقع ہے. مذکر.

بوشنگ بقول طحقات برہان قصبه ایست نزدیک ہرات (اردو) بوشنگ ایک قصبه کا نام ہے جو ہرات کے متصل واقع ہے مذکر دیکھو بوشنج جو اس کا معرب معلوم ہوتا ہے.

(۱) **بوشودن** استعمال (۱) کسب بوی کردن

(۲) **بوشیدن** (ظہوری سے) نافه از چین کرد گشت دلم با بوی دولت زخود شود امشب

پ صاحب بحر نسبت (۲) گوید که رائحه مرغوب یا بوی را بمشام رسیدن ودریافتن شامه. بہار ہم ذکر این کرده (حافظ سے) بوی خوش تو ہر که زباد صبا شنید. از یار آشنا خبر آشنا شنید. **مؤلف** عرض کند که شنیدن بمعنی شمیدن مبدل است از که نون به میم بدل شود چنانکه پام وبان وبجیم وبجین (اردو) بوسونگھنا.

بوشی بقول شمس بالفتح مرد فقیر بسیار عیال صراحت می کند که لغت فارسی است صاحب انند بحوالۂ

منتهی الارب این را لغت عرب گفته **مؤلف** عرض کند که تصحیف صاحب شمس اظهر من الشمس **اردو**
غریب اور عیالدار فقیر۔ مذکر۔

(الف) **بوشیدن** صاحب انند (الف) را بحوالۂ فرہنگ فرنگ گوید که بالضم بمعنی (۱) آغاز کاری کردن
(ب) **بوشیده** و (۲) اندیشیدن است و نسبت (ب) بحوالۂ غیاث ہمی فرماید که بمعنی کر و فر یافته شده و
صاحب غیاث این معنی را بحوالۂ لطائف آورده **مؤلف** عرض کند که بوش بمعنی تقدیر و قدرت داشتن
آمده عجبی نیست که فارسیان الف را ازہمین اسم جامد وضع کرده باشند تصرف در اعراب چیزی نیست که
نتیجۂ لب و لہجۂ مقامی است طالب سند استعمال می باشیم و حالا بزبان معاصرین عجم متروک و محققین مصادر
ہم ترک کرده اند و لیکن خلاف قیاس نیست و اگر وجود این مصدر در زمانۂ سلف باورکنیم معنی حقیقی
آن کر و فر داشتن ہم گیریم که بوش بمعنی کر و فر و خودنمائی بجایش گذشت و (ب) مشتق ازہمان که ہای ہوز
بر ماضی مطلق آن زیاده کردند که افادۂ معنی مفعولی کند باقی حال وجود (پ) اشارۂ وجود (الف) می کند
و لیکن (ب) ہم حالا بزبان معاصرین عجم نیست و محققین فارسی زبان آن را ہم ترک کرده اند **اردو**
(الف) (۱) کسی کام کا آغاز کرنا (۲) اندیشہ کرنا سوچنا (ب) صاحب کر و فر یعنی وہ شخص جس کو کر و فر
حاصل ہو۔ وہ جو کر و فر و شان و تزک رکھتا ہو۔

بوصی بقول ملحقات برہان نوعی از کشتی است و معرب آن بوزی بازای نقطه دار۔ صاحب سواء السبیل
این را معرب بوزی فارسی گوید برعکس صاحب ملحقات برہان صاحب انند بحوالۂ منتهی الارب تصدیق قول
سواء السبیل می کند و گوید که بوصی معرب بوزی فارسی و در عربی زبان نوعی از زورق باشد **مؤلف**
عرض کند که حیف است که ما بوزی را در لغات فرس نیافتیم و بدون سند استعمال این را تسلیم نکنیم که

معاصرین عجم ہم زبان ندارند و دیگر محققین فارسی از ین لغت ساکت (اردو) ایک قسم ہے کشتی اور
زورق کی۔ مؤنث۔

بوصیر بقول برہان بضم اوّل و سکون ثانی و صاد بی نقطہ بہ تحتانی رسیدہ و بہ رای قرشت زدہ لغتی
است غیر معلوم و آن گیاہی باشد دوائی کہ بعربی آن را آذان الدب خوانند یعنی گوشت خرس بسبب شباہتی
کہ بدان دارد و بقول بعض نوعی از ماہی زہرہ و آن پوست درختی باشد بغایت سیاہ کہ آن را بعربی سیکران الحوت
گویند و بعضی دیگر گفتہ اند با قلای شامی است صاحب ہفت ہم زبانش صاحب محیط ہم این را دوای غیر
معروف گفتہ می فرماید کہ چون از برگ آن براو رام و شدخ عضل لطوخ سازند نفع کند و مضمضہ طبیخ آن
نافع درد دندان و شرب و ضماد آن مفید سرفہ کہنہ و اسہال است و بقول صاحب جامع خوبر ان است و آن ایضاً
سیکران الحوت و کارزونی گویند و ہمچنین آذربیجان کہ آن را شاخہای دراز لاحق بشاخہای شجر است و آن
را نشو و نموی تری نامند و در آذربیجان کوکبین نام است خیال صاحب محیط آنست کہ بوصیر و بوسیر دو
قلومس باشد کہ پنج قسم دارد و اقسام آن گرم و خشک در سوم مجفف و محلل و جالی باعتدال (الخ) مؤلف
عرض کند کہ ہیچ متحقق نشد کہ این لغت کدام زبان است ما این را باعتبار صاحب برہان فارسی دانیم (اردو)
ایک غیر معلوم دوا ہے جس کا نام دوسری زبانوں میں معلوم نہ ہو سکا صاحب محیط نے اپنی تحقیق میں
قلومس کہا ہے۔ مؤنث۔

بوطانیہ بقول برہان با طای حطّی بر وزن سلطانیہ پوست درختی است کہ آن را بعربی کرمۃ السودا و بفارسی
سیاہ دار خوانند و آن مانند عشقہ بر درخت پیچد صاحب محیط ذکر این کردہ می فرماید کہ کرمہ سود است و فاشرستین
ہم گویند و بر فاشرستین گوید کہ بعربی کرمۃ السودا و بسریانی کمبا و بفارسی ششش بندان سیاہ و بشیرازی ششش بندان

و بیونانی انباتس مالبا و برومی انار و تبرطلیس و بعبری سیمون و باندلسی معروف بہ بوطانیہ۔ گرم و خشک باعتدال نافع فالج و صرع و منقی سینہ و مدر بول و منافع بسیار دارد۔ **مؤلف** عرض کند کہ با وجود آنکہ این لغت در فارسی زبان اسم خاص است ولیکن شہرت دارد بہ بوطانیہ و معاصرین عجم ہم ہمین اسم را بر زبان دارند بنابرین کہ ما این را درین کتاب جا دادیم صاحب برہان بر نشش بندان گوید کہ ہمین است سیاہ دارو پس صاحب برہان غلط کرد کہ بوطانیہ را پوست درخت نوشت (**اردو**) بوطانیہ ایک دوائی پودے کا نام ہے۔ مذکر۔

بوغ بقول رشیدی بالضم (۱) دہی است بہ ترمذ و از انجاست ترمذی محدث (کذا فی القاموس) و بحوالہ نسخہ سروری گوید کہ نوغ کہ بضم نون است دہی از ترکستان و ظاہرا بوغ را بتصحیف نوغ خواندہ اند خان آرزو در سراج می فرماید کہ بہ نون خطا است۔ صاحب انند بوغ را بمعنی بالا لغت عرب گفتہ تکرار این گوید کہ (۲) در فارسی بالاپوشی است از جامہ و از چرم خصوصاً (کذا فی فرہنگ فرنگ) **مؤلف** عرض کند کہ معاصرین عجم بر زبان ندارند و محققین اہل زبان ازین ساکت و (بوغ بند) کہ می آید ازان تصدیق معنی دوم می شود و نسبت آن ہم قول مجرد صاحب انند است بہ حوالہ فرہنگ فرنگ ولیکن معاصرین عجم بوغبند را بر زبان دارند و آنچہ بنون می آید آن را تصحیف نگوییم جا دارد کہ نام موضعی دیگر باشد اگر فارسیان ہمین بوغ را بمعنی اول نوغ گفتہ باشند مبدل بوغ دانیم کہ موحدہ بہ نون بدل می شود چنانکہ برسک و نرسک و اگر بوغ را بمعنی اول عربی خیال کنیم چنانکہ بعض محققین خیال می کنند اندرین صورت نوغ بہ نون بمعنی اول مفرس باشد (**اردو**) (۱) بوغ ایک موضع ہے ترمذ میں۔ مذکر۔ (۲) بالاپوش بقول آصفیہ۔ فارسی۔ مذکر۔ لحاف۔ سوڑ۔ غلاف۔ پلنگ پوش۔

بوغ آسیا اصطلاح۔ بقول بہار مرادف (بوقِ آسیا) نوعی از نای کہ آسیابانان نوازند برای آگاہیدن

مردم تا از اطراف فراهم آیند (سیفی) در تعریف آسیابان

ع) نبودهم پار شب در آسیا تا روز نالیدم کو
که بوغ آسیا فریادها کرد از فغان من ۱۲ خان آرزو
در سراج بذکر هردو گوید که معلوم نیست که در اصل
غین است یا قاف چه هردو باهم بدل می شوند و صاحب
بحر نقل نگارش **مؤلف** عرض کند که بوغ در ترکی
زبان بقول صاحب لغات ترکی صور است و بوق بقول
انند لغت عرب بمعنی نای بزرگ که نوازند و ابواق
جمع آن پس فارسیان استعمال بوغ کرده اند بتغیر
خود این است حقیقت این که خان آرزو و صاحب
بحر پی بدان نبرده اند و جا دارد که بوغ ترکی را
مبدل بوق عربی دانیم ولیکن مجرد بوغ و بوق بمعنی
صور و نای بزرگ اصلا فارسی نیست (اردو)
وہ خاص قرنا جو چکیوں پر بجایا جاتا ہے تاکہ لوگ اس
آواز سے معلوم کریں کہ اس مقام پر چکی چلتی ہے ۱۲ مذکر

بوغار اصطلاح ـ به رای مهمله آخر بقول بحر
بحواله معاصرین عجم عربی ـ انگویند که از آبنای قسطن
طنیه جاریست صاحب سواء السبیل می فرماید
که بوغاز به زای هوز آخر معرب و در ترکی هم به همین
اسم است قطعه آب را نامند که در میان دو قطعه
علمی آب واقع شود و هردو حصه را باهم متصل کند
چنانچه بوغاز جبل طارق و هم او گوید که بحر اسود دریا را
در ترکی زبان بوغاز گفته اند و عربان هم تعریبا استعمال
کرده **مؤلف** عرض کند که فارسیان تعریبا زای
هوز آخر را به رای مهمله بدل کرده چنانکه بوغ
و بوغ و این خیال بادی النظر است ولیکن چون اتحاد
که بوغار به غین معجمه و رای مهمله آخر کرده ایم مجاز
آن این را مزید علیه آن دانیم به زیادت واو که اکثر
ترکیان به رای اظهار ضمه این قسم عمل در کتابت
کنند و در بعضی لغات فارسیان هم نتیجه تحقیق او نیست که
این بمعنی عام است یعنی مطلق آبنای و آنانکه آبنای
خاص را بدین اسم موسوم کرده اند بر سبیل مجاز باشد
(اردو) آبنائے دیکھو بوغار اور مجازاً آبنائے باسفورس

بوغ بند اصطلاح ـ بقول انند بحواله فرهنگ

بالضم در فارسی زبان جامه را گویند که درآن چیزی به بندند **مؤلف** عرض کند که این مرکب است از لفظ بوغ بمعنی دوش که گذشت و بند که بمعنی اوست اسم فاعل ترکیبی بمعنی بالاپوشی که چیزها را به بندد مرادف بقچه که بجایش مذکور شد و موافق قیاس (اردو) بوغبند دیکھو بقچه کے دوسرے معنے۔

بوغندان اصطلاح بقول انند بحوالۂ غیاث چیزیست که قلندران درآن اسباب گدائی نگاه دارند دیگر کسی از محققین فارسی زبان ذکر این نکرده و معاصرین عجم بر زبان ندارند **مؤلف** عرض کند که بوغ بمعنی دوم اوست و دان چون در آخر کلمه آید بمعنی ظرف بخشد چنانکه قلمدان و قهوه دان (کذا فی البرهان) پس معنی لفظی این بوغ دارنده اسم فاعل ترکیبی است کنایه بمعنی بالا اگرچه موافق قیاس است ولیکن بدون سند استعمال این را تسلیم نکنیم (اردو) وہ بوغبند یا بقچه جس میں قلندر اپنا سامان باندھتے ہیں۔ مذکر۔

بوغلصن اصطلاح بقول برهان بضم اول و سکون ثانی و غین نقطه دار مضموم بنون زده لغتی است یونانی و بعربی لسان الثور که گاوزبان باشد و آن دوائیست معروف و بقول بعضی لغت رومی است صاحب محیط به گاوزبان گوید که اسم فارسی است و بعربی لسان الثور و بیونانی فوقلصن و بوغلیص و برومی بوقلیس و به لاطینی بکلوزهم و به هندی کاتهه مانده گویند بقول شیخ قریب از معتدل در حرارت و مائل بحرارت اندک و در رطوبت آن در آخر اول و خشک آن در رطوبت کمتر مقوی قلب و مفرح است خصوصاً گل آن نافع توحش و امراض سوداست و منافع بسیار دارد **مؤلف** عرض کند که فارسیان فوقلصن یونانی را بتبدیل فا بموحده معرّب کرده اند چنانکه فروزیدن و بروزیدن و نون آخر مشعر بتصحیف کتابت معلوم می شود دیگر هیچ (اردو) گاوزبان بقول آصفیه فارسی ایک قسم کی بوٹی جس کا پتّا زبان گاؤ سے مشابہ ہوتا ہے (مؤنث) دیکھو الفوبانہ

بوغما بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بالضم و سکون غین معجمہ لغت فارسی است (۱) بمعنی ہرزہ وگزاف وبیہودہ وناچیز ولاشی و (۲) بمعنی ذرّہ و ریزہ ریزۂ نان و (۳) زن فربہ و بدشکل۔ ویگرسی از محققین فارسی زبان ذکر این نکردہ ومعاصرین عجم ہم بر زبان ندارند **مؤلف** عرض کند کہ ظاہر الغت ترکی زبان می نماید ولیکن محققین ترکی زبان ازین ساکت و بدون سند استعمال این را لغت فارسی زبان نخوانیم واگر سند بدست آید فارسی قدیم دانیم کہ مراد از ژند و پاژند حیف است کہ دستوران معاصر ہم ازین انکار کنند وگویند کہ لغت ژند و پاژند نیست (اردو) (۱) بیہودہ۔ ناچیز۔ لاشی (۲) روٹی کا ٹکڑا۔ مذکر (۳) موٹی اور بدشکل عورت۔ مؤنث۔

بوغنج بقول برہان بضمّ اوّل و سکون ثانی و فتح غین نقطہ دار و نون و جیم ساکن (۱) شونیز را گویند وآن تخمی است ریزہ و سیاہ رنگ و بعربی حبّۃ الخضرا و (۲) فوشنج را نیز گفتہ اند وآن قصبہ ایست در خراسان نزدیک قندہار صاحب سروری بمعنی اوّل قانع و بذکر فوشنج با این گوید کہ دو قصبہ اند نزدیک ہرات صاحب رشیدی بر سیاہ دانہ قانع کہ معنی اوّل است صاحب جامع ذکر ہر دو معنی کردہ نسبت معنی دوم این را مرادف بوشنج گوید کہ گذشت خان آرزو در سراج بذکر معنی اوّل متعجب است از معنی دوم و فرماید کہ غالبًا از بوشنج اشتباہ نمودہ صاحب محیط بر بوغنج حوالۂ شونیز می کند و بر شونیز می فرماید کہ اسم فارسی است و فرماید کہ شونوز و شمیز و شانیز نیز گویند و بیونانی شنو وشیون و شوشا و بترکی قراچورک اودی و نزدیک اہل مغرب سویدا و حبّۃ السودا و ایضًا بفارسی سیاہ دانہ و غرنج و بعربی کیودان و کمونی ہندی و بہندی کلونجی نامند وآن تخم نباتی است شبیہ بہ بادیان و شاخہای آن باریکتر گرم و خشک در دوم و دران حدّت و حرافت و جلا و تقطیع بلغم و تحلیل

ریاح ومنافع بسیار دارد (الخ) **مؤلف** عرض کند کہ نظر بر اعتبار محققین اہل زبان این را اسم جامد فارسی زبان دانیم و نسبت معنی دوم صاحب جامع تعجب خان آرزو را دور کرد کہ این ورای قصبہ بوشنج است کہ ہر دو نزدیک ہرات واقع (**اردو**) (۱) کلونجی بقول آصفیہ (ہندی) مؤنث بگریلا۔ ایک قسم کے سیاہ بیج جو اکثر اچار اور دوا کے کام آتے ہیں فارسی مین سیاہ دانہ۔ (۲) بوغنج ایک قصبہ ہے ہرات کے قریب جیسا کہ بوشنج۔ مذکر۔

بوغند بالضم و فتح غین و سکون نون و دال مہملہ بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ عشق پیچہ را نام است **مؤلف** عرض کند کہ ما برارغنج صراحت عشق پیچہ کردہ ایم و جز این نیست کہ این را اسم جامد فارسی زبان دانیم صاحب محیط ذکر این نکردہ و از ینکہ محققین صاحب زبان ہم ساکت اند اشتقاق سند استعمال می خواہیم (**اردو**) دیکھو ارغنج۔

بوف بر وزن صوف پرندہ ایست کہ بہ نحوست اشتہار دارد و آن را بوم نیز خوانند صاحب جہانگیری می فرماید کہ ہمین را کوف ہم نام است (ابن یمین ؎) تو باز سدرہ نشینی فلک نشیمن تست
دو چرا چو بوف کنی آشیان بویرانہ ۞ صاحبان سروری و ناصری و جامع ذکر این کردہ اند صاحب رشیدی گوید کہ ظاہر اتصحیف و صحیح کوف است خان آرزو در سراج گوید کہ اغلب کہ بوف و کوف ہر دو صحیح باشد چہ کوف بکاف تازی بمعنی بوم است چنانکہ در رسالۂ قوسی است و بہ بای تازی قسمی از جغد کہ بترکی سار و قوس گویند کما فی تحفۃ المومنین صاحب محیط ذکر این نکردہ و بر بوم می فرماید کہ اسم عربی است و بومہ نیز گویند و ایضاً بعربی غراب اللیل و کنیت آن ام الصبیان و بفارسی کوف و آن طائریست معروف کہ در شب دیدہ می شود و بروز مخفی می گردد و مسکن آن خرابہ۔ یکی بزرگ جثہ کہ بفارسی

بوق وشاه بوم و بترکی سار و قوس و بہ انگریزی آوّل و بہندی اُلّو نامند و قسم اوسط سیاه رنگ و آن را بفارسی چغد و بہندی چیلہ وگھگو و قسم صغیر را بترکی بیلاق و کوچک تر را مرغ حق و بہندی پیچہ نام است۔ خوردن گوشت آن مورث جنون و ذہاب عقل بالکل و دل آن چون بر دست چپ زن خوابیده نہند افعال حسنه یا قبیحه را آنچه کرده باشد بیان کند و چکانیدن مغز آن با روغن بنفشه در سوراخ بینی طرف موافق در دِ شقیقه از مجرّبات و منافع بسیار دارد (الخ) **مؤلف** عرض کند که با اشارهٔ اُلّو بر اُوکو کرده ایم بخیال ما بوم اصل است و اسم جامد فارسی زبان برای قسم بزرگ و قسم اوسط را بوف نام است و کوف مبدّلش چنانکه فلاده و کلاده (اردو) دیکھو اوکو جس پر اُلّو کا بیان ہے۔

بوفا بقول صاحب شمس بفارسی زبان کاویز است **مؤلف** عرض کند که دیگر کسی از محققین فارسی زبان ذکر این نکرد و در زبان عربی و ترکی ہم این لغت را نیافتیم و بہ قول مجرّد صاحب شمس که محقق بی تحقیق است بدون سند استعمال این لغت را تسلیم نمی کنیم و کاویز را ہم ندانیم که چه چیز است (اردو) ناقابل ترجمہ۔

بوقان بقول شمس در فارسی زبان کرمهای سرخ که در ہوای برشکال برآید و بہندی آن را بیر بہوٹی گویند دیگر کسی از محققین فارسی زبان ذکر این نکرد و معاصرین عجم این را بدین زبان ندارند و کرم مخملی گویند و صاحب دلیل ساطع ہم بہ (بیر بہوٹی) این را در فارسی زبان کرم مخملی گوید صاحب محیط بر (بیر بہوٹی) فرماید که کرمی سرخ را نام است در ہندی و فارسیان این را عروسک گویند گرم و تر در دوم شہرت و طلای آن جوشش خون آرد و اکثر بظاہر بدن می آورد و زنان دکن بعد ولادت یک عدد آن را با برگ

نقول وجوتری وغیرہ می خورند رنگ بدن را همی کشاید
و بروغن گاو حل کردہ بہ قضیب مالیدن باعث لذت
کثیر است وہم او بر (کرم مخمل) گویند کہ بفارسی کاعنہ
و بہندی (بیربہوٹی) نامند و باعطر اطیبن و حسن جہت
تقویت قضیب منفعت عجیب وارد وگاہ در روغن
موضوع برای امر باہ و لحوظ بکار می برند و فعل آنہا بسیار
قوی می گرداند (الخ) **مؤلف** عرض کند کہ شناخت
سند استعمال می باشیم (**اردو**) بیربہوٹی (ہندی)
(اسم مؤنث) عروسک۔ عروس زمین۔ اندر سپاہو۔
وہ لال لال مکڑی سے مشابہ کیڑے جو برسات میں زمین
سے پیدا ہوتے ہیں انکا جسم مخمل کے مانند نہایت
ملائم ہوتا ہے۔

(الف) **بوفروختن** | مصدر اصطلاحی۔ صاحب
(ب) **بوفروش** | آنند ذکر (الف) کردہ گویند کہ
کہ مصدر (ب) باشد و نسبت (ب) فرمایند کہ آنکہ
عطریات فروشد (وحید در تعریف عطرفروش ☆)
دلم از شمیم تو سنبل فگار شد کہ بوی فروش بباغ وبہار

صاحبان برہان وجہانگیری وسروری ورشیدی
وسراج وناصری وجامع وبہار ذکر این کردہ اند
مؤلف عرض کند کہ اسم فاعل ترکیبی است
بمعنی فروشندۂ بو وبو بمعنی عطریات مخفی مباد کہ فارسیان
عطریات فروختن را (بوفروشی کردن) گویند و
استعمال (بوفروختن) بزبان معاصرین عجم
نیست ولیکن شک نیست کہ (بوفروش) از
مصدر (الف) است و امر حاضر (الف) ہم این است
☆) در چین سر زلف تو در بوی فروشی با دم چو
بخطا می نرسد نافۂ آہو ☆ (اثیر ادمانی ☆) خلوق
خلق تو عطار حلقۂ کہ دران ہر یکی زبوی فروشان
نسیم باد صباست ☆ (**اردو**) (الف) عطار
کرنا۔ عطریات کا بیوپار کرنا (ب) عطار بقول آصفیہ
(عربی) اسم مذکر۔ عطر فروش۔

بوفزا | اصطلاح۔ بقول ناصری وانند ہمان
بو نزا است کہ گذشت **مؤلف** عرض کند کہ
مخفف (بوافزا) بمعنی فاعلی یعنی افزایندہ بوی

اسم فاعل ترکیبی وکنایه باشد از همان ادویه حادّه
که ذکرش بر بوزا آمد و حاصل این است که این
اصل است و بوزا مخفّف این (اردو) دیکھو بوزا

بوفرار اصطلاح ـ بقول رشیدی همان
بوزا است که بجایش گذشت ـ دیگر کسی از محقّقین
فارسی زبان ذکر این نکرد و معاصرین عجم هم بر
زبان ندارند **مؤلّف** عرض کند که جز این
نیست که بر اصطلاح (بوفرا) که گذشت رای
مهمله زیاده کرده اند چنانکه شتا و شتار
(اردو) دیکھو بوزا ـ

بوفه بقول رهنما بحواله سفرنامهٔ ناصرالدین شاه قاچار حجره که مخصوص باشد برای طعام خوردن صاحب
روزنامه گوید که بمعنی چینی خانه باشد **مؤلّف** عرض کند که همه محقّقین فارسی زبان از این لغت ساکت
معاصرین عجم بر زبان دارند ـ شک نیست که مفرّس است و از السنهٔ غیر گرفته اند ولیکن متحقّق نشد که
مال کدام زبانست (اردو) کھانے کا کمرہ ـ ڈیننگ روم ـ مذکر ـ

بوق بقول برهان بضمّ اوّل و سکون ثانی و قاف (۱) سفید مهره که آن را در حمام ها و آسیا ها و [illegible]
نوازند و (۲) با ثانی مجهول چادر بزرگی که رخت خواب دران بندند ـ صاحب جامع ذکر معنی اوّل
نسبت معنی دوم گوید که چادر شب خواب باشد که مفرّس نیز گوید صاحبان انند و هفت هم ذکر
این کرده اند صاحب سواء السبیل این را معرّب گوید بمعنی اوّل از بوکنه که لغت لاطینی است و
صاحب رهنما بحواله سفرنامهٔ ناصرالدین شاه قاچار بر معنی اوّل قانع و صاحب بول چال بحواله معاصرین
عجم همزبانش **مؤلّف** عرض کند که بمعنی اوّل مفرّس پوغ است که به بای فارسی و غین معجمه لغت ترکی
است بمعنی صور ـ بای فارسی بدل شد بموحده و غین معجمه بدل شد بقاف چنانکه تپ و تب و آروغ
و آروق حالا عرض می شود نسبت معنی دوم که صراحت صاحب جامع موافق قیاس می نماید که مجرد

چادر خواب است و چادری کہ دران رخت خواب بندند بوغچہ باشد کہ لغت ترکی زبان است و ماذکر این بر بغچہ کردہ ایم و بوقچہ بقاف عوض غین معجمہ معرب آن چنانکہ سواد السبیل ذکرش کردہ و محققش بغچہ ہم بجایش گذشت پس بق و مزید علیہ آن بوق ہر دو مبدل بوغ ترکی است بمعنی چادر و اگر سند استعمال بتائید قول برہان پیش شود این را بمعنی دوم مخفف بوقچہ دانیم (اردو) (۱) بگل۔ بقول آصفیہ (انگلش) ترئی نفیری۔ ترم۔ مذکر۔ (۲) چادر۔ مؤنث اور بقول برہان دیکھو بغچہ۔

بوق آسیا اصطلاح۔ بقول بحر مرادف بہار بوغ آسیا کہ بجایش گذشت۔ بہار و انند ہم باتش **مؤلف** عرض کند کہ این مبدل آنست فک اضافت بوق آسیا (اردو) دیکھو بوغ آسیا۔

بوقت تنگدستی آشنا بیگانہ می گردد مقولہ صاحب محبوب الامثال ذکر این کردہ از معنی و محل استعمال ساکت **مؤلف** عرض کند کہ فارسیان این مقولہ را بحق دوست ناصادق استعمال می کنند (اردو) دکن مین کہتے ہین ”دوست وہی ہے جو وقت پر کام آئے“ ”فقیری کا آشنا آشنا ہے“ ”وقت آن پڑے تو کون کس کا دوست“ ”امیری کے آشنا فقیری کے ناآشنا“ یہہ سب کہاوتین اسی فارسی مقولہ کا ترجمہ ہین

بوق زدن مصدر اصطلاحی۔ بقول بہار (۱) از عالم صرناز دن و نای زدن و (۲) کنایہ از گوز زدن (ملا فوقی یزدی ؎) آسیا می دہر خالی دیدم از جنس وفا * در جہان بوقی بہ طرز آسیابان می زنم * صاحب انند نقل نگارش صاحب بحر ہم ذکر این کردہ **مؤلف** عرض کند کہ موافق قیاس است (اردو) (۱) بگل بجانا (۲) پادنا۔

بوقلمون اصطلاح۔ بقول برہان (۱) دیبای رومی و آن جامہ ایست کہ ہر لحظہ برنگی نماید صاحبان سروری و جامع ذکر این کردہ اند (منوچہری ؎) فروزان تیغ وی ہنگام ہیجا * چنان دیبای بوقلمون

ملوّن ہے (سعدی ے) باد در سایۂ درختانش ہا گسترانید فرش بوقلمون ہے خان آرزو در سراج گوید
کہ لفظ عربی است لیکن بہ الف و فارسیان الف را حذف کردند چنانکہ بوالہوس و بوجہل و بولہب
و بجوائے صراح گوید کہ دیبای زنگارنگ را نام است ز آلہ بردارش بہار ذکر این کردہ از معنی
ساکت۔ صاحب مؤید صراحت مزید کند کہ این پارچہ ہفت رنگ دارد و منقش می باشد **مؤلف**
عرض کند کہ صاحب مؤید بذیل لغات عرب ذکر (ابوقلمون) کردہ پس عجبی نیست کہ این لغت را
معرّب خوانیم بوجہ حذف الف اوّل **(اردو)** دیبای رومی۔ مذکر۔ جس کا رنگ بدل بدل کر
دکھاتا ہے۔ بات اسی قدر ہے کہ وہ رنگ برنگ ریشمی بوٹوں سے بنا جاتا ہے جن کا رنگ
دھوپ اور چھاؤں روشنی اور تاریکی میں بدل بدل کر نظر آتا ہے۔

(۲) **بوقلمون**۔ بقول برہان کنایہ از کسی کہ ہر ساعت خود را برنگی وانماید صاحبان سروری
و سراج و جامع ہم ذکر این کردہ اند (شیخ کاشی ے) در بخت ندیدیم بجز رنگ سیاہ ہما ذ ہر چند کہ
خود بوقلمون ہمہ رنگیم ہے **مؤلف** عرض کند کہ این متعلق بمعنی ہشتم است یعنی فارسیان ہر چیز را
کہ رنگ برنگ باشد بوقلمون گویند و ہر کسی را کہ مستقل مزاج نباشد بوقلمون نامند یا ہر کسی کہ بعیاری
خود ہر وقت برنگی دیگر ظاہر کند آن را ہم بدین لقب خوانند مجاز معنی اوّل باشد و بس **(اردو)**
وہ شخص جو ہر ساعت نئے رنگ میں ظاہر ہو یا جس کی طبیعت مستقل نہ ہو یا عیار ہو۔ مذکر۔

(۳) **بوقلمون**۔ بقول برہان و سراج و جامع جانوریست در آب۔ گویند کہ چون خواہد کہ جانوری
را بگیرد خود را بشکل آن جانور کند صاحب محیط ذکر این کردہ مگر صراحت این قسم جانور نکردہ و ہرچہ
گفتہ بمعانی دیگر می آید و این معنی در لغت عرب ہم یافتہ نمی شود **مؤلف** عرض کند کہ باعتبار

صاحب جامع این معنی را تسلیم کنیم و تحقیق این قسم جانور آبی از نظر ما نگذشت (اردو) بوقلمون (مذکر) ایک جانور آبی کا نام ہے جو پانی میں رہتا ہے اور جس جانور کا شکار کرنا چاہتا ہے اُسی کی شکل بنا لیتا ہے۔

(۴) بوقلمون۔ بقول برہان و سراج و جامع حربا را گویند و آن نوعی از چلپاسہ باشد کہ ہر نفس برنگی نماید۔ صاحب مؤید بحوالہ قنیہ گوید کہ در ہندش گرگٹ خوانند و آفتاب پرست نام آنست۔ صاحب محیط بر بوقلمون ذکر این کردہ مؤلف عرض کند کہ ما حقیقت این بر (آفتاب پرست) عرض کردہ ایم صاحب مؤید در لغات عربی بذیل (ابوقلمون) بحوالہ شرفنامہ ذکر این معنی ہم کردہ گوید کہ کنیت حربا ست (اردو) دیکھو آفتاب پرست۔

(۵) بوقلمون۔ بقول برہان و جامع کنایہ از دنیا و عالم است بسبب حوادث۔ مؤلف عرض کند کہ مجاز معنی اوّل باشد کہ دنیا ہم در ہر لحظہ تبدیل رنگ میکند و از ینجاست کہ عالم متغیرش خوانند (اردو) دنیا۔ مؤنث۔

(۶) بوقلمون۔ بقول برہان و جامع سنگ پشت را گویند و فرماید کہ این زبان اہل مغرب است صاحب محیط بر بوقلمون ذکر این نکردہ و بر کچھوا گوید کہ اسم ہندی سنگ پشت است و بر سنگ پشت ہمی فرماید کہ اسم فارسی است و نیز بفارسی کشف و باخہ مؤلف عرض کند کہ ما ذکر این بر باخہ کردہ ایم و از ینکہ این تبدیل حالت کند یعنی بی حس و حرکت مثل سنگی وگاہی برنگی۔ فارسیان این را بسبیل مجاز معنی ہشتم بوقلمون گفتند (اردو) دیکھو باخہ۔

(۷) بوقلمون۔ بقول سروری ماکیان فرنگی را نام است چہ خروس آن را خرطومیست کہ ہر ساعت برنگی برآید و تاج و گردن و زیر گلوی او نیز بالوان مختلف نماید و صاحب برہان بر مرغی قانع

خان آرزو در سراج ذکر این کرده (ع) ز بال بوقلمون است پر ۔ خدنگ ترا ﴿ (ملا قاسم مشہدی ؎) مصوران ز کجا و خیال تصویرم ﴿ بہ بال بوقلمون گر کنند تصویرم ﴿ صاحب جامع ہم ذکر این کرده صاحب سخندان فارس گوید کہ فیل مرغ را گویند صاحب رہنما بحوالۂ سفرنامۂ ناصر الدین شاہ قاچاری فرماید کہ مرغی را گویند کہ قوت پرواز ندارد و صاحب روزنامہ متفق است با صاحب سخندان و ماخذش ہم ہمان سفرنامۂ شاہ قاچار است و صاحب بول چال بحوالۂ معاصرین عجم متفق با ادمولف عرض کند کہ مجاز معنی ہشتم است و ازینکہ فیل مرغ یا (ماکیان فرنگی کہ مرغ چینی نام دارند) با پرہای مختلف می باشند فارسیان آن را بوقلمون گفتند صاحب محیط بر فیل مرغ گوید کہ اسم پیرو است و بر پیرو فرماید کہ اسم فیل مرغ است حیف است کہ صراحت طبیعت و خواصش درینجاست و نہ در آنجا (اردو) چینی مرغی (مونث) فیل مرغ ۔ بقول آصفیہ (فارسی) اسم مذکر ۔ پیرو ۔ ایک پرندے کا نام جو مور کے مانند اکثر دم پھیلائے رہتا ہے اور اس سے بہت مشابہ ہوتا ہے انگریزی میں اسکو ٹرکی کہتے ہیں ۔

(۸) **بوقلمون** ۔ بقول غیاث در استعمال فارسیان بمعنی رنگارنگ ۔ صاحب مؤید صراحت مزید کند کہ در استعمال فرس ہر کہ و ہر چیز کہ بیک حال نماند آن را بوقلمون گویند **مؤلف** عرض کند کہ این مجاز معنی اول است یا معنی اول مجاز این ۔ فارسیان از لغت عربی (ابوقلمون) این را مفترس کردہ اند و (ابوقلمون) در عربی بمعنی اول اصل است و تخصیص ہر یک معنی بہ سبیل مجاز (اردو) وہ جو رنگ برنگ ہو خواہ چیز ہو یا انسان یا جانور ۔

(۹) **بوقلمون** ۔ بقول مؤید پرندہ ایست کہ در کوہہا می باشد چند رنگ نماید ۔ صاحب محیط

بذیل بوقلمون ذکر این کردہ گوید کہ اخیل باشد و براخیل گوید کہ طائری است کہ بوقلمون نام دارد کہ بہ بلاد عرب می باشد و آن را شقراق نامند و اہل جیلان دآوہ خوانند و برشقراق گوید کہ طائریست سبزرنگ و در پرہ آن آثار سرخ با سبزی و سپیدی و بقدر گنجشک صحرائی و نوعی ازان سبز ملیح کہ این را بفارسی کاسکینہ و کلاغ سبزہ و بشیرازی کاسہ شکنک و بہ اصفہانی سبز قبا و بہ مازندرانی کمراکہ و عرب آن را اخیل وطیر ورو بہندی لٹورہ نامند مزاج آن گرم وخشک در دوم وگویند در سوم و از خواص آنست کہ چون بزہرہ آن طلای ناقص العیار را طلا کنند او را سرخ گرداند وعیار آن زیادہ گردد وچون زہرہ آن با زہرہ روباہ مخلوط کردہ بر زر طلا نمایند عیار او ناقص گرداند و سرخی او ببرد و منافع بسیار دارد (الخ) **مؤلف** عرض کند کہ نظر بر رنگا رنگیش فارسیان این را بوقلمون نام کردہ باشند مجاز معنی ہشتم است مخفی مباد کہ اشارہ این بر (بوبراقش) ہم مذکور کہ گذشت **(اردو)** لٹورا بقول آصفیہ (ہندی) اسم مذکر۔ ایک ابلق رنگ کے شکاری پرند کا نام جو فاختہ سے چھوٹا ہوتا ہے اور چڑیا کا شکار کرتا ہے۔ (دیکھو بوبراقش)

بوقلمون شد بہار استعمال۔ بقول مؤید یعنی بہار بر یاحین گوناگون متلون شد **مؤلف** عرض کند کہ با معنی ہشتم بوقلمون متعلق و درخور بیان نبود **(اردو)** بہار رنگا رنگ ہوی۔

بوقلمون نگاہ اصطلاح۔ بقول انند بحوالہ مظہر العجائب از اسمای معشوق **مؤلف** عرض کند کہ اسم فاعل ترکیبی است بمعنی نگاہ رنگارنگ دارندہ متعلق بمعنی ہشتم بوقلمون۔ اگرچہ موافق قیاس است ولیکن طالب سند استعمال می باشیم کہ محققین ایرانی با معاصرین عجم ازین ساکت **(اردو)** معشوق۔ مذکر۔

بوقلمونی استعمال۔ بقول انند بحوالہ فرہنگ فرنگ نیرنگی و رنگارنگی **مؤلف** عرض کند کہ

بای مصدری در آخر بوقلمون که بمعنی ہشتمش گذشت
زیاده کرده اند۔ دیگر ہیچ (اردو) رنگ برنگی
رنگارنگی۔ مؤنث۔ صاحب آصفیہ نے رنگارنگ
کا ذکر فرمایا ہے۔

بوقیصا اصطلاح۔ بقول برہان و انند باقاف
بہ تحتانی رسیده و صاد بی نقطه بالف کشیده بلغت
یونانی درخت سفیدار باشد و آن نوعی از بید است
و فرماید که بعضی درخت بیده و پشه غال را نیز
گفته اند که بعربی شجرة البق خوانند صاحب محیط
بر (بوقیصا) فرماید که شجرة البق باشد و بر
شجرة البق گوید که اسم زردآر و بر سفیدار از
اسم اشاره به زردار کرده ولیکن حیف است
که ذکر مستقل زردار نفرموده صاحب برہان
ذکر سپیدار کرده که ذکرش بر اسپیدار گذشت **مؤلف**
عرض کند که بر اسپیدار حوالهٔ ارطی کرده ایم و بر ارطی بحوالهٔ محیط
اسفیدار را لغت عربی نوشته ایم حیف است که صاحب مخزن
ذکر شجرة البق نکرد و صاحب بحر الجواهر بوقیصا را لغت عربی
گفته حوالهٔ شجرة البق کند و بذکر شجرة البق صراحت کافی نکرده
بالجمله درینجا چاره نیست جز این که بر اسپیدار و ارطی
قناعت کنیم که گذشت (اردو) دیکھو ارطی۔

بوک بقول برہان بضم اول و سکون ثانی و کاف (۱) مخفف بود و باشد که کلمهٔ تمنی است که
بعربی لعل و عسی گویند (ابن یمین ؎) تو ہم ابن یمین بر این می باش که گذران عمر خود بیوک و بکاش کن
صاحب رشیدی ذکر این بذیل بو کرده صاحبان جامع و ناصری و ہفت و انند و سروری و
جہانگیری ذکر این کرده اند **مؤلف** عرض کند که مرادف (بو که) باشد با کاف بیانیه بحذف ہای
ہوز آخر که۔ دیگر ہیچ و کاف آخر داخل لفظ نباشد (اردو) دیکھو بو کے آٹھویں معنے۔

(۲) **بوک**۔ بقول برہان و جامع بمعنی مگر که کلمهٔ استثنا باشد۔ **مؤلف** عرض کند که به اعتبار
صاحب جامع که محقق اہل زبان است این معنی را تسلیم کنیم و اسم جامد باشد معاصرین عجم حالا بہ

زبان ندارند (اردو) مگر۔ بقول آصفیہ حرف استثنا۔ ماسوا۔ بجز۔ ما دراِ الّا۔ پر۔ لیکن۔

(۳) **بوک**۔ بقول برہان وجامع ترجمہ فرض۔ **مؤلف** عرض کند کہ باعتبار صاحب جامع کہ محقق اہل زبان است تسلیم کنیم ولیکن حالا بر زبان معاصرین عجم بدین معنی نیست (اردو) فرض بقول آصفیہ عربی اسم مذکر۔ تشخیص۔ تعین۔ اندازہ۔ فرمودہ و واجب کردۂ خدای تعالی۔

(۴) **بوک**۔ بقول برہان وجامع نوعی از آتش گیرہ **مؤلف** عرض کند کہ معاصرین عجم حالا بر زبان ندارند۔ فارسی قدیم باشد باعتبار صاحب جامع کہ محقق اہل زبان است این را تسلیم کنیم (اردو) دیکھو آتش گیرہ۔ یہہ اُسکی ایک قسم ہے۔ مذکر۔

(۵) **بوک**۔ بقول برہان وجامع جائی یا چاہی کہ غلّہ دران پنہان کنند (مرادف بتوراک) **مؤلف** عرض کند کہ باعتبار صاحب جامع کہ محقق اہل زبانست این را تسلیم کنیم وعجبی نیست کہ مخفف بتوراک باشد بمعنی اوّلش کہ گذشت یکی از معاصرین عجم گوید کہ فارسیان بوک بیای فارسی جای میانہ تہی را گویند واین مبدل آنست واستعمال این برای ہر مقامی کہ دران ذخیرہ باشد واللہ اعلم بالصواب (اردو) دیکھو بتوراک کے پہلے معنے۔

بوکان بقول سروری بروزن خوکان (۱) زہدان یعنی رحم (شمس فخری ۵) زنان حاملہ را بیم بُد کہ پیش از وقت ز زہیم او بدر آید اجنّہ از بوکان ز صاحبان رشیدی و سراج ومؤید وہفت واننذ ذکر این کردہ اند صاحب جامع بذکر معنی اوّل گوید کہ (۲) بمعنی گلزار ہم **مؤلف** عرض کند کہ بخیال ما الف ونون زائد ومزید علیہ بوک باشد وبوک مقام ذخیرہ را گویند ومعنی پنجم بوک کہ گذشت از ہمین معنی عام ومعنی بوکان ہم از ان قبیل باشد حالا فارسی قدیم است

وحالا بہ زبان معاصرین عجم زیدان مستعمل (اردو) (۱) دیکھو بارگاہ کے دوسرے معنے (۲) باغ گرم

بوکردن مصدر اصطلاحی - بقول بحر (۱) سراغ یافتن و (۲) بوسہ زدن - بہار گوید کہ (۳) کنایہ از کسب کردن بو (طاہر غنی ع) ساغر بکف گرفتہ چو نرگس مبا برون ؛ ترسم باین بہانہ دہان تو بو کنند ؛ (صائب ع) باغبان و رنگشود است گلستان ترا ؛ بو نکردہ است صبا سیب زنخدان ترا ؛ (ظہوری ع) اجل گر بو کند پرکالہ ہای دل بیندازد ؛ بہ ہجرانش گل داغی کہ از باغ جگر روید ؛ (ولہ ع) تر دماغ روزگارم بر دماغم می خورد ؛ سنبل و نسرین بشام و صبح چون بو می کنم ؛ **مؤلف** عرض کند کہ معنی سوم بیان کردۂ بہار حقیقی است نہ کنایہ یعنی شمیدن مرادف بو کردن است پس وجہ کنایہ چہ باشد وحق آنست کہ ہمین معنی سوم حقیقی است و اصل معانی اول و دوم مجاز آن معنی مباد کہ از ہر چہار اسناد بالا معنی حقیقی پیدا است و از کلام طاہر غنی و صائب معنی و ہیچ معنی دوم توان گرفت و بہ تحقیق ما (۴) یعنی سر را خم دادن لشکرانہ کہ آئین ولایت است بمعنی بر انند کہ این محاورۂ معاصرین عجم است از لغت انگلیسی (بو) بہ سبیل تفریس ولیکن از کلام قدسی مشہدی پیدا است کہ متقدمین ہم استعمال این بدین معنی کردہ اند (ع) انصاف ببین کہ ساقی مجلس بجام ما ؛ بی آنکہ ریخت جام نریزد کہ بو کنند ؛ خیال ما این است کہ این معنی ہم پیدا می شود از معنی دوم یعنی اہل عرب و عجم بامتثال حکم کسی یا بشکرانہ کسی بوسہ بر دست خود دادہ دست بر سینۂ خود نہند و سر خود را میل دہند (اردو) (۱) پتا پانا کھوج پانا (۲) بوسہ دینا (۳) سونگھنا (۴) بولینا (۴) بو کرنا یعنی مخاطب کی تعظیم یا شکرانہ میں سر جھکانا

بوکس بقول صاحب رہنما بحوالہ سفرنامۂ ناصر الدین شاہ قاچار - باہم مشت زدنی کہ اکثر کشتی گیران ولایت این قسم بازی کنند و این لغت انگلیسی است کہ معاصرین عجم تفریس کردہ و در فارسی استعمال

کردہ اند دیگر ہیچ (اردو) گھونسم گھانسا۔ بقول آصفیہ ڈکاڈکی۔ مکّا مکّی۔ مشت زنی۔ ڈک بازی۔

بوکشیدن مصدر اصطلاحی۔ بقول خان آرزو در چراغ ہدایت (۱) کسب بوکردن (تاثیر ؎) نازک اندامی تہی سر زدہ در گلشن حسن ٭ کہ ز شوخی نشود رام کشیدن بوئیش ٭ صاحب بحر عجم با تش و فرماید کہ (۲) سراغ گرفتن و دریافتن ہم۔ بہار این را مرادف بوکردن گوید بمعنی اوّل (باقر کاشی ؎) تا چو یعقوب کند دیدہ بہ بویش روشن ٭ یوسفی کو کہ کشد بوی خود از پیرہنش ٭ (ظہوری ؎) پیرہن برگ سمن گشتہ ز لطف بدنش ٭ ای خوش آن مغز کہ بوی کشد از پیرہنش ٭ **مؤلف** عرض کند کہ موافق قیاس است (اردو) دیکھو بوکردن۔

بوکلک بقول برہان بفتح کاف و لام بر وزن کوچکک میوہ ایست معروف کہ آن را ون گویند و ترکان چتلاقوچ و عربان حبۃ الخضر خوانند صاحبان جہانگیری و ناصری و جامع و انند و ہفت و سراج ہم ذکر این کردہ اند **مؤلف** عرض کند کہ تحقیقت این بر (بنگلک) عرض کردہ ایم و تعریف کامل آن بمعنی دوم بن گذشت مخفی مباد کہ ہمین لغت بکاف فارسی سوم ہم می آید و این مبدّل آن می نماید (اسحاق اطعمہ ؎) نخوری بوکلک و انگلک بی حاصل ٭ تا بریش خود و یاران نکنی تف بسیار ٭ (اردو) دیکھو بن کے دوسرے معنے۔

بوک و مگر اصطلاح۔ بقول برہان با میم و کاف فارسی بر وزن کوہ و کمر بمعنی بوک است و مرادف مگر بمعنی بود کہ و باشد کہ و بعربی عسی و لعلّ گویند۔ صاحب جہانگیری از حکیم انوری سند آوردہ (؎) بر بوک و مگر عمر گرامی مگذارید ٭ خو و محنت ما جملہ ز بوک و مگر آمد ٭ صاحب جامع ہم ذکر این مرکب بہمین معنی کردہ (انوری ؎) روزگارم ز باغ بوک و مگر ٭ گل نگوییم کہ خار ہم نچید ٭ **مؤلف** عرض کند کہ مگر بقول برہان گاہی در مقام یقین و تمنّی می آید پس عجب نیست کہ ما این را یک لغت مرکب ندانیم بلکہ بوک را با واو عطف

بالفظ مگر آوردہ اند بمعنی لفظی این امید و تمنا باشد ضرورت نداشت کہ این را بطریق اصطلاح مرکب قائم کنند تسامح محققین بالابیش نباشد (اردو) دیکھو بو کے آٹھویں معنے۔

بوگان بقول برہان باکاف فارسی بروزن قربان (۱) بچہ دان و زہ دان و (۲) بمعنی گلزار صاحبان ناصری و انند ہم ذکر این کردہ اند و بقول صاحب ناصری (۳) نام قصبہ ہم کہ در ولایت ساوج بولاق کمری واقع کہ خوش آب و ہوائی دارد **مؤلف** عرض کند کہ ذکر این بمعنی اوّل و دوم بہ کاف عربی گذشت و بغرض نیست کہ این را مبدّل آن دانیم یا آن را مبدّل این چنانکہ گند و کند و جا دارد کہ بمعنی دوم این را اصل دانیم کہ گان بکاف فارسی بقول برہان بمعنی لائق و سزاوار است پس آنکہ لائق و سزاوار بو باشد کنایہ از گلزار بود و ہمچنین بمعنی اوّل ہم بترکیب بالا این را بمعنی لائق و سزاوار امید گوئیم و کنایہ از بچہ دان دانیم واللہ اعلم بحقیقۃ الحال۔ (اردو) (۱) و (۲) دیکھو بوکان (۳) ایک قصبہ کا نام ہے جو ولایت ساوج بولاق کمری میں واقع ہے۔ مذکر۔

بوگرفتن استعمال۔ بقول بہار و انند مرادف بوکردن و بوکشیدن کہ گذشت **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی اوّل و دوّمش مخصوص (۱) لطفی نیشاپوری (ف) خارم ولی گلاب زمن می توان گرفت ؛؛ از بسکہ بوی ہمدمی گل گرفتہ ام ؛؛ (ظہیر الدین فاریابی ف) نہ یکشب از لب لعلش چشیدہ طعم شکر ؛؛ نہ یکدم از سر زلفش گرفتہ بوی بخور ؛؛ (علی خراسانی ۲) تنگ آیدش کہ دست در آرد بجعد حور ؛؛ آن شانہ کہ از سر زلف تو بو گرفت ؛؛ (اردو) دیکھو بوکردن کے پہلے اور دوسرے معنے۔

بوگلک صاحب رشیدی ذکر این کردہ **مؤلف** عرض کند کہ ہمانست کہ ذکرش باکاف عربی گذشت آن مبدّل این باشد چنانکہ گند و کند و صحیح بہ کاف

فارسی سوم می نماید و صراحت کامل این بر بوگنگک کرده ایم که بجایش گذشت (اردو) دیکھو بوگنگک اور بن کے دوسرے معنے ۔

بوگنجیدن مصدر اصطلاحی - بقول بہار و انند مرادف بلند شدن و شائع شدن بود علی خراسانی ع) از عطر تو چون بہرہ برم ای گل سوری * گر بوی تو در پیرہن یا نگنجد * مؤلف عرض کند که موافق قیاس است (اردو) بو آنا - بو پھیلنا -

بول بقول بہار بالفتح بمعنی شاش است و فرماید که فارسیان بالفظ شاشیدن و کردن استعمال نمایند صاحب منتخب این را لغت عربی گوید بالفتح بمعنی شاش کردن و شاش مؤلف عرض کند که این قدر تحقیق شد که لغت فارسی زبان نیست - فارسیان این را با مصادر خود استعمال کرده اند (اردو) بول بقول آصفیہ عربی - اسم مذکر - پیشاب - موت -

بولہبان وقت اصطلاح - بقول ہفت بمعنی (۱) مخالفان و (۲) منکر و لاطائل و باطل و نامعقول دیگر کسی از محققین فارسی زبان ذکر این نکرد مؤلف عرض کند که (بولہبان وقت) بہمین معنی می آید [illegible] باشند (اردو) دیکھو بولہبان وقت ۔

بولیتن بقول ہفت بحوالہ سفرنامہ ناصر الدین شاہ قاچار بمعنی خبر و کوائف مؤلف عرض کند که در انگلیسی زبان بلیٹن بمعنای ہندی یا خبر - انگریزی بلیٹن مخزن نیست که معاصرین عجم به تبدیل تای ہندی بحرفی و نبایدتہ و او بعد موعقدہ این را مفرس کردہ باشند (اردو) خبر - مؤنث - کوائف - مؤنث - کیفیت کی جمع لکھنؤ میں مذکر ہے بخلاف دہلی ۔

بولیار بقول انند بحوالہ فرہنگ فرنگ لغت فارسی است (۱) بمعنی جای پناہ و امن و (۲) میدان جنگ مؤلف عرض کند که محققین فارسی زبان ازین ساکت البتہ بعضی از معاصرین عجم تصدیق

معنی دوم می کنند و متحقق نشد کہ از کدام زبان این لغت را مفرس کردہ اند غیر ازین چارہ نیست کہ اسم جامد فارسی جدید دانیم (اردو) (۱) جای امن۔ امن کی جگہہ۔ مؤنث (۲) میدان جنگ۔ لڑائی کا میدان۔ (مذکر)

بولچ بقول آنند بحوالہ فرہنگ فرنگ لغت فارسی است بالضم و فتح لام و سکون جیم فارسی بمعنی زمین ہائی کہ پیوستہ مزروع باشد **مؤلف** عرض کند کہ اسم جامد فارسی زبان دانیم معاصرین عجم بر زبان ندارند و محققین فارسی زبان ہم ازین ساکت یکی از دستوران معاصرین را لغت ژند و پاژند گوید بہمین معنی واللہ اعلم بحقیقۃ الحال (اردو) وہ زمینیں جو ہمیشہ مزروع رہیں مزروعہ زمینیں۔ مؤنث۔

بولحار بقول آنند بحوالہ فرہنگ فرنگ بالضم و حای حطی بالف کشیدہ و رای مہملہ ژند و پاژند فارسی زبان است (۱) بمعنی جائی کہ سفیران ممالک جہت مصالحت امری و معاہدہ باہم مجتمع و فراہم آیند و (۲) میدان کارزار **مؤلف** عرض کند کہ یکی از معاصرین ترک این را لغت ترکی گوید و نشان لغت ہم تقاضای آن می کند ولیکن ما این را در لغات ترکی نیافتیم و صاحبان کنز و لغات ترکی) ازین ساکت و محققین فارسی زبان ہم ذکر این نکردہ اند و معاصرین عجم ہم بر زبان ندارند مشتاق سند استعمال می باشیم (اردو) (۱) وہ مقام جہان سفرای دولت جمع ہو کر کسی معاملہ مین مشورہ کرین مذکر (۲) میدان جنگ۔ مذکر۔

بولخدر اصطلاح۔ بقول برہان و ہفت بالام و خای نقطہ دار و جیم و دال بی نقطہ بروزن [illegible] ذکر بر سر الحمد و سیدین و سید یافت **مؤلف** عرض کند کہ ہیچ ما خذ این متحقق نشد ولیکن بلقدر

بہمین معنی گذشت و بلغند رہم و ما بر ہر دو لغات گذشتہ خیال خود را ظاہر کردہ ایم اگر این را مبدل بلغند خیال کنیم واو دوم زائد باشد برای اظہار ضمہ و غین معجمہ بدل شد بہ خای معجمہ چنانکہ چرغ و چرخ و تبدیل نون بجیم البتہ خلاف قیاس می نماید ازینکہ سند این از نظر ما نگذشت و جا دارد کہ ہمین سندش باشد واللہ اعلم بحقیقۃ الحال این مرکب را اسم جا یا گفتن آسان است و نشان لغت تقاضی آن میکند کہ لغت ترکی دانیم ولیکن محققین ترکی زبان و معاصرین ترک ازین ساکت مخفی مباد کہ (بوالجیدر) بزیادت الف بعد واو بہمین معنی گذشت پس این را بحذف الف مخفف آن ہم توان گفت (اردو) دیکھو بلغندر کا نمبر (۱) اور بلقندر اور بوالجیدر۔

بولدان اصطلاح بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بالضم در فارسی زبان ظرفی را نام است کہ دران بول کنند مؤلف عرض کند کہ از قبیل قلمدان و عطردان است بترکیب کلمۂ دان کہ افادہ معنی ظرفیت کند بالفظ اول بول موافق قیاس (اردو) پیشاب کرنے کا ظرف جس کو انگریزی میں پسپاٹ کہتے ہیں۔ مذکر۔

بولکف اصطلاح بقول ہفت بضم اول و فتح کاف بمعنی رشوت پارہ مؤلف عرض کند کہ بلکفت و بلکفند بکاف فارسی بالضم بہمین معنی گذشتہ و ما خیال خود را ہمہ را انجا ظاہر کردہ ایم و این را مخفف بلکفند خوانیم بحذف دال مہملہ چنانکہ بدتر و بتر (اردو) دیکھو بولکفند۔

بولکفند بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بالضم و فتح کاف و فا و سکون نون و دال فارسیان بمعنی رشوت کہ بحاکم می دہند مؤلف عرض کند کہ بلکفند بہمین معنی بجایش گذشت چنین پیدا کہ این مزید علیہ آن باشد بزیادت واو دوم برای اظہار ضمہ و نون زائد چنانکہ گذارش و گذارشن دیگر محققین فارسی زبان ازین ساکت شائق سند استعمال می باشیم کہ معاصرین

عجم بر زبان ندارند (اردو) دیکھو بالگفند۔

بولگنجک بقول ہفت ہر چیزی عجیب و غریب و طرفہ کہ از دیدن او آدمی در خندہ شود **مؤلف** عرض کند کہ اصل این ہمان بلکنجک است کہ گذشت و صراحت ماخذش و اشارۂ این ہم در اینجا کردہ ایم اصل این با الف و لام بقاعدۂ عربیا بوالکنجک بود الف را حذف کردند وجا دارد کہ در بلکنجک واو برای اظہار ضمہ زیادہ کردہ باشند دیگر کسی از محققین فارسی زبان ذکر این نکردہ و ثبوتش سند استعمال نمی یابیم معاصرین عجم بر زبان ندارند (اردو) دیکھو بلکنجک۔

بولنجک بقول برہان و انند و ہفت بفتح لام و سکون نون و جیم مفتوح بہ کاف زدہ ہر چیز عجیب و غریب و طرفہ کہ بدیدن آن خندہ آرد **مؤلف** عرض کند کہ ما این را مخفف بولگنجک دانیم کہ گذشت بحذف کاف فارسی دیگر ہیچ (اردو) دیکھو بولگنجک اور بلکنجک۔

بولو بقول برہان بضم اوّل و لام و سکون ہر دو واو بلغت یونانی بمعنی بسیار باشد کہ ترجمۂ آن کثیر است در عربی صاحبان ہفت و انند ہم ذکر این کردہ اند **مؤلف** عرض کند کہ فارسیان قدیم استعمال این می کردند ولیکن متاخرین استعمال (بسیار) می کنند و معاصرین عجم (بسیار) و (خیلی) بر زبان دارند (اردو) بہت بقول آصفیہ زیادہ۔ نہایت۔ فراوان دیکھو بلند کے ساتویں معنے۔

بولوارہ بقول رہنما بحوالۂ سفرنامۂ ناصر الدین شاہ قاجار (۱) احاطہ (۲) محلہ (۳) عمارت۔ صاحب بول چال ہم ذکر این کردہ گوید کہ در انگلیسی زبان این را (بولورک) گویند **مؤلف** عرض کند کہ جز این نیست کہ معاصرین عجم این را از لغت انگلیسی مفرس کردہ اند بحذف و تبدیل و زیادت (اردو) (۱) احاطہ۔ مذکر (۲) محلہ۔ مذکر (۳) عمارت۔ مؤنث۔ دیکھو اساس۔

بولو بود بون اصطلاح۔ بقول برہان با اوّل و ثالث و بای ابجد بر سہ بواو رسیدہ و فتح دال

بی نقطه و بای دیگر با واو کشیده و بنون زده لغتی است یونانی معنی آن بعربی کثیر الارجل باشد یعنی بسیار پا و آن را
بفارسی بسپایک نام است و معرب آن بسفایج و آن دوائی است مشهور صاحب انند همین لغت را
بزیادت دال مهمله قبل نون آخره آورده تسامح اوست یا غلطی کتابت و این همان است که ما بر بسفانج
ذکر این کرده ایم (اردو) دیکھو بسپانج۔

بولوطرخون بقول برهان بفتح طای حطی و رای بی نقطه بتحتانی رسیده و خای نقطه دار بواو کشیده
و بنون زده لغتی است یونانی و بعربی کثیر الشعر و بفارسی پرسیاوشان خوانند صاحب محیط ذکر این کرده
حواله پرسیاوشان کند و بر پرسیاوشان می فرماید که فارسی است و بقول بعض یونانی بمعنی دوای سینه
و بعربی شعر الجبال و شعر الارض و فرماید که بولوطرخون در یونانی بمعنی بسیار موی باشد و بفارسی عوام
سنبل فارسی و بقول صاحب صیدنه کرفس و پیوکوهی آن را شعر الجبال و بهندی هنسراج و راج هنس
و کرجا و کالی جهانپ و زنگوت و آن نباتی است که در کنارهٔ حوضها و چاه ها و نهرها روید و بقول
جالینوس در حرارت و برودت معتدل و بقول صاحب حاوی گرم و خشک در اول قوتی الحراره
بایبوست اندک و آن محلل ملطف مفتح مجفف و اندک قابض و منضج و موی داء الثعلب برویاند
و ذات الصدر و ربو را نفع دهد و منافع بسیار دارد (اردو) هنسراج بقول آصفیه ایک
قسم کی گھانس ہے جو دواؤں میں استعمال کی جاتی ہے۔ مؤنث۔

بولهبانِ وقت اصطلاح۔ بقول بحر مخالفان
و منکران دلائل معقول و منقول و محسوس صاحبان
ملحقات برهان و مؤیدهم این را آورده اند بعنی

عرض کنند که ابولهب که منکر رسالت بوده معروف
است و از این اصطلاح بسبیل کنایه قائم
شد (اردو) وہ لوگ جو مخالف اور منکر دلائل

مستعمل و منقول ہوں۔ مذکر۔ جیسے ابولہب	منسکر نبوت تہا۔

بولی دادن اصطلاح۔ بقول خان آرزو در چراغ بفتح اوّل وسکون واو ولام بیای رسیدہ سرکردن جانور شکاری بر جانور دیگر و فرماید کہ جانور مذکور را بولی گویند و در ہندوستان باولی شہرت دارد (ظفرا ؂) باز دار فلک از بہر تدرو انگنیم ؎ خواست بولی بدہد بر مگس انداخت مرا ؎ صاحب بحر ہم ذکر این کردہ و وارستہ ہم این را آوردہ بہار گوید کہ ظاہرا این مخفف باولی است **مؤلف** عرض کند کہ ما حقیقت این بر (باولی دادن) و بابلی بیان کردہ ایم و باولی لغت ترکی است و بابلی مبدّل آن و مفرس چنانکہ آتو و آب و بولی مخفف باولی پس بابلی و بولی ہر دو مفرس است از باولی ترکی و باولی ہیچ تخصیص ہسند ندارد چنانکہ خیال خان آرزو ست (اردو) دیکھو باولی دادن اور بابلی

بوم بقول برہان بضم اوّل وسکون ثانی بر وزن شوم (۱) چغد را گویند و بقول بعض گوید کہ از جنس چغد است لیکن بسیار بزرگ۔ سر گوش و چشم ہای او بگربہ می ماند و شبہا شکار کند و روزہا پرواز نتواند کرد و دیگر چغد قدمی و بقول بعض می فرماید کہ باین معنی لغت عرب است صاحب جہانگیری ہم ذکر این کردہ (امیر خسرو ؂) زان شب فرخندہ کہ میمون شدہ ؎ بوم چو طاؤس ہما یون شدہ ؎ صاحب سروری بحوالۂ تحفہ مرغ شکاری موسوم بدین اسم را و رای چغد می داند و گوید کہ بدین معنی لغت عرب و فارسیان استعمالش کردہ اند صاحب رشیدی بر طائر شوم قانع صاحبان ناصری و جامع و ہفت ذکر این کردہ اند بمعنی چغد خان آرزو در سراج گوید کہ چغد بمقدار فاختہ و بوم کلان تر از و برابر شاہین آنانکہ ہر دو برابر یکی دانستہ اند یا از یک جنس شمردہ اند خطا نمودہ اند صاحب منتخب بر بوم می فرماید کہ چغد باشد صاحب برہان بر چغد حوالۂ جغد بجیم عربی کند و بر جغد گوید کہ مرغی است منحوس و دشمن زاغ **مؤلف**

عرض کند کہ ہرگاہ تحقیق ما شد کہ این لغت عرب است پس چرا قول صاحب منتخب را صحیح ندانیم و چرا جغد را بوم نخوانیم حاصل اینست کہ جغد بزرگ قد و جثہ را در عربی بوم نام است و ہمین جغد خرد را فارسیان بوف گفتہ اند کہ بجایش گذشت و ما ہمدرانجا اشارہ بوم ہم کردہ ایم ولیکن اختلاف بیان محققین تصفیہ این نمی کند۔ چارہ نیست جز این کہ نظر باعتبار صاحبان سروری و ناصری و جامع این را از جنس جغد دانیم و صراحت طبی بقول صاحب محیط بر بوف کردہ ایم (اردو) بوم بقول آصفیہ (فارسی) اسم مذکر اُلّو چغد گھگو۔ یہہ منحوس اور ویرانہ پسند جانور کا نام جو رات کو شکار کیا کرتا ہے۔

(۲) **بوم**۔ بقول برہان و جامع زمین شیار نکردہ صاحب جہانگیری بر مطلق زمین قانع (امیر خسرو ؎) بوم شد آباد عرب تا عجم ٭ خاصیت بوم بدل گشت ہم ٭ صاحب سروری گوید کہ ضد مرز است صاحب رشیدی می فرماید کہ زمین غیر آباد ضد مرز است و تحقیق آنست کہ بوم میان زمین کاشتہ و مرز کنارہای آن و (پاکیزہ بوم) بمعنی از جای پاک و از خاک پاکیزہ صاحب ناصری می نویسد کہ مرز زمین کاشتہ زراعت کردہ و بوم ضد آن (حکیم سنائی ؎) کشوری را کہ عدل عام ندید ٭ بوم و بومش ایچ بام ندید ٭ خان آرزو در سراج ذکر این کردہ صاحب سخندان می فرماید کہ در سنسکرت زمین را بھوم گویند **مؤلف** عرض کند کہ عجبی نیست کہ فارسیان از لغت سنسکرت بحذف ہای ہوز این را مفرس و بمعنی خاص یا زمین ناشیار مخصوص کردہ باشند (اردو) بوم بقول آصفیہ۔ فارسی اسم مذکر زمین دیہاتی

(۳) **بوم**۔ بقول برہان و جامع جا و مقام و منزل و ماوا۔ خان آرزو ذکر این کردہ گوید کہ چنانکہ (زاد بوم) بمعنی مسقط الراس و مقام تولد **مؤلف** عرض کند کہ مفرس بھوم سنسکرت بحذف ہای ہوز بمعنی خاص کہ بھوم در سنسکرت مطلق زمین را گفتہ اند و ظاہراً معنی دوم مجاز این باشد (اردو) مقام۔ مذکر۔

(۴) **بوم**۔ بقول برہان سرشت وطبیعت۔ صاحب جہانگیری ہم ذکر این کردہ (سعدی ؒ) شنیدم کہ مردیست پاکیزہ بوم ٭ شناسا ورہرو باقصای روم ٭ صاحب سروری بذکر این معنی گوید کہ غیر از فرہنگہای دیگر دیدہ نشد وبخاطر می رسد کہ بوم درین بیت بمعنی مولد ووطن باشد صاحب رشیدی گوید کہ در معنی سرشت تامل است صاحبان ناصری وجامع وہفت ہم ذکر این کردہ اند خان آرزو در سراج بذکر این وبہ نقل شعر سعدی گوید کہ درینجا بمعنی مقام وجای بی تکلّف راست می آید یعنی از جای پاک ومحل پاک۔ **مؤلف** عرض کند کہ (پاکیزہ بوم) اسم فاعل ترکیبی است ۔ وذوق زبان متقاضی آنست کہ معنی سرشت وطبیعت را درینجا بہتر از معنی سوم دانیم بتصدیق صاحبان ناصری وجامع برای این معنی اجازت آن نمی دہد کہ ما درین معنی تاملی کنیم کہ ہرسہ از محققین اہل زبانند اسم جامد فارسی است (اردو) سرشت دیکھو اغار کا نمبر (۴) ؛

(۵) **بوم**۔ بقول برہان وناصری وجامع بضمّ اوّل وفتح ثانی بمعنی باشم کہ از بودن است **مؤلف** عرض کند کہ واحد متکلم مضارع بودن (شیخ ابوسعید ابوالخیر ؒ) گر مردہ بوم زعشق توسالی نیست ٭ تاظن نبری کہ خاکم از مہر تہی است ٭ (اردو) ہوں رہون جیسے ؎ دہان مین رہون یا نہ رہون تم تو ضرور رہو ؎

بوادران بقول برہان نام گیاہیست مائل بکبودت وتیزی وگل کبودی دارد وبعربی قیصوم۔ صاحبان سروری وجہانگیری ورشیدی وناصری وجامع وسراج ذکر این کردہ اند وما حقیقت این بر اطبّا وبرمناسب بیان کردہ ایم کہ جایش گذشت وتحقیق این (بوادران) کی آید اردو مین دیکھو اطریسیا

بومار بقول شمس لغت فارسی است نام گلی که رنگش مائل به کبودی است و تیز بوی **مؤلف** عرض کند که محققین فارسی زبان و معاصرین عجم ازین ساکت صاحب محیط هم این را ترک کرده بدون سند استعمال معتبر قول صاحب شمس را که محقق بی تحقیق است تسلیم نکنیم **(اردو)** ایک پھول کا نام جس کا رنگ کبودی اور تیز بو ہوتا ہے۔ مذکر۔

بومارا بقول جہانگیری با اوّل مضموم و واو معروف نام جانوریست پرنده و بر حاشیه بطریق نسخه گوید که به هاء هوز آخر عوض الف هم آمده **مؤلف** عرض کند که ما صراحت کامل همه را انجا کنیم و درینجا همینقدر کافی است که این مبدّل آن باشد چنانکه همیان و امیان و خاره و خارا **(اردو)** دیکھو بومارہ۔

بوماران بقول برهان و جهانگیری و رشیدی و سراج همان بومادران که گذشت **مؤلف** عرض کند که مخفف آن بحذف دال مهمله **(اردو)** دیکھو اطریلال اور یہ بجا ہے۔

بوماره بقول برهان بر وزن جوباره نام پرنده ایست غیر معلوم صاحبان جهانگیری و هفت و آنند و رشیدی و جامع و سراج ذکر این بتعریف نامعلوم کرده اند صاحب محیط هم این را ترک کرده **مؤلف** عرض کند که ترک این بر اینچنین بیان تفوق دارد **(اردو)** ایک پرندے کا نام جس کی حقیقت معلوم نہ ہو سکی۔ مذکر۔

بومالیدن مصدر اصطلاحی۔ بقول آنند معروف۔ سندی پیش نکند و حواله قول بهار می دهد ولیکن در بهار ذکری ازین نیست **مؤلف** عرض کند که بعضی از معاصرین عجم این را بمعنی عطر مالیدن بر دست یا لباس استعمال می کنند که بو را بمعنی عطر گرفته اند **(اردو)** عطر ملنا۔

بوم باره اصطلاح۔ بقول بول چال بحواله معاصرین عجم بمعنی ضرب گوله های توپ است **مؤلف**

عرض کند کہ مفرس (بمبرڈ) انگلیسی است بہ تبدیل و زیادت۔ دیگر ہیچ و این فارسی جدید است (اردو) توپ کے گولون کی مار۔ دہون فیر۔ مؤنث۔

بوم طلا اصطلاح۔ بقول بحر و انند و غیاث زمین زر و در قماشہای زربفت و غیرہ چیزہای نقاشی کردہ و کوفت و تہہ نشان نمودہ کہ زمین آن طلائی باشد **مؤلف** عرض کند کہ اسم فاعل ترکیبی است بدون اضافت بمعنی زمین طلا دارندہ و کنایہ از کار طلائی اعم ازینکہ بہ پارچہ باشد یا در چیزہای دیگر (اردو) طلائی زمین جس سے وہ چیز مراد ہے جس پہ طلائی کام ہو جیکی زمین طلائی ہو جس پہ زردوزی گل بوٹے ہون۔ مؤنث۔

بوم کند اصطلاح۔ بقول برہان باکاف بروزن سودمند خانہ را گویند کہ در زیر زمین کنند بجہتہ مسافران و گوسپندان صاحبان بحر و جامع و ناصری و انند ہم ذکر این کردہ اند۔ خان آرزو در سراج ہم ذکر این کردہ **مؤلف** عرض کند کہ بوم بمعنی جای و زمین گذشت و این مرکب است با بوم و کند اسم مفعول ترکیبی بمعنی کندیدہ شدہ در زمین کنایہ از مکان تابستانی کہ برای مسافران و گوسپندان در زمین تیار کنند۔ (اردو) وہ تابستانی مکان جو مسافرون اور بکریون کے لئے زمین مین بطور تہہ خانہ بنایا جاے۔ عجم مین ایسے مکانات بنائے جاتے ہین۔ مذکر۔

بوم و بر اصطلاح۔ بقول بحر و انند بمعنی سرزمین **مؤلف** عرض کند کہ تکرار است با عطف کہ بوم بمعنی جای و زمین گذشت (اردو) سرزمین بقول آصفیہ۔ فارسی۔ زمین کا مزید علیہ۔ زمین دہرتی ملک۔ خطہ۔ کشور۔ ولایت۔ دیس۔ اقلیم۔ مؤنث۔

(الف) **بوہن** الف۔ بقول برہان بفتح ثالث
(ب) **بوہین** و ہا و سکون نون (۱) زمین لرزہ باشد کہ بعربی زلزلہ خوانند و (۲) رودہ گوسفندی را نیز گویند کہ از سرگین پاک نکردہ باشند و فرماید کہ بمعنی اول بسکون ثالث ہم آمدہ و این اصح است

ونسبت (ب) گوید که بروزن خوشه چین بمعنی اوّل
الف است صاحبان جهانگیری و رشیدی بر معنی اوّل
الف قانع (حکیم اسدی رح) برآید یکی بوجهن نیم شب چو
تو گفتی زمین داردی لرزه تب ؛ صاحب سروری
بذکر هردو بر معنی اوّل اکتفا کرده (استاد بهرامی رح)
زمین از بوجهن از پای تا سر ؛ چنان ترسان که
عاصی روز محشر ؛ صاحب جامع نسبت الف با
هردو معنی بیان کرده برهان متّفق با او صاحب ناصری
بذکر الف گوید که بوم بمعنی زمین گذشت و هن بمعنی
لرزه و فرماید که بزیادت تحتانی بعد های هوز هم
آمده و ذکر معنی دوم الف هم کرده خان آرزو در سراج
بر (ب) ضمناً ذکر الف هم کرده (ب) را مزید علیه
الف داند چنانکه نشتر و نیشتر و حی فرماید که الف را
هم بکسر میم باید خواند که مخفف (ب) باشد که (ب)
بر وزن خوشه چین آمده **مؤلف** عرض کند که اتفاقی
می کند و از حقیقت خبر ندارد شک نیست که بوم در
هردو لغت بمعنی زمین است و هن بالفتح والتشدید
نون بقول منتخب بمعنی گریستن و نالیدن - فارسیان آنرا
به تخفیف مرکب کرده اند با بوم و معنی لفظی این گریستن
و نالیدن زمین و کنایه باشد از زلزله که آواز هی
هم از و پیدا می شود و (ب) مزید علیه آن بزیادت
تحتانی چنانکه خان آرزو گفته ولیکن الف مخفف (ب)
نیست چنانکه هم او نوشته حالا عرض می شود نسبت
معنی دوم الف که آن مجاز معنی اوّل است یعنی
تا آنکه سرگین در امعای می باشد تشنّج در روده می باشد
برای دفع آن و آن مشابه زلزلهٔ زمین است اگرچه
این عادت امعا عام است برای حیوانات ولیکن
تخصیص این برای رودهٔ گوسپند متصرف محاورهٔ
باشد و بس (اردو) الف (۱) بھونچال بقول
آصفیہ اسم مذکر - زمین لرزہ - زلزلہ (۲) بکری کی
انتڑیاں جس میں فضلہ بھرا ہوا ہو - مؤنث (ب) دیکھو
الف کے پہلے معنے -

بومی بقول رہنما بحوالہ سفرنامہ ناصر الدین شاہ
قاچار بمعنی اہل وطن و بقول ببل چال بحوالہ المعاصرین

عجم بمعنی اہل ملک صاحب فرہنگ فدائی کہ از علمای معاصر عجم بود می نویسد کہ مردم ہر خاک را بومی گویند **مؤلف** عرض کند کہ فدائی تعریف خوشی نکردیای مصدری بر لفظ بوم زیادہ کردہ کہ بمعنی زمین گذشت و معنی لفظی این منسوب بہ زمین وکنایہ از اہل وطن ۔ (**اردو**) دیسی بقول آصفیہ (ہندی) وطنی ۔ وطن کا ۔ ملک کا ۔ شہر کا ۔

بومیمون اصطلاح ۔ بقول انند و مؤید بحوالۂ قنیہ لغت فارسی است بمعنی کنیت شہد صاحب شمس ہم ذکر این کردہ **مؤلف** عرض کند کہ در عربی زبان (ابومیمون) کنیت شہد نیست فارسیان بقاعدۂ عربی گفتہ اند محققین زبان دان و معاصرین عجم ازین ساکت ۔ میمون بقول برہان در عربی بمعنی خجستہ و مبارک آمدہ صاحب محیط گوید بفتح اول اسم فارسی است و کذا انگبین و ما صراحت این بر انگبین کردہ ایم ۔ (**اردو**) شہد بقول آصفیہ عربی ۔ مذکر ۔ انگبین ۔ مدھ ۔ ماچھک ۔ عسل ۔ معہ ۔ مم ۔ وہ میٹھا شیرہ جو جھاں کی مکھیاں جمع کرتی ہیں ۔ دیکھو انگبین ۔

بون بقول برہان و جہانگیری و سروری و رشیدی و ناصری و جامع و سراج و انند بفتح اول و سکون ثانی و نون (۱) بمعنی حصہ و بہرہ **مؤلف** عرض کند کہ باعتبار صاحبان ناصری و جامع کہ محققین اہل زبانند این را اسم جامد فارسی زبان دانیم (**اردو**) حصہ دیکھو بخش کے پہلے معنے ۔

(۲) **بون** ۔ بقول برہان و جامع بضم اول بمعنی بچہ دان و زہدان کہ بعربی رحم گویند خان آرزو بذکر این گوید کہ بدین معنی بوہن نیز آمدہ کہ گذشت غالباً کہ تصحیف است **مؤلف** عرض کند کہ تسامح خان آرزو است کہ بوہن بمعنی بچہ دان نیامدہ جا دارد کہ فارسیان از لغت بن کہ بمعنی بیخ درخت و بنیاد گذشت این را بزیادت واو بعد موحدہ بدین معنی اسم جامد قرار دادہ باشند ۔ قول صاحب جامع کہ محقق اہل زبانست معتبر تر از خان آرزو است (**اردو**) دیکھو بارگاہ ۔

(۳) **پون** - بقول برہان وجہانگیری بضم اول بمعنی آسمان (مولوی معنوی ے) چه خواهی دود
این آب سیه را ؛ چه جوئی سبزه این بام پون را ؛ صاحب رشیدی گوید که درین تامل است چه
توون به تای قرشت می توان خواند و صاحب ناصری نقل رشیدی کرده تصفیه آخر نکرد خان آرزو
در سراج بذکر این گوید که اغلب که بدین معنی بیاید (کذا فی الرشیدی) و فرماید که تحقیق این در
توون به فوقانی می آید **مؤلف** عرض کند که در انجمن و جہانگیری ازین معنی نکرده و نه از تحقیق مزید کار گرفت
توجیه رشیدی معنی ندارد اگر پون را در کلام مولوی معنوی به فوقانی توون خوانیم بمعنی آسمان
بچه حجت صحیح دانیم صاحب ناصری که محقق اهل زبانست از تصفیه این کناره کشید و خان آرزو وغیره
از فضولی کار دیگر نکرد قول جامع معتبر تر از وست که محقق اهل زبانست ما این را اسم جامد فارسی
زبان دانیم مخفی مباد که بن بدون واو بمعنی انتهای هر چیز گذشت فارسیان بزیادت واو برای اظهار ضمه
این را خاص کرده باشند بدین معنی که موافق قیاس است (اردو) دیکھو آسمان ۔

(۴) **پن** - بقول برہان وجہانگیری وسروری وجامع وسراج بمعنی روده گوسپند و گاو و امثال آن
که آن را پاک نکرده باشند **مؤلف** عرض کند که پوجهن بدین معنی گذشت جا دارد که این را مخفف آن
گیریم یا باعتبار سروری وجامع که محققین اهل زبانند اسم جامد فارسی زبان خوانیم (اردو) دیکھو پوجهنا
کے دوسرے معنے ۔

(۵) **بون** - بقول برہان وجہانگیری وسروری ورشیدی وناصری وجامع بالضم بمعنی بن وپایان و
انتهای هر چیز (دقیقی ے) موج کریمی بر آمد از لب دریا ؛ رنگ همه لاله گشت از سر تا بون ؛ خان آرزو
در سراج بذکر این گوید که تحقیق آنست که قدما در کلمهٔ بن واو بمناسبت ضمه زیاده کنند و بون گویند چنانکه سخن

رہم بضم آمدہ وسخون نیز گویند **مؤلف** عرض کند کہ بتی بمعنی چہارمش بہمین معنی گذشت واین مزید علیہ آن باشد بزیادت واو بعد موحدہ برای اظہار ضمہ (اردو) دیکھو بن کے چوتھے معنے۔

بوناز اصطلاح ۔ بقول اننہ بحوالۂ غیاث بواو معروف ونون وزای معجمہ لغت فارسی است بمعنی گیاہی کہ ہرجا بیخ خشک آن را پنہان کنند زود سبز شود وصاحب محیط ذکراین نکرد وصاحب غیاث حوالۂ ماخذ خود نداد **مؤلف** عرض کند کہ نازبو در فارسی زبان ریحان را گویند صاحب محیط ذکر این کرد وحوالۂ ریحان داد وبر ریحان ہم اشارۂ نازبو کردہ کہ بوی ناز دارد یعنی بوی خوشی وما مترادف این بہ آپار بیان کردہ ایم پس بجزین نیست کہ صاحب غیاث بقلب ترکیب بوناز نوشت وتعریفی کرد کہ از حقیقت دور می کند وقسمی از ریحان است کہ شاخ بریدۂ آن را چون بزمین بنشانند وآب دہند در روزی چند بیخ برارد وسبز می شود۔ پس بخیال ما بوناز ہمان نازبوست کہ بجایش می آید وچیزی دیگر نیست (اردو) دیکھو آپار۔

بونافع اصطلاح ۔ بقول بحر (۱) کنایہ از شراب صاحب ملحقات برہان ہم این را آوردہ تخصیص شراب انگوری کند صاحبان ہفت وانند ہم ذکر این کردہ اند صاحب مؤید این قدر صراحت مزید کند کہ شراب نوع حیوانی وکانی ونباتی باشد **مؤلف** عرض کند کہ ما شراب کانی را ندانیم کہ چہ چیز است باقی حال ظاہر مفرس می نماید ولیکن در عربی (ابو نافع) کنیت شراب نیامدہ بلکہ سرکہ را گویند (کذا فی فرہنگ انندراج) حق آنست کہ این بدرسوختہ را (بومضار) گفتن بہتر از این بود طبع آزمائی میخواران بیش نیست صاحب غیاث گوید کہ (۲) نوعی از معجون دوائی را نام است وتعریف مزیدش معلوم نشد (اردو) (۱) شراب ۔ مؤنث (۲) ایک دوائی معجون کا نام ۔ مؤنث جس کی صراحت مزید معلوم نہو سکی۔

بونجار اصطلاح بقول اننہ بحوالۂ فرہنگ فرنگ

باضم و سکون واو و نون و جیم بالف کشیده لغت فارسی
است بمعنی (۱) میدان کارزار و (۲) جای ملاقات
مؤلف عرض کند که بونجار به لام عوض نون بمعنی
اول گذشت معاصرین عجم و دیگر محققین فارسی زبان
ازین ساکت سند استعمال پیش نشد و ترکیب این موافق
قیاس هم نیست و در عربی زبان هم (ابونجار) کنیت
چیزی نیست گمان داریم که تصحیف لفظی این را غلط کرد
بای حال طالب سند استعمال می باشیم **(اردو)** (۱)
دیکھو بونجار (۲) ملاقات کی جگہ۔ مؤنث۔

بوند بقول برهان بضم اول و ثانی و سکون ثالث
و دال ابجد (۱) بمعنی آهستگی صاحب جهانگیری بذکر معنی
بالا گوید که بوند بمعنی مرد آهسته آمده صاحبان رشیدی
و جامع و سراج هم ذکر این کرده اند صاحب ناصری ذکر
این بحوالۂ جهانگیری کرده می فرماید که شاهدی ندارد۔
مؤلف عرض کند که باعتبار صاحب جامع که محقق
اهل زبانست این را اسم جامد فارسی زبان دانیم
(اردو) آهستگی بقول آصفیه (فارسی) اسم
مؤنث۔ ہولے۔ دھیمے۔ سستی۔ مدہم۔ ہلکی۔ دھیماپن
دھیرے۔ سہج۔

(۲) **بوند**۔ بقول برهان و جامع و سراج و نوادر
بفتح و کسر ثانی بمعنی باشند **مؤلف** عرض کند که جمع
مضارع از مصدر بودن از قبیل بُوَم که بضم اول
و فتح دوم گذشت که متکلم مضارع است بمعنی
باشم و اصل این بُوَند بضم اول و فتح دوم و دال
مهمله بود و دال حذف شده بوند باقی ماند و صحیح بفتح
واو است **(اردو)** ہیں۔ رہنا کے مضارع کی جمع

(۳) **بوند**۔ بقول برهان و سروری و جامع
مرد صاحب نخوت خان آرزو در سراج گوید که
بصورت صحت لفظ مجاز بود **مؤلف** عرض کند که
باعتبار صاحب جامع که محقق اهل لسانست این را
اسم جامد فارسی زبان دانیم و مخفف بونده بمعنی دوم
که می آید **(اردو)** مغرور۔ متکبر۔

(۴) **بوند**۔ بقول برهان و جامع بمعنی هستی۔
خان آرزو در سراج گوید که بصورت صحت لفظ

مجاز بود مؤلف عرض کند که باعتبار صاحب
جامع که محقق اهل زبانست این را اسم جامد فارسی
زبان دانیم (اردو) هستی۔ مؤنث۔

بونده بقول برهان بضم اوّل و ثانی و سکون ثالث
و فتح دال ابجد (۱) بمعنی مرد آهسته و با تمکین و
(۲) بفتح ثانی و کسر ثالث مرد با هستی و هیبت و صاحب
نخوت۔ صاحب رشیدی بر معنی اوّل قانع۔ صاحب
سروری بحواله نسخهٔ میرزا ذکر معنی دوم کرده و صاحب
ناصری با بوند این را هم آورده صاحب جامع بذیل
بوند ذکر هر دو معنی این کرده صاحبان انند و سراج
هم ذکر این کرده اند مؤلف عرض کند که (۱)
بضم اوّل و کسر ثانی بمعنی باشنده هم اسم فاعل مصدر
بودن چنانکه باشنده اسم فاعل مصدر باشیدن است
صاحب نوادر هم اشارهٔ این کرده نسبت معنی اوّل عرض
می شود که بر بوند بمعنی اوّلش های هوز زیاده کرده اند
که افادهٔ معنی نسبت کند و معنی دوم مجاز آن (اردو)
(۱) دھیمی طبیعت والا۔ صاحب تمکین (۲) مغرور (۳)
رہنے والا۔ رہنا کا اسم فاعل۔

بونشه بقول شمس بضم همان بوته که گذشت و صراحت
کند که لغت فارسی است مؤلف عرض کند که دیگر محققان
فارسی زبان ازین ساکت و معاصرین عجم بر زبان ندارند
قول شمس پایهٔ اعتبار ندارد (اردو) دیکھو بوته۔

بونیز بقول ملحقات برهان ثریا و پروین را گویند که نیزهٔ کوتاه است۔ صاحب انند بحواله فرهنگ فرنگ
بر بونیز بضم اوّل و سکون واو و کسر نون بتحتانی مجهول رسیده و زای هوز لغت فارسی است بمعنی
نیزهٔ کوتاه یعنی نیزه‌ای که دو شاخ دارد صاحب هفت هم ذکر این کرده مؤلف عرض کند که معاصرین عجم بر زبان
ندارند و محققین صاحب زبان یعنی سروری و جامع و ناصری ازین ساکت ظاهرا مرکب [illegible] نماید از
بو و نیز که مخفف نیزه است و موافق قیاس لیست مشتاق سند استعمال می باشیم صاحب برهان ذکر [illegible]
بر زای هوز [illegible] معنی کرده [illegible] اشارهٔ بونیز کرده (اردو) ایک چھوٹا دوشاخه نیزه۔ مذکر۔

بونیک | بقول آنند بحوالهٔ غیاث بضم اوّل و تحتانی و سکون نون و کاف فارسی در فارسی زبان نام تره ایست مثل سیر عجم و آن را بادروبه نیز گویند **مؤلف** عرض کند که ماذکر این به از رنگ کرده ایم ولیکن اشاره این در آنجا نشد و صاحب محیط هم ذکر این نکرده پایهٔ ثبوت نیست که این را اسم جامد فارسی زبان دانیم از اینکه بعضی از معاصرین عجم این را فارسی قدیم دانند بیاجی خیار (اردو) دیکھو ابرنگ ـ

بوزیدن | مصدر اصطلاحی ـ بمعنی بو رسیدن و شائع شدن بو باشد و سند این از کلام شانی تکلو | بر از پرده بیرون شدن گذشت (اردو) بو پھیلنا ـ

بوده | بقول برهان بضم اوّل و فتح ثانی (۱) درختی را گویند که هرگز بار و ثمر نیاورده و (۲) مردم آشفته را هم صاحبان جامع و هفت و آنند هم ذکر این کرده اند خان آرزو در سراج بذکر قول برهان می فرماید که اغلب که تصحیف پده بدال است و ثانی در هیچ فرهنگ معتبره بنظر نیامده **مؤلف** عرض کند که نظر بر اعتماد صاحب جامع که محقق اہل زبانست ما این را اسم جامد فارسی زبان دانیم و گمان به تصحیف نکنیم البته این لغت فارسی قدیم است و حالا بر زبان معاصرین عجم متروک (اردو) (۱) وہ درخت جو بے بار ہو ـ مذکر (۲) جلد بازی کی ضد ـ سلیم الطبع شخص ـ

بوهان | اصطلاح ـ بقول برهان بسکون ثالث بر وزن رودبان (۱) بمعنی رحم است که زه دان و بچه دان باشد و (۲) از اسمای بهمهٔ فارسی هم چون فلان و بهمان صاحبان جامع و هفت و آنند ذکر این کرده اند ـ خان آرزو در سراج می فرماید که بمعنی اوّل بوگان گذشت و نسبت بمعنی دوم گوید که درین صورت باید که بهمان که بمعنی می آید بضم اوّل باشد که واو زیاده کرده اند یا بهمان مخفف این لیکن مشهور در السنه بهمان بالکسر است **مؤلف** عرض کند که اگر بوگان بمعنی اوّل

گذشت لازم می آید که بو بهمان بدین معنی نباشد و تصفیهٔ اعراب بهمان بهمدر اینجا کنیم ـ نظر بر اعتماد حسب جامع که از اہل زبان است این را بهر دو معنی بالا اسم جامد فارسی زبان دانیم (اردو) (۱) دیکھو بوگان (۲) فلان و فلان اسم مبہم ـ

بوی بقول برهان و جامع و رشیدی و ناصری و بهار و سراج بر وزن موی (۱) رائحه ـ صاحب بحر بذیل بوئیدن ذکر این کرده (خواجهٔ شیراز ع) باصبا همراه بفرست از رخت گلدستهٔ ؛ بو که بوئی بشنوم از خاک بستان شما ؛ (سید حسن غزنوی ع) اگر چه مشک شوم بوی من همی نکشد ؛ بوی آنکه زمن بهتری همین باید ؛ **مؤلف** عرض کند که بو که بهمین معنی گذشت اصل است و این مزید علیه آن بزیادت تحتانی زائد در آخرش (اردو) دیکھو بو کے پہلے معنے ـ

(۲) **بوی** ـ بقول برهان و ناصری و جامع بمعنی عطریات صاحب بحر بذیل بوئیدن ذکر این کرده **مؤلف** عرض کند که مجاز معنی اول است که عطریات را هم بو گفتند سند این در ملحقات بو گذشت و در ملحقات این هم می آید و بدین معنی هم مزید علیه بو است بزیادت تحتانی در آخرش مخفی مباد که ترجمهٔ بوی عطر است نه عطریات ـ (اردو) عطر بقول آصفیه (عربی) اسم مذکر خوشبو ـ بوی خوش ـ

(۳) **بوی** ـ بقول برهان و جامع و ناصری بمعنی نصیب صاحب بحر بذیل بوئیدن ذکر این کرده ـ **مؤلف** عرض کند که باعتبار جامع و ناصری که محققین اهل زبانند این را اسم جامد فارسی زبان دانیم (اردو) بهره بقول آصفیه ـ فارسی ـ اسم مذکر ـ نصیب ـ حصه ـ بهاگ ـ قسمت ـ

(۴) **بوی** ـ بقول برهان و جامع و ناصری بمعنی خوی و طبیعت ـ صاحب بحر بذیل بوئیدن ذکر این کرده **مؤلف** عرض کند که چاره نیست جز این که این را بدین معنی اسم جامد فارسی زبان دانیم باعتبار

صاحبان جامع و ناصری که هردو محقق اهل زبانند -
(اردو) طبیعت بقول آصفیه - عربی - اسم مونث
مزاج - خاصیت - سرشت - فطرت - خمیر -

(۵) بوی - بقول برهان و جامع بمعنی محبت - صاحب
بحر بذیل بوئیدن ذکر این کرده مؤلف عرض کند
که بو بدون تحتانی به همین معنی بر معنی دهمش گذشت و
درینجا باعتماد صاحب جامع که محقق اهل زبانست این
را اسم جامد فارسی زبان دانیم و بو مخفف این باشد
(اردو) محبت بقول آصفیه - عربی - اسم مونث
پریت - پریم - الفت - چاه -

(۶) بوی - بقول برهان و جامع و رشیدی و ناصری
و بهار و سراج بمعنی امید و آرزو و خواهش صاحب
بحر بذیل بوئیدن ذکر این کرده (ظهوری ع)
نفس هر زمانیکه امروز دارم ٭ نه از ضعف هجران
ببوی وصال است ٭ و سند دیگر از سید حسن غزنوی
بر معنی اول مذکور مؤلف عرض کند که همین معنی
بر معنی پنجم تو بو گذشت پس این مزید علیه آن باشد
- بزیادت تحتانی در آخرش (اردو) دیکهو بو کے
پانچویں معنے -

(۷) بوی - بقول برهان و جامع بمعنی طمع -
صاحب بحر بذیل بوئیدن ذکر این کرده مؤلف
عرض کند که مجاز معنی ششم باشد و باعتبار صاحب
جامع که محقق اهل زبانست این را تسلیم کنیم (اردو)
طمع بقول آصفیه عربی - اسم مونث - حرص - لالچ
لوبه - خواهش -

(۸) بُوِی - بقول برهان و سروری و ناصری
بضم اول و کسر ثانی بمعنی باشی و بمانی (حکیم سنائی
ع) ور تو حیوانی و شیطانی و روحانی درست ٭
از شمار هر که خواهی آن بُوِی روز شمار ٭ مؤلف
عرض کند که اصل این بُوَدی بضم اول و فتح دوم
و کسر سوم مضارع مخاطب مصدر بودن دال مهمله
در محاوره حذف شد دیگر هیچ (اردو) تو رہے
- رہنا کا مضارع مخاطب -

(۹) بوی - بتحقیق با بضم اول امر حاضر بوئیدن

کہ موافق قیاس است (اردو) بولے ـ سونگھ (بوئیدن کا امر حاضر)

(۱۰) **بوی** ـ بقول بہار بالضم بمعنی سراغ (رباعی ﷺ) بوی دل از نفس باد صبا می آید ٭ می توان یافت کزان زلف دوتا می آید ٭ (فطرت ﷺ) بعد ہر صید را از شیوۂ صیاد خود بوئی ٭ شکار آہوی مشکین است زلف عنبرینش را ٭ **مؤلف** عرض کند کہ ہمین معنی بر معنی ہشتم بوگذشت و تحتانی آخرہ زائد است و این مزید علیہ آن (اردو) دیکھو بو کے ساتویں معنے ـ

(۱۱) **بوی** ـ بقول بہار بالضم مخفف بود کہ بمعنی لعل و غیرہ مستعمل می شود **مؤلف** عرض کند کہ بویہ ہمین معنی بر معنی ششم گذشت و آن مخفف بود است چنانکہ ذکرش ہمانجا ذکر رود این مزید علیہ آن بزیادت تحتانی آخرہ (اردو) دیکھو بو کے آٹھویں معنے

بوی آمدن از چیزی استعمال ـ بہار بذکر این مصدر معروف قانع، صاحب آنند نقل نگارش

صاحب آصفی ذکر مجرد (بوی آمدن) کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ (۱) بمعنی حقیقی رسیدن رائحہ چیزی چنانکہ (صائب ﷺ) بوی مشک از نفس سوخته اش می آید ٭ در دل ہر کہ کند ریشہ خط مشکینش ٭ (ولہ ﷺ) نگرانہمت مردانہ سازد کوہکن کارش ٭ و گرنہ از دہان تیشہ بوی شیر می آید ٭ (کلیم ہمدانی ﷺ) سر نوشتم گر نشد از تست بیست در کویت چرا ٭ بوی خون می آید از خاکی کہ بہر سر می کنم ٭ و این متعلق بمعنی اول بوی باشد و (۲) مجازاً بہست آمدن متعلق بمعنی دہم بوی (ظہیر ﷺ) کہ با آنکہ پہلو دریدہ است چون تیغ ٭ ہمی آید از پہلویم بوی تیغ ٭ (ظفر آشنا ﷺ) زین پیش ہم قلی کہ بوئی آقا شد ٭ بگریز کہ بوی ریسمان می آید ٭ (سعید قمی ﷺ) لشکر دوست چنان غنچہ کردہ ام خود را ٭ کہ از شکفتگیم بوی یار می آید ٭ (اردو) (۱) کسی چیز کی بو آنا ـ (۲) کسی چیز کا پتا معلوم ہونا ـ ملنا ـ

بوی آمدن از سخن استعمال ـ صاحب آصفی ذکر

این کرده از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند که بمعنی حقیقی است۔ لازم (کمال اسمٰعیل اصفہانی) بوی از نکهتش آمیخته شد بادم باد پہ بر بہر این خار که زد لاله و گل بار آورد پہ (**اردو**) بو آمیختہ ہونا۔ بولنا جیسے پھول کی بو عطر کی بو سے مل گئی ہے۔

بوی آنکه اصطلاح۔ بقول بحر بمعنی (امید آنکه) **مؤلف** عرض کند که این بمعنی امید گذشت و این مشتق ہمان است (**اردو**) اس امید پر۔

بوی آوردن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند که بمعنی حقیقی است (شفائی اصفہانی) تنگ صفای طینت پاکان که جذب عشق پہ می آرد از کجا به کجا بوی پیرہن پہ (**اردو**) بو لانا۔

بویا بقول برہان با ثانی مجہول بر وزن گویا چیزہائی را گویند که بوی خوش و بوی بد دہد۔ صاحب جہانگیری بوی خوش نوشته۔ صاحب سروری می فرماید که مطیب و خوشبو و بوی دار (سعدی) بران نان که بویا و از شک بود پہ نمک یافته ماہی خشک بود پہ صاحب رشیدی گوید که بویا و بویان بمعنی بوی خوش دہنده۔ صاحب ناصری می طرازد که فارسیان چیزہائی را گویند که بوہای خوش دہد (ابومنصور قطران) می بویا فراز آور که مرغ گنگ شد گویا پہ سبا بانگ مرغ گویا خیزد بباغ اندر می بویا پہ و فرماید که آنرا بویان ہم گویند صاحب جامع ہمزبان برہان خان آرزو در سراج بذکر این و بویان سر دو گوید که بمعنی صاحب بو مطلقاً و بحواله جہانگیری به تخصیص معنی بوی خوش دہنده گوید که اول حقیقت و ثانی مجاز صاحب فدائی که از علمای معاصر عجم بود بر ہر چیز بو دار قانع **مؤلف** عرض کند که طرز بیان ہمه محققین بالا این را اسم جامد ظاہر می کند ہیچ یکی از ایشان صراحت نکرد که ہر اسم جامد ضرور یاد که الف در آخرش معنی فاعلی پیدا می کند چنانکه گویا و جویا و امثال آن و بویان که می آید اسم حال است و این خصوصیت با خوشبو ندارد بلکه عام است

بر ہر قسم بو (اردو) بو دینے والا۔ بو رکھنے والا

بو یافتن استعمال۔ بقول بہار بمعنی سراغ یافتن صاحب آنند نقل نگارش (صائب ؎) سنت ایزد را کہ رنجم چون صبا ضائع نشد ٭ عاقبت بوئی از ان سیب زنخدان یافتم ٭ **مؤلف** عرض کند کہ این سند بوی یافتن است کہ مزید علیہ بو یافتن باشد و خصوصیت با معنی سراغ نباشد بلکہ بر دیگر معانی بوی ہم شامل می توان شد بحسب موقع (اردو) بو پانا۔ سراغ پانا۔

بوی افزا اصطلاح۔ صاحبان بحر و ہفت ذکر این کردہ اند **مؤلف** عرض کند کہ ہمان (بو فزا) است کہ گذشت جز این نیست کہ درین تحتانی زائد بر بوست و فزا مخفف افزا (اردو) دیکھو (بو فزا)

بوی افزار اصطلاح۔ صاحبان برہان و بحر و سروری و جامع و جہانگیری ذکر این کردہ اند **مؤلف** عرض کند کہ مزید علیہ ہمان (بو فزار) است کہ بجائش گذشت تحتانی بر بو و الف بر فزار زیادہ شد ذکر ماخذ این ہمہ را اینجا کردہ ایم (نظامی ؎) کباب تر و بوی افزار خشک ٭ ابا بای پروردہ با بوی مشک ٭ (اردو) دیکھو بافزار۔

بوی افگندن مصدر اصطلاحی۔ بقول بہار و آنند مرادف (بوی زدن بر چیزی) و بذیل آن گوید کہ (بوی افگندن در چیزی) مثلہ و صراحت کند کہ بمعنی بوی رسیدن و بر دماغ زدن و رسانیدن بوی باشد یعنی لازم و متعدی ہر دو (ظہیر فاریابی ؎) بہار موکب شاہ است یا نسیم بہشت ٭ کہ بوی امن و امان در مشام جان افگند ٭ **مؤلف** عرض کند کہ موافق قیاس است تسامح بہار است کہ بذیل تعریف (بوی زدن بر چیزی) لازم و متعدی ہر دو را بیان کردہ (بوی افگندن در چیزی) را مرادفش قرار می دہد و صحیح آنست کہ این متعدی است نہ لازم (اردو) کسی چیز میں بو پیدا کرنا۔

بویان بقول برہان (۱) بوی کنندہ و (۲) بوی کنندگان را گویند۔ صاحب سروری بمعنی

اوّل قانع (انوری ؎) نور ظلمت به بویه قدست
٭ خاک کویت چو عاشقان بویان ٭ (شیخ آذری ؎)
عنبر اشہب ار چه بو یانست ٭ بوی مردان طلب که
بو آنست ٭ صاحب رشیدی بر بوی خوش اوقتنا
قانع ۔ خان آرزو در سراج ہر چه نسبت این گفته
با ذکرش بر بویا کرده ایم **مؤلف** عرض کند که محققین
فارسی زبان این را اسم جامد دانسته اند و نمی دانند
که (اسم حال) است که تعریفش بجایش گذشت و
صاحب برہان سکندری خورد که معنی دوم را
بدون سند خلاف قیاس قائم کرده ۔ می داند که الف
و نون جمع است و نمی داند که مجرّد بوی بمعنی بویانیت
پس چگونه معنی دوم پیدا شود معنی اوّل ہم مخصوص
است بزمانه حال (**اردو**) (۱) بو دینے والا زمانہ
حال سے مخصوص) (۲) بو دینے والے ۔

بویانک اصطلاح ۔ بقول انند بحوالہ فرہنگ فرنگ
بالضم و فتح نون و سکون کاف عربی در فارسی زبان
کرفس بستانی را گویند دیگری از محققین ذکر این نکرد
صاحب محیط ہم ذکر این نمود و آنچه بر کرفس نوشته
با نقلش بر اوداسالیون کرده ایم **مؤلف** عرض
کند که بر اسم حال بوئیدن کاف تصغیر زیاده کرده
نام نهادند برای این نبات دیگر ہیچ (**اردو**)
دیکھو اوداسالیون ۔

بویانیدن بقول بحر باواو مجہول متعدی بوئیدن
کامل التصریف و مضارع این بویاند ۔ صاحب
موارد ہم ذکر این کرده **مؤلف** عرض کند که تحقیقش
با حذا این بر بوئیدن بیان کنیم (**اردو**) سنگھانا
(دیکھو بوئیدن یہ اس کا متعدی ہے)

بوی برآمدن استعمال ۔ صاحب آصفی ذکر
این کرده از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند که
بدماغ آمدن بو و بدماغ رسیدن شمیم باشد (کمال
اصفہانی ؎) ہر جا که برگذشتی تا سالہا ببر آید ٭
بوی سعادت تو از خاک رہگذارت ٭ (**اردو**) بو
آنا

بوی خاستن از چیزی استعمال ۔ بقول
بہار و انند بمعنی بوی آمدن از آن **مؤلف**

بہ ہر قسم بو (اردو) بو دینے والا۔ بو رکھنے والا۔

بو یافتن استعمال۔ بقول بہار بمعنی سراغ یافتن صاحب انند نقل نگارش (صائب ؎)

منت ایزد را کہ رنجم چون صبا ضائع نہ شد؂ عاقبت بوئی از ان سیب زنخدان یافتم؂ **مؤلف** عرض کند کہ این سند بوی یافتن است کہ مزید علیہ بو یافتن باشد و خصوصیت بامعنی سراغ نباشد بلکہ بر دیگر معانی بوی ہم شامل می توان شد بحسب موقع (اردو) بو پانا۔ سراغ پانا۔

بوی افزا اصطلاح۔ صاحبان بحر و ہفت ذکر این کردہ اند **مؤلف** عرض کند کہ ہمان (بو فزا) است کہ گذشت جز این نیست کہ درین تحتانی زائد بر بو ست و فزا مخفف افزا (اردو) دیکھو (بو فزا)

بوی افزار اصطلاح۔ صاحبان برہان و بحر و سروری و جامع و جہانگیری ذکر این کردہ اند **مؤلف** عرض کند کہ مزید علیہ ہمان (بو فزار) است کہ بجایش گذشت تحتانی بر بو و الف بر فزار زیادہ شد ذکر ماخذ این ہمہ را انجا کردہ ایم (نظامی ؎) کباب تر و بوی افزار خشک؂ اباہای پروردہ با بوی مشک؂ (اردو) دیکھو بافزار۔

بوی افگندن مصدر اصطلاحی۔ بقول بہار وانند مرادف (بوی زدن بر چیزی) و بذیل آن گوید کہ (بوی افگندن در چیزی) شدہ و صراحت کند کہ بمعنی بوی رسیدن و بر دماغ زدن و رسانیدن بوی باشد یعنی لازم و متعدی ہر دو (ظہیر فاریابی ؎) بہار کوکب شاہ است یا نسیم بہشت؂ کہ بوی امن و امان در مشام جان افگندہ؂ **مؤلف** عرض کند کہ موافق قیاس است تسامح بہار است کہ بذیل تعریف (بوی زدن بر چیزی) لازم و متعدی ہر دو را بیان کردہ (بوی افگندن در چیزی) را مرادفش قرار می دہد و صحیح آنست کہ این متعدی است نہ لازم (اردو) کسی چیز میں بو پیدا کرنا۔

بویان بقول برہان (۱) بوی کنندہ و (۲) بوی کنندگان را گویند۔ صاحب سروری بمعنی

اوّل قانع (انوری ﮦ) نور ظلمت بہ بوئیہ قدرت
بو خاک کوبت چو عاشقان بویان ﴿ (شیخ آذری ﮦ)
عنبر اشہب ار چہ بویا نست ﴿ بوی مردان طلب کہ
بو آنست ﴿ صاحب رشیدی بر بوی خوش دہندہ
قانع - خان آرزو در سراج ہر چہ نسبت این گفتہ
ما ذکرش بر بویا کردہ ایم **مؤلف** عرض کند کہ محققین
فارسی زبان این را اسم جامد دانستہ اند ونمی دانند
کہ (اسم حال) است کہ تعریفش بجایش گذشت و
صاحب برہان سکندری خورد کہ معنی دوم را
بدون سند خلاف قیاس قائم کرد - می داند کہ الف
و نون جمع است ونمی داند کہ مجرد بوی بمعنی بویا نیست
پس چگونہ معنی دوم پیدا شود معنی اول ہم مخصوص
است بزمانۂ حال (اردو) (۱) بو دینے والا زمانۂ
حال سے مخصوص) (۲) بو دینے والے -

بویانک اصطلاح - بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ
بالضم و فتح نون و سکون کاف عربی در فارسی زبان
کرفس بستانی را گویند دیگری از محققین ذکر این نکرد -
صاحب محیط ہم ذکر این نفرمودہ بلکہ بر کرفس نوشتہ
ما نقلش بر او دا سالیون کردہ ایم **مؤلف** عرض
کند کہ بر اسم حال بوئیدن کاف تصغیر زیادہ کردہ
نام نہادند برای این نبات دیگر ہیچ (اردو)
دیکھو او دا سالیون -

بویانیدن بقول بحر با واو مجہول متعدی بوئیدن
کامل التصریف و مضارع این بویاند - صاحب
موارد ہم ذکر این کردہ **مؤلف** عرض کند کہ تحقیق
ماخذ این بر بوئیدن بیان کنیم (اردو) سنگھانا
(دیکھو بوئیدن یہ اس کا متعدی ہے)

بوی بر آمدن استعمال - صاحب آصفی ذکر
این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ
بدماغ آمدن بو و بدماغ رسیدن شمیم باشد (کمال
اصفہانی ﮦ) ہر جا کہ بر گذشتی تا سالہا بر آید ﴿
بوی سعادت تو از خاک رہگذارت ﴿ (اردو) بو آنا

بوی خاستن از چیزی استعمال بقول
بہار و انند بمعنی بوی آمدن از ان **مؤلف**

عرض کند کہ بلند شدن بو از چیزی (میرزا طاہر
وحید ؎) ز آتشین رخ او گر نقاب برخیزد بہار تہ رنگ
یاد بو؛ بوی کباب برخیزد ؎ (علی خراسانی ؎) بیا
کہ نکہت تو ز روز از چمن برخاست ؎ ز باغ بوی گل
و عطر یاسمن برخاست ؎ مزید علیہ بو برخاستن کہ
گذشت (اردو) بو آنا۔ بو بلند ہونا۔ پھیلنا
بھی کہہ سکتے ہیں۔ دیکھو بو برخاستن۔

بوی برداشتن استعمال۔ صاحب آنند
ذکر این کردہ گوید کہ کنایہ از کسب کردن بو؛
عرض کند کہ مزید علیہ بو برداشتن است کہ بجایش
گذشت بزیادت تحتانی بر لفظ بو (اردو) دیکھو
بو برداشتن۔

بوی بردن مصدر اصطلاحی۔ بقول برہان
(۱) بمعنی از اندک اطلاعی بر چیزہای مخفی پی بردن و
چیزی شنیدن و (۲) گمان بردن صاحب ناصری
گوید کہ بمعنی باخبر و آگاہ شدن و دیدن و فہمیدن
چیزی (مولوی معنوی ؎) تا کند بہر تش سطرلابی
نکو بی؛ تا بردار حالت خورشید بوی؛ صاحب جامع
ہمزبان برہان (انوری ؎) بوئی نبرد ہم ہمی بشادی
گوئی از این چہ گلیم و این چہ رنگست؛ **مؤلف** عرض
کند کہ تعریف بیان کردہ برہان و جامع بہتر از ناصری است
و بو بمعنی سراغ بجایش گذشت (اردو) (۱) کسی
بات کی بو پانا کوئی بات مستعمل ہے یعنی کچھ اطلاع پانا۔
تحقیق سے اطلاع پانا۔ کچھ سننا۔ (۲) گمان کرنا۔

بوی بردن زخم مصدر اصطلاحی۔ مزید علیہ
برہان (بو بردن زخم) است کہ بجایش گذشت
بزیادت تحتانی بر بو (اردو) دیکھو بو بردن زخم

بوی پرست اصطلاح۔ بقول برہان و بحر بفتح
بای فارسی و رای قرشت و سکون سین بی نقطہ
و فوقانی (۱) سگ شکاری را گویند کہ جانوران
را ببوی پیدا می کند و (۲) کنایہ از جن و ملک ہم
مؤلف عرض کند کہ مزید علیہ ہمان بو پرست
کہ بجایش گذشت بزیادت تحتانی بر لفظ بو صاحبان
جہانگیری و ناصری و رشیدی ہم ذکر این کردہ اند

(اردو) دیکھو بو پیرست ۔

بوی پر پدن مصدر اصطلاحی ۔ مزید علیہ ہمان بو پریدن کہ بجایش گذشت (اردو) دیکھو بو پریدن ۔

بوی پیچیدن مصدر اصطلاحی ۔ مزید علیہ بیان بو پیچیدن کہ بجایش گذشت و سند این ہم در انجا مذکور (اردو) دیکھو بو پیچیدن ۔

بوی پیراہن اصطلاح ۔ بقول انند بحوالۂ غیاث (۱) بوی قمیص یوسف علیہ السلام کہ قبل از ملاقات یعقوب علیہ السلام رسیدہ بود و (۲) کنایہ از ین مراد باشد اندکی از آثار و مقدمات حصول وصل ۔ **مؤلف** عرض کند کہ ورای معنی حقیقی بہر دو معنی بالا را اشتقاق سند استعمال می باشیم کہ استعمالش بہر دو معنی بالا از نظر ما نگذشت (اردو) (۱) یوسف کے پیراہن کی بو ۔ مؤنث (۲) حصول وصل کے آثار ۔ مذکر

بوی پیوستن مصدر اصطلاحی ۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی رسیدن بو باشد و قائم شدن بو در چیزی (ابو الفتح گیلانی ؎) اگر ز لطف تو بوئی بنخل پیوستی ۔ بو قت برہمہ بی خار آمدی خرما ۔ (اردو) بو پہنچنا ۔ بو کسی چیز میں قائم ہونا ۔

بوی تراویدن مصدر اصطلاحی ۔ مزید علیہ ہمان بو تراویدن کہ بجایش گذشت و سند این ہم ہم در انجا مذکور (اردو) دیکھو بو تراویدن ۔

بوی تیغ آمدن مصدر اصطلاحی ۔ صاحب آصفی گوید کنایہ از کمال خوف و خطر **مؤلف** عرض کند کہ آثار زخم بنظر آمدن باشد بہا ہم ذکر این کردہ و مصدر (بوی تیغ آمدن از چیزی) قائم کردہ عیبی ندارد کہ ہر دو یکی است (نظامی ؎) کہ با آنکہ پہلو دریدی چو میغ ۔ ہمین آید از پہلویم بوی تیغ ۔ (اردو) آثار زخم ظاہر ہونا ۔ کمال خوف ہونا ۔

بوی جستن مصدر اصطلاحی ۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ (۱) بفتح جیم بلند شدن بو باشد از چیزی و (۲) بضم جیم

تلاش بو کردن (آرزوی اکبرآبادی ص) در زہ‌ہا
خشک خلق نمودن طمع خطاست ٭ چون غنچہ فسردہ کہ
جویند بو درو ٭ (اردو) (۱) بو آنا۔ بو پھیلنا۔
بو بلند ہونا بھی کہہ سکتے ہیں۔ (۲) بو تلاش کرنا۔

بوی جھودان اصطلاح۔ این ہمان است
کہ ذکرش بر بدر آوین و الہ گذشت (اردو) دیکھو الہ

بوی چکیدن مصدر اصطلاحی۔ مزید علیہ
ہمان بوچکیدن کہ بجایش گذشت (اردو)
دیکھو بوچکیدن۔

بوی چہ اصطلاح۔ بقول برہان بر وزن بوچہ گیاہی
باشد کہ مانند ریسمان بر درخت پیچد و بعربی عشقہ
گویند صاحبان انند و ہفت و جامع ہمزبانند **مؤلف**
عرض کند کہ ما حقیقت این بر ارتنج بیان کردہ ایم
و نسبت وجہ تسمیہ این عرض می شود کہ جزئی نباشد کہ
فارسیان این را مرکب کردہ اند از بوی و چہ و مراد
از ین درخت نازکی کہ محبت دارد کنایہ از عشقہ
کہ بوی بمعنی محبت بجایش گذشت و چہ برای تصغیر
در فارسی زبان مستعمل (اردو) دیکھو ارتنج۔

بوی چیزی داشتن استعمال۔ بقول صاحب
آصفی معروف و اثر آن داشتن است **مؤلف** عرض
کند کہ (۱) بمعنی حقیقی است یعنی بو دار بودن و (۲) اثر
چیزی داشتن کہ مجاز آن است (تنہای سبزواری ص)
صبا تا از زلف تو بوئی نداشت ٭ دلم در جہان آرزوی
نداشت ٭ مخفی مبادا کہ (بو داشتن) بہمین دو معنی بجایش
گذشت (اردو) (۱) بو رکھنا (۲) اثر رکھنا۔

بوی خوردن مصدر اصطلاحی۔ صاحب
آصفی ذکر این کردہ **مؤلف** عرض کند کہ مزید علیہ
ہمان بوخوردن است کہ بجایش گذشت (اردو)
دیکھو بوخوردن۔

(الف) **بوی خون آمدن** مصادر
(ب) **بوی خون آمدن از جائی** اصطلاحی۔
(ج) **بوی خون آمدن از چیزی** (الف) بقول
صاحب آصفی کنایہ از کمال خوف و خطر و وارستہ بذکر
(ب) گوید کہ کنایہ از کمال خوف و خطر بودن (ظہوری

رہ) آید از راز ظہوری بوی خون ؛ چہرہ دہشت
برلب محرم نہ داست ؛ بہار ذکر (ج) کردہ ہمزبان
وارستہ (سالک یزدی رہ) کی صیاد را شمیمش
جرأت آمیزش است ؛ یوسف من بوی خون می آید
از پیراہنش ؛ (محسن تاثیر رہ) بوی خون از لب
ای غنچہ دہان می آید ؛ چہ سخن ہرچہ بگوئی تو از ان
می آید ؛ (صائب رہ) بوی خون می آید از تیغ زبان
اعتراض ؛ خردہ گیری عاقبت تخم عداوت می شود
؛ (ابوطالب کلیم رہ) سر نوشتم گر شہادت نیست در
کوی بیت چرا ؛ بوی خون می آید از خاکی کہ بر سر می کنم
؛ مؤلف عرض کند کہ ہر سہ مصدر یکی است و این
کنایہ باشد وبس (اردو) (۱)، (۲) و (۳) بہت
خوف ہونا۔ بہت ڈر ہونا۔

بوی دادن استعمال۔ فرید علیہ ہمان بو دادن
است کہ بجایش گذشت صاحب آصفی ذکر این کردہ
(نظامی رہ) بوی گران عنبر لرزان دہی ؛ گر بدو عالم
دہی ارزان دہی ؛ (نجات اصفہانی رہ) بہ عزار دعا

لوحی است ہر داغ دلم ؛ لالہ ہای این چمن بوی
مصیبت می دہد ؛ (وحید قزوینی رہ) نباشند در
زخم دل بے سرشک ؛ کہ سودای نقدش دہد بوی
مشک ؛ (اردو) دیکھو بو دادن۔

بوی دار اصطلاح۔ بقول انند بحوالہ فرہنگ
فرنگ بدال مہملہ و الف کشیدہ و بہ رای مہملہ زدہ
(۱) بوی دارندہ و (۲) سگ شکاری را گویند
کہ بوی جانوران را پیدا کند مؤلف عرض کند
کہ بہر دو معنی اسم فاعل ترکیبی است موافق قیاس
(اردو) (۱) بو رکھنے والی چیز (۲) شکاری
کتا جو بو پر شکار کرتا ہے۔ مذکر۔

بوی داشتن استعمال۔ صاحب آصفی
ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض کند
کہ بمعنی حقیقی است یعنی بو دار بودن چیزی (شاہی
سبزواری رہ) صبا تا از زلف تو بوئی نداشت
؛ دلم در جہان آرزوئی نداشت ؛ (حافظ رہ)
صبا تو نکہت از ان زلف مشک بو داری ؛ بیادگار

بیانی کہ بوی او داری ٭ (اردو) بو رکھنا۔ بو وار ہونا۔

بوی داشتن زخم مصدر اصطلاحی۔ بقول آنند مرادف بوی بردن زخم۔ صاحب آصفی هم ذکر این کردہ مؤلف عرض کند کہ ما این معنی را بدون سند استعمال تسلیم نکنیم البتہ (بوی بر داشتن زخم) موافق قیاس است (اردو) دیکھو بو بردن زخم۔

بوی دان اصطلاح۔ بقول برہان باؤالف ابجد بر وزن دو دمان ظرفی را گویند کہ دران چیزی از عطریات کردہ باشند صاحبان سروری و رشیدی و ناصری و جامع و سراج ذکر این کردہ‌اند مؤلف عرض کند کہ اسم فاعل ترکیبی است موافق قیاس از قبیل عطردان کہ بر زبان ہندیان است (اردو) عطردان۔ بقول آصفیہ۔ فارسی مذکر۔ عطر رکھنے کا ظرف۔

بوی در وتراویدن مصدر اصطلاحی۔ بمعنی آثار ورد ظاہر شدن است و سند این بر بو تراویدن گذشت (اردو) درد کے آثار ظاہر ہونا۔

بوی دمیدن مصدر اصطلاحی۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت۔ بہار این را (بوی دمیدن از چیزی) قائم کردہ گوید کہ بمعنی بو آمدن از چیزی است (کمال خجند سے) همی دماند وهم شکیبی ... ٭ بوی بردیم از ان زان سر کو آمدہ بود ٭ (... خراسانی سے) از جذب لطف دوست شنیدہ ... گرفت ٭ بوی خوشم ز طرہ سنبل دمیدہ و اسم ٭ (... ہمدانی سے) از سبزہ خط تو دمد بوی جان ہنوز ٭ بلبل بروں نرفتہ ز ... گلستان ہنوز ٭ (اردو) بو آنا۔ بو پھیلنا۔

بوی دویدن مصدر اصطلاحی۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ مزید علیہ و مرادف (بو دویدن) کہ بجایش گذشت بدون تنائی بعد لفظ بو (صائب سے) بلبلان دیوانہ اند بوی گل از اتحاد ٭ می دود در کوچہ و بازار ...

چون دیوانگان ؛ (اردو) ڈھونڈتے پھرنا۔

بوی رسانیدن مصدر اصطلاحی۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ آوردن بو چنانکہ باد بوی را می رساند (خسرو ـ س) باد آمد و بوئی ز بہارم نرسانید ؛ پنہان سخنی از لب یار بہم نرسانید ؛ (اردو) بو پہنچانا۔ بو لانا۔

بوی رسیدن متعال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ آمدن بو باشد (کمال خجندی ـ س) گر بوسف مصری نرسد باز بکنعان ؛ از پیرہنش بوی بکنعان رسد آخر ؛ (اردو) بو آنا۔ بو پہنچنا۔

بوی رنگ اصطلاحی۔ بقول برہان بفتح رای قرشت و سکون نون و کاف فارسی بمعنی گل است کہ بعربی ورد خوانند صاحبان بحر و انند و ہفت و ناصری ہم ذکر این کردہ اند۔ صاحب ناصری بذکر (این بحوالۂ برہان) گوید کہ صاحب ہفت در رنگ نیکو است **مؤلف** عرض کند کہ اگر از وجہ تسمیہ بحث کنیم می توان قیاس کرد کہ ہرگاہ گل بو و رنگ ہر دو دارد و فارسیان آن را (بورنگ) نام کردند بر اعتبار صاحب جامع این را تسلیم کنیم (اردو) گل بقول آصفیہ فارسی۔ مذکر۔ گلاب کا پھول۔ گل ورد۔ گلاب۔

بوی ریختن مصدر اصطلاحی۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت و از حزین اصفہانی سندی دہد (س) بوی زلفی بگریبان وفا ریختہ اند ؛ طرفہ شوری بدماغ دل ما ریختہ اند ؛ **مؤلف** عرض کند کہ پیدا و مخلوق کردن بو باشد و بس۔ واضح باد کہ ہمین سند را بہار بر (بو ریختن) مال سعدی گوید۔ (اردو) بو پیدا کرنا۔

بوی ریسمان آمدن مصدر اصطلاحی وارستہ ذکر این کردہ از ظفرا سندی دہد (س) ز بین بشیم قلی کہ بوالحی آقا شدہ است ؛ بگریز کہ بوی ریسمان می آید ؛ می فرماید کہ مرادف (بوی فتیلہ آمدن) است کہ می آید کنایہ از بوی سلطنت و واہمہ شنودن صاحب بحر گوید کہ این ماخوذ از انکہ آہو ہرگاہ بوی

قتیلہ می شنود می گریزد و ورم می خورد و در محاورہ
گویند؎ ازو آنجا بوی قتیلہ می آید زود بدر رو چیم؎
بہار و نقل نگارش اننداہم ذکر این کردہ **مؤلف**
عرض کند کہ موافق قیاس است و لیکن فارسیات
مقولہ (بوی ریحان می آید) بمعنی (محل خطر است)
بر زبان دارند و بخیال ما ازین مقولہ این مصدر
را قائم کردن درست نباشد ازین کہ استعمال
دیگر مشتقات این مصدر اصطلاحی بنظر نیامدہ
اگرچہ خلاف قیاس نیست (اردو) اندیشہ کا
مقام ہونا۔ اندیشہ کا مقام ہے۔ محل خطر ہے۔

بوی زار اصطلاح۔ بقول سروری (۱)
مرادف ہمان (بوی افزار) کہ گذشت و فرماید
کہ (۲) مجمر را نیز گویند یعنی عود سوز (کذا فی
تحفۃ السعادت) **مؤلف** عرض کند کہ از
قبیل کشت زار موافق قیاس است (اردو)
(۱) دیکھو بوے افزار (۲) انگیٹھی۔ بقول
آصفیہ۔ ہندی۔ مؤنث۔ وہ برتن جس مین

جاڑون کے دنون مین آگ رکھکر تاپتے ہین۔
آتشدان۔ مجمر۔

(الف) بوی زدن | مصدر
(ب) بوی زدن از چیزی | اصطلاحی
(ج) بوی زدن بر چیزی | صاحب

آصفی ذکر الف کردہ بر ذکر (ب) گوید کہ مرادف
بو آمدن از چیزی (خسرو (الف) ؎) ای فاختہ زنالہ
زن آتش بہ بوستان ٭ کان گل امید نیست کہ بوی
وفا زند ٭ (خسرو ب ؎) دل دامنت گرفت
رہا چون کند کسی ٭ پیری کہ بوی یوسفش از پیرہن
زد است ٭ بہار بر (ج) می فرماید کہ بمعنی بوی
رسیدن (میر یحیی شیرازی ؎) ہر صبح زآستین چو
دہم جلوہ داغ خویش ٭ بوی گل مراد زند بر دماغ
خویش ٭ (ظہوری ؎) خواہد در وقد رضوان
ریحان و سنبلش را ٭ بوئی کہ کاکل او زد بر دماغ
مردم ٭ (سلمان ؎) غنچۂ دل تنگ را دل
واشدست از خرمی ٭ بوی فتحی زد مگر باد بہاری

به مشام ؎ **مؤلف** عرض کند که موافق قیاس است یعنی الف بمعنی بو دادن و (ب) بو حاصل شدن و (ج) لازم و متعدی هر دو یعنی بو رساندن هم **(اردو)** (الف) بو دینا (ب) بو آنا (ج) بو لانا۔ بو آنا۔ بو پہنچانا

بوزه بقول صاحب سفرنگ بفتح بای ابجد و کسر واو و تحتانی معروف و زای معجمه و های هوز بمعنی علی الخصوص و خصوصاً **مؤلف** عرض کند که اسم جامد فارسی قدیم است **(اردو)** خصوصاً بقول آصفیه۔ عربی۔ اسم مذکر۔ خاص۔ خاص کر۔

بوی سا اصطلاح۔ بقول برهان باسین بی نقطه بالف کشیده سنگی باشد که عطریات بران سایند صاحبان بحر و سروری و ناصری هم ذکر این کرده اند صاحب شمس این را بوی سائی نوشته **مؤلف** عرض کند که سکندری خورده معلوم می‌شود که (بوی سای) را که اصل (بوی سا) است بدین صورت نوشت و بر معنی غور نکرد یا متصرف مطبع۔ این اسم فاعل ترکیبی است مرکب از لفظ بوی که بمعنی عطریات گذشت و سای امر حاضر سائیدن صاحبان هفت و مؤید (بوی سای) را ذکر کرده اند **(اردو)** وہ پتھر۔ مذکر یا ہاون مؤنث جس سے عطریات پیسے یا حل کئے جائیں۔

بوی ستاندن مصدر اصطلاحی۔ این همان است که بر (بو ستاندن) گذشت **(اردو)** دیکھو بو ستاندن

(الف) **بوی سوختن** مصدر اصطلاحی صاحب
(ب) **بوی سوز** آصفی ذکر (الف) کرده

ما بحث این بر (بو سوختن) کرده ایم و (ب) اسم فاعل ترکیبی (۱) بمعنی حقیقی یعنی کسی که عطریات را می سوزد و (۲) کنایه از پری خوان صاحبان بحر و بهار و غیاث و آرزو و چراغ هدایت ذکر این کرده اند (ملا طغرا ؎)

تو پری و من بوی سوزم گر بود صد بوی خوش ؎ بوی سوزی می کنم تا بشنوم بوی ترا ؎

مؤلف عرض کند که بوی بمعنی عام و عطریات گذشت و الف موافق قیاس است و (ب) اسم فاعل ترکیبی فارسیان

(ج) **بوی سوزی کردن** هم بمعنی الف

استعمال کردہ اند چنانکہ از سند بالا ظاہر است مخفی مباد
کہ معروف است کہ عاملان سلف چون می خواستند کہ
پری را طلب کنند چیزہای خوشبو وغیرہ بر آتش می سوختند
تا پری حاضر می شد و بعضی گویند کہ عملہای ہمان پری را
می سوختند کہ بہمین ضرورت ودیعت می کرد (اردو)
(الف وج) بودار چیزیں جلانا۔ (ب) (۱) بوسوز
وہ شخص جو بودار چیزیں جلائے (۲) وہ شخص جو پریوں کو بلائے

بویش بقول ناصری واند بمعنی بہ پہ مراد فش [illegible]
آید صاحب انند ہم ذکر این کردہ مؤلف عرض
کند کہ این مبدل آنست کہ ہای ہوز بہ شین معجمہ بدل
می شود چنانکہ گدارہ وگدارش و پایندہ و پایش [illegible]
تحقیقت بویہ و بایش عرض کنیم (اردو) دیکھو بویہ

بوی شنیدن بقول مخزن و بہار انجمن و آنند [illegible]
[illegible] یافتن تشامہ صاحب آصفی گوید کہ بمعنی
(۱) آسب کردن بوبو (۲) سراغ یافتن صاحبان شمس [illegible]
[illegible] ذکر امر حاضر و مضارع متکلم این کردہ اند (خواجہ
[illegible]) بوی خوش تو ہر کہ ز باد صبا شنید ؛ از یار آشنا
سخن آشنا شنید ؛ (حزین اصفہانی ے) نہفتہ ام بجو کشی
خیال روی ترا ؛ مبادکز نفسم بشنوند بوی ترا ؛ مؤلف
عرض کند کہ موافق قیاس است (اردو) (۱) بوسونگھنا
(۲) پتا پانا۔

بوی شیر آمدن از دہان یا از لب کسے مصدر
اصطلاحی۔ بہار ذکر این کردہ گوید کہ کنایہ از زمان
شیرخوارگی۔ صاحب مخزن ہم ذکر (بوی شیر از دہان
آمدن) بہمین معنی کردہ مؤلف گوید کہ موافق قیاس
است (صائب ے) گر از ہمت مردانہ سازد
کوہکن کاری ؛ دگر نہ از دہان تیشہ بوی شیر می آید [illegible]
(ولہ ے) ہنوز ہم از دہان چون صبح بوی شیر می آید ز
گرچہ چون خورشید مطلع ہای عالمگیر می گفتم ؛ (محسن تاثیر
ے) از لب افلاک بوی شیر می آید ہنوز ؛ کا ختلاط
[illegible] با دجانان رابطہ چندین سالہ بود ؛ مؤلف عرض
کند کہ موافق قیاس است (اردو) منہ سے دودھ
کی بو آنا۔ بقول آصفیہ چھوکرا اور ننھا ہونا۔ نادان اور
بچہ ہونا جیسے بابا ابھی تو تمہارے منہ سے دودھ کی بو آتی ہے

(منہ سے دودھ کی بو نہ جانا) بہت ہی چھوٹا اسی کا مرادف ہے

بوی قبیلہ آمدن مصدر اصطلاحی۔ خان آرزو در چراغ ہدایت ووارستہ وصاحبان بحر وبہار دانند ذکر این کردہ اند ومرادف (بوی ریحان آمدن) است کہ بجایش گذشت وارستہ گوید کہ در محاورہ گویند کہ فلانی ازینجا بوی قبیلہ می آید زود بدر رویم **مؤلف** عرض کند کہ ما صراحت کامل ہمدرانجا کردہ ایم (اردو) دیکھو بوی ریحان آمدن۔

بوی فرستادن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی حقیقی است یعنی فرستادن نکہت یا عطریات (فغانی شیرازیؒ) من بوی دل فرستم و نکہت عبیر کہ باری درین میانہ صبا کم نمی شود (اردو) بو پہنچانا۔ عطر بھیجنا۔

بوی فروختن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ فروختن عطریات است و مزید علیہ ہمان (بوفروختن) کہ گذشت وسند این ہمدرانجا گذشت (اردو) دیکھو بوفروختن۔

بوی فزا اصطلاح۔ بقول بحر مرادف (بوی افزا) **مؤلف** عرض کند کہ مخفف آن بحذف الف وحقیقت این بہ (بوفزا) گذشت (اردو) بوفزا۔

بوی کردن مصدر اصطلاحی۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ **مؤلف** عرض کند کہ صراحت کامل این بہ (بوکردن) گذشت واین مزید علیہ آنست بزیادت تحتانی زائدہ ومعنی چہارم (بوکردن) متعلق بہ این نباشد (اردو) دیکھو بوکردن کے پہلے دوسرے اور تیسرے معنے۔

بوی کشیدن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ **مؤلف** عرض کند کہ مزید علیہ ہمان (بوکشیدن) کہ گذشت (خسروؒ) دست بگل می نہم زانکہ نگار من توئی ۔ بوی سمن می کشم زانکہ بہار من توئی (اردو) دیکھو بوکشیدن۔

بوی کلک اصطلاح۔ بقول برہان با کاف

ولام مفتوح بروزن شوربنگ میوہ ایست مخروطی که آن را بہ ترکی چیلا قوچ گویند صاحبان تحریر و سروری و جہانگیری وہفت ومؤید ہم ذکر این کردہ اند۔ صاحب سروری صراحت فرماید کند کہ بیکاک ہم بہمین معنی می آید (نسبحق اطعمہ ۵) مخور این اسپانک دبوی کاک بیجا صل ٭ کہ بیش خود و یاران تکنی تف بسیار ٭ **مؤلّف** عرض کند کہ ماحقیقت این بہ بوکلک و بیکاک و معنی دوم ہم بیان کردہ ایم (اردو) دیکھو بوکلک ۔بیکلک اور ان کے دوسرے معنے۔

بویگان بقول اسند بحوالہ فرہنگ باتمم گن وکاف فارسی بمعنی زہدان و رحم **مؤلّف** عرض کند کہ مزید علیہ ہمان (بوگان) کہ بجایش گذشت وصراحت ماخذش ہمدر انجا کردہ ایم (اردو) دیکھو بوگان۔

بوی گذاشتن استعمال ۔صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلّف** عرض کند کہ ترک کردن بوی (شفائی اصفہانی ۵) جاودان گر بدعلم خانہ نسازی یاری ٭ باش چندانکہ دولت بوی وفا بگذارد ٭ (اردو) بو چھوڑ دینا ۔ترک کرنا۔

بوی گذشتن استعمال ۔صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلّف** عرض کند کہ سیر کردن بوی باشد (نظیری نیشاپوری ۵) بوی انس دوسلسلہ ہم بچم گذشت ٭ شیخ از حرم برآمد وگبر از صنم گذشت ٭ (اردو) بوگزرنا یعنی بوآنا اور چلی جانا۔

بوی گرفتن استعمال ۔صاحب آصفی ذکر این کردہ ۔این ہمان (بوگرفتن) است کہ بجایش گذشت وسند این ہم ہمدر انجا مذکور (اردو) دیکھو بوگرفتن۔

بوی گلک اصطلاح ۔بقول صاحبان رشیدی وجامع وناصری وسراج ہمان بوگلک کہ بجایش گذشت واشارہ صراحت ماخذ ہمدر انجا کردہ ایم (اردو) دیکھو بوگلک ۔بیگلک۔

بوی گنجیدن مصدر اصطلاحی ۔بقول آصفی

مرادف بوبرخاستن (علی خراسانی سه) از عطر تو جوان
بوی سرم ای گل سوری چو گر بوی تو در پیرهن یار نگنجد
چو **مؤلف** عرض کند که گنجیدن درینجا بمعنی قابلیت
داشتن است نه برخاستن مناسب تر آنست که این را
مترک کنیم با (در چیزی) (اردو) بو کسی چیز کے لائق ہونا

بوی مادران صاحب برهان بذیل مرینجاسب
ذکر این کرده و صاحب انجم این را آورده **مؤلف**
عرض کند که مزید علیه همان (بو مادران) است که بجای
خودش گذشت و بحث آن برادر طبیبا مذکور (اردو)
دیکھو بو مادران اور ادر ارتجیسا ـ

بوی مالیدن استعمال ـ صاحب آصفی ذکر
این کرده از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند که مزید علیه
همان بمالیدن است که گذشت و بوی بمعنی عطر بجایش
مذکور شد (اردو) دیکھو بو مالیدن ـ

بوی ماندن استعمال ـ صاحب آصفی ذکر این کرده
از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند که قائم بودن محبت
باشد که بوی بمعنی محبت بجایش مذکور شد (صفای اصفهانی
سه) نگذرد از این جهان که نماند است بو در و چو شگفت
ریخته است گل آرزو در و چو مخفی مباد که ازین سند
(بو ماندن) پیدا است علی ندارد که بو اصل است
و بوی مزید علیه آن (اردو) محبت رهنا ـ

بوی مشک آمدن مصدر اصطلاحی ـ
خان آرزو در چراغ هدایت می فرماید که کنایه از
نهایت خوبی و فرماید که استعمال این تنها در سودا و
معامله دیده شد (سلیم سه) بوصل نسیه جان داد ان
صلاح سینه ریشان است چو که از سودای نقد افتد
بوی مشک می آید چو صاحبان بحر و بهار (بوی مشک
آمدن از چیزی) را بهمین معنی آورده اند و (بوی مشک
دادن) را مرادف این گفته که می آید (صائب سه)
بوی مشک از نفس سوخته اش می آید چو در دل هر که
کند ریشه خط مشکینش چو **مؤلف** عرض کند که
خان آرزو تعریف این از صراحت کار نگرفت
که کمال خوبی چیزی ظاهر شدن است (اردو) کسی
چیز کی نهایت خوبی ظاهر هونا ـ

بوی مشک پنهان نمی ماند مثل — صاحبان تحریه و امثال فارسی ذکر این کرده اند معنی و محل استعمال ساکت **مؤلف** عرض کند که فارسیان چون چیزی را در کمال خوبی یا کسی را در کمال نیکنامی بینند این مثل را بحق او زنند (اردو) دکن میں کہتے ہیں "بو چھپتی نہیں" یعنی اچھی بو یا بری ظاہر ہو جاتی ہے نیز "مشک کی بو چھپتی نہیں" بھی بطور کہاوت اس چیز یا اس شخص کے لئے کہتے ہیں جسکی خوبی یا نیکنامی کا شہرہ ہو۔

(الف) **بوی مشک دادن** مصدر

(ب) **بوی مشک دادن چیزیرا** اصطلاحی

بهار ذکر الف کرده گوید که مرادف بوی مشک آمدن از چیزی است و صاحب بحر (ب) را مرادف (الف) گفته **مؤلف** عرض کند که صاحب بحر خود نگرد که رامی عقولی در آخرش زیاده کرده (بوی مشک دادن چیزی) البته مرادف (بوی مشک آمدن از چیزی) است (میر طاهر وحید) ببین شوخ نژاد را چون نگار ❊ به پیمانه از کف مده اختیار ❊ نباشد در و رحم دل بی سرشک ❊ که سودای نقدش دهد بوی مشک ❊ (اردو) دیکھو بوی مشک آمدن

بوی مصیبت دادن مصدر اصطلاحی بمعنی آثار مصیبت ظاهر کردن است سند این از کلام میر نجات ❊ (بوی دادن) گذشت (اردو) آثار مصیبت ظاہر ہونا۔

بوی ناکان اصطلاح - بقول ملحقات برهان (۱) آنکه بوی کند و نشناسد یعنی قوت شامه ندارد صاحب بحر نقل نگارش **مؤلف** عرض کند که خلاف قیاس محققین اهل زبان ازین ساکت و معاصرین عجم هم زبان ندارند - سند استعمال پیش نشد بدون سند استعمال تسلیم نکنیم (۲) بمعنی لفظی این صاحبان بوکه ناک بقول بیان لفظی است که بجهت اتصاف موصوف بصفتی در آخر کلمات می آورند و دلالت می کند بر داشتن چیزی همچون طربناک و غمناک و مانند آن پس بمعنی لفظی این بو دارندگان و الف و نون را

اگر نہ انگیریم مزید علیہ (بوناک) بمعنی بودارندہ ۔ این
است حقیقت این دو معنی اوّل اصلاً درست نباشد
(اردو) (۱) وہ شخص جو قوت شامہ نہ رکھے ۔
(۲) بو رکھنے والے اشیا یا بو رکھنے والی چیز ۔

بونگ بقول برہان بروزن ہوشنگ ترہ ایست
تشبیہہ بہ ریحان کہ بعربی بادروج خوانند صاحبان
ناصری و جامع ہم ذکر این کردہ اند و صاحبان سروری
و غیاث این را بہ کاف فارسی آوردہ و این ہمان
بادرنگ بویہ باشد کہ بحث آن بجایش گذشت
و وجہ تسمیۂ آن جز این نباشد کہ لفظ بو را مرکب کردہ اند
با نیگ کہ در فارسی زبان بمعنی نگین و وقار ہم آمدہ
و از اینکہ این گیاہ بخصوصیت بوی خود وقاری دارد
موسوم شد بدین اسم و بکاف فارسی صحیح است ۔
(اردو) دیکھو بادرنگبویہ ۔

بوی وزیدن مصدر اصطلاحی ۔ بقول انند
بحوالۂ غواص سخن بمعنی بو رسیدن (ثنائی تکلو)
گر وزد بوی خیالت در دماغ آرزو کہ زاہد خلوت نشین
از پردہ بیرون می شود ؎ **مؤلف** عرض کند کہ
بمعنی آمدن بو باشد و سیر کردن بو (اردو)
بو آنا ۔ بو پھیلنا ۔

بویہ بقول برہان و ناصری و جامع بروزن موئیہ
(۱) بمعنی آرزومندی (انوری) ای در
حرم جاہ تو امنیکہ نیابد ؎ از بویۂ آن خواب خوش
آہوی حرم را ؎ صاحب سروری بذکر این فرماید
کہ شمس فخری این را بہ موحّدہ عوض تحتانی آوردہ
خان آرزو در سراج گوید کہ بمعنی خواہش و آرزو
و فرماید کہ آنچہ در بعضی نسخ بتقدیم یای حطی و تحتانی
بای ابجد نوشتہ اند غالباً تصحیف است چہ این
حیث الاشتقاق بمعنی بابستن و بابستگی نسبت
وارد و در تقدیم یای حطی این مناسبت معلوم
نہ ۔ تحقیق یکی از این دو لفظ تصحیف پس اختیار
نسبت این مناسبت اولی بل واجب خواہد بود
و اینکہ در حرف یای تحتانی نیز مذکور شود جہت
موافقت قدماست و فرماید کہ صحیح آنست کہ

ماخوذ بود از بو بمعنی خواہش (الخ) مؤلف عرض
کند کہ تحریر این مرکب است با بوی وہای نسبت پیا
معنی لفظی این منسوب بہ آرزو و مراد از آرزومندی
(اردو) آرزومندی یعنی آرزو کرنا کہہ سکتے
ہین جیسے آنکی آرزومندی بے محل نہین ہے ؛؛
(۳) بویہ - بقول برہان و جامع جمعی از پادشاہان
کہ بہ آل بویہ مشہور اند - صاحب ناصری گوید کہ نام
مردی است پارسی الاصل کہ در دیلمان گیلان بسر
می برد و در نہایت عسرت و فقر زندگانی میکرد و آخر الامر
اولاد او بپادشاہی رسید و بآل بویہ مشہور شد و
نسب ایشان بہ یزدگرد شہریار آخر پادشاہ
عجم می رسید و از انجا پشت بہ پشت بہ بہرام گور
پیوستہ (الخ) (عثمان بخاری ص) آن دولت
و بخت و سلب و منجق بویہ چو یک رویہ شدہ
عالمش از تیغ دو رویہ با خان آرزو در سراج
گوید کہ قول برہان خطاست چراکہ مشہور آل
بویہ است نہ بویہ تنہا و لفظ آل بویہ دلالت
صریح دارد کہ از نسل بویہ نامی باشند (الخ) مؤلف
عرض کند کہ مجرد بویہ با ہیچ معنی اشارہ بہ آل بویہ
باشد چنانکہ در کلام عثمان بخاری مستعمل (اردو)
بویہ اشارہ ہے آل بویہ کی طرف جو بویہ نامی ایک
شخص کی اولاد مین پادشاہ ہوے ہین - مؤنث -
(۴) بویہ - بقول برہان و جامع رستنی ہم کہ
آن را شاہترہ می گویند صاحب ناصری گوید کہ سبزی
ایست کہ شاہترہ نیز گویندش - خان آرزو در سراج
ہم ذکر این بحوالہ برہان کردہ صاحب محیط ذکر این
نکردہ و بر شاہترہ گوید معرب شاہترہ و در فارسی شاہترہ
نکرد و بقول مخزن الادویہ مرکب القویٰ و در حرارت
معتدل و در دوم خشک منفتح سدہ کبد و طحال و
مقوی کبد و معدہ و مدبغ آن و منافع بسیار دارد
(الخ) مؤلف عرض کند کہ عجبی نیست کہ فارسیان
نظر بہ رنگ و بویش این را بمعنی بویہ موسوم کردہ باشند
(اردو) شاہترہ بقول آصفیہ فارسی - اسم مذکر -
ایک نہایت سبز اور تلخ ساگ کا نام جو دواؤن مین مستعمل کام

آتا ہے اور مصفّیٰ خون خیال کیا جاتا ہے ۔

بوئیدن بقول بحر با واو مجہول بمعنی (۱) بوی کردن و (۲) بوی بردن وشمیدن بوی اعم ازینکہ بوی خوش باشد یا بد (کامل التصریف) ومضارع این بوید صاحب موارد بذکر معنی اوّل گوید کہ بمعنی بو دادن (فرخی ؎) بخند دہمی باغ چون روی دلبر ٭ ببوید ہمی خاک چون مشک اذفر ٭ (صائب ؎) شبی فتاد بکف زلف او وعمری رفت ٭ ہمہ زہوش روم دست خود چہ می بویم ٭ صاحب ناصری ہم ذکر ہر دو معنی کردہ گوید کہ معنی دوم معروف است ومعنی اوّل غیر معروف (انوری ؎) چون نسیم زلف تو بوید گویند از فرح ٭ پژمردہ ای گیہان کہ ما را افسردہ جان آمدہ است ٭ (اردو) (۱) بودینا (۲) سونگھنا ۔

بوی یکرنگی بقول بحر ۔ طبع اخلاص ومحبت بی ریا واثر اخلاص ۔ صاحب ملحقات برہان ہم ذکر این کردہ وصاحبان ہفت وانند ہم این را آوردہ **مؤلف** عرض کند کہ اثر اخلاص ومحبّت بمعنی اصل است وبس (اردو) اخلاص اور محبت کا اثر ۔ مذکّر ۔

موحدہ باہای ہوز

بہ بقول برہان وناصری وجامع وسراج بکسر اوّل وسکون ثانی (۱) بمعنی خوب ونیک (حکیم کسائی مروزی ؎) گوئی بہی چو من زغم ہجر زرد گشت ٭ وز شاخ ہمچو چوک بیاویخت خویشتن ٭ صاحب فدائی کہ از علمای معاصر عجم بود گوید کہ کم از بہتر مقصودش ہمین کہ بہتر زاندازہ است **مؤلف** عرض کند کہ اسم جامد فارسی زبان است معاصرین عجم ہم بر زبان دارند (اردو) اچھا بقول آصفیہ ۔ ہندی صفت ۔ بُرے کے خلاف ۔ بھلا ۔ نیک ۔ عمدہ ۔ خوب ۔

(۲) **بہ** بقول برہان وناصری نام میوہ ایست مشہور (حکیم سنائی ؎) در باغ خلافت نبی

چاربه است (۸) آن چاربه لطیف برباربه است (۹) آن به که در اوّل است زان چاربه است (۱۰) و آن
به که در آخر است زان چاربه است (۱۱) صاحب جامع این را سفرجل گفته - خان آرزو در سراج
گوید که مخفف بہی است که بزیادت تحتانی می آید - صاحب محیط گوید که بدین معنی لغت فارسی است و
بفارسی آبی نیز گویند و بعربی سفرجل و به ترکی ہیوا و بیونانی قودیا و بہندی بہی نامند و آن ثمر درختی است
بستانی و شیرین آن را به آزاد نامند و ترش محض و ترش و شیرین را بفارسی میخوش و بہترین آن اصفہانی بزرگ
مالیده و مستدیر بسیار آب - اندک شاداب و بقول شیخ سرد در اوّل آخر و خشک در اوّل دوم و گویند سرد
در آخر دوم و خشک در اوائل اوّل - در ان قبض شدید و شیرین را قبض و امساک کمتر از ترش آن است و آب
آن در تقویت شدیدتر و جرم آن در قبض زیاده تر و منافع بی شمار دارد (الخ) مؤلف عرض کند که صاحب
محیط سکندری خورده که بہی را لغت ہندی خیال کرده اصل بہ است و این مخفف آن (اردو)
بہی بقول آصفیہ ہندی - اسم مؤنث - ایک میوہ کا نام جو امرود سے مشابہ ہے سفرجل - مؤلف
عرض کرتا ہے کہ بہی بھی فارسی ہے - صاحب ساطع کو بھی اس کا اعتراف ہے -

(الف) به آفرید | اصطلاح - (الف) بقول
(ب) به آفرین | صفت (۱) نام دختر گشتاسب
شاه که از انی شهنامه و فرماید که معنی ترکیبی است (۲)
نیکو آفریده صاحب مؤید هم ذکر این کرده و صاحب
برهان نگاه (ب) گوید که نام خواهر اسفندیار بن گشتاسب
که او را ارجاسب اسیر کرده بود و در روئینه دژ
محبوس داشت و بعد از آن اسفندیار به آنجا رفت
و ارجاسب را کشت و به آفرین را نجات داده فرماید
که این را به آفرید هم گویند صاحبان سروری و ناصری
و جامع هم زبان برهان در تعریف - خان آرزو بذکر
(ب) نسبت (الف) گوید که تصحیف است مؤلف
عرض کند که (الف) و (ب) هر دو بقاعدهٔ فارسی

اسم مفعول ترکیبی است و محققین اہل زبان ہر دو را مرادف
یکدیگر گفتہ اند۔ خان آرزو کہ نسبت (الف) حکم تصحیف
می دہد کم غوری اوست و جا دارد کہ الف را بمعنی
حقیقی مخفف (بہ آفریدہ) گیریم۔ باقی حالش بہر نوع
ہر دو صحیح است یکی از معاصرین عجم گوید کہ الف اصل
است و در استعمال (ب) ہم بزبان آمدہ (اردو)
الف و ب (۱) گشتاسپ شاہ کی بیٹی کا نام ہے۔ نوشت
(۲) بہتر پیدا کی ہوئی چیز۔ بہتر مخلوق ۔

(الف) بہ آمد | مصدر اصطلاحی۔ (ب) بالحوق

(ب) بہ آمدن | بحر بمعنی (۱) بہ افتادن باشد
کہ بہبود و خیریت است صاحبان ملحقات بہ بیان و
انند ہم ذکر این کردہ و صاحب ہفت و مؤید (الف)
بمعنی مطلق این را آوردہ **مؤلف** عرض کند کہ
موافق قیاس است و معنی این در محاورہ حال (۲)
پسند آمدن (اردو) (الف) خیریت ہوئی (ب)
(۱) خیریت ہونا (۲) پسند آنا ۔

بہا | بقول برہان بکسر اول و ثانی بالف کشیدہ (۱)
خوبی و زیبائی را گویند و (۲) بفتح اول قیمت
ہرچیز صاحبان ناصری و جامع و ہفت و انند ہم
ذکر این کردہ اند۔ بہار بذکر معنی دوم گوید کہ
(۳) بمعنی خون بہا مجاز است و فرماید کہ بمعنی
دوم با لفظ کردن و نہادن بمعنی تشخیص قیمت
و با لفظ آوردن و دیدن و گرفتن بمعنی ارزش
پیدا کردن و با لفظ شکستن بمعنی کم کردن قیمت
صاحب فدائی بمعنی دوم قانع (شمس الدین
شیرازی ۵۵) اگر در بہانہ نخواہی ندارم جز
دگر بی بہا میدہی بخشش باکہ (میر خسرو ۵۵)
حکم قضا را بہ رضا در پذیر چہ جرم بمن بخش و بہا
در پذیر **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی اول مبدل
بہی باشد کہ می آید کہ تحتانی بدل شد بہ الف چنانکہ
بہ کیتی و بہ دیمان و این معنی را باعتبار صاحبان
ناصری و جامع تسلیم کنیم و بمعنی دوم جا دارد کہ
مجاز معنی اول دانیم یا اسم جامد فارسی زبان و
معنی سوم مجاز معنی دوم است و بس (اردو)

ر ۱) خوبی ۔ بقول آصفیہ ۔ فارسی ۔ اسم مؤنث ۔ عمدگی ۔
بھلائی ۔ خوبصورتی (۲) بہا بقول آصفیہ ۔ فارسی
اسم مذکر ۔ مول ۔ قیمت آپ فرماتے ہیں کہ اردو
میں ہمیشہ یہہ لفظ (مول) کے ساتھ آتا ہے) قیمت
مؤنث (۳) خون بہا بقول آصفیہ ۔ فارسی ۔ اسم
مذکر ۔ دیت ۔ وہ نقدی جو مقتول کے وارث
بعوض خون لیں ۔

بہا آوردن استعمال ۔ بقول صاحب آصفی
بمعنی ارزش پیدا کردن **مؤلف** عرض کند کہ
موافق قیاس است (ظہیر فاریابی ؎) رضا
مایہ من دانش است و میدانی ٭ کہ این متاع
نیارد بہا درین بازار ٭ (اردو) قیمت
پانا ۔ جیسے ؛؛ یہ چیز اتنی قیمت نہیں پا سکتی ۔
لیکن محاورہ میں دام اٹھنا کا استعمال ہے جیسے
؛؛ اس چیز کے دام آج کے بازار میں اٹھ نہ سکے

بہا بلند شدن مصدر اصطلاحی ۔ بقول
بہار و آنند گران شدن **مؤلف** عرض کند
کہ مقصودش از گران شدن قیمت است و موافق
قیاس (میرزا رضی دانش ؎) دامن دریا زکف
مگذار تا گوہر شوی ٭ قطرہ را از گوہر ذاتی بہا گردد
بلند ٭ مخفی مباد کہ سند دانش برای ------

بہا بلند گردیدن است بہار موضوع خود
رائگاہ نداشت (اردو) قیمت گراں ہونا ۔

بہا پذیرفتن استعمال ۔ صاحب آصفی ذکر
این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ قبول
کردن خون بہا است متعلق بمعنی سوم بہا کہ بجایش
گذشت و سند این از میر خسرو بہدر انجا مذکور ۔
مخفی مباد کہ از سند بالا مصدر (بہا در پذیرفتن)
پیدا است عیبی ندارد کہ پذیرفتن و در پذیرفتن
ہر دو یکی است (اردو) خون بہا قبول کرنا ۔
خون بہا منظور کرنا ۔ دیت قبول کرنا ۔

بہا پرسیدن استعمال ۔ صاحب آصفی ذکر
این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ
دریافت قیمت کردن است (نادم گیلانی ؎)

دماغ عشق نداری بہای زلف مپرس ٭ کہ این معاملہ
باخاطر پریشان است ٭ (اردو) قیمت پوچھنا۔
دام دریافت کرنا۔

بہا دادن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ
از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ ادا کردن قیمت
است (عرفی شیرازی سہ) متاع دل کہ نیاید
کشود در ید دوست ٭ اگر بہاش سلیمان دہد نگین
بکشای ٭ (اردو) دام دینا قیمت ادا کرنا۔

بہا داشتن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این
کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی قیمت
داشتن است (حافظ سہ) متاع دل پاک عشاق
مسکین ٭ ببازار حسنش بہائی ندارد ٭ (اردو)
قیمت رکھنا۔ یہ لفظی ترجمہ ہے لیکن استعمال اردو
مین دام اٹھنا ہے جیسے "اس کے دام بازار مین
نہین اٹھے"

بہا دانستن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر
این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ
بمعنی واقف و آگاہ بودن وشدن از قیمت۔
(اوحدی مراغی سہ) گر دل بمذہب تو نہین گو شکست
پارہ ایست ٭ قصاب شہر بہ زتو داند بہای
دل ٭ (اردو) قیمت سے واقف و آگاہ ہونا

بہادر اصطلاح۔ بقول برہان و جامع بفتح
اول و دال ابجد بروزن تیاسر بمعنی شجاع و
دلیر بکمال باشد صاحب غیاث این را لغت ترکی
گوید و فرماید کہ بفتح دال گفتن خطاست **مؤلف**
عرض کند کہ صاحب لغات ترکی این را نوشتہ
فارسیان استعمال لغت ترکی کردہ اند دیگر ہیچ
یکی از معاصرین عجم گوید کہ ما این را لغت زبان
خود دانیم کہ مرکب است از بہا بمعنی قیمت و
در بمعنی گوہر یعنی قیمت گوہر دارندہ و کنایہ از
مرد شجاع و سلاطین سلف شجیان لشکر را
بصلہ کارہای نمایان در صف کارزار در ترازو
می نشاندند و بازر و جواہر وزنش کردہ آن را
بصلہ شجاعتش عطا می کردند چنانکہ اکثر شعرا را

بصلهٔ قصائد و بان انجو اہرات ملوّمی ساختند و
این رسم و آئین قدیم بود پس بہادر اسم جامد
قرار یافت برای شجاع و دلیر از ہمین آئین دربار
سلاطین (اردو) بہادر بقول آصفیہ فارسی
سوتی کی قیمت رکھنے والا سوربیر سورما جری
جوان مرد جنگی ۔

بہادویدن مصدر اصطلاحی ۔ صاحب
آصفی گوید که مرادف بہا آوردن است بمعنی ارزش
پیدا کردن **مؤلف** عرض کند که روز افزون
شدن قیمت است محقق ہندنشاد در تعریف این
از غور رکا نگرفت (شانی مشہدی ــه) زمان
زمان به دلم شرح غم فزون گردد چو چنانکه جنس
گران مایه را بہا بدود (اردو) روز بروز
قیمت بڑھنا گراں ہونا ۔

بہار بقول برہان و جہانگیری و سروری و رشیدی و ناصری و جامع و سراج و بہار و ہفت برہان
چہار دا معروفست که فصل ربیع و بودن آفتاب در برج حمل و ثور و جوزا باشد (مختاری ــه) تا گوہر
از فروغ شرف گیرد و خطر ز تا عالم از بہار شود چون بت بہار ز رای تو باد گوہر انصاف را فروغ
ز روی تو باد عالم اسلام را بہار ۔ صاحب قدائی گوید که یکی از نوعہای چہارگانہ سال ۔ صاحب
بہار عجم می فرماید که خنده رو و گل اندام و گل انگیز از صفات اوست و بالفظ آمدن ۔ جوشیدن چکیدن
چیدن ۔ درودن ۔ دمیدن ۔ رسیدن ۔ روئیدن و شگفتن مستعمل و بالفظ کردن شگفتن گل و
ریاحین و افشاندن و ریختن بہار کنایہ از آخر شدن ہم **مؤلف** عرض کند که اسم فاعل ترکیبی است
بمعنی مطلق میوه و خوبی آرنده ، اسم جامد فارسی زبان برای فصل ربیع و ہمین است اصل و دیگر
ہمه معانی که می آید بر سبیل مجاز است و استعمال این با مصادر در ملحقات می آید و تبدیل اعراب
چیزی نیست که تعیب لب و لہجه تعلق است (اردو) بہار ۔ مؤنث دیکھو انگلستہ ۔

(۲) بہار ۔ بقول برہان وجہانگیری وسروری ورشیدی وناصری وجامع وہفت بت خانۂ چین (شمس
فخری ے) رسید موسم نوروز کز نسیم بہار ٭ شود بساتین آراستہ بسان بہار ٭ خان آرزو در سراج
این را مجاز معنی سوم خیال می کند مؤلف عرض کند کہ نہ چنان باشد بلکہ مجاز معنی اوّل است کہ بتخانہ
راہم فارسیان بہار گفتند ازینکہ بتخانۂ فارسیان آراستہ می باشد بہ چمن وسامان رنگا رنگ (اردو)
چین کے ایک بتخانہ کو فارسیوں نے بر سبیل مجاز بہار کہا ہے ۔ مذکر ۔

(۳) بہار ۔ بقول برہان وجہانگیری ورشیدی وناصری وجامع وہفت وسراج آتشکدۂ ترکستان ۔
صاحب سروری بحوالۂ ادات الفضلا گوید کہ نام خانہ ایست در ترکستان وبحوالۂ تحفہ گوید کہ بمعنی آتشکدہ ۔
(نظامی ے) بہار دل افروز در بلخ بود ٭ کزو سرخ گل را دہان تلخ بود ٭ زدہ موبدش نعل زرین بپا
٭ شدہ نام آن آذر آذر گشسب ٭ (حکیم عنصری ے) بہار زینت باغی نہ باغ بلکہ بہار ٭ بہار خانۂ مشکوی
ومشکبوی بہار ٭ خان آرزو در سراج مذکر این گوید کہ اغلب کہ در آتشکدہ حقیقت است وبعد ازان
بمجاز ہر معبد باطل را می گفتہ اند مؤلف عرض کند کہ قولش برعکس حقیقت است بمعنی اوّل اصل ست
واین مجاز آن نظر بر تشبیہ آتش خانہ یا گل ہای سرخ بہار دیگر ہیچ وبعضی از معاصرین عجم گویند کہ آتشکدہ ہای
پارسیان ہم در باغ وبہار وچمن قائم کردہ می شود (اردو) ترکستان کے ایک آتشکدہ کو فارسیوں
نے بہار نام رکھا ہے ۔ مذکر ۔

(۴) بہار ۔ بقول برہان وجامع خانۂ طلاکار ومنقش ۔ وبقول سروری بحوالۂ ادات الفضلا نام خانۂ
گل زدہ وبحوالۂ تحفہ گوید کہ خانۂ منقش بہ نگار ۔ خان آرزو این را مجاز معنی سوم خیال می کند مؤلف
عرض می کند کہ تسامح اوست کہ معنی اوّل اصل است وازینکہ خانۂ طلاکار ومنقش باگلہای رنگا رنگ

نگار بستہ می شود فارسیان آن را بر سبیل مجاز بہار گفتند (اردو) وہ عمارت جو نقش ونگار اور طلائی
گل بوٹوں سے آراستہ ہو۔ مؤنث۔

(۵) بہار۔ بقول برہان وسروری وجامع وہفت بمعنی بُت کہ بعربی صنم باشد۔ سند این بر
معنی اوّل گذشت۔ خان آرزو در سراج این را مجاز خیال می کند **مؤلف** عرض کند کہ مجاز مجاز
باشد ازینکہ معنی دوم مجاز معنی اوّل است کہ بت خانہ باشد و بت را ہم بر سبیل مجاز مجاز بہار گفتند
دیگر ہیچ۔ خان آرزو بر نزاکت معنی غور نکرد و بخیال سطحی کار گرفت (اردو) بُت۔ مذکر۔

(۶) بہار۔ بقول برہان ورشیدی وناصری وہفت بمعنی شگوفہ گل ہر درخت را گویند عموماً وگل درخت
نارنج را خصوصاً صاحب جہانگیری گوید کہ ہر گل را عموماً وگل نارنج را خصوصاً (نظامی ؎) رسم ترنجست
کہ در روزگار ؏ پیش دہد میوہ پس آرد بہار ؏ صاحب سروری بذکر این از خواجو سند دہد (؎) بہار
تازہ از خاری برآرد ؏ وز بت آتش رخ از ناری برآرد ؏ صاحب جامع می فرماید کہ ہر گل وشگوفہ
وخصوصاً گل گاو چشم بہار گویند کہ ازینجاست کہ عرق گل نارنج را عرق بہار گویند **مؤلف** عرض کند کہ
در گل وشگوفہ گل کہ اختلاف است ہیچ وہر دو را فارسیان بہار گویند و این مجاز معنی اوّل است
و تخصیص گل نارنج مجاز مجاز معنی مباد کہ این ہم مجاز معنی اوّل است (اردو) شگوفہ۔ مذکر۔ دیکھو
شگفتہ کے دوسرے معنے اور گل۔ مذکر۔ دیکھو بوی رنگ اور بہار بقول آصفیہ فارسی۔ مذکر۔ اردو
میں بھی بمعنی گل نارنج گھٹے کا پھول جیسے روغن بہار۔

(۷) بہار۔ بقول برہان وجہانگیری ورشیدی وناصری وہفت نام گلی است زرد کہ آن را گل
گاو چشم ہم خوانند وبعضی گویند کہ باین معنی عربی است صاحب سروری بحوالۂ زفان گویا ذکر این کردہ

خان آرزو در سراج گوید کہ این را خیری نیز گویند صاحب فدائی بر نام گلی قانع مؤلف عرض کند کہ این ہمانست کہ با صراحت این بر اقحوان و اساتیس کردہ ایم و اشارۂ این ہم بران ؟ است مجاز معنی اوّل باشد (اردو) دیکھو اقحوان اور اساتیس ۔

(۸) بہار ۔ بقول برہان و جامع نام جزیرہ ایست خوش آب و ہوا و بقول سروری بحوالہ شرفنامہ نام جزیرۂ مؤلف عرض کند کہ حیف است کہ از تعریف مزید این جزیرہ معذوریم کہ محققین ایلزبان ہم صراحت کافی نکردہ اند و ظاہر است کہ بخوش آب و ہوائی بدین اسم موسوم شدہ باشد مجاز معنی اوّل (اردو) بہار ایک جزیرہ کا نام جو فارس مین واقع ہے اور خوش آب و ہوا ہے افسوس ہے کہ اس سے زیادہ اسکی تعریف معلوم نہو سکی ۔ مذکر ۔

(۹) بہار ۔ بقول برہان و جامع حرم پادشاہان و سلاطین ۔ خان آرزو در سراج این را مجاز معنی سوم خیال می کند مؤلف عرض کند کہ خیال سطحی اوست ظاہر مجاز معنی اوّل است ازینکہ در حرم سرای سلاطین ہم باغ و بہار می باشد (اردو) شاہی حرم سرا ۔ مؤنث ۔

(۱۰) بہار ۔ بقول برہان و جہانگیری و رشیدی و ناصری و جامع و ہفت بکسر اوّل نام ولایتی در ہندوستان کہ جانب شرقی دہلی واقع است و دار الملک آن را ہم بہار گویند و چون از ان ولایت بگذرند بہ بنگالہ برسند (امیر خسرو ؎) گرانی سپہش بس کہ سوی شرق افتاد ؏ فرو دگشت بہار و بلند شد غزنین ؏ صاحب سروری بحوالہ لسان الشعرا ذکر این کردہ خان آرزو در سراج گوید کہ تحقیق آنست کہ نام شہریست کہ مزار فائض الانوار شیخ شرف الدین یحیی منیری در انجاست و ملکی کہ مضاف بدان است و آن را صوبۂ بہار گویند مثل صوبۂ اودہ و صوبۂ اکبرآباد و الہ آباد مؤلف عرض کند کہ

وجہ تسمیۂ این معلوم نشد جز این کہ بقول صاحب ساطع لغت سنسکرت است بہمین معنی (اردو) بہار ایک شہر اور صوبہ کا نام ہے جو کلکتہ سے قریب ہے۔ مذکر۔

(۱۱) بہار۔ بقول برہان وجہانگیری وناصری وجامع بکسر اول بمعنی بنک بار کہ عبارت از یکبای بار است (استاد فرخی ص) بہر مادحی ماہ بخشد جہانی ٭ بہر زائری زر بخشد بہاری ٭ مؤلف عرض کند کہ بقول ساطع بہار بر وزن عیار بمعنی بار و گرانی چیزی است فارسیان بہ تصرف در اعراب معرّس کردہ اند و برای مقداری خاص بار اسم جامد قرار دادہ باشند (اردو) بہار۔ فارسی میں ایک خاص وزن کا نام ہے جس کی تفصیل معلوم نہ ہوسکی۔ مذکر۔

(۱۲) بہار۔ بقول جامع نام قریہ ایست در ہمدان۔ مؤلف عرض کند کہ وجہ تسمیۂ این خوش آب وہوائی آن مقام بیش نباشد (اردو) ہمدان میں ایک خوش آب و ہوا موضع کا نام بہار تھا۔

(الف) بہار آرا — مصدر اصطلاحی۔

(ب) بہار آراستن — صاحب آصفی ذکر (ب) کردہ از معنی ساکت وہم او بذکر (الف) گوید کہ (۱) کنایہ از باران بہاری و (۲) گل و شگوفہ و امثال آن است صاحبان بحر و بہار و ملحقات برہان و ہفت ہم ذکر (الف) کردہ اند و این اسم فاعل ترکیبی است و (ب) بمعنی حقیقیش (اردو) (الف) (۱) دیکھو بہار (۲) پھول اور شگوفے وغیرہ جو آراستگی چمن کا ذریعہ ہوں۔ مذکر (ب) بہار آراستہ کرنا

(الف) بہار آلود — اصطلاح۔ بہار مذکر (الف)

(ب) بہار آلودن — گوید کہ مرادف بہار افشان است و فرماید کہ ہر کدام معروف و صاحب آصفی بذکر (ب) از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ (الف) بمعنی پر بہار است و (ب) مصدر آن یعنی پر از بہار شدن (صائب ص) می بجا قہر می کند چشم خمار آلود تو ٭ بگل بزور قہر می زند روی بہار آلود تو (اردو) (الف)

سراپا بهار - پر از بهار (ب) پر از بهار هونا۔ سراپا بهار شدن

بهار آمدن استعمال - صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت. مؤلف عرض کند که رسیدن فصل بهار است و بس (حافظ ؎) رسید مژده که آمد بهار و سبزه دمید ۞ وظیفه گر برسد مصرفش گل است و نبید ۞ (ظهوری ؎) خس و خاری که بیم خزان رفت ۞ بهار آمد گل و ریحان خوشبو ۞ (اردو) بهار آنا۔ موسم بهار آنا۔ فصل بهار آنا۔

بهار آوردن استعمال - صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت. مؤلف عرض کند که متعدی بهار آمدن است (اسدی طوسی ؎) من ایدون ز طبعم بهار آورم ۞ مر این شاخ را نوبهار آورم ۞ (اردو) بهار لانا۔

(الف) **بهار افشان** اصطلاح - بهار ریز کر

(ب) **بهار افشاندن** (الف) گوید که مرادف بهار آلود. صاحب آصفی با ذکر (ب) از معنی ساکت - مؤلف عرض کند که الف بمعنی پر از بهار است و (ب) بمعنی پر از بهار بودن و بهار آوردن (طالب آملی ؎) با گریبان بهار افشان چو پیدا شد ز دور ۞ پیرهن مجلس نشینان جامه بوی گل گرفت ۞ (اردو) (الف) پر از بهار (ب) پر از بهار هونا۔ بهار لانا۔

بهاران اصطلاح - بقول صاحب ملحقات بهاران بمعنی وقت و فصل و موسم بهار. صاحبان هفت و مؤید وانند هم ذکر این کرده اند. مؤلف عرض کند که مزید علیه بهار است و دیگر هیچ (اردو) موسم بهار۔ فصل بهار۔

بهار اندام اصطلاح - بقول بهار مرادف بهار افشان. مؤلف عرض کند که سکندری خورده و این از اسمای محبوب است نه مرادفش (شوکت بخاری ؎) بهار اندام سروی پیرهن چاکم چو گل دارد ۞ که رنگ ساعد او آستین را گل بدامان کرد ۞ مخفی مباد که این اسم فاعل ترکیبی است بمعنی بهار دارنده در اندام و کنایه از یار (اردو) معشوق۔ محبوب۔ یار۔ مذکر۔

بہار باغ دل آسودہ را بکار آید مثل ۔ صاحبان خزینۃ الامثال و امثال فارسی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ فارسیان این مثل را برای آسودہ دلی استعمال می کنند یعنی چون دل آسودہ نباشد بہار باغ ہم بکار نمی خورد (اردو) دکن میں کہتے ہیں " بے فکری میں سیر و شکار " جب بے فکری نہیں تو سیر پر لعنت " بے فکری میں سیر کا مزہ ۔

بہار برآوردن مصدر اصطلاحی ۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ ظاہرا (۱) دور کردن بہار است (آرزوی اکبر آبادی ؎) آخر غم عشق تو عجب رنگ برآورد ✱ کو چون غنچہ بہارم ز دل تنگ برآورد ✱ و (۲) بمعنی ظاہر کردن بہار ہم (ظہوری ؎) چون سر کنم حدیث تو در باغ و بوستان ✱ از سر نہال تازہ بہاری برآورم ✱ (اردو) (۱) بہار دور کرنا (۲) بہار ظاہر کرنا ۔

بہار بر داشتن مصدر اصطلاحی ۔ حاصل کردن بہار است (ظہوری ؎) از نگاہش بیند آسیب خزان گلزار خلد ✱ دیدہ گر ز باغ رخسارش بہاری بر نداشت ✱ (اردو) بہار حاصل کرنا ۔

(۴۵۴۲)

بہار بر سر زدن مصدر اصطلاحی ۔ حاصل کردن بہار است (ظہوری ؎) گل غارت بہار بر سر زدہ ✱ خرمی در چمن نمی گنجد ✱ (اردو) بہار حاصل کرنا ۔

(۴۵۴۳)

بہار برگشتن استعمال ۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ واپس آمدن بہار رفتہ باشد (وحیدان سرہندی ؎) نو بہار دیگران آمد بہارم برنگشت ✱ آب برگشت و ہوا برگشت و یارم برنگشت ✱ (اردو) گئی ہوئی بہار واپس آنا ۔

بہار بستن مصدر اصطلاحی ۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ بوثیقہ سند اشرف مازندرانی کہ برای بہار بند آمی آید این مصدر را قائم کردہ است و او (بہار بند) را

بمعنی خاص استعمال کردہ کہ بجایش می آید و (بہارستن)
بہ معنی بہار آوردن استعمال توان کرد چنانکہ با صبا در
چمن بہار بست و شگوفہ ہا را گل کرد ۔ (اردو) بہار
لانا۔ دیکھو بہار آوردن ۔

بہار شکنہ اصطلاح ۔ بقول برہان و سروری
و بحر و جہانگیری و رشیدی و جامع و ناصری و سراج
بابای ابجد و شین قرشت و کاف و نون و ہای ہوز
نام نوائیست از موسیقی (منوچہری ۵) مطربان
ساعت بساعت برنوای زیر و بم یکگاہ سردستان
زنند امروز گاہی اشکنہ یکگاہ زیر خسروان و گاہ
تخت اردشیر یکگاہ نوروز بزرگ و گہ بہار شکنہ
مؤلف عرض کند کہ خان آرزو در سراج
گوید کہ از وجہ تسمیہ خبرش نیست خیال ما اینست
کہ (بہار شکن) اسم فاعل ترکیبی بمعنی شکنندہ و فتح
کنندہ و دور کنندہ و برباد کنندہ بہار و ہای ہوز
آخر برای نسبت است و معنی لفظی اینہا منسوب بہ چیزی
کہ شکنندۂ بہار است و کنایہ از نوائی کہ آتش افروز
و ترجمہ آن در ہندی دیپک باشد این ہم قیاس
ما بود دیگری از معاصرین عجم گوید کہ چہ ما است حقیقت
این کہ بخیال فارسیان این نوائی است کہ اثر آن
محفل را برہم و بی خود کند و آتش بدل افروزد و لہٰذا
اہل تحقیقہ امثال دار (اردو) موسیقی کی ایک راگنی
مؤنث ۔ صاحب آصفیہ نے دیپک پر فرمایا ہے ۔
سنسکرت ۔ اسم مذکر ۔ ایک راگ کا نام جس کی تاثیر
سے کہتے ہیں آگ لگجاتی ہے ۔ **مؤلف** عرض
کرتا ہے کہ اس سے مقصد یہ ہے کہ سوز عشق
اس راگنی سے بھڑک اٹھتا ہے اور سامع پریشان
ہونے لگتا ہے فارسیوں نے اسکو بہار شکنہ کہا ہے

بہار بند اصطلاح ۔ خان آرزو در چراغ ہدایت
گوید کہ بفتح بای موحدہ و سکون نون و دال مہملہ
(۱) جائی کہ در موسم بہار آنجا باشند و آن نسبت
بجانب زمستانی طرف بیرون باشد کہ دواب در آن
بندند (اشرف ۵) تشنگی این ہمہ زابہ بتخانہ چند
پرآب ببایسپہ بہار از بہار بند بہ آب دارستہ گوید کہ

خانه بهوادار را نام است که فصل بهار در انجا نشینند و بمجاز (۲) جای اسپان که در موسم بهار در انجا بندند (اشرف سه) هرچند به باغ دلپسند آن کاخ جعل بهار بنداست صاحب بحر هم ذکر هر دو معنی کرده و بهار هم هر دو معنی آورده صاحب فدائی که از علمای معاصر عجم بود به معنی دوم قانع است مؤلف عرض کند که اسم فاعل ترکیبی است و به ترکیب این معلوم شود که اصل معنی دوم است و معنی اوّل بمجاز خان آرزو به معنی حقیقی خوشنود است و آن را نگذاشت (اردو) (۱) وه بهوادار مقام جس مین موسم بهار مین بیٹھتے ہین۔ مذکر۔ (۲) وه طویله جس مین موسم بهار مین گھوڑے باندھتے ہین۔ مذکر۔

(الف) بهار پیرا	اصطلاح (الف)
(ب) بهار پیرا	بقول شمس بمعنی
(ج) بهار پیرا شدن	شنوده سخن و فرمایند

فرمان پیرا (ب) دکھیو بهار آرا (ج) باغ کو قطع و برید سے آراسته کرنا۔

بر دارد و هم او بر (ب) گوید که به فتح بای تحتانی و کسر نون آرایننده صاحب بحر نسبت (ب) فرماید که مرادف بهار آرا باشد و صاحب مخفات برهان هم ذکر این کرده و صاحبان هفت و مؤید هم این را آورده و صاحب آصفی بذکر (ج) از معنی ساکت و سند نثر ظهوری آورده که خوشی چمن تحسین طرازدست حمد بهار پیرائی است مؤلف عرض کند که (ب) مصدر نسبتی بمعنی حقیقی خودش بمعنی آراستن باغ بتقطیع شاخهای بیکاره زاید و (ب) اسم فاعل ترکیبی و جا دارد که باغبان را به پیرا اسم سوم هم گنیم لیکن محققین بالا این همه مرادف بهار آرا گفته اند که بجایش گذشت و ذکر (الف) بغیر از شمس دیگری از محققین فارسی زبان نکرده و صاحب قیاس هم نسبت بدین سند استعمال این را تسلیم نکنیم (اردو) (الف)

بهار جوشیدن	مصدر اصطلاحی۔ صاحب

آصفی بحواله بهار ذکر این کرده از معنی ساکت

مؤلف عرض کند کہ معنی حقیقی جوش زدن بہار است یعنی افزونی بہار و لیکن بدون سند استعمال غلطہا را نشاید اگرچہ خلاف قیاس نیست (اردو) بہار جوش مارنا۔ زیادتی بہار۔ جوش بہار۔ کثرت بہار

بہار چکیدن مصدر اصطلاحی۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ ظاہر شدن بہار است (صائب ؎) چہ عارض است کہ در آفتاب زرد حقران بچہ بہار می چکد از خط ہچو ریحانش ہ (اردو) بہار ٹپکنا۔ کچھ سکتے مین یعنی بہار ظاہر ہونا۔

بہار چیدن مصدر اصطلاحی۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ سند می دہد از شعر نظامی (؎) گل سرخ چلید بہار سفید ہ گہی لعل چلید گہی مشک بید ہ وقرتا آنکہ مفعول فعل چیند بحذف عاطفہ است یعنی گل سرخ و بہار بید و بعضی از اہل تحقیق برانند کہ بہار چیدن محاورہ نیست و در بیت نظامی چیدن کہ ہرگاہ بہار بمعنی گل آمدہ باشد چنانچہ گل چیدن است تنازلف است بہار چیدن ہم صحیح باشد مؤلف عرض کند کہ اتفاق داریم باو (اردو) پھول توڑنا۔

بہار خواستن مصدر اصطلاحی۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ آمدن بہار باشد و بس (حسن غزنوی ؎) ای تو بہار خاستہ با انجمن بکش ہوای زلف یار تافتہ دست از قدح مدار ہ (اردو) بہار آنا ۔ فصل بہار آنا ۔

بہار خانہ اصطلاح۔ بقول برہان (۱) بتخانہ را گویند چہ بہار بمعنی بت ہم آمدہ و (۲) بنای رفیع را ہم۔ صاحبان جامع و مؤید و ہفت و انند ذکر این کردہ اند و صاحب ناصری بر معنی اول قانع (عنصری ؎) بہار زینت باغی نہ باغ بلکہ بہار ہ بہار خانہ مشکوی مشکوی بہار ہ صاحب بحر ذکر ہر دو معنی بالا گوید کہ (۳) خانہ منقش و (۴) برج حمل را گویند۔ بہار ذکر معنی اول کردہ مؤلف عرض کند کہ ہمہ موافق قیاس است کہ

ورہبت خانہ و بنای رفیع و خانۂ منقش بہار نقش و
نگار گلہا می باشد و در موسم بہار آفتاب در برج
حمل۔ پس ہمہ معانی بر سبیل مجاز و قیاس می خواہد
کہ بمعنی حقیقی این کنایہ از باغ باشد کہ خانۂ بہار است
پس برای معنی سوم و چہارم مشتاق سند استعمال ہستیم
کہ محققین اہل زبان ازان ساکت (اردو) (۱)
بتخانہ۔ مذکر (۲) بلند عمارت۔ مؤنث۔ (۳) وہ
عمارت جس میں نقش و نگار گل بوٹون کا ہو۔ مؤنث
(۴) برج حمل۔ مذکر۔

بہار خرما اصطلاح۔ تعریف این بر بہار
درخت خرما می آید کہ طلع باشد (اردو) دیکھو
بہار درخت خرما۔ مذکر۔

(الف) بہار خندانیدن مصدر اصطلاحی
(ب) بہار خندیدن صاحب آصفی
ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض کند
کہ (الف) آوردن بہار و (ب) لازم آن بمعنی
آمدن بہار باشد (عرفی الف سے) ہمان کہ گریۂ
نکہت ازان روا داری؟ کہ نو بہار طبیعت بر بخندانی
(حسن غزنوی سے) اکنون کہ تر و تازہ بخندید نو بہار
ہم وقت سماع و بادۂ رنگین و زلف یار (اردو)
(الف) بہار لانا (ب) بہار آنا۔

بہار خوش اصطلاح۔ بقول برہان بفتح خای
منقوطہ و راء و سکون واو معدولہ و شین قرشت گوشتی
باشد کہ آن را نمک سود نمودہ خشک سازند و
بتازی قدید گویندش صاحبان جہانگیری و بحر و بہار
و ہفت ذکر این کردہ اند صاحب رشیدی گوید کہ
ازین کہ در بہار خشک کنند بدین اسم موسوم کردند
صاحب ناصری می فرماید کہ بفتح خا غلط است و
(بہار خوش) بمعنی بہار خشک باشد یعنی در بہار
خشک کردہ شدہ و نمک سود برای زمستان نگاہ دارند
آرزو در سراج می فرماید کہ مشتق است از خوشیدن
کہ بمعنی خشک شدن است مؤلف عرض کند کہ
خوش بالضم بمعنی خشک و خشکیدہ می آید پس مشتق
از خوشیدن نباشد بلکہ خوشیدن مرکب از خوش است

کہ صراحت کاملش بجائش کنیم و این بدون اضافت اسم مفعول ترکیبی است بمعنی خشک کردہ شدہ در بہار و کنایہ از معنی بالا (اردو) سوکھا کباب۔ مذکر۔ جسکو نمک لگا کر سکھاتے ہین اور پہر ضرورت پر بھونکر یا تل کر کھاتے ہین۔

بہار دادن مصدر اصطلاحی۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ ظاہر کردن بہار است (فقیر دہلوی ؎) جلوۂ حسن گل اگر داد بہار رنگ و بو ٭ عشق یکی ہزار کرد نالۂ عندلیب را ٭ (اردو) بہار دینا جیسے اب چمن خوب بہار دیرہا ہے۔

بہار داشتن استعمال۔ بمعنی بہ بہار بودن است (ظہوری ؎) خار و خس سنبل و ریحان کمی ٭ کز رخش دیدہ بہاری دارد ٭ (اردو) پر بہار ہونا۔ بہار دار ہونا۔

بہار دانستن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ امتیاز بہار کردن (فغانی شیرازی ؎) مجنون تو ہم بر سر خاکستر گلخن ٭ جان داد و بہار چمن افروز ندانست ٭ (اردو) بہار سے واقف ہونا۔

بہار درخت خرما اصطلاح۔ بقول صاحب محیط اسم فارسی طلع است و بر طلع حی فرماید کہ بعربی منب النخل و بیونانی خلیان و بفارسی (بہار خرما) نامند و آن شگوفۂ درخت خرما ست در ابتدای ظہور و چون بمقدار یک شبر و یا کم و زیادہ برسد شبیہ بماہی بی سر و دم عریض الوسط و سر آن باریک می باشد و آن زمان غلاف آن منشق گردد و از جوف آن خوشۂ خرما سفید رنگ کہ دانہ ہای آن از جو خورد تر و بران گرد مانند آرد باشد ظاہر گردد و بر آید و بفارسی دانہ ہای خرما را غورۂ خرما نامند و بہترین طلع از برای خوردن و در مداوی از نخل نر است کہ در زمین آب ہای شیرین روید سرد و در آقل و خشک در دوم مقوی معدہ و قابض طبع و مسکن حرارت

(۳۰۵۹)

وحدت خون و خوردن خشک آن بقدر نیم اوقیہ
جہتہ رفع تشنگی و اسہال و تپہای گرم و نفث الدم
و نزف الدم نافع و دیر ہضم و اکثار آن مولد
قولنج و عسر البول و درد سینہ و مصلح آن چرب ہا
و گوشت ہا و شیرینی ہا (الخ) (اردو) طلیع
بہار درخت خرما شگوفۂ خرما (ابتدائے ظہور مین) نگہ

بہار در قدم دارد مقولہ۔ بقول صاحب
بحر ای بہار ہمراہ دارد مؤلف عرض کند کہ
محققین اہل زبان ازین ساکت اگرچہ موافق
قیاس است ولیکن مشتاق سند استعمال می باشیم
(اردو) بہار اپنے ساتھ رکھتا ہے۔ بہار
اس کے قدمون مین ہے۔

بہار درودن مصدر اصطلاحی۔ صاحب
آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت و حوالۂ بہار
دیدہ مؤلف عرض کند کہ اگر سند استعمال آن پیش
شود بمعنی دور کردن بہار توان گرفت ولیکن
بدون سند استعمال بر مجرد قولش اعتماد نکنیم کہ
معاصرین عجم بر زبان ندارند و محققین فارسی زبان
ساکت (اردو) بہار دور کرنا۔ بہار مٹانا۔

بہار دریافتن استعمال۔ صاحب آصفی
ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض کند
کہ حاصل کردن بہار و دانستن بہار باشد (شاہی
سبزواری ؎) کجائی ای ز رویت لالہ را تاب
ز بہار بزمی بگذشت دریاب ہا (اردو) بہار
حاصل کرنا۔ بہار سے آگاہ ہونا۔

بہار دمیدن مصدر اصطلاحی۔ صاحب
آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض
کند کہ آمدن بہار باشد و پیدا شدنش (صائب
؎) بہ ہر گل زمین کہ ز رویت عرق چکید ہا آنجا
بہار گل دمد و یاسمین دمد ہا (اردو) بہار آنا۔
فصل بہار آنا۔

بہار دیدن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر
این کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ
تجربۂ بہار داشتن و مشاہدۂ بہار کردن (صائب

۵) جواب آن غزل حاذق است این صائب با بہار دیدم وگل دیدم وخزان دیدیم ﴿ (اردو) بہار دیکھنا جیسے ﴿ ہم اس کی بہار دیکھ چکے ہیں ﴿

بہار رستن مصدر اصطلاحی۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ پیدا شدن وآمدن فصل بہار است (ابو الفرح رونی ۵) رست است بہار از بہار عدلت ﴿ چون شاخ زد آن زشاخ جو جم ﴿ (اردو) بہار پیدا ہونا۔ فصل بہار آنا۔

بہار رفتن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ ختم شدن فصل بہار باشد (فغانی شیرازی ۵) ہوا ورگردش است ومرغ در پرواز می آید ﴿ بہار رفتہ از گلشن بگلشن باز می آید ﴿ (اردو) موسم بہار۔ فصل بہار گذر جانا۔

بہار روئیدن مصدر اصطلاحی۔ صاحب آصفی بحوالۂ بہار ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ اگر سند استعمال بدست آید بمعنی آمدن موسم بہار باشد واز ینکہ ہمہ محققین اہل زبان این را ترک کردہ اند بدون سند استعمال تسلیم نکنیم (اردو) فصل بہار آنا۔

بہار ریختن مصدر اصطلاحی۔ بقول صاحب آصفی (۱) پیدا کردن بہار و (۲) کنایہ از آخر شدن بہار (طالب آملی ۵) چہ بہار جلوہ ریزی بچمن زپای رنگین ﴿ زسر آگلستان بدمد حنای رنگین ﴿ (شفائی اصفہانی ۵) خوش است گلشن وصل وشگوفہ ہای امید ﴿ ولی چہ سود کہ زود این بہار می ریزد ﴿ **مؤلف** عرض کند کہ موافق قیاس است (اردو) (۱) بہار پیدا کرنا۔ بہار لانا۔ (۲) بہار آخر ہونا۔ بہار جانا۔

بہار ساختن مصدر اصطلاحی قرار دادن بہار است (ظہوری ۵) خود را بہار ساختہ بیرون نہد قدم ﴿ افتد اگر گذار خزان

(۴۵۵۵)

را بباغ ما ؏ (اردو) بہار قرار دینا۔ بہار بنا لینا۔ بہار بنجانا۔

بہارستان | اصطلاح۔ بقول بہار (۱) از عالم گلستان و بوستان و (۲) نام کتابی از تصنیفات مولانا عبد الرحمن جامی در جواب گلستان سعدی است (ظہوری ؎ عارضش از ماہ و خور رخشان تر است ؏ روز بہارستان بہارستان تر است ؏ (و لہ ؎) گر نکردی خون فشان گلگشت باغ ؏ این طراوت در بہارستان چرا ست ؏ مؤلف عرض کند کہ بمعنی اوّل جائی کہ دران بہار بسیار است کہ ستان در فارسی زبان در ہمین مواقع بالفظی ترکیب می یابد (اردو) (۱) بہارستان۔ باغ کو کہہ سکتے ہیں مؤنث (۲) بہارستان ایک کتاب کا نام ہے جو جامی کی تصنیفات سے ہے۔ مؤنث۔

بہار شدن | استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض کند بمعنی رفتن بہار است (سلیم طہرانی ؎) شد بہار و رفت نرگس بر سر کاری سلیم ؏ محتسب ہم در پی کاری کہ میدانی نشست ؏ (اردو) فصل بہار جانا۔ بہار کا موسم گزر جانا۔

بہار شگفتن | استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ بمعنی حقیقی است یعنی شگفتگی بہار بمعنی مصدری است (طالب آملی ؎) تا سنبلت بجاشیہ لالہ شگفتہ ؏ ما را بہار از چمن ہا لہ بشگفتہ ؏ (اردو) بہار شگفتہ ہونا۔ بہار آنا۔

بہار عنبر | اصطلاح بقول خان آرزو در چراغ ہدایت (۱) گل کردن عنبر و انتشار بوی آن و بقول بعض گویند کہ (۲) عبارت است از نقوشی کہ در جوہر عنبر باشد و فرماید کہ از صاحب زبان مسموع است کہ (۳) بمعنی وقت فروختن عنبر باشد لیکن درین بیت سلیم راست نمی آید (؎) فزای گلشن ہندوستان گلستانیست ؏ کہ نخل موم چو عنبر دران بہار کند ؏ و ارستہ گوید کہ (۴) سفیدی زردی آمیز کہ از شکستن عنبر اشہب پدید آید (صائب ؎) بہار عنبر شبہا سفیدۂ سحر است ؏ خوشا کسی کہ ازین نو بہار بہرہ ور است ؏ صاحب بحر الجواہر تحقیقین

بالا ذکر چهار معنی کرده صاحب تحقیق الاصطلاحات گوید
که (ه) رنگ عنبر که به سبزی می زند (صائب ه) مثالش
پختگی کردم ز خامی ها ندانستم که در خامی بهار پختگی
هست عنبر را (وله ه) عنبر سرخ فگنده نقاب
از بهار خویش تا دیده است آن خط چون شکناب
را صاحب غیاث بمعنی اول و چهارم قانع صاحب
انند همزبانش مؤلف عرض کند که همه محققین اهل زبان
یعنی سروری و ناصری و جامع ازین ساکت و محققین
بالا طبع آزمائی کرده اند از کلام استادان حق
آنست که این که مرکب اضافی است و کنایه از
رنگ و بوی عنبر که همین است بهارش از قبیل
بهار گل و در کلام سلیم (بهار کردن عنبر) بمعنی
بو دادنش و از همه اسناد متذکرهٔ صدر همین
یک معنی پیدا می شود و از همه محققین بالا صاحب
تحقیق قریب باین معنی رسیده و دیگران در غلط
افتاده اند قائل (اردو) عنبر کا رنگ - مذکر
اور اسکی بو - مؤنث

بهار فشاندن | مصدر اصطلاحی - صاحب

آصفی گوید که آخر شدن بهار است (صائب
ه) پیش از خزان بخاک فشاندم بهار خویش
مردان بدیگری نگذارند کار خویش مؤلف
عرض کند که از کلام صائب (بهار فشاندن بخاک)
پیدا است که بمعنی کالعدم و رخصت کردن بهار
و دور کردن بهار و اگر بدون لفظ خاک هم گیریم
معنی متعدی پیدا می شود نه لازم چنانکه صاحب
آصفی باستناد همین بیت صائب گفته سخن فهمی
عالم بالا خوب معلوم شد (اردو) بهار کو [illegible]

بهار کردن | مصدر اصطلاحی - بقول ذاتش

(۱) شگفتن گل و ریاحین (طالب کلیم ه)
درین بهار ز تشریف عام نوروزی نهال
قامت هر شخص کرده است بهار و (۲) فی
کردن نیز از عالم شگوفه کردن (رفیع ه) شنید
همچو لاله جمعی سیاه کاسه که گر بخل می خورند اما
بهار کردند صاحب بحر هم ذکر این کرده مؤلف

[illegible] زبان ندارند و محققین

[illegible] مین ساکت الا صاحب بحر گوید ذکر

[illegible] بہار نگی کنیم و صاحب محیط

[illegible] (اردو) ایک دوا کا

[illegible] ہوسکی نوشت

بہار [illegible] استعمال بقول آصفی بمعنی

[illegible] فصل بہار و موسم گل باشد

[illegible] وقت گلم تمام بہ آہ و فغان

[illegible] زعفران کہ بہار [illegible] گذشت

[illegible] (اردو) فصل بہار [illegible] موسم گل گزر جانا

بہار [illegible] بقول بہار [illegible] الماس توحید

[illegible] نواب آصف الدولہ بہادر

[illegible] صاحب انند نقل نگارش

[illegible] لغت ترکی [illegible] لغت ترکی نوشتہ

[illegible] قوم ترک است نہ ایران

[illegible] (اردو) [illegible] ترکی میں ایک قوم کا نام

[illegible] نوشت۔

بہار نارنج | اصطلاح - بقول بہار گل نارنج
از ینجاست کہ عرقش را عرق بہار خوانند و فرماید
کہ شیخ ابوالفضل در اکبرنامہ در آئین خوشبویی این
لفظ را استعمال کردہ صاحب انند نقل نگارش **مؤلف**
عرض کند کہ موافق قیاس است و بمعنی ششم بہار
ہم ہمین معنی گذشت (اردو) بہار - بقول آصفیہ
فارسی - گل نارنج - کھٹے کا پھول چنانچہ روغن بہار
اسی وجہ سے نام رکھا گیا - مؤنث -

بہارنگی | اصطلاح - بقول مؤید مطبوعہ نولکشور
داروئیست کہ آن را سونڈا کھیر و گندہین گویند و در
نسخہ قلمی این را بہارنگی نوشتہ کہ نامش سوندہا کھیر
و گندہین و او گل ہم باشد و در نسخہ دیگر قلمی نام
بہارنگی (سوندہا ہیر) و (لندہین) و گل نوشتہ -
مؤلف عرض کند کہ صاحب محیط از (سوندہاکھیر)
و (سوندہا کھیر) و (سوندہا ہیر) ہر سہ ساکت و ذکر
گندہین و لندہین ہم نکردہ و او گل و گل ہم نہ نوشت
از بیان شمس و مؤید وجود بہارنگی ثابت است کہ
ذکرش گذشت و بہارنگی تصرف مطبع نولکشور پس
بہمان بھارنگی باشد کہ حقیقت کالمش بوضوح
نہ پیوست (اردو) دیکھو بھارنگی -

بہاری | بقول بہار منسوب بہ بہار کہ (۱)
عبارت از موسم گل باشد چنانکہ ابر بہاری
و (۲) از اہل زبان بتحقیق پیوستہ کہ رنگیست سفید
چرکین مانا بہ بہار نارنج - خان آرزو در چراغ
ہدایت ذکر منسوب بہ بہار کردہ **مؤلف** عرض
کند کہ معنی اول موافق قیاس است و معنی دوم
را بدون سند استعمال بر مجرد قول بہار تسلیم نکنیم
کہ معاصرین عجم ہم بزبان ندارند (اردو) (۱)
فصل گل مؤنث (۲) ایک میلا اور سفید رنگ
مثل بہار نارنج - مذکر -

بہار | بقول برہان بکسر اول و ثانی بالف کشیدہ
و بہ زای نقطہ دار زدہ اسپ اصیل را گویند
کہ در ایلقی بہبتہ تاج گرفتن سر و سند صاحب
جامع بر اسپ تختی قانع خان آرزو در سراج گوید

کہ اصیلی کہ برای نتاج گرفتن در گلہ نفرد ہند مؤلف عرض کند کہ این را باعتبار صاحب جامع اسم

چار فارسی زبان گوئیم (اردو) تخمی گھوڑا جو بچہ کشی کے لیے رکھیں۔ مذکر۔

بہاشتن بقول ملحقات برہان با اوّل مفتوح بر وزن نداشتن بمعنی گریہ کردن صاحب انوار بذیل بہاستن ذکر این بحوالہ ملحقات کردہ و بر حاشیہ اشارہ کند کہ بہاتن بہمین معنی مصدر زند و پازند است کہ می آید مؤلف عرض کند کہ در لغت زند و پازند بہانس بمعنی گریہ آمدہ و دستوران زردشت معاصر تصدیق این می کنند و ہمین است اسم مصدر بہاتن بحذف سین مہملہ و ہمین است اسم مصدر بہاستن کہ می آید و ہمین است اسم مصدر بہاشتن بحذف نون و تبدیل سین مہملہ بشین معجمہ چنانکہ گستی و گشتی۔ این مصدر متروک است کہ بزبان معاصرین مستعمل نیست (اردو) دیکھو بہاستن۔

بہاشکستن مصدر اصطلاحی۔ بقول (ب) بہ افتادہ (الف و ب) بمعنی بہ ہم کردن قیمت باشد (صائب ؎) خط ورقاہ حال کردہ صاحبان (جہانگیری و ملحقات) دل سنگین بہای لعل جانان را شکست ٭ دیدہ و رشیدی و جامع و بہار ذکر الف کردہ اند و صاحب از خط مشک بست و نمکدان را شکست ٭ (انوری) برہان بہ (ب) قانع و خان آرزو در سراج ہم ؎ زلف تو مصاف عنبر تر شکند ٭ لعل تو بہای ذکر (الف) کردہ مؤلف عرض کند کہ الف مخفف تنگ شکر شکند ٭ مؤلف عرض کند کہ موافق (ب) باشد (سعدی ؎) بحکم نظر در بہ افتادہ خویش قیاس است (اردو) قیمت گھٹانا قیمت کم کرنا ٭ گرفتند ہر یک یکی راہ پیش ٭ (میر حسن دہلوی ؎) (الف) بہ اقتادہ اصطلاح۔ صاحب بحر ذکر ما راستی کہ کند مم ازان چہ خیزد ہیچ ٭ اگر بپای تو افتم

بہ اوقات دستت پڑ (اردو) الف اور ب بہبودی
بقول آصفیہ۔ فارسی۔ اسم مؤنث۔ بہتری۔ بھلائی
فائدہ۔ رفاہ۔ خیریت۔ عافیت۔

بہاکردن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این
کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ تشخیص
قیمت کردن و قیمت قرار دادن و تصفیہ قیمت
نمودن است (عرفی شیرازی ؎) در مصر حسن
تو نستانند رائگان پر کنعان صدف در یکہ بہا کرد
روزگار پر (اوحدی (ع) اگر بہر دو جہانش بہا
کنم یک موپر (اسیر اخسیکتی ع) بہا کردست یکدست
تہی را پر (ظہوری ؎) ہرگز کسی ہزار دل و دین
نداشت است پر بیرحم من نگاہ ترا این بہا کردپر
(اردو) قیمت ٹھیرانا۔ بقول آصفیہ۔ مول مقرر
کرنا۔ بھاو ٹھیرانا۔ قیمت مقرر کرنا۔ بقولہ۔ دام لگانا
قیمت لگانا۔ بقولہ مول قرار دینا۔

بہاگرفتن مصدر اصطلاحی۔ بقول وارستہ
ارزش پیدا کردن (مخلص کاشی ؎) ہر ان
متاع کہ افزود کاست قیمت آن پر بحر حیا
کہ چو افزون شود بہا گیرد پر (ولہ ؎) ہمیشہ
جنس ہنر رونق از بہا گیرد پر گہر ز دست
صدف چون رود بہا گیرد پر صاحب بحر ہم ذکر
این کردہ **مؤلف** عرض کند کہ موافق قیاس
است (اردو) قیمت پانا۔

بہاگیر بقول برہان با کاف فارسی بر وزن
تباشیر چیزی را گویند کہ قیمت و بہای بسیار
داشتہ باشد بہار گوید کہ متاع قیمتی کہ گرانمایہ
باشد صاحب سروری این را مرادف بہاور
گفتہ بہمین معنی نوشتہ صاحبان ناصری و جامع
و بحر ہم ذکر این کردہ اند۔ **مؤلف** عرض کند
کہ از ہمان مصدر (بہاگرفتن) است کہ گذشت
(اسم فاعل ترکیبی) و معنی حقیقی این ارزش پیدا
کنندہ۔ متصرف فارسیان و نتیجہ محاورہ باشد
کہ بمعنی مقدم الذکر مستعمل است (حکیم فردوسی ؎)
دو پارہ بہاگیر و دو گوشوار پر یکی طوق پر گوہر شاہوار

(اردو) اچھی قیمت پانے والی چیز۔ بیش بہا چیز۔ قیمتی چیز۔ مؤنث۔

بہامین اصطلاح۔ بقول برہان وجامع بر وزن معاجین فصل بہار را گویند صاحب جہانگیری ہم در ملحقات ذکر این کردہ و صاحبان ہفت وانند ہم مؤلف عرض کند کہ اصل این بہارین بود بمعنی منسوب بہ بہار وکنایہ از فصل بہار فارسیان رای مہملہ را بدل کردند بمیم وہمین است مثال اول این تبدیل (اردو) فصل بہار۔ بہار کی فصل۔ بہار۔ مؤنث۔

(الف) بہاشتن صاحب موارد بذیل بہانشستن

(ب) بہانستن ذکر (الف) کردہ می فرماید کہ مصدر زند و پازند است مرادف (ب) و صاحب برہان نسبت (ب) گوید کہ بفتح اول بر وزن ندانستن بمعنی گریہ کردن صاحب بحر کہ سالم التصریف است کہ غیر ماضی و مستقبل و اسم مفعول نباید صاحبان سراج وجامع وجہانگیری در ملحقات وانند وہفت ہم ذکر این کردہ اند مؤلف عرض کند کہ ما حقیقت این بر (بہاشتن) نوشتہ ایم گذشت (اردو) دیکھو بہاشتن۔ رونا۔

بہانہ بقول سروری یعنی دفع کردن بحیلہ (خواجہ حافظ ؎) نصیحتی کنمت بشنو و بہانہ مگیر۔ ہر آنچہ ناصح مشفق بگویدت بپذیر۔ صاحب رشیدی ہم ذکر این کردہ۔ صاحب ملحقات برہان گوید کہ (۱) عذر بیجا و (۲) بمعنی واسطہ ہم صاحب فدائی کہ از علمای معاصر عجم بود می فرماید کہ دستاویزیست بی فروغ برای ستیز با دشمن یا گریز از و و مانند اینہا۔ بہار گوید کہ معروف و دنبالہ دار از صفات اوست و بالفظ افتادن و افگندن و انگیختن و دادن و داشتن و شکستن و ماندن و نہادن مستعمل۔ مؤلف عرض کند کہ اسم جامد فارسی زبان است صاحبان مؤید وانند و آصفی و ہفت ہم این را فارسی دانند صاحب مؤید بحوالہ قنیہ ذکر معنی دوم ہم کردہ استعمال مرکب این در ملحقات می آید بخیال ما ماخذ این

جزین نباشد که نفی است از بها یعنی قیمت این هیچ است و کنایه از ناپسندیده و مراد از حیله که فعل پسندیده
نیست معاصرین عجم این تعریف ماخذ را پسند کنند و عجب است از ناصری و جامع و سراج که این را
ترک کرده اند و با اعتبار صاحب سروری و فدائی که محققین اهل زبانند این را فارسی تسلیم کنیم
(اردو) (۱) بہانہ بقول آصفیہ حیلہ۔ عذر۔ مس۔ بہاوٹ۔ ظاہرداری۔ ڈھکوسلا (۲) سبب۔ وسیلہ

بهانه آوردن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر
این کرده از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند که
پیش کردن حیله باشد (ملا جامی ره) دلم شد تیر
محنت را نشانه٭ ز بس کاری بهانه بر بهانه٭
(انوری ره) همه عذر لنگ است گر تو شنیدم٭
سر باندازی بهانه چه آری٭ (اردو) بہانہ کرنا
بقول آصفیہ۔ حیلہ کرنا۔ عذر پیش کرنا۔

بها نهادن مصدر اصطلاحی۔ بقول آصفی
تشخیص قیمت کردن **مؤلف** عرض کند که موافق
قیاس است (نسبتی تهانیسری ره) دل را بهای
سهل نهادی و نرخ کم٭ معلوم می شود که خریدار
نیستی٭ (اردو) قیمت مشخص کرنا۔ تشخیص
قیمت کرنا۔ قیمت قرار دینا۔ دام لگانا۔

بهانه افتادن استعمال۔ صاحب آصفی
ذکر این کرده از معنی ساکت **مؤلف** عرض
کند که واقع شدن حیله (حسن دهلوی ره)
یار آوارگی همی خواهد٭ رفتن چه بهانه افتاده
است٭ (اردو) بہانہ واقع ہونا۔

(الف) **بهانه افگندن** استعمال۔ صاحب
(ب) **بهانه انگیختن** آصفی ذکر هر دو
کرده از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند که بمعنی
بهانه کردن باشد (خسرو ره) دل از سودای
شیرین در غم افگند٭ بهانه بر فراق مریم افگند
٭ (کمال خجندی ره) گر کسی لب بهانه نتوان گشت٭
صد بهانه بعشوه انگیزد٭ (اردو) بہانہ کرنا۔

بهانه برخاستن استعمال۔ صاحب

آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض
کند کہ باقی نماندن و دفع شدن بہانہ (اہلی شیرازی
رہ) خوش آنکہ مست شوی تا بہانہ برخیزد ۞ تو باشی
و من و شرم از میانہ برخیزد ۞ (ظہوری رہ)
کردیم چہ عجز با کہ آمد ۞ بنشستہ ز پا بہانہ برخاست
۞ (اردو) بہانہ باقی نہ رہنا۔ بہانہ دفع ہو جانا۔

بہانہ بودن | استعمال۔ صاحب آصفی
ذکر این کردہ از معنی ساکت و سندی کہ پیش کرد
برای بہانہ باشیدن است (ملا جامی رہ) مرا
بگوی تو خواہم کہ خانہ باشد ۞ نہ بہر آمدن آنجا بہانہ
باشد ۞ مؤلف عرض کند کہ ہر دو بمعنی وجہ و
بہانہ دیگر ہیچ (اردو) بہانہ ہونا۔

(۱) بہانہ جستن | استعمال۔ صاحب آصفی
(۲) بہانہ جو | ذکر این کردہ از معنی ساکت
مؤلف عرض کند کہ (۱) بہانہ کردن است و
(۲) بہانہ جو اسم فاعل ترکیبی ازین (صائب رہ)
تا ز بہانہ جو را بیکطرف نہادہ ۞ شرم ستیزہ خو را
در خاک و خون کشیدہ ۞ (انوری رہ) بس بوالعجب
بہانہ جوئی است ۞ بس کینہ کش و ستیزہ کار است
۞ (ولہ رہ) بہانہ چہ جوئی کرانہ چہ گیری ۞ بیا در میان
نہ بحق ہر چہ داری ۞ (اردو) (۱) بہانہ کرنا۔
(۲) بہانہ جو ہونا۔ (۳) بہانہ جو۔ بہانہ کرنے والا۔

بہانہ خواستن | مصدر اصطلاحی۔ صاحب
آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض
کند کہ خواہش بہانہ کردن و بہانہ جستن و در فکر
بہانہ بودن (سلیم طہرانی رہ) خواہد بہانہ از
پی خون ریختن نگہ ۞ تیغ ترا ز دیدہ من آب دادہ اند
۞ (اردو) بہانہ کی فکر میں ہونا۔ بہانہ چاہنا۔
بہانہ ڈہونڈنا۔ بقول آصفیہ موقع تاکنا۔ موقع کا منتظر رہنا

بہانہ دادن | مصدر اصطلاحی۔ صاحب آصفی
ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض کند
کہ موقع بہانہ دادن و تعلیم بہانہ کردن (خسرو
رہ) بر سر پای بود جان ناز و کرشمہ ہای تو ۞ داد
بہانہ ہا بسی جان بہانہ جوی را ۞ (اردو) موقع

دینا۔ بہانہ کا موقع دینا۔ بہانہ سکہانا۔ بہانے کی تعلیم دینا

بہانہ داشتن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ بہانہ پیدا کردن و بہانہ جو بودن و بہانہ کردن (جعفر قزوینی ؎) شوری ز تو خانہ با نہ دارد٭ بلبل گل را بہانہ دارد٭ (اردو) بہانہ کرنا۔

بہانہ ساختن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ بہانہ کردن است (میلی ہروی ؎) غافل بمن رسید و وفا را بہانہ ساخت٭ افگند سر بپیش و حیا را بہانہ ساخت٭ (اردو) بہانہ کرنا۔

بہانہ ساز اصطلاح۔ بقول بہار مرادف بہانہ جوی **مؤلف** عرض کند کہ اسم فاعل ترکیبی است از مصدر گذشتہ (کلیم ؎) خوش آن زمان کہ عتاب بہانہ ساز نبود٭ زبان تیغ جفا اینقدر دراز نبود٭ (اردو) دیکھو بہانہ جو۔

(الف) **بہانۂ شاخدار** اصطلاح۔ وارستہ گوید کہ چون کسی گوید کہ من بہانہ نمی کنم از راہ تعریض گویند (بہانہ شاخ دارد) ولیکن مخصوص بہانہ نیست در چنین مواقع ہمہ جا گویند و فرماید کہ بزعم بعضی شاخ بہانہ شقوق بہانہ است (سعید اشرف ؎) تا بخود جنبیدہ از یکدگر پاشیدہ است٭ بر سر شاخ بہانہ است آشیان زندگی٭ مناسب بجز گوید کہ چون کسی گوید کہ من بہانہ نمی کنم از راہ تعریض گویند کہ (بہانۂ شاخدار) بہار (بہانہ شاخ دارد) را نوشتہ نقل ہمان تعریف می کند کہ وارستہ کرد **مؤلف** عرض می کند کہ سند سعید ہیچ تعلق ازین ندارد حق آنست کہ بقولش فارسیان است

(ب) **بہانہ شاخ دارد** یعنی چون کسی گوید کہ آغا من بہانہ نمی کنم در جوابش استعمال می کنند بطریق تعریض استفہامی مقصود آنست کہ بہانۂ تو ظاہر است یا زمی گوئی بہانہ نمی کنم بہانہ را شاخی نیست کہ بتو نشانش دہیم و اضح باد کہ

وارسته درست گوید که استعمال (شاخ دارد) در هیچ محل مخصوص بهانه نیست بلکه برای چیز دیگر هم مثلاً برای عداوت یا انکار و امثال آن چیزها که در حسن ظاهری نباشد (اردو) دکن مین بہانہ یا انکار یا عداوت وغیرہ کے محل پر کہتے ہین جیسے (یہہ بہانہ نہین تو پھر کیا ہے کیا بہانہ کو سینگ ہوتے ہین) یعنی تم خواہ مخواہ انکار کرتے ہو اگر بہانے کو سینگ ہوتے تو ہم انکو پکڑ کر دکھلا دیتے -

بهانه شکستن اصطلاحی - خان آرزو در چراغ ہدایت می فرماید که رفع بهانه و علاج آن (وحید ره) سرِ پیش داشتم به نیاز آن یگانه را ؛ تیغش بدست داد و شکستم بهانه را ؛ صاحب بحر هم زبان - بهار گوید که رفع بهانه و تدارک آن کردن صاحب آصفی نقل نگارش **مؤلف** عرض کند که مرادف قطع حجت کردن است - (اردو) بہانہ مٹانا - دکن مین کہتے ہین ٹالا چھوٹ کو گھر تک پہنچانا - قطع حجت کرنا -

بهانه طلب استعمال - بهار ذکر این کرده به معروف قانع و نقل نگارش انند هم - **مؤلف** عرض کند که ظاهراً اسم فاعل ترکیبی است بمعنی بهانه جو و لیکن بر زبان معاصرین عجم نیست و محققین فارسی زبان هم ازین ساکت بدون سند استعمال این را تسلیم نکنیم اگرچه موافق قیاس باشد (اردو) بہانہ جو - بہانہ کرنے والا -

بهانه کردن استعمال - صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند که مرادف بهانه ساختن است و بهانه پیش آوردن (فغانی شیرازی ره) به بستر افتم و مردن کنم بهانهٔ خویش ؛ بدین بهانه مگر آرمش بخانهٔ خویش ؛ (اردو) بہانہ کرنا -

بهانه گذاشتن استعمال - ترک بهانه کردن است (ظهوری ره) بس است خواب ز افسون فسانه بگذارم ؛ بکار و بار درآیم بهانه بگذارم ؛ (اردو) بہانہ ترک کرنا - چھوڑ دینا - بہانہ جوئی سے باز آنا -

بهانه گرفتن استعمال - صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند که مرادف بهانه کردن است (حافظ ؎) نصیحتی کنمت بشنو و بهانه مگیر * که آنچه ناصح مشفق بگویدت بپذیر * (اردو) بہانہ کرنا۔

بهانه ماندن استعمال - مراد از وجود بهانه یعنی بهانه بودن (ظهوری ؎) رفتیم از میان که نباشیم در کنار * دیگر نماند بهر جدائی بهانه * (اردو) بہانہ ہونا۔

بهاور اصطلاح - بقول برهان بفتح اوّل بر وزن تناور بمعنی بهاگیر است که چیزی بسیار قیمتی و پر بها باشد صاحبان بحر و بهار و سروری و ناصری و هفت و انند هم ذکر این کرده اند (ابو الخطیر ؎) بهاور دری از دستم برون کرد * به نیرنگ و فنون این دهر غدار * **مؤلف** عرض کند که کلمه ور افاده معنی خداوند و صاحب کند وقتی که با کلمه ترکیب شود چو دانشور و تاجور و بارور ولیکن معاصرین عجم بر زبان ندارند (اردو) دیکھو بہاگیر۔

(الف) به اوفتاد
(ب) به اوفتاده اصطلاح - بهار ذکر الف کرده و صاحب انند ذکر هر دو **مؤلف** عرض کند که مزید علیهمان (به افتاد و به افتاده) باشد که گذشت بزیادت واو بعد الف (میر حسن ؎) ملامتی که کنندم از آن چه خیزد هیچ * اگر بپای تو افتم به اوفتادنست * (اردو) دیکھو به افتاد و به افتاده۔

بهای بقول انند مرادف بهاور **مؤلف** عرض کند که سکندری خورد - این مزید علیه بهاست بزیادت تحتانی چنانکه قبا و قبای و آنچه مرادف بهاور است بهائی باشد بدو تحتانی که می آید (اردو) دیکھو بہائی۔

بهائم بقول رهنما جانور - صاحب انند می فرماید که لغت عرب است بمعنی چارپایان مثل اسپ و شتر و گاو و غیره که جمع بهیمه باشد **مؤلف** عرض کند که درست می فرماید - فارسیان استعمال لغت

عرب کرده اند و فارسی نیست (سعدی ص) یا سخن آرای چو مردم بهوش ٭ یا تو بمان همچو بهائم خموش ٭ (اردو) بهائم - چارپائے - مذکر -

(الف) بهبود (ب) بهبودی الف بقول ملحقات برهان و بحر بمعنی خیریت صاحبان اند و صفت هم ذکر این کرده (انوری ص) چون آتش سودای تو بهبود نداشت ٭ تسکین دل من امید بهبود نداشت ٭ صاحب فدائی ذکر ب کرده گوید که خوب شدن از بیماری و ناسازی و رهیدن از بدآئینی باشد مؤلف عرض کند که معنی حقیقی الف خوب است و درست. فارسیان مجازاً آن را بمعنی خوبی و خیریت استعمال کرده اند و این معنی حقیقی ب باشد و یای مصدری در آخر الف زیاده کرده دیگر هیچ (اردو) الف بهبود کهه سکتے ہیں بمعنی خیریت (مؤنث) (ب) بهبودی - دیکھو به افتاد -

بهبهان بقول وارسته شهریست پای تخت کوه کیلویه که ساکنان آنجا همه ناتقید و ارذل اند و سیم آنجا هم کم عیار مؤلف عرض کند که خصوصیت سیم درست نیست بلکه سیم و طلا هر دو - (واله هروی ص) اشرهای نیکو زنام که به ٭ گواهم عیار زر بهبهانی ٭ بهار گوید که بهرده پای تخت نیست دهابروزن کهکشان (ملا فوقی یزدی ص) در چشم جماعتی که قلب اند ٭ بیقدر چو سیم بهبهانم ٭ (وله ص) الا ای شیخ برجیمای ثانی ٭ که باشد سیم زهدت بهبهانی ٭ (اردو) بهبهان. کوه کیلویه کے پای تخت کا نام ہے جہان کے لوگ ارذل اور زر و طلا بھی کم عیار ہوتا ہے - مذکر -

بپشمینه پوش اصطلاح - بقول بحر (پشمینه پوش) صفت به است باعتبار موئی که بر پوست آن می باشد. مؤلف عرض کند که غیر از بحر دیگر کسی از محققین فارسی زبان ذکر این نکرده و ما تا سند استعمال می باشیم که از نظر ما نگذشت (اردو) دیکھو به -

بہت بقول برہان بفتح اوّل وسکون ثانی وسکون فوقانی نوعی از طعام و بعضی گویند شیر برنج است و بعضی فرنی نامند که برادر زادهٔ فالوده باشد و بقول بعضی حلوای برنج و معرب آن بہطّ با التشدید بر وزن حطی۔ صاحبان جامع و ہفت و انند ہم ذکر این کرده اند صاحب ناصری بذکر این گوید که در فرہنگ ندیده ام۔ خان آرزو در سراج بنقل قول برہان می فرماید که تحقیق بہطه در بتہ گذشت و ظاہر اینست که در ہندی بہت نیز گویند۔ غایتش در ہندی با و ہای مشترک التلفظ اند و بر ضمیر ہندی تلفظ آن دشوار بکسر اوّل و فتح دوم نام رودخانه ایست در کشمیر و نیز نام دریائی از پنجاب و ظاہر ہر دو یکی است **مؤلف** عرض کند که با حقیقت این را بر معنی دوم بتا عرض کرده ایم که بجایش گذشت (اردو) دیکھو بتا کے دوسرے معنے۔

بہتان بقول بہار بالضم بمعنی دروغ و (۲) افترا و فرماید که با لفظ بستن و کردن و نہادن بصلہ بر مستعمل۔ صاحبان غیاث و آصفی ہم ذکر این کرده اند صاحب انند این را لغت عرب گوید **مؤلف** عرض کند که صاحب منتخب که محقق لغات عرب است این را آورده فارسیان استعمال این با مصادر فارسی کرده اند که در ملحقات می آید (اردو) (۱) جھوٹ۔ مذکر۔ (۲) بہتان بقول آصفیہ عربی۔ اسم مذکر۔ دوش۔ تہمت۔ افترا۔ جھوٹا الزام۔

بہتان بستن مصدر اصطلاحی۔ صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند که بمعنی تہمت کردن است متعلق بمعنی دوم بہتان (والہ ہروی ؎) گذشت آنکه بقانون سنّت شعرا؛ تو آن بخاطر ممدوح بست بہتان را؛ (اردو) بہتان جوڑنا۔ بہتان دھرنا۔ بہتان رکھنا۔ بہتان لگانا۔ بہتان لینا۔ بقول آصفیہ طوفان اٹھانا۔ اسی طرح تہمت جوڑنا۔ دھرنا۔ دینا۔ لگانا۔ لینا۔

(دیکھو انداختن تهمت اور بستن تهمت)

بهتان کردن مصدر اصطلاحی - صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند که مرادف بهتان بستن است که گذشت متعلق بمعنی دوم بهتان (واله هروی ؎) گریبان را بدست چاک و دلطور تجلی چین را ؛ دگر بیگانه تا کم زین نسبتی بخویش بهتان کن ؛ (اردو) دیکھو بهتان بستن -

بهتان گفتن مصدر اصطلاحی - صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند که بمعنی غلط گفتن است متعلق بمعنی اول بهتان (حافظ ؎) که گفت حافظ از اندیشهٔ تو باز آمد ؛ من این نگفته ام آن کس که گفت بهتان گفت ؛ مخفی مباد که صاحب آصفی (بهتان گوی) را بمعنی دروغ گوی و مفتری آورده اسم فاعل ترکیبی است از همین (اردو) جھوٹ کہنا - غلط کہنا -

بهتان نهادن مصدر اصطلاحی - صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند که مرادف بهتان بستن است و متعلق بمعنی دوم بهتان (نظیری نیشاپوری ؎) بهتان گنج بر دل ویران نهاده ؛ ور نه خراج بر ده ویران نبوده است ؛ (انوری ؎) گرش بهتان نهد خصم بد اندیش ؛ ورش عصیان کند چرخ ستمگر ؛ (اردو) دیکھو بهتان بستن -

بهتانه بقول شمس لغت فارسی است (۱) بالفتح جانوری را نام است که آن را بوزنه نیز گویند و فیل بابای فارسی و بالکسر (۲) کاچیده و قرص **مؤلف** عرض کند که همه محققین از این لغت غیر معروف ساکت و مجرد قول صاحب شمس که بی تحقیقش اظهر من الشمس است بدون سند استعمال اعتبار را نشاید و معاصرین عجم هم زبان ندارند یعنی لفظی این منسوب به بهتان است هیچ تعلق با معنی اول و دوم ندارد و بابای فارسی هم نیامده صاحب مؤید (بهتانه) را به بای فارسی و نون سوم عوض فوقانی

آوردہ گوید کہ چانو معروف و قیل بابای تازی ہم و آن را گیچی ہم گویند و نیز کلیچۂ روغنی (انتہیٰ)
شک نیست کہ صاحب شمس بہ تصحیف آن بہتانہ بہ فوقانی سوم در ینجا قائم کرد (اردو) دیکھو بہتانہ

بہتر بقول بہار (۱) معروف صاحب انند
نقل نگارش صاحب شمس گوید کہ (۲) بضم یکم و سوم
در فارسی زبان بمعنی کوتہ بالا و ہم رستہ **مؤلف**
عرض کند کہ بہ معنی خودش و بہتر زائد ازان در
خوبی و بہترین زائد از بہتر است کہ می آید۔ بانجا
این مرکب است با بہ و تر یعنی بسیار خوب آنچہ صاحب
شمس ذکر معنی دوم کردہ لغو است و بس صاحب
عجم ہر زبان ندارند و محققین فارسی زبان ازان
ساکت (اردو) (۱) بہتر۔ بقول آصفیہ۔ فارسی
۔ بہت اچھا۔ بہت خوب۔ افضل اوّل درجہ کا۔ نا قابل

بہتر از اعتدال دوائی نتوان یافت مقولہ صاحب محبوب الامثال
ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ
فارسیان بصفت اعتدال استعمال این کنند و ترجمہ
(خیر الامور اوسطہا) باشد مقصود آنست کہ اگر اعتدال
نگاہ دارند بیماری عارض نگردد و ضرورت دوا
نیفتد مرادف (اندازہ نگہدار) کہ فارسیان بہ
زبان دارند (اردو) دکن میں کہتے ہیں۔
ہر کام میں اعتدال نعمت ہے ؎

بہترک بقول برہان با تای قرشت بر وزن
اسپرک (۱) نام سالی است سیزدہ ماہہ کہ پارسیان
پیش از ظہور اسلام از کبیسہ یکصد و بیست سال اعتبار
می کردہ اند یعنی بعد از ہر یکصد و بیست سال یک سال
را سیزدہ ماہہ می شمردہ اند و آن را بہترک می نامیدہ اند
و این در زمان ہر پادشاہی کہ واقع می شد دلیل
بر شوکت و عظمت آن پادشاہ می دانستہ اند و او
را اعظم سلاطین می دانستہ اند بلکہ عقیدۂ آنہا
این بودہ کہ سال بہترک جز در زمان پادشاہ
ذو شوکت واقع نمی شود چنانکہ در زمان نوشیروان
واقع شد و دران سال دو اردی بہشت وقوع

یافت صاحبان جہانگیری و رشیدی و ہفت و اسند
وسراج ہم ذکر این کردہ اند (شہریاری ؎)
زدوبہ چرخ ترا عمر آنقدر بادا ٭ کہ بہترک شمردش
عمر نوح وصد چون آن ٭ صاحب ناصری گوید کہ
(۲) برحسب ترکیب بمعنی بہتر کوچک ہم مستعمل (شیخ
سعدی ؎) زخم فرہاد بہترک می بود ٭ گرنہ شیرین
تنگ پراگندی ٭ مؤلف عرض کند کہ کاف در
آخر این ہر دو معنی برای تعظیم است چنانکہ بابک
و نانک یا کاف نسبت چنانکہ نان سنگک (اردو)
(۱) بہترک فارسیوں نے تیرہ مہینے کے سال کو کہا ہے
جو ایک سو بیس سال کے بعد آتا ہے اور یہ فرق
کبیسہ کی وجہ سے ہوتا ہے (۲) کسی قدر بہتر۔

بہترین بقول لطائف سیمان و بحر (۱) اشارہ
بحضرت رسول اللہ صلواۃ اللہ علیہ و آلہ۔ بہار گوید
کہ (۲) از عالم نوابین و ترین چہ باولون برائے نسبت
است کہ گاہی بمعنی مذکور آید چنانکہ کہترین و مہترین
یعنی شخص منسوب بہ مہتی کہ آن را کہ و مہ تواں گفت
وگاہی زائدہ باشد چنانکہ در مثالین واولین۔
(نظامی ؎) بدو گفت کای بہترین بخت من ٭ تو
سزاوار پیرایۂ تخت من ٭ مؤلف عرض کند کہ
(۳) بمعنی بہتر ہم چنانکہ ذکرش بر بہتر گذشت و معنی
اوّل کنایہ باشد (اردو) (۱) سرورکائنات
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (۲) منسوب بہ بہتر (۳) بہت
بہتر۔ بہت زیادہ اچھا۔

بہترین بخت استعمال۔ بقول انند بمعنی نیک
یعنی بخت او بہتر باشد از بخت دیگران سند این بر
بہترین گذشت مؤلف عرض کند کہ بہار ذیل
بہترین ہم ہمین معنی بیان کردہ است و ہر دو یکسر
خوردہ اند و تعریف بمعنی این کسی کہ بختش او بہتر
باشد از دیگران محققین بالا در بہتر و بہترین فرق
نکردہ اند (اردو) وہ شخص جس کی قسمت
اوروں سے بہت بہتر ہے۔

بہترین خلف اصطلاح۔ بقول بحر و مؤید
و ہفت اشارہ بسوی سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مؤلف عرض کند که مرادف معنی اوّل بہترین که اندشت وکنایہ باشد (اردو) دیکھو بہترین کے پہلے معنی۔

بہترین خلق اصطلاح۔ بقول انند بحوالۂ مظہر العجائب بہ فتح خای معجمہ مرادف بہترین خلف۔ **مؤلف** عرض کند که موافق قیاس ومرکب اضافی است وکنایہ باشد (اردو) دیکھو بہترین خلف۔

بہت گنگ اصطلاح۔ خان آرزو در سراج گوید که بہر دو کاف فارسی ونون نام شہری ساختۂ افراسیاب که نشیمن او بود وآن را گنگ دژ نیز گویند ونیز جزیرہ در ترکستان ہست که آن را جزیرہ گنگ گویند وحقیقت این است که در ترکستان شہری گنگ نام ساختۂ افراسیاب ہست که دار الملک او بود ودر واقعۂ خون سیاوش ورفتن رستم بہ ترکستان وگریختن افراسیاب خراب شد وباز وقت مراجعت افراسیاب آن را معمور ساخت وگنگ دژ اسم قلعۂ آن شہر است وغالباً مراد ازین جزیرہ ہمان خواہد بود وانیست تحقیق توسی وصاحب جہانگیری گوید که آن نام قلعہ ایست که ضحاک در شہر بابل بنا کردہ ودر انجا جادوان بسیار بودند واکنون خراب است وجز تلی ازان نماندہ واز توابع حلہ است وبر سر آن تل چاہی است بس عمیق که ہاروت وماروت دران محبوس اند چنانکه در عجائب المخلوقات است ودر زینت القلوب است که نام موضعی است در حد ومشرق که بتازی قبۃ الارض خوانند وآن آرامگاہ پریان است روز وشب در انجا یکسان واز سکندر نامۂ بحری شیخ نظامی نیز ہمین معلوم میشود خان آرزو خیال خود ظاہر می کند که از کتب علم ہیئت نیز ہمین معلوم میشود که (بہت گنگ) و (در بہشت گنگ) جائی است که شب وروز در انجا برابر است وبعربی قبۃ الارض خوانند **مؤلف** عرض کند که وجہ تسمیہ این بتحقیق نپیوست (اردو) بہت گنگ ایک شہر کا نام ہے جو افراسیاب کا پای تخت تھا اور نیز ترکستان کے ایک جزیرہ کا نام (مذکر)

بہتہ بقول مؤید (در نسخۂ مطبوعۂ نولکشور) بذیل لغات فارسی بالضّم نام قبیلہ و زینت و بالفتح حیرانی

و شادمانی و در یک دو نسخهٔ قلمی این لغت یافته می شود صاحب شمس این را لغت عرب گوید **مؤلف** عرض بیند که در لغات عرب این را نیافتیم خبر نباشد که تصحیف مطبع بالا این را لغت فارسی قائم کرده تصحیف صاحب شمس لغت عرب قرار داده در اصل وجود لغت نیست (اردو) ناقابل ترجمه

بهتیته به تای — بقول شمس در فارسی زبان بالفتح بهتان و دروغ گفتن را گویند **مؤلف** عرض کند که ما این لغت را در کتب لغات فرس نیافتیم و معاصرین عجم هم بر زبان ندارند بدون سند استعمال مجرد قول صاحب شمس را معتبر ندانیم که محقق لی تحقیق است (اردو) دیکهو بهتان ـ

بهج — بقول برهان و جامع بفتح اول و ثانی و سکون جیم نام داروئیست که از مصر آورند و بفارسی بوزیدان و بعربی ستجبل خوانند **مؤلف** عرض کند که ما حقیقت این را به بوزیدان بیان کرده ایم صاحب محیط ذکر این نکرده و متحقق نشد که لغت کدام زبان است به اعتبار برهان و جامع که محقق اهل زبانند این را اسم جامد فارسی زبان دانیم (اردو) دیکهو بوزیدان ـ

بهجة — بقول شمس بفتح یکم و سکون دوم بفارسی زبان بمعنی تازگی و شادمانی باشد **مؤلف** عرض کند که بهجة لغت عرب است بمعنی بالا محقق لی تحقیق فارسی نام نهاد ـ فارسیان همین لغت عرب را به تای درازهم نویسند و بترکیب خود استعمال می نمایند (اردو) بهجت بقول آصفیه ـ عربی ـ اسم مؤنث خوشی ـ شادمانی ـ تازگی ـ

به خورش — اصطلاح ـ بقول سفرنگ در شرح چهل و چهار فقرهٔ (نامه شت حی افرام) بکسر اول و خای معجمه و واو معدوله بمعنی خورش نیکو **مؤلف** عرض کند که موافق قیاس است که خور بمعنی خورش می آید و اسم مصدر خوردن است که بکنایش می آید (اردو) اچهی خوراک ـ مؤنث ـ

بہ دین استعمال۔ بقول ناصری واننذ بکسر اوّل بمعنی دین خوب و پارسیان آئین و کیش خود را بہ دین خوانده اند و دین لغتی است پارسی کہ عرب نیز بمعنی مذہب استعمال کرده **مؤلف** عرض کند کہ ما این را لغت عربی دانیم فارسیان استعمال این بترکیب خود با لغات فارسی کرده تسامح صاحب ناصری است کہ دین را لغت فارسی قرار داد (اردو) اچھا مذہب

بہر بقول برہان و سروری و جہانگیری و سراج واننذ (۱) بر وزن شہر نام ولایتی است۔ صاحب ناصری گوید کہ بدین معنی شاید ابہر باشد واللہ اعلم صاحب جامع این را بالضم اوّل گفتہ **مؤلف** عرض کند کہ اسم جامد فارسی زبان است (اردو) بہر ایک ولایت کا نام ہے جسکی کیفیت کامل طور پر معلوم نہ ہو سکی

(۲) بہر۔ بقول برہان و سروری و جہانگیری و سراج و قدائی واننذ بر وزن شہر بمعنی حصہ و نصیب و بہره (نظامی ؎) عراق اندر ربع مسکون ہست بہری ٭ وزان بہره مدائن ہست شہری ٭ (امیر خسرو ؎) نہ از من بخت این زہر بد تو ٭ کہ این او د است بہر از دہر بد تو ٭ صاحبان رشیدی و ناصری این را مرادف بہره گویند صاحب جامع این را بالضم اوّل گفتہ **مؤلف** عرض کند کہ بہره اصل است و اسم جامد فارسی زبان کہ بجایش می آید و این مخفف آن (اردو) بہره بقول آصفیہ فارسی اسم مذکر۔ نصیب۔ حصہ۔ بھاگ۔ قسمت (دیکھو بوے کے تیسرے معنی)

(۳) بہر۔ بقول رشیدی و ناصری و سراج واننذ بمعنی برای صاحب قدائی کہ از علمای معاصر عجم بود ذکر این کرده **مؤلف** عرض کند کہ مجاز معنی دوم (اردو) واسطے بقول آصفیہ بر آئی کے لئے خاطر

بہرا بقول برہان بر وزن صحرا بمعنی از جہت چیزے و از برای چیزی صاحب سروری ہم ذکر این کرده و از حکیم ثنائی سند آورده (؎) حاجت عقل اندر و گشت روا ای عجب ٭ ساخت زہر ای خویش از دل و طبعش سلب ٭ صاحبان ناصری و جامع ہم ذکر این کرده اند **مؤلف** عرض کند کہ

بہر بمعنی برای اصل است و استعمال این در فارسی زبان بہ الف و یای زائد ہم شدہ یعنی بہرای چنانکہ	در سند بالا مذکور و برای کہ بہمین معنی گذشت مخفف آن بحذف ہای ہوز (اردو) دیکھو برای۔

بہرام بقول برہان و سروری و جہانگیری و رشیدی و ناصری جامع و سراج بر وزن فرجام (۱) نام فرشتہ ایست کہ محافظت مردم مسافر حوالہ بدوست و امور و مصالحی کہ در روز بہرام واقع می شود بآ تعلق دارد **مؤلف** عرض کند کہ لغت فارسی قدیم و اسم جامد باشد (اردو) ایک فرشتہ کا نام فارسی مین بہرام ہے جس سے مسافرون کی حفاظت متعلق ہے۔ مذکر۔

(۲) **بہرام**۔ بقول برہان و سروری و جہانگیری و ناصری و جامع و سراج نام روز بستم از ہر ماہ شمسی (استاد رافعی سہ) ہمیشہ تا بود از پیش رشن مہر و سروش ؛ چنانکہ از پس بہرام رام باشد و یاد ؛ (فردوسی سہ) ز بہرام گردون بہ بہرام روز ؛ دلی را بسا زد عدو را بسوز ؛ صاحب رشیدی بذکر این نام ماہ شمسی ہم گفتہ و خان آرزو در سراج گوید کہ در فرہنگہای معتبرہ نام ماہ شمسی یافتہ نشد **مؤلف** عرض کند کہ اسم جامد فارسی قدیم است (اردو) بہرام فارسی مین ہر ماہ شمسی کی بیسوین تاریخ کو کہتے ہین۔ مؤنث۔

(۳) **بہرام**۔ بقول برہان و سروری و جہانگیری و رشیدی و ناصری و جامع و فدائی و سراج نام ستارۂ مریخ ہم ہست کہ مکان او آسمان پنجم است و اقلیم سوم از منسوبات اوست (سراج الدین قمری سہ) ای زبدۂ وجود جہانت بکام باد ؛ کیوان ترا ستخر و بہرام رام باد ؛ صاحب سفرنگ در سعذی فقرۂ (دساتیر آسمانی بفرزاباد و خشوران وخشور) این را لغت ژند و پاژند داند **مؤلف** عرض کند کہ اسم جامد فارسی قدیم است (اردو) مریخ (دیکھو اختر پنجم)

(۴) **بہرام** - بقول برہان و سروری و جہانگیری و رشیدی و ناصری و جامع و سراج نام پادشاہی در عراق کہ او را بہرام گور می گفتند بسبب آنکہ پیوستہ شکار گور خر کردی و او پسر یزدجرد بود مدّت چہار سال در ملک او کسی نمرد و پادشاہی او در دور زہرہ بود چہ در زمان او ساز و نوا رواج کلّی داشت (نظامی ؎) گرچہ بہرام را دو مادر بود چو مادر خاک حبریان تر بود ... **مؤلّف** عرض کند کہ مجاز معنی اوّل یا سوم باشد (اردو) بہرام اور بہرام گور ایک پادشاہ عجم کا نام ہے جو گور خر کا شکار کرتا تھا - مذکر -

(۵) **بہرامہ** - بقول برہان و جامع گل کاجیرہ کہ بعربی عصفر خوانند - خان آرزو در سراج می فرماید کہ بدین معنی بہرمان است و بہرمن - قول برہان اغلب کہ خطاست **مؤلّف** عرض کند کہ خیر خطای محقق ہند نژاد است کہ بتحقیق پی نبرد و اصل این بہرم است کہ بقول صاحب محیط عصفر باشد فارسیان عوض فتحہ الف آوردند برای سہولت تلفظ و بہرمان فرید علیہ بہرم - صاحب محیط بعصفر گوید کہ بفتح عین و سکون صاد و ضم فا و سکون رای مہملہ اسم عربی است و معصفر و طوریان و اصفر نیا و خریع ہم و بفارسی بہرم و بہرمان و کابیشہ و کافیشہ و گل کافشہ و گل عطق و رنگ زعفران و بلغت دیلمی کاجیرہ و بیونانی قنحوش و بہندی کسم و کسینہ نامند و آن گلی معروف (الخ) **مؤلّف** عرض کند کہ حقیقت این بر اصر لیفی بیان کردہ ایم (اردو) دیکھو اصر لیفی -

(۶) **بہرام** - بقول برہان و رشیدی و جامع و سراج نام سر لشکر ہرمز بن نوشیروان کہ او را بہرام چوبین می گفتند بسبب آنکہ بسیار لاغر و خشک اندام بود **مؤلّف** عرض کند کہ مجاز معنی اوّل یا سوم باشد کہ در علم مستعمل شد (اردو) بہرام اور بہرام چوبین ایک سر لشکر کا نام تھا جو

ہرمز بن نوشیروان کی فوج کا سردار تھا۔ مذکر۔

بہرام تل اصطلاح۔ بقول برہان بفتح تای قرشت وسکون لام نام منارہ کہ بہرام چوبین از سر ترکان ساختہ بود صاحبان سروری [illegible] و بحر وجامع وسراج ذکر این کردہ اند (فردوسی ہ) ہمیگرد برگرد دشت نبرد ۞ سر سرکشان را زتن دور کرد ۞ چو بر سم نہادند و انبوہ گشت ۞ بہ بالا و پہنا یکی کوہ گشت ۞ چنان جای را نام ازان ماند بہرام تل ۞ ہمین ہر کسی خواند بہرام تل ۞ مخفی مبادکہ تل در فارسی زبان بقول برہان بمعنی پشتہ بلند است (اردو) بہرام تل فارسی میں اس منارہ کا نام تھا جو بہرام چوبین نے مقتولان ترک کے سروں سے بنایا تھا۔ مذکر۔

بہرام جم بقول برہان بفتح جیم وسکون میم معرب بہرام دست کہ پیہ شکار باشد و آن گلی است سرخ و صاحب رشیدی ہم ذکر این کردہ بحث کاملی آوردہ [illegible] آید فارسیان استعمال این [illegible] (اردو) دیکھو بہرام۔

بہرام چرخ اصطلاح۔ ہمان بہرام بمعنی سوم اوست مرکب اضافی صاحبان بحر و انند و غیاث ذکر این کردہ اند وحق آنست کہ بہرام کہ بمعنی اول گذشت آن را مضاف کردند بسوی چرخ وکنایہ قرار دادند برای مریخ و بر سبیل مجاز بحذف چرخ مجرد بہرام ہم بمعنی مریخ مستعمل شد (اردو) دیکھو بہرام کے تیسرے معنے۔

بہرام چوبین اصطلاح۔ ہمان بہرام کہ بمعنی ششمش گذشت صاحبان بحر و رشیدی و ہفت و انند ذکر این کردہ اند حق آنست کہ بہرام بمعنی سومش را مضاف کردند بسوی چوبین مرکب توصیفی است وکنایۃً نام نہادند برای سر لشکری کہ ذکرش ہمدرانجا گذشت و پس ازان بدون اضافت مجرد بہرام ہم مجازاً ہمین معنی مستعمل شد (اردو) دیکھو بہرام کے چھٹے معنے۔

بہرام روز اصطلاح۔ بقول مدار و ہمان

ستارۂ مریخ کہ ذکرش بذ بہرام چرخ گذشت واضافت
بہرام سوی روز برای کنایہ ایست (اردو) دیکھو
بہرام کے تیسرے معنے۔

بہرام سپہر اصطلاح۔ بقول بحر و مؤید و ہفت
و سفرنگ ہمان بہرام چرخ کہ گذشت مرکب اضافی
است ہمچنان کہ بہ بہرام چرخ مذکور (اردو)
دیکھو بہرام چرخ۔

بہرام شیر زور اصطلاح۔ بقول شمس و مؤید
و ہفت ہمان بہرام گور را نام است کہ بمعنی
چہارم بہرام گذشت مرکب توصیفی است و کنایہ
باشد (اردو) دیکھو بہرام کے چوتھے معنے۔

بہرام گور اصطلاح۔ ہمان پادشاہ کہ تعریفش
بمعنی چہارم بہرام مذکور شد و وجہ تسمیہ ہم بذیل آن
گذشت صاحبان رشیدی و ہفت و آنند و مؤید
ذکر این کردہ اند (اردو) دیکھو بہرام کے چوتھے معنے

بہرامن بقول برہان و جہانگیری و رشیدی
و ناصری و جامع و سراج بر وزن ترامن (۱) نوعی
از یاقوت سرخ باشد و خان آرزو در سراج گوید کہ
بہرامن اصل است و بہرمان کہ می آید قلب بعض مؤلف
عرض کند کہ اسم جامد فارسی زبان است نظر بسیاہ بر
سبیل مجاز از معنی سوم و چہارم کہ حقیقت این
تفریس را ہمانجا عرض کنیم (اردو) یاقوت
آصفیہ ایک قسم کا جوہری نگینہ (دیکھو یاکند)

(۲) **بہرامن**۔ بقول برہان و جہانگیری و رشیدی
و ناصری و جامع و سراج جنسی از بافتہ ابریشمی
ہفت رنگ در نہایت لطافت و نازکی خان آرزو
در سراج گوید کہ بہرمان کہ می آید قلب بعض این
صاحب ناصری صراحت کردہ کہ بیشتر در سرخ رنگ
تیار کردہ می شود کہ اطفال را می پوشانند مؤلف
عرض کند کہ این ہم مجاز بمعنی چہارم است نظر
بہ سرخی رنگ و مفرس بہرمان کہ صراحت تفریس
بمعنی سوم و چہارم کنیم (اردو) ایک ریشمی
رنگا رنگ کپڑا جو اکثر سرخ رنگ ہوتا ہے۔ مذکر۔

(۳) **بہرامن**۔ بقول برہان و جہانگیری۔

ناصری و جامع گل عصفر کہ گل کازیرہ باشد صاحب رشیدی گوید کہ بمعنی لغت عرب است (کذا فی القاموس) لیکن آرزو در سراج می فرماید کہ احتمال تعریب دارد و بقول بعض شگوفۂ قرطم را بہرمان نامند مولف عرض کند کہ صاحب قاموس بہرم و بہرمان را بدین معنی نوشتہ فارسیان استعمال بہرمان بہمین معنی کردہ اند و بقلب بعض بہرامن را ہم بہمین معنی آوردہ بہرمان معرب نیست چنانکہ خیال خان آرزوست و حقیقت افعال و خواص این را عصفر بیان کردہ ایم (اردو) دیکھو عصفر۔

(۴) بہرامن بقول برہان و جہانگیری و ناصری و جامع غازہ کہ زنان بر روی مالند و روی را سرخ کنند (امیر خسرو) چنان است نکبت چرخ از زوال خویش مغزول چو کہ بہرمان عروسانست خنجر بہرامن چو صاحب رشیدی گوید کہ بمعنی لغت عرب است (کذا فی القاموس) خان آرزو در سراج گوید کہ رشیدی بمعنی حنا آوردہ و بحث تامل است مولف عرض کند کہ بقول قاموس بہرم و بہرمان لغت عرب است بمعنی حنا پس فارسیان بہرمان و بقلب بعضش بہرامن را بطریق تفریس مجازاً بمعنی غازۂ زنان استعمال کردہ اند دیگر ہیچ (اردو) غازہ بقول آصفیہ فارسی اسم مذکر گلگونہ۔ ایک قسم کا خوشبو دار سرخ پوڈر جو فارس کی عورتیں اکثر سرخی کے واسطے رخسارہ پر مل لیا کرتی ہیں۔ ابٹنا۔ ابٹن۔

بہرامہ بقول برہان و جامع بروزن شہنامہ (۱) جامۂ سبز را گویند و (۲) بمعنی ابریشم و (۳) بیدمشک را نیز گویند صاحب سروری بذکر معنی دوم و سوم فرماید کہ در تحفۃ السعادۃ (۳) بمعنی شعر سرخ ہم آمدہ (شاعر ؟) کفن حلہ شد کرم بہرامہ را چو کہ ابریشم از جان کند جامہ را چو صاحب جہانگیری بحوالۂ اختیارات بدیعی گوید کہ بیدمشک است کہ آن را گلہ موش نیز گویند و معرب این۔

بہرامج۔ صاحب رشیدی بمعنی دوم و سوم فائق۔ صاحب ناصری بذکر معنی دوم و سوم بحوالۂ